www.ahlehaq.org
ایمان کے ستتر (۷۷) شعبوں سے متعلق نصوص قرآنی، احادیث نبویہ،
صحابہ کرامؓ، تابعین وتبع تابعین اور صلحاء امت وصوفیائے کرام کے آثار،
اقوال واشعار پر مشتمل (۱۱۲۶۹) روایات کا جامع ومفصل انسائیکلوپیڈیا
شُعَبُ الایمان اردو
امام ابی بکر احمد بن الحسین البیہقیؒ
۳۸۴ — ۴۵۸
اردو ترجمہ
مولانا قاضی ملک محمد اسماعیل
دار الاشاعت
اردو بازار کراچی

شُعَبُ الایمان اردو

ایمان کے ستتر (۷۷) شعبوں سے متعلق نصوصِ قرآنی، احادیثِ نبویہ، صحابۂ کرامؓ، تابعین وتبع تابعین اور صلحاء اُمت وصوفیائے کرام کے آثار، اقوال واشعار پر مشتمل (۱۱۲۶۹) روایات کا جامع ومفصل انسائیکلوپیڈیا

امام ابی بکر احمد بن الحسین البیہقیؒ

۳۸۴ —— ۴۵۸

www.ahlehaq.org

جلد دوم

اردو ترجمہ

مولانا قاضی ملک محمد اسماعیل صاحب

دارالاشاعت
اردو بازار ایم اے جناح روڈ
کراچی پاکستان 2213768

باہتمام : خلیل اشرف عثمانی
طباعت : اکتوبر ۲۰۰۷ء علمی گرافکس
ضخامت : 498 صفحات

قارئین سے گزارش

اپنی حتی الوسع کوشش کی جاتی ہے کہ پروف ریڈنگ معیاری ہو۔ الحمدللہ اس بات کی نگرانی کے لئے ادارہ میں مستقل ایک عالم موجود رہتے ہیں۔ پھر بھی کوئی غلطی نظر آئے تو از راہ کرم مطلع فرما کر ممنون فرمائیں تا کہ آئندہ اشاعت میں درست ہو سکے۔ جزاک اللہ

﴿........ ملنے کے پتے ....﴾

ادارۃ المعارف جامعہ دارالعلوم کراچی
بیت القرآن اردو بازار کراچی
بیت القلم مقابل اشرف المدارس گلشن اقبال بلاک ۲ کراچی
مکتبہ اسلامیہ امین پور بازار۔ فیصل آباد
مکتبۃ المعارف محلہ جنگی۔ پشاور

ادارہ اسلامیات ۱۹۰۔ انارکلی لاہور
بیت العلوم 20 نابھ روڈ لاہور
مکتبہ سید احمد شہیدؒ اردو بازار لاہور
یونیورسٹی بک ایجنسی خیبر بازار پشاور
مکتبہ اسلامیہ گامی اڈا۔ ایبٹ آباد

کتب خانہ رشیدیہ۔ مدینہ مارکیٹ راجہ بازار راولپنڈی

﴿انگلینڈ میں ملنے کے پتے﴾

Islamic Books Centre
119-121, Halli Well Road
Bolton BL 3NE, U.K.

Azhar Academy Ltd.
54-68 Little Ilford Lane
Manor Park, London E12 5Qa

﴿امریکہ میں ملنے کے پتے﴾

DARUL-ULOOM AL-MADANIA
182 SOBIESKI STREET,
BUFFALO, NY 14212, U.S.A

MADRASAH ISLAMIAH BOOK STORE
6665 BINTLIFF, HOUSTON,
TX-77074, U.S.A.

فہرست عنوانات

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

ایمان کا بارہواں شعبہ

اللہ تعالیٰ سے امید قائم کرنا

اس عنوان کے کئی حصے ہیں

پہلا حصہ

شیخ حلیمی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ سے امیدیں وابستہ کرنا کئی طریقوں سے ہوتا ہے۔

پہلی قسم:...... مطلوب ومقصود میں ظفر وکامیابی کی امید اور محبوب کے وصال کی امید قائم کرنا۔

دوسری قسم:...... مقصود میں کامیابی اور محبوب کے وصال کے حاصل ہوجانے کے بعد ان دونوں کے دوام وبقا کی امید کرنا۔

تیسری قسم:...... ناپسندیدہ امور کے دفع کرنے اور ان کو پھیر دینے اور ہٹا دینے کی امید کرنا تاکہ وہ واقع نہ ہوں۔

چوتھی قسم:...... ناپسندیدہ امور میں سے جو واقع ہوجائیں ان کو مٹادینے اور ہٹا دینے کی امید قائم کرنا۔

یہ مذکورہ باتیں دعا کے بارے میں مجمل اور مختصر قول ہیں اس کی تفصیل میں ابھی عرض کروں گا، جس وقت امید مستحکم ہوجاتی ہے تو اس سے خشوع وخضوع اور انتہائی عجز وانکساری پیدا ہوتی ہے۔

جیسے خوف کے مستحکم ہونے سے خشوع خضوع اور عجز وانکساری پیدا ہوتی ہے۔

اس لئے کہ خوف اور امید ایک دوسرے سے خاص مطابقت رکھتے ہیں۔ اس لئے کہ خائف اپنے خوف کی حالت سے اسی کی دعا کرتا ہے اور اسی کے بارےمیں درخواست اور التجاء کرتا ہے۔

اور راجی یعنی امید کرنے والا اپنی امید کی حالت میں اس چیز سے خائف بھی ہوتا ہے جس کی امید کرتا ہے۔ اور اللہ تعالیٰ سے اس کے بارے میں پناہ بھی مانگتا ہے اور اس کے پھیر دینے کی التجا بھی کرتا ہے۔

تو خلاصہ یہ ہوا کہ ہر خائف امید کرنے والا ہوتا ہے اور ہر امید کرنے والا خائف ہوتا ہے۔

شیخ حلیمی رحمۃ اللہ علیہ نے اس بارے میں تفصیل سے کلام کیا ہے۔ یہاں تک کہ فرماتے ہیں۔: خوف اور امید میں چونکہ خاص مناسبت اور مطابقت ہے اس لئے اللہ تعالیٰ نے ان کو متعدد آیات میں ساتھ ملا کر بیان فرمایا ہے۔ چنانچہ ارشاد الٰہی ہے۔

(۱)...... وادعوہ خوفاً وطمعاً ان رحمۃ اللّٰہ قریب فی المحسنین۔ (اعراف ۵۶)

اللہ تعالیٰ کو پکارو خوف اور امید کے ساتھ بے شک اللہ کی رحمت نیکو کاروں کے قریب ہے۔

آیت میں خوف اور طمع کے الفاظ آئے ہیں۔ خوف اشفاق یعنی ڈرنا اور طمع رجاء یعنی امید قائم کرنا ہے۔

نیز اللہ تعالیٰ نے کچھ لوگوں کے بارے میں جن کی اس نے مدح کی ہے اور ان کی ثنا کی ہے ارشاد فرمایا ہے۔

(۲)......یرجون رحمته ویخافون عذابه۔ (الاسراء ۵۷)

کہ وہ لوگ اللہ کی رحمت کی امید رکھتے ہیں اور اس کے عذاب سے ڈرتے ہیں۔

ایک اور جگہ ارشاد ہے:

(۳)......ویدعوننا رغباً ورهباً وكانوا لنا خاشعين. (الانبیاء ۹۰)

انبیاء علیہم السلام ہمیں پکارتے تھے امید کرتے اور خوف رکھتے ہوئے اور وہ ہم ہی سے ڈرتے تھے۔

اس آیت میں رغبۃ ۔ اور رھبۃ کے الفاظ آئے ہیں۔ رغبت امید اور رہبت خوف ہے۔

۱۰۰۰:......ہمیں خبر دی ہے ابو عبداللہ حافظ نے ان کو ابو بکر بن اسحق نے ان کو یوسف بن یعقوب نے ان کو ابو الربیع نے ان کو اسماعیل بن جعفر نے ان کو علاء نے ان کو ان کے والد نے ان کو حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

لويعلم المؤمن ماعندالله من العقوبة ماطمع بجنته احد، ولويعلم الكافر ماعندالله من الرحمة ماقنط من جنته احد

اگر مؤمن اس سزا کو جان لے جو اللہ کے ہاں ہے تو اس کی جنت کی کوئی بھی امید نہ کرے اور اگر کافر اس رحمت کو جان لے جو اللہ کے ہاں ہے تو اس کی جنت سے کوئی ناامید نہ ہو۔

اس کو امام مسلم نے صحیح میں ایک جماعت سے انہوں نے اسماعیل سے نقل کیا ہے۔

اور بخاری نے اس کو مقبری کی حدیث سے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے نقل کیا ہے۔

جس کے دل میں دو چیزیں ہوں

۱۰۰۱:......ہمیں خبر دی ہے ابو عبداللہ حافظ نے ان کو ابو محمد عبدالرحمٰن بن ابی حامد مقری نے۔ اور ابو عبدالرحمٰن سلمی نے ان کو ابو العباس محمد بن یعقوب نے ان کو خضر بن ابان ہاشمی نے ان کو سیار بن حاتم نے ان کو جعفر بن سلیمان نے ان کو ثابت نے ان کو حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ایک نوجوان کے پاس تشریف لے گئے جب کہ وہ موت وحیات کی کشمکش میں تھا۔

آپ نے اس سے پوچھا کہ تم اپنے آپ کو کیا پا رہے ہو؟ اس نے جواب دیا کہ میں اللہ سے امید کر رہا ہوں اور اپنے گناہوں سے ڈر رہا ہوں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

لايجتمعان في قلب عبد في مثل هذا المؤمن الا اعطاه الله ما يرجوو امنه مما يخاف.

جس بندے کے دل میں یہ دو چیزیں (خوف اور امید) اکٹھے ہو جائیں ایسے وقت میں (موت کے وقت) اللہ تعالیٰ اس کو وہ عطا فرما دیتے ہیں جس کی امید کرتا ہے اور اس سے امن عطا کرتے ہیں جس سے وہ ڈرتا ہے۔

۱۰۰۲:......ہمیں خبر دی ہے علی بن احمد بن عبدان نے ان کو احمد بن عبید صفار نے ان کو محمد بن اسحاق بغوی نے ان کو یحیٰی بن عبدالحمید نے

(۱۰۰۰)......أخرجه مسلم (۲۱۰۹/۴) من طريق إسماعيل بن جعفر. به.

(۱۰۰۱)......أخرجه الترمذي (۹۸۳) و ابن ماجة (۴۲۶۱) من طريق سيار بن حاتم. به.

ونقل صاحب تحفة الأحوذي (۵۸/۴) قول المنذري إسناده حسن.

ورواه ابن أبي الدنيا كذا بالمرقاة

ونقل الزبيدي في إتحاف السادة (۱۶۹/۹) قول النووي إسناده جيد

ان کو جعفر بن سلیمان نے ان کو ثابت نے ان کو حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے وہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک آدمی کی مزاج پرسی کرنے کے لئے تشریف لے گئے تھے وہ موت کی حالت میں تھا آپ نے اس سے پوچھا کہ تم اپنے آپ کو کیا پارہے ہو؟ اس نے جواب دیا کہ میں اپنے آپ کو خوف اور امید کی حالت میں پا رہا ہوں آپ نے فرمایا۔

لایجتمعان فی قلب مؤمن الا اعطاہ اللّٰہ الذی یرجو منہ و امنہ من الذی یخاف.

جس مؤمن کے دل میں یہ دو چیزیں (خوف اور امید) جمع ہو جاتے ہیں اللہ تعالیٰ اس کو وہ عطا کرتے ہیں

جس کی اس سے امید قائم کرتا ہے اور اس چیز سے امان دے دیتے ہیں جس چیز کا خوف کرتا ہے۔

اس کو اسی طرح کہا ہے جعفر بن سلیمان ضبعی نے۔

۱۰۰۲:......مکرر ہے۔اس کو ابو ربیعہ نے روایت کیا ہے۔حماد بن سلمہ سے ان کو ثابت نے بیان کیا ان کو عبید بن عمیر نے وہ کہتے ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم اپنے اصحاب میں سے ایک آدمی کے ہاں تشریف لے گئے وہ بیمار تھا آپ نے اس سے پوچھا:

کیف تجدک

تم خود کو کیا پا رہے ہو؟

اس نے جواب دیا:

اجدنی راغباً و راھباً

میں اپنے آپ کو امید کرنے والا اور ڈرنے والا پا رہا ہوں۔

آپ نے فرمایا:

والذی نفسی بیدہ لا یجتمعان لا حدعند ھذا الموضع الا اعطاہ مارجا و امنہ مما یخاف.

قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضے میں میری جان ہے کسی بندے میں جب یہ دو باتیں جمع ہو جاتی ہیں اللہ تعالیٰ اس کو وہ عطا کرتے ہیں

جو امید کرتا ہے اور اس سے امان دیتے ہیں جس سے وہ ڈرتا ہے۔

۱۰۰۳:......ہمیں خبر دی ہے ابو عبداللہ حافظ نے ان کو ابو بکر محمد بن عبداللہ حفید نے ان کو عباد بن سعید جعفی نے ان کو محمد بن عثمان بن بہلول نے ان کو اسماعیل بن زیادہ ابو الحسن نے ان کو یحییٰ بن سعید نے ان کو سعید بن مسیّب نے کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیمار ہو گئے تھے حضور صلی اللہ علیہ وسلم بیمار پرسی کے لئے ان کے پاس تشریف لے گئے تھے آپ نے ان سے پوچھا کہ عمر اپنے آپ کو تم کیسا پا رہے ہو؟ انہوں نے عرض کی امید کر رہا ہوں اور ڈر بھی رہا ہوں۔رسول اللہ نے فرمایا:

ما اجتمع الرجآء و الخوف فی قلب مؤمن الا اعطاہ الرجاء و امنہ الخوف.

مؤمن کے دل میں جب خوف اور امید جمع ہو جاتے ہیں تو اللہ تعالیٰ اس کی امید اس کو عطا کرتے ہیں اور خوف سے امن دیتے ہیں۔

۱۰۰۴:......ہمیں خبر دی ہے ابو عبداللہ حافظ نے اور محمد بن موسیٰ بن فضل نے دونوں کہتے ہیں کہ ان کو بیان کیا ابو العباس محمد بن یعقوب نے ان کو ابراہیم بن منقذ نے ان کو ادریس بن یحییٰ نے، ان کو ابو اسحٰق رباحی نے ان کو ابن ابو مالک نے وہ فرماتے ہیں کہ حضرت واثلہ بن اسقع ایک مریض کو پوچھنے کے لئے گئے۔تو اس سے پوچھا کہ آپ اپنے آپ کو کیا پا رہے ہیں؟ مریض نے جواب دیا کہ میں اتنی زیادہ اللہ

(۱۰۰۲)...... أخرجه المصنف في (الأربعون الصغرى ۴۰ و ۴۱) بنفس الإسناد

(۱۰۰۳)...... عزاه السيوطي فی جمع الجوامع (۱/۱۱۱۹ خط) إلى المصنف.

ہوں کہ شاید میرے لئے کوئی بچنے کی گنجائش نہیں ہے۔اور اللہ سے امید اتنی کر رہا ہوں کہ میری امید خوف سے بھی بڑی ہے۔تو حضرت واثلہ بن اسقع نے کہا اللہ اکبر! میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا تھا آپ فرماتے تھے کہ خوف اور امید تقسیم کر دیئے گئے ہیں۔جس بندے میں دنیا میں یہ جمع ہو جاتے ہیں، وہ جہنم کی بو بھی نہیں پائے گا اور جس بندے میں دنیا میں یہ جمع نہیں ہوتے (یعنی یا تو صرف امید ہی امید رکھتا ہے یا صرف خوف ہی خوف رکھتا ہے) وہ جنت کی خوشبو بھی نہیں پائے گا۔

اللہ تعالیٰ بندے کے گمان پر فیصلہ فرماتے ہیں

۱۰۰۵:......ہمیں خبر دی ہے ابوعبداللہ اور محمد بن موسیٰ نے دونوں کو ابوالعباس نے ان کو ربیع بن سلیمان نے ان کو ایوب بن سوید نے ان کو عقبہ بن ابوحکیم نے وہ کہتے ہیں کہ حضرت واثلہ بن اسقع رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے یزید بن اسود جرشی کی عیادت کی تھی۔حالانکہ ان پر موت آنے والی تھی۔ ان سے پوچھا کہ بھائی آپ اپنے آپ کو کیا پا رہے ہو؟ اس نے کہا کہ میں خود کو امید اور خوف کی حالت میں پا رہا ہوں۔حضرت واثلہ نے ان سے پوچھا کون سی بات زیادہ ہے؟ اس نے کہا کہ امید زیادہ ہے یعنی غالب ہے۔حضرت واثلہ نے کہا اللہ اکبر! میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا تھا آپ فرما رہے تھے۔

قال اللّٰہ تعالٰی انا عند ظن عبدی بی.

اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ میں اپنے بندے کے گمان کے قریب ہوں وہ جو میرے ساتھ کرتا ہے۔

۱۰۰۶:......ہمیں خبر دی ہے ابوالحسین بن بشران نے ان کو حسین بن صفوان نے ان کو عبداللہ بن محمد بن ابوالدنیا نے ان کو ابوخیثمہ نے ان کو شبابہ بن سوار نے ان کو ہشام بن غاز نے ان کو حیان ابوالنضر نے فرماتے ہیں کہ مجھے واثلہ بن اسقع رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ مجھے یزید بن اسود کے پاس لے کر چلو مجھے خبر ملی ہے کہ ان کو تکلیف ہے حیان کہتے ہیں، میں حضرت واثلہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو لے کر گیا، ان کے پاس پہنچے تو وہ لاچار ہو چکے تھے، ان کا منہ قبلہ کی طرف کر دیا گیا تھا اور ان کی عقل بھی زائل ہو چکی تھی، حضرت واثلہ نے فرمایا کہ اس کو (یزید بن اسود) کو آواز دو۔گھر والوں نے اس کو آواز دی، اور میں نے کہا یہ دیکھئے حضرت واثلہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ آپ کے بھائی آپ کو ملنے آئے ہیں حیان کہتے کہ اللہ نے ان کی اتنی عقل سلامت رکھی تھی کہ انہوں نے سن لیا کہ حضرت واثلہ آ گئے ہیں، حضرت واثلہ نے اپنا ہاتھ آگے بڑھایا اور اس کے ہاتھ میں کچھ ڈھونڈھ رہے تھے، میں سمجھ گیا کہ کیا چاہ رہے ہیں، لہٰذا میں نے حضرت واثلہ کا ہاتھ پکڑ کر مریض کے ہاتھ میں دے دیا، یزید بن اسود چاہ رہے تھے کہ وہ حضرت واثلہ کا ہاتھ اپنے ہاتھ میں لے لیں اور رکھ لیں اس لئے کہ حضرت واثلہ نے اپنا ہاتھ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہاتھ میں رکھا تھا، یزید بن اسود ایک بار حضرت واثلہ کے ہاتھ کو اپنے سینے پر رکھتے تو دوسری بار اپنے چہرے پر اور کبھی اپنے منہ پر۔اتنے میں حضرت واثلہ نے ان سے پوچھا کہ کیا آپ مجھے یہ بتائیں گے کہ آپ اللہ تعالیٰ کے ساتھ کیا گمان لے کر جا رہے ہو؟ انہوں نے جواب دیا کہ میرے گناہوں نے تو مجھے عاجز کر دیا ہے میں ہلاکت کے کنارے پر اتر چکا ہوں، لیکن میں اللہ کی رحمت کی امید رکھتا ہوں۔چنانچہ حضرت واثلہ نے نعرہ تکبیر بلند کیا یزید بن واثلہ کے گھر والوں نے بھی واثلہ سے سن کر نعرہ تکبیر بلند کیا۔حضرت واثلہ نے فرمایا اللہ اکبر، میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا تھا آپ فرماتے تھے۔

یقول اللّٰہ عزوجل انا عند ظن عبدی بی فلیظن بی ماشآء.

(۱۰۰۶)...... أخرجه الحاكم (۴/۲۴۰) وابن حبان (۷۱۶.۷۱۷.۷۱۸.۲۴۶۸) من طريق هشام بن الغاز. به.

تنبيه: في المستدرک (حبان بن أبي النضر) وفي موارد الظمآن (۲۴۶۸) (حيان أبوالنضر) وفي موارد الظمآن (۷۱۷) (حبان أبوالنصر) وفي التلخيص للذهبي (۴/۲۴۰) (حسان بن النضر)

اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ میں اپنے بندے کے میرے ساتھ گمان کے پاس ہوں اسے چاہئے کہ میرے ساتھ جو چاہے گمان رکھ لے۔

نزع کی حالت میں کیا کرنا چاہئے؟

۱۰۰۷:......ہمیں خبر دی ہے ابوالحسین بن بشران نے ان کو ابوالحسین بن صفوان نے ان کو عبداللہ بن محمد بن ابوالدنیا نے ان کو عمرو بن محمد نے ان کو خلف بن خلیفہ نے ان کو حسین نے ان کو ابراہیم نے وہ فرماتے ہیں:

اہل علم مستحب سمجھتے تھے کہ بندے کو اس کے اچھے اعمال یاد دلائے جائیں اس کی موت کے وقت تا کہ وہ اپنے رب کے ساتھ حسن ظن پیدا کرے۔

۱۰۰۸:......کہتے ہیں کہ ہمیں حدیث بیان کی ہے عبداللہ نے ان کو سوار بن عبداللہ عنبری نے ان کو معتمر بن سلیمان نے وہ کہتے کہ مجھ سے میرے والد سلیمان نے بوقت موت کہا۔

اے معتمر مجھے رخصت کی حدیثیں بیان کر یا رخصت کی باتیں بتلا تا کہ جب میں اللہ تعالیٰ سے ملوں تو میں اس کے ساتھ اچھا گمان لے کر ملوں۔

۱۰۰۹:......ہمیں خبر دی ہے ابوالحسین بن بشران نے ان کو حسین بن صفوان نے ان کو عبداللہ بن ابودنیا نے ان کو محمد بن حسین نے ان کو خالد بن یزید کاہلی نے ان کو ابوسلمیٰ تیمی نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے عبدالاعلیٰ تیمی سے سنا وہ اپنے پڑوسی سے اس وقت کہہ رہے تھے جب اس کی موت کا وقت آ گیا تھا۔ اے ابوفلاں تیری فکر مابعد موت کے لئے موت کے ذکر سے زیادہ ہونی چاہیے اور عظیم امور کے لئے تو اللہ تعالیٰ کے ساتھ حسن ظن کو تیار کر۔

۱۰۱۰:......ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو حسن بن محمد اسفرائنی نے ان کو سعید بن عثمان نے وہ کہتے کہ میں نے سری بن مغلس سے سنا کہتے تھے

کہ خوف امید سے اس وقت افضل ہے جب تک انسان تندرست ہو اور جب اس کے ساتھ موت اتر پڑے تو پھر امید خوف سے افضل ہے۔
ایک آدمی نے ان سے پوچھا کہ اے ابوالحسین وہ کیسے؟ فرمایا اس لئے کہ جس وقت وہ اپنی صحت میں ہوگا تو خوف کی وجہ سے نیکی کرے گا۔ جب نیکی کرے گا تو موت کے وقت خود بخود اس کی امید بڑی ہو جائے گی تو رب کے ساتھ اس کا گمان بھی اچھا ہو جائے گا۔ اور جب صحت میں گنہگار ہوگا تو موت کے وقت بھی اس کا گمان برا ہی ہوگا اور امید بھی بڑی نہیں ہوگی۔

امام بیہقی کا قول......''وہ خوف جو گناہ سے انسان کو روک دے''

امام بیہقی فرماتے ہیں کہ:

خوف سے مراد وہ خوف ہے جو اس کو اللہ کی نافرمانی سے روک دے اور اس کو اللہ کی اطاعت پر ابھارے یہاں تک کہ جب موت اس کے پاس آئے تو اس کی امید رب کی رحمت کے بارے میں بڑی ہو جائے اور اللہ کے احسان میں اس کا طمع زیادہ ہو جائے اور اللہ کے وعدے کے

(۱۰۰۷)......حصین هو : ابن عبدالرحمٰن السلمی الکوفی أبو الهذیل، وإبراهیم هو :ابن یزید النخعي.

(۱۰۰۸)......أخرجه أبو نعیم في الحلیة (۳۱/۳) من طریق محمد بن إسحاق الثقفي عن سواد بن عبدالله. به.

(۱۰۰۹)...... عبدالأعلی التیمي له ترجمة فی الحلیة (۸۷/۵. ۸۹)

(۱۰۱۰)......أخرجه أبو نعیم فی الحلیة (۸ /۸۹) ولکن عن الفضیل بن عیاض.

ساتھ اس کا یقین پکا ہو جائے۔

۱۰۱۱:......ہمیں خبر دی ابو محمد جناح بن نذیر تاجر نے کوفے میں ان کو ابو جعفر بن دحیم نے ان کو احمد بن حازم نے ان کو یعلٰی بن عبید نے ان کو اعمش نے ان کو ابوسفیان نے ان کو جابر نے کہتے ہیں میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ اپنی وفات سے تین روز قبل فرما رہے تھے۔

لا یموتن احدکم الا وھو یحسن الظن با للّٰہ.

تم لوگوں میں سے جو بھی وفات پائے وہ اللہ کے ساتھ اچھا گمان لے کر ہی وفات پائے۔

اس کو مسلم نے صحیح میں اعمش کی حدیث سے نقل کیا ہے۔

امام بیہقی کا قول

امام بیہقی فرماتے ہیں:

افضل ترین امید وہ ہے جو نفس کے مجاہدہ اور خواہش نفس سے الگ ہو کر پیدا ہو اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

ان الذین امنوا والذین ھاجروا وجاھدوا فی سبیل اللّٰہ اولئک یرجون رحمۃ اللّٰہ واللّٰہ غفور رحیم۔(البقرہ ۲۱۸)

جو لوگ ایمان لائے اور جن لوگوں نے ہجرت کی اور جہاد کیا اللہ کی راہ میں۔ وہی لوگ اللہ کی رحمت کے امیدوار ہیں۔ اور اللہ تعالیٰ بخشنے والا مہربان ہے۔

۱۰۱۲:......ہمیں خبر دی ہے ابو طاہر فقیہ نے ان کو ابو حامد بلال نے ان کو محمد بن یحیٰی نے ان کو ہشام بن عمارہ نے ان کو سوید نے ان کو ثابت بن عجلان نے ان کو سلیم بن عامر نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے سنا فرماتے تھے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

یاایھا الناس احسنوا الظن برب العٰلمین فان الرب عند ظن عبدہ.

اے لوگو رب العالمین کے ساتھ اچھا گمان کرو بے شک رب تعالیٰ اپنے بندے کے گمان کے پاس ہے۔

۱۰۱۳:......ہمیں خبر دی ابو الحسین بن بشران رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ان کو ابو جعفر رازی نے ان کو احمد بن عبد الجبار نے ان کو ابو معاویہ نے ان کو اعمش نے ان کو ابو صالح نے ان کو ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

یقول اللّٰہ عزوجل انا عند ظن عبدی بی وانا معہ حین یذکرنی.

اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں: میں اپنے بندے کے گمان کے پاس ہوں اور میں اس کے ساتھ ہوتا ہوں جب وہ مجھے یاد کرتا ہے۔ اس کو مسلم نے نقل کیا ہے ابو معاویہ سے اور بخاری نے اس کو نقل کیا ہے دوسرے طریق سے اعمش سے۔

حسنِ ظن کی فضیلت

۱۰۱۴:......ہمیں خبر دی احمد بن حسن قاضی نے ان کو حاجب بن محمد نے ان کو محمد بن حماد نے ان کو ابو معاویہ نے ان کو اعمش نے ان کو خیثمہ نے

(۱۰۱۱)......أخرجه مسلم (۲۲۰۵/۴) عن يحيى بن يحيى عن يحيى بن زكريا عن الأعمش. به.

(۱۰۱۲)...... عزاه صاحب الكنز (۵۸۵۵) إلى الطبراني في الكبير والحاكم.

(۱۰۱۳)......أخرجه مسلم (۲۰۶۱/۴) من طريق أبي معاوية. به.

وأخرجه البخاري (۱۴۸.۱۴۷/۹) عن عمرو بن حفص عن أبيه عن الأعمش. به.

(۱۰۱۴)......خيثمة هو: ابن عبدالرحمٰن.

کہتے ہیں کہ کہا عبداللہ نے

قسم ہے اس ذات کی جس کے سوا کوئی معبود نہیں ہے کہ بندہ مؤمن ایمان کے بعد اللہ کے ساتھ حسن ظن سے بڑھ کر کوئی افضل شئی عطا نہیں کیا گیا اور اللہ کی قسم جس کے سوا کوئی معبود نہیں بندہ جب اللہ کے ساتھ حسن ظن کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کو وہی کچھ عطا کرتے ہیں جس کا اللہ کے ساتھ گمان کیا تھا اور یہ اس لئے کہ ہر خیر اسی کے ہاتھ میں ہے۔

۱۰۱۵:......ہمیں خبر دی ابونصر بن قتادہ نے ان کو ابوالعباس محمد بن اسحاق بن ایوب ضبعی نے ان کو حسن بن علی بن زیاد نے ان کو عبدالعزیز بن عبداللہ اویسی نے ان کو ابوالزناد نے ان کو موسیٰ بن عقبہ نے اولاد عبادۃ بن صامت کے ایک آدمی سے ان کو ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ملک الموت ایک آدمی کے پاس موت لے کر آیا اس کے تمام اعضاء کو چیرا تو اسے ان میں کوئی خیر کا عمل نہ ملا جو اس نے کیا ہو، اس کے بعد اس نے اس کے دل کو چیرا تو اس میں بھی اس نے کوئی بھی خیر نہ پائی پھر اس نے اس کے دونوں جبڑے توڑ کر دیکھا تو اس نے اس کی زبان تالوں سے لگی ہوئی پائی جو کہہ رہی تھی لا الٰہ الا اللہ۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اسی کلمہ اخلاص کے ساتھ اس کی مغفرت کر دی گئی۔ ابوہریرہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

اللہ عزوجل نے ایک بندے کو جہنم میں ڈالنے کا حکم دیا جب وہ جہنم کے کنارے جا کر ٹھہرا تو پیچھے پلٹا اور کہنے لگا اللہ کی قسم اے میرا رب میرا گمان تو تیرے بارے میں اچھا تھا اللہ عزوجل نے فرمایا اس کو واپس لاؤ میں اپنے بندے کے میرے ساتھ گمان کے پاس ہوں۔

فائدہ:......چیرنے اور توڑنے سے مراد حقیقت میں چیرنا اور توڑنا نہیں ہوتا بلکہ اچھی طرح دیکھنا جانچنا اور محسوس کرنا مراد ہوتا ہے۔ چیرنا توڑنا محاورۃً استعمال ہوا ہے جیسے حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عمر سے فرمایا۔ هلا شققت قلبه. وہاں بھی حقیقی چیرنا نہیں بلکہ اچھی طرح دل میں دیکھنا اور معلوم کر لینا مراد ہے۔ (مترجم)

۱۰۱۶:......ہمیں خبر دی ابوالحسین بن بشران نے ان کو ابوالحسین بن علی بن محمد مصری نے ان کو جامع بن سودہ نے ان کو زیاد بن یونس حضرمی نے ان کو عبدالرحمٰن بن ابوزناد نے ان کو موسیٰ بن عقبہ نے ان کو ایک آدمی نے اولاد عبادہ بن صامت سے ان کو ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے دو بندوں کو جہنم میں جانے کا حکم دیا جب ایک ان میں سے جہنم کے کنارے پر جا پہنچا تو پلٹ کر عرض کیا اے اللہ پاک میرا گمان تو تیرے ساتھ نیک تھا، اللہ تعالیٰ نے فرمایا واپس کرو اس کو میں اپنے بندے کے میرے ساتھ گمان کے نزدیک ہوں۔ لہٰذا اللہ تعالیٰ نے اس کو بخش دیا۔

امام بیہقی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا۔

۱۰۱۶:......مکرر ہے۔ اور اللہ کے ساتھ حسن ظن کے بارے میں اس کتاب کے باب التوبہ میں کئی حکایات مذکور ہیں۔ جو میں نے پڑھا ہے۔ ابوعبدالرحمٰن سلمی پر ان کو عبداللہ بن خُبَیق نے انہوں نے فرمایا کہ لوگ تین قسم کے ہیں۔

اول:......وہ آدمی جو نیکی کا کام کرتا ہے اور وہ اس پر ثواب کی امید کرتا ہے۔

دوم:......وہ آدمی جو گناہ کا کام کرتا ہے پھر توبہ کرتا ہے اور وہ مغفرت کی امید کرتا ہے۔

سوم:......جھوٹا آدمی جو گناہوں میں سرکشی کرتا ہے اور کہتا ہے کہ میں مغفرت کی امید کرتا ہوں۔

(۱۰۱۵)......أخرجه الخطيب البغدادي (۹/۱۲۵) من طريق سعد بن عبدالحميد بن جعفر عن ابن أبي الزناد. به.

(۱۰۱۶)......عزاه صاحب الكنز (۵۸۴۲) إلى المصنف.

وفي الكنز (بعد) بدلاً من (بعبدين) وليس في الكنز كلمة (احدهما).

اوروہ شخص جو پہچانتا ہے اپنے نفس کو برائی کے ساتھ مناسب ہے کہ اس کی امید پر غالب ہو۔(یعنی خوف)۔

اللہ تعالیٰ کا خوف غالب ہو حسنِ ظن پر

۱۰۱۷:.....ہمیں حدیث بیان کی ہے ابوعبدالرحمٰن سلمی نے ان کو ابوجعفر محمد بن احمد بن سعید رازی نے ان کو عباس بن حمزہ نے ان کو احمد بن ابو الحواری نے انہوں نے سنا ابوسلیمان دارانی سے وہ کہتے ہیں جب خوف پر امید غالب آجائے تو دل خراب ہو جاتا ہے۔

۱۰۱۸:.....ہمیں خبر دی ابوسعید عبدالرحمٰن بن شبانہ نے ہمدان میں ان کو ابوالعباس فضل بن فضل کندی نے ان کو ابوخلیفہ جمحی نے ان کو ابوالولید نے ان کو حماد بن سلمہ نے ان کو محمد بن واسع نے ان کو شتیر بن نہار نے ان کو ابوہریرۃ رضی اللہ عنہ نے نبی کریم سے آپ نے فرمایا کہ حسن ظن حسن عبادت میں سے ہے۔

اس کو صدقہ بن موسیٰ نے روایت کیا ہے۔ان کو محمد بن واسع نے ان کو شمیر نے (سمیر زیادہ صحیح ہے)۔

ان کو بتایا عبدالرحمٰن بن مہدی نے اور علی بن مدینی نے اور ان کے ماسوا نے۔

عمل کے بغیر امید رکھنے کا بیان

۱۰۱۹:.....ہمیں خبر دی ہے ابوزکریا بن ابواسحٰق نے ان کو احمد بن سلیمان نے ان کو عبداللہ بن محمد ابوالدنیا نے وہ کہتے ہیں کہ ایک مصیبت زدہ شخص نے کہا تھا وہ ایک سے ایک کلمہ کہتا تھا، اس نے کہا کہ عمل کے بغیر امید رکھنا اللہ تعالیٰ پر جسارت کرنا ہے۔

۱۰۲۰:.....ہمیں خبر دی ابوالحسین بن فصل قطان نے ان کو ابوسہل بن زیاد قطان نے ان کو عبداللہ بن احمد بن حنبل نے ان کو ان کے والد نے ان کو ابن سماک نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے اپنے ایک دوست کو دیکھا کہ تیرے دل میں امید دراصل تیرے پیر میں بیڑی ہے۔

۱۰۲۱:.....ہمیں خبر دی ہے ابوحامد احمد بن ابوخلف صوفی نے ان کو ابوالحسن محمد بن احمد بن اسماعیل نے ان کو حسن بن مثنی نے ان کو عفان بن ہمام نے انہوں نے سنا قتادہ سے ان کو مطرف نے وہ کہتے ہیں کہ ہم زید بن صوحان کے پاس آتے تھے وہ فرماتے تھے۔اے اللہ کے بندو دوسروں کا اکرام کرو۔مطلب میں اجمال واختصار کرو اللہ کے آگے بندوں کا وسیلہ دو صفات ہیں۔خوف اور طمع۔

۱۰۲۲:.....ہمیں خبر دی ابوالحسین بن بشران نے ان کو معدل نے بغداد میں ان کو ابوالحسین بن اسحاق بن احمد کارزی نے ان کو عبداللہ بن احمد بن حنبل نے ان کو ہارون بن معروف نے ان کو سیار نے ان کو حماد بن زید نے ان کو علی بن زید نے ان کو مطرف نے کہ انہوں نے یہ آیت تلاوت کی:

وان ربک لذو مغفرة للناس على ظلمهم وان ربک لشديد العقاب۔(الرعد ٦)

(۱۰۱۷).....أخرجه المصنف من طريق السلمي في طبقات الصوفية (ص ٧٦)

(۱۰۱۸).....أخرجه أبوداود (٤٩٩٣) وابن حبان (٢٣٩٥ و ٣٤٦٩) من طريق حماد بن سلمة. به.

ورواه الحاكم (٢٥٦/٤) من طريق صدقة بن موسى عن محمد بن موسى. به.

وقال الذهبي: صدقة ضعفوه قلت تابعه حماد بن سلمه.

تنـ[illegible] عند الحاكم (سمير) بدلاً من (شتير).

(۱۰۲۱).....أخرجه أبونعيم في الحلية (٢٠٤/٢) من طريق الحسن بن المثنى. به.

(۱۰۲۲).....أخرجه عبدالله بن أحمد بن حنبل في زوائد الزهد (ص ١٩٩) عن علي بن مسلم عن سيار. به.

بے شک تیرا رب لوگوں کے لئے صاحب مغفرت ہے ان کے ظلم کے باوجود اور بے شک تیرا رب البتہ سخت عذاب والا ہے۔

اس کے بعد کہنے لگے کہ اگر لوگ اللہ کی مغفرت، اور رحمت، اور در گذر، اور معاف کرنے کا حساب اور اندازہ جان لیں تو ان کی آنکھیں ٹھنڈی ہو جائیں اور اگر لوگ اللہ کی سزا غصہ اس کی پکڑ۔ اس کا عذاب جان لیں تو خوف کے مارے ان کی آنکھیں خشک ہو جائیں آنسو بھی نہ بہا سکیں اور کھانا پینا بھی چھوڑ دیں۔

عابد، عارف اور عالم کی عبادت میں فرق

۱۰۲۳:......میں نے سنا ابو محمد عبداللہ بن یوسف اصفہانی سے وہ کہتے ہیں میں نے سنا ابو بکر محمد بن عبداللہ رازی سے انہوں نے ابو یعقوب نہر جوری سے انہوں نے سنا ابو یعقوب سوسی سے وہ کہتے تھے۔

عابد اللہ کی عبادت کرتا ہے بچنے کے لئے۔ عارف اللہ کی عبادت کرتا ہے تعظیم کے لئے۔ عالم اللہ کی عبادت کرتا ہے۔ بوجہ خوف اور امید کے۔

خوف اور رجاء کا وزن برابر ہے

۱۰۲۴:......ہمیں خبر دی ابو محمد سکری نے ان کو ابو بکر شافعی نے ان کو جعفر بن محمد بن ازہر نے ان کو غلابی نے ان کو عفان نے ان کو حماد نے ان کو ثابت نے ان کو مطرف نے وہ فرماتے ہیں۔

اگر مؤمن کی امید اور اس کی خوف کو وزن کیا جائے تو دونوں میں سے کوئی ایک شے دوسری پر بھاری نہیں ہوگی۔

۱۰۲۵:......ہمیں خبر دی ہے ابو عبداللہ حافظ نے ان کو ابو اسحٰق ابراہیم بن محمد بن یحیٰی نے ان کو ابو عمرو حمیری نے ان کو علی بن حسن نے ان کو علی بن عثام نے ان کو اصمعی نے وہ کہتے ہیں کہ مطرف نے کہا:

اگر مؤمن کا خوف اور امید انتظار کے ترازو میں وزن کئے جائیں تو دونوں کے درمیان ایک بال کے برابر فرق نہ ہو۔

۱۰۲۶:......ہمیں خبر دی ابو سعید مالینی نے ان کو ابو احمد بن عدی حافظ نے انہوں نے سنا حمزہ بن داؤد ثقفی سے ان کو حارث بن خضر نے ان کو سفیان بن عیینہ نے ان کو شعبہ نے وہ فرماتے ہیں کہ:

اگر مؤمن کا خوف اور امید دونوں کو تولا جائے تو اس کا خوف اس کی امید پر اور اس کی امید اس کے خوف پر زیادہ نہ ہو جائے۔

۱۰۲۷:......ہمیں خبر دی ابو عبدالرحمٰن سلمی نے ان کو منصور بن عبداللہ نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا ابو علی روذ باری سے کہتے تھے کہ خوف اور امید دونوں پرندے کے دو پروں کی طرح ہیں جس وقت دونوں برابر ہوں پرندہ سیدھا پرواز کرتا ہے اور اس کی پرواز پوری ہوتی ہے اور جب دونوں میں سے کوئی ایک بھی کم ہو جائے تو پرندے میں نقص ہو جاتا ہے اور جب دونوں نہ رہیں پرندہ موت کی حد تک پہنچ جاتا ہے اسی لئے کہا گیا

(۱۰۲۳)......أخرجه السلمی (ص ۳۷۹) عن أبي يعقوب النهرجوري بلفظ:

العابد يعبد الله تحذيراً و العارف يعرفه تشويقاً.

(۱۰۲۴)......أخرجه أبونعيم في الحلية (۲/۲۰۸) من طريق سفيان عن مطرف بلفظ:

لووزن خوف المؤمن ورجاؤه لوجدا سواء لايزيد أحدهما على صاحبه.

(۱)...... الغلابي هو الفضيل بن غسّان. سبق برقم ۹۸۰

(۱۰۲۵)...... أخرجه أبونعيم فى الحلية (۳/۸۶) عن مطر الوراق بلفظ:

لووزن خوف المؤمن ورجاؤه بميزان التربص لم يوجد أحدهما يزيد على صاحبه شيئاً.

کہ اگر مؤمن کا خوف اور اس کی امید تولے جائیں تو برابر ہو جائیں۔

مسلم بن یسار کی نصیحت

۱۰۲۸:..... ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو احمد بن کامل ابوبکر قاضی نے ان کو حسن بن سلام نے ان کو قبیصہ بن عقبہ نے ان کو سفیان ثوری نے وہ فرماتے تھے

کہ حضرت مسلم بن یسار کے سامنے کے دانتوں میں خون آ گیا لوگ کہتے تھے کہ یہ ان کے رات دن سجدوں کی کثرت کی وجہ سے ہوا۔ ایک دن ان کا ایک پڑوسی ان کے پاس آیا تو وہ اپنے دانت دفن کر رہے تھے جو کہ گر گئے تھے، ان کو مسلم بن یسار نے کہا تم ایسے وقت میرے پاس آئے ہو جب میں اپنا بعض یعنی کچھ حصہ دفن کر رہا ہوں۔ پڑوسی نے ان سے کہا مجھے آپ کی اس مصروفیت کا تو علم نہیں تھا۔ مگر میں تو اللہ سے امید رکھتا ہوں اور اللہ سے ہی ڈرتا ہوں۔ مسلم بن یسار نے ان سے کہا اے بھائی، میں نہیں جانتا کہ اس خوف کا کیا مطلب ہے جو آپ کو اس شئی سے دور نہیں کرتا جس سے آپ خوف کرتے ہیں۔ اور میں یہ بھی نہیں جانتا کہ اس امید کا مطلب کیا ہے جو آپ کو اس کے قریب نہیں کرتی جس سے آپ امید رکھتے ہیں۔

حضرت مسلم بن یسار کی نصیحت

۱۰۲۹:..... ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو احمد بن کامل قاضی نے ان کو حسن بن سلام نے ان کو قبیصہ بن عقبہ نے انہوں نے سنا سفیان ثوری سے وہ فرماتے تھے کہ ایک آدمی نے مسلم بن یسار سے کہا تھا کہ مجھے کوئی ایسا کلمہ سکھلا یئے جو تیرے لئے نفع دینے والی نصیحت کا جامع ہو، مسلم بن یسار نے جواب دیا رات کو اللہ کی بارگاہ میں آیا کیجئے اس کے بعد انہوں نے سر اوپر اٹھایا اور کہا کہ آپ اپنے عمل کے ساتھ ہر اس ذات سے کچھ ارادہ نہ کر جو تیرے نفع و نقصان کا مالک نہ ہو اس آدمی نے کہا اور اضافہ کیجئے، فرمایا کہ اپنی امید کو ضرور اٹھایئے مگر اسے استعمال نہ کیجئے۔ خوف کو سمجھئے اور اس سے غافل مت رہئے۔ آدمی نے کہا نصیحت میں اور اضافہ کیجئے، انہوں نے فرمایا اپنے رب کے سامنے پیش ہونے کو نہ بھولئے فرمایا کہ اس کے بعد وہ منہ کے بل اوندھے گر پڑے۔

دو تابعیوں کا مذاکرہ

۱۰۳۰:..... ہمیں خبر دی ابوالحسین بن بشران نے ان کو ابوالحسین اسحٰق بن احمد کاذی نے ان کو عبداللہ بن احمد بن حنبل نے ان کو ان کے والد نے ان کو ہاشم بن قاسم نے ان کو ابوسعید ادیب نے ان کو مالک بن مغول نے ان کو معاویہ بن قرۃ نے وہ کہتے ہیں کہ تابعین میں سے دو آدمی باہم مذاکرہ کر رہے تھے ایک نے کہا میں امید بھی رکھتا ہوں اور خوف بھی۔ دوسرے نے کہا بات یہ ہے کہ جو شخص کسی شئی کی امید کرتا ہے اس کو طلب بھی کرتا ہے۔ اور یہ بات بھی ہے کہ جو شخص کسی شئی سے ڈرتا ہے اس سے بھاگتا بھی ہے۔ کسی آدمی کے لئے صرف اتنی بات کافی نہیں ہے کہ وہ کسی شئی کی محض امید رکھے یا امید کرے اور اس کو طلب نہ کرے اور کسی آدمی کے لئے یہ بات بھی کافی نہیں ہے کہ وہ کسی شئی سے ڈرے تو سہی مگر اس سے بھاگے نہیں۔

ابوسعید بن اسماعیل کی نصیحت

۱۰۳۱:..... ہمیں خبر دی ہے ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوالفضل محمد بن کرابیسی نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے ابوسعید بن اسماعیل سے سنا وہ شعر

(۱۰۲۸)..... في الحلية (۲/۲۹۱ و ۲۹۲) إن الذى دخل عليه هو معاوية بن قرة.

کہتے تھے:

مابال دینک ترضی ان تدنسه
وان ثوبک مغسول من الدنس

کیا حال ہے تیرے دین کا کہ تو اس کو (شرک سے یا گناہوں سے) آلودہ کرتا ہے اور خوش ہوتا ہے
جب کہ تیرے کپڑے تو میل سے دھلے ہوئے ہیں۔

ترجو النجاۃ ولم تسلک مسالکها
ان السفینة لا تجری علی الیبس

نجات کی امید تو تُو کرتا ہے مگر نجات کے راستے پر نہیں چلتا۔ بے شک کشتی نہیں چل سکتی خشکی پر۔

جامع کلمات

۱۰۳۲:......ہمیں خبر دی ہے ابو عبداللہ حافظ نے کہتے ہیں کہ انہوں نے فارس بن عیسیٰ سے سنا انہوں نے یوسف بن حسین سے سنا وہ بتاتے ہیں کہ ذوالنون مصری رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا تھا کہ میں نے ایک پتھر پایا جس پر یہ لکھا ہوا تھا۔

کل مطیع مستأنس و کل عاص متوحش و کل راج طالب. و کل خائف هارب و کل محب ذلیل.

ہر اطاعت شعار مانوس ہوتا ہے اور ہر گنہگار وحشت کرنے والا ہوتا ہے۔ ہر امیدوار طالب ہوتا ہے اور ہر خائف بھاگتا ہے
اور ہر محبت کرنے والا عاجزی کرتا ہے۔ یا ہر عاشق ذلیل ہوتا ہے۔

۱۰۳۳:......ہمیں خبر دی ہے ابو عبدالرحمٰن سلمی نے ان کو منصور بن عبداللہ نے انہوں نے سنا حسن بن علویہ سے انہوں نے سنا علی بن عکرمہ سے انہوں نے سنا یحییٰ بن معاذ رازی سے وہ کہتے ہیں یحییٰ بن معاذ رازی کا قول یہ ہے ایمان تین طرح سے ہے۔ خوف اور محبت اور امید اور خوف کے پیٹ میں گناہوں کو ترک کرنا ہے۔ اور گناہوں کو ترک کرنے میں جہنم سے نجات ہے۔ اور امید کے پیٹ میں اطاعت ہے اور اطاعت کے لئے جنت لازم ہے۔ اور محبت کے پیٹ میں مکروہات کا احتمال ہے اور محبت اللہ سے ہو تو آپ اللہ کی رضا پائیں گے۔

حضرت یحییٰ بن معاذ کی اللہ تعالیٰ سے مناجات

۱۰۳۴:......ہمیں خبر دی ابو عبدالرحمٰن سلمی نے انہوں نے سنا محمد بن عبداللہ سے انہوں نے سنا حسن بن سلیمان سے انہوں نے سنا ابوبکر محمد بن ابراہیم رازی سے انہوں نے سنا یحییٰ بن معاذ سے وہ فرماتے ہیں۔ میں آپ سے کیسے ڈروں حالانکہ آپ تو کریم ہیں؟ میں آپ سے کیسے امیدیں وابستہ نہ کروں حالانکہ آپ تو عزیز اور غالب ہیں؟ میں ایسے خوف کے درمیان ہوں جو مجھے کاٹ کر رکھ دیتا ہے۔ اور ایسی امید کے مابین ہوں جو مجھے ملا دیتی ہے، میری امید ایسی نہیں ہے جو مجھے چھوڑ دے لہٰذا میں خوف سے مر جاؤں اور نہ ہی میرا خوف ایسا ہے جو مجھے چھوڑ دے کہ میں خوش فہمی میں زندہ رہوں۔

حضرت یحییٰ بن معاذ کا قول

۱۰۳۵:......ہمیں خبر دی ابو عبدالرحمٰن سلمی نے انہوں نے سنا عبداللہ بن غانم سے انہوں نے محمد بن رومی سے انہوں نے سنا یحییٰ بن معاذ سے

(۱۰۳۱)...... أبو عثمان سعید بن إسماعیل هو : ابن سعید بن منصور الحیري النیسابوری له ترجمة فی طبقات الصوفیة للسلمي (ص ۱۷۰)
الحلیة (۱۰/۲۴۴).

وہ فرماتے ہیں کہ خوف اللہ کے انصاف کے سمندر سے پانی طلب کرتا ہے۔ اور امید اللہ کے فضل کے سمندر سے پانی طلب کرتی ہے اور تحقیق قضا سبقت کرگئی تھی کہ اس کی رحمت اس کے غضب پر سبقت کرگئی ہے۔

۱۰۳۶:...... ہمیں خبر دی ابوسعید مالینی نے ان کو الحسین علی بن حسین بن بندار ازدی نے انہوں نے سنا ابوبکر شہرزوری سے وہ کہتے ہیں میں ابوالقاسم جنید کی مجلس میں موجود تھا۔ اور حضرت ابن عطاء بھی موجود تھے۔ ایک آدمی پر مجلس میں شدت خوف غالب آگئی۔ اور اس پر کپکپی طاری ہوگئی۔

ابوالقاسم جنید نے اس سے کہا آپ نہ ڈریں وہ تو محض رحمت کی آنکھوں اور رحمت کی نگاہوں میں سے ایک نگاہ ہے (جو ظاہر ہوچکی ہے) یا ظاہر ہوگی لہٰذا اچانک ایک گناہگار ہوگا جو ایک محسن سے مل جائے گا۔ ابن عطاء نے تو کہا: یہاں تک کہ ظاہر ہوجائے۔ کہتے ہیں کہ حضرت جنید ناراض ہوگئے۔ اور فرمایا خبردار اللہ کی قسم بے شک وہ آنکھ وہ نگاہ ظاہر ہے کیا آپ نہیں جانتے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ میری رحمت میرے غضب پر سبقت کرگئی ہے۔

چنانچہ ابن عطاء خاموش ہوگئے۔

اللہ تعالیٰ کی رحمت غضب پر غالب ہے

۱۰۳۷:...... ہمیں خبر دی ہے ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوبکر احمد بن اسحاق فقیہ نے ان کو بشر بن موسیٰ نے ان کو حمیدی نے ان کو سفیان نے ان کو ابوالزناد نے ان کو اعرج نے ان کو ابوہریرہ نے وہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

قال اللّٰہ تعالیٰ سبقت رحمتی غضبی.

میری رحمت میرے غضب سے آگے بڑھ گئی ہے۔ یہ بخاری میں درج ہے۔

اللہ کی رحمتوں کا بیان

۱۰۳۸:...... ہمیں خبر دی ہے ابومحمد عبداللہ بن یوسف اصفہانی نے ان کو ابوسعید بن اعرابی نے ان کو حسن بن محمد الصباح زعفرانی نے ان کو معاذ بن معاذ نے ان کو سلیمان تیمی نے ان کو ابوعثمان نہدی نے ان کو سلمان فارسی نے وہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

ان اللّٰہ خلق مائة رحمة منها رحمة يتراحم بها الخلق وتسع وتسعون ليوم القيٰمة.

بے شک اللہ تعالیٰ نے سو رحمتیں پیدا کی تھیں ایک رحمت کے ساتھ تمام مخلوقات پر رحم کرتا ہے

اور ننانوے رحمتیں قیامت کے دن کے لئے رکھ دی ہیں۔

اس کو مسلم نے حکم بن موسیٰ سے انہوں نے حضرت معاذ بن معاذ سے روایت کیا ہے۔

۱۰۳۹:...... ہمیں خبر دی عبدالخالق بن علی بن عبدالخالق مؤذن نے ان کو ابوالحسن علی بن حسن صالح نے بصرہ میں ان کو ابوالحسن مسیح بن حاتم عکلی نے ان کو حسن بن علی واسطی نے ان کو معاذ بن معاذ نے ان کو ان کے والد نے ان کو عوف اعرابی نے ان کو خلاص نے ان کو ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اللہ تعالیٰ کی ایک سو رحمتیں ہیں۔ ایک رحمت کو اس نے دنیا والوں پر تقسیم کردیا ہے اس کے اثر سے ایک باپ اپنی اولاد پر شفقت کرتا ہے۔ اور پرندہ اپنے بچے پر کرتا ہے جب قیامت کا دن ہوگا اللہ اس کو پوری ایک سو کردے گا پھر اس

(۱۰۳۷)...... أخرجه مسلم (۲۱۰۸/۴) عن زهير بن حرب عن سفيان بن عيينة. به.

(۱۰۳۸)...... أخرجه مسلم (۲۱۰۸/۴) عن الحكم بن موسٰى عن معاذ بن معاذ.

کو اپنی مخلوق پر دوبارہ تقسیم کرے گا۔

۱۰۳۹:..... یہ مکرر ہے۔ ایوب سختیانی نے کہا تھا۔ اللہ تعالیٰ نے اپنی رحمت کو دنیا میں تقسیم کر دیا ہے۔ اور مجھے اس سے اسلام پہنچا اور بے شک میں امید کرتا ہوں کہ باقی ننانوے رحمتیں کی اس سے زیادہ ہیں۔

ایک حدیث قدسی بخشش اور رحمت کے بارے میں

۱۰۴۰:..... ہمیں خبر دی ہے ابو عبداللہ حافظ نے ان کو ابو محمد جعفر بن محمد خلدی نے ان کو احمد بن علی خراز نے ان کو علی بن حسین بن خالد سکری نے ان کو علاء بن زید نے وہ کہتے ہیں کہ میں حضرت مالک بن دینار کے پاس ان کی بیماری کے دوران گیا۔ میں نے ان کے پاس حضرت شہر بن حوشب کو بیٹھے دیکھا جب ہم اس کے ہاں سے نکلے تو میں نے شہر بن حوشب سے کہا اللہ آپ کے اوپر رحم فرمائے مجھے سفر کا سامان عطا کیجئے اللہ آپ کو سفر کی تیاری کروائے۔ اس نے کہا اچھی بات ہے، مجھے حدیث بیان کی تھی ام درداء نے اپنے شوہر حضرت ابو درداء سے انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے انہوں نے حضرت جبرائیل سے وہ اللہ سے کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: اے میرے بندے آپ نے میری عبادت کی اور مجھ سے امید قائم کر لی اور آپ نے میرے ساتھ شرک نہیں کیا۔ میں نے تیرے گناہ کے باوجود تجھے بخش دیا ہے اگر آپ زمین بھر کے بھی گناہوں کے ساتھ مجھ سے ملتے تو میں اسی قدر مغفرت کے ساتھ آپ سے ملتا میں تجھے بخش دیتا مجھے کوئی پرواہ نہ ہوتی۔

۱۰۴۱:..... ہمیں خبر دی ابو عبداللہ حافظ نے ان کو ابو العباس محمد بن یعقوب نے ان کو ابو محمد ربیع بن سلیمان نے ان کو اسد بن موسیٰ نے۔ اور ہمیں خبر دی ہے ابو سعید عبدالرحمٰن بن محمد بن شبانہ زاہد نے ہمدان میں۔ ان کو ابو العباس فضل بن فضل کندی نے ان کو ابو خلیفہ نے ان کو ابو الولید طیالسی نے ان کو عبدالحمید بن بہرام نے ان کو شہر بن حوشب نے ان کو عبدالرحمٰن بن غنم نے ان کو ابو ذر رضی اللہ عنہ نے یہ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

بے شک اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں اے میرے بندے تو نے میری عبادت کی اور مجھ سے امید رکھی میں تجھے بخشنے والا ہوں جو کچھ گناہ کہ تجھ میں ہیں اے میرے بندے اگر تو گناہوں سے زمین بھر کر مجھے ملتا لیکن میرے ساتھ شرک نہیں کرتا ہے تو میں تجھے زمین بھر کر مغفرت کے ساتھ تجھے ملوں گا۔

امام بیہقی کی وضاحت

امام بیہقی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ آخر حدیث اس بات پر دلالت کرتی ہے کہ عبادت سے مراد وہ عبادت ہے جس کے ساتھ امید قرب پکڑتی ہے اول حدیث میں ہے کہ تو اللہ کے ساتھ شرک نہ کرتا ہو۔ اور ہم نے کتاب البعث والنشور میں حضرت ابو ذر اور ابو درداء سے اور ان دونوں کے ماسوا نے ایسی روایات کی ہیں جو اس مذکور کی صحت پر دلالت کرتی ہیں۔

۱۰۴۲:..... ہمیں خبر دی ہے علی بن احمد بن عبدان نے ان کو احمد بن عبید صفار نے ان کو معاذ بن مثنیٰ نے ان کو عبداللہ بن محمد بن السماء نے ان کو مہدی بن میمون نے ان کو غیلان بن جریر نے ان کو شہر بن حوشب نے ان کو معدیکرب نے ان کو حضرت ابو ذر رضی اللہ عنہ نے نبی کریم

(۱۰۳۹)..... أخرجه الحاكم في المستدرك (۱/۵۶) من طريق هوذة بن خليفة عن عوف عن محمد بن سيرين وخلاس. به.

(۱)..... معاذ بن معاذ يروي عن عوف الأعرابي، ولم أجد لوالد معاذ رواية عن عوف.

(۱۰۴۱)..... أخرجه أحمد (۵/۱۵۴) من طريق هاشم بن القاسم عن عبدالحميد. به.

(۱۰۴۲)..... أخرجه الترمذي معلقاً في آخر الحديث رقم (۲۴۹۵)

صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ اپنے رب سے نقل فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: اے آدم کے بیٹے جو کچھ کہ تم نے مجھے پکارا ہے اور مجھ سے امید قائم کی ہے میں نے تجھے معاف کر دیا ہے ان گناہوں کے باوجود جو تجھ میں تھے۔ اے آدم کے بیٹے اگر تو مجھ سے گناہوں سے بھری ہوئی زمین کے ساتھ ملتا، اس کے بعد کہ تو میرے ساتھ شرک نہ کرتا ہوتا تو میں تجھ سے اسی قدر مغفرت سے بھری ہوئی زمین کے ساتھ تجھ سے ملتا۔ اے آدم کے بیٹے اگر تو اتنے گناہ کرتا کہ تیرے گناہ آسمان کے بلندی کو چھو لیتے پھر تو مجھ سے بخشش مانگتا تو میں تجھے بخش دیتا۔ اور میں کوئی پرواہ نہ کرتا۔ اسی طرح روایت کیا ہے اس کو احول اور معلیٰ بن زیاد نے شہر بن حوشب سے اس نے معدیکرب سے اس نے حضرت ابوذر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ قول۔ دعوتنی آپ نے مجھ کو پکارا۔ اس سے مراد خاص اسی کو اکیلے پکارنا ہے اس کے ساتھ کسی دوسرے اللہ کو نہ پکارا ہو۔ یعنی توحید والی پکار اور توحید والی دعاء مراد ہے۔ اور مسلم نے ایک اور طریقہ سے حضرت ابوذر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی حدیث نقل کی ہے۔

۱۰۴۳:..... ہمیں خبر دی ہے ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوالعباس محمد بن یعقوب نے ان کو حسین بن علی بن عفان نے ان کو ابن نمیر نے ان کو اعمش نے ان کو معرور بن سوید نے ان کو حضرت ابوذر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں جو شخص نیکی کا کوئی عمل کرتا ہے اس کی جزا اس سے دس گنا زیادہ ہے یا میں اس سے بھی زیادہ کر دوں گا۔

اور جو شخص برائی کا کوئی عمل کرتا ہے اس کی جزا اسی بدی کے برابر ہوتی ہے یا میں اس کو بھی معاف کر دوں گا۔ جو شخص ایک بالشت برابر میری طرف قریب ہوتا ہے میں اس کی طرف ایک ہاتھ قریب ہو جاتا ہوں اور جو شخص میری طرف ایک ہاتھ کے برابر قریب ہوتا ہے میں ایک قدم اس کی طرف قریب ہو جاتا ہوں اور جو شخص میرے پاس چل کر آتا ہے میں اس کے پاس دوڑ کر آتا ہوں اور جو شخص مجھ سے زمین بھر کر گناہوں کے ساتھ ملتا ہے مگر وہ میرے ساتھ کسی کو شریک نہیں کرتا میں اس کے لئے اس کی مثل اور اس کے برابر مغفرت بنا دیتا ہوں۔ اس کو مسلم نے حدیث وکیع اور ابومعاویہ سے انہوں نے اعمش سے نقل کیا ہے اور مسلم نے کہا ہے کہ وکیع کی ایک روایت میں ہے کہ اس کے لئے اس کی نیکی کی دس مثل میں یعنی دس گنا ہیں۔ اور ابومعاویہ کی روایت میں ہے یا میں زیادہ کروں گا۔

۱۰۴۴:..... ہمیں خبر دی ہے ابوالحسین بن بشران نے ان کو اسماعیل بن محمد صفار نے ان کو احمد بن منصور نے ان کو عبدالرزاق نے ان کو معمر نے ان کو قتادہ نے وہ فرماتے ہیں کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے سوال کیا گیا کہ لا الٰہ الا اللہ کے ساتھ کیا کوئی عمل نقصان دے سکتا ہے جیسے لا الٰہ الا اللہ چھوڑ دینے سے کوئی عمل فائدہ نہیں دیتا۔ حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ لا الٰہ کہہ کر زندہ رہ مگر دھوکہ میں نہ رہ یا غرہ نہ ہو۔

امام بیہقی رحمۃ اللہ علیہ کی وضاحت

امام بیہقی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے یہ بات اس لئے فرمائی کہ کبھی اس مغفرت سے مراد سزا میں معافی ہوتی ہے کبھی اللہ تعالیٰ جس کے لئے چاہتا ہے بڑی بات معاف کر دیتا ہے۔ اور جس کو چاہتا ہے چھوٹی بات پر عذاب دیتا ہے، کبھی جس کے لئے چاہتا ہے دونوں باتیں معاف کر دیتا ہے۔ کبھی جس کے لئے چاہتا ہے۔ دونوں طرح کی باتوں پر عذاب دیتا ہے۔ بعد میں درگذر کرتا ہے اور بخش دیتا ہے۔ کسی مسلم کے لئے یہ بات مناسب نہیں ہے کہ اللہ کی رحمت سے اس کی امید اللہ کے عذاب کے خوف سے خالی ہو (بلکہ خوف کا ہونا بھی ضروری ہے) تاکہ اس خوف کی وجہ سے اللہ کی نافرمانی سے رک جائے اور اپنی امید کے ساتھ اللہ کی اطاعت میں رغبت کرے۔

ہم نے لقمان حکیم سے ہر ایک یعنی (خوف اور امید) کے بارے میں جو کچھ نقل کیا ہے وہ کافی ہے۔

(۱۰۴۳)..... اخرجه مسلم (۲۰۶۸/۴) کما قال المصنف.

لقمان حکیم کی نصیحت

۱۰۴۵:......ہمیں خبر دی ہے حسین بن بشران نے ان کوابوعلی حسین بن صفوان نے ان کوعبداللہ بن محمد قرشی نے ان کوعبدالمنعم نے ان کوان کے والد نے ان کووہب بن منبہ نے وہ فرماتے ہیں کہ لقمان حکیم نے اپنے بیٹے سے کہا اے بیٹے تو اللہ تعالیٰ سے امید رکھ مگر ایسی امید نہ ہو جو تجھے اس کی نافرمانی کرنے پر جری کر دے اور اللہ تعالیٰ سے ڈرتا رہ مگر ایسا خوف نہ ہو جو تجھے اللہ کی رحمت سے مایوس کر دے۔

۱۰۴۶:......ہمیں خبر دی ابومحمد حسن بن علی بن مؤمل نے ان کوابوعثمان بصری نے اور ہمیں بات بیان کی ابوعبداللہ حافظ نے ان کوحسین بن یعقوب عدل نے دونوں کومحمد بن عبدالوہاب فراء نے ان کوجعفر بن عون نے ان کومسعودی نے ان کوعون بن عبداللہ نے کہتے ہیں کہ لقمان حکیم نے اپنے بیٹے سے کہا:

اے بیٹے اللہ تعالیٰ سے امید رکھ مگر ایسی امید نہ ہو جس میں تو اللہ کی تدبیر سے بے باک ہو جائے اور اللہ سے ڈر مگر ایسا ڈر نہیں جو تجھے اس کی رحمت سے مایوس کر دے۔

لقمان حکیم کے بیٹے نے باپ سے کہا: اے اباجان میں کیسے اس کی طاقت رکھوں گا۔ جب کہ میرا تو ایک ہی دل ہے لقمان حکیم نے کہا کہ مؤمن ایسے ہی ہوتا ہے اس کے دو دل ہوتے ہیں ایک دل کے ساتھ وہ اللہ سے امید کرتا ہے تو دوسرے دل کے ساتھ اس سے ڈرتا بھی ہے۔

اور فرات بن سائب سے روایت ہے انہوں نے میمون بن مہران سے اس نے حضرت عباس سے مرفوعاً دو دل ہونے کے بارے میں روایت کی ہے یعنی اس کا مفہوم ہے اور وہ کئی اعتبار سے ضعیف ہے۔

ایک آدمی کی اپنے بیٹے کو نصیحت

۱۰۴۷:......ہمیں خبر دی ہے علی بن محمد بن عبداللہ بن بشران نے ان کواسماعیل بن محمد صفار نے ان کواحمد بن منصور نے ان کوعبدالرزاق نے ان کومعمر نے کہتے ہیں مجھے امام زہری نے کہا: میں تمہیں ضرور دو عجیب حدیثیں بتاؤں گا۔ مجھے خبر دی ہے محمد بن عبدالرحمٰن نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

ایک آدمی نے اپنے نفس پر اسراف اور زیادتی کی جب اس کوموت آئی تو اس نے اپنے بیٹوں کو وصیت کی اور کہا کہ جب میرا انتقال ہو جائے تو مجھے جلا دینا پھر میری راکھ کو پیس دینا پھر میری راکھ کوسمندر میں جا کر ہوا میں اڑا دینا۔ اللہ کی قسم اگر میرا رب مجھے پر عذاب دینے پر قادر ہو گیا تو وہ مجھے ایسا عذاب دے گا جو اس نے کسی کو بھی نہ دیا ہوگا چنانچہ اس کے مرنے کے بعد اس کے بیٹوں نے اس کی وصیت پوری کرتے ہوئے ایسا ہی کیا۔ لہٰذا اللہ تعالیٰ نے زمین کوحکم دیا کہ تو نے اس کی راکھ کے جتنے اجزا لئے ہیں وہ واپس لوٹا دے لہٰذا اللہ کی قدرت سے وہ دوبارہ کھڑا ہو گیا اللہ تعالیٰ نے اس سے پوچھا ایسا کرنے کی جسارت تم نے کیوں کی تھی؟ بولا اے میرے رب یہ سب کچھ میں نے تیرے ڈر سے کیا تھا یا کہا مخافتک۔ تیرے خوف سے کیا تھا۔ لہٰذا اللہ نے اس کوبخش دیا۔

کہتے ہیں کہ مجھے حدیث بیان کی حمید بن عبدالرحمٰن نے ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے وہ کہتے ہیں کہ ایک عورت جہنم میں داخل کر دی گئی تھی ایک بلی کے معاملے میں جس کو اس نے باندھ دیا تھا نہ اس نے اسے خود کچھ کھانے کو دیا۔ اور نہ ہی اسے چھوڑا تا کہ وہ زمین کے کیڑے مکوڑے کھالے حتی کہ وہ مرگئی تھی۔

(۱۰۴۶)......أخرجه أحمد في الزهد (ص ۱۸۳ ط / دار الفكر الجامعي) من طريق المسعودي عن عون بن عبدالله عن لقمان عليه السلام.

(۱۰۴۷)...... أخرجه مسلم (۴/۲۱۱۰) كما قال المصنف.

امام زہری کہتے ہیں کہ یہ اس لئے فرمایا تا کہ نہ تو کوئی ناامید ہو اور نہ ہی کوئی آسرا کر کے بیٹھے۔
اس کو مسلم نے روایت کیا ہے محمد بن رافع سے اور عبداللہ بن حمید سے اور عبدالرزاق سے۔

اللہ تعالیٰ کا سوال

۱۰۴۸:...... ہمیں خبر دی ہے ابوبکر بن فورک نے ان کو عبداللہ بن جعفر نے ان کو ابوبشر یونس بن حبیب نے ان کو ابوداؤد طیالسی نے ان کو عبداللہ بن مبارک نے ان کو یحییٰ بن ایوب نے ان کو عبیداللہ بن زحر نے ان کو خالد بن ابوعمران نے ان کو حضرت ابن عباس نے ان کو حضرت معاذ بن جبل نے فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر تم چاہو تو میں تمہیں اللہ تعالیٰ کی طرف سے قیامت کے دن مؤمنوں سے پہلے سوال اور مؤمنوں کے پہلے جواب کے بارے میں بتلاؤں کہ وہ کیا کہیں گے؟ لوگوں نے کہا جی ہاں یا رسول اللہ! فرمایا کہ اللہ تعالیٰ مؤمنوں سے فرمائیں گے کیا تم میری ملاقات کو محبوب رکھتے تھے؟ آپ نے فرمایا کہ مؤمن کہیں گے جی ہاں اے ہمارے رب اللہ تعالیٰ پوچھیں گے کہ میری ملاقات کو کیوں پسند کرتے تھے؟ وہ جواب دیں گے ہم تیری رحمت اور تیرے عفو و درگذر کرنے کی امید رکھتے تھے، اللہ تعالیٰ فرمائیں گے۔ بے شک میں نے اپنی رحمت تمہارے لئے واجب کر دی ہے۔

صحابۂ کرام کی سیرت میں نرمی اور آسانی تھی ہاں صرف اللہ کے آگے بے باکی اور اس کی رحمت سے مایوسی کی بابت شدت تھی

۱۰۴۹:...... ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے اور محمد بن موسیٰ نے دونوں فرماتے ہیں ان کو خبر دی ابوالعباس رحمۃ اللہ علیہ نے ان کو عبدالملک بن عبدالحمید میمونی نے ان کو روح بن عبادہ نے ان کو ابن عون نے ان کو عمیر بن اسحاق نے وہ فرماتے ہیں کہ میں نے اصحاب رسول میں سے جس کو بھی پایا وہ میرے پیش روؤں میں بڑے تھے (عمر میں بھی مرتبے اور مقام میں بھی مگر) میں نے ایسی قوم اور ایسے لوگ نہیں دیکھے جو سیرت کے اعتبار سے صحابۂ کرام سے آسان تر اور نرم تر ہوں اور شدت وسختی کے اعتبار سے قلیل اور کمتر ہوں۔

فائدہ:...... صحابۂ کرام رضوان تعالیٰ علیہم اجمعین کی سیرت اہون السیر تھی، اور اقل التشدید تھی، یعنی صحابہ کی سیرت مشکل نہیں تھی پُر تکلف نہیں تھی عام انسانوں اور مسلمانوں کے لئے دشوار و ناقابل عمل نہیں تھی، ان میں شدت اور سختی نہیں تھی بلکہ ان کی سیرت آسانی سے عبارت تھی۔ (مترجم)

اور حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے اور دیگر سے بھی (دیگر اور میں عدم شدت کے باوجود) اللہ کی تدبیر کے آگے بے باک ہونے اور اللہ کی رحمت سے مایوس ہونے کے بارے میں شدت آئی ہے (یعنی سختی منقول اور مروی ہے) علاوہ اس کے کسی بارے میں بھی شدت

(۱۰۴۸)...... أخرجه أبو داود الطيالسی (۵۶۴) وأحمد (۲۳۸/۵) والطبرانی في الكبير (۱۲۵/۲۰) وأبونعيم فی الحلية (۱۷۹/۸) من طريق عبيدالله بن زحر. به.

فی المخطوطة (ابن عباس) وفي أبي داود الطيالسی (ابن عياش) وبالهامش ولعله (ابن عباس) وفي الأوائل لابن أبي عاصم (۱۲۸) (أبوعياش) وفي الطبرانی (أبوعياش)

وفي الصحيح : أبوعياش وهو ابن النعمان المعافري

المصري روى عنه خالد بن أبي عمران.

(۱۰۴۹)...... أخرجه ابن سعد فی الطبقات (۲۲۰/۸) عن روح بن عبادة. به.

نہیں ملتی۔

بقول حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کبیرہ گناہ

۱۰۵۰:...... ہمیں خبر دی ابوالحسین بن بشران نے ان کو اسماعیل بن محمد صفار نے ان کو احمد بن منصور نے ان کو عبدالرزاق نے ان کو معمر نے ان کو ابواسحٰق نے ان کو وبرہ نے ان کو ابوالطفیل نے ان کو حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرماتے ہیں کہ

کبیرہ گناہ یہ ہیں:

(۱)...... اللہ کے ساتھ شریک بنانا۔

(۲)...... اللہ کی تدبیر سے بے خوف و بے باک ہونا۔

(۳)...... اللہ کی رحمت سے ناامید ہونا۔

(۴)...... اللہ کی مہربانی سے مایوس ہونا۔

سیدہ عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی تلقین کہ آپ لوگوں کو مایوس نہ کریں

۱۰۵۱:...... اسی اسناد کے ساتھ ہمیں معمر نے خبر دی ہے ان کو عبداللہ بن عثمان بن خثیم نے ان کو ابن ابی ملیکہ نے کہ عبید بن عمیر سیدہ عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی خدمت میں حاضر ہوئے آپ نے پوچھا کہ یہ کون آئے ہیں؟ (اس لئے کہ پردے کے پیچھے تھے) بتایا گیا کہ عبید بن عمیر سیدہ عائشہ نے پوچھا کہ عبید بن عمیر بن قتادہ ہیں؟ لوگوں نے بتایا کہ جی ہاں وہی ہیں۔ سیدہ عائشہ نے ان سے پوچھا کہ میں آپ کو حدیث بتاؤں گی کیا آپ مجلس اور حلقہ لگاتے ہیں لوگ آپ کے پاس بیٹھتے ہیں؟ عبید بن عمیر نے عرض کیا جی ہاں اے ام المومنین سیدہ عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا تم بچانا اپنے آپ کو لوگوں کو اکتاہٹ میں ڈالنے سے، اور ان کو ناامید اور مایوس کرنے سے۔

ایک سخت عبادت کرنے والے لوگوں کو مایوس کرنے والے کا انجام

۱۰۵۲:...... اسی اسناد کے ساتھ ہمیں معمر نے خبر دی ہے، ان کو زید بن اسلم نے کہ امم سابقہ میں ایک آدمی تھا جو کہ عبادت کرنے میں سخت جدوجہد کرتا تھا۔ اور اپنے نفس پر (عبادت کے معاملے میں) شدت اور سختی کرتا تھا۔ اور لوگوں کو اللہ کی رحمت سے ناامید اور مایوس کر دیتا تھا۔ اس کے بعد وہ انتقال کر گیا۔ اس نے اپنے رب سے عرض کیا کہ اے میرے رب آپ کے پاس میرے لئے کیا کیا ہے؟ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ تمہارے لئے میرے ہاں جہنم ہے۔ بولا اے میرے رب پھر میری عبادت کہاں گئی اور میری سخت جدوجہد کہاں گئی؟ زید بن اسلم نے کہا کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ تو لوگوں کو میری رحمت سے ناامید اور مایوس کرتا تھا دنیا میں۔ میں آج تجھے اپنی رحمت سے مایوس اور ناامید کرتا ہوں۔

امام بیہقی رحمۃ اللہ علیہ کی وضاحت

امام بیہقی نے فرمایا کہ شاید یہ آدمی اپنی نجات اپنی عبادت میں سمجھتا ہوگا اور اپنی عبادت پر اعتماد اور گھمنڈ کرتا ہوگا اور یہ بھول جاتا ہوگا کہ اللہ کی مغفرت گناہوں کے بارے میں اسی کے لئے ہوتی ہے اپنے بندوں میں سے وہ جن کے لئے چاہتا ہے بلکہ شاید وہ اس کو بعید سمجھتا ہوگا۔

۱۰۵۳:...... ہمیں خبر دی ابومحمد مولی نے ان کو ابوعثمان بصری نے ان کو ابوالدرداء نے ان کو یعلی نے ان کو اعمش نے ان کو ابوسعید نے ابوالکنود

(۱۰۵۰)...... عزاه السيوطي في الدر المنثور (۱۴۷/۲) إلى عبدالرزاق وعبد بن حميد وابن جرير وابن المنذر والطبراني وابن أبي الدنيا في التوبة.

(۱۰۵۲)...... أخرجه أبونعيم في الحلية (۲۲۲/۳) من طريق إسحاق بن إبراهيم عن عبدالرزاق. به.

نے کہتے ہیں کہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ ایک واعظ اور تقریر کرنے والے نصیحت کرنے والے کے پاس سے گذرے جو لوگوں کو وعظ اور نصیحت کر رہے تھے آپ نے فرمایا اے مذکر اے نصیحت گر آپ لوگوں کو مایوس نہ کیجئے اس کے بعد آپ نے یہ آیت پڑھی۔

قل یاعبادی الذی اسرفوا علی انفسھم لا تقنطوا من رحمة اللّٰہ ان اللّٰہ یغفر الذنوب جمیعاً۔(الزمر ۵۳)

اے میرے بندو جنہوں نے اپنے نفسوں پر زیادتی کی ہے اللہ کی رحمت سے ناامید نہ ہوں بے شک اللہ تعالیٰ گناہوں کو معاف فرماتا ہے۔

۱۰۵۴:.....ہمیں خبر دی ہے ابوعبداللہ حافظ نے اور محمد بن موسیٰ نے دونوں کو ابوالعباس محمد بن یعقوب نے ان کو خضر بن ابان نے ان کو سیار بن حاتم نے ان کو جعفر بن سلیمان نے ان کو ثابت نے وہ فرماتے ہیں کہ:

حضرت داؤد علیہ السلام اپنے گناہوں (لغزشوں، خلاف اولیٰ باتوں) کو یاد کرتے اور اللہ تعالیٰ سے ایسے ڈرتے کہ خوف کے مارے ان کے اعضا اور جوڑ کھل جاتے اور اپنی جگہ سے ہٹ جاتے۔ اس کے بعد آپ اللہ کی رحمت کو یاد کرتے جو گنہگاروں پر ہوگی، اور بندوں کے ساتھ اس کی شفقت کو تو ہر عضو اور جوڑ اپنی جگہ واپس آجاتا۔

میرا محبوب بندہ

۱۰۵۵:.....اور اسی سند کے ساتھ ہمیں بات بیان کی جعفر نے ان کو ابوسنان قسملی نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے بعض کتابوں میں لکھا ہوا پایا کہ میرے بندوں میں سے میرے نزدیک محبوب ترین بندہ وہ ہے جو مجھے بندوں میں محبوب بنادے۔ اور میں انہیں اپنی رحمت کی فراخی کی خبر دیتا ہوں۔ اور میرے بندوں میں سے میرے نزدیک مبغوض ترین بندہ وہ ہے جو میرے بندوں کو ناامید کرے اور ان کو میری رحمت سے مایوس کرے۔

۱۰۵۶:.....میں نے ابوعبدالرحمٰن سلمی سے سنا کہتے ہیں کہ میں نے ابوعثمان مغربی سے سنا کہتے تھے۔

جو شخص اپنے نفس کو امید پر اٹھاتا (اور سوار کر لیتا ہے) وہ عمل کرنے میں تعطل کا شکار ہو جاتا ہے اور جو شخص خوف پر اپنے نفس کو ابھارتا ہے وہ مایوس ہو جاتا ہے۔ لیکن لمحہ بہ لمحہ امید اور خوف بار بار ہونا چاہئے۔

۱۰۵۷:.....ہمیں خبر دی ہے ابوعبداللہ حافظ نے ان کو خبر دی عبداللہ بن محمد صوفی نے کہتے ہیں کہ میں نے سنا ابوتراب احمد بن حمدون قصار سے وہ کہتے ہیں میں نے سنا اپنے والد سے ان سے ملامت کے بارے میں سوال کیا گیا تھا۔ تو جواب دیا کہ قدریہ کا خوف اور مرجیئہ کی امید۔

اللہ تعالیٰ سے مایوس نہیں ہونا چاہئے

۱۰۵۸:.....ہمیں خبر دی ہے ابوالحسین بن بشران نے ان کو ابوسہل احمد بن محمد بن عبداللہ بن زیاد نے ان کو ابوجعفر محمد بن غالب بن حرب نے ان کو مسلم بن ابراہیم ابوعمرو نے ان کو ربیع بن مسلم قرشی نے، ان کو محمد بن زیاد نے ان کو حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم

(۱۰۵۳).....أبوسعید ویقال أبوسعد هو : الأزدي روی عن أبي الكنود الازدي الكوفي.

والحديث عزاه السيوطي في الدر (۵/ ۳۳۱) إلى ابن أبي شيبة وعبد بن حميد وابن أبي الدنيا في حسن الظن وابن جرير وابن أبي حاتم والطبراني والمصنف.

(۱۰۵۴).....أخرجه أبونعيم في الحلية (۲/ ۳۲۸) من طريق محمد بن سليم عن ثابت بمعناه.

(۱۰۵۵).....أبوسنان القسملي هو عيسى بن سنان القسملي الحنفي.

(۱۰۵۶).....أخرجه أبوعبدالرحمٰن السلمي في طبقات الصوفية (ص ۴۸۲) عن أبي عثمان سعيد بن سلام المغربي.

(۱۰۵۷).....أخرجه السلمي في الطبقات (ص ۱۲۸، ۱۲۹) عن محمد بن أحمد التميمي عن أحمد بن حمدون. به.

اپنے صحابہ کی ایک جماعت کے پاس آئے وہ باتیں کر رہے تھے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:
قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضے میں میری جان ہے اگر تم لوگ وہ جان لو جو کچھ میں جانتا ہوں تو تم بہت کم ہنسو اور بہت زیادہ روؤ۔ ہم لوگ جب ہٹ گئے تو اللہ تعالیٰ نے محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر وحی نازل فرمائی کہ آپ میرے بندوں کو کیوں نا امید کرتے ہیں؟
آپ صلی اللہ علیہ وسلم واپس ان لوگوں کے پاس تشریف لائے اور فرمایا کہ خوش ہو جاؤ میانہ روی اختیار کرو اور درست روش اختیار کرو۔
امام بیہقی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں۔ اس حدیث میں اس بات پر دلالت موجود ہے کہ یہ بات مناسب نہیں ہے کہ بندے کا خوف اس حد تک ہو جائے جو اس کو مایوس اور نا امید کر دے اللہ کی رحمت سے اور ایسے ہی یہ بات بھی مناسب نہیں ہے کہ اس کی امید اس حد تک بڑھ جائے کہ اللہ کی تدبیر سے بے باک ہو جاؤ اللہ کی نافرمانی اور معصیت پر جری کر دے۔

اختلاف کیفیات نہ ہو تو فرشتے مصافحہ کریں گے

۱۰۵۹:...... ہمیں خبر دی ہے ابو عبداللہ حافظ نے ان کو ابو العباس محمد بن یعقوب نے ان کو محمد بن علی بن میمون نے رقہ میں ان کو فریابی نے اور فضل بن دکین نے دونوں کو سفیان نے ان کو سعید جریری نے ان کو ابو عثمان نہدی نے ان کو حنظلہ تمیمی اسیدی کاتب نے وہ کہتے ہیں کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں موجود تھے ہم لوگوں کے سامنے حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے جنت و جہنم کا تذکرہ کیا اور وعظ فرمایا اس طرح پر کہ گویا ہم ان کو آنکھوں سے دیکھ رہے ہیں۔ میں اٹھ کر اپنے گھر والوں کے پاس آیا میں ہنستا رہا اور غافل ہو گیا اور فریابی کی روایت میں ہے کہ میں کھیل میں لگ گیا۔ چنانچہ میں حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ملا میں نے یہ بات ان سے ذکر کی میں نے عرض کیا اے ابوبکر صدیق حنظلہ منافق ہو گیا ہے، ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے پوچھا کہ ایسی کیا بات ہو گئی؟ میں نے ان کو خبر دی اور کہا کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی صحبت میں بیٹھے تھے آپ نے ہمیں جنت اور جہنم کے ساتھ تذکرہ و نصیحت فرمائی تو ہماری حالت یہ ہوئی گویا کہ ہم جنت و جہنم کو اپنی آنکھوں سے دیکھ رہے ہیں۔ مگر میں جب اپنے گھر میں آ گیا تو میں ہنسنے میں کھیلنے میں لگ گیا وہ کیفیت یکسر بھول گیا۔ ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے فرمایا ہم لوگ بھی تو یہی کرتے ہیں لہٰذا میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت آیا اور میں نے کہا یا رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم) ہم جب آپ کے پاس ہوتے ہیں اور آپ ہمیں جنت و جہنم کے تذکرے کے ساتھ وعظ فرماتے ہیں تو ہمیں ایسا محسوس ہو رہا ہوتا ہے جیسے ہم ان کو اپنی آنکھوں سے دیکھ رہے ہیں مگر میں جب اپنے اہل خانہ میں گیا تو میں (رونے کی بجائے) ہنسنے میں لگ گیا اور کھیل میں اور غفلت میں لگ گیا۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے حنظلہ لمحہ بہ لمحہ یہ کیفیت ہونی چاہئے اگر تم لوگ ہر وقت ایسے ہی رہو جیسے میرے پاس ہوتے ہو تو فرشتے تمہارے گھروں میں تمہارے ساتھ مصافحہ کیا کریں۔ اور تمہارے بستروں پر بھی لیکن اے حنظلہ لمحہ بہ لمحہ ہونا چاہئے یعنی کبھی یہ کیفیت اور کبھی وہ کیفیت فرماتے ہیں کہ فریابی نے اس حدیث کا سیاق پورا کیا ہے۔ اور اس کو مسلم نے صحیح میں زہیر بن حرب سے انہوں نے فضل بن دکین سے اس کو روایت کیا ہے۔

۱۰۶۰:...... ہمیں خبر دی ہے ابو عبداللہ حافظ نے اور ابو سعید بن ابو عمرو نے دونوں کو ابو العباس رحمۃ اللہ علیہ نے ان کو محمد بن اسحٰق نے ان کو سعید بن منصور نے ان کو حارث بن عبید نے ان کو ثابت نے ان کو حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے وہ فرماتے ہیں کہ صحابہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم نے کہا کہ یا رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم) ہم لوگ آپ کے پاس ایک حال پر ہوتے ہیں اور جب ہم آپ کو چھوڑ کر چلے جاتے ہیں تو ہم لوگ اس حالت سے مختلف حالت پر ہوتے ہیں۔ ہمیں خوف آتا ہے کہ یہ بات کہیں منافقت نہ ہو جائے آپ نے فرمایا تمہارا رب کے ساتھ کیا خیال اور حال ہوتا

(۱۰۵۸)......أخرجه البخاري في الأدب المفرد (۲۵۴) عن موسیٰ عن الربیع بن مسلم. به.
(۱۰۵۹)......أخرجه مسلم (۲۱۰۷/۴) کما قال المصنف.

ہے؟ صحابہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم نے جواب دیا کہ اللہ ہی ہمارا رب ہوتا ہے خلوت میں بھی اور جلوت میں بھی۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تمہارا اور تمہارے نبی کا حال کیا ہوتا ہے یعنی اس کے بارے میں تمہارا تصور اور خیال کیسا رہتا ہے؟ ہم نے عرض کیا کہ حضرت خلوت ہو یا جلوت آپ ہی ہمارے نبی ہوتے ہیں اس میں ہمارے اندر کوئی تبدیلی نہیں آتی۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ یہ تمہاری کیفیت منافقت کی نہیں ہے۔

۱۰۶۱:...... ہمیں خبر دی ہے ابوالحسین نے ان کو اسماعیل بن محمد صفار نے ان کو مشرف بن سعید نے ان کو ابو منصور حارث بن منصور نے ان کو ایوب بن شعیب نے ان کو اعمش نے وہ کہتے ہیں مطرف بن عبداللہ نے کہا میں نے اس غفلت کو جو اللہ تعالیٰ اپنی مخلوق میں سے صدیقین کے دل میں ڈالتے ہیں رحمت کو پایا ہے اسی کے ساتھ ان کو رحم کرتا ہے، اور اگر اللہ تعالیٰ ان کے دل میں اپنا خوف ڈالتے بقدر ان کی اللہ کے ساتھ معرفت کی خوشی راس نہ آتی ان کو زندگی میں۔ یعنی زندگی ان کے لئے خوشگوار نہ ہوتی۔

۱۰۶۲:...... ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوالعباس اصم نے ان کو عباس دوری نے ان کو محمد بن قاسم اسدی نے ان کو سفیان ثوری نے ان کو اسماعیل بن امیہ نے ان کو وہب بن منبہ نے انہوں نے فرمایا کہ:

ابن آدم احمق ہی پیدا کیا گیا اگر اس میں حماقت نہ ہوتی تو اس کی زندگی اس کے لئے خوشگوار نہ ہوتی۔ (بلکہ بے مزہ ہوتی)۔

جہنم کے احوال سے دلوں کا پھٹ جانا

۱۰۶۳:...... ہمیں خبر دی ابوسعید مالینی نے ان کو ابوالحسن احمد بن محمد بن حسن نے ان کو ابوالعباس بن حمکویہ نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے یحییٰ بن معاذ رازی سے سنا وہ کہتے تھے۔

اگر فطرت وطبیعت (انسانی) جہنم کے بارے میں سن لیتی تو خوف کے مارے دل پھٹ جاتے، اور اگر دل اپنے خالق کی محبت کی حقیقت دیکھ لیتے تو عشق ومحبت کے بارے اس کے جوڑ و بند علیحدہ ہو جاتے، اور خوف ودہشت کے مارے ارواح اپنے بدنوں سے اڑ کر اپنے خالق کی طرف چلے جاتے۔ پس پاک ہے وہ ذات جس نے طبیعت کو ان اشیاء کی حقیقت سے غافل اور بے خبر رکھا، اور ان کو مصروف ومشغول رکھا یا غافل رکھا ان اشیاء کے حقائق سے وصف وتعریف کے ساتھ۔

حضرت داؤد علیہ السلام کا واقعہ

۱۰۶۴:...... ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو خبر دی ابومحمد عبدالرحمٰن بن محمد ابن الجلاب سے ہمدان میں۔ ان کو ابوحاتم رازی نے ان کو عمران بن موسیٰ طرسوسی نے ان کو ابویزید فیض بن اسحٰق ولی نے ان کو فضیل بن عیاض نے۔

مجھے یہ بات اچھی نہیں لگتی کہ میں معاملے کو اس کی معرفت کے حق کے مطابق جان پہچان لوں اس وقت تو میری عقل ہوا ہو جائے گی اور فضیل نے کہا کہ حضرت داؤد علیہ السلام نے اپنے رب سے سوال کیا تھا کہ وہ اس کے دل میں خوف کو ڈال دے۔ چنانچہ وہ داخل ہو گیا مگر ان کا

(۱۰۶۰)...... أخرجه البزار (۵۲ كشف الأستار) من طريق الحارث بن عبيد. به.

وقال البزار: لم يروه عن ثابت إلا الحارث بن عبيد فيما نعلمه.

وعزاه الهيثمي في المجمع (۱/۳۴) رواه أبويعلى والبزار ورجال أبي يعلى رجال الصحيح. وقال أبونعيم في الحلية (۲/۳۳۲) هذا حديث تفرد به الحارث بن عبيد أبوقدامة عن ثابت حدث به الحسن بن محمد الصباح الزعفراني عن سعيد بن منصور عن ثابت مثله.

هكذا قال أبونعيم وحديث الباب كماترى من طريق سعيد بن منصور عن الحارث بن عبيد.

(۱۰۶۱)...... أخرجه أبونعيم في الحلية (۲/۲۱۰) من طريق مشرف بن سعيد الواسطي.

(۱۰۶۴)...... أخرجه أبونعيم في الحلية (۸/۸۵) من طريق أحمد بن إبراهيم عن الفيض بن إسحاق. به.

دل اس کو برداشت نہ کرسکا لہٰذا ان کی عقل اڑگئی یہاں تک کہ وہ نہ نماز کو سمجھ سکتے نہ علاوہ اس کے، اور نہ ہی کسی شئی سے فائدہ اٹھاتے ان سے کہا گیا کہ کیا آپ یہ پسند نہیں کریں گے کہ ہم آپ کو دوبارہ ویسا ہی کر کے چھوڑ دیں جیسے کہ آپ پہلے تھے یا اسی موجودہ حالت پر رکھیں؟ بولے مجھے پہلی حالت پر لوٹا دیجئے لہٰذا ان پر ان کی عقل لوٹا دی گئی۔

حضرت اویس قرنی رحمۃ اللہ علیہ کی نصیحت

۱۰۶۵:...... ہمیں خبر دی ہے ابوالحسین بن بشران نے ان کو حسین بن صفوان نے ان کو عبداللہ بن ابودنیا نے ان کو محمد بن حسین نے ان کو زید حمیری نے ان کو ابویعقوب غازی نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے خواب میں ٹھگنے قد کا اور گندمی رنگ کا ایک آدمی دیکھا لوگ اس کے پیچھے پیچھے چل رہے تھے میں نے پوچھا کہ یہ کون ہے؟ کچھ لوگوں نے کہا کہ یہ اویس قرنی ہے۔ فرماتے ہیں کہ پھر میں اس کے پیچھے پیچھے چلا گیا اور میں نے ان سے کہا کہ آپ مجھے کچھ وصیت کیجئے اللہ آپ کے اوپر رحم فرمائے انہوں نے فرمایا:

ابتغ رحمة الله عند محبته.

آپ اللہ کی رحمت کو اس کی محبت کے پاس تلاش کیجئے۔

واحذر نقمته عند معصية

اور اس کی ناراضگی سے اس کی نافرمانی کے وقت بچئے۔

ولاتقطع رجائک عنه فی خلال ذلک.

اور اس کے درمیان اس سے اپنی امید کو منقطع نہ کیجئے۔

اس کے بعد وہ مجھے چھوڑ کر چلے گئے۔

۱۰۶۶:...... ہمیں خبر دی ابوعبدالرحمٰن سلمی نے انہوں نے سنا نصر بن محمد بن احمد بن یعقوب عطار سے وہ کہتے کہ میں نے سنا ابومحمد بلاذی سے کہتے تھے کہ میں نے سنا یوسف بن حسین سے وہ کہتے تھے کہ ذوالنون مصری نے فرمایا: خوف خدا عمل کا نگران ہے اور امید محنتوں کی سفارشی ہے۔

ذوالنون مصری کا قول

۱۰۶۷:...... ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوبکر حفید نے ان کو ان کے دادا عباس بن حمزہ نے ان کو ذوالنون مصری نے فرماتے ہیں۔ (اے اللہ) اطاعت شعاروں نے تیری عظمت کو پہچانا لہٰذا وہ جھک کر عاجزی کرنے لگے، اور گنہگاروں نے تیرا جود وسخا دیکھا تو طمع وامید کرنے لگے۔

یحییٰ بن معاذ کا قول

۱۰۶۸:...... ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوبکر محمد بن عبداللہ الواعظ نے ان کو حسن بن علی بن سلام نے ان کو یحییٰ بن معاذ نے فرماتے ہیں اگر چہ تیری عطا کے پہلو میں میرا عمل بہت چھوٹا ہے مگر تیری امید کے پہلو میں میری آرزو تو بڑی ہے۔

حضرت یحییٰ بن معاذ رحمۃ اللہ علیہ کا قول

۱۰۶۹:...... ہمیں خبر دی احمد بن محمد مالینی نے ان کو ابوعمرو عبداللہ بن محمد بن عبدالوہاب نے ان کو ابوبکر بن ابراہیم بن صباح نے ان کو یحییٰ بن

(۱۰۶۶)......أخرجه السلمي في طبقات الصوفية (ص ۲۴) بنفس الإسناد.

معاذ نے فرماتے ہیں (تحقیق) میں نے اس ذات سے امید قائم کی ہے جس نے زندوں کے مابین مجھے اپنی عافیت کا لباس پہنایا ہے کہ وہ مجھے میری موت کے بعد عذاب نہ دے۔ (تحقیق) میں اس کی شفقت کی سخاوت کو پہچان چکا ہوں۔

الٰہی اگر میں اس رحمت کا مستحق اور اہل نہیں ہوں جس کی میں تیری رحمت سے امید کرتا ہوں تو (پرواہ نہیں) تو تو گنہگاروں پر اپنے فضل کی وسعت کے ساتھ سخاوت کرنے کا اہل ہے۔

اے میرے معبود اگر میں تیرے انصاف کو پہچانتا تو تیرے عذاب سے نہ ڈرتا۔ اور اگر میں تیرے فضل کو پہچانتا تو تیرے ثواب کی امید نہ رکھتا۔

اے میرے معبود اگر آپ صرف اپنی اطاعت کرنے والوں ہی کو معاف کرتے ہیں تو پھر گنہگار گھبرا کر کس کے پاس جائیں؟ اور اگر آپ اپنے تقوے والوں کو ہی صرف رحم کرتے ہیں تو پھر بغیر تقوے والے کس کے آگے فریاد کریں؟

''مناجات''

آپ تو غنیوں کے غنی ہیں

۱۰۷۰: ...... میں نے سنا ابو محمد بن یوسف سے انہوں نے سنا منصور بن محمد بن ابراہیم فقیہ سے انہوں نے محمد بن محمد بن عبد اللہ زیدی سے فرماتے ہیں کہ بعض حکماء نے اپنی مناجات میں کہا تھا۔

اگر میرے پاس یہ خبر بھی آ جائے کہ آپ میری دعا قبول نہیں کریں گے اور نہ ہی میری شکایت سنیں گے تو بھی میں آپ سے دعا مانگنا نہیں چھوڑوں گا جب تک میرا لعاب دہن میری زبان کو تر رکھے گا۔ کیونکہ فقیر غنی ہی کے پاس جاتا ہے۔ اور بغیر عزت والا عزت والے کے پاس جاتا ہے، کمزور طاقتور کے پاس جاتا ہے۔ آپ تو غنیوں کے غنی ہیں اور سب عزت والوں سے بڑی عزت والے ہیں، اے میرے رب۔

۱۰۷۱: ...... ہمیں خبر دی ہے ابو عبد اللہ حافظ نے ان کو ابو عبد اللہ محمد بن محمد بن عبد اللہ جرجانی واعظ نے ان کو ابو بکر محمد بن محمد بن سلیمان باغندی نے ان کو احمد بن ابوالحواری نے ان کو ابو سلیمان دارانی نے میں نے سنا وہ فرماتے تھے۔

(اے اللہ) اگر آپ مجھ سے میرے گناہ طلب کریں گے تو میں آپ سے آپ کا عفو اور درگذر طلب کروں گا۔ اور اگر آپ مجھ سے میری توبہ طلب کریں گے تو میں آپ سے آپ کی سخاوت طلب کروں گا، اور اگر آپ مجھے جہنم میں داخل کریں گے تو میں اہل جہنم کو بتاؤں گا کہ میں آپ سے محبت کرتا ہوں۔

۱۰۷۲: ...... ہمیں خبر دی ہے علی بن احمد بن عبدان نے ان کو احمد بن عبید نے ان کو محمد بن فضل نے ان کو لبطۃ بن فرزدق نے ان کو ان کے والد نے وہ کہتے ہیں کہ میں حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے ملا انہوں نے پوچھا کہ آپ کون ہیں؟

میں نے کہا میں فرزدق ہوں انہوں نے فرمایا، تیرے دونوں پیر چھوٹے ہیں۔ تم نے کتنی پاک دامن عورتوں کو تہمت لگائی ہے؟ بے شک رسول اللہ کا حوض ہوگا اور وہ اتنا بڑا ہوگا جتنا مقام ایلہ کے اور فلاں جگہ کے درمیان فاصلہ ہے اور وہ ان کی دنیا میں یا اس کے قریب قائم ہوگا اور حضور (اعلان فرمائیں گے) میری طرف آؤ۔ اگر تو استطاعت رکھتا ہے تو اس سے محروم نہ ہونا۔ فرزدق کہتے ہیں کہ جب میں اٹھا

(۱۰۷۱)...... أخرجه أبونعيم في الحلية (۹/۲۵۵) من طريق ذي النون عن أبي سليمان الدّاراني بلفظ يارب إن طالبتني بسريرتي طالبتک بتوحيدک وإن طالبتني بذنوبي طالبتک بکرمک وإن جعلتني من أهل النار وأخبرت أهل النار بحبي إياک.

(۱۰۷۲)...... الفرزدق هو: ابوفراس همام بن غالب التميمي البصري له ترجمة في سير اعلام النبلاء (۴/۵۹۰) يروي عنه ابنه لبطة.

توفرمایاتم نے کچھ بھی کیا ہے ناامید نہ ہونا۔

توحید کا کمال

۱۰۷۳:......ہمیں خبر دی ہے ابوسعید زاہد نے انہوں نے سنا احمد بن حسین شافعی سے بغداد میں انہوں نے سنا عثمان بن سعید فریابی سے انہوں نے سنا مسیّب بن مسلم سے انہوں نے عمیرہ بن عصمہ سے انہوں نے احمد بن صالح سے وہ فرماتے تھے کہ انہوں نے سنا یحییٰ بن معاذ سے وہ فرماتے تھے:

میں امید کرتا ہوں کہ توحید ایسی چیز ہے جو ماقبل کے کفر کو گرانے سے عاجز نہیں اور مابعد کے گناہوں کو مٹانے سے عاجز نہیں ہے۔

فصل

خوف اور امید فقط اللہ تعالیٰ سے ہونی چاہئے

امام بیہقی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں۔ جیسے اللہ تعالیٰ کے سوا کسی اور سے خوف نہیں ہونا چاہئے ایسے امید بھی اللہ تعالیٰ کے سوا کسی اور سے نہیں ہونی چاہئے اس لئے کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی بھی نفع اور نقصان کا مالک نہیں ہے، جو شخص کسی ایسے سے امید وابستہ کرے اور ایسی چیز کی امید کرے جس چیز کا وہ مالک نہیں ہے وہ جاہل ہے۔

رسول اللہ کی حضرت ابن عباس کو نصیحت

۱۰۷۴:......ہمیں خبر دی ابومحمد عبداللہ بن یحییٰ بن عبدالجبار سکری نے بغداد میں ان کو اسماعیل بن محمد صفار نے ان کو عباس بن عبداللہ ترقفی نے ان کو ابوعبدالرحمٰن مقری نے ان کو نافع بن یزید نے اور ابن لہیعہ اور کہمس بن حسن نے اور ہمام بن یحییٰ نے ان کو قیس بن حجاج زرقی نے ان کو حنش نے ان کو ابن عباس نے فرماتے ہیں کہ میں سواری پر رسول اللہ کے پیچھے سوار تھا۔ آپ نے فرمایا:

اے لڑکے یا فرمایا تھا کہ اے بیٹے۔ کیا میں آپ کو کچھ ایسے کلمات نہ سکھلاؤں جن کے ساتھ اللہ آپ کو نفع دے گا میں نے کہا جی ہاں، آپ نے فرمایا کہ اللہ کے حکم کی حفاظت کر اللہ تیری حفاظت کرے گا۔ اللہ کے حکم کی حفاظت کر تو اس کو اپنے آگے پائے گا۔ راحت میں تو اللہ کی پہچان رکھ اللہ تعالیٰ تجھے سختی میں پہچان رکھے گا۔ اور جب تو کچھ مانگے تو اللہ تعالیٰ سے مانگنا، اور جب تو مدد طلب کرے تو اللہ تعالیٰ سے مدد مانگنا قلم سوکھ چکا ہے ہر اس فیصلے کے ساتھ جو ہونا تھا اگر ساری مخلوق تجھے نفع پہنچانا چاہیں جس کا اللہ نے تیرے لئے فیصلہ نہ کیا ہو تو وہ اس پر قادر نہیں ہوں گے۔ اور اگر سارے لوگ مل کر تجھے نقصان پہچانا چاہیں کسی ایسی بات کا جس کا اللہ نے تیرے خلاف فیصلہ نہ کیا ہو وہ اس پر قادر نہیں ہوں گے اللہ تعالیٰ کے لئے یقین کے ساتھ شکر کا عمل کر۔ اور یقین جان کہ جو حالت تجھے ناپسند ہو اس پر صبر کرنے میں خیر کثیر ہے۔ اور بیشک مدد صبر کے ساتھ ہے۔ اور کشادگی فراخی کرب اور تکلیف کے ساتھ ہے اور بیشک تنگی کے ساتھ آسانی ہے۔

۱۰۷۵:......ہمیں خبر دی ابوالحسن بن بشران نے ان کو ابوبکر احمد بن سلیمان فقیہ نے ان کو محمد بن مسلم واسعی رحمۃ اللہ علیہ نے ان کو عبد للہ

(۱۰۷۳)......أخرجه المصنف في الأسماء والصفات (ص ۷۵. ۷۶) بنفس الإسناد.

وأخرجه أحمد (۱/۳۰۷) عن عبدالله بن يزيد عن كهمس بن الحسن عن الحجاج بن الفرافصة.

وقال الإمام أحمد وحدثنا همام بن يحيى أبوعبدالله صاحب البصري أسنده إلى ابن عباس. وقال الإمام أحمد وحدثنا ابن لهيعة ونافع بن يزيد المصريان عن قيس بن الحجاج عن حنش الصنعاني عن ابن عباس رضي الله عنهما مرفوعاً.

بن یزید مقری نے ان کو عبداللہ بن لہیعہ نے اور نافع بن یزید نے ان کو قیس بن حجاج زرقی نے ان کو حنش نے ابن عباس سے فرماتے ہیں کہ میں رسول کے پیچھے سواری پر سوار تھا آپ نے فرمایا، اے لڑکے......اس کے بعد راوی نے اوپر والی حدیث ذکر کی ہے محمد بن مسلمہ فرماتے ہیں ہمیں خبر دی ہے مقری نے ان کو کہمس بن حسن نے اور ہمام بن یحیٰی نے اپنی اسناد کے ساتھ حضرت ابن عباس تک۔(۔ پھر مذکورہ حدیث ذکر فرمائی)۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی عمران بن حصین کو نصیحت

۱۰۷۶:......ہمیں خبر دی ہے ابوالحسین بن بشران نے ان کو حسین بن صفوان نے ان کو عبداللہ بن محمد قرشی نے ان کو محمد بن علی بن حسن شقیق نے ان کو ابراہیم بن اشعث نے ان کو فضیل بن عیاض نے ان کو ہشام نے ان کو حسن۔ نے ان کو عمران بن حصین نے فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

جو شخص ساری مخلوق سے امیدیں منقطع کر کے صرف اللہ عزوجل سے جوڑتا ہے اللہ تعالیٰ اس کی ہر ضرورت خود پوری کرتا ہے اور اس کو ایسی جگہ سے رزق دیتا ہے جہاں سے اس کو امید نہیں ہوتی اور جو شخص اللہ سے تعلق ختم کر کے مخلوق سے جوڑتا ہے اللہ تعالیٰ اس کو مخلوق کے سپرد کر دیتا ہے۔

حضرت ابراہیم علیہ السلام کا مخلوق سے مستغنی ہونا

۱۰۷۷:......ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوالعباس بن یعقوب نے میں نے اس کو انہیں کی تحریر میں پڑھا ہے جس میں خود ان کو اجازت ملی تھی۔ ان کو محمد بن عبدالوہاب نے ان کو علی بن عثام نے کہتے ہیں کہ بشر بن حارث نے کہا تھا کہ جب حضرت ابراہیم علیہ السلام کو آگ کے الاؤ میں ڈالنے کے لئے اٹھایا گیا تو جبرائیل علیہ السلام سامنے آئے اور کہا کہ اے ابراہیم کیا آپ کی کوئی ضرورت ہے؟ انہوں نے فرمایا تھا کہ بہر حال تیری طرف میری کوئی بھی حاجت نہیں ہے۔

یعنی اس روایت میں درس ہے کہ حضرت ابراہیم نے اللہ کے سوا کسی اور کے آگے ایسے خطرناک اور نازک وقت میں بھی امید نہیں رکھی اور نہ ہی اپنی حاجت جبرائیل کے آگے پیش کی اور نہ ہی ان سے کوئی مدد مانگی پھر اللہ نے ان کی خود ہی مدد فرمائی یہ تمام باتیں اس روایت سے ثابت ہوتی ہیں مگر بشرط صحت روایت۔ (مترجم)۔

(۱۰۷۵)......أخرجه الترمذي (۲۵۱۶) من طريق ليث بن سعد وابن لهيعة عن قيس بن الحجاج. به.

وقال الترمذي: حسن صحيح.

(۱۰۷۶)......أخرجه ابن أبي حاتم كما في ابن كثير (۱۷۴/۸) وأبوالشيخ كما في الترغيب (۵۳۸/۲) والطبراني في الصغير (۱۶/۱) والخطيب في التاريخ (۱۹۶/۷) من طريق محمد بن علي بن الحسن بن شقيق. به.

وقال الطبراني: لم يروه عن هشام إلا فضيل تفرد به إبراهيم.

وقال الهيثمي في المجمع (۳۰۳/۱۰) رواه الطبراني في الأوسط وفيه إبراهيم بن الأشعث صاحب الفضيل وهو ضعيف وقد ذكره ابن حبان في الثقات وقال يغرب ويخطئ ويخالف وبقية رجاله ثقات

وقال المنذري في الترغيب: إبراهيم بن الإشعث خادم الفضيل فيه كلام قريب.

(۱۰۷۷)......عزاه السيوطي في الدر المنثور (۳۲۳/۴) إلى ابن جرير عن معتمر بن سليمان التيمي عن بعض أصحابه.

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان

۱۰۷۸:......ہمیں خبر دی ہے ابوعبدالرحمٰن سلمی نے ان کو ابو حازم نے اور ابونصر بن قتادہ نے وہ سب کہتے ہیں کہ ان کو ابوعمرو بن مطر نے ان کو محمد بن حسن بن سماعہ نے ان کو ابونعیم نے ان کو بشیر بن سلمان نے ان کو سیار ابوالحکم نے ان کو طارق نے ان کو عبداللہ بن مسعود نے ان کو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

جس شخص کو کوئی حاجت پیش آئے اور وہ اس کو لوگوں کے آگے پیش کرے اس کا فاقہ نہیں بند کیا جائے گا اور جو شخص اس کو اللہ تعالیٰ کے آگے پیش کرتا ہے قریب ہے کہ اللہ تعالیٰ اس کی وہ حاجت پوری فرما کر اس کو غنی کر دے یا بہت جلدی اجل کے ساتھ یا غنی عاجل کے ساتھ۔

۱۰۷۹:......ہمیں خبر دی ہے ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوالعباس رحمۃ اللہ علیہ نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا عبداللہ بن احمد بن حنبل سے کہتے ہیں کہ میں نے اپنے والد سے کہا کہ بشیر ابواسماعیل کی حدیث سیار ابوالحکم سے اور طارق سے عبداللہ سے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا من نزلت بہ فاقتہ. (اس کے بارے میں کچھ فرمائیے) انہوں نے فرمایا کہ وہ سیار ابوحمزہ ہے وہ سیار ابوالحکم نہیں ہے۔ سیار ابوالحکم نے طارق سے کوئی حدیث بیان نہیں کی۔

حضرت ابراہیم علیہ السلام اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی دعا حسبنا اللہ ونعم الوکیل

۱۰۸۰:......ہمیں حدیث بیان کی ہے عبدالرزاق نے ان کو سفیان نے۔ میرے والد نے کہا اسے ان پر لکھوایا تھا سفیان نے یمن میں بشیر ابو اسماعیل سے ان کو ابوحمزہ نے پھر انہوں نے بعینہ وہی مذکورہ حدیث ذکر فرمائی۔

۱۰۸۱:......ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے اور ابوبکر بن حسین قاضی نے دونوں کو بیان کیا ابوالعباس محمد بن یعقوب نے ان کو احمد بن عبدالجبار نے ان کو ابوبکر بن عباس نے ان کو ابوالحصین نے ان کو ابوالضحیٰ نے ان کو حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے وہ فرماتے ہیں کہ جب حضرت ابراہیم علیہ السلام آگ میں ڈالے جانے لگے تو انہوں نے کہا حسبنا اللہ ونعم الوکیل. ہمیں اللہ کافی ہے اور وہ بہترین کارساز ہے۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ اس طرح کہا تھا حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی جب (کہنے والوں نے یہ کہا تھا)

ان الناس قد جمعوا لکم فاخشوھم فزادھم ایمانا وقالوا حسبنا اللہ ونعم الوکیل۔ (آل عمران)

بے شک (مکے والے) لوگوں نے جمع کیا ہے سامان تمہارے مقابلے کو سو تم ان سے ڈرو۔ تو اور زیادہ ہوا ایمان ان کا۔

اور وہ بولے کافی ہے ہم کو اللہ اور کیا خوب کارساز ہے۔

اس کو بخاری نے احمد بن یونس سے انہوں نے ابوبکر بن عیاش سے روایت کیا ہے۔

(۱۰۷۸)......أخرجه أبوداود (۱۶۴۵) والترمذی (۲۳۲۶) من طریق بشیر بن سلیمان عن سیار بن حمزة. به.

وقال الترمذی: حسن صحیح غریب.

وأخرجه أبونعیم فی الحلیة (۳۱۴/۸) من طریق أبی نعیم الفضل بن دکین به.

(۱۰۷۹ و ۱۰۸۰)...... أخرجه أحمد (۴۴۲/۱)

(۱)...... یعنی أحمد بن حنبل عن عبدالرزاق.

(۱۰۸۱)......أخرجه البخاری (۴۸/۶)

اولیاء اللہ کی تین صفتیں

۱۰۸۲:......میں نے سنا ابوعبدالرحمٰن سلمی سے انہوں نے سنا منصور بن عبداللہ سے کہتے ہیں کہ میں نے سنا حسن بن علویہ سے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا یحییٰ بن معاذ سے وہ فرماتے ہیں،

تین صفتیں اولیاء اللہ کی صفات میں سے ہیں:

❶......ہر شئی میں اللہ پر پختہ یقین۔

❷......اور اللہ تعالیٰ کے ساتھ ہر شئی سے غنی اور بے پرواہ ہونا۔

❸......ہر شئی سے ہٹ کر صرف اللہ کی طرف رجوع کرنا۔

مسلمانوں کے علم کا محور توحید باری تعالیٰ ہے

۱۰۸۳:......ہمیں حدیث بیان کی عبدالملک بن ابوعثمان زاہد نے ان کو حسن بن عبدالوہاب نے ان کو احمد بن محمد تیمی نے ان کو خبر دی ابومحمد اشک نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا یحییٰ بن معاذ رازی سے فرماتے تھے۔

(مسلمان) قوم کا علم چار چیزوں میں ہے:

❶......سب کچھ (ہر شئی کو) اللہ تعالیٰ کی طرف سے سمجھیں۔

❷......ہر شئی کے ساتھ اللہ کی طرف رجوع کریں۔

❸......ہر شئی کو اللہ تعالیٰ سے طلب کریں۔

❹......اور ہر شئی کو اللہ کی طرف لوٹائیں۔

اللہ سے توفیق کس کو ملتی ہے

۱۰۸۴:......ہم نے سنا ابوعبدالرحمٰن سلمی سے کہتے ہیں کہ ہمیں خبر دی ابوعمرو بن حمدان نے فرماتے ہیں کہ میں نے اپنے والد کی کتاب میں لکھا ہوا پایا کہ میں نے ابوعثمان سے سنا وہ فرماتے تھے۔

(اللہ کی طرف سے) توفیق عطا کیا ہوا شخص وہ ہے جو غیر اللہ سے نہ ڈرے۔ اور نہ ہی غیر اللہ سے کوئی امید رکھے بس وہ اللہ کی رضا کو اپنی خواہش نفس پر ترجیح دے۔

یعقوب نہر جوری کا قول

۱۰۸۵:......ہمیں خبر دی ابوعبدالرحمٰن مشکی نے وہ فرماتے ہیں کہ میں نے سنا ابوالحسین فارسی سے وہ کہتے ہیں میں نے سنا ابویعقوب نہر جوری سے وہ فرماتے ہیں؛

جس شخص کا پیٹ بھرنا طعام سے تھا وہ ہمیشہ بھوکا رہا۔ اور جس کا غنی ہونا مال کے ساتھ تھا وہ ہمیشہ فقیر رہا اور جس نے اپنی حاجت مخلوق سے

(۱۰۸۴)......أخرجه السلمی فی طبقات الصوفیة (ص ۱۷۲) بنفس الإسناد.

(۱۰۸۵)......أخرجه السلمی فی طبقات الصوفیة (ص ۲۷۹) بنفس الإسناد

(۱)...... هذا الحدیث غیر واضح فی الأصل

پوری ہونے کا ارادہ کیا ہمیشہ محروم رہا۔ اور جس نے اپنے کسی بھی معاملے میں غیر اللہ سے مدد مانگی ہمیشہ بے یار و مددگار رہا۔

مترجم کہتا ہے

❶......جو شخص کھانے سے شکم سیر رہنا چاہتا ہے ہمیشہ بھوکا رہتا ہے۔

❷......جو مال کے ساتھ غنی ہونا چاہتا ہے ہمیشہ فقیر رہتا ہے۔

❸......جو اپنی حاجت مخلوق سے پوری کرنا چاہتا ہے ہمیشہ محروم رہتا ہے۔

❹......جو غیر اللہ سے مدد مانگتا ہے ہمیشہ بے مدد رہتا ہے۔

عبداللہ تستری رحمۃ اللہ علیہ کی اللہ کی بارگاہ میں امید

۱۰۸۶:......ہمیں خبر دی ابو عبداللہ حافظ نے ان کو جعفر بن محمد بن نصیر نے ان کو ابو محمد جریری نے وہ فرماتے ہیں کہ میں نے عبداللہ بن تستری سے سنا وہ فرماتے تھے۔

عقلمند کو چاہئے کہ وہ یوں دعا کرے۔ اے میرے معبود! میرے اس یقین کے بعد کہ میں تیرا بندہ ہوں، میں تیرے کرم کے میرے پاس ہمیشہ رکھنے کی امید کرتا ہوں۔ جب آپ نے مجھے پیدا کیا ہے، اور مجھے اپنا بندہ بنایا ہے میں اس کا خیال بھی نہیں کر سکتا کہ آپ مجھے میرے نفس کے حوالے کر دیں گے۔ یا میرا معاملہ آپ اپنے ماسوا کے حوالے کر دیں گے۔

جامع نصیحت

۱۰۸۷:......ہمیں خبر دی ہے ابو عبداللہ حافظ نے ان کو ابوالفضل احمد بن محمد بن سہل صیرفی نے بغداد میں ان کو ابو عثمان سعید بن عثمان خیاط زاہد نے ان کو سعید بن بحر قرا نے ان کو بہدلہ بن نمیر نے وہ کہتے ہیں کہ:

میں یزید بن ہارون کی مجلس میں مقام واسط میں حدیث لکھا کرتا تھا، میرا خرچہ تھوڑا رہ گیا تھا۔ چنانچہ ایک آدمی نے جو کہ زاہدوں میں سے تھا مجھ سے کہا: آپ کے ساتھ جو پریشانی آئی ہوئی ہے اس میں آپ کس سے اس شہر میں آرزو رکھتے ہیں۔ میں نے جواب دیا یزید بن ہارون سے۔ چنانچہ وہ زاہد غصہ سے میری طرف متوجہ ہوا اور بولا اس وقت اللہ کی قسم وہ تیری حاجت میں کام نہیں آئیں گے، اور تجھے تیری امید تک نہیں پہنچائے گا۔ اور تیرا سوال تجھے نہیں دے گا۔ میں نے پوچھا کہ ایسا کیوں ہوگا وہ زاہد شخص بولا کہ اس لئے کہ میں نے بعض کتب سابقہ میں پڑھا تھا کہ اللہ تبارک وتعالیٰ فرماتے ہیں تورات کے بعض دفتروں میں ہے۔ مجھے میری عزت کی قسم ہے، مجھے میرے جلال کی قسم ہے، اور میرے جود و سخا کی دوراور میرے کرم کی قسم ہے کہ میں ہر آرزو کرنے والے کی آرزو کو کاٹ دوں گا۔ مایوس کرنے کے ساتھ جو آرزو میرے ماسوا سے ہوگی۔ اور میں اس کو ذلت کا لباس پہناؤں گا جب تک وہ لوگوں میں رہے گا، اور میں ضرور اس کو اپنے دروازے سے ایک طرف کر دوں گا، اور اپنے وصل سے دور بھگا دوں گا، کیا وہ سختیوں میں میرے ماسوا سے امید کرتا ہے حالانکہ شدائد تو میرے ہاتھ میں ہیں، اور میرے ماسوا سے امید قائم کرتا ہے اور فقر و احتیاج کے ساتھ راتوں کو بادشاہوں کے دروازوں پر جاتا ہے حالانکہ وہ دروازے بند ہوتے ہیں۔ ان کی چابیاں تو میرے ہاتھ میں ہیں۔ اور جب کہ مجھے پکارنے والے کے لئے میرا دروازہ کھلا ہے۔ کوئی ہے جس نے میرا دروازہ کھٹکھٹایا اور میں نے اپنا دروازہ اس کے لئے نہ کھولا ہو؟ اور کون ہے وہ جس نے مجھے پکارا ہو اور میں نے اسے جواب نہ دیا ہو؟ اور کون ہے وہ جس نے مجھ سے سوال کیا ہو اور میں نے اس کو عطا نہ

(۱۰۸۷)......أخرجه أبونعيم في الحلية (۱۰/۱۸۷) من طريق عبدالله بن خبيق عن سعيد بن عبدالرحمن قال كنت في مجلس يزيد بن رون...... الخ.

کیا ہو؟ اس نے بڑی لمبی حدیث ذکر کی۔

نابینے کو بینائی ملنے کی دعا

اسماعیل بن عقبہ کو اس دعا سے دوبارہ بینائی مل گئی

۱۰۸۸:......ہمیں خبر دی ابومحمد عبداللہ بن یوسف اصفہانی نے ان کو ابوسعید بن اعرابی نے ان کو ابواسماعیل ترمذی نے ان کو ابوصالح نے ان کو لیث بن سعد نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے اسماعیل بن عقبہ بینا دیکھا تھا پھر کچھ عرصے بعد دیکھا تو وہ نابینا ہو چکے تھے پھر کچھ عرصے بعد دیکھا تو وہ پھر بدستور بینا تھے، میں نے ان سے پوچھا کہ آپ کی آنکھیں پہلے صحیح تھیں پھر میں نے دیکھا آپ نابینا ہو گئے تھے۔ پھر اب دیکھتا ہوں کہ آپ بینا ہو گئے ہیں، یہ کیوں اور کیسے ہوا؟ انہوں نے فرمایا کہ میں نے خواب میں دیکھا کہ مجھے کچھ الفاظ سکھلائے گئے ہیں میں نے وہ پڑھے تھے کہ اللہ تعالیٰ نے مجھے دوبارہ بینائی عطا کر دی وہ یہ تھے۔

یاقریب یا مجیب، یا سمیع الدعآء یالطیف لمایشآء

قید سے رہائی کی دعا جس سے اسماعیل بن امیہ کو رہائی ملی

۱۰۸۹:......ہمیں خبر دی ابوسعید عبدالرحمٰن بن محمد بن شبانہ ہمدانی نے ہمدان میں۔ انہوں نے کہا کہ ہمیں بات بتائی ہے عبدالرحمٰن بن حسن قاضی نے ان کو محمد بن اسحٰق بن راہویہ نے ان کو فضل بن یعقوب نے ان کو محمد بن یوسف فریابی نے وہ کہتے ہیں کہ جب خلیفہ ابوجعفر منصور نے حضرت اسماعیل بن امیہ کو گرفتار کر لیا اور ان کو جیل میں قید کر دینے کا آڈر کر دیا۔ تو وہ ایک دیوار کے پاس سے گذرے جس پر انہوں نے ایک دعا لکھی ہوئی پائی تھی وہ اسی کو پڑھتے اور دعا کرتے رہے حتیٰ کہ ان کی رہائی ہو گئی پھر دوبارہ جب اس دیوار سے گذرے تو دیکھا کہ دیوار پر کچھ بھی لکھا ہوا نہیں ہے (یعنی یہ اللہ کی طرف سے تھا) دعا یہ تھی۔

یاولی نعمتی ویا صاحبی فی وحدتی، وعدتی فی کربتی.

اے میری نعمتوں کے مالک۔ اے میری تنہائی کے میرے ساتھی، اور میرے کرب میں میرا اثاثہ۔

مجبوری اور پریشانی کی دعا

۱۰۹۰:......ہمیں خبر دی ابوسعید بن شبانہ نے ان کو ابوالعباس فضل بن فضل کندی عدل نے ان کو علی بن ابوصالح نے ان کو ابوحاتم نے ان کو محمد بن عبدالکریم نے کہتے ہیں کہ میں نے سنا سعید بن عنبسہ بن سعید سے انہوں نے فرمایا:

یکا یک ایک آدمی حرم میں بیٹھا ہوا کنکریوں سے کھیل رہا تھا اور کنکریاں پھینک رہا تھا اچانک ایک کنکری ان میں سے واپس پلٹی اور اس کے کان میں چلی گئی چنانچہ اس کے نکالنے کے لئے ہر علاج ہر حیلہ اور ہر تدبیر کر لی گئی مگر اسے نہ نکال سکے ایک دن پریشان بیٹھا تھا کہ اچانک اس نے کسی پڑھنے والے کی آواز سنی جو یہ آیت پڑھ رہا تھا:

امن یجیب المضطر اذا دعاہ ویکشف السوء۔ (النمل ۶۲)

کون ہے جو پریشان کی دعا قبول کرتا ہے جس وقت وہ اس کو پکارتا ہے اور پھر وہ تکلیف دور بھی کرتا ہے۔

(آواز کا سننا تھا کہ) وہ آدمی اچھل پڑا۔ اور کہنے لگا: اے میرے رب تو قبول کرنے والا ہے، اور میں تو پریشان مجبور ہوں میری تکلیف بھی

(۱۰۹۰)......اخرجه التنوخي في الفرج بعد الشدة (۱/۸۹) من طريق أبي حاتم الرازي. به.

کھول دے جس میں مبتلا ہوں۔

یارب انت المجیب، وانا المضطر اکشف ضرما انا فیه.

چنانچہ وہ کنکری کان سے خود بخود گر گئی۔

اسحٰق بن عباد کا خواب

۱۰۹۱:......ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے انہوں نے سنا ابواسحٰق مزکی سے کہتے ہیں میں نے سنا ابوعبداللہ محمد بن احمد بن اسد زوزنی سے وہ کہتے ہیں کہ ان کو بیان کیا ابویعلی احمد بن موسیٰ بصری نے ان کو ان کے متعدد اصحاب نے ان کو اسحٰق بن عباد بصری نے وہ فرماتے ہیں کہ میں نے ایک رات خواب میں دیکھا کہ کوئی کہنے والا کہہ رہا ہے۔ مصیبت زدہ پریشان کی فریادرسی کیجئے (یعنی مجبور کی ضرورت پوری کیجئے) اتنے میں میں بیدار ہو گیا تو میں نے کہا: دیکھو کہیں ہمارے پڑوس میں کوئی حاجت مند ہے؟ سب نے کہا کہ ہم تو یہاں کسی حاجت مند کو نہیں جانتے لہٰذا میں دوبارہ سو گیا، پھر دوبارہ وہی خواب آیا کہ کوئی کہنے والا کہہ رہا ہے تم سو رہے ہو اور تم نے پریشان کی ضرورت پوری نہیں کی چنانچہ میں اٹھ گیا اور میں نے نوکر سے کہا کہ خچر پر زین کس دے۔ میں نے اپنے پاس تین سو درہم رکھے اور پھر خچر پر سوار ہو گیا اور اس کی باگ ڈھیلی چھوڑ دی۔ حتیٰ کہ چلتے چلتے ایک مسجد تک پہنچ گیا جہاں نماز جنازہ ہو رہی تھی خچر وہاں جا کر خود بخود رک گیا۔ کہتے ہیں کہ میں نے نظر دوڑائی تو ایک آدمی نماز پڑھ رہا تھا۔ اس نے جب میرا وہاں جانا محسوس کیا تو واپس لوٹ آیا۔ میں اس کے قریب گیا۔ اور میں نے اس سے پوچھا اللہ کے بندے اس وقت اور اس جگہ پر آپ کو کون سی مجبوری نکال کر لے آئی ہے؟ بولے میں ایک ضرورت مند آدمی ہوں۔ میرے پاس ایک سو درہم تھے، جو کہ میرے ہاتھ سے چلے گئے۔ اور دو سو درہم مجھ پر قرض ہو گیا ہے۔ کہتے کہ میں نے درہم نکالے اور اس کو دیتے ہوئے کہا کہ یہ پورے تین سو درہم ہیں انہیں آپ لیجئے۔ کہتے ہیں کہ اس نے وہ لے لئے۔ میں نے اس سے کہا کیا آپ مجھے پہچانتے ہیں؟ انہوں نے کہا کہ نہیں۔ میں نے کہا کہ میرا نام اسحٰق بن عباد ہے۔ اگر آپ کو کوئی مصیبت یا پریشانی آئے تو آپ میرے پاس آئیے گا میرا گھر فلاں فلاں جگہ ہے، اس نے کہا اللہ آپ کے اوپر رحم فرمائے، اگر ہمارے اوپر کوئی مشکل پیش آتی ہے تو ہم (دولت مندوں کے پاس نہیں جاتے بلکہ) ہم گھبرا کر اس ذات کے پاس جاتے ہیں جو ذات آپ کو اس وقت اپنے گھر سے نکال کر ہمارے پاس لائی ہے۔ (یعنی اپنی حاجت اللہ کے آگے پیش کرتے ہیں پھر وہ خزانہ غیب سے خود انتظام فرماتا ہے جہاں سے ہمیں گمان بھی نہیں ہوتا۔ اس سارے خواب میں قدرت خداوندی کارفرما ہے اور کسی کا کوئی بھی تصرف نہیں ہے وہ مسبب الاسباب جب راضی ہو جاتا ہے تو غیب سے اسباب پیدا کر دیتا ہے، جہاں سے بندے کو وہم و گمان بھی نہیں ہوتا اے سب کی حاجت اور ضرورتیں پوری کرنے والی ذات ہمارے تمام حوائج اپنے خزانہ غیب سے پورے فرما، آمین یارب العٰلمین۔ (از مترجم)

آیت قرآنی نیند میں سنتے ہی آنکھوں کی پریشانی دور ہو گئی

۱۰۹۲:......میں نے سنا استاذ ابوالقاسم قشیری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ میں نے سنا ابوعلی دقاق سے وہ فرماتے تھے کہ شروع شروع میں مجھے آنکھوں کی تکلیف تھی (آشوب چشم) چنانچہ درد کی وجہ سے میں طویل زمانہ تک نہیں سویا تھا ایک دن خلاف معمول مجھے انگھ آ گئی میں نے خواب میں سنا کہ کوئی کہنے والا کہتا ہے۔

الیس اللہ بکاف عبدہ۔ (الزمر ۳۶)

کیا اللہ تعالیٰ اپنے بندے کے لئے کافی نہیں ہے۔

اچانک میں بیدار ہوا تو فی الفور درد جاتا رہا اور اس کے بعد کبھی بھی میری آنکھیں نہیں آئی۔

امام ابوبکر بن فورک کی آیت پر نظر پڑتے ہی حسن ظن قائم ہوا اور رہائی مل گئی

۱۰۹۳:......اور میں نے استاذ ابوالقاسم سے سنا کہتے تھے کہ میں نے امام ابوبکر بن فورک سے سنا کہتے تھے ایک دینی مسئلے میں جھگڑے میں مجھے بیڑیاں ڈال کر شیراز میں لایا گیا۔ علی الصبح ہم لوگ شہر کے دروازے پر پہنچے تو میرا دل بہت غمگین تھا جب دن کا اجالا ہوا تو میری نظر مسجد کے محراب پر پڑی جو کہ شہر کے دروازے پر تھی۔ اس پر لکھا ہوا تھا۔ الیس اللّٰہ بکاف عبدہ لہذا اسے دیکھتے ہی میرے باطن سے یہ آواز اٹھی کہ عنقریب میری پریشانی میں بھی مجھ کو کفایت کی جائے گی یعنی پریشانی دور ہو جائے گی چنانچہ ایسا ہی ہوا کہ ان لوگوں نے مجھے باعزت طور پر رہا کر کے واپس بھیج دیا۔

اللہ تعالیٰ نے ایک عورت کی دعا قبول کی اور اس کو چوری کی تہمت سے بری کیا

۱۰۹۴:......ہمیں خبر دی ہے ابوعلی روذباری نے اور ابوالحسین بن بشران نے اور ابومحمد سکری نے کہتے ہیں کہ ہمیں خبر دی اسماعیل بن محمد صفار نے۔ ان کو سعدان بن نصر نے ان کو ابومعاویہ نے ان کو ہشام بن عروہ نے ان کو ان کے والد نے فرماتے ہیں کہ ایک عورت سیدہ عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے پاس آتی تھی اور اکثر و بیشتر اس شعر سے مثال دیا کرتی تھی۔

یوم الو شاح من تعاجیب ربنا

الا انه من بلدة الکفر انجانی

ہاروالا دن ہمارے رب کے عجائبات میں سے ہے۔ ہاں بیشک اسی نے کفر کی بستی سے مجھے نجات عطا کی، فرماتے ہیں کہ سیدہ عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا یہ کیسا شعر ہے جس کی اکثر آپ مثال دیتی رہتی ہیں اس کا پس منظر کیا ہے؟

اس عورت نے جواب دیا کہ اسلام سے قبل ایک شادی میں میں دلہن کے پاس بیٹھی تھی۔ غسل کے وقت دلہن کا ہار اتار کر ان لوگوں نے رکھ دیا اور اسے غسل خانے میں بھیج دیا۔ کہیں سے چیل آئی اس نے ہار کو سرخ دیکھا تو اس پر جھپٹی اور اس کو لے گئی ان لوگوں نے مجھ پر ہار چوری کرنے کی تہمت لگا دی۔ اور لگے میرے تلاشی لینے یہاں تک کہ انہوں نے شرم گاہ تک تلاشی لی (ہار نہ ملا تو انہوں نے مجھے پریشان کیا) میں نے اللہ تعالیٰ سے دعا کی کہ اللہ مجھے اس تہمت سے بری کر دے۔ کہتی ہے کہ اتنے میں چیل ہار لے کر آئی اور ان لوگوں کے بیچ میں اسے پھینک دیا اور وہ سب اس کو دیکھ رہے تھے۔

بھولی ہوئی ہزار درہم سے بھری تھیلی اللہ سے دعا کرنے سے مل گئی

۱۰۹۵:......ہمیں خبر دی ابوالحسین بن بشران نے ان کو ابوجعفر رزاز نے ان کو محمد بن عبدالملک بن مروان نے ان کو سعید بن عامر نے ان کو ہشام بن حسان نے۔ وہ کہتے ہیں کہ خالد ربعی نے کہا۔ میں مسجد میں داخل ہوا میرے پاس ایک تھیلی تھی اس میں ایک ہزار درھم تھے میں نے اسے ستون کے چوڑے حصے پر رکھ دیا اور نماز پڑھنے میں لگ گیا پھر اسے بھول کر مسجد سے میں چلا گیا یا پھر وہ تھیلی سال کے آخر تک یاد نہ آئی، تقدیر نے فیصلہ کیا کہ میں نے (ایک سال کے بعد دوبارہ) اسی ستون کے پاس نماز پڑھی لہذا مجھے اب وہ تھیلی یاد آ گئی لہذا میں نے اللہ تعالیٰ سے دعا کی کہ اللہ تعالیٰ اس کو واپس مجھے دے دے چنانچہ میں نے دیکھا ایک بوڑھی عورت میرے پہلو میں بیٹھی ہے اور پوچھتی ہے اللہ کے بندے یہ میں کیا سن رہی ہوں جو آپ کہہ رہے تھے؟ میں نے کہا کہ میں اس ستون کے پاس اس سال کے شروع میں ایک تھیلی بھول گیا تھا اب تو سال بھی

(۱۰۹۴)......أخرجه البخاری (۱/۵۳۳ فتح) من طریق أبی أسامة عن هشام. به

گذر گیا ہے چنانچہ اس عورت نے مجھے وہ تھیلی اسی طرح بند حالت میں لا کر دے دی۔

مجاہد کا دو رکعت نماز پڑھ کر دعا کرنا اور گھوڑے سمیت مفرور غلام کا واپس آجانا

۱۰۹۶:...... ہمیں خبر دی ہے ابو محمد بن یوسف نے ان کو ابو سعید بن اعرابی نے ان کو ابو عوف بزوری نے ان کو روح بن عبادہ نے ان کو حماد بن سلمہ نے ان کو طلحہ بن عبید اللہ بن کریز خزاعی نے کہ ایک آدمی تھا۔ مجاہدین میں اپنے دوستوں کے ساتھ اور اس کا غلام گھوڑے کو لے کر فرار ہو گیا، جب اس کے ساتھیوں نے کوچ کرنے کا ارادہ کیا تو اس مجاہد نے دو رکعت نماز ادا کی پھر دعا کی:

اللھم تریٰ مکانی و ارتحال اصحابی، اللھم انی اقسم علیک لما رددت غلامی و فرسی

اے اللہ تو میری مجبوری اور بے کسی کا حال دیکھ رہا ہے اور میرے احباب کے کوچ کرنے کو بھی تو دیکھ رہا ہے اے اللہ میں تجھے قسم دیتا ہوں کہ میرا غلام بھی اور میرا گھوڑا ابھی واپس کر دے۔

تو دیکھتا ہے کہ غلام گھوڑے کی لگام پکڑے حاضر کھڑا ہے۔ یا رسی پکڑے کھڑا ہے۔

امام بیہقی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ ابوبکر بن ابوالدنیا کی ایک کتاب ہے جس کا نام ہے۔ ''مجابی الدعوۃ''۔

میں نے وہ سنی ہے۔ جو شخص اس موضوع پر مزید معلومات کا اضافہ کرنا چاہے تو اس میں انہوں نے اس بارے میں جو کچھ نقل کیا ہے وہ اس کو ملاحظہ کرے۔

طاؤس یمانی کی نصیحت

۱۰۹۷:...... ہمیں خبر دی ہے ابو علی روذباری نے ان کو ابو طاہر محمد بن حسن محمد آبادی نے ان کو عباس دوری نے ان کو ابو عبد اللہ محمد بن یزید بن خنیس مکی نے ان کو ابن جریج نے فرماتے ہیں کہ مجھ سے عطاء نے کہا کہ میرے پاس طاؤس یمانی آئے، اور میرے پاس کچھ منتخب (نصائح پر مشتمل) کلام لے کر آئے اور مجھ سے کہنے لگے:

اے عطاء! اپنے آپ کو اس بات سے بچانا کہ تو اپنی حاجت اس ہستی سے مانگے جو تیرے آگے اپنا دروازہ بند کر دے اور دروازے پر روکنے والے چوکیدار کھڑے کر دے، تو اس کے دروازہ کو لازم پکڑ جس کا دروازہ تیرے لئے قیامت تک کھلا ہوا ہے۔ وہ جس نے تجھے مانگنے کا حکم کر رکھا ہے۔ وہ جس نے تیرے ساتھ وعدہ کر رکھا ہے کہ وہ تیری درخواست قبول کرے گا۔

اللہ کا قرب اس سے مانگنے میں اور بندوں کا قرب ان سے نہ مانگنے میں ہے

۱۰۹۸:...... میں نے سنا ابو عبد الرحمٰن سلمی سے کہتے تھے کہ میں نے سنا ابوبکر رازی سے کہتے تھے میں نے سنا ابو عمرو بیکندی سے کہتے تھے کہ میں نے سنا محمد بن حامد سے وہ کہتے کہ میں نے ابوبکر وراق سے کہا مجھے کوئی ایسی چیز سکھلائیے جو مجھے لوگوں کے قریب کر دے انہوں نے فرمایا کہ جو چیز آپ کو اللہ کے قریب کر دے، وہ ہے اللہ سے سوال کرنا اور مانگنا اور جو چیز آپ کو لوگوں کے قریب کر دے وہ ہے لوگوں سے سوال نہ کرنا نہ مانگنا۔

(۱۰۹۶)...... أخرجه ابن أبی الدنیا فی (مجابو الدعوة) من طریق روح بن عبادة. به.

(۱۰۹۷)...... أخرجه أبو نعیم فی الحلیة (۱۴۱/۸) من طریق وهیب بن الورد عن عطاء.

(۱۰۹۸)...... أخرجه السلمی فی طبقات الصوفیة (ص ۲۲۴) عن أبی بکر محمد عبداللّٰه الرازی عن أبی عمرو البیکندی. به.

اللہ تعالیٰ نہ مانگنے سے ناراض ہوتا ہے

۱۰۹۹:......ہمیں خبر دی ابونصر بن قتادہ نے ان کو ابوعمرو بن نجید نے ان کو ابومسلم نے ان کو ابوعاصم نے ان کو ابوملیح فارسی نے ان کو ابوصالح خوزی نے کہتے ہیں کہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ:

جو شخص اللہ سے نہ مانگے وہ اس پر ناراض ہوتا ہے۔

۱۱۰۰:......میں نے سنا استاذ ابوالقاسم بن حبیب مفسر سے فرماتے تھے کہ شاعر نے کیا خوب کہا ہے۔

والله يغضب ان تركت سواله

وبنى ادم حين يسئل يغضب

اللہ تعالیٰ سے اگر مانگنا آپ چھوڑ دیں تو وہ ناراض ہوجاتا ہے اور بندوں سے اگر مانگا جائے تو وہ ناراض ہوجاتے ہیں۔

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد

۱۱۰۱:......ہمیں خبر دی ہے ابونصر عمر بن عبدالعزیز نے ان کو ابوعمر بن مطر نے ان کو حسن بن سفیان نے اور احمد بن داؤد سمنانی نے دونوں کو ہشام بن عمار نے ان کو وزیر بن صبیح نے ان کو یونس بن میسرہ بن حلبس نے ام درداء سے ان کو حضرت ابودرداء رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ان کو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اللہ تعالیٰ کے اس قول کے بارے میں۔

كل يوم هو فى شأن۔ (الرحمٰن ۲۹) فرمایا

ومن شأنه ان يغفر ذنبا ويفرج كربا ويرفع قوما ويضع اخرين.

کہ اس کی شان اور حالت یہ ہے کہ وہ گناہ معاف کرتا ہے۔ رنج اور تکلیف دور کرتا ہے۔ کچھ لوگوں کو اونچا کرتا ہے۔ اور کچھ لوگوں کو نیچا کرتا ہے۔

حضرت ابودرداء رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا ارشاد

۱۱۰۲:......ہمیں خبر دی ابونصر بن قتادہ نے ان کو ابوعمرو بن مطر نے وہ کہتے ہیں کہ ہمیں خبر دی ہے جعفر بن محمد بن حسن بن مستفاض نے ان کو

(۱۰۹۹)......أخرجه أحمد (۲/۴۴۲) عن مروان الفزارى عن صبيح أبوالمليح الفارسى. به.

وأخرجه الترمذى (۳۳۷۳) وابن ماجة (۳۸۲۷) من طريق أبوالمليح المدنى. به.

وقال الترمذى: لانعرفه إلا من هذا الوجه.

وأبوالمليح اسمه صبيح سمعت محمداً يقوله وقال: يقال له الفارسى.

وقال الحافظ فى التقريب: أبوالمليح الفارسى المدنى الخراط اسمه صبيح وقيل حميد ثقه.

(۱۱۰۱)......عزاه السيوطى فى الدر (۲/۱۴۳) إلى الحسن بن سفيان فى مسنده والبزار وابن جرير والطبرانى وأبوالشيخ فى العظمة وابن مردويه والمصنف.

قلت: الحديث أخرجه ابن ماجة (۲۰۲) عن هشام بن عمار. به وقال البوصيرى فى الزوائد إسناده حسن.

وأخرجه البزار (۳/۷۳ كشف الأستار) من طريق يونس بن ميسرة بن حلبس. به.

(۱۱۰۲)...... علقه البخارى (۸/۶۲۰ فتح)

ابراہیم بن ہشام نے ان کوسعید بن عبدالعزیز تنوخی نے ان کو اسماعیل بن عبیداللہ نے ان کو ام درداء رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرماتی ہیں کہ حضرت ابو درداء نے فرمایا تھا کہ اللہ تعالیٰ کا یہ فرمان: کل یوم ھو فی شأن ۔ کہ ہر دن وہ ایک خاص حالت میں ہے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ گناہ معاف کرتا ہے، رنج وغم دور کرتا ہے پکارنے والے کی پکار کا جواب دیتا ہے کچھ لوگوں کو رفعت عطا کرتا ہے کچھ لوگوں کو پستی و ذلت سے دوچار کرتا ہے۔

عبیداللہ بن عمیر کا قول

۱۱۰۳:......ہمیں خبر دی ہے ابوالحسین بن فضل نے ان کو عبداللہ بن جعفر نے ان کو یعقوب بن سفیان نے۔ ان کو عمر بن حفص نے ان کو ان کے والد نے ان کو اعمش نے ان کو مجاہد نے وہ ذکر کرتے تھے عبید بن عمیر سے انہوں نے کہا کہ کل یوم ھو فی شان اس کی شان اور حال یہ ہے کہ قیدی کو چھڑا دے، داعی کی دعا قبول کرے، بیمار کو شفا عطا کرے، سائل اور مانگنے والے کو عطا کرے۔

ربیع بن سلیمان کا قول

۱۱۰۴:......ہمیں خبر دی ہے ابوعبداللہ حافظ نے ان کو عباس رحمۃ اللہ علیہ نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا ربیع بن سلیمان سے وہ فرماتے ہیں۔

صبر جميل ماأسرع الفرجا

من صدق الله فى الامور نجا

صبر جمیل کس قدر جلدی فراخی دیتا ہے۔ جو اللہ سے تمام امور میں سچ بولتا ہے نجات پا جاتا ہے۔

من خشي الله لم ينله اذى

من رجا الله كان حيث رجا

جو شخص اللہ سے ڈرتا ہے اس کو ایذاء اور تکلیف نہیں پہنچتی۔ جو شخص اللہ سے امید کرتا اسی مقام پر ہوتا ہے جس کی وہ توقع کرتا ہے۔

دوسرا حصہ

جب امید اللہ تعالیٰ سے وابستہ کی ہے تو چھوٹی بڑی ضرورت بھی اسی سے مانگنی چاہئے

شیخ حلیمی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ جس وقت انسان اپنی اللہ تعالیٰ سے امید وابستہ کرے تو پھر اس کے لئے مناسب یہی ہے کہ وہ اپنی ہر حاجت اسی سے مانگے خواہ بڑی ہو یا چھوٹی ہو اس لئے کہ سب کچھ اسی کے ہاتھ میں ہے اس کے سوا حاجتیں پوری کرنے والا کوئی بھی نہیں ہے۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

ادعونى استجب لكم۔ (المؤمن ٦٠) الآیۃ

مجھے پکارو میں تمہاری دعا قبول کروں گا جو لوگ مجھے پکارنے سے اکڑتے ہیں جلدی داخل ہوں گے جہنم میں ذلیل ہو کر۔

۱۱۰۵:......اور ہمیں خبر دی ہے ابوطاہر فقیہ نے ان کو حاجب بن احمد بن سفیان نے ان کو ابوعبدالرحمٰن مروزی نے ان کو عبداللہ بن مبارک نے

(۱۱۰۳)......عزاه السيوطى فى الدر (٦/١٤٣) إلى سعيد بن منصور وابن أبى شيبة وعبد بن حميد وابن جرير وابن المنذر والمصنف عن عبيد بن عمير.

أخرجه ابن جرير (٢٧/٧٨) من طريق منصور عن مجاهد. به و (٢٧/٧٩) من طريق معمر عن الأعمش. به

(۱۱۰۴)......قال السيوطى فى الأرج فى الفرج (ص ٥٣) بتحقيقى: قاله الربيع بن سليمان المرادى صاحب الإمام الشافعى أورده له الحافظ زكى الدين المنذرى ورواه ابن عساكر فى تاريخه عن الربيع عن الشافعى.

ان کوشعبہ نے منصور سے۔اور ہمیں خبر دی ہے ابوعبداللہ حافظ نے اور مندرجہ الفاظ انہیں کے ہیں۔ان کو ابوالعباس محمد بن یعقوب نے ان کو ہارون بن سلیمان نے ان کو عبدالرحمٰن بن مہدی نے ان کو سفیان نے ان کو منصور نے ان کو اعمش نے ان کو حضرت ذر نے ان کو یسیع حضرمی نے ان کو نعمان بن بشیر نے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

ان الدعآء هو العبادة

کہ دعا ہی عبادت ہے۔

پھر حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ آیت تلاوت فرمائی:

وقال ربكم ادعونى استجب لكم ان الذين يستكبرون عن عبادتى سيد خلون جهنم داخرين.

ارشاد فرمایا کہ مجھ کو پکارو میں تمہاری پکار کا جواب دوں گا جو لوگ ہماری عبادت سے اتراتے ہیں عنقریب جہنم میں داخل ہوں گے ذلیل ہو کر۔

یعنی مذکورہ بالا آیات میں دعا اور پکار کا حکم ہے اس کے بعد عبادت سے اکڑنے پر وعید ہے۔

جس سے معلوم ہوا کہ دعا اور پکار عبادت ہے اور عبادت سے اکڑنا جہنم کا ذریعہ ہے نتیجہ یہ ہوا کہ دعا و پکار سے اکڑنا جہنم کا ذریعہ ہے۔(از مترجم)

۱۱۰۶:......ہمیں خبر دی ہے ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوالفضل حسن بن یعقوب نے ان کو یحییٰ بن جعفر بن ابوطالب نے ان کو ابوداؤد سلیمان بن داؤد طیالسی نے ان کو ابوالعوام عمران قطان نے ان کو قتادہ نے ان کو سعید بن ابوالحسن نے ان کو حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

ليس شئى اكرم على الله من الدعآء.

اللہ کے نزدیک دعا سے زیادہ عزت والی کوئی چیز نہیں ہے۔

۱۱۰۷:......ہمیں خبر دی ہے ابوعلی روذباری نے ان کو حسین بن حسن بن ایوب طوسی نے ان کو ابوحاتم رازی نے ان کو عبدالرحیم بن مطرف نے ان کو عیسیٰ بن یونس نے ان کو اوزاعی نے فرماتے ہیں۔

افضل الدعاء الالحاح على الله والتضرع اليه.

افضل دعا اللہ کی بارگاہ میں الحاح واصرار کرنا اور اس کی طرف عاجزی وزاری کرنا ہے اسی طرح اس کو اوزاعی کے قول سے روایت کیا ہے اور وہ صحیح ہے۔

(۱۱۰۵)...... أخرجه الترمذی (۳۲۴۷) من طريق عبدالرحمن بن مهدی. به.

وقال الترمذی حسن صحيح.

وأخرجه أبوداود (۱۴۷۹) والترمذی (۲۹۶۹) و (۳۳۷۲) وابن ماجة (۳۸۲۸) من طريق ذر به.

تنبيه :. فی ابن ماجة وأبی داود (زربن عبدالله) بدلاً من (ذر بن عبدالله) وعند ابن ماجة (سبيع الكندی) بدلاً من (يسيع)

(۱۱۰۶)......أخرجه الترمذی (۳۳۷۰) وابن ماجة (۳۸۲۹) من طريق أبی داود الطيالسی. به.

وقال الترمذی:

حسن غريب لانعرفه إلا مرفوعاً ألا من حديث عمران القطان وعمران القطان هو ابن داود ويكنى أبا العوام

(۱۱۰۷)...... أخرجه العقيلی (۴۵۲/۴) من طريق سنيد بن داود.

(۱۱۰۸)......أخرجه العقيلی (۴۵۲/۴) من طريق كثير بن عبيدالحذاء. به.

دعا میں عاجزی کے ساتھ اصرار کرنا

۱۱۰۸:......ہمیں خبر دی ہے ابوالقاسم حرفی نے ان کو احمد بن سلمان فقیہ نے ان کو احمد بن یحییٰ نے ان کو کثیر بن عبید نے ان کو بقیہ بن ولید نے ان کو اوزاعی نے ان کو زہری نے ان کو عروہ نے ان کو سیدہ عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

ان اللّٰہ یحب الملحین فی الدعآء.

اللہ تعالیٰ دعاء میں الحاح واصرار کرنے والوں کو پسند کرتے ہیں۔

اسی طرح کہا کہ ہمیں اوزاعی نے حدیث بیان کی، لیکن یہ درست نہیں ہے۔

۱۱۰۹:......ہمیں خبر دی ہے ابوالحسین بن فضل نے ان کو عبداللہ بن جعفر نے ان کو یعقوب بن سفیان نے ان کو سلیمان بن سلمہ نے ان کو بقیہ نے ان کو یوسف بن سفر نے ان کو اوزاعی نے......اس کے بعد انہوں نے درج بالا حدیث ذکر کی ہے۔

یعقوب کہتے ہیں کہ یوسف بیروتی کی حدیث نہ لکھی جائے مگر صرف معرفت اور پہچان کے لئے۔ یعنی اس کی حالت کو پہچاننے کے لئے۔ اور روایت میں اس کے ضعف کو جانچنے کے لئے۔

مؤمن کی مثال خطرے میں گھر کر اللہ کو پکارنے والے کی ہے

۱۱۱۰:......ہمیں خبر دی ہے ابوالحسین بن بشران نے ان کو ابوالحسین اسحاق بن احمد کارزی نے ان کو عبداللہ بن احمد بن حنبل نے ان کو امام احمد بن حنبل نے ان کو عبدالصمد نے ان کو ہمام نے ان کو قتادہ نے ان کو مورق عجلی نے وہ کہتے ہیں کہ:

میں نے مؤمن کے لئے کوئی تمثیل نہیں پائی مگر اس آدمی کی مثال ہے جو دریا میں کسی لکڑی پر بیٹھے ہوئے ہیں اور پکار رہا ہو یارب یارب۔ شاید کہ اللہ تعالیٰ اس کو نجات دے دے۔

دنیا سے چھٹکارے کا راستہ دعا ہے

۱۱۱۱:......ہمیں خبر دی ہے ابوعبداللہ حافظ نے کہتے ہیں میں نے سنا ابوبکر بن اسحاق فقیہ ضبعی سے وہ کہتے ہیں کہ میں خواب میں دکھلا دیا گیا جیسے کہ میں ایک مکان میں ہوں اس میں حضرت سیدنا عمر بن خطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ بھی موجود ہیں۔ اور ان کے پاس لوگ جمع کہ ان سے مسائل پوچھ رہے ہیں، اتنے میں حضرت عمر مجھے اشارہ کرتے ہیں کہ تم جواب دو لہٰذا میں برابر سوالوں کا جواب دیتا رہا جو مجھ سے کئے گئے اور حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ مجھے فرماتے رہے کہ صحیح ہے صحیح ہے۔ جاری رکھ جاری رکھ، جب سب لوگ سوالات سے فارغ ہو گئے تو میں نے کہا اے امیر المؤمنین، دنیا سے نجات کا راستہ کیا ہے؟ یا دنیا سے چھٹکارا کیسے ممکن ہے؟ تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے انگلی کے اشارے سے مجھے یہ کہا کہ، وہ دعا ہے (یعنی چھٹکارے کا راستہ دعا ہے) میں نے یہی سوال دوبارہ کیا تو انہوں نے اپنے آپ کو یوں سمیٹ لیا جیسے عاجزی کے ساتھ رکوع کرتے ہیں پھر فرمایا کہ دعا۔ میں نے ان کے سامنے پھر یہی سوال دھرایا تو انہوں نے اپنے آپ کو یوں جمع کر لیا اور سکیڑ لیا جیسے کہ وہ عاجزی کے ساتھ سجدہ کرتے ہیں پھر فرمایا کہ دعا۔

(۱۱۰۹)......أخرجه العقیلی (۴/۴۵۲) من طریق عیسی بن المنذر عن بقیة.

وقال العقیلی : یوسف بن السفر یحدث بمناکیر وروی عن البخاری قوله :

یوسف بن السفر أبو الفیض کاتب الأوزاعی منکر الحدیث

(۱۱۱۰)......أخرجه أحمد فی الزهد (ص ۲۷۳ / دار الفکر الجامعی) عن عبدالصمد. به.

۱۱۱۲:......ہمیں خبر دی ابونصر بن قتادہ نے ان کو ابوالحسن علی بن فضل بن محمد بن عقیل خزاعی نے ان کو جعفر بن محمد بن مستفاض فریابی نے ان کو عبید اللہ بن معاذ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہتے ہیں کہ ان کو خبر دی معتمر بن سلیمان نے فرماتے ہیں کہ مجھے میرے والد نے کہا کہ ہمیں حدیث بیان کی ابو عثمان نے ان کو سلیمان نے وہ فرماتے ہیں کہ:

جب اللہ تعالیٰ نے آدم علیہ السلام کو پیدا فرمایا: تو فرمایا اے آدم! ایک چیز میرے لئے ہے اور ایک چیز تیرے لئے ہے۔ اور ایک چیز میرے اور تیرے درمیان ہے۔ (یعنی کچھ میرے لئے اور کچھ تیرے لئے)۔

بہرحال وہ چیز جو میرے لئے ہے وہ یہ ہے کہ تم میری عبادت کرنا اور میرے ساتھ تم کسی کو شریک نہ کرنا۔

وہ چیز جو تیرے لئے ہے، وہ یہ ہے کہ تو جو بھی جتنا بھی عمل کرے گا میں اس کی تجھے جزا دوں گا۔ اور یہ کہ میں بخش دوں گا۔ بے شک میں بخشنے والا مہربان ہوں۔ اور وہ چیز جو میرے اور تیرے درمیان ہے وہ یہ ہے کہ تیری طرف سے سوال ہونا چاہئے اور دعا ہونی چاہئے، اور میری طرف سے قبولیت ہوگی عطا کرنا ہوگا۔ (یہ روایت موقوف ہے۔ رسول اللہ تک نہیں پہنچتی)۔

۱۱۱۳:......اور تحقیق اس کو روایت کیا ہے زائدہ بن ابورقاد نے زیاد نمیری سے انہوں نے حضرت انس بن مالک سے انہوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم اپنے رب سے بیان فرماتے ہیں۔

اور اس کو روایت کیا ہے صالح مری نے حسن سے انہوں نے حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے انہوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے اور اس روایت میں آپ نے یہ اضافہ فرمایا ہے۔

اور ایک چیز ان میں سے ہے، جو تیرے درمیان ہے اور میرے بندوں کے درمیان ہے۔ اس کے بعد فرمایا:

بہرحال وہ چیز جو تیرے درمیان اور میرے بندوں کے درمیان ہے (وہ یہ ہے کہ) تم ان کے لئے وہی پسند کرنا جو اپنی ذات کے لئے پسند کرو گے۔

۱۱۱۴:......ہمیں خبر دی ہے ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوالعباس محمد بن یعقوب نے ان کو عباس بن محمد دوری نے ان کو سریج بن نعمان نے اور سعید بن سلیمان نے دونوں فرماتے ہیں کہ ان کو بیان کیا ابوعقیل نے ان کو یعقوب بن سلمہ نے ان کو ان کے باپ نے ان کو حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قریب ہے کہ فتنہ ظاہر ہو جائے (یا فتنہ غالب آجائے) جس سے کوئی بھی نہیں بچ سکے گا سوائے اللہ عزوجل کے فضل کے یا دعا اور پکار ہو، ڈوبنے والے کی پکار کی طرح۔

اور سعید کی ایک روایت میں ہے کہ ہمیں حدیث بیان کی ہے ابوعقیل نے ان کو یعقوب بن سلمہ نے جو کہ بنولیث سے ہیں۔ اور ہم نے روایت کی ہے حضرت حذیفہ سے انہوں نے اس کو مرفوع کیا ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

یاتی علیکم زمان لا ینجو فیه الا من دعا دعآء الغوقیٰ.

تمہارے اوپر ایک ایسا وقت آئے گا کہ اس میں کوئی بھی نجات نہیں پائے گا مگر جو شخص دعا مانگے گا جیسے ڈوبنے والا عاجزی اور زاری سے دعا کرتا ہے۔

(۱۱۱۲)......أخرجه المصنف بنفس الإسناد فی الأسماء والصفات (ص ۲۰۵)

وأخرجه مرفوعاً (ص ۲۰۵) من طریق محمد بن المتوکل عن المعتمر. به.

(۱۱۱۳)......زائدة بن أبی الرقاد الباهلی البصری منکر الحدیث کما فی التقریب.

(۱۱۱۴)......أخرجه الأصبهانی فی الترغیب (۱۲۳۲) من طریق یحیی بن المتوکل عن عقیل. به.

۱۱۱۵:......ہمیں خبر دی ہے۔محمد مؤملی نے ان کو ابو عثمان بصری نے ان کو ابو احمد بن عبد الوہاب نے ان کو یعلی بن عبید نے ان کو اعمش نے ان کو ابراہیم نے ان کو ہمام نے ان کو حضرت حذیفہ نے وہ فرماتے ہیں البتہ ضرور آئے گا تمہارے اوپر ایک زمانہ جس میں کوئی بھی نجات نہیں پائے گا جو بھی نجات پائے گا مگر جو شخص دعا مانگے گا جیسے ڈوبنے والا دعا مانگتا ہے۔

۱۱۱۶:......ہمیں خبر دی ہے ابو الحسن علی بن محمد مقری نے ان کو حسن بن محمد بن اسحٰق نے ان کو خبر دی حسن بن سفیان سختیانی نے دونوں کہتے ہیں ان کو خبر دی قطن بن نسیر نے ان کو جعفر نے وہی ابن سلیمان ہیں ان کو ثابت نے ان کو حضرت انس بن مالک نے فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

یسأل احدکم ربه حاجته کلها حتی لیسأل شسع نعله اذا نقطع.

تم میں سے ہر بندہ اپنی ہر حاجت اپنے رب سے مانگے یہاں تک کہ اپنے جوتے کا تسمہ بھی جب وہ ٹوٹ جائے۔

قطن بن نسیر نے اس کو مسند میں بیان کیا ہے اور دیگر نے اس کو مرسل بیان کیا ہے۔

۱۱۱۷:......ہمیں خبر دی ہے ابو سعد مالینی نے ان کو ابو احمد بن عدی نے ان کو عبد اللہ بن محمد بغوی نے ان کو قواریری نے ان کو جعفر نے ان کو ثابت نے انہوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے اسی کی مثل پھر ایک آدمی نے قواریری سے کہا کہ ایک شیخ یہ حدیث جعفر سے بیان کرتے ہیں اور ثابت پھر حضرت انس سے۔قواریری نے کہا کہ یہ باطل ہے۔(یعنی غلط ہے۔)

جوتے کا تسمہ بھی اگر ٹوٹ جائے تو اللہ سے مانگنا چاہئے

۱۱۱۸:......ہمیں خبر دی ہے ابو عبد اللہ حافظ اور محمد بن موسیٰ نے ان کو ابو العباس بن یعقوب نے ان کو ہلال بن علاء نے ان کو ابو ہمام نے ان کو معارک ابو عباد نے ان کو ان کے دادا ابو سعید نے ان کو حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

جو بھی حاجت تمہیں پیش آئے اللہ سے مانگا کرو یہاں تک کہ جوتے کا تسمہ بھی بے شک اس کو بھی اگر وہ آسان نہ کرے وہ بھی آسان نہیں ہوسکتا (یعنی اگر وہ مہیا نہ کرے تو وہ بھی مہیا نہیں ہوسکتا)۔

(۱۱۱۶)...... أخرجه الترمذی (۳۶۸۲ تحفة الأحوذی) عن أبی داود سلیمان بن الأشعث عن قطن بن نسیر. به.

و (۳۶۸۳ تحفة الأحوذی) عن صالح بن عبدالله عن جعفر عن ثابت مرسلاً وقال الترمذی وهذا أصح من حدیث قطن عن جعفر بن سلیمان وفی تحفة الأشراف (۱/۱۰۷) رواه محمد بن عبدالله الحضرمی وأبو القاسم البغوی وأبویعلی الموصلی عن قطن بن نسیر عن جعفر عن ثابت عن أنس.

ورواه البزار عن سلیمان بن عبیدالله الغیلانی عن سیار بن حاتم عن جعفر عن ثابت عن أنس عن النبی صلی الله علیه وسلم ثم قال. البزار. لم یروه عن ثابت سوی جعفر.

تنبیه:. هذا الحدیث من الأحادیث الساقطة من النسخة المطبوعة بتحقیق الشیخ شاکر. رحمه الله. وغیره من الحدیث رقم (۳۶۷۵ إلی ۳۶۸۳) بتحفة الأحوذی مع العلم أن مجموع الأحادیث الساقطة من التحفة ونسخة شاکر ۲۸ حدیثاً

(۱۱۱۷)...... أخرجه المصنف من طریق ابن عدی (۲/۶۷۲۰)

تنبیه:. عند ابن عدی عن ثابت عن أنس عن النبی صلی الله علیه وسلم وهو خطأ والصحیح.

ثابت عن النبی صلی الله علیه وسلم وانظر التهذیب فی ترجمة قطن.

(۱۱۱۸)......رواه أبویعلی کما فی مجمع الزوائد (۱۰) موقوفاً علی عائشة وقال الهیثمی رجاله رجال الصحیح غیر محمد بن عبیدالله المنادی وهو ثقة.

اس کی اسناد قوی ہے۔ اور اس سے جو زیادہ قوی ہے وہ پہلے گذر چکی ہے اور سیدہ عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے جو مروی ہے وہ بھی موقوف ہے۔

۱۱۱۹:...... ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوالحسن احمد بن خضر شافعی نے ان کو موسیٰ بن محمد ذہلی نے ان کو سعید بن یزید نے ان کو سلیمان بن ابومطر نے ان کو ابراہیم بن سعید نے ان کو ان کے والد نے ان کو حضرت عروہ نے ان کو سیدہ عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے وہ فرماتی ہیں:

اللہ تعالیٰ سے ہر شئی میں آسانی کرنے کی دعا کرو یہاں تک کہ جوتے کے تسمہ کے بارے میں بھی کیونکہ اگر اللہ تعالیٰ اس کو میسر نہ کرے تو وہ بھی میسر نہیں ہوسکتا۔

۱۱۲۰:...... ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوبکر بن عتاب عبدی نے بغداد میں ان کو محمد بن احمد بن یزید ریاحی نے ان کو قریش بن انس نے ان کو معاویہ بن عبدالکریم نے کہتے ہیں کہ میں نے سنا بکر بن عبداللہ مزنی سے کہتے تھے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم فرمایا کرتے تھے۔

سلوا الله حوائجكم حتى الملح

اپنے تمام حوائج اللہ سے مانگو یہاں تک کہ نمک بھی۔

راوی اس حدیث کو اسی طرح مرسل لائے ہیں۔

۱۱۲۱:...... ہمیں خبر دی ہے ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوجعفر محمد بن احمد بن سعید رازی نے بطور املاء کے ان کو ابوزرعہ عبیداللہ بن عبدالکریم رازی نے ان کو حرملہ بن یحییٰ التجیبی نے ان کو عبداللہ بن وہب قصری نے ان کو یحییٰ بن ایوب نے ان کو عیسیٰ بن موسیٰ نے ان کو صفوان بن سلیم نے ان کو انس بن مالک نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

اپنے پورے زمانے یعنی پوری زندگی کے لئے اللہ سے خیر طلب کیا کرو، اور اللہ کی رحمت کی خوشبو کے مہکنے کی انتظار میں رہا کرو بیشک اللہ کی رحمت کی خوشبوئیں ہیں اللہ جسے چاہتا ہے ان کو اپنے بندوں تک پہنچاتا ہے۔ اور اللہ تعالیٰ سے دعا کیا کرو کہ وہ تمہارے عیبوں پر پردہ ڈالے اور تمہیں تمہالے خطرات سے محفوظ کرے۔

۱۱۲۲:...... ہمیں خبر دی امام ابوالطیب سہل بن محمد بن سلیمان نے ان کو ان کے والد نے ان کو موسیٰ بن عباس نے ان کو محمد بن جنید نے ان کو عمرو بن ربیع نے ان کو یحییٰ بن ایوب نے ان کو عیسیٰ بن موسیٰ بن ایاس نے یہ کہ صفوان بن سلیم نے اس کو حدیث بیان کی ہے۔ پھر اس نے مذکورہ بالا حدیث ذکر فرمائی ہے مگر کلہ کا لفظ نہیں کہا۔

اللہ تعالیٰ سے دعائے خیر مانگنا

۱۱۲۳:...... ہمیں خبر دی ہے علی بن احمد عبدان نے ان کو احمد بن عبید نے ان کو ابن ملحان نے ان کو یحییٰ بن بکیر نے ان کو لیث بن سعد نے ان کو عیسیٰ بن موسیٰ بن ایاس بن بکیر نے ان کو صفوان بن سلیم نے ان کو اشجع کے ایک جوان نے ان کو حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

أطلبوا الخير دهركم كله

(۱۱۲۰)...... عزاه السيوطى فى الفتح الكبير إلى المصنف فقط.

(۱۱۲۱)...... عزه السيوطى فى جمع الجوامع (۳۳۹۵) إلى الحكيم الترمذى و ابن أبى الدنيا فى الفرج بعد الشدة و المصنف و أبونعيم فى الحلية

(۱۱۲۳)......عزاه السيوطى فى جمع الجوامع (۳۳۹۵) إلى المصنف و ابن عساكر فى تاريخ دمشق ا ھ.وعيسى بن موسى ضعيف كما فى الجرح و التعديل (۲۸۵/٦)

اپنی ساری زندگی میں خیر مانگا کرو۔

راوی نے اس کو اسی کی مثل ذکر کیا ہے۔ یہ الفاظ محفوظ ہیں جب کہ پہلے الفاظ غیر محفوظ ہیں۔

۱۱۲۴:......ہمیں خبر دی ہے ابوسعید مالینی نے ان کو ابواحمد بن عدی حافظ نے ان کو قاسم بن لیث اسعنی نے ان کو بشر بن معاذ نے ان کو حماد بن واقد نے ان کو اسرائیل نے ان کو ابواسحق ہمدانی نے ان کو ابوالاحوص نے ان کو عبداللہ بن مسعود نے کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔

سلوا اللّٰہ من فضله فان اللّٰہ یحب ان یسأل من فضله وافضل العبادة انتظار الفرج.

اللہ سے اس کا فضل طلب کیا کرو۔ اللہ تعالیٰ پسند کرتا ہے کہ اس کا فضل مانگا جائے اور افضل عبادت فراخی کا انتظار کرنا ہے۔

دعا کے بارے میں چند اہم امور کا ذکر جن کی معرفت ضروری ہے

دعا کا مفہوم و مطلب

امام بیہقی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ دعا کہتے ہیں کسی شخص کا یوں کہنا یااللّٰہ. یارحمٰن. یارحیم یا اس کے مشابہ کچھ اور الفاظ یعنی یوں کہنا اے اللہ! اے رحمٰن۔ اے رحیم وغیرہ۔ اور یہ بھی نداء ہے یعنی یہ پکار ہے۔

ارشاد باری تعالیٰ ہے۔

(۱)......**کھیعص ذکر رحمة ربک عبده زکریا، اذ نادی ربه نداء خفیاً** (مریم ۱-۲)

ذکر کرنا تیرے رب کی رحمت کا، اپنے بندے زکریا (علیہ السلام) جب اس نے اپنے رب کو پکارا آہستہ پکار۔

(۲)......**وزکریا اذ نادی ربه رب لاتذرنی فرداً** (الانبیآء ۷۹)

اور حضرت زکریا علیہ السلام نے جس وقت ندا کی (پکار لگائی) اپنے رب کو اے میرے رب مجھے اکیلا نہ چھوڑ۔

(۳)......**ھنالک دعا زکریا ربه قال رب** (آل عمران ۳۸)

اسی جگہ دعا کی (پکارا) زکریا علیہ السلام نے اپنے رب کو عرض کیا اے میرے رب، رب سے مراد ہے یا ربی اے میرے رب۔

پہلی دو آیات میں نادی فرمایا جو کہ نداء سے بنا ہے نداء پکار کو کہتے ہیں کہ حضرت زکریا علیہ السلام نے اپنے رب کو پکار کر اولاد کی دعا مانگ رہے تھے۔ تیسری آیت میں لفظ دعا استعمال فرمایا جو کہ دعا سے بنا ہے۔ اس میں اسی نداء کو دعا کے ساتھ تعبیر فرمایا۔ قرآن مجید کے اس اسلوب سے یہ بات واضح ہوگئی ہے کہ دعاء نداء ہے اور نداء دعا ہے۔ دعا پکار ہے اور پکار دعا ہے۔ دو الگ الگ چیزیں نہیں ہیں۔ ہاں اس کے کئی ارکان ہیں۔

❶......پہلا رکن:......یہ ہے کہ مرغوب فیہ شئی، یعنی مطلوبہ شے ایسی ہو جو سائل کے معیار کے مطابق اور اس کی اپنی حیثیت کے مطابق ہو جس کا وہ سوال کرے، اس کی مزید تشریح یہ ہے کہ کسی کے لئے یہ بات درست نہیں ہے کہ وہ حضرت ابراہیم علیہ السلام کے ساتھ مشابہت اختیار کرتے ہوئے اللہ تعالیٰ سے یہ دعا کرے کہ اللہ تعالیٰ اس کو یہ دیکھادے کہ وہ مردوں کو کیسے زندہ کرے گا۔

❷......اور نہ ہی یہ جائز ہے کہ کوئی بھی شخص حضرت موسیٰ علیہ السلام کے ساتھ مشابہت اختیار کرے اور یہ کہے کہ:

(۱۱۲۶)......أخرجه المصنف من طریق ابن عدی (۲/۶۶۵) وقال ابن عدی :

وھذا الحدیث لاأعلم یرویه بھذا الإسناد غیر حماد بن واقد عن إسرائیل عن أبی إسحاق.

رب ارنی انظر الیک (الاعراف ۱۴۳)

اے ہمارے رب مجھے دیکھا کہ میں تجھے دیکھوں۔

❸ ...... اور نہ ہی یہ جائز ہے کہ کوئی عیسیٰ علیہ السلام کے ساتھ مشابہت اختیار کرتے ہوئے یہ کہے

ربنا انزل علینا مائدة من السماء (المائدہ ۱۱۴)

اے ہمارے رب اتار تو ہمارے اوپر دستر خوان آسمان سے۔

❹ ...... اور کسی کے لئے یہ جائز نہیں ہے کہ وہ یہ دعا کرے اے اللہ میرے اوپر فرشتہ نازل فرما تا کہ میں اس سے آسمان کی چیزیں دریافت کیا کروں، یا کوئی یہ دعا کرے کہ میرے مرنے والے ماں باپ کو زندہ کردے، (یا اولاد یا عزیز اقارب مرنے والوں کو واپس لوٹا دے) اس طرح کی دعائیں کرنا ناجائز ہے۔ (کیونکہ یہ عادت کے خلاف ہے اور سنۃ اللہ جاریہ کے خلاف ہے اللہ تعالیٰ اپنی سنت کے خلاف نہیں کرتے:

فلن تجد لسنة الله تحویلاً.

اللہ اپنی سنت کو نہیں بدلتے اور خلاف عادت سوائے کسی اہم وجہ کے نہیں کرتے۔

اس لئے کہ نقض عادت کرنا، عادت کو توڑنا، اور خلاف عادت کوئی کام کرنا، جب ہوتا ہے تو وہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے صرف اور صرف اسی ہستی کی تائید کے لئے ہوتا ہے جو اس کے دین کی داعی ہے یعنی صرف نبی اور رسول کی تائید کے لئے ہوتا ہے (جیسے اللہ تعالیٰ نے انبیاء علیہم السلام کے لئے اور ان کے تائید کے کئی مواقع پر خلاف، عادت کیا جیسے صالح علیہ السلام کی اونٹنی کا پہاڑ سے ظہور، موسیٰ علیہ السلام کے عصا، ید بیضاء، اور پتھر سے چشمے پھوڑنا، وغیرہ وغیرہ انبیاء کے معجزات واضح ہیں) خلاف عادت محض لوگوں کی خواہشات اور ان کی آرزوئیں پوری کرنے کے لئے اللہ تعالیٰ نہیں کرتا۔ الا یہ کہ سائل اور دعا کرنے والا نبی ہو تو پھر اس کی دونوں باتوں کو جمع کر لیتا ہے اس کی اجابت کو بھی اس کی آرزو کو بھی اور اس کی تائید کو بھی جس کے ذریعے وہ اپنی دعوت کو سچا بتلا سکے لیکن وہ اگر ایسی دعا کرے جیسے نوح علیہ السلام نے کی اور فرمایا:

رب لاتذر علی الارض من الکافرین دیاراً (نوح ۲۶)

اے میرے رب دھرتی پر کسی کافر کو بسنے والا نہ چھوڑ۔ (بلکہ سب کو ہلاک کردے)

(تو یہ) جائز ہے، (اس طرح کی بد دعا کرنے پر) اللہ کے بعض دشمنوں نے (اللہ کے بندوں کو مجبور کیا ہوتا ہے، اور اسی طرح اگر انسان کو ایسی ضرورت پیش آجائے مثلاً بھوک یا شدید سردی، وغیرہ دیہات وغیرہ میں۔

تو اس طرح کی دعا کی اس کو اجازت ہے مگر دائرہ شریعت میں رہ کر۔ یا کوئی انسان نابینا ہو گیا ہے، اور اس کو چلانے والا کوئی نہیں ہے وہ شخص دعا کرتا ہے کہ اللہ تعالیٰ اس کی یہ تکلیف مطلقاً دور کردے تو یہ جائز ہوگا اگرچہ اس کی قبولیت میں خلاف عادت ہو۔

اور کبھی ایسا انعام بندے کے ساتھ اللہ کی طرف سے بغیر اس کے سوال اور دعا کے اس کے محض توکل علی اللہ اور اس کی قوت ایمانی کی جزاء کے طور پر بھی ہوتا ہے۔

امام بیہقی نے فرمایا کہ دعا کے بعض ارکان یہ بھی ہے

دوسرا رکن: ...... یہ ہے کہ سائل کے سوال سے سوال کرنے والے پر حرج نہ ہو۔

تیسرا رکن: ...... سوال کرنے میں سائل کی غرض صحیح ہو۔

چوتھا رکن: ...... یہ ہے کہ دعا کے وقت اللہ عزوجل کے ساتھ گمان اچھا رکھے لہٰذا دعا کرنے والے کے دل میں عدم قبولیت سے قبولیت کا

گمان غالب ہو بلکہ اغلب ہو۔

پانچواں رکن: ...... یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کو اسماء اللہ الحسنیٰ کے ساتھ یعنی اللہ کے پیارے ناموں کے ساتھ اور اس کی عظیم تر صفات کے ساتھ پکارے اللہ تعالیٰ کا حکم ہے۔

وللّٰہ الاسمآء الحسنٰی فادعوہ بھا (اعراف ۸۰)

اللہ تعالیٰ کے خوبصورت نام ہیں لہٰذا اس کو انہیں ناموں سے پکارو۔

(دوسری زبانوں کے ناموں اور جاہلوں کی طرف سے اللہ کے خود ساختہ ناموں کے ساتھ دعا نہ کرے)۔

چھٹا رکن: ...... یہ کہ کوشش اور جدو جہد کے ساتھ اللہ سے دعا اور درخواست کرے تو تحریر و تالیف شدہ الفاظ لے کر نہ چلا دے اور نہ پڑھ دے حالانکہ وہ بذات خود ان الفاظ کے حقائق سے بے خبر ہو۔

ساتواں رکن: ...... یہ کہ دعا کرتے کرتے اللہ کے فرائض میں سے کسی فرض کو نہ چھوڑ بیٹھے تا کہ جس فرض کا وقت ہو وہ فوت نہ ہو جائے۔

آٹھواں رکن: ...... یہ ہے کہ اس کی دعا فی الحقیقت سوال ہو (مانگنا طلب کرنا) اللہ کو آزمانا نہ ہو۔

نواں رکن: ...... یہ کہ دعا مانگنے والا اپنی زبان اور الفاظ کی حفاظت کرے اور اصلاح کرے اپنے رب کو ایسے الفاظ کے ساتھ مخاطب نہ کرے جن کے ساتھ اگر اپنے ہم جنس اور ہم پلہ اور اپنے ساتھی کو مخاطب کرے تو اس کو بے ادبی اور بدتمیزی یا کم عقلی و بے وقوفی سمجھی جائے۔

دسواں رکن: ...... یہ کہ اس طرح دعا نہ کرے کہ تنگ دل ہو کر جلدی کرنے والا۔ دل میں یہ خیال رکھنے والا کہ اگر فی الوقت قبولیت ہوگئی اس کی مرضی کے مطابق تو ٹھیک ورنہ مایوس ہو جائے اور دعا مانگنا چھوڑ دے (ایسا نہ کرے) بلکہ دعا کرے خوب عبادت کرنے والا، خوب عاجزی کرنے والا دل میں یہ خیال کرے کہ ہمیشہ دعا اور عاجزی کرتا رہے گا یہاں تک کہ دعا قبول ہو جائے اور جب بھی اللہ کے ہاں قبولیت میں تاخیر ہو یہ دعا کے تسلسل میں اضافہ کر دے۔

گیارھواں رکن: ...... یہ کہ جب سائل کی حاجت عظیم ہو بہت بڑی ہو تو اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں بھی اس کو خاص طور پر بڑا سمجھتے ہوئے اس کا سوال نہ کرے بلکہ چھوٹی بڑی حاجت کے لئے ایک جیسا سوال کرے (کیونکہ حاجت کا چھوٹا بڑا ہونا صرف بندے کی اپنی حیثیت کے اعتبار سے ہے اللہ کے آگے کوئی حاجت چھوٹی بڑی نہیں ہے) بلکہ حاجت کی قبولیت میں اللہ کا احسان عظیم سمجھے۔ (یہ تو دعا کے ارکان تھے آگے دعا کے آداب بھی ملاحظہ فرمائیے۔) مترجم۔

آداب دعا

دعا کے آداب مندرجہ ذیل ہیں:

(۱)...... دعا سے قبل توبہ ضرور کر لے۔

(۲)...... یہ کہ دعا کرنے میں سچی طلب اور الحاح و اصرار ہو۔

(۳)...... یہ کہ آرام سکون راحت میں بھی دعا کی حفاظت کرے صرف سخت حالت اور ابتلاء اور مصیبت کے ساتھ خاص نہ کرے۔

(۴)...... یہ کہ جب اللہ سے سوال کرے تو پکے ارادے اور عزم کے ساتھ کرے۔

(۵)...... یہ کہ دعا کے الفاظ تین تین بار کہے۔

(۶)...... یہ کہ جب تک سائل کو کوئی خاص معین حاجت درپیش نہ ہو عام حالات میں صرف جامع دعاؤں پر اکتفا کرے اور جب کوئی مخصوص

حاجت پیش آئے تو اس کا ذکر کرے۔

(۷)......یہ کہ دعا کا آغاز اور خاتمہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر درود شریف کے ساتھ کرے۔

(۸)......یہ کہ دعا اس حال میں کرے جب وہ پاک ہو۔

(۹)......یہ کہ دعا قبلے کی طرف منہ کر کے کرے۔

(۱۰)......یہ کہ دعا اپنی فرض نماز کے بعد کرے (یا مطلق نماز کے بعد)

(۱۱)......یہ کہ دعا کرتے ہوئے دونوں ہاتھ اپنے کندھوں کے برابر اٹھالے۔

(۱۲)......یہ کہ دعا کرتے ہوئے اپنی آواز کو پست اور ہلکا کرے۔

(۱۳)......یہ کہ جب دعا کر کے فارغ ہو جائے تو دونوں ہاتھ منہ یعنی چہرے پر پھیرے۔

(۱۴)......یہ کہ جب قبولیت کو محسوس کرے تو اللہ کی حمد اور اس کا شکر بجالائے۔

(۱۵)......یہ کہ کوئی رات اور کوئی دن دعا سے خالی نہ جانے دے۔

دعا کی قبولیت کے اوقات

حالات اور مقامات

امام بیہقی فرماتے ہیں کہ انسان مکمل قبولیت کے اوقات۔احوال، مقامات ومواقع جہاں امید کی جاتی ہے دعا کرنے کے لئے ان کو تلاش کرے اور کوشش کرے۔

قبولیت دعا کے اوقات

❶......ظہر اور عصر کے درمیان بدھ کے دن۔

❷......سورج ڈھلنے سے سورج غروب ہونے تک جمعہ کے دن۔

❸......اسحار (تہجد کے وقت)

❹......مال غنیمت کی تقسیم کے وقت۔

❺......عرفہ کے دن کی دعا۔

دعا کی قبولیت کے احوال

❶......اذان ہونے کی حالت میں۔

❷......جب روزہ دار روزہ کھولے۔

❸......بارش ہونے کی حالت میں۔

❹......جہاد میں کفر واسلام کے لشکروں کے باہم مقابل ہونے اور ٹکرانے کی حالت میں۔

❺......دعا کرنے کے لئے مسلمانوں کے اجتماع کے وقت۔

❻......فرض نمازوں کے بعد۔

❼......دینی محفل اور مجلس برخاست ہوتے وقت۔

قبولیت دعا کے مقامات

❶......وقوف عرفات۔

❷......وقوف مزدلفہ۔

❸......رمی جمرۂ اولیٰ (کے وقت)

❹......جمرہ عقبہ (کے وقت)

❺......بیت اللہ کے پاس۔

❻......ملتزم کے پاس خصوصاً۔

❼......صفا اور مروہ پر۔

امام حلیمی رحمۃ اللہ علیہ نے مذکورہ بالا فصلوں میں سے ہر فصل کی تشریح ذکر فرمائی ہے اور کتاب وسنت اور آثار صحابہ سے اس پر دلالت بھی بیان کی ہے۔ اور ہم نے کتاب الدعوات میں اس میں سے کچھ پیش کیا ہے لہٰذا یہاں پر اس کے اعادے کی ضرورت نہیں ہے۔

اللہ تعالیٰ توفیق عطا کرنے والا ہے

خصوصاً قبول ہونے والی پانچ دعائیں

۱۱۲۵:......ہمیں خبر دی ہے ابوعبداللہ حافظ نے ان کو علی بن عیسیٰ بن ابراہیم نے ان کو ابویحییٰ زکریا بن داؤد نے ان کو یونس بن افلح نے اس کو ختن یحییٰ نے ان کو مکی بن ابراہیم نے ان کو عبدالرحمٰن بن زید عمی نے ان کو ان کے والد نے ان کو سعید بن جبیر نے ان کو ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے انہوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ نے فرمایا؛

پانچ قسم کی دعائیں ہیں جو قبول کی جاتی ہیں:

❶......مظلوم کی دعا جس وقت وہ مدد طلب کرتا ہے۔

❷......حج کرنے والے کی دعا جس وقت حج کر کے لوٹے۔

❸......مجاہد کی دعا جس وقت وہ جہاد سے واپس لوٹے۔

❹......مریض کی دعا جب وہ تندرست ہو۔

❺......بھائی کی دعا بھائی کے لئے غائبانہ طور پر۔ اس کے بعد فرمایا کہ ان تمام دعاؤں میں سب سے زیادہ جلدی قبولیت والی دعا غائبانہ بھائی کی بھائی کے لئے دعا ہے۔

ہم نے اس باب میں کئی احادیث صحیحہ نقل کی ہیں کتاب الدعوات کے آخر میں۔

(۱۱۲۵)......عزاه الحافظ فی فتح الباری (۱۱/۱۳۷) إلی الطبری من طریق سعید بن جبیر. به.

وعبدالرحیم بن زید العمی کذبه ابن معین کما فی التقریب.

ہر مؤمن کی دعا قبول ہوتی ہے

۱۱۲۶:......اور ہم نے روایت کی ہے ابن موہب سے انہوں نے اپنے چچا سے انہوں نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔

کوئی مؤمن ایسا نہیں جو اللہ کی بارگاہ میں دعا کرنے کے لئے منہ اٹھائے مگر اللہ تعالیٰ اس کو اس کا سوال عطا کرتے ہیں۔ یا تو اس کو دنیا میں جلدی عطاء کر دیتے ہیں یا اس کو آخرت کے لئے مؤخر کر دیتے ہیں۔ جب تک کہ وہ جلدی نہ کرے (جلدی کرنا یہ ہے کہ) اسطرح کہے میں نے دعا کی ہے۔ میں نے دعا کی ہے مگر قبول ہوتی نہیں دکھتی۔

ہمیں حدیث بیان کی ہے ابوالحسن محمد بن حسین علوی نے ان کو خبر دی ہے ابوبکر محمد بن احمد بن دلویہ نے ان کو محمد بن منجل نے ان کو ابن ابوفدیک نے ان کو ابن موہب نے پھر مذکورہ حدیث کو ذکر کیا ہے۔

۱۱۲۷:......ہم نے روایت کی ہے مالک سے انہوں نے زید بن اسلم سے کہ وہ فرمایا کرتے تھے۔ کہ ہر دعا کرنے والے کی دعا تین کیفیتوں میں سے کسی ایک کے درمیان ہوتی ہیں۔

❶......یا تو قبول کی جاتی ہے۔

❷......یا دعا اس کے لئے مؤخر کر دی جاتی ہے۔

❸......یا اس سے گناہ مٹا دیتی ہے۔

ہمیں خبر دی ہے ابوزکریا بن ابواسحٰق نے ان کو ابوالحسن طرائفی نے ان کو عثمان بن سعید نے ان کو یحییٰ بن بکیر نے ان کو مالک نے پھر مذکورہ حدیث ذکر کی ہے۔

۱۱۲۸:......اس کو روایت کیا ہے علی بن رفاعی نے حالانکہ وہ قوی نہیں ہے۔ اس نے ابوالمتوکل سے اس نے ابوسعید سے اس نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے جو بھی مسلمان اللہ سے کوئی دعا کرتا ہے جس میں نہ کوئی گناہ ہو نہ ہی قطع رحمی ہو اللہ تعالیٰ اس کو ضرور عطا کرتے ہیں تین میں سے ایک طریقے سے یا تو اس کی دعا قبول کی جاتی ہے۔ یا اسی کی مثل کوئی برائی اس سے ہٹا دی جاتی ہے۔ یا اس کے لئے اس کا اجر محفوظ کر دیا جاتا ہے۔

کس کی دعا جلدی قبول ہوتی ہے؟

۱۱۲۹:......ہمیں خبر دی ہے ابوعبداللہ حافظ نے ان کو عبید اللہ بن اسحٰق بغوی نے ان کو ابوزید بن طریف نے ان کو محمد بن عبید صابونی نے ان کو

(۱۱۲۶)......أخرجه أحمد (۲/۴۴۷) عن وكيع عن عبيدالله بن عبدالرحمن بن موهب عن عمه عبيدالله ابن عبدالله بن. (وهب خطأ). موهب عن أبي هريرة مرفوعاً.

وقال الهيثمي في المجمع (۱۰/۱۴۸) رواه أحمد ورجاله ثقات وفي بعضهم خلاف.

تنبيه في مسند أحمد (وهب) بدلاً من (موهب) وهو خطأ.

(۱۱۲۷)...... أخرجه مالك في الموطأ (۱/۲۱۷)

(۱۱۲۸)......أخرجه أحمد (۳/۱۸) والبخاري في الأدب (۷۱۰) والحاكم (۱/۴۹۳) من طريق علي. به.

وصححه الحاكم ووافقه الذهبي.

اسامہ نے ان کو ابن عوف نے ان کو سلیمان تیمی نے ان کو الصدیق ناجی نے ان کو ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو بھی مسلمان کوئی دعا مانگتا ہے جس میں کوئی گناہ نہ ہو، اور قطع رحمی نہ ہو اللہ تعالیٰ اس کو تین میں ایک طریقے سے عطا فرماتے ہیں۔ یا تو اسی دعا کو اس کے لئے جلدی قبول کرتے ہیں۔ یا اس کو اس کی آخرت کے لئے ذخیرہ کرتے ہیں یا اس کے بدلے میں اس سے کوئی برائی دور کرتے ہیں۔ امام احمد فرماتے ہیں اسی بنا پر یہ حدیث رفاعی کے لئے دلیل ہے اگر اس کو صابونی نے محفوظ کیا ہو مگر میں سمجھتا ہوں کہ انہوں نے سب کو محفوظ نہیں کیا۔

۱۱۳۰:......ہمیں اس کی خبر دی ہے۔ محمد بن موسیٰ نے ان کو ابو عبداللہ صفار نے ان کو ابن ابو الدنیا نے ان کو محمد بن یزید نے ان کو ابو اسامہ نے ان کو علی بن زید نے ان کو ابو المتوکل نے ان کو ابو سعید نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے۔ حدیث سابق کی مثل حرف بحرف۔ اور صحیح ہے ابو اسامہ سے اور علی بن علی سے۔ اور اس کی روایت ابن عوف سے غلط ہے۔

کسی نہ کسی شکل میں دعا ضرور قبول ہوتی ہے

۱۱۳۱:......ہمیں خبر دی ہے ابو الحسین بن بشران نے ان کو ابو الحسین علی بن محمد مصری نے ان کو عبداللہ بن ابو مریم نے ان کو فریابی نے ان کو ابن ثوبان نے ان کو ان کے والد نے ان کو مکحول نے ان کو جبیر بن نفیر نے ان کو عبادہ بن صامت نے انہوں نے ان لوگوں کو حدیث بیان کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ دھرتی پر جو بھی مسلمان دعا کرتا ہے اللہ تعالیٰ اس کو وہ عطا کرتے ہیں یا تو وہی چیز یا اس سے اس کی مثل کوئی برائی دور کرتے ہیں جب تک کہ کسی گناہ کی اور قطع رحمی کی دعا نہ کرے۔

دنیا میں دعا قبول نہ ہونے پر ایک نیکی

۱۱۳۲:......ہمیں خبر دی ہے ابو اسحٰق ابراہیم بن محمد بن علی بن ابراہیم بن معاویہ نے ان کو ابو حامد احمد بن محمد نے ان کو احمد بن سلمہ نے ان کو قتیبہ نے ان کو اسحٰق بن ابراہیم نے ان کو جریر نے ان کو منصور نے ان کو ہلال بن یسار نے کہتے ہیں کہ مجھے خبر پہنچی ہے کہ، ایک مسلمان بندہ جس وقت اپنے رب کو پکارتا ہے اور اس کی دعا قبول نہیں ہوتی تو اس کے لئے ایک نیکی لکھی جاتی ہے۔

قیامت کے دن مؤمن پچھتائے گا کاش کہ دنیا میں میری کوئی دعا قبول نہ ہوتی

۱۱۳۳:......ہمیں خبر دی ہے ابو عبداللہ حافظ نے ان کو خبر دی ابو سعید احمد بن یعقوب ثقفی نے اور ابو محمد عبداللہ بن محمد بن موسیٰ عدل نے ان دونوں کو محمد بن ایوب نے ان کو عبدالاعلی بن حماد نے ان کو ابو عاصم عبادانی نے ان کو فضل بن عیسیٰ نے ان کو محمد بن منکدر نے ان کو جابر بن عبداللہ نے ان کو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرماتے ہیں کہ:

قیامت کے دن اللہ تعالیٰ مؤمن کو بلا کر اپنے سامنے کھڑا کریں گے، اور فرمائیں گے۔ اے میرے بندے میں نے تجھے حکم دیا تھا کہ تم مجھے

(١١٣٠)......أخرجه الحاكم (١/٤٩٣) عن محمد بن عبدالله الصفار. به.

وصححه الحاكم ووافقه الذهبي.

تنبيه: سقط من إسناد الحاكم (أبو أسامة) فيصحح.

(١١٣١)......أخرجه الترمذي (٣٥٧٣) من طريق الفريابي محمد بن يوسف. به.

وقال الترمذي: هذا حديث حسن صحيح غريب من هذا الوجه.

(١١٣٢)......أبو حامد أحمد بن محمد هو: ابن أحمد بن بالويه العوصي.

پکارنا؟ اور میں نے تجھ سے وعدہ کیا تھا کہ میں تیری دعا قبول کروں گا؟ پھر کیا تم نے مجھے پکارا تھا؟ وہ کہے گا جی ہاں اے میرے رب اللہ تعالیٰ کہے گا خبردار بے شک تم نے جب بھی مجھے پکارا میں نے تیری دعا قبول کی کیا تم نے فلاں فلاں دن مجھے نہیں پکارا تھا فلاں غم کے لئے جو تیرے ساتھ واقع ہو گیا تھا اس کے کھول دینے کے لئے سو وہ میں نے تجھ سے کھول دیا تھا؟ وہ کہے گا جی ہاں یارب، پھر اللہ تعالیٰ فرمائیں گے کہ میں نے اس کو تیرے لئے دنیا میں فوری بدلہ دے دیا تھا۔ اور تم نے فلاں فلاں دن فلاں تکلیف اور مصیبت کے لئے جو تجھ پر واقع ہوئی تھی مجھے پکارا تھا تاکہ میں وہ دور کر دوں مگر میں نے وہ تیری دعا پوری نہیں کی تھی بلکہ اس کو میں نے تیرے لئے جنت میں اتنی اتنی ذخیرہ کر دیا تھا۔ اور فلاں دن تو نے مجھے فلاں حاجت میں پکارا تھا، کہ وہ میں پوری کر دوں فلاں فلاں دن سو وہ میں نے پوری کر دی تھی؟ بندہ کہے گا جی ہاں اے میرے رب۔ اللہ تعالیٰ فرمائیں گے کہ وہ میں نے تیرے لئے دنیا میں جلدی کر دی تھی۔ اور تم نے فلاں دن فلاں حاجت کے لئے مجھے پکارا کہ وہ میں پوری کر دوں مگر تم نے دیکھا تھا کہ وہ میں نے پوری نہیں کی تھی؟ بندہ کہے گا جی ہاں یارب؟ اللہ تعالیٰ فرمائیں گے کہ میں نے تیری اس دعا کو تیرے لئے جنت میں ذخیرہ کر دیا تھا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ بندہ جب بھی اللہ تعالیٰ کو پکارے گا اللہ تعالیٰ اس کے لئے سب بیان فرما دیں گے کہ یا تو اس کو دنیا میں فوری بدلہ دے چکے ہوں گے۔ یا پھر اس کے لئے آخرت کا ذخیرہ کر چکے ہوں گے۔ حضور نے فرمایا کہ چنانچہ مؤمن اسی مقام پر یہ کہے گا اے کاش کہ اس کے لئے دنیا میں کسی بھی دعا کا صلہ نہ ملا ہوتا (تو ان تمام دعاؤں کا صلہ مجھے آج جنت میں بڑا ہی عظیم ملتا۔)

ہاتھ کی انگلیوں سے اشارہ کرنے کے بیان میں

۱۱۳۴:...... ہمیں خبر دی ہے علی بن احمد بن عبدان نے ان کو احمد بن عبید نے ان کو عبید بن شریک نے ان کو یحییٰ بن بکیر نے ان کو لیث نے ان کو ابن عجلان نے ان کو قعقاع بن حکیم نے وہ کہتے ہیں میرا گمان یہ ہے کہ ان کو خبر دی ہے ابو صالح نے ان کو حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک آدمی کو دعا کرتے دیکھا کہ وہ دعا کر رہا تھا اور دو انگلیوں سے اشارہ کر رہا تھا (یعنی دو ہاتھوں کی ایک ایک انگلی سے) آپ نے اس کا ایک ہاتھ پکڑ لیا اور فرمایا احد، احد، ایک ایک۔ (یعنی صرف ایک ہاتھ کی ایک انگلی سے اشارہ کرو۔)

اس کو روایت کیا ہے صفوان بن عیسیٰ نے ان کو ابن عجلان نے بغیر شک کے۔ اور متن میں ارشاد ہے:

فقال رسول اللّٰه هكذا و ارشار بالسبابة

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے شہادت کی انگلی سے اشارہ کیا اور فرمایا کہ ایسے کرو۔

کثرت سے دعا مانگنے کی فضیلت

۱۱۳۵:...... ہمیں خبر دی ہے ابو عبداللہ حافظ نے اور ابوبکر بن حسن نے دونوں کو ابو العباس محمد بن یعقوب نے ان کو ابو قلابہ نے ان کو محمد بن ابراہیم نے ابو قلابہ کہتے کہ ان کا والد یہودی تھا پھر اسلام لایا اور اس کا اسلام اچھا تھا اس قرآن مجید پڑھا۔ وہ کہتے ہیں ہمیں حدیث بیان کی محمد بن مسعر نے ابو قلابہ کہتے ہیں کہ میں نے دیکھا کہ ابن عیینہ ان کی بہت تعظیم کرتے تھے۔ کہتے ہیں کہ ہمیں حدیث بیان کی داؤد عطار نے محمد بن منکدر سے ان کو جابر بن عبداللہ نے کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

(۱۱۳۳)...... أخرجه الحاكم في المستدرك (۱/۴۹۴) بنفس الإسناد وقال الحاكم : هذا حديث تفرد به الفضل بن عيسى الرقاشي عن محمد بن المنكدر ومحل الفضل بن عيسى محل من لايتوهم بالوضع. ووافقه الذهبي.

(۱۱۳۴)...... أخرجه الترمذي (۳۵۵۷) والنسائي (۳/۳۸) كلاهما عن محمد بن بشار عن صفوان بن عيسى عن ابن عجلان. به.
وقال الترمذي : حسن صحيح غريب.

لقد بارک اللہ لرجل فی حاجۃ اکثر الدعآء فیھا اُعطیھا اُو منعھا.

اللہ تعالیٰ برکت دے اس آدمی کے لئے جو حاجت میں دعا کثرت سے کرتا ہے۔عطاء ہو یا نہ ہو۔

فرماتے ہیں کہ میں نے اس کے ساتھ منکدر بن محمد بن منکدر کو حدیث بیان کی اور میں نے کہا۔ کیا آپ نے یہ اپنے والد سے سنی تھی انہوں نے کہا کہ نہیں لیکن اپنے والد کے ساتھ۔ اور ابو حازم کے ساتھ ہم عمر بن عبدالعزیز کے پاس گئے تھے۔

انہوں نے میرے والد سے کہا تھا کہ اے ابوبکر کیا ہوا کہ میں دیکھ رہا ہوں گویا کہ آپ مغموم ہیں۔ کہتے ہیں کہ ان سے ابو حازم نے کہا، جی ہاں ان پر قرضہ ہے اس کے لئے فکر مند ہیں۔ کہتے ہیں کہ عمر بن عبدالعزیز نے ان سے کہا کہ اس بارے میں کیا آپ دعا کرتے ہیں؟ انہوں نے کہا، جی کرتا ہوں۔ عمر بن عبدالعزیز نے فرمایا: بے شک اللہ تعالیٰ تیرے لئے اس میں برکت دے گا۔

اللہ تعالیٰ صاف ستھری خلوص والی دعا قبول کرتا ہے

۱۱۳۶:......ہمیں خبر دی ہے ابو نصر بن قتادہ نے ان کو ابوالفضل بن محمد بن عقیل نے ان کو جعفر فریابی نے ان کو قتیبہ بن سعید نے ان کو وکیع نے ان کو اعمش نے ان کو عمارہ نے ان کو مالک بن حارث نے ان کو عبدالرحمٰن بن یزید نے وہ کہتے ہیں کہ حضرت عبداللہ نے فرمایا تھا کہ اللہ تعالیٰ صاف ستھری دعا ہی قبول کرتے ہیں نہ تو کسی زبردستی سنوانے والے سے سن کر قبول کرتے ہیں اور نہ ہی کسی ریاکار سے نہ کسی داعی سے مگر وہ دعا قبول کرتے ہیں جو دل کی گہرائی سے ہو۔

۱۱۳۷:......ہمیں خبر دی ہے ابو نصر بن قتادہ نے ان کو ابوالحسن محمد بن حسن سراج نے ان کو یوسف بن یعقوب قاضی نے ان کو نصر بن علی نے ان کو عمر بن علی نے ان کو اعمش نے ان کو مالک بن حارث نے۔ وہ کہتے ہیں کہ ربیع بن خثیم جمعہ کے دن حضرت علقمہ کے پاس آتے تھے۔ چنانچہ ایک بار آئے اور کہا کہ میں نے قس سے سنا ہے یا یوں کہا کہ میں نے اہل کتاب کے ایک آدمی سے سنا ہے وہ کہتے ہیں، کتنی ہی دعائیں کم قبولیت والی ہوتی ہیں۔ یہ اس لئے ہے اللہ تعالیٰ دعا میں سے صرف خلوص والی اور صاف دعا قبول کرتے ہیں۔ کہتے ہیں۔ ربیع کے تعجب کو دیکھ کر حضرت علقمہ کو بھی تعجب ہوا۔ کہتے ہیں کہ عبدالرحمٰن بن یزید نے کہا آپ کو تعجب کیوں ہوا؟ کیا آپ نے حضرت عبداللہ بن مسعود سے نہیں سنا کہتے ہیں کہ بے شک اللہ تعالیٰ نہیں قبول کرتے ریاکار سے اور نہ ہی کھیل کرنے والے سے نہ دل بہلانے والے سے مگر جو شخص دل کی مضبوطی سے اور دل کی گہرائی سے دعا کرے (اس کی دعا قبول کرتے ہیں)۔

دعا کے قبولیت کا ایک موقع

۱۱۳۸:......ہمیں خبر دی ہے ابو عبداللہ حافظ نے ان کو ابوالعباس محمد بن یعقوب نے ان کو ابراہیم بن بکر مروزی نے بیت المقدس میں۔ ان کو ابو نعیم نے ان کو سفیان نے ان کو ابن خثیم نے ان کو شہر بن حوشب نے ان کو ام درداء رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرماتی ہیں کہ:

خوف ابن آدم کے دل میں ہوتا ہے جیسے پھنسیوں سے چہرے اور سر کا جانا، کیا نہیں پاتا اس کے لئے پھر جھری آنا، کپکپی سے رونگٹے کھڑے ہونا، لوگوں نے کہا جی ہاں! ہوتا ہے فرمایا پس اسی وقت دعا مانگا کرو جب یہی کیفیت پاؤ بے شک دعا اسی وقت قبول ہوتی ہے۔ (یعنی اللہ کے خوف سے جب کپکپی طاری ہو یا رونگٹے کھڑے ہوں۔)

۱۱۳۹:......ہمیں خبر دی ابو عبداللہ حافظ نے اور ابو محمد بن مقری نے دونوں کو ابوالعباس رحمۃ اللہ علیہ نے ان کو خضر نے ان کو سیار نے ان کو جعفر نے ان کو ثابت بنانی نے وہ کہتے ہیں کہ فلاں نے کہا؛ میں اس وقت کو جان لیتا ہوں جب میرا رب مجھے یاد کرتا ہے۔ لوگوں نے کہا واقعی آپ

(۱۱۳۵)......أخرجه الخطيب (۲۹۹/۳) من طريق محمد بن يعقوب. به.

جانتے ہیں جب آپ کا رب آپ کو یاد کرتا ہے؟ کہا کہ ہاں جانتا ہوں جب میں اس کو یاد کرتا ہوں تو وہ بھی مجھے یاد کرتا ہے۔ اور بے شک اس وقت کو بھی جانتا ہوں جب وہ میری دعا قبول کرتا ہے۔ لوگوں نے کہا کہ واقعی آپ جانتے جس وقت تیرا رب تیری دعا قبول کرتا ہے؟ بولے جی ہاں جس وقت میرا دل ڈرتا ہے، اور جب میری جلد پھریری آ جاتی ہے۔ جب میری آنکھیں بہتی ہیں، اور جب دعا کرنے میں مجھے شرح صدر ہوتا ہے بس اسی وقت میں سمجھ جاتا ہوں کہ میری دعا قبول ہوگئی ہے۔

امام احمد رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی حدیث میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ حدیث گذری ہے کہ آپ نے فرمایا:

آپ نرمی میں اللہ تعالیٰ کے ساتھ آشنائی رکھئے اللہ تعالیٰ سختی میں تیری پہچان رکھیں گے۔

فرشتوں کی سفارش کرنا

۱۱۴۰:......ہمیں خبر دی ابونصر بن قتادہ نے ان کو ابوالفضل محمد بن عبداللہ بن خمیرویہ نے ان کو احمد بن نجدہ نے ان کو سعید بن منصور نے ان کو ابو عوانہ نے ان کو عاصم احول نے ان کو ابوعثمان نہدی نے ان کو سلمان نے وہ فرماتے ہیں کہ:

جب کوئی آدمی اللہ تعالیٰ کو خوشی میں پکارتا رہتا ہے پھر اس پر کوئی پریشانی آن پڑے پھر وہ پکارے تو فرشتے کہتے ہیں کہ کسی ضعیف آدمی کی معروف اور جانی پہچانی آواز ہے جو کہ خوشی میں پکارتا رہتا تھا چنانچہ وہ اس کے لئے سفارش کرتے ہیں۔ اور جب کوئی آدمی خوشی میں اللہ تعالیٰ کو نہیں پکارتا رہتا پھر اس پر کوئی مشکل آن پڑے پھر وہ رب کو پکارے تو فرشتے کہتے ہیں کوئی غیر معروف آواز ہے کسی کمزور آدمی کی طرف سے جو کہ خوشی میں اللہ کو نہیں پکارتا رہتا پھر اس پر کوئی مشکل آن پڑی ہے لہٰذا فرشتے اس کے لئے سفارش نہیں کرتے۔

خوشی میں کی جانے والی دعا غمی میں کام آتی ہے

۱۱۴۱:......ہمیں خبر دی ابوالحسین بن بشران نے ان کو اسماعیل بن محمد صفار نے ان کو احمد بن منصور رمادی نے ان کو عبدالرزاق نے ان کو معمر نے ان کو ایوب نے ان کو ابوقلابہ نے وہ کہتے ہیں کہ حضرت ابودرداء نے فرمایا تھا:

اللہ کو پکارو اپنی خوشی کے ایام میں تا کہ تیری پریشانی کے ایام میں تیری دعا قبول کرے۔

کثرت سے کی جانے والی دعا قبول ہوتی ہے

۱۱۴۲:......اپنی اسناد کے ساتھ ہمیں خبر دی ہے معمر نے قتادہ سے کہ حضرت ابودرداء رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا:

جو شخص دروازہ کھٹکھٹانے کی کثرت کرتا ہے قریب ہے کہ اس کے لئے دروازہ کھول دیا جائے اور جو شخص کثرت سے دعا کرتا ہے قریب ہے کہ اس کی دعا قبول کرلی جائے۔

کثرت کے ساتھ دعا کرو

۱۱۴۳:......ہمیں خبر دی ہے ابونصر بن قتادہ نے ان کو ابوالحسن سراج نے۔ ان کو ابوشعیب حرانی نے ان کو حماد بن سلمہ نے ان کو ثابت نے اور

(۱۱۳۹)......أخرجه أبونعيم فى الحلية (۳۲۴/۲) من طريق جعفر. به.

(۱)...... سبق برقم ۱۰۷۴

(۱۱۴۱)......أخرجه أحمد فى الزهد (۵٦/۲/دار الفكر الجامعي) من طريق حماد بن زيد عن أيوب. به.

حمید نے اور علی بن یزید نے اور یونس نے ان کو حسن نے یہ کہ حضرت ابودرداء فرمایا کرتے تھے۔ کثرت سے دعا کیا کرو جو شخص کثرت سے دروازہ کھٹکھٹاتا ہے قریب ہے کہ اس کے لئے دروازہ کھول دیا جائے۔

یونس علیہ السلام راحت کے زمانے میں کثرت سے نماز پڑھتے تھے

۱۱۴۴:......ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوبکر بن بالویہ نے ان کو محمد بن شاذان نے ان کو سعید بن سلیمان نے ان کو ابوحمزہ عطار نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا جس وقت ان سے اس آیت کے بارے میں پوچھا گیا تھا۔

فلو لا انه كان من المسبحين (الصافات ۱۴۳)

(یونس علیہ السلام اگر میری تسبیح نہ کرتے۔ (تو قیامت تک مچھلی کے پیٹ میں رہتے)۔

فرماتے ہیں کہ حضرت یونس علیہ السلام آسانی کے زمانے میں کثرت سے نماز پڑھتے تھے۔

پہلے جمع شدہ دعا کی پونجی مشکل وقت میں کام آتی ہے

۱۱۴۵:......ہمیں خبر دی ہے ابوعبداللہ حافظ نے ان کو علی بن حمشاد نے ان کو موسیٰ بن ہارون نے ان کو ابوموسیٰ انصاری نے ان کو حسین بن زید نے ان کو عمر بن علی نے وہ کہتے ہیں میں نے سنا علی بن حسین سے وہ فرماتے تھے۔

میں نے دعا میں پیش قدمی کے علاوہ بندے کے لئے (مصیبت میں کام آنے والی) کوئی چیز نہیں دیکھی (جب پہلے سے دعا کرتا رہتا ہے تو) جب بھی کوئی آزمائش آن پڑتی تو اس کے لئے اسی (سابقہ جمع شدہ) دعا میں سے قبول کر لی جاتی ہے۔

عمرو بن علی کہتے ہیں کہ علی بن حسین (کی عادت تھی کہ) جب وہ کسی چیز کا خوف محسوس کرتے تو دعا کرنے میں سخت کوشش کرتے۔

اپنے رب کے آگے چھوٹے بچے کی طرح ہو جائیے

۱۱۴۶:......ہمیں خبر دی ہے ابوعبداللہ حافظ نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا ابوالفضل محمد بن ابراہیم بن فضل سے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا ابو العباس محمد بن اسحٰق سے وہ کہتے تھے کہ میں نے سنا ابراہیم بن سری سقطی سے انہوں نے سنا اپنے والد سے وہ کہتے تھے۔

کہ چھوٹے بچے کی طرح ہو جاؤ، جب وہ اپنے ماں باپ سے کسی شئی کی خواہش کرتا ہے تو ان کی جان نہیں چھوڑتا اپنی بات پر اڑ کر رونے بیٹھ جاتا ہے، آپ بھی اسی کی طرح ہو جائیے۔ جب آپ اپنے رب سے مانگیں اور وہ تجھے وہ چیز نہ دے تو آپ ہی اس پر رونا شروع کر دیں۔

شیطان کی دعا کا قبول ہونا

۱۱۴۷:......ہمیں خبر دی ہے ابوزکریا بن ابواسحٰق نے ان کو ابوالقاسم نے حسن بن محمد عسکری نے ان کو محمد بن خلف نے ان کو یعقوب بن اسحٰق نے وہ کہتے ہیں کہ انہوں نے سنا اپنے والد سے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا ابن عیینہ سے وہ فرماتے تھے۔

کہ تم لوگ دعا مانگنا نہ چھوڑو۔ اور تم لوگ جو کچھ اپنے نفسوں کے بارے جانتے ہو وہ چیز تمہیں دعا مانگنے سے نہ روکے۔ اللہ تعالیٰ نے تو ابلیس کی دعا بھی قبول فرمائی تھی۔ حالانکہ وہ تمام مخلوق سے بدتر ہے۔ اس نے کہا تھا۔

فانظر نی الیٰ یوم یبعثون. قال فانک من المنظرین (الحجر ۳۶-۳۷)

(۱۱۴۴)......عزاه السيوطي في الدر (۲۸۹/۵) إلى ابن أبي حاتم والحاكم والمصنف.

أخرجه الحاكم في المستدرك (۵۸۴/۲) بنفس الإسناد.

مجھے قیامت تک (زندہ رہنے کی) مہلت دیجئے۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا بے شک آپ کو مہلت ہے۔

بغیر عمل کے دعا کرنے والے کی مثال

۱۱۴۸:..... ہمیں خبر دی ہے ابومحمد سکری نے بغداد میں ان کو اسماعیل بن محمد صفار نے ان کو احمد بن منصور نے ان کو عبدالرزاق نے ان کو معمر نے ان کو سماک نے انہوں نے سنا وہب سے وہ کہتے تھے:

عمل کے بغیر دعا کرنے والا کمان کے چلہ بغیر تیر اندازی کرنے والے جیسی ہے۔

۱۱۴۹:..... ہمیں خبر دی ابوالحسین بن فضل نے ان کو عبداللہ بن جعفر نے ان کو یعقوب بن سفیان نے۔ ان کو سعید بن اسد نے ان کو حمزہ نے ان کو ابن شوذب نے۔ کہتے ہیں کہ محمد بن واسع نے کہا۔

تقویٰ کے ساتھ تھوڑی سی دعا کافی ہے جیسے ہانڈی کو تھوڑا سا نمک کافی ہوتا ہے۔

ہمیشہ سچی دعا مانگنی چاہئے

۱۱۵۰:..... ہمیں خبر دی ہے ابوطاہر فقیہ نے ان کو ابوبکر قطان نے ان کو احمد بن یوسف نے ان کو محمد بن یوسف نے کہتے ہیں کہ سفیان نے ذکر کیا ہے عمرو بن میمون سے انہوں نے طاؤس سے وہ کہتے ہیں۔

سچائی دعا میں کفایت کرتی ہے جیسے نمک طعام میں کفایت کرتا۔

دعا توجہ کے ساتھ مانگنا

۱۱۵۱:..... میں نے سنا ابوعبدالرحمٰن سلمی سے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا عبداللہ بن محمد دمشقی سے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا ابوبکر شبلی سے کہتے تھے کہ اللہ تعالیٰ کا یہ فرمان:

ادعونی استجب لکم　(غافر ۶۰)

اس کا مطلب ہے:

ادعونی بلاغفلة استجت لکم بلامهلة

کہ مجھے بلا غفلت کے پکارو میں بلا تاخیر تمہارے لئے قبولیت کروں گا۔

دعا میں عاجزی

۱۱۵۲:..... ہمیں خبر دی ہے ابوحازم حافظ نے وہ فرماتے ہیں میں نے سنا محمد بن اسماعیل علوی سے وہ کہتے تھے کہ میں نے سنا محمد بن اسماعیل بن موسیٰ سے وہ کہتے تھے کہ میں نے سنا یحییٰ بن معاذ رازی سے وہ کہتے تھے۔ الٰہی میں تجھ سے انتہائی عاجزی کے ساتھ سوال کرتا ہوں تو مجھے انتہائی فضل کے ساتھ عطا فرما۔

۱۱۵۳:..... اپنی اسناد کے ساتھ (محمد بن اسماعیل بن موسیٰ) کہتے کہ میں نے یحییٰ بن معاذ رازی سے سنا کہتے تھے کہ میں گناہ کی وجہ سے دعا سے کیسے رک جاؤں حالانکہ میں تجھے نہیں دیکھتا کہ تو گناہ کی وجہ سے عطا کرنے سے رک جائے۔

(۱۱۵۱)..... أخرجه أبونعیم فی الحلیة (۱۰/ ۳۶۸) عن ابی القاسم عبدالسلام بن محمد المخرمی عن الشبلی. به.

(۱۱۵۳)..... أخرجه أبونعیم فی الحلیة (۱۰/ ۵۱) عن محمد عن الحسن عن یحیی. به.

۱۱۵۴:......ہمیں خبر دی ہے ابو حازم نے انہوں نے سنا احمد بن خلیل حافظ سے انہوں نے سنا احمد بن یعقوب سے انہوں نے سنا ابو العباس بن حکمویہ سے انہوں نے سنا ابوزکریا یحییٰ بن معاذ رازی سے وہ کہتے ہیں کہ آپ دعا کی قبولیت میں تاخیر بالکل نہ سمجھئے جس وقت آپ دعا کرتے ہیں، حالانکہ آپ نے خود گناہوں کے ساتھ اس کے راستے بند کر لئے ہیں۔

دل وزبان دونوں کا دعا میں متحد ہونا

۱۱۵۵:......تحقیق ہمیں خبر دی ہے ابوسعید احمد بن محمد بن خلیل نے ان کو احمد بن حسن بن یعقوب نے پھر اسی حدیث کو ذکر کیا ہے۔

۱۱۵۶:......ہمیں خبر دی ہے ابو عبداللہ حافظ نے اور ابو محمد بن ابو حامد مقری نے ان دونوں کو ابو العباس رحمۃ اللہ علیہ نے ان کو خضر بن ابان نے ان کو یسار بن حاتم نے ان کو جعفر بن سلیمان نے ان کو مالک بن دینار نے وہ فرماتے ہیں کہ ہمیں خبر پہنچی ہے کہ بنی اسرائیل اپنی ایک پناہ گاہ کی طرف یا اپنے نکلنے کی جگہ کی طرف نکلے تو انہیں کہا گیا تھا۔اے بنی اسرائیل تم اپنی زبانوں کے ساتھ تو تم مجھے پکارتے ہو حالانکہ تمہارے دل مجھ سے دور ہیں۔لہٰذا تم جو راہب بنتے ہو یا ڈر ظاہر کرتے ہو وہ باطل ہے۔

۱۱۵۷:......اسی مذکورہ سند کے ساتھ ہمیں بات بیان کی مالک بن دینار نے وہ فرماتے ہیں کہ مجھے خبر پہنچی ہے کہ بنی اسرائیل اپنے مخرج اور راستے کی طرف نکلے جس کے بارے اللہ نے ان کی طرف الہام کیا تھا کہ تم میدان خاص کی طرف نکل جاؤ (اور دعا کے لئے) میری طرف اپنے ہاتھوں کو اٹھاؤ، جن ہاتھوں کے ساتھ تم نے خون بہایا تھا اور جن کے ساتھ تم نے اپنے پیٹوں کو حرام سے بھرا تھا۔اب جب کہ میرا غضب تمہارے اوپر شدید ہو گیا ہے تو تم مجھ سے آگے نہیں بڑھے مگر دوری میں (یعنی دور تر ہی ہو گئے ہو۔)

۱۱۵۸:......ہمیں خبر دی ہے ابو الحسین بن بشران نے ان کو ابو علی حسین بن صفوان نے ان کو عبداللہ بن محمد قرشی نے ان کو عبدالرحمٰن بن صالح نے ان کو اشجعی نے ان کو ابو کدینہ نے ان کو لیث نے وہ فرماتے ہیں۔

کہ اللہ تعالیٰ نے انبیاء بنی اسرائیل میں سے کسی ایک نبی کی طرف وحی کی تھی کہ تیری قوم کے لوگ اپنی زبانوں سے مجھے پکارتے ہیں حالانکہ ان کے دل مجھ سے دور ہیں، انہوں نے میری طرف اپنے ہاتھ اٹھائے ہوئے ہیں مجھ سے خیر مانگ رہے ہیں حالانکہ انہوں نے اپنے گھروں کو مال حرام سے بھر رکھا ہے۔اور اب جب کہ میرا غضب ان پر شدید ہو چکا ہے (یعنی اب وہ مجھ سے دعا کرتے ہیں۔)

دعا کی قبولیت کا ایک اور نسخہ

۱۱۵۹:......ہمیں خبر دی ہے ابو الحسین بن بشران نے ان کو علی بن محمد مصری نے ان کو سلیمان بن اشعب نے ان کو اسد بن موسیٰ نے ان کو فضیل بن مرزوق نے ان کو عدی بن ثابت نے ان کو ابو حازم نے ان کو ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

یاایها الناس ان اللہ عزوجل طیب لا یقبل الا طیبا، وان اللہ عزوجل امر المؤمنین بما امربه المرسلین فقال (یا ایها الرسل کلوا من الطیبت) (المؤمنون ۵۱)

وقال یاایها الذین امنوا کلوا من طیبات مارزقنا کم (البقرہ ۱۷۲)

(۱۱۵۴)......أخرجه أبونعيم في الحلية (۱۰/۵۳) من طريق أبي العباس بن حكويه. به.

(۱۱۵۶)......أخرجه أبونعيم (۲/۳۶۲) من طريق سيار به.

(۱۱۵۸)......أبو كدينة هو يحيى بن الملهب البجلي روى عن ليث بن أبي سليم روى عنه الأشجعي عبيدالله بن عبدالرحمن.

اے لوگو بے شک اللہ عز وجل پاک ہے وہ پاک شئی کے سوا قبول نہیں کرتا، اور بیشک اللہ عز وجل نے اہل ایمان کو بھی وہی حکم دیا ہے جس کا حکم رسولوں کو دیا ہے۔ اور فرمایا کہ اے رسولو پاکیزہ چیزوں میں سے کھاؤ۔ اور ارشاد فرمایا کہ اے اہل ایمان ہم نے تمہیں پاکیزہ رزق دیا ہے اس میں سے کھاؤ پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے آدمی کا ذکر فرمایا۔ جو لمبا سفر کرتا ہے۔

اشعث اغبر یمدیدہ الی السمآء یارب یارب ومطعمہ حرام ومشربہ حرام. وملبسہ حرام، وغذی با لحرام فانّٰی یستجاب لہ.

بسا اوقات انسان بکھرے ہوئے بالوں والا غبار آلود چہرے والا آسمان کی طرف پریشان حال ہاتھ اٹھاتا ہے اے میرے رب اے میرے رب کہہ کر پکارتا ہے۔ حالانکہ اس کا کھانا حرام کا ہوتا ہے۔ اس کا پینا حرام کا ہوتا ہے اور پہناوا اور لباس حرام سے ہوتا ہے (الغرض) پوری پرورش حرام کے ساتھ ہوتی ہے، پھر کہاں سے قبولیت ہوگی اس کے لئے۔

اس کو امام مسلم نے صحیح میں ایک اور طریقہ سے فضیل بن مرزوق سے روایت کی ہے۔

۱۱۶۰:..... ہمیں حدیث بیان کی ہے سید ابوالحسن محمد بن حسین علوی نے ان کو ابو حامد بن سرقی نے ان کو علی بن حسن بن ابوعیسیٰ ہلالی نے ان کو ابراہیم بن سلیمان زیات نے ان کو سفیان ثوری نے ان کو فضیل بن مرزوق نے پھر اس نے مذکورہ حدیث ذکر کی ہے۔ سوائے اس کے کہ اس نے اس کے شروع میں یاایھاالناس نہیں کہا۔

۱۱۶۱:..... ہمیں خبر دی ہے ابواسحٰق ابراہیم بن محمد بن ابراہیم نے ان کو ابواحمد محمد بن احمد بن غطریف نے ان کو ابویعقوب اسحاق بن ابراہیم ہزار نے ان کو حسن بن عبدالعزیز نے ان کو سعید بن داؤد نے ان کو معتمر نے ان کو ان کے والد نے وہ کہتے ہیں حضرت لقمان حکیم نے اپنے بیٹے سے کہا تھا اے بیٹے تم کثرت کے ساتھ یہ قول پڑھا کرو بے شک اللہ تعالیٰ کی کچھ (قبولیت) کی ساعات ہوتی ہیں ان ساعات میں کوئی سائل خالی واپس نہیں کیا جاتا۔

دعا میں اپنی عبادت کا جزا مانگنا منع ہے

۱۱۶۲:..... ہمیں خبر دی ہے ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوالعباس محمد بن یعقوب نے ان کو خضر بن ابان نے ان کو سیار بن حاتم نے ان کو جعفر بن سلیمان نے ان کو ثابت نے وہ فرماتے ہیں:

ایک آدمی نے ستر سال تک اللہ تعالیٰ کی عبادت کی تھی، اور وہ اپنی دعا میں یہ کہتا تھا۔ اے میرے رب مجھے میرے عمل کی جزا عطا فرما۔ اے میرے رب مجھے میرے عمل کی جزا عطا فرما۔ لہٰذا اس کا انتقال ہوگیا تو اسے جنت میں داخل کر دیا گیا وہ جنت میں چالیس سال رہا، جب اس کے چالیس سال پورے ہوئے تو اسے کہا گیا کہ جنت سے نکل جا۔ تم نے اپنے عمل کی جزا پوری کر لی ہے۔ لہٰذا وہ اپنے ہاتھوں میں پھینک دیا گیا۔ چنانچہ وہ کہنے لگا کہ دنیا میں میں کس چیز پر یقین کروں؟ دنیا میں اس نے کوئی ایسی چیز نہ پائی جو اللہ تعالیٰ سے دعا کرنے اور اس کی بارگاہ میں عاجزی وزاری کرنے سے زیادہ یقینی ہو۔

چنانچہ یہ کہنا شروع کیا اے میرے رب، میں نے تیرے بارے میں سنا حالانکہ میں دنیا میں تھا کہ تو ہی لغزشوں سے صرف نظر کرتا ہے لہٰذا تو ہی میری اس لغزش سے صرف نظر فرما چنانچہ وہ بدستور جنت میں چھوڑ دیا گیا۔ واللہ تعالیٰ اعلم وعلمہ اتم۔

(۱۱۵۹)..... أخرجه مسلم (۷۰۳/۲) من طريق أبي أسامة عن فضيل. به.

ایمان کا تیرھواں شعبہ

اللہ تعالیٰ پر بھروسہ کرنا اور ہر چیز میں اللہ تعالیٰ کے حکم کو تسلیم کرنا

اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

الذین قال لهم الناس ان الناس قد جمعوا لكم فاخشوهم فزادهم ایماناً
وقالوا حسبنا اللّٰه ونعم الوكيل (آل عمران ۱۷۳)

وہ لوگ جنہیں کہا لوگوں نے کہ لوگ تمہارے خلاف اکٹھے ہوگئے ہیں لہٰذا ان سے ڈرو (اس بات نے) ان کا ایمان اور زیادہ کر دیا۔ اور انہوں نے کہا ہمیں اللہ ہی کافی ہے اور وہ بہترین کارساز ہے۔

اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی اور رسول صلی اللہ علیہ وسلم سے فرمایا:

ان ينصركم اللّٰه فلا غالب لكم وان يخذلكم فمن ذالذی ينصركم من بعده
وعلى اللّٰه فليتوكل المؤمنون (آل عمران ۱۶۰)

اگر اللہ تعالیٰ تمہاری مدد فرمادے تو کوئی بھی تمہارے اوپر غالب نہیں ہے اور اگر وہ تمہیں بے یارومددگار چھوڑ دے تو کون ہے جو اس کے سوا تمہاری مدد کرے اور اللہ پر ہی مؤمنوں کو بھروسہ کرنا چاہئے۔

ارشاد باری تعالیٰ ہے:

انما المؤمنون الذين اذا ذكر اللّٰه وجلت قلوبهم واذاتليت عليهم
اياته زادتهم ايماناً وعلى ربهم يتوكلون (الانفال ۲)

بے شک مؤمن وہ لوگ ہیں کہ جس وقت اللہ تعالیٰ کا تذکرہ ہوتا ہے تو ان کے دل کانپ جاتے ہیں اور جس وقت ان پر اللہ تعالیٰ کی آیات پڑھی جاتی ہیں تو ان کا ایمان بڑھ جاتا ہے اور وہ اپنے رب پر بھروسہ کرتے ہیں۔

اور ارشاد ہے:

ومن يتوكل على اللّٰه فهو حسبه (الطلاق ۳)
جو شخص اللہ تعالیٰ پر بھروسہ کرتا ہے پس وہی اس کو کافی ہے۔

اور ان کے علاوہ دیگر وہ آیات بھی ہیں جن میں اللہ تعالیٰ نے توکل کا ذکر فرمایا۔

خلاصہ کلام

امام رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا۔ کہ توکل کا خلاصہ معاملے کو اللہ تعالیٰ کے سپرد کرنا اور اس پر پکا یقین رکھنا ہے۔ اہل بصیرت نے اس میں اختلاف کیا ہے۔

بعض نے کہا ہے کہ صحیح توکل وہ ہے جو اسباب کے کٹ جانے ختم ہو جانے سے ہو، جب سبب آ جائے مقصود کے لئے تو توکل نفع دیتا ہے۔

کچھ دوسرے لوگوں نے کہا کہ ہر وہ معاملہ جس میں اللہ تعالیٰ نے اپنے بندوں کے لئے کوئی طریقہ بیان فرمادیا ہے تاکہ اس راستہ پر چلیں جب انہیں وہ پیش آجائے۔ تو ان سے توکل اس راستے پر چلنے میں واقع ہوگا۔ اور مقصود کی طرف اس کو بطور سبب اختیار کرنا، اگر وہ یہ راستہ اختیار کریں اللہ تعالیٰ پر یہ بھروسہ کرتے ہوئے کہ اللہ تعالیٰ ان کی کوشش کو کامیاب کرے گا اور ان کی مراد تک انہیں پہنچائے گا تو وہ حکم کو اس بارے میں

بجالانے والے ہوں گے۔ اور جو شخص اسباب کو اختیار کئے بغیر جو اللہ نے اسباب بنائے ہوں توکل کرے۔ یعنی توکل کو اسباب سے خالی اور علیحدہ کردے اور اللہ نے جو حکم دیا ہے اس کے اوپر عمل نہ کرے۔ اس نے گویا اس بارے میں اللہ کے حکم پر عمل نہیں کیا۔

دم کرنے کا بیان

۱۱۶۳:......ہمیں خبر دی ہے ابوعبداللہ حافظ نے ان کو خبر دی ہے ابوبکر بن عبداللہ نے ان کو حسن بن سفیان نے ان کو زکریا بن یحییٰ نے ان کو ہشیم نے ان کو حصین نے وہ فرماتے ہیں کہ میں حضرت سعید بن جبیر کے پاس ٹھہرا ہوا تھا۔ انہوں نے ایک رات کو پوچھا کہ تم میں سے اس ستارے کو کس نے دیکھا جو آج گذرنے والی رات میں ٹوٹا ہے؟ کہتے کہ میں نے کہا کہ، میں نے دیکھا تھا۔ پھر اپنے بارے میں فرمایا کہ میں نماز میں نہیں تھا مگر مجھے ڈنس لیا گیا تھا کہتے ہیں کہ میں نے پوچھا کہ پھر تم نے کیا کیا؟ سعید نے جواب دیا کہ میں نے دم پھونک کروایا۔ یا خود کیا۔ حصین کہتے ہیں کہ میں نے پوچھا کہ اس بات پر آپ کو کس چیز نے تیار کیا؟ اس نے کہا اس حدیث نے جو ہمیں شعبی نے بیان کی تھی۔ انہوں نے کہا کہ تمہیں شعبی نے کیا بیان کیا تھا؟ کہتے ہیں کہ میں نے کہا ہمیں حدیث بیان کی بریدہ بن حصیب نے انہوں نے کہا کہ:

لا رقية الا من عين او حمة

دم کرنا (یا منتر پڑھنا یا جھاڑنا) نہیں ہوتا مگر صرف نظر بد سے یا بخار سے۔

کہتے ہیں کہ میں نے کہا، ہمیں حدیث بیان کی تھی بریدہ بن حفص سے کہ انہوں نے کہا:

لا رقية الا من عين او حمة

دم یا جھاڑنا تو صرف نظر بد کے لئے اور بخار کے لئے ہوتا ہے۔

کہتے ہیں۔ پھر حضرت سعید بن جبیر نے فرمایا: تحقیق درست کیا اس نے جو وہاں تک پہنچا، جہاں سے اس نے سنا۔ اس کے بعد سعید بن جبیر نے فرمایا کہ ہمیں حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے حدیث بیان کی تھی کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

کہ میرے اوپر امتیں پیش کی گئی تھیں، چنانچہ میں نے کسی نبی کو دیکھا کہ اس کے ساتھ نو دس بندوں کی جماعت تھی۔ بعض نبی ایسے تھے کہ اس کے ساتھ ایک یا دو آدمی تھے۔ کوئی نبی ایسا تھا کہ اس کے ساتھ کوئی ایک آدمی بھی نہیں تھا۔ اچانک میرے لئے ایک بڑی جماعت اٹھا کر پیش کی گئی میں نے پوچھا کہ کیا یہ میری امت ہے، بتایا گیا کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام اور ان کی قوم ہیں۔

مگر آپ بالائی کنارے کی طرف نگاہ ڈالئے میں نے دیکھا تو ایک بہت بڑی جماعت تھی۔ اس کے بعد مجھ سے کہا گیا کہ آپ اس دوسری طرف بھی دیکھئے یہاں تو پہلے سے بھی بہت بڑی جماعت تھی پھر کہا گیا کہ یہ آپ کی امت ہے ان کے ساتھ ستر ہزار لوگ ایسے میں جو بغیر حساب کتاب اور بغیر عذاب کے جنت میں جائیں گے۔

اس کے بعد نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اٹھ کر اندر چلے گئے۔ اور لوگ اس بارے میں باہم بحث کرنے لگے، کہ وہ ستر ہزار کون ہوں گے جو بغیر حساب وعذاب کے جنت میں جائیں گے؟ تو بعض نے بعض سے کہا، شاید یہ وہ لوگ ہوں گے جنہوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی صحبت اختیار کی ہوگی۔ بعض نے کہا کہ یہ وہ لوگ ہوں گے جو اسلام میں پیدا ہوئے اور کبھی اللہ کے ساتھ شریک نہیں کیا ہوگا ۔ اور کئی باتیں ذکر کیں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ان کے پاس واپس تشریف لائے اور پوچھا کہ تم لوگ کس چیز میں بحث کررہے تھے؟ لوگوں نے آپ کو بتایا کہ وہ کیا کہہ رہے تھے۔ تو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، یہ وہ لوگ ہوں گے جنہوں نے نہ تو کبھی آگ سے داغ دلوایا ہوگا۔ اور نہ ہی کبھی منتر جادو کروایا ہوگا اور نہ کبھی بدشگونی پکڑلی ہوگی اور اپنے رب پر بھروسہ کیا ہوگا۔ لہٰذا حضرت عکاشہ بن محصن اسدی اٹھ کھڑے ہوئے اور عرض کرنے لگے، کیا

میں ان میں سے ہوں گا اے اللہ کے رسول؟ آپ نے فرمایا کہ تو ان میں سے ہوگا۔اس کے بعد ایک دوسرا آدمی اٹھ کھڑا ہوا۔اس نے بھی یہی سوال کیا۔تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تجھ سے پہلے عکاشہ سبقت لے گیا ہے۔

بخاری ومسلم نے اپنی صحیح میں اس کو حدیث ہشیم وغیرہ سے نقل کیا ہے۔

اور حدیث بریدہ میں جھاڑ پھونک کی رخصت مذکور ہے۔اور اس کو اسماعیل بن زکریا نے روایت کیا ہے ان کو مالک بن مغول نے ان کو حصین نے ان کو شعبی نے ان کو عمران بن حصین نے انہوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے مرفوع روایت کی ہے کہ آپ نے فرمایا **لارقية الا مـن عين او حمة**۔دم پھونک نظر بد اور بخار کے لئے ہوتا ہے۔

واللہ اعلم کہ نظر اور بخار کے لئے دم پھونک زیادہ بہترین اس لئے کہ ان میں نقصان زیادہ ہے بخار زہریلی چیزوں کا زہر ہوتا ہے۔اور سعید بن جبیر کی روایت ابن عباس سے ہے۔

شیخ حلیمی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں

شیخ حلیمی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا ممکن ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی ایسے لوگوں سے مراد وہ لوگ ہوں جو دنیا کے حالات ومعاملات سے غافل تھے اور دنیا میں آفات وعوارض کے لئے جو قدرت کی طرف سے اسباب موجود ہیں وہ لوگ ان سے یکسر غافل اور بے خبر تھے، لہذا (وہ اپنی فطری سادگی کی بنا پر) یہ نہیں جانتے تھے کہ داغ دینا کیا ہے؟ جادو منتر کیسے ہوتا ہے؟ اور وہ مذکورہ چیزوں کے قائم مقام اور متبادل بھی کچھ نہیں جانتے تھے سوائے اللہ سے دعا مانگنے اور اللہ کو مضبوطی سے پکڑنے کے۔

(اور اس مذکورہ امکان اور احتمال کی تائید اس حدیث سے بھی ہوتی ہے) جو نبی کریم سے مروی ہے:

"اکثر اهل الجنة البله"

اہل جنت کی اکثریت سادہ اور بھولے بھالے ہوں گے۔

کہا گیا ہے کہ دنیا کی لذات سے اور دنیا کی زینت سے اور اس میں جو دنیا کے حیلے اور مکر وفریب ہیں ان سے غافل تھے اور ان سے بھولے بھالے تھے۔ان کو نہیں جانتے ہوں گے۔

(ایسی ہی نیک خواتین کے بارے میں اللہ فرماتے ہیں۔)

ان الذين يرمون المحصنات الغافلات المؤمنات (النور ۲۳)

بے شک وہ لوگ جو پاک دامن (گناہ سے اور بدکاری سے) غافل وبے دھیان ایمان والی عورتوں کو زنا کی تہمت لگاتے ہیں۔

اللہ تعالیٰ نے ایسی عورتوں کو۔غافلات فرمایا ہے یعنی جو بدکاری سے غافل ہیں جن کا اس طرف دھیان بھی نہیں ہے۔(مترجم)

کہا گیا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے آیت میں غافلات، سے وہ عورتیں مراد لی ہیں جن کو بدکاری کی تہمت لگائی جاتی ہے حالانکہ وہ تو اس کو سوچتی تک نہیں ہیں۔اور نہ ہی بے حیائی کا تصور کبھی ان کے دل میں گذرا ہے اور نہ ہی انہیں اس بات کی ہمت ہوسکتی ہے (چشم تصور سے دیکھئے اور سوچئے کہ وہ برائی سے بے دھیان اور غافل عورتیں کیسی سادہ اور بھولی بھالی ہوں گی؟) ایسے لوگوں کے بارے میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مذکورہ حدیث میں تعریف فرمائی ہے کہ وہ لوگ بھی مذکور چیزوں سے غافل اور بے خبر ہوں گے معالجوں کے علاج سے۔منتر پڑھنے والوں کے منتر اور جادو اور جھاڑ سے اور ان چیزوں میں سے کسی چیز کو وہ اچھا بھی نہیں سمجھتے ہوں گے اور نہ ہی اس کو استعمال کریں گے ایسے ہی ستر ہزار بغیر حساب

(۱۱۶۳)......أخرجه البخاری (۱۴۰/۸) ومسلم (۱۹۹/۱ . ۲۰۰) من طريق هشيم. به.

کتاب کے جنت میں جائیں گے۔

(یعنی اس حدیث میں ان لوگوں کی تعریف مذکور ہے۔ ورنہ بعض مواقع پر اکتواء اور داغ دینا ثابت ہے۔ (مترجم)

چنانچہ اس کے جواز پر اس حدیث سے استدلال کیا گیا ہے جس میں ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے خود حضرت

❶......اسعد بن زرارہ صحابی کو کانٹا چبھ جانے کی وجہ سے داغ دیا تھا یا دلوایا تھا۔

❷......اور ایک دوسرے موقع پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت ابی بن کعب کی طرف ایک طبیب کو بھیجا تھا اس نے ان کی رگ کاٹی تھی پھر اس کو داغ دیا تھا۔ یہ واقعے داغ دینے کی رخصت پر دلیل ہیں۔

امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا:

۱۱۶۴:......پھر تحقیق ہم نے روایت کی ہے حضرت سعید بن جبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے انہوں نے حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔

الشفآء فی ثلاثة. فی شرطة محجم، اوشربة عسل. او کیة بنار، و انا انهی امتی عن الکی.

تین چیزوں سے شفا ہے۔ ❶......یا پچھنے لگانے سے۔ ❷......یا شہد پینے میں۔ ❸......یا آگ کے ساتھ داغ دینے میں۔

اور میں اپنی امت کو داغ دینے سے روکتا ہوں۔

یہ قول آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسعد بن زرارہ کے قصے کے بعد ہی ارشاد فرمایا۔ اور زیادہ قرین قیاس ہے کہ ابی بن کعب کے قصے کے بھی بعد یہ نہی وارد ہوئی ہو۔ واللہ اعلم مگر بطور تنزیہ، بطور تحریم نہ ہو۔ کیونکہ بعینہ یہی حدیث حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ہے کہ آپ نے فرمایا:

ان کان فی شئی من ادویتکم خیر ففی شرطة حجام. او شربة عسل او لدغة بنار و ما احب ان اکتوی.

اگر کسی چیز میں تمہاری دواؤں میں سے خیر (شفا) ہے تو وہ پچھنے لگانے والے کے پچھنا میں یا شہد کا گھونٹ، یا آگ کا ڈسنا (یعنی داغ لگانا) اور میں آگ کے ساتھ داغ دینے کو پسند نہیں کرتا۔

یہ حدیث دلالت کرتی ہے کہ یہ نہی غیر تحریم پر مبنی ہے۔ (یعنی نہی تحریمی نہیں بلکہ تنزیہی ہے۔)

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے داغنے سے منع فرمایا

۱۱۶۵:......ہم نے روایت کیا ہے عمران بن حصین سے کہ انہوں نے کہا ہمیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے داغ دینے سے منع فرمایا تھا۔ مگر اس کے باوجود ہم نے داغ دیئے لہٰذا ہم نہ ہی کامیاب ہوئے اور نہ ہی نجات پائی۔"

اس روایت میں بھی اس بات کی دلیل ہے کہ نہی غیر تحریمی ہے، کیونکہ اگر نہی تحریمی ہوتی تو عمران بن حصین رضی اللہ تعالیٰ عنہ نہی کا علم ہونے کے باوجود داغ نہ دیتے، ہاں یہ کہہ سکتے ہیں کہ نہی تنزیہی تھی لہٰذا انہوں نے مکروہ اور غیر مناسب کا ارتکاب کیا، لہٰذا ان سے وہ فرشتہ الگ ہو گیا جو انہیں سلام کرتا تھا لہٰذا وہ اس پر افسردہ ہو گئے تھے۔ اس لئے انہوں نے وہ قول کیا جو اوپر مذکور ہوا ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں منع کیا تھا ہم نے داغ دینے کا کام کیا لہٰذا ہم ناکام ہوئے۔

(۱۱۶۴)......أخرجه البخاری (۱۰/۱۳۷ فتح) من طریق سالم الأفطس عن سعید بن جبیر. به.

داغنے کی تحقیق

پھر تحقیق روایت کی گئی ہے کہ وہ فرشتہ ان کی موت سے پہلے ان کے پاس واپس آ گیا تھا۔
جب داغ دینا ان احادیث کی رو سے مکروہ ہے، تو اس کا حکم بھی تمام اسباب سے جدا ہے وہ اسباب جن میں کراہت نہیں ہے۔ کیونکہ اس کا تارک تعریف کا مستحق ہے۔ جس کا ہم پہلے ذکر کر چکے ہیں۔
بہرحال باقی رہا منتر اور (جھاڑ پھونک) ہم اسکے بارے میں رخصت نقل کر چکے ہیں، بس اس کے جو کتاب اللہ سے معلوم ہوا ہے۔ یا اس کا ذکر بغیر کراہت کے ہے۔ باقی کراہت اس میں ہے جسے ہم نہیں جانتے۔
یہود کی زبان سے یا دیگر کی زبان سے۔ لہٰذا جو چیز مکروہ ہے اس کا تارک اس مذکورہ تعریف کا مستحق ہے۔ واللہ اعلم۔
اور احتمال ہے کہ یہی مراد ہو اس حدیث سے جس کو غفار بن مغیرہ بن شعبہ نے اپنے والد سے روایت کیا ہے انہوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ نے فرمایا:

من اکتوی او استوقی فقد بری من التوکل.

جو شخص داغ دیتا ہے یا منتر پڑھواتا ہے (دم چھو کرواتا ہے) تحقیق وہ توکل سے بری ہو جاتا ہے۔

۱۱۶۶:..... ہمیں خبر دی ہے ابوبکر بن فورک نے ان کو عبداللہ بن جعفر نے ان کو یونس بن جبی نے ان کو شعبہ نے ان کو منصور نے ان کو مجاہد نے ان کو غفار بن مغیرہ بن شعبہ نے ان کو ان کے والد نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا،

لم یتوکل من استوفی اوا کتوی.

جس نے داغ دیا یا جس نے جادو منتر کیا اس نے توکل نہیں کیا۔

امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ کا قول

امام احمد حنبل رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا
کہ یہ بات (یعنی جس نے داغ والا عمل کیا یا منتر یعنی جھاڑ پھونک کرائی اس نے اللہ پر توکل نہیں کیا) اس لئے کہ اس انسان نے ایسے عمل کا ارتکاب کیا جس سے بچنا مستحب تھا یعنی داغ دینے سے اور منتر یعنی دم پھونک سے، اس لئے کہ اس میں ڈر ہے اور خطرہ ہے۔ اور جھاڑ پھونک اس چیز کے ساتھ جو نہیں جانی گئی کتاب اللہ سے۔ یا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے (استرقاء اور اکتوی عدم توکل کو) اس لئے ذکر کیا کہ اس میں شرک کا جواز واحتمال ہے۔
یا (آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے عدم توکل اس لئے قرار دیا کہ) اس آدمی نے ان کو اسی پر اعتماد کرتے ہوئے استعمال کیا ہوگا اللہ پر اعتماد اور بھروسہ کر کے نہیں جس نے ان دنوں میں شفا رکھی ہے۔ لہٰذا اس کا ارتکاب کر کے یا مکروہ کا ارتکاب کر کے ارتکاب کرنے والا توکل علی اللہ سے بری اور لاتعلق ہو گیا۔
پس اگر ان دونوں (استرقاء اور اکتویٰ) میں سے کوئی چیز نہ پائی جائے اور ان دونوں کے سوا مباح اور جائز اسباب میں سے ہو تو ان کا ارتکاب کرنے والا توکل علی اللہ سے بری نہیں ہوگا اور خالی نہیں ہوگا۔

(۱۱۶۵)..... أخرجه أبوداود (۳۸۶۵) والترمذی (۲۰۴۹) وابن ماجة (۳۴۹۰) عن عمران بن حصین. وقال الترمذی : حسن صحیح.
(۱۱۶۶)..... أخرجه المصنف من طریق أبی داود الطیالسی فی مسنده (۷۰۲)

ہم نے ان احادیث کی سندیں جو احادیث داغ، اور جھاڑ پھونک اور دواؤں کے بارے میں آئی ہیں کتاب السنن کے آخری چوتھے حصہ میں ذکر کردی ہیں۔

پرندوں کے ساتھ نیک فال یا بدشگونی پکڑنا

بہر حال باقی رہا پرندوں کے ساتھ نیک یا بد فال پکڑنا۔ وہ اس طرح ہوتا تھا کہ لوگ جب کسی کام کے لئے گھر سے نکلتے تو کسی پرندے کو اس کے آشیاء نے سے اڑاتے تھے پھر وہ اگر دائیں طرف کو اڑ جاتا تو اسکے ساتھ نیک فال پکڑتے اور جہاں جانا ہوتا چلے جاتے اور اگر پرندہ بائیں طرف اڑ جاتا تو اس سے بدشگونی پکڑتے اور اپنے کام کے لئے نہ جاتے بلکہ بیٹھ جاتے (یہ سوچ کر کہ اب کام نہیں ہوگا) چنانچہ یہ سب اہل جاہلیت کے افعال وخیالات ہیں جنہیں وہ لازم سمجھتے تھے اور تدبیر وتصرف کی نسبت اللہ کی طرف نہیں کرتے تھے۔ اہل اسلام میں سے جو شخص اس طرز پر کرے گا وہ وعید اور سزا کا مستوجب ہوگا تعریف وثنا کا نہیں۔

۱۱۶۷:......ہمیں خبر دی ہے ابو طاہر فقیہ نے ان کو ابو عثمان عمرو بن عبداللہ بصری نے ان کو ابو احمد محمد بن عبدالوہاب نے ان کو یعلی بن عبید نے ان کو سفیان نے ان کو سلمہ بن کھیل نے ان کو عیسیٰ بن عالم نے ان کو ذر بن حبیش نے ان کو عبداللہ نے وہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

الطيرة شرک وما منا الا ولكن الله يذهبه بالتوكل.

بدشگونی پکڑنا شرک ہے، اور ہم میں سے کوئی بھی اس سے نہیں بچ سکتا مگر اللہ تعالیٰ اس کو توکل سے دور کر دیتا ہے۔

امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا:

کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی مراد ہے کہ بدشگونی پکڑنی شرک ہے اس طرز پر جس پر اہل جاہلیت اس میں عقیدہ رکھتے تھے اس کے بعد آپ نے فرمایا ''وما منا الا''۔ اس کے بارے میں یہ کہا گیا ہے کہ یہ حضرت عبداللہ بن مسعود کا قول ہے یہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا قول نہیں ہے۔ اور آپ کا یہ قول، کہ ہم میں سے کوئی ایک بھی نہیں ہے مگر، مطلب یہ ہے کہ ہر ایک کے دل میں اس میں سے کچھ نہ کچھ واقع ہے اس میں سے یعنی بدشگونی سے واقع ہو چکا ہے جو عادت جاری ہے اس کی بنا پر۔ اور تجربہ جو کچھ بتاتا ہے اس کی بنا پر، لیکن (ہم میں سے ہر بندہ) اس میں مطمئن نہیں ہوتا اور اسی پر پکا نہیں ہوتا بلکہ اپنے اعتقاد کو درست کر لیتا ہے کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی بھی تصرف کرنے والا نہیں ہے لہٰذا ہم میں سے ہر وہ بندہ جس کے دل میں یہ بدشگونی آتی ہے وہ (اس خیال کو جھٹک دیتا ہے) اور اللہ تعالیٰ سے خیر کا سوال کرتا ہے اور اس کے ساتھ شر سے پناہ مانگتا ہے اور اپنے کام پر اور ارادے پر اللہ پر بھروسہ کرتے ہوئے جاری رہتا ہے۔ جیسے کہ ہم نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا

اذا اريت من الطيرة ماتكره فقل اللهم لاياتى با لحسنات الا انت ولا يدفع السيئات الاانت ولاحول ولاقوة الابک

کہ جب کسی بات کی بدشگونی تیری سامنے آئے جسے تو ناپسند کرتا ہے تو یوں کہہ دے اے اللہ بھلائیوں کو تو ہی لے آتا ہے اور برائیوں کو تو ہی دفع کرتا ہے۔ برائی سے بچنے اور نیکی کرنے کی طاقت صرف تیری طرف سے ہے۔

ہم نے کتاب السنن میں کچھ ایسی طرح کی احادیث ذکر کردی ہیں۔

(۱۱۶۷)......أخرجه أبوداود (۳۹۱۰) والترمذی (۱۶۱۴) وابن ماجة (۳۵۳۸) والحاكم (۱۸/۱) من طريق سلمة بن كهيل. به وقال الترمذی : حسن صحيح لانعرفه إلا من حديث سلمة بن كهيل وقال الترمذی : سمعت محمد بن إسماعيل يقول كان سليمان بن حرب يقول : فى هذا الحديث ومنا ولكن الله يذهبه بالتوكل قال سليمان : هذا عندى قول عبدالله بن مسعود وما منا.

۱۱۶۸:......ہمیں خبر دی ہے ابوالحسن بن علی محمد سبیعی نے آخری دو میں ان کو ابوالعباس رحمۃ اللہ علیہ نے ان کو محمد بن خالد بن خلی نے ان کو بشر بن شعیب نے ان کو ان کے والد نے ان کو زہری نے ان کو عبیداللہ بن عتبہ نے ان کو ابو ہریرہ نے وہ فرماتے ہیں کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرماتے تھے۔ **لاطیرۃ وخیرھا الفال** بدشگونی کوئی چیز نہیں ہے اور اس سلسلہ کی اچھی چیز نیک فال (یعنی نیک گمان کرنا) ہے صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم نے سوال کیا مالفال یارسول اللہ کہا فال کیا ہے اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم؟

قال الکلمۃ الصالحۃ یسمعھا احدکم.

نیک کلمہ جسے تم میں کوئی سنے۔

بخاری و مسلم نے اس کو صحیح میں نقل کیا ہے ابوالیمان کی شعیب بن ابی حمزہ کی روایت سے۔

اسلام میں نیک فال کی حیثیت

۱۱۶۹:......ہمیں خبر دی علی بن احمد بن عبدان نے ان کو احمد بن عبید نے ان کو محمد بن راشد نے ان کو سہل نے میرا خیال ہے کہ وہ ابن بکار ہے ان کو وہب بن خالد نے ان کو سہل بن ابی صالح نے ان کو ان کے والد نے ان کو ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

سمع کلمۃ من رجل فاعجبہ فقال قد اخذنا فالک من فیک.

ایک آدمی سے ایک جملہ سنا جو آپ کو پسند آیا آپ نے فرمایا کہ ہم نے تیری نیک فالی لی ہے تیرے منہ سے (یعنی چونکہ تیرے منہ سے اچھی بات سنی ہے اور تیرے منہ سے اچھی بات نکلی ہے انشاء اللہ اچھائی ہوگی۔)

۱۱۷۰:......ہمیں خبر دی ہے ابن عبدان نے ان کو احمد بن عبید نے ان کو ابو مسلم ابراہیم بن عبداللہ نے ان کو مسلم نے ان کو ابن ابراہیم نے ان کو ہشام نے ان کو قتادہ نے ان کو ابن بریدہ نے ان کو ان کے باپ نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کسی شئی سے بدشگونی نہیں پکڑتے تھے۔ اور آپ جب کسی غلام کو یا کسی عامل کو یا نمائندے کو سفر میں بھیجتے تو اس کا نام پوچھتے اگر آپ کو اس کا نام اچھا لگتا تو خوش ہوتے اور یہ خوشی آپ کے چہرہ اقدس پر دیکھائی دیتی اور اگر اس کا نام آپ کو پسند نہ ہوتا تو ناپسندیدگی چہرے پر محسوس کی جاتی۔ اور جب آپ کسی بستی میں داخل ہوتے تو اس کا نام پوچھتے اگر اچھا لگتا تو خوش ہوتے اور خوشی چہرے پر نظر آ جاتی اگر کسی بستی کا نام ناپسند کرتے تو بھی ناپسندیدگی نمایاں نظر آتی۔

بدشگونی سے بچنے کی دعا

۱۱۷۱:......ہمیں خبر دی ہے ابو محمد حسن بن علی بن مؤمل نے ان کو ابو عثمان عمرو بن عبداللہ بصری نے ان کو محمد بن عبدالوہاب ابو احمد نے ان کو یعلی بن عبید نے ان کو اعمش نے ان کو حبیب بن ابو ثابت نے ان کو عروہ بن عامر نے وہ فرماتے ہیں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں بدشگونی پکڑنے کا ذکر آیا تو آپ نے فرمایا کہ:

اصدقھا الفال ولا ترد مسلماً فاذا رئیت من الطائر ماتکرہ فقل.

(۱۱۶۸)......أخرجه البخاري (۷/۱۷۴) ومسلم (۱۷۴۶/۴) من طريق أبي اليمان عن شعيب. به.

(۱۱۶۹)...... أخرجه أبوداود (۳۹۱۷) وأحمد (۳۸۸/۲) من طريق وهيب عن سهيل عن رجال عن أبي هريرة.

(۱۱۷۰)......أخرجه أبوداود (۳۹۲۰) وأحمد (۳۴۷/۵) من طريق هشام. به.

(۱۱۷۱)......أخرجه أبوداود (۳۹۱۹) من طريق سفيان عن حبيب بن أبي ثابت. به.

شگون کے سلسلے میں سچی چیز فال (نیک خیال) ہے جو کہ کسی مسلمان کونہیں لوٹاتی۔
جب تم کوئی ایسا شگون دیکھو جو تمہیں اچھا نہ لگے تو یوں دعا کرو۔

اللهم لا یاتی بالحسانات الا انت. ولا یدفع السیئات الا انت ولاحول ولاقوة الا با للہ.

اے اللہ بھلائیوں کو تو ہی لاتا ہے۔اور برائیوں کو تو ہی دفع کرتا ہے نیکی کرنے اور بدی سے ہٹنے کی طاقت اللہ کی طرف سے ہے۔

بدشگونی، بدگمانی اور حسد کا علاج

۱۱۷۲:......ہمیں خبر دی ہے ابوالحسین بن بشران نے ان کو اسماعیل بن محمد بن صفار نے ان کو احمد بن منصور نے ان کو عبدالرزاق نے ان کو معمر نے ان کو اسماعیل بن امیہ نے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:
کہ تین چیزیں ایسی ہیں جنہیں ابن آدم نہیں روک سکتا بدشگونی۔بدگمانی اور حسد۔فرمایا کہ بدشگونی سے تمہیں نجات اس طرح مل سکتی ہے کہ اس کے ساتھ عمل نہ کریں (یعنی اس کے خلاف کرلیں اور اللہ پر بھروسہ کریں) اور بدگمانی سے اس طرح تمہیں نجات مل سکتی ہے کہ بات نہ کریں۔ اور حسد سے نجات اس طرح مل سکتی ہے کہ مسلمان بھائی کی عیب جوئی نہ کریں۔مگر بیہقی فرماتے ہیں یہ روایت منقطع ہے، یعنی سند رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تک نہیں پہنچتی۔

۱۱۷۳:......ہمیں خبر دی ہے ابوبکر بن فورک نے ان کو عبداللہ بن جعفر اصفہانی نے ان کو احمد بن ہارون بن روح نے ان کو محمد بن جعفر نے ان کو یحییٰ بن سکن نے ان کو شعبہ نے محمد سے ان کو اعرج نے ان کو ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا انسان میں تین خصلتیں ہیں۔بدشگونی۔بدگمانی۔حسد۔چنانچہ بدشگونی سے نکلنے کا طریقہ یہ ہے کہ واپس نہ لوٹے (یعنی بدشگونی کی بناء پر کام سے واپس نہ ہٹے بلکہ چلا جائے) اور بدگمانی سے بچنے اور نکلنے کا طریقہ یہ ہے کہ کمزوری ڈھونڈھنے کی کوشش نہ کرے۔اور حسد سے بچنے کا طریقہ یہ ہے کہ عیب جوئی نہ کرے۔یا سرکشی نہ کرے۔

۱۱۷۴:......ہمیں خبر دی ہے ابوعبداللہ حافظ نے ان کو محمد بن یزید نے ان کو ہشیم بن خلف دوری نے ان کو محمد بن جعفر نے ان کو یحییٰ بن یمان نے ان کو شعبہ نے ان کو محمد بن اسحٰق نے ان کو علقمہ بن ابوعلقمہ نے ان کو حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا پھر اسی مذکورہ حدیث کو ذکر کیا ہے۔

بدشگونی کے بارے میں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ کا قول

۱۱۷۵:......ہمیں خبر دی ہے ابوالحسین بن بشران نے ان کو اسماعیل بن صفار نے ان کو احمد بن منصور رمادی نے ان کو عبدالرزاق نے ان کو معمر نے ان کو قتادہ نے وہ فرماتے ہیں حضرت ابن عباس نے فرمایا:

ان مضیت فمتوکل وان نکصت متطیر.

(۱۱۷۲)......أخرجه المصنف من طريق عبدالرزاق (۱۹۵۰۴) وقال البغوى فى شرح السنة (۱۱۴/۱۳) سنده منقطع.

(۱۱۷۳)......عزاه صاحب الكنز (۲۸۵۶۳) إلى المصنف فقط.

(۱۱۷۴)......أخرجه ابن صصرى فى أماليه والديلمى عن أبى هريرة كما فى كنز العمال (۲۸۵۶۴)

وأخرجه البغوى فى شرح السنة (۱۱۴/۱۳) من طريق حماد عن محمد بن إسحاق عن علقمة بن أبى علقمة مرفوعاً ولم يذكر اباهريرة وقال البغوى مرسل.

اگر (براشگون دیکھ کر) آپ اپنے ارادے اور کام پر جاری رہے تو آپ توکل علی اللہ کرنے والے ہوں گے
اور اگر آپ (بدشگونی کی وجہ سے) واپس پلٹ آئے تو آپ بدفالی پکڑنے والے ہوں گے۔

فال کھلوانے کے بارے میں اللہ کا ارشاد

۱۱۷۶:......اسی مذکورہ سند کے ساتھ حضرت قتادہ سے مروی ہے کہ حضرت کعب نے فرمایا تھا کہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ وہ شخص میرے بندوں میں سے نہیں ہے جو جادو کرے یا کروائے۔ یا غیب کی خبریں دے یا غیب کی خبریں پوچھے یا فال کھولے یا کھلوائے (یعنی فال بتائے یا فال پوچھے) لیکن میرے بندوں میں سے وہ شخص ہے جو میرے ساتھ ایمان لائے اور مجھ ہی پر بھروسہ کرے۔

فال کھلوانے پر وعید

۱۱۷۷:......ہمیں خبر دی ہے ابوالحسن علوی نے ان کو ابوالاحرز نے ان کو محمد بن عمر بن جمیل ازدی نے ان کو ابراہیم بن ہشیم بدری نے ان کو ابراہیم بن مہدی نے ان کو ابوالحیات نے ان کو عبدالملک بن عمیر نے ان کو رجاء بن حیوۃ نے ان کو حضرت ابودرداء نے ان کو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا؛ جو شخص غیب کی خبریں دے یا قسمت کے تیر نکالے (یعنی قسمت کا حال بتائے) یا بدفالی پکڑے اور وہ فال اس کو اس کے سفر سے واپس لوٹادے وہ شخص قیامت کے دن جنت کی سیڑھیاں بھی نہیں دیکھے گا۔

اسی طرح اس کو روایت کیا ہے مسقلہ نے اور عکرمہ بن ابراہیم نے عبدالملک بن عمیر سے۔

۱۱۷۸:......ابوعبدالرحمٰن سلمی نے ہمیں شعر سنایا ان کو احمد بن سعید معدانی منصور فقیہ نے۔

اقول لمنذری بالفراق و ما ھو من شرہ کامن
ذنوبی اخاف فما الفراق فانی من شرہ امن.

میں نے کہا مجھ کو فراق سے ڈرانے والے سے جب کہ وہ خود اس کے شر بے پناہ گاہ میں محفوظ نہیں تھا
میں تو اپنے گناہوں کے بارے میں خوف زدہ ہوں رہا فراق سو میں اس کے شر سے امن میں ہوں۔

بدشگونی سے بچنے کے لئے

۱۱۷۹:......میں نے سنا ابوعبدالرحمٰن سلمی سے کہتے تھے کہ میں نے سنا ابوالقاسم غانم بن حمویہ سے اس نے سنا محمد بن رومی سے کہتے ہیں کہ بعض فلسفیوں سے کہا گیا کہ اے فلسفیو! نجومیوں کا قول تم لوگوں کے لئے پریشانی اور مشکل کا باعث نہیں ہوتا تو انہوں نے کہا وہ اس لئے کہ اگر وہ ہمیں کسی چیز کی خبر دیں تو اس میں جلدی نہیں کر سکتے اور اگر ہمیں وہ کسی برائی کی خبر دیں تو وہ اس کو روکتے اور دفع کرنے پر قادر نہیں ہیں۔

۱۱۸۰:......ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے اور ابوزکریا بن ابواسحٰق نے اور ابوبکر احمد بن حسن نے ان کو ابوالعباس محمد بن یعقوب نے ان کو بحر بن نصر نے ان کو ابن وہب نے ان کو خبر دی عمرو بن حارث نے ان کو دراج نے ان کو اوس بن بشر معافری نے انہوں نے کہا کہ عبداللہ بن عمرو ثقفی اور کعب دونوں صاحب کتاب ملے عبداللہ نے کعب سے کہا، علم نجوم کیسا ہے؟ کعب نے جواب دیا کہ اس میں کوئی خیر و بھلائی نہیں ہے۔ عبداللہ نے پوچھا کہ وہ کیوں؟ کعب نے جواب دیا کہ اس لئے کہ آپ اس میں وہ چیز دیکھتے ہیں جو آپ ناپسند کرتے ہیں۔ اور بدشگونی کو

(۱۱۷۷)...... عزاہ البرھان فوری فی کنز العمال (۱۷۶۵۵) إلی المصنف.

(۱۱۷۸)......أحمد بن سعید ھو: ابن محمد بن حمدان أبو العباس الفقیہ المعدانی الأزدی.

بڑھاتے ہیں پھر کعب نے فرمایا کہ اگر کوئی انسان بدشگونی لینے کے بعد بھی اس کام کو جاری رکھے تو یوں دعا کرے۔

اللھم لاطیر الا طیرک ولاخیر الاخیرک ولا رب غیرک.

اے اللہ، تیرے شگون کے سوا کوئی شگون نہیں ہے اور تیری خیر کے سوا کوئی خیر نہیں ہے اور تیرے سوا دوسرا کوئی رب نہیں ہے۔

کعب یہ کہہ کر خاموش ہو گئے۔ تو عبداللہ نے کہا و لاحول ولاقوۃ الابک۔ گناہ سے پلٹنا اور نیکی کی طاقت رکھنا بھی تیرے فضل کے ساتھ ہے۔ کعب نے کہا کہ یہ جملہ عبداللہ لائے تھے۔ قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے بے شک وہ قول توکل کی اصل ہے اور جنت میں بندے کے لئے خزانہ ہے۔ یہ مذکورہ دعا پڑھ کر بدشگونی پیدا ہونے کے بعد یہ پڑھ کر پھر بھی جاری رہتا ہے تو اس کو کوئی چیز بھی نقصان نہیں پہنچاتی۔ عبداللہ نے کہا آپ یہ بتائیے کہ اگر کوئی انسان اس ارادے پر جاری نہ رہے اور ارادے کو دفع کر دے؟ تو کعب نے کہا اس نے اپنے دل کو شرک کا کھانا کھلایا۔

ابورمثہ رضی اللہ عنہ کا مہر نبوت دیکھنا

۱۱۸۱:...... ہمیں خبر دی ابوالحسین بن فضل نے ان کو عبداللہ بن جعفر نے ان کو یعقوب بن سفیان نے ان کو قبیصہ نے ان کو سفیان نے ان کو ایاد بن لقیط نے ان کو ابورمثہ نے کہتے ہیں کہ میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اچانک دیکھا تو آپ کے کندھے کے پیچھے سیپ کی مثل کچھ بڑھا ہوا تھا میں نے کہا یارسول اللہ۔ میں علاج کیا کرتا ہوں آپ مجھے اجازت دیجئے میں اس کا علاج کروں گا حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

طبیبھا الذی خلقھا.

اس کا طبیب اور معالج وہی ذات ہے جس نے اس کو بنایا تھا۔

امام احمد بن حنبل کی تشریح

امام احمد بن حنبل نے فرمایا کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کے علاج سے اس لئے منع فرمایا تھا کہ وہ چیز مہر نبوت تھی اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی جو نشانیاں آپ کی صفت میں مذکور ہیں یہ ان میں سے ایک تھی۔

اللہ تعالیٰ پر مکمل بھروسہ روزی کا باعث ہے

۱۱۸۲:...... ہمیں خبر دی ابوالحسین بن فضل نے ان کو عبداللہ بن جعفر نے ان کو یعقوب بن سفیان نے ان کو ابوعبدالرحمن نے ان کو حیوۃ بن شریح نے ان کو بکر بن عمرو نے انہوں نے سنا عبداللہ بن ہبیرہ سے اس نے سنا ابوتیم جیشانی سے انہوں نے سنا حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے انہوں نے سنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے وہ فرماتے تھے۔

اور ہمیں حدیث بیان کی ہے ابوالحسن علوی نے ان کو ابوبکر محمد بن علی نجاد حافظ نے ان کو محمد بن احمد بن انس مقری نے ان کو عبداللہ بن یزید مقری نے ان کو حیوۃ بن شریح نے ان کو بکر بن عمرو نے ان کو عبداللہ بن ہیرہ نے ان کو ابوتیم جیشان نے ان کو حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے انہوں نے سنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے فرماتے تھے:

(۱۱۸۰)......الجلاح ھو : أبو کثیر المصری لہ ترجمہ فی التقریب روی لہ مسلم وغیرہ.

(۱۱۸۱)......أخرجہ أبو داود (۴۲۰۷) وأحمد (۲/۲۲۷ و ۲۲۸) من طریق أیاد بن لقیط. بہ.

ولفظ أبی داود : واللہ الطبیب بل أنت رجل رفیق، طبیبھا الذی خلقھا.

لو توکلت علی اللّٰہ حق توکلہ. لرزقت کما یرزق الطیر تغد خما صاً وتروح بطاناً
کہ تو اگر اللہ پر ایسا توکل اور بھروسہ کرے جیسے بھروسہ کرنے کا حق ہے تو تجھے ایسے رزق دیا جائے گا جیسے پرندے کو رزق دیا جاتا ہے
صبح کرتا ہے خالی پوٹے والا بھوکا ہوتا ہے شام کرتا ہے پیٹ بھرا ہوتا ہے۔

کہتے ہیں کہ یعقوب کی ایک روایت میں ہے۔
اگر تم لوگ اللہ پر توکل کرتے جیسے اس پر توکل کرنے کا حق ہے تو وہ تمہیں ایسے رزق دیتا ہے جیسے وہ پرندے کو رزق دیتا ہے صبح کرتا تو بھوکا خالی پیٹ ہوتا ہے اور شام کرتا ہے تو پیٹ بھرا ہوا ہوتا ہے۔

۱۱۸۳:......ہمیں خبر دی ہے ابوطاہر فقیہ نے ان کو علی بن حمشاد نے ان کو حارث بن ابواسامہ نے ان کو ابوعبدالرحمٰن مقری نے، انہوں نے اس حدیث کو ذکر کیا علوی والی اسناد کی مثل سوائے اس کے کہ انہوں نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا
بے شک تم لوگ اگر اللہ پر توکل کرو جیسا کہ اس پر توکل کرنے کا حق ہے تو وہ تمہیں ایسے رزق دے گا جیسے وہ پرندے کو رزق دیتا ہے صبح کو بھوکا ہوتا ہے اور شام کو پیٹ بھرا ہوتا ہے۔

امام احمد بن حنبل کی وضاحت

امام احمد حنبل رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ اس حدیث میں اس بات پر دلالت نہیں ہے کہ کمانا چھوڑ کر بیٹھ جائے بلکہ اس حدیث میں اس بات کی دلیل ہے رزق کی تلاش کرے اس لئے کہ پرندے سے تشبیہ دی گئی ہے اور پرندہ پر توڑ کر نہیں بیٹھتا ہے بلکہ جب صبح کرتا ہے تو اپنے رزق کی تلاش میں نکل جاتا ہے۔ تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی مراد یہ ہے کہ اگر اللہ پر توکل کریں رزق کی تلاش میں جانے میں آنے میں کام کرنے میں، اور یہ خیال کریں کہ خیر اسی کے ہاتھ میں ہے۔ اور اسی کی طرف سے ہے تو جب واپس آئیں گے تو سلامتی کے ساتھ آئیں گے اور مال لے کر آئیں جیسے پرندہ صبح خالی پیٹ جاتا ہے اور شام کو پیٹ بھر کر واپس آتا ہے لیکن لوگ جاتے ہیں تو اپنے قوت بازو پر اعتماد اور بھروسہ کرتے ہیں اپنی مضبوطی پر اعتماد کرتے ہیں اور جا کر کھوٹ اور دھوکہ کرتے ہیں، اور جھوٹ بولتے ہیں اور خیر خواہی نہیں کرتے یہی باتیں اللہ پر توکل کے خلاف ہیں۔

۱۱۸۴:......ہمیں حدیث بیان کی ہے ابوالقاسم عبدالرحمٰن بن محمد سراج نے ان کو ابومحمد عبداللہ بن محمد عدل نے ان کو محمد بن اسحٰق سراج نے ان کو ابوکریب نے ان کو یحییٰ بن یمان نے ان کو سفیان نے ان کو ابن ابونجیح نے ان کو مجاہد نے اللہ تعالیٰ کے اس قول کے بارے میں:

ولاتتبدلوا الخبیث بالطیب (النساء۲)

پاک مال کے بدلے میں خبیث مال ناپاک مال نہ بدلئے (یا اچھے مال کے بدلے میں ردی مال نہ لیجئے)۔
حضرت مجاہد نے فرمایا کہ رزق حلال کے تیرے پاس آنے سے قبل جو تیرے لئے مقدر ہو چکا ہے رزق حرام میں جلدی نہ کیجئے اس آیت

(۱۱۸۲، ۱۱۸۳)......أخرجه الترمذی (۲۳۴۴) من طریق حیوة بن شریح به.
وأخرجه ابن ماجة (۴۱۶۴) من طریق عبداللّٰه بن هبیرة. به.
وقال الترمذی: هذا حدیث حسن صحیح لانعرفه إلا من هذا الوجه وأبوتمیم الجیشانی اسمه عبداللّٰه بن مالک.
(۱۱۸۴)......عزاه السیوطی فی الدر المنثور (۱۱۷/۲) إلی عبد بن حمید وابن جریر وابن المنذر وابن أبی حاتم والمصنف.
أخرجه ابن جریر الطبری (۱۵۳/۴) من طریق سفیان به بلفظ الحرام مکان الحلال.
ومن طریق عیسی عن ابن أبی نجیح عن مجاهد بلفظ "الحلال بالحرام".

سے یہ مراد ہے۔

اپنا رزق پورا کرنے سے پہلے کوئی نہیں مرے گا

۱۱۸۵:......ہمیں خبر دی ہے ابوعبداللہ حافظ نے اور ابوزکریا بن ابواسحٰق نے اور ابوبکر احمد بن حسن نے ان کو خبر دی ابوالعباس رحمۃ اللہ علیہ نے ان کو ربیع نے ان کو شافعی نے ان کو عبدالعزیز بن محمد نے ان کو عمرو بن ابوعمرو مولیٰ مکلب نے ان کو مطلب بن خطیب نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں نے ایسی کوئی چیز نہیں چھوڑی جس کے ساتھ اللہ تعالیٰ نے تمہیں حکم دیا ہو مگر میں نے تمہیں اس کے بارے میں حکم دے دیا ہے۔اور میں نے ایسی بھی کوئی چیز نہیں چھوڑی اللہ نے جس چیز سے تمہیں روکا ہو مگر میں نے بھی اس سے تمہیں منع کر دیا ہے۔ بے شک جبرائیل امین نے میرے دل میں یہ بات پھونک دی ہے کہ ہرگز کوئی نفس نہیں مرے گا اس وقت تک جب تک کہ اپنا رزق پورا نہ کر لے لٰہذا اطلب اور تلاش رزق میں میانہ روی اختیار کرو۔

۱۱۸۶:......ہمیں حدیث بیان کی ہے امام ابوالطیب سہل بن محمد بن سلیمان نے ان کو ابوبکر محمد بن علی بن اسماعیل شافعی نے ان کو اسحٰق بن بنان الماطی نے ان کو ابوہمام ولید بن شجاع نے ان کو عبداللہ بن وہب نے ان کو عمرو بن حارث نے ان کو سعید بن ابو ہلال نے ان کو محمد بن منکدر نے ان کو جابر بن عبداللہ نے وہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا؛

کہ رزق مؤخر یا رکا ہوا نہ سمجھو اس لئے کہ کوئی بندہ اسوقت تک نہیں مرے گا جب تک کہ وہ اپنے رزق کے آخری لقمے تک نہ پہنچ جائے لٰہذا اللہ سے ڈرو (تقویٰ اختیار کرو) اور رزق کی تلاش میں خوبصورت طریق اختیار کرو یعنی حلال کو طلب کرو اور حرام کو چھوڑ دو۔

تشریح:......اس حدیث میں اس بات پر دلالت موجود ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے رزق کی تلاش کا حکم دیا ہے مگر آپ نے طلب میں اجمال کا حکم دیا ہے (یعنی خوبصورت طریقہ) اور خوبصورت طلب اور تلاش یہ ہے کہ اللہ پر بھروسہ کرتے ہوئے رزق حلال تلاش کرے۔ حرام طریقہ سے رزق تلاش نہ کرے اور تلاش رزق میں نہ تو اپنی قوت بازو پر اعتماد اور بھروسہ کرے اور نہ ہی اپنے حیلے اور اپنی تدبیروں پر بلکہ اللہ تعالیٰ پر توکل کرے۔

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی سرگوشی فرمانا

۱۱۸۷:......ہمیں خبر دی ابومحمد سکری نے بغداد میں، ان کو ابوبکر شافعی نے ان کو جعفر بن محمد بن ازہر نے ان کو مفصل بن غسان غلابی نے ان کو ابوداؤد طیالسی نے ان کو ابن مبارک نے ان کو سعید بن سعید یحییٰ بن سعید انصاری کے بھائی نے ان کو زہری نے ان کو ایک آدمی نے بُلَیّ سے وہ کہتے ہیں کہ میں اپنے والد کے ساتھ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس گیا چنانچہ میرے والد نے میرے سواء رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے

(۱۱۸۵)......أخرجه المصنف من طريق الشافعي في مسنده (ص ۲۳۳)

وأخرجه المصنف في كتاب الأسماء والصفات (ص ۱۹۸) عن أبي سعيد بن أبي عمرو في آخرين عن أبي العباس محمد بن يعقوب. به.

(۱۱۸۶)......أخرجه الحاكم (۴/۲) من طريق عبدالله بن وهب. به.

وصححه الحاكم ووافقه الذهبي.

وانظر السنة لابن أبي عاصم (۱۸۳/۱)

(۱۱۸۷)......أخرجه البخاري في الأدب المفرد (۸۸۸) من طريق الزهري عن رجل من بلي. به بلفظ.

إذا أردت أمراً فعليك بالتؤدة حتى يريك الله منه المخرج أوحتى يجعل الله لك مخرجاً

سرگوشی کی۔ واپس آئے تو میں نے والد سے پوچھا کہ رسول اللہ نے آپ سے کیا فرمایا ؟ انہوں نے کہا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: آپ جب کسی کام کا ارادہ کریں تو اپنے اوپر صبر کو لازم کرلیں یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ آپ کے لئے کوئی راستہ اور فراخی فرمادیں۔

حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ کا قول

۱۱۸۸:......ہمیں خبر دی ہے ابوعبدالرحمٰن سلمی نے ان کو علی بن بندار نے ان کو محمد بن احمد بن یحییٰ تروزی نے ان کو ابوحفص عمر بن عمیرہ تنیسی نے۔ح۔ اور ہمیں خبر دی ہے ابوعبدالرحمٰن سلمی نے ان کو ابوالعباس بن مکیال نے ان کو علی بن سعید نے ان کو صنعانی نے۔ح۔ اور ہمیں خبر دی ہے ابوالحسین بن بشران نے ان کو حسین بن صفوان نے ان کو ابوبکر بن ابودنیا نے ان کو محمد بن اسحٰق صنعانی نے دونوں کہتے ہیں کہ ہمیں بیان کیا ہے ابن ابی مریم نے ان کو نافع بن یزید نے ان کو عیاش بن عباس نے ان کو عبدالملک بن مالک غفاری نے ان کو حدیث بیان کی ہے کہ ان کو جعفر بن عبداللہ بن حکم نے ان کو خالد بن رافع نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت ابن مسعود سے فرمایا تجھے زیادہ فکر وغم کرنے کی ضرورت نہیں ہے

(۱۱۸۸)......قال العراقی کما فی إتحاف السادة (۸/۱۶۷) رواه أبونعيم من حديث خالد بن رافع وقد اختلف فی صحبته ورواه الأصبهانی فی الترغيب والترهيب من رواية مالک بن عمروا لمعافی مرسلاً

قال الزبیدی:

وقد رواه ابن ماجة فی القدر والديلمی وابن النجار من حديث ابن مسعود ورواه عبدالله بن أحمد فی زوائد الزهد والخرائطی وابن أبی الدنيا وأبونعيم والبيهقی وابن عساكر من حديث مالک بن عبدالله الغافقی.

ورواه البغوی وابن قانع وابن أبی الدنيا وأبونعيم والبيهقی وابن عساكر من حديث خالد بن رافع وقال البغوی : ولا أعلم له غيره ولا أدری له صحبة أم لا.

ورواه ابن يونس فی تاريخ من دخل مصر من الصحابة من طريق عياش بن عباس عن أبی [illegible] الغافقی وإسمه مالک بن عبدالله أن النبی صلی الله عليه وسلم نظر إلی ابن مسعود فقال : لاتكثر همک مايقدر يكون وما ترزق يأتک.

وقال الحافظ فی الإصابة : خالد بن رافع ذكره البخاری فقال يروی عن النبی صلی الله عليه وسلم وعنه مالک بن عبدالله.

وقد ذكره ابن حبان فقال يروی المراسيل

وأخرج حديثه ابن منده من طريق سعيد بن أبی مريم عن نافع بن يزيد العمری عن عياش عن عبدالله المغافری أن جعفر بن عبدالله بن الحكم حدثه عن خالد بن رافع أن رسول الله صلی الله عليه وسلم قال لابن مسعود فذكره.

قال سعيد وحدثنا يحيی بن أيوب وابن لهيعة عن عياش عن مالک بن عبدالله قال ابن منده وقال غيره عن عياش عن جعفر عن مالک مثله ورواه البغوی من رواية سعيد عن نافع وذكر الاختلاف فی صحبة خالد.

وأخرجه ابن أبی عاصم من طريق سعيد بن أبی أيوب عن عياش بن عباس عن مالک بن عبدالله المعافری أن النبی صلی الله عليه وسلم قال لابن مسعود فذكره ولم يذكر خالد بن رافع والاضطراب فيه من عياش بن عباس فإنه ضعيف.

وقال فی ترجمة مالک بن عبدالله المعافری قال ابن يونس ذكر فيمن شهد فتح مصر له رواية عن أبی ذر روی عنه أبوقبيل وقال أبوعمر روی عن النبی صلی الله عليه وسلم انه قال لاتكثر همک مايقدر يكن وما ترزق يأتک.

قال الحافظ هذا الحديث أخرجه ابن أبی خيثمة وابن أبی عاصم فی الوحدان والبغوی كلهم من طريق أبی مطيع معاوية بن يحيی عن سعيد بن أيوب عن عياش بن عباس العقبانی عن جعفر بن عبدالله بن الحكم عن مالک بن عبدالله المعافری أن النبی صلی الله عليه وسلم قال وقال البغوی لم يروه غير أبی مطيع وهو متروک الحديث.

وأخرجه الخرائطی فی مكارم الأخلاق من طريق أخری عن العقبانی فقال عن مالک بن عبادة الغافقی.

جو کچھ مقدر کیا گیا ہے وہ ہو کر رہے گا اور جو کچھ رزق دیا گیا ہے وہ تیرے پاس آ جائے گا۔

یہ الفاظ صنعانی کی روایت کے ہیں علاوہ ازیں ابن ابوالدنیا کی روایت میں ان کی اسناد میں ہے کہ عبدالملک بن نافع مغافری نے اس کو حدیث بیان کی ہے اسی طرح میں نے اس کو پایا ہے۔

اور تنیسی کی روایت میں عبداللہ بن مالک مغاری سے ہے کہ جعفر بن عبدالحکم نے اس کو حدیث بیان کی ہے خالد بن رافع یا نافع سے۔

اور اس کو روایت کیا ہے معاویہ بن یحییٰ نے سعید بن ابوایوب سے انہوں نے عیاش بن عباس سے انہوں نے مالک بن عبداللہ مغافری سے وہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حضرت عبداللہ بن مسعود کے پاس سے گذرے اور فرمایا اپنے فکر وغم کو زیادہ نہ کرنا اس لئے کہ جو کچھ مقدر ہو چکا وہ ہوگا۔ اور جو کچھ تیرا رزق لکھا ہے وہ تیرے پاس آئے گا۔

۱۱۸۹:......ہمیں خبر دی ابوالحسین بن بشران نے ان کو حصین بن صفوان نے ان کو ابوبکر بن ابودنیا نے ان کو محمد بن ناصح نے ان کو بقیہ بن ولید نے ان کو معاویہ بن یحییٰ ابومطیع نے انہوں نے اس کو اسی طرح منقطع ذکر کیا ہے۔

اور اس کو مسلمہ بن خلیل نے بھی بقیہ سے روایت کیا ہے۔

اور ہم نے اس کو روایت کیا ہے، کتاب القدر میں یحییٰ بن ایوب کی روایت کے ساتھ عیاش بن عباس سے ان کو ابوعبدالرحمٰن حبلی سے انہوں نے حضرت ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے انہوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ آپ نے اس کو مغموم اور پریشان دیکھا تو آپ نے ان سے مذکورہ بات کہی تھی۔

امام احمد بن حنبل کی وضاحت

امام احمد بن حنبل فرماتے ہیں: یہ روایت اگر صحیح ہو تو اس میں رزق کی تلاش سے منع نہیں ہے بلکہ اس میں فکر وغم سے منع کیا ہے۔ کیونکہ یہ شدید حرص کرنے والوں کا کام ہے کہ وہ ہمیشہ انتہائی سعی وکوشش کے باوجود پریشان اور مضطرب رہتے ہیں۔ اور ڈرتے رہتے ہیں کہ جو کچھ پاس ہے کہیں وہ ضائع نہ ہو جائے اور جو پاس نہیں ہے وہ کہیں آنے سے رک نہ جائے اور یہ سب کچھ توکل کے خلاف ہے۔

۱۱۹۰:......ہمیں خبر دی ہے علی بن احمد بن عبدان نے ان کو احمد بن عبید نے ان کو محمد بن غالب نے ان کو ابن حرب نے ان کو شیبان نے ان کو ابو عوانہ نے ان کو اعمش نے ان کو عبدالرحمٰن بن ثروان نے ان کو ہریل بن شرحبیل نے ان کو ابن عمر نے کہ ایک سائل نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کچھ مانگا۔ دیکھا تو ایک کھجور گری ہوئی اٹھا رہا تھا آپ نے فرمایا خبردار اگر تم اس کے پاس نہ آتے تو یہ تمہارے پاس خود بخود آ جاتی۔

روزی کا بندے کو موت کی طرح تلاش کرنا

۱۱۹۱:......ہمیں خبر دی ہے ابونصر بن قتادہ نے ان کو ابوعمرو بن نجید سلمی نے ان کو ابوبکر اسماعیلی نے ان کو ہشام بن خالد ازرق دمشقی نے ان کو ولید بن مسلم نے ان کو ابن جابر نے ان کو اسماعیل بن عبیداللہ نے ان کو ام درداء رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ان کو ابودرداء نے ان کو رسول اللہ صلی اللہ

(۱۱۸۹)......انظر كتاب الآداب للمصنف (۹۵۰)

(۱۱۹۰)......أخرجه ابن حبان في صحيحه (۵/۹۷ رقم ۳۲۲۹. الإحسان)

عن الحسن بن سفيان عن شيبان بن أبي شيبة. به.

بلفظ: خذها لولم تأتها لأتتك

وعزاه المنذري في الترغيب (۲/۵۳۶) إلى الطبراني بإسناد جيد وابن حبان في صحيحه والبيهقي.

علیہ وسلم نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

ان الرزق يطلب العبد كما يطلبه اجله.

بے شک رزق بندے کو ایسے تلاش کرتا ہے جیسے اس کو اس کا اجل تلاش کرتا ہے۔

ہشام بن عمار نے ولید سے اس کو مرفوعاً روایت کیا ہے۔

اس حدیث سے مراد یہ ہے کہ اس کے لئے جو کچھ مقرر کیا گیا ہے وہ رزق اس کے پاس آئے گا اسے چاہئے کہ وہ اس بات کا یقین رکھے اور اس کی تلاش میں حد سے تجاوز نہ کرے۔

۱۱۹۲:......ہمیں خبر دی ہے ابونصر بن قتادہ نے ان کو ابوعمرو بن مصر نے ان کو احمد بن حسن بن عبدالجبار صوفی نے ان کو ہشیم بن خارجہ نے ان کو عبداللہ بن عبدالرحمٰن نے انہوں نے سنا اسماعیل بن عبیداللہ سے انہوں نے سنا ام درداء سے انہوں نے ابو درداء سے فرماتے تھے اگر کوئی آدمی اپنے رزق سے ایسے بھاگے جیسے اپنی موت سے بھاگتا ہے تو اس کو رزق ایسی پالے گا جیسے اس کو موت پالیتی ہے۔

اس روایت کو ابودرداء پر موقوف ذکر کیا ہے راوی نے اور یہ صحیح ہے۔

حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی وضاحت

۱۱۹۳:......اور عطیہ سے روایت ہے انہوں نے ابوسعید سے مذکورہ حدیث کے مفہوم کی روایت کی ہے۔

جیسے حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ انہوں نے فرمایا کہ ہر آدمی کے قدموں کے نشان طے ہیں جہاں جہاں وہ قدم رکھے گا۔ اس کا رزق طے ہے جو کچھ وہ کھائے گا اور اس کی زندگی کی مدت طے ہے جس تک وہ پہنچے اور اس کا کوئی مغضوب جسے وہ قتل کرے گا یہاں تک کہ اگر کوئی شخص اپنے رزق کو لینے سے بھاگ جائے تو اس کا رزق اس کا پیچھا کرے گا اور اس کو پالے گا۔ جیسے موت اس کو (نہیں چھوڑتی) جو اس سے بھاگتا ہے بلکہ پالیتی ہے۔ خبر دار اللہ سے ڈرو اور رزق کی تلاش میں خوبصورت طریقہ یعنی (جائز طریقہ اختیار کرو۔)

۱۱۹۴:......ہمیں خبر دی ہے ابوعبداللہ حافظ نے ان کو علی حمشاذ نے ان کو یزید بن ہیثم نے ان کو صبیح بن دینار نے ان کو معافی نے ان کو اسماعیل بن عیاش نے ان کو ثعلبہ بن مسلم نے ان کو ابوالمحر ر نے ان کو عمر بن خطاب نے پھر اس کو ذکر کیا ہے۔

جب طلب اور تلاش کرنے میں اجمال کرنے کا امر فرمایا ہے تو ہم نے جان لیا ہے کہ کسب اور کمائی سے بالکل منع نہیں کیا ہے۔ لیکن طلب کرنے والے کے لئے شدید حرص اور کثرت فکر کو ناپسند کیا ہے۔ جیسے اس شخص کے فعل کو ناپسند کیا ہے جو یہ خیال کرتا ہے کہ اللہ کا رزق اس کی جدوجہد سے حاصل ہوتا ہے اس کے خالق ورازق کی تقدیر سے نہیں۔

۱۱۹۵:......ہمیں حدیث بیان کی ابوالطیب سہل بن محمد بن سلیمان سے بطور املا کرانے ان کو ابوعلی حامد بن محمد بن عبداللہ ہروی نے ان کو علی بن

(۱۱۹۱)......أخرجه ابن حبان في صحيحه (۹۸/۵ رقم ۳۲۲۷ الإحسان) من طريق هشام بن خالد الأزرق. به.

وقال المنذري (۵۳۶/۲) ورواه ابن حبان في صحيحه و البزار ورواه الطبراني بإسناد جيد إلا أنه قال: "ان الرزق ليطلب العبد أكثر مما يطلبه أجله" وقال البزار (۸۲/۲ رقم ۱۲۵۴ كشف الأستار.

لانعلمه عن أبي الدرداء إلا بهذا الطريق ولم يتابع هشام على هذا وقد احتمله أهل العلم وذكروه عنه وإسناده صحيح إلا ماذكروه من تفرد هشام ولا نعلم له علة.

وقال الهيثمي في المجمع (۷۲/۴) رجاله ثقات

(۱۱۹۴)......المعافي هو: ابن عمران الظهري الحميري أبوعمران الحمصي.

عبدالعزیز نے ان کو ابوحفص عمر بن یزید وفاء نے بصرہ میں ان کو شعبہ بن حجاج نے ان کو عمرو بن مرہ نے ان کو شقیق بن سلمہ نے ان کو حضرت عبداللہ بن مسعود نے وہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کیا حال ہے لوگوں کا جو ظالموں کو تو عزت دیں گے اور نیکوکار عبادت گذاروں کو ذلیل وخوار سمجھیں گے اور بے عزت سمجھیں گے۔ اور قرآن کے اس بعض حصے پر عمل کریں گے جو ان کی خواہشات سے مطابق ہوگا، اور جو کچھ ان کی خواہشات کے خلاف ہوگا اس کو چھوڑ دیں گے (اس پر عمل نہیں کریں گے) جب ایسا کریں گے تو کچھ کو مانیں گے (جس پر عمل کریں گے) اور کچھ کے ساتھ کفر کریں گے (جس پر عمل نہیں کریں گے) اور ان امور میں اور ان چیزوں میں پوری کوشش کریں گے جو چیز بغیر کوشش کے حاصل ہو جاتی ہے طے شدہ تقدیر سے، لکھے ہوئے اجل سے تقسیم شدہ رزق سے اور ان چیزوں میں کوشش نہیں کریں گے جو سعی وکوشش کے بغیر حاصل نہیں ہو سکتیں پوری پوری جزا، سعی مقبول اور ایسی تجارت جو نقصان سے پاک ہو۔

یہ ایسی روایت ہے جو عمرو بن یزید رفاء سے مذکورہ اسناد کے ساتھ جانتے ہیں جب کہ وہ اس اسناد کے ساتھ باطل ہے۔ اور اس کو ابواحمد بن عدی حافظ نے ذکر کیا ہے ان روایات میں سے جن کی ہمیں خبر دی تھی ابوسعد مالینی نے ان سے۔ اور یہ ایک اور اسناد کے ساتھ بھی مروی ہے مگر وہ اس سے زیادہ ضعیف ہے میں نے اس کو ذکر نہیں کیا ہے۔

علماء کا دنیا سے جانا علم کے ختم ہونے کی دلیل ہے

۱۱۹۶:......ہمیں خبر دی ہے ابوعبداللہ حافظ نے اور قاضی ابوبکر احمد بن حسن نے دونوں کہتے ہیں ہمیں حدیث بیان کی ہے ابوالعباس محمد بن یعقوب نے ان کو احمد بن عبدالجبار نے ان کو ابن فضیل نے حصین بن عبدالرحمٰن سے ان کو سالم بن ابوالجعد نے ان کو حضرت ابو درداء نے انہوں نے فرمایا:

کیا ہوا میں دیکھ رہا ہوں کہ تمہارے علماء (دنیا سے) جا رہے، اور میں دیکھ رہا ہوں کہ تمہارے جاہل علم نہیں سیکھ رہے۔ تم لوگ جان لو اس سے قبل کہ علم اٹھا دیا جائے۔ بے شک علم کا اٹھ جانا عالم کا (دنیا) سے چلے جانا ہے۔ کیا ہوا میں تم لوگوں کو دیکھتا ہوں کہ تم لوگ ان چیزوں میں حرص کر رہے ہو جن کی ذمہ داری تم سے ہٹا کر اپنے ذمے لے لی گئی ہے اور ان چیزوں کو تم ضائع کر رہے ہو جن کی ذمہ داری تمہارے سپرد کی گئی ہے کیونکہ ہم خوب جانتے ہیں تمہارے شریروں کو اور گھوڑوں کی نعل سازی پر فخر کرنے والوں کو یہ وہی لوگ ہیں جو نمازوں میں سب سے بعد میں

(۱۱۹۵)......علی بن عبدالعزیز هو : ابن المرزبان بن سابور أبوالحسن البغوی (سیر ۱۳/۳۴۸)

أخرجه الطبرانی فی الکبیر (۱۰/۲۳۸ رقم ۱۰۴۳۲) ومن طریق أبی نعیم فی الحلیة (۴/۱۰۹ و ۱۱۰) و (۵/۹۸) و (۷/۲۰۵) عن علی بن عبدالعزیز. به.

وقال أبونعیم غریب من حدیث عمرو وشعبة تفرد به عمر بن یزید الرفا.

وقال الهیثمی فی المجمع (۱۰/۲۲۹ و ۲۳۴) فیه عمر بن یزید الرفا وهو ضعیف.

والحدیث فی الکامل فی الضعفاء لابن عدی (۵/۱۷۱۰ و ۱۷۱۱) عن أبی عاصم جعفر بن إبراهیم الجزری عن علی بن عبدالعزیز. به.

وقال ابن عدی : عمر بن یزید أبوحفص الرفاء بصری أحادیثه تشبه الموضوع.

(۱۱۹۶)......أخرجه أبونعیم فی الحلیة (۱/۲۱۲) من طریق سالم بن أبی الجعد عن أبی الدرداء مختصراً.

وأخرجه أحمد فی الزهد (۲/۶۴) من طریق الحصین بن عبدالرحمن السلمی. به.

وأخرجه أبونعیم (۱/۲۲۱) من طریق محمدبن فضیل. به.

الشطر الثانی من أول من قوله :

مالی أراکم تحرصون...... الخ

آتے ہیں اور قرآن کو سنتے ہیں جیسے تھکے ہارے (بغیر دلچسپی کے) ان کے آزاد شدہ بھی آزاد نہیں ہوں گے۔ (یعنی جہنم سے نہیں بچیں گے۔) یہ روایت موقوف ہے۔ اور اس میں اس لفظ کا مفہوم ہے جو مرفوع حدیث کے آخر میں ہے۔

کمزور اور عورت کا جہاد اور رزق میں فراوانی کے اسباب

۱۱۹۷:...... ہمیں حدیث بیان کی ہے ابو محمد بن یوسف اصفہانی نے ان کو ابوبکر احمد بن سعید الحمیسی نے مکہ مکرمہ میں ان کو عبدالجلیل بن عاصم مدینی نے ان کو ہارون بن یحییٰ حاطبی نے ان کو عثمان بن عمر بن خالد نے اور ایک دفعہ یوں کہا۔ عثمان بن خالد بن زبیر نے ان کو ان کے والد نے ان کو علی بن حسین نے ان کو ان کے باپ نے ان کو علی بن ابوطالب نے وہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

کہ نیکی کرنا اور احسان کرنا دیندار یا شریف الاصل کی طرف سے ہوتا ہے۔ اور کمزوری کا جہاد (حج) کرنا ہے اور عورت کا جہاد اپنے شوہر کی خدمت کرنا (یا اس کے لئے آراستہ ہونا ہے) شوہر سے محبت اور دوستی کرنا آدھا دین ہے۔ جو انسان میانہ روی اختیار کرتا ہے وہ محتاج نہیں ہوتا۔ صدقہ کے ساتھ رزق (اتر واؤ) یعنی زیادہ کرو۔ صدقہ کر کے رزق بڑھاؤ۔ اللہ تعالیٰ نے انکار کیا ہے کہ مؤمنوں کا رزق ایسی جگہ سے بنائے جہاں سے وہ خیال وگمان کرتے ہیں (بلکہ ایسی جگہ سے رزق دیتا ہے جہاں سے ان کو وہم وگمان بھی نہیں ہوتا۔)

قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ کا ارشاد اس کی تائید کرتا ہے:

ومن یتق اللّٰه یجعل له مخرجاً ویرزقه من حیث لایحتسب

جو شخص اللہ سے ڈرتا ہے اللہ تعالیٰ اس کے لئے راستہ خود بناتا ہے اور اس کو ایسی جگہ سے رزق دیتا ہے جہاں سے اس کو گمان بھی نہیں ہوتا۔ (مترجم)

ایک اور موقع پر حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو (خرچ میں) میانہ روی کرتا ہے تنگ دست نہیں ہوتا۔

امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ کی وضاحت

امام احمد بن حنبل فرماتے ہیں کہ اس حدیث کو ہم نے صرف اسی اسناد کے ساتھ ایسی طرز پر ہی محفوظ کیا ہے اور یہ کئی اعتبار سے ضعیف ہے۔ اگر یہ حدیث صحیح ہو تو۔ اس فقرے کا مفہوم یوں ہوگا۔ اللہ تعالیٰ نے انکار کیا ہے کہ ان کے سارے رزق ایسی جگہ سے ہوں جہاں سے ان کا گمان ہے۔ اور یہ معاملہ فی الحقیقت اسی طرح ہی ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنے (زیادہ تر) بندوں کو رزق ایسی ہی جگہ سے دیتا ہے جہاں سے وہ ملنے کا خیال کرتے ہیں۔ جیسے تاجر کو رزق اس کی تجارت سے دیتا ہے۔ کسان کو رزق اس کی کھیتی سے دیتا ہے۔ وغیرہ وغیرہ۔ اور کبھی ان کو ایسی جگہ سے بھی رزق دیتا ہے جہاں سے اس کو خیال وگمان نہیں ہوتا۔ جیسے وہ آدمی جس کو کوئی کان مل جاتی ہے یا کوئی خزانہ مل جاتا ہے۔ یا اس کا کوئی قریبی رشتے دار فوت ہو جاتا ہے اور وہ اس کا وارث بن جاتا ہے۔ (اور یوں رزق مل جاتا ہے) یا رزق دیا جاتا ہے بغیر شکل دکھلانے اور بغیر سوال کے، اور ہم یہ نہیں کہتے کہ اللہ کسی کو بھی جدوجہد اور کوشش کے بغیر نہیں دیتا۔ ہم نے یہ کہا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اپنی مخلوق کے لئے اور اپنے بندوں کے

(۱۱۹۷)......غزاه السیوطی فی جمع الجوامع (۱۰۰/۲) إلی العسکری فی الإمثال والبیهقی فی الشعب.

ونقل السیوطی ان البیهقی قوله: ضعیف بمرة

قال ابن عبدالبر فی التمهید:

عثمان بن خالد ولا أعرفه ولا الراوی عنه

وقال الحافظ فی اللسان.

أما عثمان فذكره ابن حبان فی الثقات وهارون ذكره العقیلی فی الضعفاء (۳۶۱/۴)

لئے ایک طریقہ بیان فرمایا ہے اور لوگوں کے لئے ان کے مطلوب ومقصود کے لئے اسباب بنائے ہیں۔لہذا ان کے لئے بہتر یہ ہے کہ وہ اسی راستے پر چلیں اور اپنے مقصود تک پہنچنے کے لئے اللہ پر بھروسہ کریں اس طریقے سے اعتراض نہ کریں اور توکل کو اسباب سے الگ نہ کریں۔ان احادیث میں ایسی کوئی چیز نہیں ہے جو ہمارے قول کو غلط ثابت کرے۔

۱۱۹۸:.....ہمیں خبر دی ہے ابوالحسین بن بشران نے ان کو ابوسہل بن زیاد قطان نے ان کو عبداللہ بن روح مدائنی نے ان کو شبابہ نے ان کو ورقاء نے ان کو عمرو بن دینار نے ان کو عکرمہ نے ان کو ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرماتے ہیں:

اہل یمن حج کرنے آتے تھے مگر سامان سفر تیار نہیں کرتے تھے اور کہتے تھے کہ ہم لوگ توکل کرنے والے ہیں۔اللہ پر بھروسہ کرتے ہیں۔مکہ کا قصد وارادہ کرتے اور لوگوں سے سوال کرتے لہذا اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی:

وتزودوافان خیر الزاد التقوی (البقرہ ۱۹۷)

سامان سفر تیار کیا کرو بے شک بہترین سامان سفر تقوای ہے۔

بخاری نے اس کو صحیح میں یحییٰ بن بشر سے اس نے شبابہ سے روایت کیا ہے۔

امام احمد رحمہ اللہ فرماتے ہیں۔آیت مقدسہ میں ہے کہ اللہ تعالیٰ نے بیت اللہ کے زائرین کو بھی سامان سفر تیار کرنے کا حکم فرمایا ہے۔اور پھر ارشاد فرمایا:

ان خیر الزاد التقویٰ

بہترین سامان سفر تقوی ہے۔

یعنی بے شک بہترین سفر وہ ہے جو اپنے مالک کو تقوای دے۔

شیخ حلیمی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: بہترین سفر خرچ تقوای ہے کا مطلب ہے کہ لوگوں کے سفر خرچ پر بھروسہ نہ کرے کہ پھر ان کو تکلیف پہنچائے اور ان کے لئے تنگی کردے۔جو شخص دیہات میں بغیر سفر خرچ کے داخل ہوتا ہے توکل کرنے والا۔وہ یہ امید کرتا ہے کہ اللہ تعالیٰ کوئی ایسا بندہ کھڑا کردے گا جو اپنے سفر خرچ سے اس کے ساتھ ہمدردی کرلے گا یہ بعینہ وہی چیز ہے اللہ تعالیٰ نے آیت میں جس سے منع کرنے کا اشارہ فرمایا ہے۔

اس سے یہ بات واضح ہوگئی کہ اس کے مستحب ہونے کا کوئی معنی نہیں ہے بلکہ مستحب یہی ہے کہ یا تو سفر خرچ تیار کرے ورنہ اس وقت تک سفر نہ کرے جب تک سفر خرچ موجود نہ ہوجائے۔

۱۱۹۹:.....ہمیں خبر دی ہے ابومحمد عبداللہ بن یوسف اصفہانی نے ان کو ابوسعید بن اعرابی نے ان کو ابراہیم بن معاویہ نے قیسرانی نے ان کو محمد بن یوسف فریابی نے ان کو ابن ثوبان نے۔ح۔اور ہمیں خبر دی ہے ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوالعباس رحمۃ اللہ علیہ نے ان کو حسن بن مکرم نے ان کو ابوالنصر نے ان کو عبدالرحمٰن بن ثابت بن ثوبان نے ان کو حسان بن عطیہ نے ان کو ابومنیب جرشی نے ان کو حضرت عبداللہ بن عمر نے فرماتے

(۱۱۹۸).....أخرجه البخاری (۳/۳۸۳ و ۳۸۴. فتح) عن یحیی بن بشر عن شبابة. به.

(۱۱۹۹).....أخرجه أحمد (۲/۵۰، ۹۲) عن ابی النضر. به.

وقال الهیثمی فی المجمع (۵/۲۶۷) رواه الطبرانی وفی عبدالرحمن بن ثابت بن ثوبان وثقه ابن المدینی وأبوحاتم وغیرهما وضعفه أحمد وغیره وبقیة رجاله ثقات.

وقال الهیثمی (۶/۴۹) رواه أحمد وفیه عبدالرحمن بن ثابت وثقة ابن المدینی وغیره وضعفه أحمد وغیره وبقیة رجاله ثقات.

ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا۔

بعثت بین یدی الساعة با لسیف حتی یعبداللّٰہ و حدہ لاشریک لہ و جعل رزقی تحت ظل رمحی.

وجعل الذلة والصغار علی من خالف امری و من تشبه بقوم فھو منھم.

میں قیامت سے پہلے تلوار کے ساتھ بھیجا گیا ہوں اس وقت تک کے لئے (تلوار استعمال کروں) جب تک کہ اللہ تعالیٰ اکیلے کی عبادت کی جانے لگے اس کے ساتھ کوئی شریک نہ کیا جائے۔ اور میرا رزق میرے نیزے کے نیچے بنا دیا گیا ہے اور ذلت ورسوائی ان کے لئے مقرر کر دی گئی ہے جو میرے دین کی مخالفت کرے اور جو بھی جس قوم کے ساتھ مشابہت اختیار کرے گا وہ انہیں میں سے ہوگا۔

یہ ابوعبداللہ کی روایت کے الفاظ میں اور ابن یوسف کی روایت میں و من تشبه بقوم فھو منھم کے الفاظ مذکور نہیں ہیں۔

شیخ حلیمی رحمۃ اللہ علیہ کی وضاحت

شیخ حلیمی فرماتے ہیں کہ اگر صبر کے ساتھ اور خاموشی کے ساتھ رزق کا انتظار کرتے رہنا اس کو طلب کرنے اور مانگنے سے افضل ہونا بایں وجہ کہ اللہ تعالیٰ نے اس کی اجازت دے رکھی ہوتی تو اللہ تعالیٰ اپنے رسول کو دو صورتوں میں سے افضل صورت سے محروم نہ کرتے اور غیر افضل اور ارزل اور کمتر صورت اپنے رسول کو پیش نہ آنے دیتے۔ شیخ حلیمی نے اپنے اس موقف پر ابوالہیثم بن تیہان کے واقعے سے حجت پکڑی ہے جس میں ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اور صدیق اور فاروق تینوں کے جب سخت بھوک لگی تھی تو تینوں بزرگ ابوالہیثم کے گھر چلے گئے تھے اور اس نے تینوں کو کھانا کھلانے کی سعادت حاصل کی تھی۔

امام احمد بن حنبل کا موقف

امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ ہم نے اس حدیث کو کتاب دلائل النبوۃ کی چوتھی جلد میں ذکر کر دیا ہے۔ اور اس حدیث میں اس بات پر دلالت موجود ہے کہ جس شخص کو کھانے کی مجبوری پیش آ جائے اور کھانا اس کو نہ مل سکے اور کوئی شخص اس کے حال سے واقف بھی نہ ہو تو اس پر لازم ہے کہ وہ کسی ایسے بندے کو اپنی حالت بیان کر دے، جس کے بارے میں اس کا یہ خیال ہو کہ وہ اس کی ضرورت پوری کر سکتا ہے مگر یہ کہ خاموش رہے اور زبردستی صبر کرے، (تو کوئی حاجت پوری کرلے گا۔)

فراخی رزق پر حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی پیشنگوئی

۱۲۰۰:...... ہمیں خبر دی ہے ابوعبداللہ حافظ نے ان کو حسن بن یعقوب عدل نے اور احمد بن محمد بن عبداللہ قطان نے ان کو یحییٰ بن ابوطالب نے ان کو علی بن عاصم نے ان کو داؤد بن ابوہند نے ان کو ابوحرب بن ابوالاسود نے ان کو طلحہ بصری نے وہ کہتے کہ ہم مسلمانوں میں سے کوئی شخص جب مدینے میں آتا تو اگر اس کی وہاں کسی کے ساتھ جان پہچان ہوتی تو اس کے پاس پہنچ جاتا اور اگر کسی کے ساتھ جان پہچان نہ ہوتی تو مسجد کے صفہ پر (اصحاب صفہ کے ساتھ) ہی رہنے لگتا۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم روزانہ ہمیں کوئی پاؤ بھر کھجوریں تقسیم فرماتے تھے اور پہننے کے لئے ریشم کا یا موٹا کپڑا دیتے ایک روز رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں دن کی کوئی نماز پڑھائی۔ جب آپ نماز پڑھا کر فارغ ہوئے تو وہ دائیں بائیں سے صفہ والوں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو آواز دی اور آپ کو پکارا یا رسول اللہ کھجور نے ہمارے پیٹوں کو جلا ڈالا ہے (یعنی شدید گرمی کا دن ہے) اور ہمارا لباس جو موٹا ریشم یا اون کا تھا وہ پھٹ گیا ہے۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم اپنے منبر کی طرف جھکے اور اس پر چڑھ کر اللہ کی حمد وثنا کی اور آپ نے تکلیف کی شدت کو ذکر کیا جو آپ کی قوم کو پہنچی تھی یہاں تک کہ فرمایا: تحقیق مجھ پر اور میرے ساتھی (صدیق) پر ایسا وقت بھی آیا تھا کہ دس دن سے

زیادہ گذر گئے تھے مگر نہ میرے لئے نہ ہی اس کے لئے کھانے کی کوئی چیز سوائے بریر کے کھانے کے نہ تھی۔ راوی کہتے ہیں کہ میں نے ابوحرب سے کہا کہ بریر کیا ہوتا ہے؟ اس نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا کھانا پیلو کی کھجور تھیں۔ (یعنی پیلو کے درخت کا پھل ہی کھانے کو میسر تھا اور کچھ نہیں تھا۔

تو ہم لوگ اپنے ان بھائیوں انصاریوں کے پاس آئے اور ان کا زیادہ تر کھانا کھجوریں ہوتی تھیں، انہوں نے ہمیں اسی پر شریک کرلیا از راہ ہمدردی، پس اللہ کی قسم اگر میرے پاس تمہارے لئے گوشت اور روٹی میسر ہوتو میں اس کے ساتھ تمہارا پیٹ بھروں گا لیکن وہ وقت قریب ہے کہ تم پاؤ گے کہ تمہارے ایک ایک بندے کے پاس کھانے کا تھال بھرا ہوا صبح کو الگ آئے گا اور شام کو دوسرا آئے گا۔ راوی کہتا ہے کہ رسول اللہ سے لوگوں نے پوچھا کیا ہم لوگ آج بہتر ہیں یا اس وقت بہتر ہوں گے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نہیں تم لوگ آج بہتر ہو اس دن سے۔ آج تم لوگ ایک دوسرے سے شدید محبت کرتے ہو اور اس وقت تمہارا بعض بعض کی گردنیں مارے گا (یعنی تم لوگ مسلمان ایک دوسرے کو قتل کرو گے) میرا اندازہ ہے کہ آپ نے یہ بھی فرمایا تھا کہ اس وقت ایک دوسرے سے شدید بغض رکھو گے۔

امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ کا ارشاد

امام احمد حنبل فرماتے ہیں کہ اس حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ اصحاب صفہ بھوک پر صبر نہیں کرتے تھے بلکہ ان کی جو خواہش اور آرزو تھی اس سے انہوں نے رسول اللہ کو آگاہ کیا تھا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم ان کی حالت تبدیل فرمائیں۔ اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی اس کا اس کی اس بات کا انکار نہیں کیا تھا۔ بلکہ ان کو ایسا جواب دیا تھا جس سے ان کی تسکین فرمائی تھی تو یہ حدیث دلالت کرتی ہے کہ جب کوئی حاجت آن پڑے تو اس کو دوسرے انسان سے طلب کرنا توکل علی اللہ کے منافی نہیں ہے جبکہ طلب کرنے والا اللہ پر توکل کرتے ہوئے طلب کرے کہ میرے مطلوب اور مقصود میں کامیابی اللہ تعالیٰ ہی عطا کرے گا (اور یہ طلب اسباب کو اختیار کرنے کی حد تک ہے)۔

ایک صحابی کی بھوک کی شکایت کرنا اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا اس کے لئے معاش کا انتظام کرنا

۱۲۰۱: ...... ہمیں خبر دی ہے ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوالعباس محمد بن یعقوب نے ان کو یحییٰ بن ابوطالب نے ان کو عبدالوہاب بن عطار نے ان کو اخضر بن عجلان نے ان کو ابوبکر حنفی نے ان کو حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرماتے ہیں۔

ایک آدمی حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور اس نے بھوک کی شکایت کی پھر وہ واپس لوٹ گیا اور کہنے لگا یا رسول اللہ میں آپ کے پاس ایک گھرانے والوں کی طرف سے آیا تھا میں سمجھتا ہوں کہ میں ان کی طرف لوٹ کر جاؤں گا تو ان میں سے ایک نہ ایک بھوک سے مر چکا ہو گا۔ کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے فرمایا۔ آپ جائیں کہ آپ کے پاس کوئی شئی موجود ہے تو لے کر آئیں۔ فرمایا کہ وہ چلا گیا اور جا کر ایک ٹاٹ اٹھا کر لے آیا اور ایک پیالہ اور عرض کرنے لگا یا رسول اللہ یہ ٹاٹ ہے کچھ تو اس میں سے نیچے بچھاتے ہیں اور کچھ اوپر اوڑھتے ہیں۔ اور اس پیالے میں سے پانی پیتے ہیں۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اعلان فرمایا کہ ان دونوں چیزوں کو مجھ سے ایک درہم کے بدلے میں کون

(۱۲۰۰)...... أخرجه المصنف من طريق الحاكم في المستدرك (۱۵/۳ و ۵۴۹/۴)

وقال الحاكم هذا حديث صحيح الإسناد ولم يخرجاه.

وقال الذهبي: صحيح سمعه جماعة من داود وهو في مسند أحمد. أ.ھ.

وأخرجه أحمد (۴۸۷/۳) من طريق عبدالصمد بن عبدالوارث عن أبيه عن داود. به.

(۱۲۰۱)...... أخرجه المصنف في السنن الكبرى (۲۵/۷) عن أبي عبدالله الحافظ وأبي سعيد بن أبي عمرو كلاهما عن أبي العباس محمد بن يعقوب. به.

خرید کرتا ہے۔ ایک آدمی نے کہا میں خریدتا ہوں اے اللہ کے رسول۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ایک درہم سے زیادہ کون دیتا ہے؟ ایک دوسرے آدمی نے کہا میں خریدتا ہوں یا رسول اللہ دو درہم کے بدلے میں۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ یہ دونوں تیری ہے، آپ نے اس آدمی کو بلا کر فرمایا جاؤ ایک درہم کے بدلے کلہاڑی خرید کرو اور ایک درہم کا اپنے گھر والوں کے لئے کھانا خرید کرو اس نے ایسا کیا اور حاضر ہوا حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اس وادی میں نکل جاؤ کوئی جھاڑی کوئی کانٹا اور کوئی لکڑی نہ چھوڑو (سب کاٹ کر بیچو) اور پندرہ دن کے بعد میرے پاس آنا کہتے ہیں کہ وہ چلا گیا۔ چنانچہ اس کو دس درہم مل گئے واپس لے کر آ گیا تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جا پانچ درہم کا اپنے گھر والوں کے لئے کھانا خرید لے اور پانچ درہم کے کپڑے خرید لے اپنے گھر والوں کے لئے۔ عرض کرنے لگا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آپ نے مجھے جو حکم فرمایا تھا اللہ نے میرے لئے اس میں برکت دی ہے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یہ تیرے لئے اس سے بہتر ہے کہ تو قیامت کے دن آتا اور تیرے چہرے پر مانگنے کا داغ ہوتا مانگنا صرف تین قسم کے لوگوں کے لئے مناسب ہے، درد دینے والے خون کے لئے یا پریشان کرنے والے قرض کے لئے یا کوٹ دینے والے فقر کے لئے (مراد ہے، بہت زیادہ محتاجی۔)

امام احمد حنبل رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ اس حدیث میں کمانے کا حکم ہے اور سوال کرنے مانگنے سے نہی ہے خصوصاً جب کہ کمانے پر قادر ہو۔

۱۲۰۲:......ہم نے کتاب السنن میں نبی کریم سے جو روایت کی ہے وہ حدیث بھی اس مفہوم کو بیان کرتی ہے حدیث یہ ہے:

لاتحل الصدقة لغنی و لا لذی مرة سوی.

کہ مالدار کے لئے صدقہ لینا حلال نہیں ہے اور صحت مند تندرست آدمی کے لئے بھی حلال نہیں ہے۔

ایک اور حدیث میں ہے۔

صدقہ میں غنی اور مالدار کا کوئی حق نہیں ہے اور صحت مند کمانے والے کے لئے بھی کوئی حق نہیں ہے۔ اگر انسان پر کمانا لازم نہ ہوتا۔ تو اپنی حالت کو اپنے نفس پر ہی مارتا اس لئے کہ صدقہ لینا تو اس پر کمائی پر قدرت کے باوجود حرام ہے۔

۱۲۰۴:......اور ہم نے تمام توکل کرنے والوں کے سردار اور رب العالمین کے تمام رسولوں کے سردار سے روایت کیا ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم مال فئی میں سے (جو اللہ تعالیٰ ان پر فئی فرماتے تھے) سال بھر کا خرچہ اپنے گھر والوں کا رکھ لیتے تھے اس کے بعد باقی جو کچھ بچتا اس کو بیت المال کے دیگر مصارف میں لگاتے تھے۔

۱۲۰۵:......ہم نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم جنگ اور میں مقابلے کے لئے جب دشمن کے سامنے آئے تو آپ کے جسم پر دو دو زرہیں تھیں۔

فتح مکہ کے دن آپ مکہ میں فاتحانہ طور پر داخل ہوئے تو اس کے سر پر لوہے کا خود تھا۔

۱۲۰۶:......مکرر ہے۔ اور ہم نے یہ بھی روایت کی ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہاتھ میں موج آ جانے کی وجہ سے سینگی لگوا کر خون نکالا تھا۔

(۱۲۰۲)......أخرجه المصنف في السنن الكبرى (۱۳/۷).

(۱۲۰۴)......أخرجه ابن أبي شيبة (۱۲/۳۴۱) وأحمد (۱/۴۸) من حديث عمر رضى الله عنه قال.

كانت أموال مولى بني النضير مما أفاء الله على رسوله مما لم يوصف عليه المسلمون بخيل ولا ركاب فكانت للنبي صلى الله عليه وسلم خاصة فكان يحبس منها نفقة سنة وما بقي جعله في الكراع والسلاح عدة في سبيل الله.

(۱۲۰۶)......أخرجه أبو داود (۳۸۵۵) والترمذي (۲۰۳۸) وابن ماجة (۳۴۳۶) من حديث أسامة بن شريك.

وقال الترمذي حسن صحيح

امراض میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا علاج کرنا اور کرانا

۱۲۰۷:......اور ہم نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے کئی ایک دوائیں بھی روایت کی ہیں جن کا آپ نے حکم دیا تھا۔ نیز یہ کہ آپ نے فرمایا تھا دوا علاج کرو بے شک اللہ تعالیٰ نے کوئی بیماری نہیں بنائی مگر اس کے لئے اللہ نے شفا بھی رکھی ہے۔ سوائے بڑھاپے کے۔

نیز آپ نے دم کرنے جھاڑ پھونک کرنے کا بھی حکم فرمایا تھا۔ اور اس کی اجازت دی تھی۔ اور ارشاد فرمایا تھا کہ تم میں سے جو شخص استطاعت رکھے کہ اپنے بھائی کو فائدہ پہنچا سکے اسے چاہئے کہ ضرور نفع پہنچائے۔

صحابہ کے سوال پر حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد

۱۲۰۸:......ابوخزامہ کی ایک روایت میں ہے اس نے اپنے والد سے روایت کیا کہ انہوں نے عرض کیا یا رسول اللہ آپ کیا فرماتے جب ہم کسی دوائی سے علاج کرتے ہیں۔ یا کسی منتر یا کلام سے جھاڑ پھونک یا دم کرتے ہیں یا کوئی پرہیز کی چیز جس سے ہم پرہیز کرتے ہیں کیا یہ چیز اللہ کی تقدیر میں سے کسی شئ کو رد کر سکتی ہیں۔

حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

انه من قدر اللّٰه

بے شک وہ سب چیزیں استعمال کرنا خود اللہ کی تقدیر میں سے ہیں۔

ہمیں خبر دی محمد بن عبداللہ حافظ نے ان کو ابوالعباس محمد بن یعقوب نے ان کو یحییٰ بن نصر نے ان کو ابن وہب نے ان کو وہب بن حارث نے ان کو ابن شہاب نے کہ ابن خزامہ نے ان کو حدیث بیان کی ہے کہ اس کو اس کے والد نے حدیث بیان کی ہے کہ انہوں نے پوچھا یا رسول اللہ! پھر آگے مذکورہ حدیث ذکر کی ہے۔

امام احمد بن حنبل کی وضاحت

امام احمد بن حنبل فرماتے ہیں:

یہ حدیث اس باب میں اصل ہے اور بنیادی دلیل ہے اور اس کا مطلب یہ ہے کہ انسان ان اسباب کو استعمال میں لائے جنہیں اللہ تعالیٰ نے اپنے بندوں کے لئے بیان فرمایا ہے اور ان کے استعمال کی اجازت فرمائی ہے اور استعمال کے وقت وہ یہ اعتقاد رکھے کہ یہ سب چیزیں اسباب محض ہیں مسبب خود اللہ تعالیٰ ہے اور ان کے استعمال کے بعد جو منفعت پہنچے وہ اللہ کی تقدیر سے ہے اگر وہ چاہے تو وہ انسان کو اس سبب کے استعمال کے باوجود نفع سے اور فائدے سے محروم کر دے لہٰذا الیقین اور اعتماد دوائی پر یا دم وغیرہ پر نہیں ہوگا بلکہ صرف اللہ پر ہوگا اس کا فائدہ پہنچانے کے بارے میں سبب موجود ہونے کے باوجود بھی۔

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی ایک صحابی کو نصیحت اور توکل کی تدبیر

۱۲۰۹:......ہمیں خبر دی ہے ابوالحسن علی بن احمد بن عبدان نے ان کو احمد بن عبید صفار نے ان کو ابو اسماعیل ترمذی نے۔ ح۔ اور ہم کو خبر دی ابو سہل محمد بن نصرویہ مروزی نے ان کو ابوبکر محمد بن احمد بن حنب نے ان کو ابو اسماعیل محمد بن اسماعیل ترمذی نے ان کو ابراہیم بن حمزہ نے ان کو حاتم بن

(۱۲۰۷)......أخرجه مسلم (۱۷۲۹/۴) من حديث جابر بن عبدالله.

(۱۲۰۸)......أخرجه المصنف من طريق الحاكم فى المستدرك (۱۹۹/۴) وقال الذهبى صحيح.

اسماعیل نے ان کو یعقوب بن عمرو بن عبداللہ بن امیہ ضمیری نے ان کو جعفر بن عمرو نے وہ کہتے ہیں کہ عمرو بن امیہ ضمیری نے کہا یارسول اللہ کیا میں اپنی سواری کو چھوڑ دوں اور اللہ پر توکل کروں؟ آپ نے فرمایا بلکہ اس کو باندھ دے اور اللہ پر بھروسہ کر۔ دونوں روایتوں کے الفاظ برابر ہیں۔

۱۲۱۰:......ہمیں خبر دی ہے ابونصر بن قتادہ نے ان کو عباس بن فضل نضروی نے ان کو حسین بن ادریس نے ان کو ہشام بن عمار نے ان کو حاتم بن اسماعیل نے ان کو یعقوب بن عبداللہ بن امیہ نے ان کو جعفر بن عمرو بن امیہ نے ان کو عمرو بن امیہ نے کہتے ہیں کہ میں نے کہا یارسول اللہ کیا میں اپنی اونٹنی کو کھلا چھوڑ دوں اور توکل کرلوں حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اس کے پیروں میں رسی باندھ دے اور توکل کرلے۔

۱۲۱۱:......ہمیں خبر دی ہے ابوجعفر مستملی نے ان کو ابوالعباس محمد بن اسحق صبغی نے ان کو حسن بن علی بن زیاد نے ان کو ابراہیم بن منذر حزمی نے ان کو عبداللہ بن موسیٰ نے ان کو یعقوب بن عبداللہ ابن عمرو بن امیہ نے ان کو جعفر بن عمر بن امیہ نے ان کو ان کے والد نے یعنی عمرو بن امیہ سے وہ کہتے ہیں کہ میں نے کہا، یارسول اللہ میں سواری کو کھلا چھوڑ دوں اور توکل کرلوں؟ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نہیں بلکہ باندھ دو پھر توکل کرو۔

۱۲۱۲:......ہمیں خبر دی ہے علی بن احمد بن عبدان نے ان کو احمد بن عبید صفار نے ان کو علان بن عبدالصمد نے ان کو اسماعیل بن مسعود جحدری نے ان کو خالد بن یحییٰ بن ابوقرہ نے ان کو ان کے چاچا مغیرہ بن ابوقرہ نے ان کو حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے وہ کہتے ہیں کہ ایک آدمی اونٹنی پر سوار ہو کر آیا اور کہنے لگا یارسول اللہ میں اس کو چھوڑ دوں اور توکل کرلوں؟ حضور نے فرمایا کہ اس کے پیر میں رسی ڈال دیجئے اور اللہ پر بھروسہ کر لیجئے۔

۱۲۱۳:......خبر دی ہے ابوعلی روذباری نے ان کو ابوبکر بن داسہ نے ان کو ابوداؤد نے ان کو عبدالوہاب بن نجدہ نے اور موسیٰ بن مروان رقی نے ان کو بقیہ بن ولید نے ان کو بحر بن سعد نے ان کو خالد بن معدان نے ان کو سیف نے ان کو عوف بن مالک نے انہوں نے ان کو بتایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دو آدمیوں کے درمیان فیصلہ فرمایا جس کے خلاف آپ نے فیصلہ دیا تھا جب وہ واپس لوٹا تو کہنے لگا:

حسبی اللہ ونعم الوکیل

مجھے اللہ کافی ہے اور وہ بہترین کارساز ہے۔

چنانچہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: بے شک اللہ تعالیٰ نے سستی وکمپرسی کو معیوب فرمایا ہے لیکن آپ دانائی ہوشیاری کو لازم کر لیجئے پھر اگر کوئی امر تجھ سے غالب آجائے تو پھر یہ کہے:

حسبی اللہ ونعم الوکیل.

(۱۲۰۹)......قال الهيثمي في المجمع (۱۰/۲۹۱) رواه الطبراني باسنادين وفي أحدهما عمرو بن عبدالله بن أمية الضمري ولم أعرفه وبقية رجاله ثقات.

وأخرجه الحاكم في المستدرك (۳/۶۲۳) من طريق حاتم بن إسماعيل. به.

وقال الذهبي: سنده جيد.

(۱۲۱۰)......أخرجه ابن حبان (۲۵۴۹. موارد الظمآن) عن الحسين بن عبدالله القطان عن هشام بن عمار. به.

(۱۲۱۲)......أخرجه الترمذي (۲۵۱۷) عن عمرو بن علي عن يحيى بن سعيد القطان عن المغيرة. به.

وقال الترمذي:

وهذا حديث غريب من حديث أنس لانعرفه إلا من هذا الوجه.

وأخرجه المصنف في الآداب (۹۵۳) بنفس الإسناد.

(۱۲۱۳)...... أخرجه المصنف من طريق أبي داود (۳۶۲۷)

امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ کی مرسل روایت

۱۲۱۴:......امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ ہم نے ابن شہاب سے مرسلاً ذکر کیا ہے اسی قصے کے بارے میں کہ ان دو مذکورہ آدمیوں سے ایک اپنی حجت اور دلیل میں لازمی کمزور ہو گیا یعنی دلیل پیش نہ کر سکا پھر جب فیصلہ دوسرے کے حق میں ہو گیا تو اس نے یہ بات کہی لہٰذا رسول اللہ نے فرمایا آپ اپنا حق طلب کیجئے اس وقت تک کہ آپ عاجز آ جائیں اگر آپ عاجز آ جائیں تو پھر آپ یہ کہیے:

حسبی اللّٰہ ونعم الوکیل.

یہ حقیقت ہے کہ تم دونوں کے درمیان فیصلہ تمہارے دلائل کی بنیاد پر کیا گیا ہے۔توکل کو طلب سے الگ کرنا غیر پسندیدہ بات ہے۔

۱۲۱۵:......معاویہ بن قرہ سے روایت کیا گیا ہے کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کچھ لوگوں کے پاس آئے اور فرمایا کہ تم لوگ کیا ہو؟ انہوں نے کہا کہ ہم توکل کرنے والے ہیں حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بلکہ تم دوسروں کے مال کا سہارا کرنے والے ہو۔اور بندوں کا سہارا کرنے والے کیا میں تمہیں متوکل کے بارے میں بتاؤں؟ ایک انسان زمین کے پیٹ میں دانہ ڈال دیتا ہے اس کے بعد وہ اپنے رب پر توکل کرتا ہے۔(ان لوگوں نے کہا تھا کہ ہم متوکلون ہیں مطلب ہے اللہ پر بھروسہ کرنیوالے ہیں حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے فرمایا کہ نہیں بلکہ تم متکلون ہو یعنی پرائے مال پر نظر رکھنے والے لوگوں کے مال پر تکیہ کرنے والے۔)

حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا ارشاد گرامی

۱۲۱۶:......ہم نے روایت کی ہے حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے انہوں نے فرمایا اے قاریوں کی جماعت اپنے سروں کو اوپر اٹھاؤ تحقیق راستہ واضح ہو چکا ہے۔نیکیوں اور بھلائیوں میں ایک دوسرے سے سبقت کرو اور مسلمانوں پر بوجھ نہ بنو۔

۱۲۱۷:......ہمیں خبر دی ہے ابوالحسین بن فضل قطان نے ان کو ابوالحسین بن مانی کوفی نے ان کو احمد بن حازم بن ابی غرزہ نے ان کو طلق بن غنام نے ان کو مسعودی نے ان کو جواب بن عبید اللہ نے ان کو معرور بن سوید نے ان کو حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرماتے ہیں اے قراء کی جماعت اپنے سر اٹھاؤ کس قدر راستہ واضح ہے خیرات میں نیکیوں میں مسابقت کرو اور مسلمانوں پر بوجھ نہ ہو۔

حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی تدبیر

۱۲۱۸:......ہمیں خبر دی ہے ابوسعید بن ابوعمرو نے ان کو ابوالعباس رحمۃ اللہ علیہ نے ان کو حسن بن علی بن عفان نے ان کو ابواسامہ نے ان کو جریر بن حازم نے ان کو ایوب نے ان کو نافع نے وہ فرماتے ہیں کہ ایک نوجوان آدمی مسجد میں داخل ہوا اس کے ہاتھ میں تیرے کے چوڑے بھالے تھے۔وہ یہ کہہ رہا تھا اللہ کی راہ میں کون میری مدد کرے گا؟ نافع کہتے ہیں حضرت عمر نے اسے طلب فرمایا لہٰذا آپ کے پاس اسے لایا گیا

(۱۲۱۴)......أخرجه المصنف فی السنن الکبری (۱۸۱/۱۰) قال أخبرنا أبو نصر بن قتادة أنبانا احمد بن إسحاق بن شیبان أنبانا معاذ بن نجدة ثنا کامل بن طلحة ثنا لیث بن سعد ثنا عقیل عن ابن شهاب قال:

اختصر رجلان إلی رسول اللّٰه صلی اللّٰه علیه وسلم فکأن أحدهما تهاون بصلحته لم یبلغ فقضی رسول اللّٰه صلی اللّٰه علیه وسلم للآخر فقال المتهاون بحجته حسبی اللّٰه ونعم الوکیل فقال رسول اللّٰه صلی اللّٰه علیه وسلم حسبی اللّٰه ونعم الوکیل یحرک یده مرتین أو ثلاثًا قال اطلب حقک حتی تعجز ......الخ.

(۱۲۱۵)......الأثر من المنهاج للحلیمی (۱۲/۲) ۱۲۱۶ و ۱۲۱۷. المنهاج للحلیمی (۱۲/۲)

(۱۲۱۸)......أیوب هو السختیانی.

حضرت عمر نے فرمایا کوئی اس کو مجھ سے اجرت پر اپنی زمین پر کام کرنے کے لئے لے گا؟ چنانچہ انصار میں سے ایک آدمی نے کہا اے امیر المومنین میں ان کو مزدوری پر لیتا ہوں۔ حضرت نے فرمایا تم اس کو ہر مہینے کتنی اجرت دو گے؟ اس نے بتایا کہ اتنی اتنی مزدوری دوں گا۔ حضرت نے فرمایا اس کو لے جاؤ۔ تاکہ یہ زمین پر چند ہفتے کام کرے۔ اس کے بعد حضرت عمر نے پوچھا ہمارے مزدور نے کیا کیا؟ یعنی مزدور کیسا ہے؟ اس نے بتایا مزدور اچھا ہے اے امیر المومنین۔ اس کے بعد آپ نے فرمایا اس مزدور کو لے آنا اور اس کی مزدوری بھی ساتھ لے آنا جو کچھ جمع ہوگئی ہے۔ وہ شخص مزدور کو لے آیا اور ایک تھیلی دراہم کی بھری ہوئی لے آئے۔ آپ نے اس جوان سے کہا کہ یہ اپنی مزدوری لے لو اگر تم اب چاہو تو جہاد کرو چاہو تو بیٹھ جاؤ۔

حضرت قیس بن عاصم کی اپنے بیٹے کو نصیحت

۱۲۱۹:......ہمیں خبر دی ہے ابو طاہر فقیہ نے ان کو ابو طاہر محمد آبادی نے ان کو ابو جعفر محمد بن عبید اللہ بن یزید منادی نے ان کو وہب بن جریر بن حازم نے ان کو ابو العباس نے ان کو شعبہ نے ان کو قتادہ نے ان کو مطرف نے ان کو حکیم بن قیس بن عاصم نے وہ کہتے ہیں کہ قیس بن عاصم نے اپنے بیٹوں کو وصیت کرتے ہوئے فرمایا تھا۔

کہ میں تمہیں اللہ سے ڈرتے رہنے کی وصیت کرتا ہوں، اور یہ کہ تم میں سے جو بڑا ہو اس کو سردار بنانا جب تم لوگ ایسا کرو گے تو اپنے آباؤ اجداد کے نائب بن جاؤ گے اور اپنے میں سے چھوٹے کو سرپرست نہ بنانا۔

اگر تم ایسا کرو گے تو وہ تمہیں تمہارے برابر والوں میں ذلیل وحقیر کر دے گا۔ تم اپنے آپ کو اور مال کو لازم رکھو اور مال کمانے یا مال بنانے کو بھی اس لئے کہ مال سخی اور شریف کی یاد دہانی کرتا ہے اور سخی کی عزت ہے اور بخیل اور کمینہ خصلت سے بے پرواہ کرتا ہے اور مستغنی کرتا ہے اپنے اپ کو لوگوں سے مانگنے سے بچانا اس لئے کہ سوال کرنا انسان کی خسیس اور ذلیل ترین کمائی ہے۔ اور میں جب مر جاؤں تو مجھ پر نوحے اور بین نہ کرنا بے شک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر بھی نوحے اور بین نہیں کئے گئے تھے۔ اور مجھے ایسی زمین میں دفن کرنا جہاں بکر بن وائل میرے دفن کی جگہ کو نہ جان سکیں اس لئے کہ میں دور جاہلیت میں ان پر لوٹ مار کیا کرتا تھا۔

۱۲۲۰:......ہمیں خبر دی ہے ابو عبد اللہ حافظ نے ان کو حسن بن محمد بن اسحاق نے ان کو ابو عثمان سعید بن عثمان نے ان کو احمد بن ابو الحواری نے ان کو سفیان نے انہوں نے کہا کہ۔ سلمان نے ایک وسق (ساٹھ صاع) غلہ خریدا۔

بعض نے کہا کہ سلمان فارسی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے خریدا......اور یہ فرمایا کہ :

ان النفس اذا احرزت رزقها اطمئنت

انسان کا نفس جب اپنے رزق کو محفوظ کر لیتا ہے تو مطمئن ہو جاتا ہے۔

۱۲۲۱:......ہمیں خبر دی ہے ابو عبد اللہ حافظ نے ان کو حسن نے ان کو ابو عثمان نے ان کو احمد نے ان کو مروان نے ان کو سہل بن ہاشم نے ان کو

(۱۲۱۹)......أخرجه أبوحاتم السجستاني في (المعمرون والوصايا) ص ۱۳۵ .

(۱۲۲۰)......أخرجه أبونعيم في الحلية (۱/ ۲۰۷) من طريق سالم مولى زيد بن صوحان قال كنت مع مولاي زيد بن صوحان في السوق فمر علينا سلمان الفارسي رضى الله تعالىٰ عنه وقد اشترى وسقا من طعام فقال له زيد ياأباعبدالله تفعل هذا وأنت صاحب رسول الله صلى الله عليه وسلم فقال: إن النفس إذا أحرزت رزقها اطمأنت وتفرغت للعبادة وأيس منها الوسواس.

واخرجه أبونعيم أيضاً من طريق ابن أبي غنية عن أبيه عن سلمان ان النفس إذا أحرزت رزقها إطمأنت.

(۱۲۲۱)......أخرجه اللحليمي في المنهاج (۲/ ۱۲) بنحوه.

ابراہیم بن ادھم نے وہ فرماتے ہیں حضرت سعید بن میںب نے فرمایا جو شخص مسجد میں آنے جانے کو لازم کرلیتا ہے اور جب بھی اس کو ملے قبول کرلیتا ہے وہ سوال (مسئلہ معلوم) کرنے میں اصرار کرتا ہے۔

۱۲۲۲:......ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو جعفر بن محمد بن نصیر نے ان کو خبیر بن محمد نے وہ کہتے ہیں میں نے (مشہور صوفی بزرگ) سری سے سنا وہ مسجد میں جم کر بیٹھنے کو عیب اور مذموم سمجھتے تھے اور کہتے تھے کہ جامع مسجد کو لوگوں نے ایسی دوکانیں بنا رکھا ہے جن کے دروازے نہیں ہیں۔(ظاہر) ہے کہ جب جم کر مسجد میں بیٹھے رہیں گے کمانے کھانے کی فکر نہیں کریں گے تو لامحالہ ضروریات کو پورا کرنے کے لئے پھر سوال کریں گے اور ہاتھ پھیلائیں گے یہی مقصد ہے سری سقطی مرحوم کا (مترجم)

امام احمد حنبل رحمۃ اللہ علیہ کی وضاحت

امام احمد حنبل رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ مسجد میں جم کر بیٹھنے کے نتیجے میں سوال بھی کرنا پڑتا ہے اور سوال کرنے میں کراہیت ہے خصوصاً جب کہ کمانے کی سبیل اور راستہ موجود ہو۔

لوگوں کے سامنے سوال کرنے سے بہتر ہے جنگل سے لکڑیاں لائے

۱۲۲۳:......ہمیں خبر دی ابومحمد عبداللہ بن یوسف اصفہانی نے ان کو ابوسعید بن اعرابی نے ان کو حسن بن محمد زعفرانی نے ان کو وکیع بن جراح نے ان کو ہشام بن عروہ نے ان کو ان کے والد نے ان کو ان کے دادا نے وہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔

البتہ اگر کوئی شخص تم میں سے رسی اٹھائے اور جا کر لکڑیوں کی گانٹھ اپنی پیٹھ پر لاد کر لائے اور اسے فروخت کرے اور اس عمل کے ساتھ وہ لوگوں سے مستغنی ہو جائے تو یہ بات اسکے لئے اس سے کہیں بہتر ہے کہ وہ لوگوں سے سوال کرتا پھرے کچھ اسے دیں اور کچھ اس کو منع کریں۔

اس کو مسلم نے روایت کیا ہے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے نبی کریم سے اور اس میں ایک زیادتی اور اضافہ ہے وہ یہ ہے۔ کہ (وہ کمانے والا شخص) اس کمائی سے اللہ کی راہ میں صدقہ کرے اور اس کے ساتھ لوگوں سے بھی مستغنی ہو جائے۔

حضرت داؤد علیہ السلام اپنے ہاتھ کی کمائی سے کھاتے تھے

۱۲۲۴:......ہمیں خبر دی ابوطاہر فقیہ نے ان کو ابوبکر محمد بن عمر بن حفص زاہد نے ان کو محمد بن اسماعیل ترمذی نے ان کو ابوصالح نے ان کو معاویہ بن صالح نے ان کو بحر بن سعد نے ان کو خالد بن معدان نے ان کو مقدام بن معدیکرب صحابی رسول نے انہوں نے فرمایا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا۔

کوئی شخص اپنے ہاتھ کی کمائی سے زیادہ خیر والا کھانا کبھی نہیں کھا سکتا۔ حضرت داؤد علیہ السلام اپنے ہاتھ کی کمائی کے سوا نہیں کھاتے تھے۔

اس کو بخاری نے صحیح میں ثور بن یزید کی روایت سے خالد بن معدان سے۔ روایت کیا ہے۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمانا "اپنے ہاتھ کی کمائی سب سے اچھی ہے"

۱۲۲۵:......ہمیں خبر دی ابوالحسین بن فضل قطان نے ان کو عبداللہ بن جعفر بن درستویہ نے ان کو یعقوب بن سفیان نے ان کو ابونعیم نے اور قبیصہ دونوں نے کہا انہوں نے بیان کیا سفیان نے وائل بن داؤد سے ان کو سعید بن عمیر انصاری نے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

(۱۲۲۳)......أخرجه البخاري (۳/۷۵) ومسلم (۲/۷۲۱) كما قال المصنف.

(۱۲۲۴)......أخرجه البخاري (۳/۷۴) عن إبراهيم بن موسى عن عيسى عن ثور عن خالد. به.

سے پوچھا گیا کمائی کونسی اچھی اورزیادہ پاکیزہ ہے؟ آپ نے فرمایا کہ انسان کے اپنے ہاتھ کا کسب یعنی ہنر اور ہر پسندیدہ تجارت۔ یا برکت والی تجارت۔ اسی طرح اس کوراوی نے مرسل ذکر کیا ہے اوراس کو جریر اور محمد بن عبید نے وائل سے مرسل روایت کیا ہے۔ امام بخاری نے فرمایا بعض نے اس روایت کو مسند کہا ہے غلط ہے جو کہ۔

۱۲۲۶:......ہمیں خبر دی ہے ابوعبداللہ حافظ نے ان کوابوالعباس محمد بن یعقوب نے لن کو عباس بن محمد نے ان کو اسود بن عامر نے ان کو سفیان ثوری نے ان کووائل بن داؤد نے ان کو سعید بن عمیر نے ان کوان کے چچانے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا گیا کہ کسب کون افضل ہے؟ اپنے فرمایا کہ کسب مبرور، یعنی پسندیدہ کام۔ کسب مبرور ومقبول۔ یا وہ کسب جس میں نیک سلوک اور نیک نیتی سے کام کیا جائے۔ یعنی ناجائز نہ ہونہ ہی حرام ہو۔ اس کو شریک نے روایت کیا ہے۔

۱۲۲۷:......ہمیں اس کی خبر دی ہے ابوعبداللہ حافظ نے ابوالعباس محمد بن یعقوب نے ان کو عباس بن محمد دوری نے ان کو اسود بن عمار نے ان کو شریک نے ان کووائل بن داؤد نے ان کو جمیع بن عمیر نے ان کوان کے پھوپھا ابوبردہ نے فرماتے ہیں رسول اللہ سے پوچھا گیا۔ کون سا کسب اور پیشہ اور کمائی پاکیزہ ہے یا افضل ہے؟ آپ نے فرمایا۔ آدمی کا اپنے ہاتھ سے کام کرنا اور ہر تجارت جو پسندیدہ ہو بابرکت ہو۔

۱۲۲۸:......ہمیں خبر دی ہے ابونصر بن قتادہ نے ان کو ابوالحسن سراج نے ان کو مطین نے کہتے ہیں میں نے سنا محمد بن عبداللہ بن نمیر سے اور اس کے لئے یہ حدیث ذکر کی اور کہا کہ وہ سعید بن عمیر ہیں۔

امام احمد رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا اس کو مسعودی نے روایت کیا ہے وائل سے اور انہوں نے غلطی کی ہے اس کی سند میں۔

۱۲۲۹:......ہمیں خبر دی ہے محمد بن عبداللہ حافظ نے ان کو ابوبکر بن اسحاق نے ان کو محمد بن احمد بن نظر نے ان کو معاویہ بن عمر نے ان کو مسعودی نے، وائل بن داؤد سے ان کو عبایہ بن رافع بن خدیج نے ان کوان کے والد نے وہ کہتے ہیں کہ کہا گیا یارسول اللہ کون سا کسب اور کمائی پاکیزہ ہے؟ آپ نے فرمایا۔ انسان کا اپنے ہاتھ سے کمانا اور ہر برکت دی ہوئی تجارت (یعنی جس میں اللہ تعالیٰ برکت دے دے)۔

سچا مسلمان تاجر قیامت کے دن شہداء کے ساتھ ہوگا

۱۲۳۰:......ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوالعباس محمد بن یعقوب نے ان کو ابوجعفر محمد بن عیسیٰ عطار نے ان کو کثیر بن ہشام نے ان کو کلثوم بن جوشن نے ان کو ایوب نے ان کو نافع نے ان کو حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ نے فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ سچا امین اور مسلم تاجر قیامت کے دن شہداء کے ساتھ ہوگا۔

(۱۲۲۵)......أخرجه المصنف فى السنن (۵/۲۶۳) من طريق محمد بن عبيد عن وائل به وقال البيهقى : هذا هو المحفوظ مرسلاً ويقال عنه عن سعيد عن عمه قال سئل رسول الله صلى الله عليه وسلم أى الكسب أفضل قال كسب مبرور.

(۱۲۲۶)......أخرجه المصنف من طريق الحاكم فى المستدرك (۲/۱۰) وصححه الحاكم ووافقه الذهبى.

(۱۲۲۷)......أخرجه المصنف من طريق الحاكم (۲/۱۰) وقال الحاكم : وائل بن داود وابنه بكر ثقتان وقد ذكر يحيى بن معين أن عمر سعيد بن عمير : البراء بن عازب وإذا اختلف الثورى وشريك فالحكم للثورى.

(۱۲۲۹)......أخرجه المصنف من طريق الحاكم (۲/۱۰) وقال الحاكم هذا خلاف ثالث على وائل بن داود إلا أن الشيخين لم يخرجا عن المسعودى ومحله الصدق.

(۱۲۳۰)......أخرجه الحاكم (۲/۶) من طريق كثير بن هشام. به.

وقال الحاكم : كلثوم هذا بصرى قليل الحديث ولم يخرجاه وقال الذهبى : ضعفه. يعنى كلثوم. أبوحاتم وسمع هذا منه كثير بن هشام.

جو مال صدقہ نہیں کرسکتا وہ یہ پڑھے

۱۲۳۱:......ہمیں خبر دی ہے ابوسعید مالینی نے ان کو ابواحمد بن عدی نے ان کو عبداللہ بن محمد بن سلم نے ان کو حرملہ بن یحیٰ نے ان کو ابن وھب نے ان کو خبر دی عمرو بن حارث نے دراج سے ان کو ابوالھیثم نے ان کو ابوسعید خدری نے رسول اللہ سے آپ نے فرمایا۔ جو شخص حلال طریقے سے مال کمائے اور اپنے نفس کو کھلائے اور اس کو پہنائے۔ پس جو شخص جو اللہ کی مخلوق میں سے اس کے سوا ہے یہ چیز اس کے لئے زکوٰۃ ہے اور جو آدمی مسلمان ہے مگر اس کے پاس صدقہ کرنے کے لئے کچھ نہیں ہے اسے چاہئے کہ وہ اپنی دعا میں یہ پڑھے:

اللھم صل علی محمد عبدک رسولک وصل علی المؤمنین و المؤمنات و المسلمین و المسلمات

تو یہ چیز اس کے لئے صدقہ ہوگی، اے اللہ رحمتیں نازل فرما اپنے بندے اور اپنے رسول محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر اور مغفرت نازل فرما مؤمن مردوں اور مؤمنہ عورتوں پر، مسلمان مردوں اور مسلمان عورتوں پر اور فرمایا کہ مؤمن جو خیر کو سنتا ہے وہ سیر نہیں ہوتا یہاں تک کہ اس کی انتہاء جنت ہوگی۔

اس کو ابن خزیمہ نے یونس بن عبدالاعلیٰ سے روایت کیا ہے اور دیگر نے ابن وہب سے۔

رزق حلال کے طلب کی فضیلت

۱۲۳۲:......ہمیں خبر دی محمد بن عبداللہ حافظ نے ان کو خبر دی ہے ابوالعباس محمد بن یعقوب نے اور ان کو اجازت دی محمد بن عبدالوہاب نے ان کو علی بن عثام نے ایک آدمی سے میرا گمان ہے کہ وہ حسن حنائی فروش تھے یا جیسے کہا معتمر سے اس نے سکن سے اس نے اس کو مرفوع نقل کیا ہے۔ فرماتے ہیں۔ کہ مال حلال کو طلب کرنا اللہ کی راہ میں بہادروں کے ساتھ مقابلے کی مثل ہے جو شخص رزق حلال کی طلب میں تھک کر رات گذارتا ہے وہ اس حال میں رات گذارتا ہے کہ اللہ تعالیٰ اس سے راضی ہوتا ہے۔

۱۲۳۲:......علی بن عثام کہتے ہیں کہ محمد بن واسع نے حضرت مالک بن دینار سے کہا آپ کو کیا ہوا کہ آپ بہادروں سے مقابلہ نہیں کرتے؟ انہوں نے فرمایا کہ بہادروں سے مقابلہ کیا ہے؟ محمد بن واسع نے فرمایا حلال طریقے سے کمانا اور عیال پر خرچ کرنا۔

زمین کے خزانوں کا بیان

۱۲۳۳:......ہمیں خبر دی ہے ابوعبدالرحمٰن سلمی نے ان کو ابومحمد عمرو بن اسحٰق بن ابراہیم بخاری نے ان کو صالح بن محمد نے ان کو مصعب بن عبداللہ زبیری نے ان کو ہشام بن عبداللہ بن عکرمہ مخزومی نے ان کو ہشام بن عروہ نے ان کو ان کے والد نے ان کو سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے وہ فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔

اطلبو الرز ق من خبایا الارض.

رزق کو زمین کے خفیہ خزانوں سے تلاش کرو۔

اگر یہ روایت صحیح ہو تو آپ کی مراد اس کے ساتھ کھیتی اور کاشت کاری کرنے کے لئے زمین کو چیرنا مراد ہوگا۔ (اس دور میں تو انسان بہت

(۱۲۳۱)......أخرجه المصنف من طریق بن عدی فی الکامل (۹۸۰/۳ و ۹۸۱)

وعبدالله بن محمد بن سلم هو ابن حبیب الفریابی المقدسی (سیر ۳۰۶/۱۴)

(۱۲۳۳)......قال الهیثمی (۶۳/۴) رواه أبویعلی و الطبرانی فی الأوسط وفیه هشام بن عبدالله بن عکرمة ضعفه ابن حبان

سارے طریقوں سے زمین سے رزق طلب کررہا ہے۔)(مترجم)

۱۲۳۴:......ہمیں خبر دی ابوعبدالرحمٰن نے ان کو ابوالعباس اصم نے ان کو ابوامیہ طرسوسی نے ان کو مصعب بن عبداللہ بن مصعب نے ان کو ہشام بن عبداللہ بن عکرمہ نے ان کو عبدالرحمٰن بن حارث نے ان کو ہشام بن عروہ نے ان کو ان کے والد نے ان کو سیدہ عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے یہ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔

التمسوا الرزق فی خبایا الارض.

رزق تلاش کرز مین کی خفیہ چیزوں میں۔

۱۲۳۵:......ہمیں حدیث بیان کی اور ابوعبدالرحمٰن نے ان کو عبداللہ بن محمد بن عبدالرحمٰن صوفی نے ان کو بہلول انباری نے ان کو مصعب بن عبداللہ زبیری نے ان کو ہشام بن عبداللہ بن عکرمہ نے پھر اس نے مذکورہ حدیث کو ذکر کیا اسی کی مثل۔اور مصعب نے کہا یہ خفیہ چیزیں معادن اور کانیں ہیں۔

بہترین کمائی کیا ہے؟

۱۲۳۶:......ہمیں خبر دی ابونصر بن قتادہ نے ان کو ابوالفضل بن خمیرویہ نے ان کو احمد بن نجدہ نے اس کو سعید بن منصور نے ان کو محمد بن عمار مؤذن نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا سعید بن ابوسعید مقبری سے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہتے تھے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔

خیر الکسب کسب یدی العامل اذا نصح.

بہترین کمائی کام کرنے والے کے ہاتھ کی کمائی ہے جب خیر خواہی کرے۔

اس کو ابن خزیمہ نے علی بن حجر سے انہوں نے محمد بن عمار سے روایت کیا ہے۔

پیشہ ور عنداللہ محبوب ہے

۱۲۳۷:......ہمیں خبر دی ہے علی بن احمد بن عبدان نے ان کو احمد بن عبید نے ان کو ابراہیم بن مہدی ابلی نے ان کو شیبان بن فروخ نے۔ح۔ اور ہمیں خبر دی ہے ابوسعید مالینی نے ان کو ابواحمد بن عدی حافظ نے۔ان کو حسن بن سفیان نے ان کو شیبان نے ان کو ابوالربیع سمان نے ان کو عاصم بن عبداللہ نے ان کو سالم نے ان کو ان کے والد نے وہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

ان اللہ یحب المؤمن المحترف.

(۱۲۳۴)......أخرجه المصنف فی الآداب (۹۵۸) بنفس الإسناد.

(۱۲۳۶)......أخرجه أحمد (۳۳۴/۲) عن أبی عامر العقدی عن محمد بن عمار کشاکش. به.

(۱۲۳۷)...... أخرجه ابن عدی فی الکامل (۳۶۹/۱) عن الحسن بن سفیان. به فی ترجمة أبو الربیع السمان أشعث بن سعید.

وقال ابن عدی:

أبو الربیع السمان فی أحادیثه مالیس بمحفوظ وهو مع ضعفه یکتب حدیثه وأنکر ماحدث عنه ماذکرته.

وأخرجه الطبرانی فی الکبیر (۳۰۸/۱۲ رقم ۱۳۲۰۰) من طریق أبی الربیع السمان أیضاً وقال الهیثمی فی المجمع (۶۲/۴) فیه عاصم بن عبیدالله وهو ضعیف!!

وقال الهیثمی فی المجمع (۶۲/۴) فیه عاصم بن عبیدالله وهو ضعیف!!

بے شک اللہ تعالیٰ پیشہ اختیار کرنے والے مؤمن کو پسند کرتے ہیں۔

اور ابن عبدان کی ایک روایت میں یوں ہے۔ الشاب المحترف۔ ہنر مند جوان کو پسند کرتے ہیں۔

اس روایت میں ابوالربیع کا عاصم سے تفرد ہے اور دونوں راوی قوی نہیں ہیں۔

۱۲۳۸:.....ہمیں خبر دی ہے ابوعبداللہ حافظ نے وہ کہتے ہیں کہ مجھے خبر دی ہے حسین بن محمد بن یحییٰ نے ان کو محمد بن اسحٰق بن خزیمہ نے ان کو حسین بن منصور نے ان کو بہلول بن عبید نے ان کو ابواسحٰق سبیعی نے ان کو حارث نے ان کو حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرماتے ہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا گیا کہ اعمال میں سے کون سا عمل زیادہ ستھرا اور پاکیزہ ہے؟ آپ نے فرمایا:

کسب المرء بیده

آدمی کا اپنے ہاتھ سے کمائی کرنا اور کمانا۔

علی بن ہشام کا قول

۱۲۳۹:.....ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو حسین بن محمد بن یحییٰ نے ان کو محمد بن اسحٰق بن خزیمہ نے ان کو حسین بن منصور نے ان کو بہلول بن عبید نے ان کو ابواسحٰق سبیعی نے ان کو حارث نے ان کو حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا گیا تھا.....اس کے بعد مذکورہ حدیث ذکر کی ہے۔

۱۲۴۰:.....ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوبکر محمد بن جعفر نے ان کو عبداللہ بن سلمہ نے ان کو محمد بن عبدالوہاب نے انہوں نے سنا علی بن ہشام سے وہ کہتے ہیں کہ میں تو صرف یہی پسند کرتا ہوں کہ مسلمان کو ہنر مند ہونا چاہئے اس لئے کہ جب مسلمان محتاج ہوگا تو سب سے پہلے اپنے دین کو خرچ کرے گا۔

لگی بندھی روزی پر قائم رہنا

۱۲۴۱:.....ہمیں خبر دی ہے ابوبکر بن فورک نے ان کو عبداللہ بن جعفر اصفہانی نے ان کو یعقوب بن ابویعقوب نے ان کو محمد بن عبداللہ انصاری نے ان کو فروہ بن یونس نے ان کو ہلال بن جبیر نے ان کو حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرماتے ہیں کہ میں نے سنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے فرماتے تھے:

من رزق فی شیئی قلیلزمه.

جو شخص کسی بھی ذریعہ سے رزق دیا جائے اسے چاہئے کہ اس ذریعہ کو لازم پکڑے مضبوط رکھے (یعنی لگی ہوئی روزی کو نہ چھوڑے)۔

۱۲۴۲:.....ہمیں خبر دی ابن عبدان نے ان کو احمد بن عبید نے ان کو کدیمی نے ان کو محمد بن عبداللہ انصاری نے ان کو فروہ بن یونس کلابی نے ان کو ہلال نے انہوں نے مذکورہ حدیث کو ذکر کیا ہے اپنی اسناد کے ساتھ سوائے اس کے کہ اس یہ بھی اضافہ کیا ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا:

(۱۲۳۸).....أخرجه ابن أبی حاتم فی العلل (۱۱۶۸) من طریق بهلول. به.

وقال ابن أبی حاتم قال أبی هذا الحدیث بهذا الإسناد باطل. بهلول ذاهب الحدیث.

(۱۲۴۱. ۱۲۴۲).....قال الزبیدی فی الإتحاف (۲۸۷/۴) رواه البیهقی لکن فی سنده محمد بن عبدالله الأنصاری وهو ضعیف عن فروة بن یونس وقد ضعفه الأزدی عن هلال بن جبیر وفیه جهالة.

من رزقة الله رزقاً في شيئى فليلزمة

جس کواللہ تعالیٰ کسی طریقہ پر رزق عطا کرے اسے چاہئے کہ وہ اس طریقہ کولازم رکھے۔اس میں میں سمعت کے الفاظ نہیں ہیں۔

۱۲۴۳:......ہمیں خبر دی ہے ابوعبداللہ حافظ نے ان کوخبر دی ہے ابوالحسین محمد بن احمد بن تمیم قنطری نے بغداد میں ان کوابوقلابہ رقاشی نے ان کو ابو عاصم ضحاک بن مخلد شیبانی نے ان کو زبیر نے ان کو عبید نے ان کو حضرت نافع نے وہ فرماتے ہیں کہ میں تجارتی سفر کے لئے مصر اور شام جایا کرتا تھا۔اللہ تعالیٰ مجھے مال خیر کی رزق دیتا تھا کثرت کے ساتھ ایک دفعہ میں نے عراق کا سفر کیا۔چنانچہ میری اصل پونجی بھی واپس نہ ملی۔میں ام المؤمنین سیدہ عائشہ کی خدمت میں حاضر ہوا (ان کوخبر ہوئی تو) فرمایا کہ بیٹے اپنی تجارت کولازم رکھئے۔اس لئے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا تھا فرمار ہے تھے۔

اذا فتح لاحد كم رزق من باب فليلزمه.

جب تم میں سے کسی کا رزق ایک دروازے سے کھول دیا جائے تو اس کو چاہئے کہ اسی کولازم کرلے۔

۱۲۴۴:......ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کوابوالعباس محمد بن یعقوب نے ان کو محمد بن عبداللہ منادی نے ان کو یونس بن محمد نے ان کو ابو ضحاک نے ان کو زبیر بن عبید نے ان کو نافع نے مگر یہ نافع حضرت عبداللہ بن عمر کے غلام نہیں ہیں۔وہ کہتے ہیں کہ مصر میں میرا آنا جانا رہتا تھا پھر میری رائے یہ ہوئی کہ میں عراق جاؤں گا چنانچہ میں سیدہ عائشہ کی خدمت میں حاضر ہوا اور میں نے اس کو السلام علیکم کہا سیدہ نے پوچھا کہاں جاتے ہو؟ میں نے کہا کہ عراق سیدہ نے پوچھا کہ کیا ہوا وہ تیری تجارت کے مقام کا؟ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا تھا جس وقت تم میں سے کسی ایک بندے کے لئے رزق کمانے کا طریقہ تقسیم کر دیا جائے تو اسے چاہئے کہ وہ اس کو نہ چھوڑے یہاں تک کہ وہ اس کے لئے یہ طریقہ بدل جائے یا نا معلوم ہو جائے۔یہ ابوضحاک کا شک ہے۔نافع کہتے ہیں کہ میں نے (اس بات پر توجہ نہ دی اور میں) عراق چلا گیا چنانچہ (سب کچھ مال ضائع ہو گیا) اصل پونجی بھی واپس نہ لا سکا۔

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان "غنی ہونے میں کوئی حرج نہیں"

۱۲۴۵:......ہمیں خبر دی ہے ابوعبداللہ حافظ نے اور ابومحمد عبدالرحمٰن بن ابو حامد مقری نے اور ابو صادق عطار نے ان سب کو ابوالعباس محمد بن یعقوب نے ان کو ربیع بن سلیمان نے ان کو عبداللہ بن وھب نے ان کو سلیمان ابن بلال نے ان کوخبر دی ہے عبداللہ بن سلیمان بن ابوسلمہ نے انہوں نے سنا معاذ بن عبداللہ جہنی سے وہ اپنے والد سے وہ ان کے چچا سے۔کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم گھر سے باہر ان کے پاس آئے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے اوپر غسل کا نشان تھا اور آپ خوش بھی تھے۔ہم لوگوں نے خیال کیا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے گھر والوں سے صحبت کی ہے ہم نے عرض کی یا رسول اللہ ہم دیکھتے ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے صبح کی ہے کہ آپ خوش ہیں۔آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جی ہاں! اللہ کا شکر ہے۔اس کے بعد آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے غنی ہونے کا ذکر فرمایا حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کی غنی ہونے یعنی مالدار رہنے میں کوئی حرج نہیں ہے اس شخص کے لئے جو تقویٰ اختیار کرے (یعنی ناجائز کاموں سے بچے) اور صحت وتندرستی اور مالدار ہونے سے بھی زیادہ بہتر ہے اس شخص کے لئے جو تقویٰ اختیار کرے اور دل کی خوش اور سرور تو اللہ کی نعمتوں میں سے ہے۔

(۱۲۴۳)......الحديث بنفس الإسناد فی الآداب (۹۶۳)

(۱۲۴۴)......الآداب للمصنف (۹۶۳)

(۱۲۴۵)......أخرجه المصنف بنفس الإسناد فی الآداب (۹۶۵)

۱۲۴۶:......ہمیں خبر دی ہے ابوعبداللہ حافظ نے ان کو خبر دی ہے ابوبکر بن اسحٰق فقیہ نے ان کو اسماعیل بن قتیبہ نے ان کو یحییٰ بن یحییٰ نے ان کو سلیمان بن بلال نے ان کو عبداللہ بن سلیمان نے ان کو معاذ بن عبداللہ بن خبیب نے وہ حدیث بیان کرتے ہیں انہوں نے اپنی اسناد کے ساتھ حدیث ذکر کی ہے مذکورہ حدیث کی طرح علاوازیں انہوں نے کہا ہے اس کے آخر میں۔(من النعیم) نعم کے بجائے ابوعبداللہ صحابی نے فرمایا کہ وہ شخص جس کا نام انہوں نے ذکر نہیں کیا تھا وہ یسار بن عبداللہ جہنی تھے۔

۱۲۴۷:......ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے اور دواور بندوں نے۔سب کو ابوالعباس محمد بن یعقوب نے ان کو احمد بن حازم بن ابی غرزہ نے ان کو جعفر بن عون نے ان کو ہشام بن عروہ نے ان کو ان کے والد نے ان کو بی بی ام ہانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان کے ہاں تشریف لے گئے اور فرمایا کیا تمہارے ہاں کوئی بکری ہے؟ ام ہانی نے بتایا کہ نہیں ہے۔یارسول اللہ آپ نے فرمایا تم لوگ اسے لے لو۔یا یوں فرمایا کہ تم بکری لے لو۔اس لئے کہ اس میں برکت ہے۔

۱۲۴۸:......ہمیں خبر دی ہے ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوبکر بن اسحٰق نے ان کو ابوبکر بن بالویہ نے دونوں کو بشر بن موسیٰ نے ان کو عبداللہ بن یزید مقری نے ان کو موسیٰ بن علی بن رباح نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے اپنے والد سے سنا انہوں نے عمرو بن العاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے سنا وہ فرماتے تھے۔کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے بلا بھیجا اور میں حاضر ہو گیا آپ نے مجھے حکم دیا کہ میں کپڑے بدل لوں اور اسلحہ سنبھال لوں چنانچہ یہی سب کچھ کر کے میں حاضر ہو گیا۔اس وقت آپ صلی اللہ علیہ وسلم وضو فرمار ہے تھے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے نیچے سے اوپر تک اور اوپر سے نیچے تک اچھی طرح نظر اٹھا کر دیکھا۔اس کے بعد فرمایا۔

اے عمرو میں چاہتا ہوں کہ میں تجھے ایک لشکر میں روانہ کروں اللہ تعالیٰ تجھے مال غنیمت عطا کرے گا اور صحیح سالم واپس لائے گا اور میں تیرے لئے مال کی نیک خواہش کرتا ہوں۔میں نے عرض کی یارسول اللہ میں مال میں رغبت نہیں رکھتا ہوں بلکہ اسلام میں رغبت رکھتا ہوں۔اور یہ خواہش کرتا ہوں کہ میں رسول اللہ کے ساتھ رہوں۔حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے فرمایا۔اے عمرو اچھا اور حلال مال نیک آدمی کے لئے ہوتا ہے۔

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث زمین کے برکات کے بارے میں

۱۲۴۹:......ہمیں خبر دی ہے ابوعبداللہ موسیٰ نے ان کو ابوجعفر بغدادی نے ان کو اسماعیل قاضی نے ان کو ابن ابی اویس نے ان کو مالک بن انس نے ان کو زید بن اسلم نے ان کو عطا بن یسار نے ان کو حضرت ابوسعید خدری نے انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اس حدیث میں جس میں زمین کی برکتیں ذکر فرمائی ہیں۔

اور فرمایا کہ بے شک یہ مال ہرا بھرا ہے (یعنی تروتازہ اور پسند آنے والا ہے) اور میٹھا ہے جو شخص اس کو حق کے ساتھ حاصل کرے اسے چاہئے کہ وہ اس کو اس کے حق پر خرچ بھی کرے (یعنی جائز مقاصد کے لئے استعمال کرے۔تو یہ بہترین مدد بھی ہے۔اور اس کو روایت کیا ہے ہلال بن ابومیمونہ نے ان کو عطاء بن یسار نے ان کو ابوسعید نے نبی کریم سے اور آپ نے اس میں فرمایا۔

(۱۲۴۶)......أخرجه المصنف من طريق الحاكم (۲/۳)

(۱۲۴۷)......أخرجه ابن ماجة (۲۳۰۴) من طريق هشام. به

بلفظ "اتخذی غنمًا فإن فيها بركة" وفی الزوائد إسناده صحيح ورجاله ثقات.

(۱۲۴۸)......أخرجه المصنف من طريق الحاكم فی المستدرك (۲/۲) وصححه الحاكم على شرط مسلم ووافقه الذهبی.

(۱۲۴۹)......أخرجه النسائی فی الكبر. (كما فی تحفة الأشراف ۳/۴۱۴)

فی الرقائق عن هارون بن عبدالله عن معن عن مالك. به

جو شخص مال کو اس کے حق کے ساتھ حاصل کرتا ہے اس کے لئے اس میں برکت عطا کی جاتی ہے اور بہترین مال دار وہ ہے جو شخص اپنا مال مسکین، یتیم اور مسافر کو دیا کرے۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ کی مرفوع روایت

۱۲۵۰:......ہمیں خبر دی ہے ابو عبد اللہ حافظ نے ان کو احمد بن اسحٰق بن ابراہیم صیدلانی نے ان کو حسین بن فضل نے ان کو ابو النصر نے ان کو مرجّی بن رجاء نے ان کو سعید نے ان کو قتادہ نے ان کو حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے انہوں نے اس روایت کو مرفوعاً نقل کیا ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اس شخص میں کوئی بھلائی نہیں ہے جو صلہ رحمی کرنے کے لئے مال سے محبت نہیں کرتا۔ تاکہ مال کے ساتھ اپنے مالی حقوق ادا کرے اور مال کے ذریعے اپنے رب کی مخلوق سے مستغنیٰ ہو جائے۔

میں نے کتاب شعبۃ الایمان (مصنف شیخ حلیمی میں) اس حدیث کو اسی طرح پایا ہے۔ دوسرے لوگوں نے اس میں کہا ہے کہ یہ ابو النصر سے ہاشم بن قاسم سے مرجّی بن رجاء سے اور سعید نے قتادہ سے اور حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے۔

۱۲۵۱:......ہمیں وہ حدیث بیان کی ہے سلمی نے ان کو عبد الرحمٰن بن حامد متویہ نے ان کو احمد بن عبد اللہ بن مالک ترمذی نے ان کو ابو سالم اور اس نے علاء بن مسلمہ سے ان کو ابو نضر سے پھر اسی حدیث کو ذکر کیا ہے۔

اسی طرح اس کو روایت کیا ہے اسی اسناد کے ساتھ۔ اور اس کے راوی نے اس میں یہ بھی کہا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ لیکن میں مال کے بارے میں ڈرتا بھی ہوں۔ اور یہی کلام بعینہٖ حضرت سعید بن مسیّب کے قول کے ساتھ بھی روایت کیا گیا ہے۔

''مال سے محبت'' اس کے حقوق ادا کرنا ہے

۱۲۵۲:......ہمیں خبر دی ہے ابو عبد اللہ حافظ نے ان کو ابو العباس محمد بن یعقوب نے ان کو بکر بن سہل دمیاطی نے ان کو عبد اللہ بن صالح نے ان کو لیث بن سعد نے ان کو یحییٰ نے ان کو سعید بن مسیّب نے انہوں نے فرمایا اس شخص میں کوئی خیر و بھلائی نہیں ہے۔ جو مال سے محبت نہیں کرتا (مال سے محبت کرتا تو) اس کے ذریعہ صلہ رحمی کرتا اور اس کے ساتھ اس کی امانت یعنی اس کے مالی حقوق ادا کرتا۔ اور اپنے رب کی مخلوق سے مستغنی و بے پرواہ رہتا۔

حضرت سعید بن مسیّب رضی اللہ عنہ کی وضاحت

۱۲۵۳:......ہمیں خبر دی ہے ابو طاہر فقیہ نے ان کو ابو بکر قطان نے ان کو احمد بن یوسف نے ان کو محمد بن یوسف نے ان کو ذکر کیا سفیان نے ان کو یحییٰ بن سعید نے ان کو سعید بن مسیّب نے کہ جب ان کی موت کا وقت قریب آیا تو انہوں نے کچھ رقم دینار کی شکل میں چھوڑی اور کہا کہ اے اللہ آپ اچھی طرح جانتے ہیں کہ میں یہ رقم صرف اس لئے جمع کی تھی کہ میں اس کے ذریعہ اپنے اور اپنے دین کی حفاظت کروں گا۔ اس کو وکیع نے روایت کیا ہے سفیان سے انہوں نے کہا تا کہ میں اس کے ذریعہ اپنی عزت کو حفاظت کروں گا۔

(۱۲۵۱)...... العلاء بن مسلمة هو : ابن عثمان الروّاس مولى بنى تميم بغدادى يكنى أبا سالم متروك ورماه ابن حبان بالوضع روى له الترمذى (تقريب)

(۱۲۵۲)......أخرجه أبو نعيم فى الحلية (۲/۱۷۳) من طريق الليث. به.

حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی وضاحت

۱۲۵۴:......ہمیں خبر دی ہے ابوعلی روذباری نے ان کو ابوالحسین محمد بن جعفر بن مشکان نے بغداد میں ان کو جعفر بن محمد قیسی بصری نے ان کو ابراہیم بن محمد تیمی قاضی نے ان کو ان کے والد نے ان کو ان کے دادا نے ان کو حضرت ابوامامہ باہلی نے ان کو حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ:

دینک لمعادک و درهمک لمعاشک ولاخیر فی امر بلادرهم.

آپ کا دین آپ کی آخرت کی ضرورت کے لئے ہے اور آپ کا روپیہ پیسہ آپ کی دینوی اور معاشی ضروریات کے لئے ہے۔
اور روپے پیسے کے بغیر کسی بھی معاملے میں کوئی چیز نہیں ہے۔

حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا بیان

۱۲۵۵:......ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو دعلج بن احمد نے ان کو محمد بن علی بن زید صائغ نے ان کو احمد بن شبیب نے ان کو ان کے باپ نے ان کو یونس نے ان کو ابن شہاب نے ان کو خالد بن اسلم نے وہ کہتے ہیں کہ ہم حضرت عبداللہ عمر کے ساتھ نکلے ایک دیہاتی نے کہا اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

والذین یکنزون الذهب والفضة (توبہ ۳۴)

جو لوگ سونے چاندی کو جمع کر کے رکھتے ہیں مگر اسے اللہ کی راہ میں خرچ نہیں کرتے ان کو دردناک عذاب کی بشارت دے دیجئے حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ اس کا مطلب ہے جو شخص سونے چاندی کو جمع کر کے رکھے اور ان کی زکوٰۃ ادا نہ کرے اس کے لئے ہلاکت ہے۔ یہ وعید اور دھمکی اس وقت تک تھی جب تک زکوٰۃ کا حکم نہیں آیا تھا جب زکوٰۃ کا حکم نازل ہو گیا تو اللہ تعالیٰ نے زکوٰۃ کو مالوں کی پاکی کا ذریعہ بنا دیا پھر حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ میری طرف متوجہ ہوئے اور فرمایا میں کوئی پرواہ نہیں کرتا اگر میرے پاس احد پہاڑ کے برابر سونا ہوتا اور میں اس کی تعداد جان لوں تو میں اس کی زکوٰۃ دوں گا اور اس میں اللہ کی اطاعت کے ساتھ عمل کروں گا۔

اس کو بخاری نے صحیح میں نقل کیا ہے اور فرمایا کہ احمد بن شبیب نے فرمایا ہے۔

۱۲۵۶:......ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوعبداللہ صنعانی نے ان کو اسحاق بن ابراہیم نے ان کو عبدالرزاق نے ان کو معمر نے ان کو زہری نے ان کو عبیداللہ نے انہوں نے حضرت عمر کا ذکر کیا یا دیگر کا کہ انہوں نے فرمایا۔ کہ جہاد فی سبیل اللہ کے علاوہ کسی بھی دوسری جگہ اگر مجھے موت آئے تو مجھے سب سے زیادہ یہ پسند ہو گا کہ مجھے موت اس حال میں آئے کہ میں اپنے گھر کے کسی کام میں مصروف ہوں اور اللہ کا فضل تلاش کر رہا ہوں۔

اس کو عبیداللہ کے سوا دوسروں نے روایت کیا ہے اور اس نے کہا کہ حضرت عمر سے مروی ہے (یعنی راوی کو شک نہیں ہے) اور اس نے یہ

(۱۲۵۴)......عزاه السيوطى فى جمع لجوامع إلى المصنف فقط

(۱۲۵۵)......أخرجه البخارى تعليقاً (۸/۳۲۴. فتح) عن أحمد بن شبيب. به.

(۱۲۵۶)......قال ابن حجر فى تخريج أحاديث الكشاف:

رواه الثعلبى من رواية القاسم بن عبدالله عن أبيه عن نافع عن ابن عمر مرفوعاً وإسناده ضعيف.

ورواه ابن معبد فى الطاعة والمعصية عن ابن وهب عن يونس عن ابن شهاب عن نافع عن ابن عمر ورواه البيهقى فى الشعب فى الثالث عشر.

اضافہ بھی کیا ہے۔انہوں نے اس آیت کو تلاوت کیا۔

واخرون یضوبون فی الارض یبتغون من فضل اللہ (المزمل ۲۰)

اور دوسرے لوگ وہ ہیں جو دھرتی پر چلتے ہیں اللہ کے فضل کی تلاش کرتے ہیں۔

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کا قول

۱۲۵۷:......ہمیں خبر دی ہے ابومحمد یوسف اصفہانی نے ان کو ابوسعید بن اعرابی نے ان کو سعدان بن نصر نے ان کو ابومعاویہ نے ان کو اعمش نے ان کو شمر بن عطیہ نے ان کو مغیرہ بن سعد بن اخرم نے ان کو ان کے والد نے ان کو عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے وہ فرماتے ہیں قسم ہے اس ذات کی جس کے سوا کوئی معبود نہیں اس بندے کا کوئی نقصان نہیں ہے جو صبح کرتا ہے تو اسلام پر ہوتا ہے اور شام کرتا ہے تو بھی اسلام پر ہوتا ہے، دنیا میں سے (تھوڑا بہت) جو بھی اس کو ملے۔

حضرت سعید بن عبادہؓ کی وضاحت

۱۲۵۸:......ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوالعباس محمد بن یعقوب نے ان کو حسن بن علی بن عفان نے ان کو ابواسامہ نے ان کو ہشام بن عروہ نے ان کو ان کے والد نے وہ فرماتے ہیں کہ سعد بن عبادہ فرمایا کرتے تھے۔اے اللہ مجھے مجد اور بزرگی عطا فرما اور عظمت و بزرگی بڑے اعمال وافعال کے بغیر نہیں ہوتی، اور بڑے بڑے کام مال کے بغیر نہیں ہوسکتے۔اے اللہ تھوڑے مال سے میرا کام نہیں بنتا اور نہ ہی میں اس کے ساتھ اپنے کام بنا سکتا ہوں (اس دعا کا اثر ہوا اور اللہ نے اتنا دیا کہ) کہ اونچی جگہ کھڑے ہو کر اعلان کرنے والے کو یہ اعلان کرنا پڑتا تھا کہ جو شخص گوشت اور چربی کھانے کا ارادہ رکھتا ہو وہ سعد بن عبادہ کے پاس آئے۔(یعنی ان کا دسترخوان وسیع تھا جس سے لوگ آ کر کھاتے تھے۔)

حضرت حسن بصریؒ کا معمول

۱۲۵۹:......ہمیں خبر دی ہے ابوعبداللہ حافظ نے اور محمد بن موسیٰ نے دونوں کو ابوالعباس محمد بن یعقوب نے ان کو حضر بن ابان نے ان کو سیار نے ان کو جعفر نے ان کو موسیٰ بن مکرم نے وہ کہتے ہیں کہ کسی آدمی نے حسن بصری سے پوچھا اے ابوسعید میں اپنا قرآن شریف کھول کر جونہی پڑھنا شروع کرتا ہوں تو شام ہو جاتی ہے، حسن بصری نے فرمایا، آپ قرآن کو صبح و شام پڑھا کیجئے اور پورا دن اپنے فائدے میں اور اپنے کام کاج میں رہا کیجئے۔

فائدہ......اس لئے کہ اگر صرف پڑھنے میں لگے رہیں گے تو گھریلو کام اور ذمہ داریاں اور کمانے کھانے کے مسائل یونہی رہ جائیں گے جس کے نتیجے میں گھریلو ناچاکیاں پیدا ہوں گی اور مسائل کھڑے ہو جائیں گے۔(مترجم)

حضرت ابوقلابہ کی وضاحت

۱۲۶۰:......ہمیں خبر دی ہے ابوعبداللہ اور محمد بن موسیٰ نے ان کو ابوالعباس محمد بن یعقوب نے ان کو یحییٰ بن ابوطالب نے ان کو یزید نے ان کو یحییٰ بن عثمان نے ان کو ایوب سختیانی نے وہ کہتے ہیں کہ مجھ سے ابوقلابہ نے کہا۔

آپ اپنے بازار کو لازم کر لیجئے اس لئے کہ اس میں لوگوں سے بے پرواہ ہونا ہے اور دین میں صلاح اور درستگی ہے۔

(۱۲۶۰)......أخرجه أبونعيم في الحلية (۱۱/۳) من كلام أيوب قال:
الزم سوقك فإنك لاتزال كريماً على اخوانك مالم تحتج إليهم.

فائدہ......مطلب یہ ہے کہ اگر بازار سے مربوط ہوں گے تو تجارت کریں گے اور مالی طور پر خوش حال ہوں گے تو لوگوں کے آگے سوال کرنے سے بچیں گے اور دینی کاموں میں خرچ بھی کریں گے۔)

۱۲۶۱:......ہمیں خبر دی ہے ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوعبداللہ صنعائی نے ان کو اسحٰق بن ابراہیم نے ان کو عبدالرزاق نے ان کو معمر نے ان کو ایوب نے وہ کہتے ہیں ابوقلابہ نے میرے پاس ایک تحریر بھیجی اس میں یہ لکھا ہوا تھا۔

الزم سوقک، واعلم ان الغنی معافات.

آپ اپنے بازار سے ضرور وابستہ رہئے یقین جانئے کہ مالدار رہنا بہت سی پریشانیوں سے عافیت کا ذریعہ ہے۔

۱۲۶۲:......ہمیں خبر دی ہے ابوعبدالرحمٰن سلمی نے ان کو عمر بن احمد بن شاہین نے ان کو ابراہیم بن عبداللہ زینی نے ان کو محمد بن صدرآن نے ان کو حکم بن سنان نے ان کو ایوب سختیانی نے وہ کہتے ہیں کہ ابوقلابہ نے کہا اے ایوب مجھ سے تین باتیں یاد کرلو۔

❶......بادشاہ کے دروازے پر جانے سے بچنا۔

❷......خواہشات نفس کی مجلسوں سے بچنا۔

❸......اپنے بازار سے (تجارت کے لئے) وابستہ رہنا۔ اس لئے کہ صاحب مال ہونا عافیت ہے۔

۱۲۶۳:......ہمیں خبر دی ہے ابوالحسین بن فضل نے ان کو عبداللہ بن جعفر نے ان کو یعقوب بن سفیان نے ان کو ابوبکر حمیدی نے ان کو سفیان نے وہ کہتے ہیں کہ ایوب نے کہا۔ اگر میں یہ جان لوں کہ میرے گھر والوں کو لکڑی کی گٹھری کی ضرورت ہے یا سبزی کی مٹھی کی ضرورت ہے تو میں تمہارے ساتھ نہیں بیٹھوں گا۔

ایوب کہتے ہیں کہ ابوقلابہ نے کہا۔ اپنے بازار سے وابستگی رکھئے اس لئے کہ مالدار ہونا عافیت ہے۔

۱۲۶۴:......ہمیں خبر دی ہے ابوالحسین بن بشران نے ان کو ابوعمر بن سماک نے ان کو حنبل بن اسحاق نے ان کو حمیدی نے ان کو سفیان نے کہتے ہیں کہ ایک دیہاتی سے کہا گیا تھا کہ کیا آپ دراہم سے محبت کرتے ہیں؟ اس نے کہا کہ دراہم مجھے فائدہ دیتے ہیں اور (مالی پریشانیوں سے) میری حفاظت کرتے ہیں۔

بشر بن حارث کی نصیحت

۱۲۶۵:......ہمیں خبر دی ہے ابوعبداللہ حافظ نے انہوں نے سنا ابوعلی بن مخلا بن جعفر باقرحی سے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا احمد بن محمد براثی سے وہ کہتے تھے کہ جب میرے والد کا انتقال ہوا تو میرے پاس بشر بن حارث تعزیت کرنے کے لئے آئے اور انہوں نے مجھ سے کہا۔ اے بیٹے اپنی والدہ سے اچھا سلوک کرنا، اس کی نافرمانی نہ کرنا اور اپنے بازار سے وابستہ رہنا (یعنی تجارت کرتے رہنا) اور میری نصیحت کو قبول کرنا۔ میں نے کہا کہ میں نے اس کو قبول کرلیا ہے۔ جب بشر جانے لگے تو ایک آدمی ان کے پاس اٹھ کر چلا گیا اور جا کر کہا اے ابونصر اللہ کی قسم میں آپ کے ساتھ محبت کرتا ہوں۔ انہوں نے فرمایا اے اللہ کے بندے آپ مجھ سے کیسے محبت نہیں کرو گے؟ نہ ہی میں آپ کا رشتہ دار ہوں اور نہ ہی میں آپ کا پڑوسی ہوں۔ (مطلب ہے کہ عام طور پر اختلاف اور ناراضگی انہیں دو وجوہات سے ہوتی ہے۔)

حضرت عبداللہ بن مبارک کی تجارت سے اعراض صالح

۱۲۶۶:......ہمیں خبر دی ہے ابوعبداللہ حافظ نے ان کو جعفر بن محمد خواص نے ان کو ابراہیم بن نصر منصوری نے وہ کہتے؟ ہیں کہ انہوں نے سنا

(۱۲۶۳)......أخرجه يعقوب بن سفيان في تاريخه (۲۳۳/۲) من طريق حماد عن أيوب.

ابراہیم بن بشار سے جو کہ حضرت ابراہیم بن ادھم کے خادم تھے۔ وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا علی بن فضیل سے کہتے ہیں کہ میں نے سنا اپنے والد سے وہ حضرت عبداللہ ابن مبارک سے کہتے تھے، آپ ہم لوگوں کو تو زہد اور ترک دنیا کا حکم دیتے ہیں اور دنیا داری میں کمی کرنے اور آخرت کی تیاری کرنے کی باتیں کرتے ہیں جب کہ ہم دیکھتے ہیں کہ آپ کے تجارتی سامان خراساں کے شہروں سے بلدالحرام مکہ تک آتے ہیں تو یہ کیسی بات ہے؟ آپ تو ہمیں اس کے خلاف حکم دیتے ہیں؟ حضرت عبداللہ بن مبارک نے فرمایا اے ابوعلی یہ میں اس لئے کرتا ہوں تا کہ میں اپنے چہرے کی حفاظت کروں اور اس کے ساتھ میں ،اپنی عزت کی تعظیم و اکرام کرواؤں، اور اس کے ساتھ اپنے رب کی اطاعت میں مدد لوں، میں جب بھی جہاں بھی اللہ کا کوئی حق (اپنے اوپر) سمجھتا ہوں اسی کی طرف لپکتا ہوں اور اسے میں پورا کرتا ہوں تو فضیل نے ان سے کہا اے ابن مبارک کتنی یہ اچھی بات ہے اگر یہ بات پوری ہو جائے؟

۱۲۶۷:...... ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوبکر جراحی نے ان کو یحییٰ بن ساسویہ نے ان کو عبدالکریم سکری نے ان کو وہب بن ذمعہ نے کہتے ہیں کہ مجھے ابن ابی رزمہ نے کہا کہ عبداللہ سے کہا گیا کہ ایک آدمی نے کہا ہے اگر لوگ عبادت کرتے تو اللہ تعالیٰ ان کا رزق ان کو بیٹھے بیٹھے پہنچا دیتے۔ تو عبداللہ نے فرمایا یہ بات درست نہیں ہے، بے شک اللہ تعالیٰ نے لوگوں کو روزی کمانے کی ذمہ داری دے رکھی ہے۔ ارشاد فرماتے ہیں:

واخرون یضربون فی الارض یبتغون من فضل اللہ (مزمل ۲۰)

اور کچھ ہیں جو زمین پر چلتے پھرتے ہیں اللہ کا فضل تلاش کرتے ہیں۔

عہد رسول میں کچھ لوگ تھے جن کے پاس مال تھے۔ اور حضرت ابوایوب کے پاس ایک باغ تھا۔ اور اسی طرح فلاں، فلاں آدمی تھے (یعنی مالدار تھے) اور کچھ دوسرے لوگ وہ بھی تھے جن کے پاس زیادہ مال نہیں تھا۔ مہاجروں میں سے بھی اور انصار میں سے بھی مگر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان میں سے کسی پر بھی تنگی اور سختی نہیں کی تھی۔ اور ان کو یہ نہیں فرمایا کہ ایک دن رات کی روزی رکھ لو باقی کو صدقہ کر دو ہاں ان کو بروقت اور پہلے انتظام کر کے رکھنے کا حکم دیتے تھے اور فضیلت کے مواقع کی ان کو خبر دیتے تھے۔ (تا آنکہ وہ ان پر خرچ کریں۔)

۱۲۶۸:...... ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو علی بن حمشاد نے ان کو محمد بن ایوب نے ان کو ابورزمہ نے کہتے ہیں میں نے سنا علی بن حسین بن شقیق سے وہ کہتے تھے کہ میں نے سنا حضرت عبداللہ بن مبارک سے فرماتے تھے: اپنے عیال کے لئے سعی اور کوشش کرنے کی مثل جیسی فضیلت کسی چیز میں نہیں حتیٰ کہ جہاد فی سبیل اللہ میں بھی نہیں۔

پہلے گھر کی ضروریات پوری کریں

۱۲۶۹:...... ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابومنصور محمد بن احمد بن بشر صوفی حیری صاحب احول نے ان کو جعفر بن محمد بن سوار نے ان کو اسماعیل بن حمید نے ان کو ابراہیم بن نصر سورہانی نے ان کو یحییٰ بن یمان نے ان کو سفیان ثوری نے وہ فرماتے ہیں۔

جب آپ عابد بننے کا ارادہ کریں تو دیکھئے کہ آپ کے گھر میں دانے ہیں؟ (یعنی گھر کے اخراجات پورے ہیں؟) اگر ہیں تو پھر ضرور عابد بنئے اگر نہیں ہیں تو پہلے دانے طلب کیجئے پھر عبادت کیجئے (یعنی پہلے گھر کی ضروریات پوری کیجئے۔)

(۱۲۶۷)......ابن أبی رزمة هو : عبدالعزیز.

(۱۲۶۹)......أخرجه أبونعیم فی الحلیة (۱۷/۲) من طریق الفریابی عن سفیان الثوری بلفظ :

إذا أردت أن تتعبد فاحرز الحنطة.

اپنے سفری سامان ساتھ رکھیں

۱۲۷۰:......ہمیں خبر دی ہے ابوعبداللہ حافظ نے ان کو جعفر بن محمد خلائی نے کہتے ہیں میں نے حضرت ابراہیم خواص سے سنا کہتے تھے۔ تین چیزیں توکل کے آداب ہیں۔ قافلے کے ساتھ چلیں تو سفرخرچ ساتھ ہو۔ کشتی میں بیٹھیں سفرخرچ ساتھ ہو۔ اللہ اللہ کرنے والوں کی محفل میں بیٹھیں تو سامان ضرورت ساتھ ہو۔

۱۲۷۱:......ہمیں خبر دی ابوعبدالرحمٰن سلمی نے انہوں نے سنا عبداللہ بن علی سے انہوں نے سنا احمد بن عطاء سے ان سے کہا ان کے ماموں ابوعلی محمد بن احمد نے انہوں نے سنا جنید بغدادی سے فرماتے تھے۔

توکل کسب کرنے اور کسب چھوڑنے کا نام نہیں ہے توکل ایسی چیز ہے جو دلوں میں ہوتی ہے۔

اور ابوعلی کے علاوہ دیگر نے حضرت جنید کی طرف نسبت کرتے ہوئے فرمایا کہ حضرت جنید بغدادی نے فرمایا۔ کہ۔ توکل اللہ تعالیٰ کی وعدہ فرمائی ہوئی چیزوں پر اطمینان قلب کا نام ہے۔

امام بیہقیؒ کی وضاحت

امام بیہقی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا۔ کہ توکل کی مذکورہ تشریح کی بنا پر مناسب ہوگا کہ یہ سکون واطمینان قلب (توکل) کے صحیح ہونے میں کسب وعمل سے خالی نہ کیا جائے بلکہ ظاہری طور پر تو کسب وعمل کرتے جب کہ دل میں اللہ تعالیٰ پر بھروسہ کرے، جیسے بعض صوفیا نے کہا ہے کہ۔ ظاہر میں تو کسب وعمل اور کام کیجئے اور باطنی طور پر اور اندر سے توکل کیجئے۔ تو اس طرح ایک شخص کسب وعمل کے باوجود اپنے کام پر یا عمل پر اعتماد وبھروسہ کرے، جیسے بعض صوفیا نے کہا ہے کہ۔ ظاہر میں تو کسب وعمل اور کام کیجئے اور باطنی طور پر اور اندر سے توکل کیجئے۔ تو اس طرح ایک شخص کسب وعمل کے باوجود اپنے کام پر یا عمل پر اعتماد وبھروسہ نہیں کرے گا بلکہ اس کا اعتماد اور بھروسہ کرنا اس معاملے کے کافی ہونے کے بارے میں اللہ تعالیٰ پر ہوگا۔

۱۲۷۲:......ہمیں خبر دی ابوزکریا بن ابواسحاق نے ان کو ان کے والد نے ان کو امام محمد بن اسحاق بن خزیمہ نے وہ کہتے ہیں کہ انہوں نے سنا محمد بن یحییٰ ازدی سے انہوں نے سنا عبداللہ بن داؤد خریبی سے جب ان سے توکل کے بارے میں سوال کیا گیا۔ میں سمجھتا ہوں کہ توکل اللہ تعالیٰ کے ساتھ حسن ظن کرنے کا نام ہے۔

۱۲۷۳:......ہمیں خبر دی ہے ابوعبدالرحمٰن سلمی نے انہوں نے سنا سعید بن احمد بلخی سے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے سنا محمد بن عبداللہ سے انہوں نے سنا اپنے ماموں محمد بن لیث سے انہوں نے سنا حامد لفاف سے۔ انہوں نے حاتم اصم سے انہوں نے شقیق بن ابراہیم سے وہ کہتے ہیں کہ توکل اللہ تعالیٰ کے وعدوں پر دلی اطمینان کا نام ہے۔

حاتم اصم رحمۃ اللہ علیہ کا چار باتوں پر توکل کی بنیاد رکھنا

۱۲۷۴:......ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے انہوں نے سنا ابوبکر بن دارم سے ان کو عمر بن حسن بن نصر بن طرخان نے انہوں نے سنا محمد بن ابو عبدان سے وہ کہتے کہ حاتم اصم سے کہا گیا تھا۔ آپ نے اس معاملے یعنی توکل کی بنیاد کس چیز پر رکھی ہے؟ انہوں نے فرمایا کہ چار صفات پر:

(۱۲۷۲)......عبداللہ بن داود هو أبوعبدالرحمن الهمدانی الکوفی ثقة عابد (تقریب)

(۱۲۷۳)......أخرجه المصنف من طریق أبی عبدالرحمن السلمی فی طبقات الصوفیة (ص ۶۳)

❶......میں جانتا ہوں کہ میرا رزق میرے سوا کوئی نہیں کھائے گا۔لہذا میں اس کے لئے اہتمام اور فکر نہیں کرتا ہوں۔

❷......اور میں جانتا ہوں کہ میرا عمل اور کام میرے سوا دوسرا کوئی نہیں کرے گا لہذا میں اسی میں مصروف رہتا ہوں۔

❸......اور میں یہ بھی جانتا ہوں کہ موت میرے پاس اچانک آجائے گی لہذا میں اس سے پہلے اپنے کام کو سمیٹتا ہوں۔

❹......اور میں یہ بھی جانتا ہوں کہ میں ہر حال میں اللہ تعالیٰ کی نظروں میں ہوں لہذا میں اس سے شرم وحیا کرتا رہتا ہوں۔

۱۲۷۵:......ہمیں خبر دی ہے ابوعبدالرحمٰن سلمی نے ان کو یوسف بن عمر زاہد نے ان کو حسن بن موسیٰ بن اسحٰق نے ان کو ابی الدنیا نے ان کو احمد بن ابراہیم نے ان کو ابواسحاق طالغانی نے ان کو زافر نے ان کو ابورجاء نے ان کو عباد بن منصور نے وہ کہتے ہیں کہ حسن بصری سے توکل کے بارے میں پوچھا گیا تو انہوں نے فرمایا۔کہ اللہ تعالیٰ سے ہر حال میں راضی رہنا توکل علی اللہ ہے۔

تکمیل معرفت عاجزی اور تواضع سے ہوتی ہے

۱۲۷۶:......ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو جعفر بن محمد بن نصیر نے انہوں نے سنا ابومحمد جریری سے انہوں نے سنا سہل بن عبداللہ سے وہ فرماتے ہیں کہ معرفت باللہ کامل ہوتی ہے عاجزی اور تواضع کے ساتھ اور تواضع کامل ہوتی ہے۔

اللہ تعالیٰ پر راضی رہنے کے ساتھ۔دوسرے لفظوں میں یوں کہئے کہ معرفت مکمل ہوتی ہے۔

عاجزی سے اور عاجزی مکمل ہوتی رضا سے۔

ابوعثمان کی نصیحت

۱۲۷۷:......ہمیں خبر دی ہے ابوعبداللہ حافظ نے ان کو علی بن محمد رازی نے کہتے ہیں کہ ابوعثمان (مشہور واعظ) اپنی تقریر اور وعظ میں کہتے تھے۔

اے اللہ کے بندہ کس چیز کے لئے اپنے دل کو مشقت میں ڈالتے ہو۔اور اپنے بھائیوں سے جھگڑتے ہو۔اور سردار وبڑا بننے کی طلب میں اور عزت بنانے کی ہوس میں اپنے دوستوں اور یاروں سے دشمنی مول لیتے ہو؟ اور اپنے سے اونچے کے ساتھ حسد کر کے اپنی زندگی کی ہلاکت وتباہی کا کام کیوں کرتے ہو؟ آپ تو ایسے ہوگئے ہیں جیسے کہ آپ کا اس بات پر ایمان ہی نہیں ہے جس نے یہ فرمایا ہے اور یہ خبر دی ہے کہ وہی جس کو چاہتا ہے عزت دیتا ہے اور جس کو چاہتا ہے ذلیل کرتا ہے۔جس کو چاہتا ہے حکومت دیتا ہے،اور جس سے چاہتا ہے حکومت چھین لیتا ہے؟ آپ علم کو اپنے ظاہر میں استعمال کیجئے خواہ آپ تاجر ہیں یا محنت کش ہیں یا کاشت کار ہیں۔طلب کرنے میں احسن طریقہ اختیار کیجئے۔حرام اور مشتبہ سب چھوڑ دیجئے۔بے شک کوئی سانس لینے والا اس وقت تک ہرگز نہیں مرے گا جب تک کہ وہ اپنے رزق پورا پورا نہ پالے۔اور جب تک اپنا حصہ اپنے رزق سے اپنی حکومت سے اور عزت سے پورا پورا وصول کر نہ لے۔اگر کوئی بندہ اپنے رزق سے بھاگے گا تو اس کا رزق اس کو پالے گا۔جیسے کہ اگر وہ موت سے فرار اختیار کرے گا تو موت اس کو پالے گی۔

اور فرمایا کہ یقین،یقین کرنے والوں کو دنیا کا پورا پورا حصہ طلب کرنے سے مانع نہیں ہوتا حقیقت یہ ہے کہ یقین قلیل کے ساتھ راضی ہو کر زیادہ کو ترک کرنے کی رہنمائی کرتا ہے۔اور کثرت کی (لالچ) سے زہد اور بے تعلقی سکھاتا ہے۔اتباع رسول اور اتباع صحابہ کرنے کے لئے، کیونکہ وہ لوگ امام المتوکلین تھے اور زاہدوں کے پیشوا تھے۔اس کے باوجود آپ کا مال محفوظ ہوگا۔اور جو آپ کا نہیں ہے اس سے آپ کو مکمل مایوس

(۱۲۷۴)......أخرجه أبو نعيم في الحلية (۸/۷۳) من طريق عمر بن الحسن. به.

(۱۲۷۵)......أخرجه المصنف من طريق ابن أبي الدنيا في التوكل (۱۸)

اور نا تعلق ہونا ہوگا۔ اور جو کچھ آپ کو ملا ہے وہ آپ سے خطا کرنے اور نہ ملنے والا نہیں تھا اور جو کچھ نہ ملے وہ ملنے والا نہیں تھا۔ جو شخص یہ گمان کرتا ہے کہ اللہ پر یقین کرنا روزی کی طلب سے منع کرتا ہے یا بقدر ضروری روزی کی تلاش سے مانع ہے وہ شخص یقین کو نہیں سمجھا ہے اور اس نے سلف صالحین کے طریقوں کی خلاف ورزی کی ہے۔ اس سلسلہ میں پہلی بات گذر چکی ہے کہ انبیاء اور ان کے اتباع کرنے والے سچے توکل والے تھے، ان کی مخالفت کرنا یا ان کے طریقے کے خلاف کرنا حق کی مخالفت کرنا ہے۔ اور ان کی موافقت کرنا حق کی موافقت کرنا ہے اور اللہ تعالیٰ جس کو چاہتا ہے سیدھے راستے کی ہدایت دیتا ہے۔

۱۲۷۸:...... ہمیں خبر دی ہے ابوعبداللہ حافظ نے ان کو عبداللہ بن محمد بن عبدالرحمٰن نے ان کو ابوعثمان سعید بن اسماعیل نے فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

و کفی با للّٰہ و کیلاً (سورۃ نساء ۸۱)

کافی ہے اللہ تعالیٰ کارساز۔

اور ارشاد فرمایا:

الا تتخذوا من دونی و کیلاً (سورۃ اسرا ۲)

یہ کہ مت بناؤ میرے سوا کوئی دوسرا کارساز۔

اللہ تعالیٰ ایسا کارساز ہے جو کہ کافی ہے اس لئے کہ وہ ہر چیز کو اچھی طرح جانتا ہے۔ اور وہ ہر چیز پر قادر ہے، اور وہ ہر شے کی حفاظت کرنے والا ہے وہ غالب ہے حکمت والا ہے وہ غنی ہے، تعریفوں کا مستحق ہے اسی پر توکل ہوتا ہے، اور وہ بھروسہ کے قابل ہے جیسا کہ وہ اپنے بندے کے لئے کافی ہے اس کو اپنے بندے کی ضرورت پوری کرنے اور کفایت کرنے کے لئے کسی اور کی ضرورت نہیں تو ایسا ہی توکل توکل کیا ہوا ہے اور ایسا ہی کفایت کیا ہوا ہے وہ ایسا ہے کہ اس کے ساتھ انسان غنی اور مستغنیٰ ہو جاتا ہے اس کی تمام مخلوقات سے اس کے ساتھ اور وہ اپنی ضروریات پوری کرنے میں اپنے رب کے سوا کسی غیر کا محتاج نہیں۔

اس سلسلہ میں واعظ نے بڑا لمبا کلام کیا ہے اس کے بعد فرمایا اللہ پر توکل کرنا اسی پر اکتفاء کرنا ہے صرف اسی پر بھروسہ کرتے ہوئے۔

۱۲۷۹:...... ہمیں خبر دی ہے ابوعبداللہ حافظ نے ان کو خبر دی ہے ابوالحسن علی بن احمد بوشنجی نے کہ ان سے توکل کی بابت سوال کیا گیا تو انہوں نے فرمایا۔

گناہوں سے بچنے اور نیکی کرنے کی اپنی قوت سے بیزاری کرنا اور دوسروں کی یعنی دوسری تمام تر مخلوقات کی ایسی قوت سے بیزار کرنا۔

یعنی نہ تم کچھ کر سکتے ہو اور نہ کوئی اور مخلوق کچھ کر سکتی ہے سب کچھ اللہ کرتا ہے یہی توکل ہے۔

۱۲۸۰:...... ہمیں خبر دی ابوعبدالرحمٰن سلمی نے ان کو ابوبکر رازی نے انہوں نے سنا الکتانی سے وہ کہتے تھے۔ توکل دراصل اتباع علم ہے اور حقیقت میں یقین کا استعمال کرنا ہے۔

۱۲۸۱:...... ہمیں خبر دی ابوعبدالرحمٰن سلمی نے انہوں نے سنا ابوالحسن فارسی سے انہوں نے سنا جعفر خلدی سے انہوں نے سنا ابراہیم خواص سے وہ فرماتے ہیں۔

توکل اللہ تعالیٰ سے عطا ہونے والے سبب کو اختیار کرنا ہے۔

۱۲۸۲:...... ہمیں خبر دی ابوعبدالرحمٰن سلمی نے ان کو استاذ ابوسہل محمد بن سلیمان نے توکل یہ ہے کہ تیرے دل پر اللہ تعالیٰ کے سوا کسی اور کے نفع

(۱۲۸۰)......الکتانی ھو : محمد بن علی بن جعفر أبو بکر الکتانی لہ ترجمۃ فی طبقات الصوفیۃ للسلمی (ص ۳۷۳)

دینے والا یا نقصان دینے والا ہونے کا کھٹکا بھی نہ ہو اور ہر حال میں اپنے آپ کو اسی کے سپرد کرنا جو بھی حال تجھ پر آئے یہاں تک کہ تیرا دل اس سے پریشان نہ ہو۔

اور یہ بھی فرمایا کہ۔توکل مخلوق سے امید توڑنا اور ان سے حیلہ اور تدبیر کی طلب چھوڑ دینے کا نام ہے۔

اور یہ بھی فرمایا کہ۔توکل رنگوں کی طرف گردن اونچی کر کے دیکھنا اور اس میں جو نقص اور عیب ہے اس میں نظر کرنا پھر سب سے لوٹ کر اس ذات کی طرف رجوع کرنا جس کو کسی بھی حال میں نقص لاحق نہیں ہوتا۔

فقراء کے تین درجات ہیں

۱۲۸۳:.....ہمیں خبر دی ہے ابوعبداللہ حافظ نے انہوں نے سنا فارس بن عیسیٰ سے اور وہ اہل حقائق کے علوم کا ادعاء رکھتے تھے۔اس نے سنا جنید صوفی بن محمد سے وہ کہتے تھے۔فقیر تین قسم ہیں:

❶.....ایک فقیر وہ ہے جو سوال نہ کرے اور اگر اسے بن مانگے دیا جائے تو نہ لے بلکہ انکار کر دے۔ایسا فقیر تو فرشتوں میں سے ہے۔

❷.....وہ فقیر جو سوال نہ کرے اور اس کو بن مانگے ملے تو وہ لے لے، یہ مقربین میں سے ہے۔

❸.....وہ فقیر جو سوال کرے اور اس کے سوال کا کفارہ صدقہ کرنا ہے۔

فارس کہتے ہیں کہ۔طلب کرنے کی شرط یہ ہے کہ شروع میں طالب غیر معتقد ہو یہ کہ طلب کے لئے کوئی سبب نہیں ہے اور نہ ہی کوئی تمیز کرنے والا اور نہ ہی کوئی قصد کرنے والا زید کی طرف نہ کہ عمر کی طرف اور نہ ہی عمرو کی طرف سوائے زید کے بلکہ یہ اعتقاد رکھے کہ بے شک اللہ تعالیٰ ہی رزاق ہے وہ رزق طلب کرتا ہے جہاں سے امر کرتا ہے لہذا اللہ تعالیٰ عطا کنندہ ہوگا اور بندہ سبب ہوگا اور اللہ تعالیٰ مسبب ہوگا اور یہی نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے کہ اگر تم اللہ پر توکل کرو جیسے کہ اس پر توکل کرنے کا حق ہے تو وہ تمہیں ایسے رزق دے گا جیسے وہ پرندوں کو دیتا ہے۔

جب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے (اس شخص کو جو توکل کرنے کے ساتھ پرندوں کی طرح کوشش بھی کرے) متوکل ثابت کیا ہے، اور توکل کے ہوتے ہوئے تحصیل رزق کی تگ ودو اور کوشش توکل میں خلل نہیں ڈالتی باوجود عدم مطالب کے، اور اپنی کوششوں میں سے ارادہ کرنے والا، تو مذکورہ صورت کے ساتھ کوشش اور سعی کے باوجود توکل کرنے والا ہوگا۔پرندے کی طرح کہ کوشش وہ بھی کرتا ہے مگر اس کے باوجود نبی کریم نے اس کے توکل کو صحیح قرار دیتے ہوئے اس کی تمثیل دی ہے اور انسان کو پرندے کی تعریف کرتے ہوئے کوشش سے منع نہیں فرمایا۔

امام بیہقیؒ فرماتے ہیں

امام بیہقی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ۔جو شخص اسی مسلک کی طرف گیا ہے وہ اللہ کے حکم سے اسی میں کسب عمل کرتا ہے اور اللہ کا شکر ادا کرتا ہے اس بات پر کہ اللہ تعالیٰ نے اس کوشش وکسب کے اختیار واجازت کو اس کی معاش کا سبب بنایا ہے، اور اس نے اس چیز کی اس کو ہدایت بھی دی ہے، اور اس پر اس کی اعانت بھی کی ہے اور اس کو اس نے اس کے ساتھ نفع بھی دیا ہے۔اس کے بعد جو شخص ان میں سے دنیا میں بے رغبتی کرے اور آخرت میں رغبت کرے۔اس نے اس سے کمتر روزی کے ساتھ اکتفا کیا۔اور باقی کا صدقہ کر دیا جسے اصحاب رسول میں سے قراء کیا کرتے تھے۔یا ایسے شخص نے اکتفا کیا اتنی روزی کمانے پر جو سب سے کم ہو اس کے بعد وہ عبادت کے ساتھ مشغول ہو گیا۔

رجاء بن ابو سلمہ کا قول

۱۲۸۴:...... ہمیں خبر دی ابوالحسین بن فضل نے ان کو عبداللہ بن جعفر نے ان کو یعقوب بن سفیان نے ان کو سعید بن اسد نے ان کو ضمرہ نے ان کو رجاء بن ابوسلمہ نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے حسان بن ابوسنان سے کہا کہ کیا آپ اپنے نفس کو فاقہ اور محتاج کے بارے میں نہیں بتاتے؟ انہوں نے کہاہاں بتاتا ہوں۔ میں اس سے کہتا ہوں۔ جب یہ محتاجی ہوگی تو میں پھاوڑا لوں گا اور مزدوروں کے ساتھ جا بیٹھوں گا اور میں ایک پیسہ یا دو پیسے کما کر لاؤں گا اسی کے ساتھ عیش کرنا اور خوش رہنا۔

ابن شوذب فرماتے ہیں کہ۔ حسان بن ابوسنان کا ایک کاروباری تاجر شریک تجارت تھا جو کہ اہل بصرہ میں سے تھا اور حسان خود اھواز میں مقیم تھے سفر کی تیاری کر کے اپنے شریک تجارت کے پاس بصرہ جاتے تھے۔

سال کے آخر میں دونوں اکٹھے ہوتے اور آپس میں تجارت کا حساب وکتاب کیا کرتے تھے۔ اور منافع آپس میں تقسیم کرتے تھے چنانچہ حسان اپنے منافع میں سے اپنی ضرورت کی روزی کے حساب سے لے لیتے تھے اور باقی منافع جو کچھ بچتا اس کو صدقہ کر دیتے تھے جب کہ ان کا ساتھی اضافی منافع کے ساتھ زمین خرید کرتا تھا اور گھر تعمیر کرتا تھا۔ کہتے ہیں کہ ایک مرتبہ حسان بصرے میں اپنے تاجر دوست کے پاس گئے، اور جتنی مال تقسیم کرنے کا ارادہ کیا تھا وہ صدقہ کر دیا ان سے گھر والوں کی ضرورت کا ذکر کیا گیا جو حاجت پہلے ظاہر نہیں تھی، انہوں نے فرمایا کہ تم نے مجھے بتایا کیوں نہیں تھا؟

لہذا اس کے بعد انہوں نے گھر کے خرچے کے لئے تین سو درہم قرض لیا اور گھر والوں کے پاس بھیج دیا۔

۱۲۸۵:...... ہمیں خبر دی ہے ابوعبداللہ حافظ نے انہوں نے سنا ابواحمد صیر فی سے وہ کہتے تھے میں نے سنا احمد بن زیاد سے کہتے تھے کہ اسود بن سالم راستہ بتانے کی دلالی کرتے تھے جب انہیں ایک پیسہ مل جاتا واپس لوٹ آتے تھے۔ (اس روز اسی سے گذر بسر کرتے پھر اگلے روز پھر چلے جاتے)۔

۱۲۸۶:...... ہمیں خبر دی ہے ابونصر بن قتادہ نے ان کو ابومنصور نضروی نے ان کو احمد نجدی نے ان کو سعید بن منصور نے ان کو ابومعاویہ نے ان کو اعمش نے ان کو مسلم نے ان کو مسروق نے اللہ تعالیٰ کے اس قول کے بارے میں۔

(۱)...... ومن یتق اللّٰہ یجعل لہ مخرجاً ویرزقہ من حیث لایحتسب (الطلاق ۲)

جو شخص اللہ سے ڈرتا ہے اللہ تعالیٰ اس کے لئے راستہ خود بناتا ہے اور اس کو ایسی جگہ سے رزق دیتا ہے جہاں سے اسے گمان بھی نہیں ہوتا۔

مسروق نے فرمایا کہ اس کا مخرج اور راستہ یہ ہے کہ وہ یہ جانے کہ اللہ ہی اس کو رزق دیتا ہے لہذا وہی اس کو دے گا وہی اس کو اس سے روکے گا۔

(۲)...... ومن یتوکل علی اللّٰہ فھو حسبہ (الطلاق ۳)

جو شخص اللہ تعالیٰ پر توکل کرے وہی اس کو کافی ہے۔

فرمایا کہ ایسا نہیں ہے کہ جو بھی اللہ پر توکل کرے اللہ اس شخص کی کفایت کرے مگر جو شخص اس پر توکل کرے اس کے گناہ مٹا دیتا ہے اور اس کا اجر بڑا کر دیتا ہے۔

(۱۲۸۴)...... أخرجه المصنف من طريق يعقوب بن سفيان في التاريخ (۲/ ۲۸ و ۲۹)

(۱۲۸۶)...... عزاه السيوطي في الدر المنثور (۶/ ۲۳۲) إلى سعيد بن منصور والمصنف

ان اللّٰہ بالغ امرہ

بے شک اللہ تعالیٰ اپنے امر تک پہنچنے والا ہے۔اس شخص کے بارے جو اللہ پر توکل۔اور جو شخص توکل نہ کرے۔

قد جعل اللّٰہ لکل شیءٍ قدراً

اللہ نے ہر شئی کے لئے ایک اندازہ بنایا ہے یعنی ایک وقت مقرر فرمایا ہے۔

۱۲۸۷:......ہمیں خبر دی ابونصر بن قتادہ نے ان کو ابوعلی حامد بن محمد ہروی نے ان کو ابوعلی بشر بن موسیٰ نے ان کو اصمعی نے ان کو ابوہلال نے ان کو حسن نے وہ کہتے ہیں ابوصہبا نے کہا یعنی صلہ بن اشیم نے۔

میں نے رزق کو تلاش کیا گمان سے لہٰذا اس نے مجھے تھکا دیا مگر صرف ایک دن کا رزق (ہی ملتا تھا) لہٰذا میں نے سوچ لیا کہ یہی میرے حق میں بہتر ہے اور جس آدمی کا رزق ایک ایک دن کا یعنی روز بہ روز کا ہو مگر وہ اس کو نہ سمجھے کہ یہی اس کے لئے بہتر ہے وہ شخص کمزور سوچ کا مالک ہے۔

شیخ حلیمی رحمۃ اللہ علیہ کا تبصرہ

شیخ حلیمی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا۔کہ اس مسئلہ میں ایک تیسری توجیہ بھی ہے وہ یہ ہے کہ جو شخص قوی عزم کا مالک ہے اور صبر کو کسب سے خالی کرنے پر قدرت رکھتا ہے،اور دعا مانگنے کی طرف آگے بڑھنے کو ترک کرنے پر بھی قادر ہے اور ایسا ہے کہ جب اپنے آپ کو زبردستی روکتا ہے اور زبردستی صبر پر ایک مدت تک مجبور رکھتا ہے،مگر اس کی تکلیف اور پریشانی اس سے دور نہیں ہوتی۔اور وہ پھر بھی اسباب کو تلاش نہیں کرتا،اور اُس سب کچھ پر زبردستی صبر اختیار کرنے پر نادم بھی نہیں ہوتا۔یا زیادہ تر اوقات میں وہ اس بات پر شک بھی نہیں کرتا کہ وہ صبر ہی ہے جس کا اثر اس پر زیادہ ہے یا اسباب کو تلاش کرنا۔تو ایسے آدمی کے لئے صبر کرنا ہی افضل ہے۔

اور جو شخص کمزور ارادے کا مالک ہے،جو کہ صبر بھی نہیں کر سکتا مگر بہت تکلیف کے ساتھ،اور جب صبر کرتا ہے تو وہ دوران صبر اس بات کا شاکی رہتا ہے کہ کیا صبر ہی اس کے لئے زیادہ بہتر تھا؟ یا اسباب کو تلاش کرنا؟ اور وہ ایسا ہے کہ ایک وقت میں وہ صبر کرتا ہے تو وہ اپنے صبر پر قائم اور ثابت بھی نہیں رہ سکتا بلکہ صبر کو چھوڑ کر اسباب کو تلاش کرنے لگتا ہے تو ایسے آدمی کے لئے یہی مناسب ہے کہ وہ اسباب کو تلاش کرنے اور استعمال کرنے والوں کے ساتھ ہی رہے،شیخ نے اس کی مثال کثرت سے نفلی روزے رکھنا اور نفلی نمازیں پڑھنا قرار دیا ہے،جب اس سے ملول نہ ہو اور اس سے عاجز نہ آئے اور اس کو بوجھ بھی نہ سمجھے۔لہٰذا اکثر اہل معرفت اسی پر ہیں۔

کسب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت ہے

۱۲۸۸:......ہمیں خبر دی ہے ابوعبدالرحمٰن سلمی نے کہتے ہیں کہ میں نے سنا عبداللہ بن علی بن یحییٰ سراج سے وہ کہتے ہیں ابن سالم سے بصرہ

(۱۲۸۷)......أخرجه أبونعيم فی الحلية (۲/۲۴۱) من طريق الحسن. به بلفظ.

طلبت الدنيا من مظان حلالها فجعلت لا أصيب منها إلا قوياً أما أنا فلا أعی فيه و أما هو فلا يجاوزنی لما رأيت ذلک قلت: أی نفسی جعل رزقک كفافاً فأربعی فربعت ولم تكد.

وأخرجه ابن أبی الدنيا فی محاسبة النفس (۱۳۳)

(۱)......فی هامش الأصل مانصه:

آخر الجزء العاشر يتلوه إن شاء الله فی الذی يليه.

حدثنا أبوعبدالرحمن السلمی قال: سمعت عبدالله بن علی بن يحيی السراج يقول سئل ابن سالم.

میں پوچھا گیا جب کہ میں سن رہا تھا کہ کیا ہم کسب کے ساتھ توکل سے دور ہو جائیں گے؟ یا توکل کے ساتھ کسب سے دور ہو جائیں گے۔ ابن سالم نے فرمایا کہ توکل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی حالت ہے، اور کسب رسول اللہ کی سنت ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے لوگوں کے لئے کسب کو سنت ٹھہرایا۔ ان کے ضعیف اور کمزور ہونے کی وجہ سے جب وہ توکل کے درجے سے نیچے گر گئے جو کہ رسول اللہ کی اپنی حالت ہے۔ تو آپ نے ان کو کسبوں کے ساتھ طلب معاش کے درجے سے نہیں گرایا جو کہ آپ کی سنت تھی اگر ایسا بھی ہوتا تو لوگ ہلاک ہو جاتے۔

سہل بن عبداللہ کی وضاحت

۱۲۸۹:......ہمیں خبر دی ہے ابوعبدالرحمٰن سلمی نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا محمد بن حسن بن خشاب سے انہوں نے جعفر بن محمد بن نصیر سے انہوں نے سنا جریری سے انہوں نے سنا سہل بن عبداللہ سے فرماتے تھے۔

جس نے کسب محنت میں طعن کیا اس نے سنت رسول میں طعن کیا اور جس نے توکل میں طعن کیا اس نے ایمان میں طعن کیا۔

کسب وعمل زیادہ بہتر ہے

۱۲۹۰:......ہمیں خبر دی ابوعبدالرحمٰن سلمی نے انہوں نے سنا محمد بن عبداللہ سے انہوں نے ابوعثمان ردمی سے انہوں نے ابراہیم خواص سے انہوں نے کہا کہ کسی صوفی کی شان نہیں ہے وہ کسب اور محنت کرنے سے جان چرا کر بیٹھ جائے ہاں مگر یہ کہ کوئی آدمی مطلوب اور مغلوب الحال ہو کسب ومحنت سے غافل ہو چکا ہو بہر حال وہ شخص جس میں ضروریات موجود ہوں اور اس میں کوئی روکنے والی چیز بھی نہ ہو جو اس کے اور محنت کے درمیان حائل ہو اس کے لئے کسب وعمل زیادہ بہتر ہے اور منزل کے قریب تر ہے۔

توکل کیا ہے؟

۱۲۹۱:......ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو حسن بن محمد بن اسحاق نے کہتے ہیں کہ میں نے سنا ابوعثمان حناط سے کہتے ہیں کہ انہوں نے اس آدمی سے سنا جس نے ذالنوی مصری سے سوال کیا تھا کہ اے ابوالفیض توکل کیا ہے؟

اس نے کہا کہ ارباب کو چھوڑ دینا اور اسباب سے منقطع ہو جانا۔ اور اس نے کہا مجھے اور حالت کے بارے میں زیادہ نصیحت کیجئے۔ انہوں نے فرمایا کہ نفس کو عبدیت میں ڈالنا اور اس کو ربوبیت سے نکالنا۔

توکل کی تین نشانیاں ہیں

۱۲۹۲:......کہتے ہیں کہ میں نے ذالنون نے مصری سے سنا کہتے تھے کہ توکل کی تین نشانیاں ہیں۔

(۱)......علائق سے بغض ہونا۔ یعنی ہر وہ چیز جو اللہ کے ساتھ تعلق جوڑنے میں رکاوٹ بنے اس سے نفرت کرے۔

(۲......) طبائع میں چاپلوسی کو ترک کر دینا۔

(۳)......حقیقتوں میں سچائی کو استعمال کرنا۔

(۱۲۸۸)......أخرجه المصنف من طريق أبى عبدالرحمن السلمى من طبقات الصوفية (ص ۴۱۴ و ۴۱۵)

و ابن سالم هو : أبو عبدالله محمد بن أحمد بن سالم البصرى.

(۱۲۹۰)......إبراهيم الخواص هو : أبو إسحاق إبراهيم بن أحمد بن إسماعيل له ترجمة فى طبقات الصوفية (ص ۲۸۴)

(۱۲۹۲)......أخرجه أبو نعيم فى الحلية (۹/ ۳۴۱ و ۳۴۲) من طريق سعيد ب عثمان. به مطولاً.

اللہ کے ساتھ یقین کی تین علامات ہیں۔ جو کچھ موجود ہو اس کے ساتھ سخاوت کرنا۔ جو چیز موجود نہ ہو اس کی طلب نہ کرنا۔ اور اللہ تعالیٰ کے فضل کی طرف پکے امیدوار رہنا۔

اللہ کی رحمت کے ساتھ غنی ہونے کی تین علامات ہیں۔ فقراء اور مساکین کے ساتھ عاجزی اور تواضع کرنا۔ اغنیاء اور دولت مندوں کی تعظیم ترک کرنا۔ ابنائے دنیا اور متکبر لوگوں کا میل جول ترک کرنا۔

توکل کا عملی مظاہرہ حضرت ابراہیم علیہ السلام نے کیا

۱۲۹۳:......ہمیں خبر دی ابوعبدالرحمٰن سلمی نے انہوں نے سنا محمد بن جعفر بن مطر سے انہوں نے سنا ابوبکر محمد بن عبدالعزیز بردعی سے انہوں نے سنا ابویعقوب نہر جوری سے فرماتے تھے کہ:

توکل اپنی مکمل حقیقت کے ساتھ حضرت ابراہیم علیہ السلام سے عمل میں آیا تھا۔ خصوصاً اس حالت میں جب انہوں نے جب جبرائیل علیہ السلام سے فرمایا تھا کہ آپ کی ہمیں کوئی ضرورت نہیں ہے، اس لئے کہ ان کا اپنا نفس اللہ کی محبت میں غائب ہو چکا تھا لہٰذا انہوں نے اللہ کے ساتھ غیر اللہ کو نہیں دیکھا تھا۔ لہٰذا وہ بغیر کسی واسطے کے اللہ سے ڈر کر اللہ کی طرف رجوع کرنے والے تھے اور یہ بات توحید کی علامات میں سے ہے اور اللہ تعالیٰ کی طرف سے اپنے نبی کے لئے اپنی قدرت کے اظہار کی علامات اور دلیل ہے۔

۱۲۹۴:......اسی اسناد کے ساتھ انہوں نے کہا کہ میں نے نہر جوری سے سنا وہ فرماتے تھے۔

توکل دو حال میں صحیح ہے کہ اسباب خود اللہ تعالیٰ پر دلالت کریں اور اسباب کے فقدان کے وقت اسباب سے صرف نظر کر کے صبر کرنا۔ اور سکون حاصل کرنے کی طلب میں اللہ کی طرف رجوع کرنا یہاں تک کہ سکون حاصل ہو جائے۔

۱۲۹۵:......انہوں نے اپنی اسناد ساتھ فرمایا کہ میں نے ابویعقوب نہر جوری سے سنا وہ فرماتے تھے کہ توکل اختیار کو ترک کر دینے کا نام ہے۔ فرمایا کہ توکل وہی کرتا ہے جو ولایت کے ساتھ اور خلابت کے ساتھ اور کفایت کے ساتھ تو مصروف ہو اور ولایت اللہ تعالیٰ کے ساتھ دوستی اور محبت کرنا اور خلابت اللہ کی یاد کے لئے ہمہ وقت فارغ رہنا کفایت اللہ کے دیئے ہوئے رزق پر اکتفا کرنا۔ اہل توکل کے در پے (آزار نہ ہونا) اس لئے کہ وہ اللہ کے چنے ہوئے لوگ اور اس کے خاص بندے ہوتے ہیں۔ وہ اسی سے ضیافت چاہتے ہیں یعنی اللہ کے مہمان بنتے ہیں اور وہی ان کی ضیافت کرتا ہے۔ اور وہ اسی کے گھر میں مہمان بن کر اترتے ہیں اور وہی ان کو مہمانی دیتا ہے اور بہت اچھے طریقے سے دیتا ہے۔ وہ لوگ صرف اسی پر توکل کرتے ہیں۔ وہی ان کو کافی ہوتا ہے۔ وہ لوگ اپنے فقر کے باوجود غنی ہیں۔ اور ان کے ماسوا سب لوگ ان کے غنا کی وجہ سے ان کے محتاج ہیں۔ جو شخص اللہ پر توکل کرنے کا انکار کرتا ہے وہ نادان اور کم علم کہلاتا ہے۔

توکل پر ایک مکالمہ

۱۲۹۶:......ہمیں خبر دی ابوالحسین بن بشران نے ان کو حسین بن صفوان نے ان کو عبداللہ بن محمد بن ابودنیا نے ان کو علی بن ابومریم نے ان کو موسیٰ بن عیسیٰ نے وہ کہتے ہیں جب حضرت حذیفہ مرعشی اور سلیمان خواص اکٹھے ہوئے اور یوسف بن اسباط بھی لہٰذا انہوں نے فقر اور غنا کا تذکرہ کیا۔ سلیمان خاموش بیٹھے تھے ان میں سے بعض نے کہا کہ غنی وہ ہوتا ہے جس کے لئے سر چھپانے کا اپنا گھر ہو۔ تن چھپانے کے لئے کپڑا ہو، اور زندگی گذارنے کے لئے کوئی درست رہنمائی اور ہدایت ہو جو اس کو دنیا کی فضول اور غیر ضروری چیزوں سے روک دے اور ان میں سے بعض نے کہا کہ غنی وہ ہے۔ جو لوگوں کا محتاج نہ ہو۔

لہذا سلیمان سے کہا گیا کہ اے ابوایوب آپ کیا کہتے ہیں؟ تو وہ رو پڑے اس کے بعد فرمایا۔ میں جامع غنا توکل میں سمجھتا ہوں، اور جامع شرنا امید اور مایوسی کو سمجھتا ہوں۔ اور سچا غنی وہ ہے جو اپنے دل کو اللہ کی طرف سکون دیتا ہے یقینی طور پر اسی کے غنا ہے۔ اور توکل کرتے ہوئے اسی کی معرفت سے اور اسی کی عطا سے، اور اسی کی قسمت سے راضی ہو کر۔ چنانچہ غنی ایسا ہوتا ہے سچا غنی۔ کہ اگر وہ شام کرتا ہے دراں حال کہ بھوکا ہوتا ہے تو صبح کرتا اس حال میں کہ وہ پھٹے پرانے کپڑں والا محتاج ہوتا ہے۔ (سلیمان کی یہ بات سن کر) سب لوگ رو پڑے۔

توکل کے مختلف انداز

۱۲۹۷:..... ہمیں خبر دی ابوعبداللہ یوسف اصفہانی نے ان کو ابوسعید بن اعرابی نے ان کو محمد بن اسماعیل اصفہانی نے ان کو ابوتراب نے ان کو حاتم اصم نے ان کو شقیق بلخی نے فرماتے ہیں کہ:

ہر ایک کا اپنا ایک مقام ہے کوئی اپنے مال پر توکل کرتا ہے۔ کوئی اپنے نفس پر توکل کرتا ہے۔ کوئی اپنی زبان پر توکل کرتا ہے، کوئی اپنی تلوار پر بھروسہ کرتا ہے۔ کوئی اپنی حکومت پر بھروسہ کرتا ہے۔

اور کوئی صرف اللہ پر بھروسہ کرتا ہے۔ بہر حال اللہ پر توکل کرنے والا سکون اور آرام پالیتا ہے، اللہ نے اس کو توکل کے ساتھ بلندی عطا کی ہے اور اس کا مقام بلند کر دیا ہے اور فرمایا کہ۔

وتوكل على الحى الذى لا يموت.

اس زندہ ذات پر توکل کیجئے جس پر کبھی موت نہیں آئے گی۔

بہر حال جو شخص اللہ کے سوا کسی اور کی طرف سے راحت وسکون و آرام طلب کرتا ہے قریب ہے کہ وہ اس سے کٹ جائے لہذا وہ محروم ہو جائے۔

۱۲۹۸:..... ہمیں خبر دی ہے ابوعبدالرحمٰن سلمی نے فرماتے ہیں کہ استاذ ابو سہل محمد بن سلیمان نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے اس قول کے بارے میں جو انہوں نے حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے فرمایا تھا:

ماذا ابقيت لنفسک

اپنے آپ کے لئے کیا چھوڑ کر آئے ہو؟

صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے عرض کی:

الله ورسوله

اللہ اور اس کے رسول کو چھوڑ کر آیا ہوں۔

حلیمی رحمۃ اللہ علیہ کی وضاحت

شیخ نے فرمایا کہ یہ ہے اللہ تعالیٰ کے لئے کلی طور پر مخلوق سے لاتعلق ہو جانا۔ اور اس میں رسول کو داخل کرنا آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے اس مرتبے اور مقام کی وجہ سے ہے جو ایمان میں آپ کو حاصل ہے، اور تعلق کی حقیقت سبب کے ساتھ مسبب اعلیٰ تک وصول اور رسائی تک بے شک اس پر اس کا منقطع ہونا لازم ہے، پس جس وقت وہ مکمل ہو جائے بھروسہ کرے بھروسہ کرنے والا اور پکا ہو جائے اس میں۔ خبر دے اگر چاہے سب سے اور اگر چاہے تو مسبّب سے کیونکہ سب کچھ اس کے نزدیک ایک ہی ہے بوجہ تعلق ہونے فروع کے سب میں اصل کے ساتھ۔

۱۲۹۹:..... ہمیں خبر دی ابوالحسین بن فضل قطان نے ان کو عبداللہ بن جعفر نے ان کو یعقوب بن سفیان نے ان کو ابن ابوعمر نے وہ کہتے ہیں کہ

سفیان نے کہا کہ ابو حازم کہتے ہیں۔

میں نے ساری دنیا کو دو چیزیں پائی ہے، ایک چیز وہ جو میرے لئے ہے اور دوسری جو چیز میرے لئے نہیں ہے بلکہ کسی دوسرے کے لئے ہے۔ وہ چیز جو میرے لئے ہے اگر میں اس کو اس کے وقت سے پہلے طلب کروں اور زمین وآسمان کے سارے حیلے اور ساری تدبیریں کرڈالوں تو بھی میں اس چیز پر قادر نہیں ہوسکوں گا۔

اور جو چیز میرے لئے نہیں ہے بلکہ وہ کسی اور کے لئے ہے۔ میں اس کے لئے زمین وآسمان کے سارے حیلے اور ساری تدبیریں کرکے بھی نہیں پاسکوں گا، لہذا میں اس کی امید کیوں کروں؟ میرا رزق میرے غیر سے روک لیا گیا ہے، جیسے دوسروں کا رزق مجھ سے روک لیا گیا ہے لہذا ان دو میں سے میں کس چیز میں اپنی عمر اور اپنی زندگی برباد کروں۔

ابو حازم کی وضاحت

۱۳۰۰:.....سفیان کہتے ہیں کہ ابو حازم سے کہا گیا تھا کہ آپ کا مال کیا ہے؟ اس نے کہا میرا بہترین مال میرا اللہ پر یقین ہے اور اس چیز سے میری مایوسی جو کچھ لوگوں کے ہاتھ میں ہے۔

۱۳۰۱:.....فرماتے ہیں کہ بعض امراء نے ابو حازم سے کہا، آپ اپنی ضرورت حاجت ہمارے سامنے لائیں۔

اس نے کہا بہت دوری ہے بہت دوری ہے (یعنی میری عقل سے بعید بات ہے کہ) میں اپنی حاجت آپ کے سامنے پیش کروں (بلکہ میں تو اپنی حاجتیں اس کے آگے پیش کرتا ہوں) جس سے حاجتیں پوشیدہ نہیں ہیں، وہ مجھے جو کچھ عطا کرتا ہے اسی پر قناعت کرتا ہوں۔ اور جو کچھ وہ مجھ سے روک لیتا ہے اس سے راضی ہوں۔

۱۳۰۲:.....ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوعبداللہ صفار نے ان کو ابوبکر بن ابودنیا نے ان کو عبداللہ بن عیسیٰ طفاوی نے ان کو عبیداللہ بن شمیط بن عجلان نے وہ کہتے ہیں میں نے اپنے والد سے سنا وہ فرماتے تھے۔

مؤمن اپنے نفس سے کہتا ہے (یہ دنیا کی زندگی) تین دن کی ہے، جس میں سے کلُ کا دن تو گذر چکا ہے۔ اور اس میں جو کچھ ہونا تھا وہ بھی ہوچکا ہے۔ اور وہی آنے والی کل، یعنی آنے والی صبح اس کی امید ہے ممکن ہے کہ شاید آپ اس کو نہ پاسکیں۔ اگر آپ کل آنے والی صبح ان لوگوں میں سے ہو۔ جو کل موجود ہوں گے تو تیرا کل کا رزق کل ہی تیرے پاس آجائے گا۔ اور کل صبح سے پہلے ایک دن اور ایک رات باقی ہے۔ اس میں بہت سے نفوس ہلاک ہوں گے۔ شاید تو بھی اسی میں ہلاک ہونے والوں میں سے ہو، لہذا ہر دن کی اپنی ہی فکر کافی ہے۔

حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا

۱۳۰۳:.....فرماتے ہیں کہ ہمیں بیان کیا ابوبکر نے ان کو محمود ابن خداش نے انہوں نے سنا اشعث بن عبدالرحمٰن سے ان کو ایک آدمی نے جسے عبدالملک کہا جاتا تھا اس نے حسن بصری سے انہوں نے فرمایا۔

اے ابن آدم تو روزانہ سال بھر کا غم نہ اٹھا اس لئے کہ ایک دن میں جو کچھ غم ہے وہی کافی ہے اگر تیری عمر نے سال بھر وفا کی تو اللہ تعالیٰ تیرا رزق بھی تیرے پاس پہنچائے گا۔ اگر تیری عمر نے سال بھر وفا نہ کی تو جو کچھ آپ طلب کررہے ہیں وہ آپ کا نہیں ہے۔

(۱۲۹۹).....أخرجه المصنف من طريق يعقوب بن سفيان فى التاريخ (۱/۶۷۹ و ۶۸۰)

وأخرجه أبو نعيم فى الحلية (۳/۲۳۷) من طريق سفيان عن أبى حازم سلمة بن دينار.

(۱۳۰۲).....أخرجه المصنف فى الزهد الكبير له (۴۷۵) من طريق ابن أبى الدنيا. به.

۱۳۰۴:......ہمیں خبر دی ہے ابوالحسین بن بشران نے ان کو حسین بن صفوان نے ان کو عبداللہ بن محمد قرشی نے ان کو علی بن ابومریم نے ان کو محمد بن حسین نے ان کو احمد بن سہل اردنی نے انہوں نے سنا ابوفروہ زاہد سے وہ کہتے ہیں کہ مجھے ایک آدمی نے خواب میں کہا۔ کیا آپ یہ نہیں جانتے کہ توکل کرنے والے ہی آرام پانے اور جان چھڑانے والے ہیں، میں نے پوچھا کہ اللہ آپ کے اوپر رحم کرے وہ کیسے؟ وہ کس چیز سے جان چھڑا لیتے ہیں؟ فرمایا کہ دنیا کے غموں اور کل آنے والی حساب کی سختی سے ابوفروہ کہتے کہ جب سے میں نے یہ خواب دیکھا ہے، اللہ کی قسم اس کے بعد میں نے رزق میں تاخیر کی فکر نہیں کی اور نہ ہی میں وقت سے پہلے اس کی جلدی کی اور یہ اس لئے کہ جو شخص توکل کرنا طے کر لیتا ہے اللہ اس کو اس کے فکر سے کفایت کر لیتا ہے اور رزق کو اور خیر کو اس کی طرف چلاتا ہے۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

و من یتو کل علی اللّٰہ فھو حسبہ ان اللّٰہ بالغ امرہ (الطلاق ۳)

جو شخص اللہ تعالیٰ پر بھروسہ کرتا ہے بس وہی اسکو کافی ہے بے شک اللہ تعالیٰ اپنے حکم کو پورا کرنے والا ہے۔

۱۳۰۵:......ہمیں خبر دی ابوالقاسم حرفی نے ان کو احمد بن سلمان نے ان کو معاذ بن مثنیٰ نے ان کو عبداللہ بن شوا نے ان کو حماد بن سلمہ نے ان کو ثابت بنانی نے یہ کہ عامر بن عبداللہ نے دو چچازادوں سے کہا۔ تم دونوں اپنا معاملہ اللہ کے سپرد کر دو دونوں آرام میں رہو گے۔

توکل کا بیان توراۃ میں بھی ہے

۱۳۰۶:......ہمیں خبر دی ہے ابوالحسین بن بشران نے ان کو حسین بن صفوان نے ان کو عبداللہ بن قرشی نے ان کو حسن بن عبدالعزیز نے ان کو حمزہ بن ربیعہ نے رجاء بن ابوسلمہ سے ان کو عقبہ بن ابوزینب نے فرماتے ہیں۔

توراۃ میں لکھا ہے تم ابن آدم پر بھروسہ کر رہے ہو حالانکہ ابن آدم کی تو کوئی بقاء ہی نہیں ہے اور نہ اس کو کوئی باقی رکھے گا لیکن تم توکل کر و اس زندہ ذات پر جو کبھی بھی نہیں مرے گا۔

۱۳۰۷:......ہمیں خبر دی ابوالحسین بن بشران نے ان کو حسین بن صفوان نے ان کو عبداللہ بن محمد قرشی نے ان کو حکم بن موسیٰ نے ان کو خلیل بن ابوالخلیل نے ان کو صالح بن شعیب نے وہ فرماتے ہیں۔

اللہ تعالیٰ نے عیسیٰ بن مریم علیہ السلام کی طرف وحی بھیجی۔ کہ مجھے اپنے دل میں ایسی جگہ اور ایسا مقام دے جیسے تم نے اپنی زندگی کو دیا ہے۔ اور مجھے اپنے لئے اپنی آخرت کا ذخیر بنا۔ اور نفلی عبادت کے ساتھ میری طرف قرب حاصل کر آپ میرے قریب ہو جائیں گے۔ اور میرے اوپر بھروسہ رکھو میں تیری ہر ضرورت پوری کروں گا۔ اور میرے غیر کے ساتھ دوستی نہ کر اور اس کو اپنا سرپرست نہ بنا ورنہ میں تجھے رسوا کر دوں گا۔

۱۳۰۸:......ہمیں خبر دی ابوسعید عبدالملک بن ابوعثمان زاہد نے ان کو احمد بن ابوعثمان حدثی نے مکہ مکرمہ میں ان کو خبر دی عبدالسلام بن محمد بغدادی نے ان کو احمد بن یوسف نے ان کو عبداللہ بن خبیق نے انہوں نے سنا شعیب بن حرب سے وہ کہتے تھے کہ ابراہیم بن ادھم کے پاس ذکر ہوا کہ اللہ اور تیرے درمیان جو تعلق ہے کہ ساتھ وہ جو نعمت عطا کرے اس کا احسان نہیں جتلائے گا اور غیر اللہ کی طرف سے نعمت کو بھی قرضہ اور تاوان سمجھ (اس لئے کہ یا تو اس کے بدلے میں تم سے بھی کچھ توقع رکھے گا یا احسان جتلائے گا۔)

۱۳۰۹:......میں نے سنا ابوعبدالرحمٰن سلمی سے کہتے ہیں کہ میں نے سنا ابوزید محمد بن احمد فقیہ مروزی سے انہوں نے سنا ابراہیم بن شیبان سے وہ

(۱۳۰۴)......أخرجه المصنف من طريق ابن أبي الدنيا في التوكل (۵۳)

(۱۳۰۵)......أخرجه أبو نعيم في الحلية (۲/ ۹۲) من طريق حماد بن سلمة. به.

(۱۳۰۶)......أخرجه أبو نعيم في الحلية (۶/ ۹۲) من طريق ضمرة. به.

(۱۳۰۷)......أخرجه المصنف من طريق ابن أبي الدنيا في التوكل (۲۷)

کہتے تھے اللہ تعالیٰ کے ساتھ حسن ظن اللہ تعالیٰ کے سوا ہر چیز سے مایوس ہو جانے کا نام ہے۔

دنیا میں لوگوں کی اقسام

۱۳۱۰:......ہمیں خبر دی ہے ابوعبداللہ حافظ نے اس کو اپنے زمانہ کے صوفیاء کے شیخ ابومحمد جعفر بن محمد بن نصیر نے ابومحمد جریری نے کہتے ہیں کہ میں نے سنا سہل بن عبداللہ تستری سے فرماتے تھے کہ اللہ تعالیٰ نے جب نبی علیہ السلام کو بھیجا اس وقت دنیا میں سات قسم کے لوگ تھے۔(۱) بادشاہ۔(۲) کاشتکار۔(۳) مویشی پالنے والے (۴) تاجر (۵) کاریگر (۶) مزدور (۷) ضعیف اور فقیر۔ان میں کسی کو بھی یہ حکم نہیں ملا تھا کہ وہ اپنا پیشہ بدل لیں ہاں آپ نے انہیں علم حاصل کرنے کا اللہ پر یقین کرنے اور توکل کرنے کا حکم دیا تھا، ان تمام معاملات میں جن میں وہ لوگ پہلے سے تھے۔

حضرت سہل نے فرمایا:

عقل مند کے لئے مناسبت کہ وہ یہ کہے میرے لئے یہ جاننے کے بعد کہ میں تیری ہی عبادت کرتا ہوں کسی طرح مناسب نہیں ہے کہ میں تیرے سوا کسی اور سے امید رکھوں یا آرزو کروں اور آپ نے جب مجھے پیدا کیا ہے اور مجھے اپنا بندہ بنایا ہے میں آپ کے خلاف یہ خیال بھی نہیں کرسکتا کہ آپ مجھے میرے نفس کے سپرد کردیں گے یا میرے معاملے کا اپنے سوا کسی اور کو سرپرست بنادیں گے۔

حضرت سہل کے نزدیک توکل کی مثال

۱۳۱۱:......ہمیں خبر دی ہے ابومحمد بن یوسف نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا ابوبکر احمد بن حسین اھوازی صوفی سے وہ کہتے تھے میں نے سنا ابو الفضل عبداللہ بن عبداللہ سے وہ کہتے تھے میں نے سنا سہل بن عبداللہ تستری سے وہ فرماتے تھے۔توکل یہ ہے کہ بندہ اللہ کے آگے ایسے ہوجائے جیسے میت غسل دینے والے کے آگے ہوتا ہے جیسے چاہئے وہ اس کو پلٹ دے۔

عبداللہ بن ادریس کا بیان

۱۳۱۲:......ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوالعباس محمد بن یعقوب نے ان کو عباس بن محمد دوری نے انہوں نے سنا یحییٰ بن معین سے وہ کہتے ہیں کہ عبداللہ بن ادریس نے کہا۔ میں تعجب کرتا ہوں اس شخص پر جو سب سے کٹ کر بندے کی طرف جاتا ہے۔ اور اس ذات کی طرف سب سے کٹ کر جانے کو ترک کردیتا ہے سارے آسمان اور زمین جس کے ہیں۔

متوکل کسی سے اپنی شکایت نہیں کرتا

۱۳۱۳:......ہمیں خبر دی ابوعبدالرحمٰن سلمی نے انہوں نے سنا ابوعمرو بن مطر سے انہوں نے سنا ابوبکر برذی سے وہ کہتے ہیں کہ انہوں نے سنا نہر جوری سے وہ کہتے ہیں۔

حقیقت میں اللہ پر توکل کرنے والا اور صحیح توکل کرنے والا لوگوں سے اپنی تکلیف کو اٹھالیتا ہے (یعنی کسی کو اپنی ضرورت پوری کرنے کی تکلیف نہیں دیتا) چنانچہ اس کے ساتھ جو بھی تکلیف ہو اس کی کسی کے آگے شکایت نہیں کرتا۔

(۱۳۰۹)......إبراهيم بن شيبان هو : أبو إسحاق القرميسيني له ترجمة في طبقات الصوفية للسلمي (ص ۴۰۲). حلية الأولياء (۱۰/۳۶۱). شذرات الذهب (۲/۳۴۴)

اور جو اس کو دینے سے منع کردے اس کی برائی نہیں کرتا اس لئے کہ وہ دینے کو اور نہ دینے کو اللہ کی طرف سے سمجھتا ہے۔

حضرت ابراہیم خواصؒ کہتے ہیں

۱۳۱۴:.....ہمیں خبر دی ابوعبدالرحمٰن نے ان کو حسن بن مقیم بغدادی نے۔ان کو ابواسحٰق حناط نے وہ کہتے ہیں انہوں نے سنا ابراہیم خواص سے کہ ان سے توکل کے بارے میں پوچھا گیا تھا تھوڑی سی دیر انہوں نے اپنا سر جھکایا اس کے بعد فرمایا جب عطا کرنے والا خود منع کرنے والا بھی ہے تو پھر کون عطا کرسکتا ہے (مطلب یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ جب معطی ہے تو مانع بھی تو وہی ہے۔دونوں اسمی کے صفاتی نام ہیں اور عطا کرنا اور عطاء روک دینا دونوں اس کی صفتیں ہیں تو پھر باقی کیا رہا۔)

توکل کے درجات

۱۳۱۵:.....ہمیں خبر دی ابوعبدالرحمٰن نے ان کو محمد بن عبداللہ نے ان کو ابوعلی روذباری نے فرماتے ہیں۔

کہ توکل کے تین زینے اور تین درجے ہیں۔توکل کا پہلا درجہ اور پہلا زینہ یہ ہے کہ جب اسے عطا کیا جائے تو شکر کرے دوسرا زینہ ہے کہ عطاء کرنا یا نہ کرنا اس کے نزدیک ایک جیسا ہو۔تیسرا زینہ نہ دینا یعنی نہ ملنا پھر اس کے ساتھ بھی شکر کرنا اس کے نزدیک زیادہ پسندیدہ ہوتا ہے باوجود یہ کہ اس کو یہ علم ہوتا ہے کہ اللہ تعالیٰ کو عطا کرنے کا اختیار ہے۔

۱۳۱۶:.....ہمیں خبر دی ابوعبدالرحمٰن نے انہوں نے سنا ابوعلی حسن بن یوسف قزوینی سے انہوں نے سنا ابراہیم مولا سے انہوں نے سنا حسن بن علی نے انہوں نے سنا ابوالحسین نوری سے وہ فرماتے تھے۔

فقیر کی صفت ہے کہ وہ نہ ہونے کے وقت سکون سے ہوتا ہے۔اور چیز موجود ہونے کے وقت خرچ کرتا اور ایثار کرتا ہے۔

حضرت ذوالنون مصریؒ کا جواب

۱۳۱۷:.....ہمیں خبر دی ابوعبدالرحمٰن سلمی نے انہوں نے سنا محمد بن عبداللہ رازی سے انہوں نے سنا ابوعمرو دمشقی سے انہوں نے سنا ابوعبداللہ بن جلاء سے وہ کہتے ہیں میں نے حضرت ذوالنون مصری سے پوچھا کہ بندہ اللہ کے سپرد کب ہوتا ہے؟ انہوں نے فرمایا جب وہ اپنی ذات سے اور اپنے فعل وعمل سے مایوس ہوجائے اور اپنے تمام احوال میں اللہ کی طرف پناہ لے لیتا ہے، اور جب اللہ کے سوا اس کا کسی سے تعلق نہ رہے۔(پھر وہ اللہ کے حوالے ہوجاتا ہے۔)

۱۳۱۸:.....ہمیں خبر دی ابوعبدالرحمٰن سلمی نے انہوں نے سنا احمد بن علی سے انہوں نے سنا حسن بن علویہ سے وہ فرماتے تھے کہ حضرت ابویزید البسطامی) سے پوچھا گیا بندہ متوکل (اللہ پر بھروسہ کرنے والا) کب بنتا ہے؟ انہوں نے فرمایا کہ جب وہ موجود اور غیر موجود پر تعلق سے اپنے دل کو کاٹ لیتا ہے (اس وقت وہ متوکل علی اللہ ہوتا ہے؟)

توکل کی حقیقت!

۱۳۱۹:.....ہمیں خبر دی ابوعبداللہ سلمی نے انہوں نے سنا محمد بن عبداللہ بن شاذان سے انہوں نے سنا ابوبکر واسطی سے جب ان سے توکل کی حقیقت کے بارے میں سوال کیا گیا۔فرمایا کہ مشقتوں کے مصائب پر صبر کرنا اس کے بعد اپنے آپ کو اللہ کے حوالے کرنا۔اس کے بعد اسی کا حکم

(۱۳۱۷).....ابو عبدالله بن الجلاء هو : احمد بن يحيى له ترجمة فى طبقات الصوفية للسلمى (ص ۱۷۶)

(۱۳۱۸).....أبويزيد البسطامى وهو : طيفور بن عيسى (طبقات الصوفية للسلمى ص ٦٧)

ماننا، اس کے بعد اسی کے فیصلے پر راضی رہنا، اس کے بعد اسی پر یقین کرنا۔ اور توکل کی سچائی وہ سچی محتاجی اور افتقار ہے اللہ کی طرف۔ (یعنی اللہ کی بارگاہ میں سچی محتاجی اور سچ مچ اللہ کا فقیر ہونا ہے۔)

یحییٰ بن معاذ کا توکل پر بیان

۱۳۲۰:......ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے وہ کہتے ہیں مجھے خبر دی ابواحمد علی بن محمد مروان نے ان کو محمد بن ابراہیم واعظ نے انہوں نے سنا یحییٰ بن معاذ رحمۃ اللہ علیہ سے وہ فرماتے تھے۔

جو شخص اس سے فضل مانگے جو صاحب فضل نہیں ہے وہ شرمندہ ہوتا ہے اور صاحب فضل وہ اللہ تعالیٰ ہی ہے اس لئے کہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

ان اللہ لذو فضل علی الناس (بقرہ ۲۴۳)

بے شک اللہ تعالیٰ لوگوں پر فضل کرنے والا ہے۔

حضرت معروف کرخی کی نصیحت

۱۳۲۱:......ہمیں خبر دی ابوزکریا بن اسحاق نے ان کو ان کے والد نے ان کو ابوعبداللہ محمد بن مسیب نے انہوں نے سنا عبداللہ بن خبیق سے انہوں نے ابراہیم بکاء سے وہ فرماتے ہیں میں نے حضرت معروف کرخی سے کہا کہ آپ مجھے کچھ وصیت کیجئے۔ انہوں نے فرمایا کہ اللہ پر توکل کرتا رہ یہاں تک کہ وہی تیرا استاذ بن جائے۔ اور تیری شکایتوں کا مرکز بن جائے بیشک لوگ نہ تو تجھے کوئی فائدہ دے سکتے ہیں اور نہ ہی تجھے نقصان پہنچا سکتے ہیں۔

دنیا اس سے طلب کی جائے جس کے قبضے میں دنیا ہے

۱۳۲۲:......ہمیں خبر دی ہے ابوالفتح محمد بن احمد بن ابوالفوارس حافظ نے ان کو احمد بن جعفر بن سلم نے ان کو احمد بن محمد بن عبدالخالق نے ان کو ابوبکر احمد بن محمد بن حجاج نے ان کو عبدالصمد بن محمد نے ان کو بشر بن حارث نے وہ فرماتے ہیں کیا تمہیں شرم نہیں آتی کہ تم دنیا اس سے طلب کرتے ہو جو خود دنیا کا طالب ہے دنیا اس سے طلب کیجئے جس کے قبضے میں دینا ہے۔

توکل ایمان کو جمع کرنے کا نام ہے

۱۳۲۳:......ہمیں خبر دی حمزہ بن عبدالعزیز نے ان کو ابومحمد کعبی نے ان کو احمد بن نضر نے ان کو ابوبکر بن ابوشیبہ نے ان کو ابن فضیل نے ان کو ابن سنان نے ان کو حضرت سعید بن جبیر نے وہ فرماتے ہیں۔ اللہ پر توکل کرنا ایمان کو پکا کرنا ہے۔

۱۳۲۴:......بلال اشعری نے روایت کی ہے (جو کہ قوی راوی نہیں ہے) قیس بن ربیع سے اس نے ابواسحٰق سے اس نے حضرت سعید بن جبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے انہوں نے حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے انہوں نے فرمایا کہ توکل ایمان کو جمع کرنے کا نام ہے۔

ہمیں خبر دی ہے علی بن احمد بن عبدان نے ان کو احمد بن عبید نے ان کو عمرو بن حفص سروسی نے ان کو ابوبلال اشعری نے اس کے بعد مذکورہ حدیث کو ذکر کیا ہے۔

۱۳۲۵:......ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو محمد بن اسماعیل نے ان کو علی بن محمد بن علاء نے ان کو عباس بن حمزہ نے انہوں نے سنا ابومسلم

(۱۳۲۱)......أخرجه أبونعيم في الحلية (۸/۳۶۰) من طريق محمد بن سلمة اليامي عن معروف الكرخي.

(۱۳۲۳)......أخرجه أبونعيم في الحلية (۴/۲۷۴) من طريق محمد بن فضيل عن ضرار بن مرة الكوفي أبوسنان الشيباني. به.

زاہد سے کہتے ہیں کہ میں نے سنا فضیل بن عیاض نے، انہوں نے کہا۔ توکل عبادت کا قوام ہے۔

توکل کے بارے میں آیات قرآنی

۱۳۲۶:......ہمیں خبر دی ابو طاہر فقیہ نے بطور املاء کے ان کو حاجب بن احمد نے ان کو عبد الرحیم بن منیب نے ان کو معاذ بن خالد نے ان کو صالح مری نے ان کو سعید ربیع نے ان کو عامر بن عبد قیس نے وہ کہتے تھے کہ کتاب اللہ میں تین آیات ایسی ہیں جن کے ساتھ میں تمام مخلوقات سے مستغنی ہوتا ہوں (یعنی ان کے ہوتے ہوئے مخلوق کی ضرورت نہیں ہوتی) پہلی آیت ہیں۔

وان یمسسک اللّٰہ بضر فلا کاشف لہ الا ھو وان یردک بخیر فلا راد لفضلہ(یونس ۱۰۷)

اگر تجھے اللہ تعالیٰ کوئی تکلیف پہنچادے تو اس کو دُور کرنے والا اللہ کے سوا کوئی بھی نہیں ہے اور اگر وہ تیرے ساتھ بھلائی کا ارادہ کرے تو اس کے فضل کو رد کرنے والا کوئی نہیں ہے۔

اور دوسری آیت یہ ہے:

مایفتح اللّٰہ للناس من رحمۃ فلا ممسک لھا وما یمسک فلا مرسل لھا من بعدہ وھو العزیز الحکیم(فاطر ۲)

اللہ تعالیٰ جب بندے کے لئے اپنی رحمت کا دروازہ کھول دے اسے بند کرے والا کوئی بھی نہیں ہے اور جب وہ بند کردے اُسے کھولنے والا کوئی نہیں اس کے بعد اور وہ غالب ہے حکمت والا ہے اور تیسری آیت یہ۔

وما من دابۃ فی الارض الاعلی اللّٰہ علی اللّٰہ رزقھا ویعلم مستقرھا ومستودعھا(ھود ۶)

زمین پر چلنے والا جو بھی جاندار ہے سب کا رزق اللہ کے ذمے ہے اور اللہ تعالیٰ وہی جانتا ہے جہاں وہ رہتا ہے اور جہاں وہ سونے جاتا ہے۔

توکل کے بارے میں اشعار

۱۳۲۷:......ہمیں شعر سنائے تھے ابو زکریا بن ابو اسحٰق نے انہوں نے کہا کہ مجھے شعر سنائے تھے ابو الفضل فرات ہروی نے اس نے کہا ہمیں شعر بتائے تھے ابو عبد اللہ بن عرفہ نحوی نے۔

ارغب الی اللّٰہ ولا ترغب الیٰ احد

اما رأیت ضمان الواحد الصمد

اللہ کی طرف رغبت کر اور نہ رغبت کر کسی ایک کی طرف بھی کیا نہیں دیکھا تم نے واحد صمد ذات کی طرف سے ضمانت کو نہیں دیکھا۔

اللّٰہ رازق ھذ الخلق کلھم.

حتٰی یفرق بین الروح والجسد.

اس تمام مخلوق کا رزق دینے والا اللہ تعالیٰ ہے۔ یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ روح اور جسم میں تفریق اور علیٰحدگی کردے (یعنی موت دےدے۔)

۱۳۲۸:......ہمیں شعر بیان کئے ابو عبد اللہ حافظ نے ان کو شعر بیان کئے ابو الحسین محمد بن محمد بن حسن فقیہ نے وہ کہتے ہیں ہمیں شعر بیان کئے ابراہیم بن محمد بن عرفہ نحوی نے۔

رضیت بما قسم اللّٰہ لی

وفوضت امری الی خالقی

اللہ تعالیٰ نے میرے لئے جو تقسیم کی ہے میں اس کے ساتھ راضی ہوں اور میں نے اپنا معاملہ اپنے خالق کے سپرد کر دیا ہے۔

فقد احسن اللّٰہ فیما مضٰی

ویحسن ان شآء فیما بقی

جو کچھ زندگی گذر گئی ہے اس میں اللہ تعالیٰ نے احسان فرمایا ہے اور جو کچھ باقی رہ گئی ہے انشاء اللہ اس میں بھی احسان ہی فرمائیں گے۔

۱۳۲۹:......ہمیں سنائے ابوعبدالرحمٰن نے ان کو شعر سنائے احمد بن محمد بن یزید نے اپنے ذاتی کلام سے فرماتے ہیں۔

سل اللّٰہ من فضلہ و اتقہ

فان التقی خیر مایکتسب

اللہ تعالیٰ سے اس کا فضل طلب کیجئے اور اسی سے ڈرتے رہئے بے شک اللہ سے ڈرنا بہترین عمل ہے۔

و من یتق اللّٰہ یصنع لہ

ویرزقہ من حیت لایحتسب

جو شخص اللہ سے ڈرتا ہے اللہ تعالیٰ اس کے لئے خود راستہ بناتے ہیں۔ اور اس کو ایسی جگہ سے رزق دیتے ہیں

جہاں سے اس کو گمان بھی نہیں ہوتا۔

آنخضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا آیت توکل کو بار بار پڑھنا

۱۳۳۰:......ہمیں خبر دی ابوالحسن مقری نے ان کو حسن بن محمد بن اسحاق نے ان کو یوسف بن یعقوب نے ان کو محمد بن ابوبکر نے ان کو معتمر بن سلیمان نے ان کو کہمس نے ان کو ابوالسلیل نے ان کو حضرت ابوذر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرماتے ہیں کہ نبی علیہ السلام نے فرمایا۔

بے شک میں قرآن مجید کی ایک ایسی آیت جانتا ہوں اگر لوگ اس پر عمل کریں تو اللہ تعالیٰ ان کی ضرورت خود پوری کرے گا وہ آیت یہ ہے۔

و من یتق اللّٰہ یجعل لہ مخرجا ویرزقہ من حیث لایحتسب (الصلاۃ ۲۰۵)

جو شخص اللہ سے ڈرتا ہے اللہ تعالیٰ اس کے لئے خود راستہ نکالتا ہے اور اس کو ایسی جگہ سے رزق دیتا ہے جہاں سے اس کو گمان بھی نہیں ہوتا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کافی دیر اس آیت کو فرماتے رہے اور اس کو دھراتے۔

۱۳۳۱:......ہمیں خبر دی ہے ابوعبدالرحمٰن سلمی نے ان کو علی بن مؤمل نے ان کو محمد بن یونس کدیمی نے ان کو اصمعی نے اور ان کو خبر دی ہے ابو محمد جعفر بن محمد بن حسین صوفی نے ھمدان میں ان کو ابوبکر احمد بن ابراہیم بن شاذلان نے ان کو عبید اللہ بن عبدالرحمٰن سکری نے ان کو زکریا بن یحییٰ منقدی نے ان کو اصمعی نے وہ کہتے ہیں کہ ایک دیہاتی نے اپنے بھائی کو نصیحت کی اور فرمایا۔ اے میرے بھائی تو طالب ہے اور مطلوب بھی ہے۔ تجھے وہ تلاش کرتا ہے جس سے تو بچ نہیں سکتا اور تو خود اس چیز کو تلاش کر رہا ہے جس چیز کی تجھے ضرورت نہیں ہے جس سے تیری کنایت کر لی گئی ہے۔ اے میرے بھائی آپ نے بہت سے حرص کرنے والے محروم دیکھے ہوں گے اور بہت سارے دنیا سے بے رغبتی کرنے والے رزق پانے لگے۔

۱۳۳۲:......ہمیں خبر دی ابوسعد زاہد نے ان کو عبدالرحمٰن بن محمد اردنی نے مصری میں ان کو عمر بن عراک نے کہتے ہیں کہ مجھے ابوالقاسم قرشی نے کہا کہ ایک آدمی بنان حمال (سامان برادر) کے پاس آیا اور اس سے کہا کہ آپ میرے لئے دعا کیجئے اس لئے کہ میرا رزق بہت تنگ ہو گیا ہے۔ اللہ کی قسم میں نے آج اپنے گھر کا ایک تھال گیا وہ درہم کے بدلے میں فروخت کیا ہے جو پچھلے چودہ سال سے میرے پاس تھا اس نے کہا اے قوم

دیکھا تم نے اس سے زیادہ تعجب والی بات کہ اللہ تعالیٰ چودہ سال سے اس کو رزق دے کر رکھا تھا مگر وہ آج کھانے برتن کے بارے میں فقر کی شکایت کر رہا ہے۔

۱۳۳۳:......ہمیں خبر دی ابوالحسن علی بن سقاء نے، اس نے کہا کہ مجھ کو میرے والد ابوعلی نے حدیث بیان کی، ان کو ابوالفضل احمد بن عبداللہ بن نصر نے، ان کو ابوہاشم وریزہ بن محمد غسانی نے، ان کو محمد داؤد بن صبیح نے ان کو علی بن بکار نے وہ کہتے ہیں کہ ایک آدمی نے ابراہیم بن ادھم کے آگے اپنے عیال کے زیادہ ہونے کی شکایت کی تو ابراہیم نے اس سے کہا کہ اے میرے بھائی! آپ گھر میں جا کر دیکھ لیجئے کہ ان سب لوگوں میں سے جس جس کا رزق اللہ کے ذمے نہ ہو اسے آپ میرے گھر بھیج دیجئے۔

فقراء اور مساکین پر اللہ تعالیٰ کا انعام

۱۳۳۴:......ہمیں خبر دی ہے ابوعبداللہ حافظ نے ان کو جعفر بن محمد بن نصیر نے ان کو ابراہیم بن نصر منصوری نے ان کو ابراہیم بن بشار نے، وہ کہتے ہیں کہ ہم نے ابراہیم بن ادھم کے ساتھ ایک رات کو شام کے ٹائم حاضر تھے۔ ہم لوگ روزے سے تھے۔ مگر شام ہو جانے کے باوجود ہم لوگوں کے پاس ایسی کوئی چیز موجود نہیں تھی جس کے ساتھ ہم افطار کرتے اور نہ ہی کوئی اور تدبیر تھی۔ ابراہیم نے مجھے پریشان اور مغموم دیکھا تو فرمایا کہ اے ابراہیم بن بشار دیکھئے کہ اللہ تعالیٰ نے فقراء اور مساکین پر کس قدر انعام فرمایا ہے۔ دنیا اور آخرت کی نعمتوں اور راحتوں سے جن کے بارے میں ان سے اللہ قیامت کے دن پوچھیں گے بھی نہیں نہ زکوٰۃ کے بارے میں اور نہ ہی حج کے بارے میں۔ نہ ہی صدقہ کے بارے میں اور صلہ رحمی اور غمخواری کے بارے میں۔ ہاں ان چیزوں کے بارے میں حساب کتاب ان مساکین سے لیا جائے گا جو دنیا کے اغنیاء تھے اور آخرت کے فقیر ہوں گے جو دنیا میں عزت دار تھے مگر قیامت میں ذلیل ہوں گے۔ لہٰذا آپ نہ فکر کریں اور نہ ہی غم کریں۔ اللہ کی طرف سے رزق ضمانت دیا گیا ہے اور محفوظ کر دیا گیا ہے۔ عنقریب تیرے پاس آ جائے گا۔ اللہ کی قسم ہم بادشاہ اغنیاء ہیں۔ ہم وہ لوگ ہیں جنہوں نے دنیا میں راحت کی جلدی کر لی ہے۔ ہم پرواہ نہیں کرتے کہ کونسے حال میں ہم نے صبح کی ہے اور شام کی ہے۔ جب ہم اللہ کی اطاعت کر رہے ہیں۔

اس کے بعد وہ نماز کے لئے کھڑے ہو گئے۔ میں بھی اپنی نماز کی طرف کھڑا ہو گیا۔ ہم چند ساعات ہی ٹھہرے تھے کہ اچانک ہم نے دیکھا کہ ایک آدمی آیا اور اس کے پاس آٹھ روٹیاں تھیں اور بہت سی کھجوریں تھیں۔ اس نے لا کر ہمارے آگے رکھ دیں اور کہنے لگا کھاؤ، اللہ تم پر رحم فرمائے۔

کہتے ہیں کہ انہوں نے سلام پھیرا پھر فرمایا۔ کھائیے اے غمگین۔ اتنے میں کوئی سائل بھی آ گیا۔ اس نے سوال کیا کہ مجھے بھی کچھ کھانے کو دو۔ لہٰذا ابراہیم نے تین روٹیاں اور کچھ کھجوریں اٹھائیں اور اس کو دے دیں اور تین روٹیاں مجھے دے دیں اور دو روٹیاں خود کھا لیں اور فرمایا کہ غمخواری کرنا اہل ایمان کے اخلاق کا حصہ ہے۔

۱۳۳۵:......ہمیں خبر دی ابوعبدالرحمٰن سلمی نے، انہوں نے سنا ابوبکر محمد بن احمد بلخی سے، وہ کہتے ہیں ہم نے سنا محمد بن حامد سے، انہوں نے سنا احمد بن خضرویہ سے، وہ کہتے ہیں کہ ایک آدمی نے حاتم اصم سے کہا کہ آپ کہاں سے کھاتے ہیں؟ انہوں نے جواب دیا:

ولله خزائن السماوات والارض ولكن المنافقين لايفقهون (المنافقون ۷)

اللہ ہی کے لئے ہیں خزانے آسمانوں کے اور زمین کے۔ لیکن منافق لوگ نہیں سمجھتے۔

۱۳۳۶:......ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے، انہوں نے سنا علی بن حمشاد سے وہ کہتے ہیں کہ انہوں نے سنا ابراہیم بن ابوطالب سے۔ انہوں

(۱۳۳۴)......أخرجه أبونعيم في الحلية (۷/ ۳۷۰) من طريق إبراهيم بن نصر المنصوري. به.

نے سنا محمد بن حمید سے، کہتے ہیں کہ انہوں نے سنا ہارون بن مغیرہ سے، اس نے سفیان ثوری سے، انہوں نے کہا کہ حضرت واصل بن احدب نے اس آیت کو تلاوت کیا:

وفی السمآء رزقکم وما توعدون (الذاریات۲۲)

تمہارا رزق آسمانوں میں اور جس کا تمہیں وعدہ دیا گیا ہے۔

احدبؒ نے کہا کہ مجھے یہ بتایا گیا ہے میرا رزق آسمانوں میں اور میں اس کو زمین میں تلاش کروں؟ اللہ کی قسم میں ان کو زمین میں کبھی بھی تلاش نہیں کروں گا۔ پھر وہ کوفے کے ایک ویرانے میں داخل ہوگئے دو دن تک کوئی خبر نہ آئی جب تیسرا دن ہوا تو وہ کھجور کے تازہ ٹوکرے کے ساتھ واپس آئے اور ان کا ایک بھائی تھا جو کہ ان سے بھی زیادہ نیک نیت تھا۔ ان کو دو ٹوکرے موصول ہوئے چنانچہ ان کا یہی حال تھا یہاں تک کہ دونوں کے مابین موت نے فاصلہ پیدا کردیا۔

قریب اصمعی اور اور ایک اعرابی کی سرگذشت

۱۳۳۷:......ان اخبار میں سے ہے جن کے بارے میں ہمیں خبر دی ہے ابوعبداللہ حافظ نے بطور اجازت کے ان کو ابوالحسن محمد بن محمد بن حسن کارزی نے ان کو ابورجآء محمد بن احمد قاضی نے کہتے ہیں میں نے سنا ابوالفضل عباس بن فرج ریاشی سے وہ فرماتے ہیں میں نے سنا عبدالملک بن قریب اصمعی سے وہ کہتے ہیں کہ ایک دن میں بصرہ کی جامع مسجد میں آیا جب میں بصرے کی گلیوں سے گذر رہا تھا میں نے وہاں ایک دیہاتی آدمی کو دیکھا۔ جو اچانک میرے آگے آ گیا، انتہائی سخت مزاج اور خشک مزاج آدمی تھا اونٹنی پر سوار تھا تلوار حائل کر رکھی تھی اس کے ہاتھ میں کمان تھی قریب ہوا اور اس نے سلام کیا اور میرے بارے میں دریافت کیا کہ کس قبیلے سے تعلق ہے؟ میں نے کہا کہ بنی اصمع سے تعلق ہے مجھے کہنے لگے کہ تو اصمعی ہے؟ میں نے کہا کہ جی ہاں، اور پوچھا کہ کہاں سے آرہے ہو؟ میں نے کہا کہ اس جگہ سے جہاں اللہ تعالیٰ کا کلام پڑھا جاتا ہے، اس نے پوچھا کہ کیا رحمٰن کا بھی کوئی کلام ہے جسے بندے پڑھتے ہیں؟ میں نے کہا، جی ہاں ہے اے اعرابی اس نے کہا کہ اس میں سے کچھ آپ میرے سامنے پڑھیں میں نے اس سے کہا کہ آپ اپنی اونٹنی سے نیچے اتریں وہ نیچے اترا اور میں نے تلاوت کی ابتدا کرتے ہوئے سورۃ والذاریات پڑھی یہاں تک کہ میں اس آیت تک پہنچا۔

وفی السمآءِ رزقکم وما توعدون.

تمہارا رزق آسمانوں میں ہے اور جو کچھ تم وعدہ دیئے گئے ہو۔

لہٰذا اعرابی نے کہا اے اصمعی! کیا یہ رحمٰن کا کلام ہے؟ میں نے کہا، جی ہاں قسم ہے اس ذات کی جس نے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو حق کے ساتھ بھیجا ہے یہ وہ کلام ہے جس کو اس نے محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر یعنی اپنے نبی پر نازل فرمایا ہے لہٰذا اس اعرابی نے کہا بس اتنا کافی ہے اور اٹھ کر وہ اپنی اونٹنی کے پاس گیا اور جا کر اسے اپنی تلوار سے ذبح کردیا اور اس کی کھال اتاری اور مجھ سے کہنے لگا اس کو ٹکڑے ٹکڑے کرنے میں میرے ساتھ مدد کریں لہٰذا ہم لوگوں نے اس کو آنے جانے والے لوگوں میں تقسیم کردیا اس کے بعد اس نے اپنی تلوار توڑ دی۔ اور کمان بھی توڑ ڈالی اور انہیں ریت کے نیچے دبا دیا اور پیچھے کی طرف واپس لوٹ گیا۔ دیہات کی طرف اور وہ یہ پڑھ رہا تھا وفی السماء رزقکم وما توعدون. بار بار اس کو دہرا رہا تھا۔ جب وہ مجھ سے بصرے کی باغات میں غائب ہوگیا تو میں اپنے نفس کی طرف متوجہ ہوا اور اسے ملامت کرنے لگا میں نے اس اپنے آپ سے کہا اے اصمعی تم نے تو تیس سال تک قرآن کو پڑھا اور اس آیت کو اور اس جیسی بہت سی آیات کو پڑھا مگر مجھے ایسے ایسا تنبہ نہ ہوا جیسے یہ شخص اعرابی متنبہ ہوا ہے۔ جو کہ یہ بھی نہیں جانتا تھا کہ رحمٰن کا بھی کوئی کلام ہے۔ جب اللہ تعالیٰ نے میرے معاملے میں وہ فیصلہ فرمایا جو میں پسند کرتا

ہوں، میں نے ہارون رشید امیر المومنین کے ساتھ حج کیا اچانک میں نے طواف کعبہ کے دوران ایک مخفی اور ہلکی سی آواز سنی جو بڑی نرم آواز تھی۔ ادھر آؤ اے اصمعی ۔ادھر آیئے اے اصمعی ۔ کہتے ہیں کہ میں نے مڑ کر دیکھا تو وہی اعرابی ہے جو کمزور ہو چکا ہے رنگ پیلا ہو چکا ہے مجھے بلا رہا ہے۔ چنانچہ وہ خود آیا اور مجھے سلام کیا اور میرا ہاتھ پکڑا اور مجھے مقام ابراہیم کے پیچھے لے جا کر بیٹھا دیا اور کہنے لگا کہ تھوڑا سا رحمٰن کا کلام پڑھئے وہی جس کو آپ پڑھتے ہیں لہذا میں نے دوبارہ بھی سورۃ الذاریات پڑھی جب میں اسی آیت پر پہنچا۔ وفی السماء رزقکم وما توعدون. تو اعرابی نے چیخ ماری اور کہنے لگا ہمارے رب نے ہمیں جو وعدہ دیا تھا ہم نے تو اسے سچا پالیا ہے۔ ہمارے رب نے ہم سے جو وعدہ کیا تھا ہم نے اسے سچا پالیا ہے۔ پھر بولا کہ اے اصمعی کیا اس کے سوا بھی رحمٰن کا کلام ہے؟ میں نے جواب دیا جی ہاں ہے اے اعرابی اللہ تعالیٰ اس کے بعد فرماتے ہیں۔:

فورب السماء والارض انه لحق مثل ما انكم تنطقون (الذاریت ۲۳)

پس قسم ہے ارض وسماء کے رب کی بے شک وہ حق ہے جیسے تم بولتے ہو۔

یہ سن کر پھر دیہاتی نے چیخ ماری اور کہنے لگا سبحان اللہ۔ وہ کون ہے؟ جس نے رب جلیل کو غصہ دلا دیا ہے جس کی وجہ سے اس نے قسم کھائی ہے پھر انہوں نے اس کو سچا نہیں مانا اس کے قول میں، جس کی وجہ سے انہوں نے اسے قسم کھانے پر مجبور کر دیا ہے۔ تین بار اس نے یہ بات کہی اور پھر اس کی روح پرواز کر گئی۔

۱۳۳۸:......ہمیں خبر دی ابواسحٰق ابراہیم بن محمد بن علی معاویہ نیساپوری نے ان کو ابوحامد احمد بن محمد بن احمد بن بالویہ عفصی نے ان کو احمد بن سلمہ نے ان کو اسحٰق بن ابراہیم نے ان کو یحییٰ بن یمان نے ان کو سفیان نے ان کو عمار دھنی نے ان کو سالم نے کہ حضرت دانیال علیہ السلام ایک گہرے کنویں میں پھینک کر ان کے اوپر درندے چھوڑ دیئے گئے تھے، مگر ان درندوں نے بجائے ان کو کاٹنے ان سے محبت کرنا ان کے ہاتھ پیر چاٹنا اور کتے کی طرح چاپلوسی کرتے ہوئے دم ہلانا شروع کر دیا۔ چنانچہ ان کے پاس ایک فرشتہ نمائندہ بن کر آیا اور آ کر کہا کہ اے دانیال (کیا آپ کو میری ضرورت ہے۔)

انہوں نے پوچھا کہ آپ کون ہیں؟ اس نے کہا کہ میں آپ کے رب کا نمائندہ ہوں اس نے مجھے کھانا دے کر تیرے پاس بھیجا ہے۔ دانیال علیہ السلام نے فرمایا:

الحمدلله الذى لاينسى من ذكره

اس اللہ کا شکر ہے جو اس کو نہیں بھلاتا جو اس کو یاد کرے۔

قدرتی طور پر چکی کا چلنا

۱۳۳۹:......ہمیں خبر دی ہے ابونصر بن قتادہ نے ان کو ابوالحسن راج نے ان کو مطین نے ان کو احمد بن یونس نے ان کو بکر بن عیاش نے ان کو ہشام بن حسان نے ان کو ابن سیرین نے ان کو حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے وہ فرماتے ہیں کہ ایک آدمی کو ایک حاجت درپیش آئی چنانچہ وہ جنگل کی طرف نکل گئے اور اس کی بیوی نے دعا کی اے اللہ ہمیں وہ رزق عطا فرما جس کا ہم آٹا گوندھیں اور روٹیاں پکائیں۔ ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں آدمی واپس آیا تو کیا دیکھتا ہے کہ تھال گوندھے ہوئے آٹے سے بھرا ہوا ہے۔ اور تندور میں روٹیاں پک رہی ہیں اور

(۱۳۳۸)......عمار الدهينى هو : عمار بن معاوية أبو معاوية البجلى الكوفى.

(۱۳۳۹)......مطين هو : محمد بن عبدالله والحديث أخرجه المصنف فى دلائل النبوة (۱۰۵/۶) من طريق أحمد بن عبدالله بن يونس. به.

گوشت بھن رہاہے اور چکی آٹا پیس رہی ہے، (اس نے حیران ہوکر پُوچھا) یہ سب کچھ کہاں سے آیا ہے؟ خاتون بولی کہ یہ اللہ کا دیا ہوا رزق ہے، لہذا اس نے آٹے کے اس غبار کو جو چکی کے گرد تھا صافی سے سمیٹنا اور صاف کرنا شروع کردیا (اور وہ سلسلہ ختم ہوگیا) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر وہ اسے اپنی حالت پر رہنے دیتا تو وہ چکی چلتی رہتی اور قیامت تک وہ آٹا پیستی رہتی۔

امام بیہقی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا۔

۱۳۴۰:......ہم نے روایت کی ہے مقری سے انہوں نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے اسی مذکورہ مفہوم میں اور وہ کتاب دلائل النبوۃ میں مذکور ہے۔

ایک عورت کا جواب ''مجھے وہی کھلاتا ہے جو چیونٹی کو کھلاتا ہے''

۱۳۴۱:......ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوالفضل محمد بن احمد بن سہل صیرفی نے بغداد میں ان کو احمد بن محمد بن مسروق نے ان کو سعید بن عثمان حناط نے ان کو عبداللہ بن محمد نے وہ کہتے ہیں کہ مجھے اصمعی نے کہا کہ میں ایک دیہاتی عورت کے پاس سے دیہات میں گذرا جو ایک جھونپڑی میں رہتی تھی۔ میں نے اس سے کہا اے خاتون آپ کو اس ویرانے میں کون اُنس اور محبت دیتا ہے؟ وہ بولی مجھے وہ اُنس دیتا ہے جو مردوں کو ان کی قبروں میں انس دیتا ہے میں نے اس سے کہا کہ آپ کھاتی کہاں سے ہیں؟ بولی مجھے وہ کھلاتا جو کہ چیونٹی کو کھلاتا ہے حالانکہ وہ مجھ سے بہت چھوٹی ہے۔

عتبہ غلام کی تین دعائیں

۱۳۴۲:......ہمیں خبر دی ہے ابوالحسن بن بشران نے ان کو حسین بن صفوان نے ان کو عبداللہ بن محمد نے ان کو محمد بن حسین نے ان کو یحییٰ بن راشد نے ان کو عبداللہ بن مبشر نے اولادتو بہ عنبری سے انہوں نے کہا کہ عتبہ نام کے غلام نے اپنے رب سے التجاء کی تھی کہ اے اللہ تعالیٰ تین صفات عطا فرما دنیا کے اندر۔

❶......اس نے یہ دعا کی کہ اللہ مجھے ہر مغموم آواز کے ساتھ احسان فرما۔

❷......ہر وقت بہنے والے آنسو عطا فرما۔

❸......اور بلا تکلف رزق عطا فرما۔

(اللہ تعالیٰ نے اس کی دعا قبول کرلی اور) جب وہ قرآن مجید کی تلاوت کرتے تو خود بھی روتے تھے لوگوں کو بھی رولاتے تھے، اور اس کے آنسو سدا بہتے رہتے تھے اور وہ جب گھر میں داخل ہوتے تو اس کی روزی اس کے پاس پہنچ جاتی تھی اور وہ نہیں جانتے تھے کہ کہاں سے اس کے پاس آتی ہے۔

محمد بن سیرین کا ایوب سے شادی پر مکالمہ

۱۳۴۳:......ہمیں خبر دی ابوعبدالرحمٰن سلمی نے ان کو ابوالحسن محمودی مروزی نے ان کو محمد بن علی حافظ نے ان کو محمد بن مثنیٰ نے ان کو حسن بن عبدالرحمٰن حارثی نے ان کو ابن عون نے فرماتے ہیں کہ۔ کہ حضرت محمد بن سیرین ایوب سے کہتے تھے کہ کیا آپ شادی نہیں کررہے؟ کیا آپ

(۱۳۴۰)......دلائل النبوة (۶/۱۰۵ و ۱۰۶)

(۱۳۴۲)......أخرجه المصنف من طريق ابن أبي الدنيا في كتاب (مجابو الدعوة) رقم ۱۱۹.

شادی نہیں کررہے؟ انہوں نے اس بات کی شکایت میرے آگے کردی۔اور بولے کہ اگر میں شادی کرلوں تو میں کہاں سے خرچ کروں گا؟ کہتے ہیں کہ میں نے یہ بات ابن محمد عبداللہ سے کہی (کہ وہ کہتے ہیں میں کہاں سے خرچ کروں گا؟) انہوں نے یہ بات اپنے والد سے کہی۔ان کے والد نے کہا کہ اس کو وہی رزق دے گا جو پرندے کو فضا میں رزق دیتا ہے اور ہاتھ سے اوپر اشارہ بھی کیا۔کہتے ہیں کہ اس نے شادی کرلی۔فرماتے ہیں کہ ہم نے بعد میں اس کے دستر خوان پر مرغی کھائی۔

متوکل کی ایک اور پہچان

۱۳۴۴:......ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے انہوں نے سنا ابواسحٰق ابراہیم بن محمد بن یحییٰ سے وہ کہتے تھے۔ح۔اور ہمیں خبر دی ابوزکریا بن ابو اسحٰق نے انہوں نے سنا اپنے والد سے انہوں نے ابوقاسم عبدالرحمٰن بن محمد واعظ سے انہوں نے ابوالعباس بن عطا سے جو کہ توکل کے بارے میں سوال کئے گئے تھے۔اور ابوعبداللہ کی ایک روایت میں ہے کہ میں نے سوال کیا عباس بن عطاء سے توکل کے بارے میں۔انہوں نے فرمایا کہ جو شخص اس لئے توکل کرتا ہے کہ تاکہ اس کی ضرورتیں پوری کی جائیں وہ متوکل نہیں ہے

حضرت بلال رضی اللہ عنہ کو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی تنبیہ

۱۳۴۵:......ہمیں خبر دی ابوعبداللہ نے ان کو ابوجعفر محمد بن صالح بن ھانی نے ان کو شہری بن خزیمہ نے ان کو عثمان بن ہیثم نے ان کو عوف نے ان کو محمد نے ان کو ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حضرت بلال کے پاس آئے تو ان کے آگے کھجوروں کا ڈھیر لگا ہوا تھا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت کیا یہ کیا ہے اے بلال؟ انہوں نے عرض کیا کہ یہ کھجوریں ہیں میں نے اکٹھی کی ہیں۔آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے بلال! کیا تم اس بات سے نہیں ڈرتے کہ اس کی وجہ سے جہنم میں تیرے لئے گرمی ہو؟ بلال انہیں خرچ کرڈالئے اور عرش والے کی طرف سے رزق کی کمی کا خوف نہ کیجئے۔(بھوک سے مرنے کا خوف نہ کر)۔

روح بن عبادہ نے اس کی مخالفت کی ہے۔انہوں نے اس کو عوف سے روایت کیا ہے انہوں نے محمد سے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حضرت بلال میرے پاس تشریف لائے آپ نے دیکھا کہ اس نے کھجوریں جمع کررکھی ہیں۔اور اس نے اس کو مرسل روایت کیا ہے۔

۱۳۴۶:......ہمیں خبر دی ہے ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوالعباس محمد بن یعقوب نے ان کو محمد بن عبداللہ منادی نے ان کو روح بن عبادہ نے پھر اس نے اس کو مذکورہ حدیث کی مثل روایت کی ہے۔

اور اس حدیث کو مبارک بن فضالہ نے یونس بن عبید سے اس نے محمد بن سرین سے انہوں نے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے ان کو موصول روایت کیا ہے۔

اور اس کی مخالفت کی ہے بشر بن فضل نے اور یزید بن زریع نے دونوں نے اس کو روایت کیا ہے یونس سے مرسلاً اور اس کو روایت کیا ہے بکار بن محمد میمون نے ابن عون سے اس نے محمد سے انہوں نے ابوہریرہ سے بطور موصول روایت کے۔

اور اس کی مخالفت کی ہے معاذ بن معاذ اور محمد بن ابوعدی نے دونوں نے اس کو روایت کیا ہے ابن عون سے بطور مرسل روایت کے۔

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں پرندوں کا ہدیہ بھیجنا

۱۳۴۷:......ہمیں خبر دی ہے ابونصر بن قتادہ نے ان کو محمد بن احمد بن حامد عطار نے ان کو احمد بن حسن بن عبدالجبار صوفی نے ان کو یحییٰ بن معین

(۱۳۴۵)......أخرجه المصنف فی دلائل النبوة له (۱/ ۳۴۷) من طریق عبداللہ بن عون عن محمد بن سیرین. به.

نے ان کو مروان بن معاویہ نے ان کو ہلال بن سوید نے انہوں نے سنا انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے وہ ذکر کرتے تھے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں تین پرندے ہدیۃً بھیجے گئے تھے۔ آپ نے ایک پرندہ اپنے خادم کو کھلا دیا۔ جب صبح ہوئی تو وہ پھر اسے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں لے آیا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ کیا میں نے تجھے منع نہیں کیا تھا کہ کل کے لئے کوئی چیز چھپا کر نہ رکھا کرو بے شک اللہ تعالیٰ ہر آنے والی صبح کا رزق خود لے آتے ہیں۔

۱۳۴۸:......ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے، ان کو ابوبکر محمد بن داؤد بن سلیمان زاہد نے، ان کو ابویعقوب یوسف بن حسین صوفی نے رائی میں جس کو اس نے یاد کیا، ہمیں بیان کیا احمد بن محمد بن حنبل نے ان کو بیان کیا مروان بن معاویہ فرازی نے، ہلال بن سویدری معلٰی سے، وہ انس بن مالک سے، انہوں نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں تین پرندے ہدیہ کئے گئے، آپ نے ایک تناول فرمایا، خادم نے دو کو چھپا کر رکھا اور اگلی صبح کو خدمت میں پیش کیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کیا میں نے تمہیں ذخیرہ کرنے سے منع نہیں کیا تھا۔

رزق سے مایوس نہ ہونے کا بیان

۱۳۴۹:......ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے اور محمد بن موسیٰ نے دونوں کو ابوالعباس محمد بن یعقوب نے ان کو احمد بن عبدالجبار نے ان کو ابو معاویہ نے ان کو اعمش نے ان کو سلام بن شرحبیل نے ان کو حبہ بن خالد نے اور سواء بن خالد نے دونوں کہتے ہیں کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں گئے آپ کسی چیز کو درست کر رہے تھے ہم نے آپ کی مدد کی اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم دونوں رزق سے مایوس نہ ہونا جب تک تمہاری زندگی سر ہلانے کی بقدر باقی ہے۔ انسان کو اس کی ماں جب جنم دیتی ہے تو سرخ بوٹی (کی طرح) ہوتا ہے بغیر بالوں کے پھر اللہ ہی اس کو رزق دیتا ہے۔

فقر و غنٰی کے سد باب مشیت خداوندی ہے

۱۳۵۰:......ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے اور محمد بن موسیٰ نے دونوں کہتے ہیں ہمیں خبر دی ہے ابوالعباس بن یعقوب نے ان کو محمد بن عیسیٰ نے ان کو شعیب بن حرب نے۔ ح۔ اور ہمیں خبر دی ہے ابونصر بن قتادہ نے ان کو ابوعلی رفاء نے ان کو علی بن عبدالعزیز نے ان کو ابونعیم نے ان کو بشر بن سلمان نے ان کو سیار نے ان کو صادق نے ان کو ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے انہوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ آپ نے فرمایا جس انسان کو کوئی حاجت پیش آ جائے اور وہ اسے لوگوں کے آگے پیش کرے اس کی غربت اور فاقہ کا سد باب نہیں ہوگا اور اگر وہ اس کو اللہ کے آگے پیش کرے قریب ہے کہ اللہ تعالیٰ اس کو غنی کر دے یا جلدی والے اجل سے یا جلدی والے غنٰی سے۔ اور شعیب کی روایت میں ہے یا جلدی یا دیر کے ساتھ۔

(۱۳۴۷، ۱۳۴۸)......أخرجه أحمد (۱۹۸/۳) عن مروان. به.

وقال الهيثمي في المجمع (۳۳۲/۱۰) رواه أحمد ورجاله رجال الصحيح غير هلال أبي المعلى وهو ثقة.

وقال الهيثمي (۲۴۱/۱۰) : رواه أبويعلى ورجاله ثقات.

(۱۳۴۹)......أخرجه ابن ماجة (۴۱۶۵) وأحمد (۴۶۹/۳) من طريق أبي معاوية. به.

وقال البوصيري في الزوائد : إسناده صحيح و سلام بن شرحبيل ذكره ابن حبان في الثقات ولم أرمن تكلم فيه وباقي رجال الإسناد ثقات.

(۱۳۵۰)......أخرجه الترمذي (۲۳۲۶) والمصنف في الآداب (۹۸۲) من طريق بشير. به.

وقال الترمذي حسن صحيح غريب والحديث سبق برقم (۱۰۷۸)

۱۳۵۱:...... ہمیں خبر دی ہے ابومحمد مزکی نے ان کو ابوبکر محمد بن محمد بن اسماعیل نے ان کو ابوعبدالرحمٰن محمد بن علی بن حسن نے ان کو محمد بن یزید نے ان کو ابراہیم بن اشعث خادم فضیل بن عیاض نے ان کو فضیل بن عیاض نے ان کو ہشام نے ان کو حسن نے ان کو عمران بن حصین نے ان کو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے آپ نے فرمایا۔

جو شخص اللہ تعالیٰ کی طرف مخلوق سے منقطع ہو جائے اللہ تعالیٰ اس کی ضرورت مشقت میں اس کو کفایت کرتا ہے اور اس کو ایسی جگہ سے رزق دیتا ہے جہاں سے اس کو گمان بھی نہیں ہوتا اور جو شخص دنیا کی طرف مکمل متوجہ ہو جائے اللہ اسے دنیا کے سپرد کر دیتا ہے۔

۱۳۵۲:...... ہمیں خبر دی ہے ابوعبداللہ حافظ نے ان کو زکریا یحییٰ بن محمد عنبری نے ان کو ابراہیم بن اسحٰق انماطی نے ان کو محمد بن علی بن حسن بن شقیق نے ان کو ابراہیم بن اشعث نے پھر اس نے اپنی اسناد کے ساتھ اس کو ذکر کیا ہے کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جو شخص اللہ کا ہو کر رہ جائے اللہ تعالیٰ اس کی ہر ضرورت پوری فرماتے ہیں اس کے بعد مذکورہ حدیث کو ذکر کیا ہے۔

رزق میں کمی بیشی ایک آزمائش ہوتی ہے

۱۳۵۳:...... ہمیں خبر دی ہے علی بن احمد بن عبدان نے ان کو احمد بن عبید صفار نے ان کو معاذ بن مثنی نے ان کو محمد بن منہل نے ان کو یزید بن زریع نے ان کو یونس نے ان کو ابوالعلاء یزید بن عبداللہ بن شخیر نے ان کو بنی سلیم کے ایک آدمی نے میرا خیال ہے کہ اس نے کہا کہ اس نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا تھا آپ فرما رہے تھے۔

بے شک اللہ تعالیٰ بندے کو آزماتا ہے اس میں جو کچھ اس کو عطا کرے پھر وہ شخص (بندہ) اپنی تقسیم میں جو اس کے لئے کی ہے اگر راضی ہوتا ہے تو اس شخص پر اس میں توسیع کرتا ہے اور جو اس سے راضی نہیں ہوتا اس کے لئے برکت نہیں دیتا۔

۱۳۵۴:...... ہمیں خبر دی ہے ابوالحسن مقری نے ان کو حسن بن محمد بن اسحٰق نے ان کو یوسف بن یعقوب نے ان کو ابوربیع نے ان کو حماد بن زید نے ان کو یوسف بن عبید نے ان کو ابوالعلاء بن عبداللہ بن شخیر نے بنی سلیم کے ایک آدمی نے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ نے فرمایا اللہ تعالیٰ بندے کو جو کچھ دیتا ہے اس میں وہ اس کو آزماتا ہے جو شخص اللہ کے دیئے ہوئے پر راضی ہوتا ہے اس کے لئے اس میں برکت ڈالتا ہے اور اس میں وسعت پیدا کرتا ہے، اور جو شخص اللہ کی عطا پر راضی نہیں ہوتا نہ تو اس کے لئے اس میں برکتِ دیتا ہے اور نہ ہی اس میں وسعت کرتا ہے۔

حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ اور عبداللہ بن سلام رضی اللہ عنہ کا مکالمہ

۱۳۵۵:...... ہمیں خبر دی ہے ابوالحسین بن فضل نے ان کو عبداللہ بن جعفر نے ان کو یعقوب بن سفیان نے ان کو ابوصالح نے ان کو لیث نے

(۱۳۵۱)...... سبق برقم (۱۰۷۶)

(۱۳۵۲)...... أخرجه الطبراني في الصغير (۱/۱۱۵ و ۱۱۶) عن جعفر بن محمد بن ماجد البغدادي عن محمد بن علي بن الحسن بن شفيق. به.

وقال الطبراني: لم يروه عن هشام بن حسان إلا الفضل. تفرد به إبراهيم بن الأشعث الخراساني.

(۱۳۵۳. ۱۳۵۴)...... أخرجه أبونعيم في الحلية (۲/۲۱۳) من طريق البزار عن أزهر بن جميل عن سعيد بن راشد الجريري عن يزيد بن عبدالله بن الشخير عن أبيه.

وقال أبونعيم:

قال أحمد بن عمرو البزار لم نسمع هذا الحديث إلا من أزهر بهذا الإسناد.

وأخرجه أحمد (۵/۲۴) عن إسماعيل عن يونس. به.

ان کو یحییٰ بن سعید نے ان کو سعید بن مسیب نے وہ فرماتے ہیں۔

بے شک سلمان (فارسی) اور حضرت عبداللہ بن سلام آپس میں ملے تو ایک دوسرے سے کہا اگر آپ مجھ سے پہلے اپنے رب سے جا ملے تو تم مجھے ضرور خبر کرنا کہ تم نے اپنے رب سے کیا کچھ پایا پھر ایک نے دوسرے سے کہا کیا زندے مردوں سے ملتے ہیں؟ دوسرے نے کہا جی ہاں ملتے ہیں۔ بہر حال موحد لوگوں کی روح جنت میں ہوتی ہیں جہاں چاہیں چلی جاتی ہیں سعید بن مسیّب نے کہا کہ دونوں میں سے ایک اپنے ساتھی سے پہلے انتقال کر گیا لہٰذا جو زندہ تھا وہ مرنے والے کو خواب میں ملا (ایسے لگا جیسے کہ) اس نے اس سے سوال کیا لہذا اس نے اس کو جواب دیا۔ آپ اللہ پر بھروسہ کیجئے اور خوش ہو جایئے میں نے توکل کی مثل کوئی چیز ہرگز نہیں دیکھی۔

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے مریض کے ساتھ کھانا کھانا

۱۳۴۶:...... ہمیں خبر دی ہے ابوالحسین بن بشران نے ان کو ابوعمرو عثمان بن احمد بن سماک نے ان کو احمد بن خلیل برجلانی نے ان کو یونس بن محمد نے ان کو مفضل بن فضالہ نے ان کو حبیب بن شہید نے ان کو محمد بن منکدر نے ان کو جابر بن عبداللہ نے یہ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جزامی آدمی کا ہاتھ پکڑا اور اسے اپنے پیالے میں کھانے کے لئے ساتھ شریک کر لیا اور فرمایا۔ اللہ کے نام کے ساتھ کھایئے اللہ پر یقین کرتے ہوئے اور اسی پر توکل کرتے ہوئے۔

امام بیہقی کی وضاحت

امام بیہقی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ اس مذکورہ حدیث میں تو واضح طور پر لکھا ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے جزام والے کو کھانے میں ساتھ شریک کر لیا تھا۔ جب کہ دوسری حدیث میں ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے جذام والے آدمی سے بچنے کی اور فرار کی تلقین فرمائی۔ اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس جب بنوثقیف کا جذام والا آدمی آیا تھا آپ نے اس کو واپس بھیج دیا تھا یہ روایت بھی پچھلی روایت کی تاکید اور توثیق کرتی ہے۔

ان تینوں روایتوں میں تطبیق کی یہ توجیہ ہوگی کہ وہ پہلی روایت یعنی حضور کا جذام والے کو ساتھ کھلانا یہ موقوف ہوگی اس بات پر کہ جس شخص کی حالت یہ ہے مکروہ اور ناپسندیدہ امور پر صبر کر سکتا ہو اور اپنے اختیار کو ترک کر کے اپنے آپ کو قضاء کے سپرد کر دے وہ ویسا کر سکتا ہے جیسے رسول اللہ نے کر کے دیکھایا اور دوسری تیسری روایت محمول ہوگی ایسے آدمی کے بارے میں جو شخص اپنے نفس کے عاجز آ جانے سے ڈرتا ہو کہ وہ مشکل اور ناپسندیدہ امور کو برداشت نہیں کر سکے گا اور ان کے متحمل نہیں ہوگا اور ان پر صبر بھی نہیں کر سکے گا لہذا وہ احتراز و اجتناب کرے ان دلائل سے استدلال کرتے ہوئے جو شریعت میں اس کے یعنی پرہیز کے جواز پر دلالت کرتے ہیں۔ وہ ایسے ہیں جو پرہیز اور اجتناب کے کئی کئی انواع سے متعلق ہیں۔

۱۳۵۷:...... ہمیں خبر دی ابوعبدالرحمٰن سلمی نے ان کو ابوالولید حسان بن محمد فقیہ نے اور ہمیں خبر دی ہے ابونصر بن قتادہ نے اور ابوبکر

(۱۳۵۵)......أخرجه بن أبي الدنيا في التوكل (۱۳) من طريق يحيى بن سعيد. به.

(۱۳۵۶)......أخرجه أبوداود (۳۹۲۵) عن عثمان بن أبي شيبة، والترمذي (۱۸۱۷) عن أحمد بن سعيد الأشقر وإبراهيم بن يعقوب، وابن ماجة (۳۵۴۲) عن أبي بكر ومجاهد بن موسى ومحمد بن خلف العسقلاني كلهم عن يونس بن محمد. به.

وقال الترمذي غريب

(۱۳۵۷)......أخرجه مسلم (۱۷۵۲/۴) كما قال المصنف.

فارسی نے دونوں نے کہا ہمیں خبر دی ہے ابوعمرو بن مطر نے دونوں نے کہا کہ ان کو خبر دی ہے ابراہیم بن علی نے ان کو یحییٰ بن یحییٰ نے ان کو ہشیم نے ان کو یعلی بن عطاء نے ان کو عمرو بن شدید نے ان کو ان کے والد نے وہ کہتے ہیں کہ بنو ثقیف کے وفد میں ایک جزامی آدمی تھا حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کی طرف پیغام بھیجا کہ ہم نے بیعت کر لی ہے آپ واپس چلے جائیے۔ اس کو مسلم نے صحیح میں روایت کیا ہے یحییٰ بن یحییٰ سے۔

حضرت زبیر رضی اللہ عنہ کی مجلس میں برص والا آدمی تھا

۱۳۵۸:......ہمیں خبر دی ہے ابونصر بن قتادہ نے ان کو ابوالعباس ضبغی نے ان کو حسین بن علی بن زیاد نے ان کو عبدالعزیز اویسی نے ان کو ابن ابی زناد نے ان کو ہشام بن عروہ نے ان کو ان کے والد نے انہوں نے کہا کہ میں ایک دن زبیر کی طرف آیا میں لڑکا تھا اور ان کے پاس ایک برص والا آدمی موجود تھا میں نے برص والے کو چھونے کا ارادہ کیا تو میری طرف زبیر نے اشارہ کیا اور مجھے حکم دیا کہ میں وہاں سے ہٹ جاؤں اس ڈر کی وجہ سے کہیں میں اس کو ہاتھ نہ لگاؤں۔

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا تیز چلنا ''ایک خطرناک جگہ پر''

۱۳۵۹:......ہمیں خبر دی ہے ابوسعد مالینی نے ان کو ابواحمد بن عدی حافظ نے ان کو عبدالرحمٰن بن عبیداللہ بن اخی امام نے حلب میں ان کو ابراہیم بن سعید نے ان کو ابومعاویہ نے ان کو ابراہیم بن فضل نے ان کو سعید مقبری نے ان کو حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرماتے ہیں کہ۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم ایک دیوار کے پاس سے گذر رہے تھے جو جھکی ہوئی تھی آپ نے چلنا تیز کر دیا کچھ لوگوں نے کہا اے اللہ کے رسول کیا آپ اس دیوار سے ڈر گئے ہیں۔ کچھ ایسا ہی لگا ہے۔ رسول اللہ نے فرمایا کہ میں اچانک کی موت کو ناپسند کرتا ہوں۔

اس حدیث میں ابراہیم بن فضل کا تفرد ہے اور وہ ضعیف ہے اور یہ ایک اور ضعیف طریقہ سے بھی مروی ہے۔

۱۳۶۰:......ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوالعباس اصم نے ان کو یوسف بن عبداللہ خوارزمی نے ان کو یوسف بن عدی نے ان کو عبید اللہ بن عمر نے ان کو اسحٰق بن ابی فروہ نے ان کو موسیٰ بن دردان نے ان کو عبدالرحمٰن بن جبیر نے ان کو عبداللہ بن عمرو بن العاص نے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک دیوار کے پاس سے گذرے جو خطرناک ہو چکی تھی اپنے گذرنے میں جلدی کی تو میں نے عرض کی یا رسول اللہ آپ نے جلدی کی ہے؟ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں اچانک کی موت سے ڈرتا ہوں امام بیہقی نے فرمایا کہ اس کی اسناد ضعیف ہے اور اس کو ابو عبید نے بھی اپنی کتاب میں مرسلاً روایت کیا ہے۔

۱۳۶۱:......ہمیں خبر دی ابوعبدالرحمٰن سلمی نے ان کو ابوالحسن کارزی نے ان کو علی بن عبدالعزیز نے ان کو ابوعبید نے ان کو ابن علیہ نے ان کو حجاج بن ابوعثمان صواف نے ان کو یحییٰ بن ابوکثیر نے فرماتے ہیں کہ مجھے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے حدیث پہنچی ہے کہ آپ جب کسی گرنے والی دیوار وغیرہ عمارت یا پہاڑ کی چٹان جو گرنے کی طرف مائل ہوتی اس کے پاس سے گذرتے تو رفتار تیز کر دیتے۔ ابوعبید کہتے ہیں کہ اصمعی نے کہا کہ ھدف ہر بڑی اور اونچی چیز ہوتی ہے اور ان کے سوا دیگر نے کہا کہ صدف بھی ہدف جیسی چیز کو کہتے ہیں۔

(۱۳۵۸)...... ابن أبی الزناد هو عبدالرحمن بن (أبی الزناد) عبدالله بن ذكوان.

وعبدالعزيز الأويسی هو عبدالعزيز بن عبدالله الأويسی القاسم المدنی.

(۱۳۵۹)......أخرجه المصنف من طريق ابن عدی فی الكامل (۱/۲۳۲)

تنبيه: فی الكامل (عبدالرحمن بن عبدالله) بدلاً من (عبدالرحمن بن عبيدالله)

فوت شدہ عمل فجر اور ظہر کے درمیان ادا کرے

۱۳۶۲:......ہمیں خبر دی علی بن احمد بن عبدان نے ان کو احمد بن عبید صفار نے ان کو احمد بن ابراہیم بن ملحان نے ان کو یحییٰ نے ان کو لیث نے ان کو یونس نے ان کو ابن شہاب نے ان کو سائب بن یزید بن اخت نمیر نے اور عبیداللہ بن عبداللہ نے دونوں نے اس کو خبر دی ہے کہ عبدالرحمٰن بن عبدالقاری نے کہا کہ میں نے حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے سنا فرماتے تھے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص اپنے کسی ورد اور ظیفہ کو چھوڑ کر سو جائے اسے چاہئے کہ وہ اس کو نماز فجر اور نماز ظہر کے درمیان پڑھ لے۔

اس کے لئے لکھ دیا جائے گا جیسے کہ اس نے اس کو رات میں ہی پڑھ لیا تھا۔ اور انہوں نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں ایک عورت آئی اور عرض کرنے لگے یا رسول اللہ۔ جب ہم اپنے گھر اور حویلی میں داخل ہوئے تھے تو کئی کئی گھر تھے یا متعدد گھر تھے۔ پھر ہم تتر بتر ہوگئے ہیں یا یوں کہا کہ اب ہم کم ہوگئے ہیں۔ صاحب مال تھے۔ ہمارے جھگڑے ہوئے (جس سے ہم متفرق ہوگئے ہیں) ہم اچھی اور پیاری کیفیت سے تھے ہمارے مابین اچھے اخلاق تھے اب ہمارے اخلاق برے ہوگئے ہیں۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا آپ لوگ اس گھر کو چھوڑ دیں اور اس سے بہتر پسند کریں۔

امام بیہقیؒ کی وضاحت

امام بیہقی رحمۃ اللہ فرماتے ہیں کہ میں نے اس روایت کو اسی طرح موصول پایا ہے حدیث اول کے ساتھ مگر اس اسناد کے ساتھ غلط ہے۔ گویا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس عورت کو اس گھر کے ترک کرنے اور چھوڑنے کا حکم اس کو سوءِ ظن سے چھٹکارا دلوانے کے لئے حکم دیا تھا اور اس خیال سے نجات دلانے کے لئے کہ ان کو جو پریشانی آئی ہے وہ اس گھر میں آنے کی وجہ سے ہے اور اس کو سکین بن عبدالعزیز نے ابراہیم ہجری سے۔ ابوالاحوص نے ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے اس نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کیا ہے۔

۱۳۶۳:......ہمیں خبر دی ابونصر بن قتادہ نے اور ابوبکر بن ابراہیم فارسی نے دونوں نے کہا ہمیں خبر دی ہے ابوعمرو بن مطر نے ان کو ابراہیم بن علی نے ان کو یحییٰ بن یحییٰ نے ان کو سکین بن عبدالعزیز نے ان کو ابراہیم ہجری نے ان کو ابوالاحوص نے ان کو حضرت ابن مسعود نے کہ کچھ لوگ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں آئے انہوں نے عرض کیا کہ ہم لوگ ایک حویلی میں رہتے تھے اور ہم کثیر تعداد میں تھے اب ہم بکھر گئے ہیں اور ہم کم ہوگئے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اس گھر سے نکل جاؤ۔ اور اس جگہ سے نقل مکانی کر لو یہ گھر بری جگہ ہے۔ امام بیہقی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا۔

۱۳۶۴:......اور اسی کو روایت کیا ہے عکرمہ بن عمار نے بھی ابواسحٰق بن عبداللہ بن ابوطلحہ سے اس نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے اسی مفہوم میں اور ہم نے اس کو نقل کیا ہے کتاب السنن میں۔

۱۳۶۵:......ہمیں خبر دی ہے ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوعبداللہ محمد بن علی بن عبدالحمید صنعانی نے ان کو اسحٰق بن ابراہیم نے ان کو عبدالرزاق نے ان کو معمر نے ان کو یحییٰ بن عبداللہ بن بحیر بن ریسان نے ان کو خبر دی اس نے جس نے سنا تھا فروہ بن مسیک نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے کہا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہماری زمین جو ہمارے پاس ہے اسے اَبِین کہا جاتا ہے یہ ہماری سرسبز زمینوں میں سے تھی اور ہماری خوراک کا ذریعہ تھی اب یہ وباوالی ہوگئی ہے۔ اس کی وبا شدید ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے فرمایا کہ اسے چھوڑ دیجئے بے شک وبا سے تو ہلاکت ہے اور

(۱۳۶۲)......أخرجه مسلم (۱/۵۱۵) من طریق یونس. به.

(۱۳۶۳)......عزاه فی الکنز إلی المصنف فقط.

ختم ہو جاتا ہے۔

علامہ قتیبی رحمۃ اللہ علیہ کی تحقیق

قتیبی رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں کہ قرف وبائی شہروں کو کہتے ہیں۔ابوسلمان خطابی نے کہا کہ یہ بات یعنی مذکورہ بات یہ عدوی سے نہیں ہے یعنی بیماری کے متعدی ہونے کے تصور سے نہیں ہے بلکہ طب سے ہے یعنی علاج اور تدبیر کے قبیلہ سے ہے اس لئے کہ اچھی آب وہوا کی طلب اور تلاش اور اس کی رغبت کرنا جسمانی صحت کے لئے سب سے زیادہ معاون اشیاء میں سے ہے اور ہوا کا خراب ہونا اطباء کے نزدیک اجسام کو بیمار کرنے میں سب سے زیادہ اثر کرنے والی اور سب سے زیادہ نقصان دہ ہے۔ حالانکہ یہ سب کچھ اللہ کے اذن سے اور اس کی مشیئت سے ہوتا ہے اس کا کوئی شریک نہیں اس معاملے میں بھی اور برائی سے بچنا اور اچھائی کی طرف آنا اسی کی طرف سے ہوتا ہے۔

باقی رہی وہ حدیث کہ اکثر اہل جنت سیدھے سادے ہوں گے۔ یا سادہ لوح ہوں گے۔(تو اس کی سند درج ذیل ہے۔)

جنتی سادہ لوح ہوں گے

۱۳۶۶:......ہمیں اس کی خبر دی ہے ابوعبداللہ حافظ نے ان کو احمد بن علی بن حسن مقری نے ان کو احمد بن عیسیٰ خشاب نے ان کو عمرو بن ابی سلمہ نے ان کو مصعب بن ماہان نے ان کو ثوری نے ان کو محمد بن منکدر نے ان کو جابر نے فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا **اکثر اھل الجنة البله** کہ زیادہ تر اہل جنت بھولے بھالے ہوگے۔ یا زیادہ تر جنتی سادہ لوح ہوں گے اور اس مذکورہ اسناد کے ساتھ یہ حدیث منکر ہے۔

۱۳۶۷:......ہمیں خبر دی ہے ابوسعد مالینی نے ان کو ابواحمد بن عدی حافظ نے ان کو ساجی نے اور احمد بن شعیب نے اور عبداللہ بن محمد سمنانی نے اور ایک جماعت نے جن کا انہوں نے نام ذکر کیا ہے۔ سب نے کہا کہ ہمیں حدیث بیان کی محمد بن عزیز نے ان کو سلامہ بن روح نے ان کو عقیل نے ان کو ابن شہاب نے ان کو حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔

ان اکثر اھل الجنة البله.

بے شک زیادہ تر جنتی سادہ لوح لوگ ہوں گے۔

۱۳۶۸:......ہمیں خبر دی ابوسعد نے ان کو ابواحمد بن عدی نے ان کو محمد بن اشعث نے اور عبدالجبار بن احمد سمرقندی نے دنوں کہتے ہیں کہ ان کو اسحاق بن اسماعیل بن عبدالاعلیٰ ایلی نے ان کو سلامہ بن روح بن خالد نے ان کو عقیل نے کہتے ہیں کہ عقیل نے کہا مجھے حدیث بیان کی ہے ابن شہاب نے حضرت انس سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اکثر اہل جنت سادہ لوح ہوں گے۔

۱۳۶۹:......میں نے سنا ابومحمد عبداللہ بن یوسف اصفہانی سے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا ابراہیم بن فراس عطار سے انہوں نے قائم بن حسن بن زید سہل بن عبداللہ کے ساتھی سے وہ کہتے ہیں میرا گمان ہے کہ سہل سے سنا اس حدیث کی تشریح کے بارے میں جو آئی ہے کہ اکثر اہل جنت سیدھے سادے ہوں گے فرمایا کہ اس کا مطلب یہ ہے کہ (اس کا مطلب بھولے بھالے یا سیدھے سادے یا سادہ لوح نہیں ہے بلکہ مطلب یہ ہے کہ)

(۱۳۶۵)......أخرجه أبوداؤد (۳۹۲۳) من طريق عبدالرزاق. به.

(۱۳۶۷)......أخرجه المصنف من طريق ابن عدى فى الكامل (۱۱۶۰/۳)

(۱۳۶۸)......أخرجه المصنف من طريق ابن عدى فى الكامل (۱۱۶۰/۳)

وقال ابن عدى : هذا الحديث بهذا الإسناد منكر لم يروه عن عقيل غير سلامة هذا.

ولهت قلوبهم وشغلت باللّٰه.

اہل جنت وہ لوگ ہوں گے کہ جن کے دل اللہ تعالیٰ سے بے انتہاء محبت کرتے ہوں گے اور ہر وقت اللہ کے ساتھ یعنی اس کے ذکر کے ساتھ مشغول رہتے ہوں گے۔

امام اوزاعیؒ کی تحقیق البلہ کے بارے میں

۱۳۷۰:......ہمیں حدیث بیان کی ہے ابومحمد بن یوسف نے ان کو ابواسحاق ابراہیم بن قراس مالکی نے مکہ مکرمہ میں ان کو عبداللہ بن جارودنیساپوری نے ان کو عبداللہ بن ولید نے ان کو ان کے والد نے وہ فرماتے ہیں حضرت اوزاعی سے بلہ کے بارے میں پوچھا گیا تھا؟ انہوں نے فرمایا اس کا مطلب ہے شر سے **اندھا** خیر کے ساتھ بینا (جو برائی کو نہ دیکھے بھلائی کو دیکھے۔)

۱۳۷۱:......میں نے سنا **ابوعبدالرحمٰن سلمی** سے انہوں نے ابوعثمان سے اس قول کے بارے میں کہ اکثر اہل جنت بلہ ہوں گے۔ فرمایا کہ اس کا مطلب یہ ہے کہ اپنی دنیا کے **اعتبار** سے **کم سمجھ** اور اپنے دین کے اعتبار سے فقیہ اور انتہائی سمجھ دار ہوں گے۔

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی اندھے کے بارے میں تحقیق

۱۳۷۲:......ہمیں خبر دی ہے ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوالصقر احمد بن فضل بن شبانہ الکاتب نے ھمدانی میں ان کو ابراہیم بن حسین بن دیزیل نے ان کو عمر بن حباب سلمی نے ان کو یعلی بن اشدق نے ان کو عبداللہ بن جراد نے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

لیس الاعمٰی من عمی بصرہ

اندھا وہ نہیں ہے جس کی نظر اندھی ہو۔

ولکن الاعمٰی من تعمی بصیرتہ

بلکہ اندھا وہ ہے جس کی بصیرت اور فہم اندھی ہو۔

۱۳۷۳:......ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو علی بن احمد بن سلام بغدادی نے وہ کہتے ہیں کہ ذکر کیا تھا ابوعبید بن حربویہ قاضی نے ان کو منصور بن اسماعیل فقیہ نے فرمایا یہ اندھا وہ ہے۔ پھر شعر کہا:

لیس العمی الا تری

بل العمی الا تری

ممیزًا بین

الصواب والخطا

اندھا ہونا یہ نہیں ہے کہ تم دیکھ نہ سکو بلکہ اندھا ہونا یہ ہے کہ تو نہ دیکھا جائے تمیز کرنے والا صحیح اور غلط کی تو صحیح اور غلط کی تمیز نہ کر سکے۔ حقیقت میں یہ ہے اندھا پن۔

توکل کا باب ختم ہوا۔

(۱۳۷۳)......عزاہ العجلونی للمصنف.

ایمان کا چودھواں شعبہ

حب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

محبت رسول صلی اللہ علیہ وسلم تکمیل ایمان کی شرط ہے

۱۳۷۴: ...... اس بارے ہم کہتے ہیں کہ ہمیں خبر دی ابوعلی رود باری نے ان کو ابوبکر محمد بن احمد بن محمویہ عسکری نے ان کو جعفر بن محمد قلانسی نے ان کو آدمؒ بن ابوایاس نے ان کو شعبہ نے ان کو قتادہ نے ان کو حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے وہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

لایؤمن احدکم حتی اکون احب الیہ من ولدہ ووالدہ والناس اجمعین (رواہ البخاری عن آدم)

تم میں سے کوئی ایک بھی کامل مومن نہیں ہوسکتا اس وقت تک، جب تک کہ میں (محمد صلی اللہ علیہ وسلم) اس کے نزدیک اس کی اولاد سے اور اس کے ماں باپ سے اور سارے جہاں کے لوگوں سے زیادہ محبوب نہ ہو جاؤں۔

اس کو بخاری نے آدم سے روایت کیا ہے۔
اور اس کو امام مسلم نے ایک دوسرے طریقہ سے شعبہ سے روایت کیا ہے۔

مؤمن کے دل میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت اس کے اہل سے اور مال سے اور تمام لوگوں سے زیادہ ہونی چاہئے

۱۳۷۵: ...... ہمیں خبر دی ہے ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوعبداللہ محمد بن یعقوب نے ان کو ابوبکر بن اسحاق نے اور حسین بن حسین نے ان کو یعقوب بن ابراہیم نے ان کو اسماعیل بن علیہ نے ان کو عبدالعزیز بن صھیب نے ان کو حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔

لایؤمن احدکم حتی اکون احب الیہ من اھلہ ومالہ والناس اجمعین.

تم میں سے کوئی آدمی بھی مؤمن نہیں ہوسکتا یہاں تک کہ میں اس کے نزدیک زیادہ محبوب ہو جاؤں اس کے اہل خانہ سے اور اس کے مال سے اور تمام تر لوگوں سے۔

اس کو بخاریؒ نے صحیح میں روایت کیا ہے یعقوب بن ابراہیم سے اور اس کو روایت کیا ہے مسلم نے زہیر بن حرب سے انہوں نے اسماعیل سے۔

اللہ اور رسولؐ کے ساتھ سب سے زیادہ محبت کرنے والا ایمان کی لذت پالیتا ہے

۱۳۷۶: ...... ہمیں خبر دی ہے ابوبکر بن محمد بن حسن بن فورک نے ان کو عبداللہ بن جعفر نے ان کو اصفہانی نے ان کو یونس بن حبیب نے ان کو ابوداؤد نے ان کو شعبہ نے ان کو قتادہ نے انہوں نے سنا حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے وہ حدیث بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی

(۱۳۷۴) ...... أخرجه البخاری (۱/۱۰) عن آدم ومسلم (۱/۶۷) من طریق محمد بن جعفر عن شعبة. به.

(۱۳۷۵) ...... أخرجه البخاری (۱/۱۰) ومسلم (۱/۶۷) كما قال المصنف.

أخرجه المصنف من طریق أبی داود الطیالسی فی مسنده (۱۹۵۹)

اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔

تین صفات ایسی ہیں جس شخص میں وہ موجود ہوں وہ ان کے ساتھ ایمان کی حلاوت اور لذت پالیتا ہے۔

❶......وہ شخص جس کے نزدیک اللہ اور اس کا رسول صلی اللہ علیہ وسلم ہر ماسوا سے زیادہ محبوب ہوں۔

❷......یہ کہ وہ شخص جس کے نزدیک آگ میں جھونک دیا جانا کفر کی طرف لوٹ جانے سے زیادہ محبوب ہو اس کے بعد کہ اللہ نے اسے (اسلام کی دولت کے ساتھ) اس آگ سے اللہ نے اسے بچالیا تھا۔

❸......یہ کہ وہ انسان کسی سے محبت کرے تو محض اللہ کی رضا کے لئے کرے۔ ابوداؤد کو شک ہے کہ راوی نے اللہ فرمایا تھا یا فی اللہ فرمایا تھا۔

۱۳۷۷:......ہمیں خبر دی ہے ابوعلی روذباری نے ان کو ابوبکر بن محمویہ عسکری نے ان کو جعفر بن محمد قلانسی نے ان کو آدم نے ان کو شعبہ نے ان کو قتادہ نے ان کو حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے وہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا۔

کوئی ایک بھی تم میں سے ایمان کی لذت نہیں پاسکے گا یہاں تک کہ کسی انسان سے محبت کرے تو صرف اللہ کی رضا کے لئے اور اس کے نزدیک آگ میں ڈال دیا جانا باوجود اللہ نے اس کو اس سے بچالیا ہے زیادہ پسندیدہ ہو کفر کی طرف لوٹ جانے سے اور یہاں تک کہ اللہ اور اللہ کا رسول اس کے نزدیک ساری کائنات سے زیادہ محبوب ہوں۔ اس کو مسلم نے دوسرے طریقہ سے شعبہ سے پہلے الفاظ کے مطابق یا اس سے قریب قریب روایت کیا ہے۔ اور اسی طرح اس کو روایت کیا ہے ابوقلابہ نے اور ثابت نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے۔

اللہ تعالیٰ، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور اہل بیت سے محبت کرنے کی وجہ

۱۳۷۸:......ہمیں خبر دی ہے ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوالحسن بن محمد بن احمد بن علی جعدوانی نے شہر بخارا میں ان کو ابوعلی صالح بن محمد بغدادی نے ان کو یحییٰ بن معین نے ان کو ہشام بن یوسف نے ان کو عبداللہ بن سلیمان نوفلی نے ان کو محمد بن علی بن عبداللہ بن عباس نے ان کو ان کے والد نے ان کو حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا اللہ سے محبت کرو اس لئے کہ وہی تمہیں اپنی نعمت میں سے روزی دیتا ہے۔ اور مجھ سے محبت کرو اللہ کی محبت کی وجہ سے اور میرے گھر والوں سے محبت رکھو میری محبت کی وجہ سے۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ محبت کرنے سے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی معیت نصیب ہوگی

۱۳۷۹:......ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوبکر احمد بن بکر بن محمد بن حمدان صیرفی نے مقام مرو میں، ان کو ابوالموجہ بن عمرو نے ان کو عبدان بن عثمان بن جبلہ نے ان کو خبر دی میرے والد نے ان کو شعبہ نے ان کو عمرو بن مرہ نے ان کو سالم بن ابوجعد نے ان کو انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہتے کہ ایک آدمی رسول اللہ کی خدمت میں حاضر ہوا اور فرمایا قیامت کب آئے گی؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کیا تم نے اس کے لئے تیاری کر رکھی ہے؟ بولا کہ نہیں تیاری تو نہیں کی ہے سوائے اس کے کہ میں اللہ اور اس کے رسول سے محبت رکھتا ہوں۔ آپ صلی اللہ

(۱۳۷۷)......أخرجه البخاری (۸/۱۷) عن آدم. ومسلم (۱/۶۶) من طریق محمد بن جعفر عن شعبة. به و (۱/۶۶ و ۶۷) من طریق أبی قلابة عن أنس ومن طریق ثابت عن أنس.

وانظر الشعب رقم (۴۰۵)

(۱۳۷۸)......أخرجه المصنف من طریق الحاکم فی المستدرک (۳/۱۴۹ و ۱۵۰) وصححه الحاکم ووافقه الذهبی.

(۱)......فی المستدرک (البخاری)

(۱۳۷۹)......أخرجه البخاری (۸/۴۹) ومسلم (۴/۲۰۳۳) کما قال المصنف

علیہ وسلم نے فرمایا کہ تو ان کے ساتھ ہی ہوگا جس سے محبت کرتا ہے اس کو بخاری نے صحیح بخاری میں عبدان سے روایت کیا ہے۔ اور اس کو مسلم نے محمد بن یحیٰ بن عبدالعزیز سے اس نے عبدان سے روایت کیا ہے۔

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی اطاعت قیامت کے دن انبیاء، شہداء، صدیقین اور صلحاء کی رفاقت کا سبب ہوگی

۱۳۸۰:...... ہمیں خبر دی ابونصر بن قتادہ نے ان کو ابومنصور نضروی نے ان کو احمد بن نجدہ نے ان کو سعید بن منصور نے ان کو خلف بن خلیفہ نے ان کو عطاء بن سائب نے ان کو شعبی نے وہ فرماتے ہیں کہ۔ ایک آدمی انصار میں سے رسول اللہ کی خدمت آیا اور عرض کرنے لگا یا رسول اللہ یہ بڑی پکی بات ہے کہ آپ مجھے بہت محبوب ہیں میری ذات سے میری اولاد سے میرے گھر والوں سے میرے مال سے، اگر میں آپ کی بارگاہ میں حاضری نہ دوں اور آپ کو جب تک دیکھ نہ لوں تو مجھے ڈر لگتا ہے کہ میں ابھی مرجاؤں گا (یہ کہہ کر وہ انصاری صحابی) رو پڑے اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے فرمایا۔ آپ کیوں رو رہے ہیں؟ بولے، آپ نے ذکر کیا تھا کہ آپ کی وفات قریب ہے اور مرنا ہم نے بھی ہے آپ تو نبیوں کے ساتھ اٹھالئے جائیں گے۔ اور ہم اگر جنت میں داخل بھی ہوئے تو ہم تو آپ کے قریب نہیں ہوں گے۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے ابھی تک کوئی خبر نہیں دی تھی کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے رسول پر آیت اتار دی۔ فرمایا کہ:

ومن یطع اللّٰہ والرسول فاولئک مع الذین انعم اللّٰہ علیھم من النبیین (النسآء ۶۹)

جو شخص اللہ اور اس کے رسول کی اطاعت کرے وہ لوگ ان لوگوں کے ساتھ ہی ہوں گے جس پر اللہ نے انعام کیا ہے انبیاء میں سے اور صدیقوں شہیدوں اور صالحین میں سے یہ بہترین رفاقت ہے یہ اللہ کی طرف سے محض فضل ہے اور اکثر اللہ تعالیٰ جاننے والا کافی ہے۔

چنانچہ نبی کریم نے اس صحابی سے فرمایا:

ابشر

آپ خوش ہوجائیے۔

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو نصیحت

۱۳۸۱:...... ہمیں خبر دی ابوالحسین بن فضل قطان نے بغداد میں ان کو عبداللہ بن جعفر بن درستویہ نے ان کو یعقوب بن سفیان نے ان کو ابوالاسود نضر بن عبدالجبار نے اور ابن بکیر نے ان کو ابن لہیعہ نے ان کو زہرہ بن معبد بن عبداللہ بن ہشام قرشی تیمی نے ان کو ان کے دادا عبداللہ بن ہشام نے (یہ وہی خوش نصیب تھے کہ جب یہ چھوٹے بچے تھے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے سر کے اوپر ہاتھ پھیرا تھا اور اس کے لئے دعا فرمائی تھی) وہ فرماتے ہیں کہ ہم لوگ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے آپ نے حضرت عمر بن خطاب کا ہاتھ تھام رکھا تھا۔ حضرت عمر نے آپ سے عرض کیا اللہ کی قسم اے اللہ کے رسول آپ میرے نزدیک سب چیز سے زیادہ محبوب ہیں۔ میرے نفس کے سوا یعنی میری ذات کے سوا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اسے فرمایا نہیں (یعنی اس سے ایمان کی تکمیل نہیں ہوگی) قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضے میں میری جان ہے یہاں تک کہ میں زیادہ محبوب نہ ہوجاؤں تیرے نفس سے بھی۔ حضرت عمر نے عرض کیا۔ آپ اب اللہ کی قسم میرے نزدیک میری جان سے بھی زیادہ عزیز ہیں حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

الان یا عمرو

اب صحیح ہے اے عمر یعنی اب ایمان مکمل ہو چکا ہے۔

۱۳۸۲:......اور ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو مخلد بن جعفر باقرجی (بغداد کے نواح میں واقع باقرج بستی کی طرف نسبت ہے)۔ ان کو محمد بن جریر نے ان کو محمد بن عبداللہ بن عبدالحکیم نے ان کو ابوزرعہ وھب اللہ بن راشد نے ان کو حیوۃ بن شریح نے ان کو ابوعقیل زہرہ بن معدان بن عبداللہ بن ہشام نے کہتے ہیں کہ ہم لوگ رسول اللہؐ کے ساتھ تھے آپ نے حضرت عمر کا ہاتھ پکڑا ہوا تھا پھر انہوں نے آگے موقوف حدیث ذکر فرمائی۔

اس کو روایت کیا ہے بخاری نے اپنی صحیح میں یحیٰی بن سلیمان سے اس نے وھب سے ان کو حیوۃ نے۔

۱۳۸۳:......ہمیں خبر دی ابوالحسن علوی نے ان کو ابوحامد بن محمد بن حسن حافظ نے ان کو محمد بن عقیل نے ان کو حفص بن عبدالرحمٰن نے ان کو محمد بن طھمان نے ان کو موسیٰ بن عقبہ نے ان کو ابوالزناد نے ان کو عبدالرحمٰن اعرج نے ان کو ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے وہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم میں سے کوئی ایک بھی کامل ایماندار نہیں ہوسکتا یہاں تک کہ میں اس کے نزدیک اس کے والد سے اور اس کے بیٹے سے زیادہ محبوب نہ ہو جاؤں۔

۱۳۸۴:......ہمیں خبر دی ہے ابونصر احمد بن علی ابن احمد انعامی نے ان کو محمد بن مؤمل نے ان کو فضل بن محمد نے ان کو منجاب نے ان کو علی بن مسہر نے ان کو اسماعیل نے ان کو ابوخالد نے ان کو ابوعمرو شیبانی نے ان کو خبر دی جبلہ بن حارثہ نے وہ کہتے ہیں کہ میں رسول اللہ کے پاس حاضر ہوا میں نے عرض کیا یارسول اللہ میرے بھائی کے ساتھ زید کو بھیجئے انہوں نے فرمایا۔

اگر یہ جائیں تو میں اسے منع نہیں کروں گا۔ زید نے کہا نہیں یارسول اللہ! میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے اوپر کسی کو ترجیح نہیں دوں گا۔ کبھی کبھی کہتے ہیں کہ چنانچہ میں نے دیکھا کہ میرے بھائی کی رائے میری رائے سے افضل تھی۔

شیخ حلیمی کی تقریر وتبصرہ

شیخ حلیمی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا۔ اصل حقیقت اس باب کی یہ ہے کہ ایک مسلمان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی مدحتوں اور خوبیوں سے واقف ہو جو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات اقدس کے لئے ثابت ہیں۔ اس کے بعد آپ کے ان آثار سے واقف ہو جو اللہ کے دین میں آپ کے آثار میں اور آپ کے ان تمام حقوق سے واقف ہو جو شرعاً یا عادۃً آپ کی امت پر واجب ہیں۔ جو شخص ان باتوں کا احاطہ کر لیتا ہے اور اس کا عقل بھی صحیح سالم ہے وہ اس بات کو اچھی طرح جان لیتا ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم محبت کے زیادہ حقدار ہیں ایک شفیق باپ سے بھی زیادہ جو اپنی ذات کے اعتبار سے فضل وشرف کا حامل ہو۔ جو اپنی اولاد پر شفیق اور محسن ہو۔ اور اس شفیق استاذ سے بھی زیادہ جو اپنی ذات کے اعتبار سے پسندیدہ ہو سکھائے اور تربیت کرنے پر توجہ رکھنے والا ہو اور انتہائی کوشش کرنے والا ہو۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی مدحتیں کثیر ہیں ان میں سے چند ایک درج ذیل ہیں:

(۱)......آپ کی پاک طینتی اور اصل کی شرافت۔

(۲)......آپ کے منبع ظہور اور مقام ولادت کی پاکیزگی۔

(۱۳۸۲)......أخرجه البخاري (۱۶۱/۸) عن يحيى بن سليمان عن ابن وهب عن حيوة. به.

(۱)......الباقرجي نسبة إلى باقرج وهي قرية من نواحي بغداد.

(۱۳۸۳)......أخرجه البخاري (۱۰/۱) من طريق أبي الزناد. به.

(۱۳۸۴)......أخرجه الطبراني في لكبير (۳۲۲/۲)

(۳)......آپ کے اسماء مبارک اللہ تعالیٰ نے آپ کے لئے جن کا انتخاب فرمایا تھا اور جن کے ساتھ آپ کو موسوم کیا تھا۔

(۴)......آپ کے ذکر کے ساتھ اللہ تعالیٰ کا تعریف کرنا وتشہیر یا آپ کی پیدائش سے قبل یہاں تک کہ آپ کو انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام نے پہچان لیا اور ان کی امتوں نے بھی ان کو پہچان لیا آپ کے اپنے آپ کو پہچاننے سے بھی پہلے اور آپ کی امت کے بھی آپ کو پہچاننے سے پہلے۔

(۵)......آپ کی صورت کا حسین ہونا اور آپ کی سیرت کا بھی حسین ہونا۔

(۶)......اور آپ کے خصائل وعادات کا کریم ہونا۔

(۷)......آپ کی فصاحت وبلاغت (یعنی آپ کا فصیح وبلیغ ہونا)

(۸)......آپ کا یہ فرمان کہ،اوتیت بجوامع الکلم۔ کہ میں تکلم کی جامعیت عطا کیا گیا ہوں۔میرے لئے بات مختصر کردی گئی ہے۔

(۹)......آپ کا اپنی امت پر رحیم ہونا اور شفقت کرنا۔

(۱۰)......اللہ تعالیٰ نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ لوگوں کی طرف دنیا میں جو عظیم بھلائیاں بھیجی ہیں۔(یہ مدح)

(۱۱)......اور آخر میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا تمام امتوں کے لئے سفارش کرنا۔

(۱۲)......آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا دنیا سے بے رغبت ہونا۔

(۱۳)......آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا دنیا کے شدائد ومصائب پر صبر کرنا۔

(۱۴)......آپ کا سب سے بڑا مقام ہونا۔

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا سب سے بڑا مرتبہ ومقام

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا مرتبہ عظمیٰ اور سب سے اونچا مقام اور سب سے اونچا منصب،منصب نبوت ورسالت ہے۔اس منصب میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے بڑے بلند عظمت کے نشانات ہیں،اور بڑی عظمتیں اور خوبیاں ہیں،ان میں سب سے بڑی خصوصیت اور سب سے بڑی عظمت آپ کی عالمگیر رسالت ہے۔

(۱۵)......آپ کی رسالت کا جنات اور انسانوں کے لئے عام ہونا۔

(۱۶)......آپ کی نبوت ورسالت کا مشرق سے لے کر مغرب تک سب کے لئے شامل ہونا۔

(۱۷)......یہ کہ آپ خاتم النبیین ہیں۔

(۱۸)......آپ سید المرسلین ہیں۔

(۱۹)......آپ دنیا میں اپنی رفعت کے اعتبار سے سب رسولوں سے زیادہ عزت والے ہیں۔

(۲۰)......آپ آخرت میں اپنے مرتبہ کے اعتبار سے سب رسولوں سے زیادہ تعریف کے مستحق ہیں۔

(۲۱)......آپ وہ ہیں کہ سب سے پہلے جن کے لئے زمین پھٹے گی اور آپ زمین سے باہر تشریف لائیں گے۔

(۲۲)......آپ سب سے پہلے اللہ کی بارگاہ میں لوگوں کے لئے سفارش کرنے والے ہوں گے۔

(۲۳)......آپ کی سب سے پہلے سب امتوں کے لئے سفارش قبول ہوگی۔(مراد ہے شفاعت کبریٰ)

(۲۴)......آپ صاحب لواء الحمود ہوں گے۔

(۲۵)......آپ ہی صاحب حوض کوثر ہوں گے جس پر پینے کے لئے سب لوگ آئیں گے۔

(۲۶)..... آپ کی زندگی اور بقا کی اللہ نے قسم کھائی ہے۔
(۲۷)..... اللہ تعالیٰ نے آپ کو قرآن مجید میں آپ کے نام کے ساتھ مخاطب نہیں فرمایا اور نہ ہی آپ کی نسبت کے ساتھ پکارا ہے۔
(۲۸)..... اللہ تعالیٰ نے آپ کو آپ کی نبوت ورسالت کے نام کے ساتھ پکارا ہے۔
(۲۹)..... تمام انبیاء کو اللہ تعالیٰ نے ان کے ناموں کے ساتھ پکارا ہے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو نبوت ورسالت کے ساتھ پکارنے کے لئے تمام جماعت میں آپ کا انتخاب فرمایا ہے۔

امام بیہقی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

کہ میں نے محض اللہ تعالیٰ کی توفیق کے ساتھ ایک کتاب تصنیف کی ہے (جس کا نام ہے) **دلائل النبوۃ ومعرفۃ احوال صاحب الرسالۃ من وقت ولادتہ الی حال وفاتہ صلی اللہ علیہ وسلم.**
(نبوت کے دلائل اور صاحب رسالت کی پیدائش سے وفات تک آپ کے حالات کی معرفت۔)
میں نے اس کتاب میں وہ اخبار وآثار ذکر کئے ہیں جن کے اندران تمام امور کا بیان ہے جن کو شیخ حلیمی رحمۃ اللہ علیہ نے بیان کیا ان تمام امور کا یہاں پر بیان کرنا کتاب کی طوالت کا باعث ہے لہٰذا میں نے اس کتاب میں ان امور کی طرف ہر فصل میں صرف اشارہ کردینے پر اکتفا کیا ہے جس سے اس کا مقصود ومطلوب واضح ہو جاتا ہے۔

فصل

میں حضرت ابراہیم علیہ السلام کی دعا کا نتیجہ ہوں

۱۳۸۵:..... ہمیں خبر دی ابوالحسین بن محمد بن فضل قطان نے بغداد میں ان کو عبداللہ بن جعفر نحوی نے ان کو یعقوب بن سفیان نے ان کو ابوصالح نے ان کو معاویہ بن صالح نے ان کو سعید بن سوید نے ان کو عبدالاعلیٰ بن ہلال سلمی نے ان کو عرباض بن ساریہ صاحب النبی صلی اللہ علیہ وسلم سے وہ کہتے ہیں میں نے رسول اللہ سے سنا آپ فرماتے تھے کہ میں اللہ کا بندہ ہوں۔ اور نبوت کا سلسلہ مجھ پر ختم ہے۔ اس وقت سے نبی ہوں جب آدم علیہ السلام ابھی گلگارا تھا یعنی ابھی پانی اور مٹی کی ملی جلی کیفیت میں تھا یا انکا خمیر تیار ہو رہا تھا۔ اور عنقریب اس بارے میں خبر دوں گا میں ابراہیم علیہ السلام کی دعا کا نتیجہ ہوں، میرے بارے میں دی جانے والی عیسیٰ علیہ السلام کی بشارت ہوں۔ اور اپنی والدہ کا خواب ہوں جو انہوں نے دیکھا تھا۔ اور اسی طرح دیگر انبیاء کی مائیں بھی خواب دیکھتی رہی ہیں۔ اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی والدہ محترمہ نے خواب دیکھا جب آپ کو جنم دیا کہ ایک روشنی ہے جس نے اپنی اونچائی کی وجہ سے شام کی محلات روشن کر دیئے ہیں۔
امام بیہقی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ ان کو روایت کیا ہے ابوبکر بن ابومریم نے سوید بن سعید سے انہوں نے حضرت عرباض بن ساریہ سے انہوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں اللہ کا بندہ ہوں اور ام الکتاب میں (یعنی لوح محفوظ میں) میں خاتم النبیین ہوں۔
بیہقی فرماتے ہیں کہ اس کا مطلب یہ ہے۔ کہ اللہ کی تقدیر میں ایسے تھا یعنی آدم علیہ السلام کی تخلیق سے بھی پہلے۔

ابراہیم علیہ السلام کی دعا ہونے کا مطلب

ابراہیم علیہ السلام کی دعا ہونے کا مطلب ہے کہ جب وہ بیت اللہ کی تعمیر کرنے لگے تو دعا کی کہ:

ربنا وابعث فیھم رسولا منھم یتلوا علیھم ایاتک ویعلمھم الکتاب والحکمة
ویزکیھم انک انت العزیز الحکیم (البقرہ۱۲۹)

اے ہمارے پروردگار ان لوگوں میں آپ ایسا رسول بھیج دیجئے جو ان کے سامنے آپ کی آیات تلاوت کرے اور ان کو کتاب اللہ کی تعلیم دے اور حکمت سکھائے اور ان کو پاک کرے بے شک آپ غالب اور حکمت والے ہیں۔

چنانچہ اللہ تعالیٰ نے حضرت ابراہیم علیہ السلام کی دعا محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی بعثت کی صورت میں قبول فرمالی۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی بشارت ہیں

اور عیسیٰ علیہ السلام کی بشارت اسی طرح کہ اللہ تعالیٰ نے عیسیٰ علیہ السلام کو حکم دیا انہوں نے آپ کے بارے میں اپنی قوم کو بشارت دی اور عیسیٰ علیہ السلام کے حواریوں نے بنی اسرائیل میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی پیدائش سے پہلے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو جان لیا تھا۔

۱۳۸۶:......ہمیں خبر دی ابوالحسین بن فضل قطان نے ان کو عبداللہ بن جعفر نے ان کو یعقوب بن سفیان نے ان ابونعمان محمد بن فضل نے اور حجاج نے وہ فرماتے ہیں کہ ہمیں حدیث بیان کی ہے مہدی بن میمون نے ان کو غیلان بن جریر نے ان کو عبداللہ بن معبد زمانی نے ان کو ابوقتادہ انصاری نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ ایک آدمی نے آپ سے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کیا میں پیر کے دن کا روزہ رکھوں؟

آپ نے فرمایا میں اس دن میں پیدا ہوا اور اسی دن ہی مجھ پر قرآن اتارا گیا۔

اس کو امام مسلم نے صحیح میں نقل کیا ہے۔

۱۳۸۷:......ہمیں حدیث بیان کی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوالحسن بن محمد بن احمد بن شبویہ الرئیس نے مقام مرو میں ان کو جعفر بن محمد نیساپوری نے ان کو علی بن مہران نے ان کو سلمہ بن فضل نے ان کو محمد بن اسحاق نے فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ربیع الاول کی بارہ راتیں گذرنے کے بعد پیدا ہوئے تھے۔

امام بیہقی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا

امام بیہقی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ ہم نے روایت کی ہے حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے اس کے بعد قیس بن مخرمہ سے پھر قباث بن اشیم سے یہ کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم عام الفیل میں پیدا ہوئے تھے۔ یعنی جس سال ابرہہ نے بیت اللہ پر ہاتھیوں سے حملہ کیا تھا۔

امام زہری فرمایا کرتے تھے کہ آپ ربیع الاول کے بعد پیدا ہوئے تھے اور زہری کے تابعداروں تے بھی یہی کہا کہ پہلی بات زیادہ صحیح ہے۔

(۱۳۸۵)......أخرجه المصنف فی دلائل النبوة (۱/۸۳) من طریق أبی بکر بن أبی مریم الغسانی عن سعید بن سوید. به.

وأخرجه (۲/۱۳۰) عن طریق عبدالله بن صالح أبو صالح. به.

(۱۳۸۶)......أخرجه المصنف فی الدلائل (۲/۱۳۳) بنفس الإسناد.

وأخرجه مسلم (۲/۸۲۰) من طریق مهدی بن میمون. به.

حضرت آمنہ کے پاس ہاتف غیبی کی آواز آتی تھی

۱۳۸۸:......ہمیں خبر دی محمد بن عبداللہ حافظ نے ان کو ابوالعباس محمد بن یعقوب نے ان کو احمد بن عبدالجبار نے ان کو یونس بن بکیر نے ان کو محمد بن اسحٰق نے ان کو ان کے والد اسحاق بن یسار نے۔ وہ کہتے ہیں کہ بات بتائی گئی ہے کہ عبداللہ بن عبدالمطلب کی آمنہ بنت وھب بن عبد مناف بن زہری کے علاوہ بھی ایک دوسری بیوی تھی۔ ایک مرتبہ ان کے پاس آئے جب کہ کسی کام کاج کی وجہ سے اس وقت ان کے جسم پر مٹی یا کیچڑ وغیرہ کے نشان تھے۔ کیونکہ انہوں نے مٹی میں کام کیا تھا اس وقت انہوں نے اس بیوی کو شوہر ہونے کے ناتے صحبت کے لئے بلایا اس نے تاخیر کر دی اس لئے کہ عبداللہ پر مٹی میں کام کرنے کی وجہ سے ان کے جسم میں مٹی کا یا کیچڑ کا اثر دیکھا تھا۔ عبداللہ نے جا کر نہا کر مٹی کا اثر صاف کر دیا۔ اس کے بعد وہ اپنی بیوی آمنہ کی طرف قصد کر کے آئے۔ لہٰذا اب اس عورت نے عبداللہ کو اپنی طرف بلایا۔ لہٰذا اب عبداللہ نے اس کی پہلی بار کے رویے کی وجہ سے اس کے پاس جانے سے منع کر دیا۔ لہٰذا انہوں نے اپنی فرمانبردار بیوی آمنہ کے ساتھ فریضہ زوجیت ادا کیا اس کے بعد اس دوسری بیوی کو بلایا تو اس نے یہ کہہ کر منع کیا کہ اب مجھے تیری ضرورت نہیں ہے اس لئے کہ جب آپ میرے سامنے گذرے تھے تو اس وقت آپ کی دونوں آنکھوں کے درمیان ایک روشنی تھی میں نے سوچا تھا کہ وہ تم سے میں پالوں گی آپ جب آمنہ کے پاس چلے گئے ہیں تو وہ اس کو تم سے لے گئی ہے۔

ابن اسحاق نے کہا کہ سیدہ آمنہ رسول اللہ کے ساتھ حاملہ ہوگئیں ابن اسحاق کہتے ہیں کہ سیدہ آمنہ بنت وھب یہ بات بتاتی تھیں کہ جب وہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ حمل والی تھیں تو ان کے پاس کوئی ہاتف غیبی آتا تھا اور وہ ان سے کہتا تھا۔ کہ آپ اس امت کے سردار کے ساتھ حاملہ ہیں جب وہ زمین پر آئے تو یوں دعا کرنا۔

اعیذ الواحد من شر کل حاسد
فی کل بر عاھد وکل عبد الرائد
یرود کل رائد فانہ عبد الحمید یار الماجد
حتی اراہ قد اتی المشاھد

میں اللہ کی پناہ پکڑتی ہوں ہر حاسد کے شر سے ہر نیکی میں کوئی ضامن ومحافظ ہوتا ہے۔ اور ہر بندہ منزل کا متلاشی ہوتا ہے۔
جو آتا ہے ہر منزل کا پتہ دینے والے کے پاس۔ بے شک وہ بندہ ہے۔ حمد اور مجد والی ذات کا
یہاں تک کہ میں اس کو دیکھوں کہ وہ آیا ہے۔ تمام حاضر ہونے کے مقامات پر۔

ابن اسحٰق کہتے ہیں کہ سیدہ آمنہ سے کہا گیا تھا کہ، اس سردار امت کے آنے کی نشانی یہ ہوگی کہ اس کے آنے کے ساتھ ایک نور اور روشنی پیدا ہوگی جو شام کے ملک میں واقع شہر بصریٰ کے محلات کو بھر دے گا۔

جب یہ پیدا ہو جائے اس کا نام محمد رکھنا بے شک اس کا نام توراۃ میں احمد ہے اس لئے کہ اہل آسمان اور اہل زمین اس کی تعریف کریں گے۔ اور انجیل میں اس کا نام احمد ہے اس لئے کہ اہل آسمان اور اہل زمین اس کی تعریف کریں گے۔ اور اس کا نام قرآن میں محمد ہے لہٰذا اس کا یہی نام رکھنا۔

جب آپ پیدا ہو گئے تو انہوں نے عبدالمطلب کی طرف اپنی لونڈی کو اطلاع کے لئے بھیجا، آپ کے والد عبداللہ پہلے انتقال کر چکے تھے اس وقت جب کہ وہ حمل سے تھیں۔

اور ایک قول کے مطابق آپ کے والد عبداللہ کا اس وقت انتقال ہوا۔ جب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اٹھائیس مہینے کے تھے۔ اللہ بہتر جانتا ہے کہ ان میں کون سی بات سچی تھی۔

اور ابن اسحاق نے کہا کہ عبدالمطلب کا اس وقت انتقال ہوا جب نبی کریم آٹھ سال کے ہو گئے۔

اور آپ کی والدہ آمنہ بنت وہب کا انتقال مقام ابواء میں اس وقت ہوا جب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم چھ سال کے ہو گئے تھے۔

ابن اسحٰق کہتے ہیں کہ جب آمنہ نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو جنم دیا تو آپ کے دادا عبدالمطلب کے پاس پیغام بھیجا کہ آج رات تیرا پوتا پیدا ہوا ہے۔ آپ آ کر اسے دیکھئے۔ چنانچہ جب وہ آپ کو دیکھنے کے لئے آئے تو آپ کی والدہ نے عبدالمطلب کو اپنی ولادت کی خوشخبری کے ساتھ وہ بات بھی بتلائی جو آپ کے پیٹ میں موجود ہونے کے وقت انہوں نے خواب دیکھا تھا اور وہ بات بھی بتائی جو آپ کے بارے میں دعا کرنے اور آپ کا نام رکھنے کی بابت ان کو کہی گئی تھی۔ لہذا آپ کے دادا عبدالمطلب آپ کو اٹھا کر کعبے کے اندر لے گئے (اور دعا کی) اور اللہ کا شکر ادا کیا کہ اللہ نے ان کو یہ پوتا عطا کیا ہے۔ چنانچہ ابن اسحاق نے عبدالمطلب کی دعا اور ان کے وہ اشعار درج کئے ہیں جو انہوں نے آپ کو کعبے میں لے جا کر کہے تھے۔

اور دادا نے آپ کو دودھ پلوانے کے لئے حلیمہ بنت ابوذویب سے بات کی۔ ابوذویب (کا سلسلہ نسب حسب ذیل ہے۔)

ابوذویب عبداللہ بن حارث بن شجنہ بن جابر بن رازم بن ناصرہ بن سعد بن بکر بن ہوازن بن منصور بن عکرمہ بن خصفہ بن قیس بن عیلان بن مضر۔

آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے رضاعی والد کا نام:..... آپؐ کے رضاعی والد کا نام حارث بن عبدالعزی بن رفاعہ بن ملان بن ناصرہ بن سعد بن بکر بن ہوازن ہے۔

آپؐ کے رضاعی بہن بھائی:..... عبداللہ بن حارث، آنیسہ بنت حارث، حذافہ بن حارث یہی شیماء ہے اہل علم نے کہا ہے کہ وہ رسول اللہ کو گود میں لیتی تھیں اور پرورش کرتی تھیں یعنی اپنی والدہ کے ساتھ مل کر۔ جب آپ ان کے پاس ہوتے تھے۔

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا نسب نامہ

محمد صلی اللہ علیہ وسلم بن عبداللہ بن عبدالمطلب بن ہاشم بن عبدمناف بن قصی بن کلاب بن مرہ بن کعب بن لوی بن غالب بن فہر بن مالک بن نضر بن کنانہ (بن خزیمہ) بن مدرکہ بن الیاس بن مضر بن نذار بن معد بن عدنان بن ادد بن مقوم بن ناحور بن تارح بن یعرب بن یشجب بن ثابت بن اسماعیل بن ابراہیم بن ارزرو تورات میں بن تارخ ہیں بنن ناحور بن ارغور بن سارح بن فالخ بن عابر بن شالخ بن ارفخشد بن سام بن نوح بن لمخ بن متوشلخ بن اخنوخ بن یرد بن مهلاییل بن قینان بن انوش بن شیث بن آدم ابو البشر صلوات اللہ علیہم اجمعین۔

۱۳۸۹:..... ہمیں خبر دی ہے ابوبکر محمد بن ابراہیم فارسی نے ان کو ابواسحٰق اصفہانی نے ان کو ابواحمد بن فارسی نے ان کو محمد بن اسماعیل بخاری نے ان کو عبید بن یعیش نے ان کو یونس بن بکیر نے ان کو محمد بن اسحٰق نے وہ کہتے ہیں کہ کہا محمد بن عبداللہ نے۔ پھر انہوں نے ان سب کو ذکر کیا مگر ادد کا ذکر نہ کیا۔ اور ازر کے بارے کہا کہ اس کا نام تورات میں تارح بن ناحور ہے بن عور بن فلاح بن عابر بن شالخ بن سام بن نوح بن

(۱۳۸۸)..... أخرجه المصنف فی الدلائل (۱/۱۰۵ و ۱۰۶) بنفس الإسناد.

(۱۳۸۹)..... دلائل النبوة (۱/۱۸۰)

لامک بن متوشلخ بن خنوخ بن مهلیل بن قنان بن شیش بن آدم۔

اوراس کوروایت کیا ہے مسلمہ بن فضل نے محمد بن اسحٰق سے اوراس کی مخالفت بھی کی ہے اس کی بعض مرویات ہیں ابوعبداللہ حافظ نے فرمایا کہ رسول اللہ کا نسب عدنان تک صحیح ہےاوراس کے بعد جو کچھ ہے وہ قابل اعتمادنہیں ہے۔اور بعض اس کوتبدیل کرتے ہیں۔

۱۳۹۰:.....ہمیں خبر دی ابوالحسین بن فضل نے ان کوعبداللہ بن جعفر نے ان کو یعقوب بن سفیان نے وہ کہتے ہیں کہ ابراہیم بن منذر نے کہا کہ مجھے محمد بن طلحہ بن طویل تیمی نے املاء کروایااور یوں کہا کہ محمد بن عبداللہ کہااور مذکور کی مثل نسب ذکر کیامعد بن عدنان تک۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے قریب ترین رشتہ دار

سب لوگوں میں سے رسول اللہ کے قریب ترین رشتہ دار بنوعبدالمطلب بن ہاشم (یعنی سگے دادا کی اولاد) اور وہ یہ ہیں۔عباس۔آل ابو طالب۔آل حارث اور آل ابولھب اور ابوطالب۔

اور عبداللہ رسول اللہ کے والد۔یہ ماں کی طرف سے بھائی ہیں۔عبدالمطلب کی دیگر اولاد میں سے۔

عبدشمس کے بیٹے اور مطلب یہ ماں اور باپ دونوں طرف سے ہاشم بن عبدمناف کے بھائی ہیں۔

پھران کے قریب ان کے والد کی طرف سے ان کے بھائی ہیں نوفل بن عبدمناف کے بیٹے ہیں۔

پھران کے قریب بنواسد بن عبدالعزیٰ بن قصیٰ۔اور بنوعبدالدار بن قصی ہیں۔اسی طرح انہوں نے تمام قبائل کا ذکر کیا ہے۔اس کے بعد ابراہیم نے کہا۔

عبدالمطلب کی اولاد

عبدالمطلب بن ہاشم کی اولاددس افراد تھےاور چھ عورتیں وہ یہ ہیں۔

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے چچا آٹھ تھے

(۱) حضرت عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ (۲) حضرت حمزہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ (۳) حضرت عبداللہ (۴) ابوطالب (نام عبدمناف تھا) (۵) زبیر (۶) حارث (۷) حجل (۸) مقوم (۹) ابولھب (نام عبدالفری)۔

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی پھوپھیاں

(۱) صفیہ بنت عبدالمطلب (۲) ام حکیم بیھآء بنت عبدالمطلب (۳) عاتکہ بنت عبدالمطلب (۴) امیمہ بنت عبدالمطلب (۵) اروی (۶) برہ۔

ابراہیم نے کہا کہ۔عبداللہ بن عبدالمطلب نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اولاد آدم کے سردار محمد بن عبداللہ کوجنم دیااوراسی طرح آمنہ بنت وھب نے عبدمناف بن زہرہ بن کلاب بن مرہ بن کعب بن لوی بن غالب بن فھر نے۔اس کے بعدانہوں نے دادیوں کےنسب ذکر کئے۔

اور فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اولاد آدم میں سب سے زیادہ شرف والے ہیں حسب کے اعتبار سے اور افضل ہیں نسب کے اعتبار سے ماں کی طرف سے بھی اور باپ کی طرف سے بھی۔

۱۳۹۱:.....ہمیں خبر دی ہے ابوعبدالرحمٰن سلمی نے بطور املا کرانے کے انہوں نے کہا کہ ابوالعباس محمد بن یعقوب نے کہا ان کو ربیع بن سلمان نے اور سعید بن عثمان نے ان کو بشر بن بکر نے ان کو اوزاعی نے ان کو ابوعمار شداد نے ان کو واثلہ بن اسقع نے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ

وسلم نے فرمایا۔

اللہ تعالیٰ نے اولاد اسماعیل میں سے بنو کنانہ کا انتخاب فرمایا پھر بنو کنانہ میں سے قریش کا انتخاب فرمایا۔ پھر قریش میں سے بنو ہاشم کو چنا پھر بنو ہاشم میں مجھے محمد رسول اللہ کو چنا۔ اس کو مسلم نے روایت کیا ہے صحیح میں اوزاعی کے روایت سے۔

۱۳۹۲:...... ہمیں خبر دی ہے ابوعلی بن بن شاذان نے بغداد میں یہ کہ عبداللہ بن جعفر نے ان کو خبر دی ہے اور ان کو یعقوب بن سفیان نے ان کو ابوشریک یحییٰ بن یزید بن ضماد مرادی نے ان کو یعقوب بن عبدالرحمٰن نے ان کو عمرو بن ابوعمر مولیٰ مطلب نے ان کو سعید بن ابوسعید مقبری نے ان کو حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

میں اولاد آدم کے بہتر زمانے میں پیدا کیا گیا ہوں۔ زمانے کے اعتبار سے۔ جس زمانے میں میں ہوں۔

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان میرا بہترین انتخاب ہوا ہے

۱۳۹۳:...... ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے۔ ان کو ابوعلی حسین بن علی حافظ نے ان کو احمد بن یحییٰ بن زہیر تستری نے ان کو احمد بن مقدام نے ان کو حماد بن واقد نے ان کو محمد بن ذکوان حماد بن زید کے بیٹے کے ماموں نے۔ ان کو عمر بن دینار نے ان کو حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہ ہم صحن مسجد نبوی میں بیٹھے تھے پھر انہوں نے مذکورہ حدیث ذکر کی یہاں تک کہ انہوں نے کہا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت ہے۔

بے شک اللہ تعالیٰ نے سات آسمان بنائے ہیں۔ ان میں سے اوپر والے کو اللہ نے چن لیا ہے اور اپنی مخلوق میں سے جس کو چاہا اس میں ٹھہرایا ہے پھر اللہ تعالیٰ کائنات بنائی اس میں سے حضرت آدم کو چن لیا اور پھر اولاد آدم میں سے عرب کو چن لیا اور عرب میں سے قبیلہ مضر کو چنا اور مضر میں سے قریش کو چنا پھر قریش میں سے بنی ہاشم کو چنا اور بنو ہاشم میں سے مجھ کو چنا تو میں منتخب میں سے منتخب ہوں جو شخص عرب سے محبت کرے تو میری محبت کی وجہ سے ان سے محبت کرے۔ اور جو شخص ان سے نفرت کرے وہ میری نفرت کی وجہ سے کرتا ہے۔

اس آیت پر حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ کی تفسیر

۱۳۹۴:...... ہمیں خبر دی ابوطاہر فقیہ نے ان کو ابوبکر محمد بن عمر بن حفص زاہد نے ان کو حمدون سمسار نے ان کو ازرق بن علی نے ان کو حسان بن ابراہیم کرمانی نے ان کو سفیان ثوری نے ان کو موسیٰ بن ابوعائشہ نے ان کو سلیمان بن قتہ نے۔ ان کو حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اس قول باری تعالیٰ کے بارے میں:

وانه لذكر لك ولقومك (الزخرف ۴۴)

بے شک وہ ذکر ہے تیرے لئے اور تیری قوم کے لئے۔

(۱۳۹۱)......أخرجه المصنف في دلائل النبوة (۱/۱۶۵) من طريق الربيع بن سليمان. به.

وأخرجه مسلم (۱۷۸۲/۴)

(۱۳۹۲)......أخرجه البخاري (۵۶۶/۶ فتح) من طريق يعقوب بن عبدالرحمن. به.

(۱۳۹۳)...... أخرجه المصنف في الدلائل (۱/۱۷۱ و ۱۷۲) من طريق محمد بن ذكوان. به.

وأخرجه الحاكم (۷۳/۴) من طريق حماد بن واقد. به.

(۱۳۹۴)......عزاه السيوطي في الدر (۱۸/۶) لابن جرير وابن أبي حاتم والطبراني وابن مردويه والمصنف من طرق عن ابن عباس.

تفسير الطبري (۴۶/۲۵)

فرمایا۔اس کا مطلب ہے:

شرف لک ولقومک.

یہ شرف واعزاز ہے تیرے لئے اور تیری قوم کے لئے۔

۱۳۹۵:......ہمیں خبر دی ہے ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوالعباس محمد بن یعقوب نے ان کو ربیع بن سلیمان نے، ان کو شافعی نے ان کو سفیان بن عیینہ نے ان کو ابن ابو نجیح نے ان کو مجاہد نے اس قول باری کے بارے میں:

وانہ لذکر لک ولقومک

فرمایا کہ محاورۃ کہا جاتا فمن الرجل ؟ آدمی کہاں سے ہے یا کون سے لوگوں میں سے تو کہا جاتا ہے من العرب عرب سے ہے۔ پھر یوں کہا جاتا ہے کہ من ایّ العرب۔ کون سی قوموں سے ہے جواب دیا جاتا ہے کہ میں ''قریش قریشی ہوں۔''

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی پیدائش

۱۳۹۶:......ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوالعباس محمد بن یعقوب نے ان کو محمد بن اسحٰق صنعانی نے ان کو یحییٰ بن بکر نے ان کو عبدالغفار بن قاسم نے ان کو حقیر بن محمد نے ان کو ان کے والد نے فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

إن اللّٰہ تعالیٰ أخرجنی من النکاح، ولم یخرجنی من السفاح.

اللہ تعالیٰ نے مجھے نکاح کے نتیجے میں پیدا کیا ہے اور مجھے بدکاری کے نتیجے میں پیدا نہیں کیا۔

فصل:......نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے اسماء گرامی

۱۳۹۷:......ہمیں خبر دی ہے ابوعبداللہ حافظ نے ان کو خبر دی حامد بن محمد ہروی نے ان کو علی بن محمد بن عیسیٰ نے ان کو ابوالیمان نے ان کو خبر دی شعیب نے ان کو زہری نے ان کو محمد بن جبیر بن مطعم نے ان کو ان کے والد نے انہوں نے سنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے فرماتے تھے۔

میرے پانچ نام ہیں:

❶......میں محمد ہوں۔

❷......میں ہی احمد ہوں۔

❸......میں ماحی (مٹانے والا ہوں) وہ جس کے ساتھ اللہ نے میرے ساتھ کفر کو یا کفار کو مٹاتا ہے۔

❹......میں حاشر ہوں۔(اکٹھا کرنے والا) تمام لوگ میرے قدموں میں جمع ہوں گے۔

❺......اور میں ہی عاقب ہوں (پیچھے والا یعنی آخر والا) یا یعنی جن کے سوا کوئی نبی نہیں ہے۔

اس کو بخاری نے صحیح میں ابوالیمان سے روایت کیا ہے اور اس کو مسلم نے عبد بن محمد سے اس نے ابوالیمان سے اس کو روایت کیا ہے۔اور اس کو مسلم نے حدیث معمر سے تو زھری سے نقل کیا ہے اور اس میں ہے کہ میں نے زہری سے کہا کہ ماالعاقب۔ یہ عاقب کیا ہوتا ہے۔ زہری نے کہا:

الذی لیس بعدہ نبی

وہ جس کے بعد کوئی نبی نہ ہو۔

(۱۳۹۶)......أخرجہ المصنف عن محمد بن علی مرسلاً (کذا بالکنز ۳۱۸۶۹)

(۱۳۹۷)......أخرجہ البخاری (۶۴۰/۸ و ۶۴۱. فتح) ومسلم (۱۸۲۸/۴)

۱۳۹۸:......ہمیں خبر دی ابوالحسن بن بشران نے ان کو اسماعیل بن محمد صفر نے ان کو احمد بن منصور رمادی نے ان کو عبدالرزاق نے ان کو معمر نے ان کو زہری نے اس نے اس کو اپنی اسناد کے ساتھ ذکر کیا ہے مذکورہ حدیث کی مثل علاوہ اس کے کہ اس نے لفظ کفر کا ذکر کیا ہے اور اس کو یونس بن یزید نے زہری سے روایت کیا ہے اور اس میں ان الفاظ کا اضافہ ہے کہ تحقیق اللہ تعالیٰ نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو رؤف اور رحیم کے نام سے بھی موسوم کیا، اور مناسب ہے کہ یہ الفاظ زہری کا قول ہو۔

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے چھ نام

اور اس کو روایت کیا ہے عقبہ بن مسلم نے نافع بن جبیر بن مطعم نے کہ وہ عبدالملک بن مروان کے پاس گئے اور عبدالملک نے ان سے کہا کیا آپ کو رسول اللہ کے اسمآء گرامی یاد ہیں جو حضرت جبیر بن مطعم شمار کرتے تھے؟

انہوں نے کہا کہ جی ہاں وہ چھ ہیں۔ محمد صلی اللہ علیہ وسلم۔ احمد صلی اللہ علیہ وسلم۔ خاتم صلی اللہ علیہ وسلم حاشر صلی اللہ علیہ وسلم۔ عاقب صلی اللہ علیہ وسلم۔ ماحی صلی اللہ علیہ وسلم۔

بہرحال حاشر اس لئے کہ آپ بھیجے گئے قیامت کے ساتھ۔ تمہارے لئے ڈرانے والے عذاب شدید سے پہلے۔

عاقب اس لئے ہیں کہ وہ تمام انبیاء کے آخر میں آئے ہیں۔ اور ماحی اس لئے کہ اللہ تعالیٰ نے ہر اس آدمی کے گناہ مٹا دیئے جس نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی اتباع کی۔

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے چھ نام

۱۳۹۹:......ہمیں خبر دی علی بن احمد بن عبدان نے ان کو ابوبکر محمد بن احمد بن محمویہ نے ان کو جعفر بن محمد نے ان کو آدم نے ان کو لیث بن سعد نے ان کو خالد بن یزید نے ان کو سعید بن ابو ہلال نے، ان کو عقبہ بن مسلم نے پھر اس کو مذکورہ حدیث کو ذکر کیا۔

۱۴۰۰:......ہمیں خبر دی ہے ابوعبداللہ حافظ نے ان کو خبر دی ہے ابونصر فقیہ نے ان کو عثمان بن سعید دارمی نے ان کو زہیر بن حرب نے ان کو جریر نے ان کو اعمش نے ان کو عمر بن مرہ۔ ح۔ ہمیں خبر دی ابو اسحاق ابراہیم بن محمد بن ابراہیم طوسی فقیہ نے ان کو ابوحسن کارزی نے ان کو علی بن عبدالعزیز نے ان کو ابونعیم نے ان کو مسعودی نے ان کو عمرو بن مرہ نے ان کو ابوعبیدہ نے ان کو ابوموسیٰ نے فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ہمیں اپنے کئی نام بتایا کرتے تھے۔ اور فرماتے تھے کہ میں محمد صلی اللہ علیہ وسلم اور احمد صلی اللہ علیہ وسلم اور حاشر اور مقفی، اور نبی التوبہ۔ اور نبی الملحمۃ ہوں۔

دونوں روایتوں کے الفاظ برابر ہیں۔ سوائے اس کے کہ مسعودی کی روایت میں ہے۔ ہمارے سامنے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے لئے کئی نام ذکر فرمائے ان میں سے کچھ ہم نے یاد رکھے ہیں۔

اس کو مسلم نے روایت کیا ہے صحیح میں اسحاق بن ابراہیم سے انہوں نے جریر سے۔

(۱۳۹۸)......أخرجه مسلم (۱۸۲۸/۴)

(۱)......دلائل النبوة (۱۵٦/۱)

(۱۳۹۹)......أخرجه المصنف فی الدلائل (۱۵٦/۱) عن طریق اللیث بن سعد. به.

(۱۴۰۰)......دلائل النبوة (۱۵۷/۱)

وأخرجه مسلم (۱۸۲۸/۴)

دس اسماء رسول

امام بیہقی فرماتے ہیں کہ یہ دس اسماء گرامی ہیں جو کہ احادیث میں وارد ہوئے ہیں۔ ان میں سے دو نام محمد صلی اللہ علیہ وسلم اور احمد صلی اللہ علیہ وسلم یہ دونوں اسماء اعلام بن (اسم ذات ہیں) جس کے ساتھ دوسرے اشخاص سے ممتاز و منفرد کرنا مقصود ہوتا ہے۔

محمد صلی اللہ علیہ وسلم اور احمد صلی اللہ علیہ وسلم کا مفہوم

شیخ حلیمی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ۔ جو شخص ذرا سا بھی غور و فکر کرتا ہے وہ یہ بات اچھی طرح جان لیتا ہے کہ لوگوں کے جتنے بھی نام ہیں ان میں سے کوئی ایک نام بھی ایسا نہیں ہے جو حسن و خوبی اور فضل کو اس قدر جامع ہو جس قدر یہ دو نام محمد صلی اللہ علیہ وسلم اور احمد صلی اللہ علیہ وسلم حسن اور فضل کے جامع ہیں۔ اس لئے کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم وہ ہے جو اپنی تعریف کی انتہاء تک پہنچ جائے، اور حمد اسی موقع پر مدح کے مفہوم میں ہے۔ اور احمد وہ ہے جو حمد کا زیادہ حقدار ہو اور یہ بھی مدح ہے۔

ومحمد هو المبالغ فى حمده

واحمد هو لا حق با لحمد

۱۴۰۱:......ہمیں خبر دی ابوالحسین بن فضل قطان نے ان کو خبر دی عبداللہ بن جعفر نے ان کو یعقوب بن سفیان نے ان کو یحیٰی بن عبداللہ بکیر نے ان کو مغیرہ بن عبدالرحمٰن نے ان کو ابوالزناد نے ان کو اعرج نے ان کو حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اے اللہ کے بندو دیکھو تو سہی کہ اللہ قریش کے سب شتم اور لعنت کرنے کو مجھ سے کس طرح پھیرتے ہیں اور ہٹا دیتے ہیں؟ وہ لوگ گالیاں دیتے ہیں مذمم کو میں محمد صلی اللہ علیہ وسلم ہوں اور وہ لعنت بھی کرتے ہیں تو مذمم کو جب کہ میں محمد صلی اللہ علیہ وسلم ہوں۔

۱۴۰۲:......ہمیں خبر دی علی بن احمد بن عبدان نے ان کو خبر دی ہے احمد بن عبید نے ان کو یعقوب بن غیلان نے ان کو محمد بن صباح نے ان کو سفیان نے ان کو ابوزناد نے پھر مذکورہ حدیث کو انہوں نے ذکر کیا اپنی اسناد کے ساتھ سوائے اس کے کہ انہوں نے فرمایا کیا آپ لوگ تعجب نہیں کرتے کہ اللہ تعالیٰ مجھ سے قریش کی گالیوں اور برائی کرنے کو کس طرح مجھ سے ہٹاتے ہیں وہ مذمم کو گالیاں دیتے ہیں اور مذمم کو لعنت کرتے ہیں اور جب کہ میں محمد صلی اللہ علیہ وسلم ہوں۔

اس کو بخاری نے صحیح میں روایت کیا ہے علی بن عبداللہ سے انہوں نے سفیان سے۔

بعض اسماء رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی تفسیر و تشریح

حاشر کی تشریح:......اس کا مطلب ہے پہلا وہ شخص جو قبر سے زندہ کر کے اٹھایا جائے گا، اس کے بعد باقی لوگ جو آپ کے ماسوا ہیں وہ آپ کے بعد زندہ کر کے اٹھائے جائیں گے، اور آپ پہلے انسان ہوں گے جو میدان حشر کی طرف جن کو لے جایا جائے گا۔ پھر لوگ آپ کے بعد آپ کے پیچھے پیچھے ہوں گے۔

ماحی کی تشریح:......اس کی تفسیر بھی حدیث میں گذر چکی ہے (حاشر کا لفظی معنی ہے اکٹھا کرنے والا۔ اور ماحی کا معنی ہے مٹانے والا) اور یہ بات تو معلوم ہے کہ حاشر وماحی جمع کرنے والا گناہوں کو مٹانے والا اللہ تعالیٰ ہی ہے (یا کفر کو باطل کو مٹانے والا اللہ تعالیٰ ہے) تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی یہ صفات مجازاً ہیں حقیقتاً تو یہ صفات اللہ تعالیٰ کی ہیں اللہ تعالیٰ نے یہ صفات آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو اس لئے دیئے ہیں کہ آپ کے

(۱۴۰۱)......أخرجه ابن حبان (۱۴۹/۸ رقم ۶۴۲۹. الإحسان) من طريق عطاء بن ميناء عن أبي هريرة.

(۱۴۰۲)......أخرجه البخاري (۶/۵۵۴. ۵۵۵ فتح) عن علي بن عبدالله عن سفيان

حشر کو یعنی جمع کرنے کے لئے لے جانے کو سبب بنا دیا ہے آپ کے ماسوا کے اکٹھے کرنے کا اور آپ کی نبوت کو سبب بنا دیا ہے باطل کے بھاگنے کا خواہ وہ کفر ہو یا کفر کے سوا کچھ اور ہو، تو تقدیری طور پر ایسے ہوا جیسے کہ وہی حاشر ہیں اور وہی ماحی ہیں۔

مقفی کی تشریح:......مقفی کا معنی ہے متبع (اتباع کرنے والا)۔

ایک دوسرا احتمال:......احتمال ہے کہ مقفی سے مراد مقفی لابراہیم ہو یعنی ابراہیم علیہ السلام کی اتباع کرنے والا۔ اس لئے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو حکم ملا تھا کہ:

ان اتبع ملة ابراهيم حنيفًا (النحل ۱۲۳)

آپ یکسو ہو کر ابراہیم علیہ السلام کی اتباع کیجئے۔

دوسرا احتمال:......یہ بھی احتمال ہے کہ مقفی اور متبع سے مراد موسیٰ اور عیسیٰ اور ان کے علاوہ دیگر انبیاء بنی اسرائیل کا متبع مراد ہو اس لئے کہ آپ نے ان کی قوم کو ان کی اتباع کرنے سے اپنی اتباع کی طرف پھیر دیا۔ یا اس لئے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم یہودیت اور نصرانیت سے لوگوں کو حنفیہ سمحاء کی طرف پھیر دیا۔

عاقب کی تشریح:......بہر حال عاقب اور خاتم کی تفسیر حدیث میں گذر چکی ہے۔

نبی الرحمۃ کی تشریح:......یہ ہے کہ حدیث میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے وارد ہوا ہے آپ نے فرمایا:

انا رحمة مهداة

میں بطور تحفہ دی ہوئی رحمت ہوں۔

میں رحمت بنا کر بھیجا گیا ہوں

۱۴۰۳:......ہمیں خبر دی علی بن احمد بن عبدان نے ان کو خبر دی احمد بن عبید نے ان کو معاذ بن مثنی نے اور تمتام نے دونوں کو خبر دی یحییٰ بن معین نے ان کو مروان بن معاویہ بزاری نے ان کو یزید بن کیسان نے ان کو ابو حازم نے ان کو ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے وہ فرماتے ہیں کہ کہا گیا اے اللہ کے رسول آپ مشرکین کے خلاف بد دعا کیجئے آپ نے فرمایا:

انما بعثت رحمة ولم ابعث عذاباً

میں رحمت بنا کر بھیجا گیا ہوں عذاب بنا کر نہیں۔

یہ شاید اس لئے فرمایا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم ان لوگوں کے مسلمان ہو جانے کی امید رکھتے تھے۔

۱۴۰۴:......ہمیں خبر دی ہے ابو عبد اللہ حافظ نے ان کو ابو العباس اصم نے ان کو احمد بن عبد الجبار نے ان کو وکیع نے ان کو اعمش نے ان کو ابو صالح نے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

یاایها الناس انما انا رحمة مهداة

اے لوگو میں ہدیہ دی ہوئی رحمت ہو۔ یعنی میں تم لوگوں کو ہدیہ و تحفہ کے طور اللہ کی طرف سے عطا کیا گیا ہوں۔

امام بیہقی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں یہ حدیث مرسل ہے۔ (تابعی نے صحابی کا واسطہ ترک کر دیا ہے) اور اس کو زیادہ بن یحییٰ حسانی نے روایت کیا ہے۔ مالک بن سعیر سے انہوں نے اعمش سے موصولاً بیان کیا ہے (یعنی صحابی کا واسطہ بھی مذکور ہے) اس میں ابو ہریرہ کا ذکر ہے۔

(۱۴۰۳)......أخرجه البخاري في التاريخ كذا بالكنز (۳۱۹۹۷)

(۱۴۰۴)......أخرجه المصنف في الدلائل (۱/۱۵۷) عن طريق وكيع. به.

۱۴۰۵:......ہمیں اس کی خبر دی ہے ابوعبداللہ حافظ نے ان کو خبر دی ہے ابوبکر محمد بن جعفر تر کی نے ان کو ابراہیم بن ابو طالب نے ان کو ابو خطاب زیاد بن یحیٰ نے انہوں نے مذکورہ حدیث کو ذکر کیا ہے مگر اس کے آخر میں یہ نہیں کہا۔ یعنی میں تمہیں بطور تحفہ دیا گیا ہوں۔

اس کا مطلب یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے آپ کی بعثت اس لئے فرمائی کہ آپ کے ذریعہ اپنے بندوں پر رحم فرمائے اور آپ کی زبان کے ذریعے ان کو اندھیروں سے روشنی کی طرف نکالے جب اللہ تعالیٰ نے اس بارے میں ارشاد فرمایا جب ان پر احسان فرمایا۔

ارشاد فرمایا:

واذکروا نعمة اللّٰہ علیکم اذ کنتم اعداء فالف بین قلوبکم فاصبحتم بنعمته اخوانا

وکنتم علی شفا حفرة من النار فانقذکم منها (آل عمران ۱۰۳)

یاد کرو اللہ کی اس نعمت کو جب تم ایک دوسرے کے دشمن تھے پھر اس نے ہی تمہارے دلوں میں الفت پیدا کر دی پھر تم اس کے محض احسان سے باہم بھائی بھائی ہو گئے۔ اور تم لوگ جہنم کے کنارے پر تھے پھر اللہ ہی نے تم کو اس سے بچالیا۔

نبی التوبة کی تشریح:...... یہ اس لئے ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اللہ تعالیٰ کی طرف سے یہ خبر دی ہے کہ وہ اپنے بندوں کی توبہ قبول کرتے ہیں جب وہ توبہ کرتے ہیں خواہ ان کے گناہ بڑے ہوں یا چھوٹے ہوں۔ شاید پہلی شریعتوں کا معاملہ اس سہولت کا نہیں تھا اسی لئے آپ نے ارشاد فرمایا کہ:

انا نبی التوبة.

میں توبہ کی قبولیت اور سہولت کی بشارت دینے والا نبی ہوں۔

حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ کی وضاحت

۱۴۰۶:......ہمیں خبر دی ابوالحسین بن بشران نے ان کو اسماعیل بن محمد فار نے ان کو احمد بن منصور نے ان کو عبدالرزاق نے ان کو معمر نے ان کو ایوب نے ان کو ابن سیرین نے ان کو ابن مسعود نے وہ فرماتے ہیں۔ کہ ایک آدمی ہوتا تھا میرا خیال ہے کہ کہا تھا کہ بنی اسرائیل میں جب وہ گناہ کرتا تو صبح کو اس کے دروازے پر یہ لکھا ہوا ملتا کہ اس نے فلاں فلاں گناہ کیا ہے۔ اور اس گناہ کا کفارہ فلاں فلاں عمل ہے شاید کہ وہ گناہ زیادہ کرے یا وہ کفارے پر عمل کرے ابن مسعود فرماتے ہیں۔ میں اس بات کو پسند نہیں کرتا کہ اللہ تعالیٰ ہمیں وہی بات بنی اسرائیل والی اس قرآنی آیت کے بدلے میں عنایت کرے (بلکہ مجھے یہ آیت زیادہ محبوب ہے)

ومن یعمل سوء اویظلم نفسه ثم یستغفر اللّٰہ یجداللّٰہ غفوراً رحیماً. (النساء ۱۱۰)

جو شخص کسی برائی کا عمل کرتا ہے اور اپنے نفس پر ظلم کرتا ہے پھر وہ اللہ سے استغفار کرتا ہے وہ اللہ تعالیٰ کو بخشنے والا مہربان پائے گا۔

نبی الملحمة نبی الملاحم (جنگوں والا نبی)

”جنگ والا نبی“

شیخ حلیمی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا آپ نبی الملحمة اس لئے ہیں کہ اللہ تبارک وتعالیٰ نے آپ کے اوپر کفار کے ساتھ جہاد کرنا فرض کر دیا تھا۔ اور پھر اس جہاد کو اللہ تعالیٰ نے قیامت تک باقی رہنے والی شریعت بنا دیا۔ تمام شہر یا تو تلوار کی دھار سے یا تلوار کے خوف فتح ہوئے تھے۔ سوائے

(۱۴۰۵)......أخرجه المصنف فی الدلائل (۱۵۷/۱ و ۱۵۸) من طریق زیاد بن یحیی الحسنای.

(۱۴۰۶)......عزاه السیوطی فی الدر (۲۱۹/۲) إلی ابن جریر وعبد بن حمید والطبرانی والمصنف.

مدینہ منورہ کے وہ فتح ہوا تھا قرآن کے ساتھ۔

(نوٹ)...... یہ کہنا کہ تمام تلوار کی دھار یا خوف سے فتح ہوئے، یہ غلط ہے۔ بلکہ اسلام پوری دنیا میں اخلاق سے پھیلا ہے۔ البتہ تلوار اس لئے استعمال کی گئی تا کہ کفاروں کی شان وشوکت کو توڑے اور ان کی حکومتوں کا خاتمہ ہو۔ وہ مسلمانوں کی زیر نگین ہو کر رہیں۔ (از ابن شائق عفا اللہ عنہ)

۱۴۰۷:...... ہمیں خبر دی ابوطاہر فقیہ نے ان کو ابوعثمان عمر بن عبدالعزیز بصری نے ان کو ابوعبداللہ حافظ اور ابوذر محمد بن ابوالحسین بن ابوالقاسم اور عظ نے اور ابومحمد عبداللہ بن محمد حسن مہرجان نے کہتے ہیں کہ ہمیں حدیث بیان کی ہے ابوعبداللہ اور بن یعقوب حافظ نے دونوں کو محمد بن عبدالوہاب نے ان کو محمد بن حسن بن زبالہ نے ان کو مالک بن انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ان کو ہشام بن عروہ نے ان کو ان کے والد نے ان کو سیدہ عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ کہ تمام بستیاں تلوار کے ساتھ فتح ہوئی تھیں جب کہ مدینہ قرآن کے ساتھ فتح ہوا تھا۔

امام بیہقی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا

ہمیں خبر دی ابوعبداللہ نے۔ اس میں محمد بن حسن بن زبالہ مخزومی کا تفرد ہے۔

اور وہ اسی کے ساتھ معروف بھی ہے۔ اور حدیث ابوغزیہ انصاری سے بھی مروی ہے جو کہ مدینے کے قاضی ہیں وہ مالک سے روایت کرتے ہیں۔

امام بیہقی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ یہ حدیث اپنی سند کے راویوں کے ضعف کی وجہ سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ثابت نہیں ہے۔ واللہ اعلم۔

اور یہ مذکورہ لفظ ہمارے شیخ ابوعبداللہ کی حدیث کے ہیں۔ اور اسی طرح کہا ہے الفقیہ نے بصری سے اور یہ واقع ہوا ہے ابوذر اور مہرجانی کی روایت میں۔ یعنی یہ الفاظ آئے ہیں کہ مکہ فتح ہوا تھا تلوار کے ذریعہ اور مدینہ فتح ہوا تھا قرآن کے ذریعے۔

دونوں نے اس کو اکٹھے املاء پر محمول کیا ہے۔ اور محفوظ ابوعبداللہ کی روایت ہے۔

۱۴۰۸:...... ہمیں خبر دی ہے علی بن احمد بن عبدان نے ان کو احمد بن عبید صفار نے ان کو ابومسلم نے اور حسن بن سہل نے دونوں نے کہا۔

ہمیں حدیث بیان کی ہے ابوعاصم نے ان کو ابن عجلان نے ان کو ان کے والد نے ان کو حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرماتے ہیں کہ رسول اللہ نے فرمایا۔

کہ میرے نام اور میری کنیت کو جمع نہ کیا کرو۔ میں ابوالقاسم ہوں۔ اللہ تعالیٰ عطاء فرماتے ہیں اور میں تقسیم کرتا ہوں۔ یہ الفاظ ابومسلم کی حدیث کے ہیں۔

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی کنیت رکھنا ممنوع ہے

۱۴۰۹:...... ہمیں خبر دی ہے علی بن احمد بن عبدان نے ان کو خبر دی احمد بن عبید نے ان کو ابراہیم بن صالح نے ان کو عثمان بن ہیثم نے ان کو عوف نے ان کو ابن سیرین نے ان کو حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نہ تو میری کنیت کے ساتھ کوئی

(۱۴۰۷)...... رواہ المصنف فقط کما فی الکنز (۳۴۸۰۳)

(۱۴۰۸)...... دلائل النبوۃ (۱/۱۶۳) من طریق یعقوب بن سفیان و أبومسلم : إبراهیم بن عبداللہ عن أبی عاصم. به.

کنیت رکھے اور نہ ہی میرے نام کے ساتھ نام رکھا جائے۔
امام بیہقی فرماتے ہیں کہ ابوالقاسم کنیت رکھنے کی نہی مطلقاً اکثر ہے اور زیادہ صحیح ہے۔
احتمال ہے کہ منہی اس شخص کی طرف راجع ہو جو شخص دونوں کا یعنی نام اور کنیت کے درمیان جمع کرنا چاہے۔ (یعنی ابوالقاسم محمد صلی اللہ علیہ وسلم کسی کا نام رکھنا منع ہے۔)

فصل:......حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی پیدائش سے قبل اللہ تعالیٰ نے آپ کے ذکر کی اشاعت وتشہیر فرمائی

اللہ تعالیٰ نے حضرت موسیٰ بن عمران علیہ السلام کے ساتھ کلام کرتے ہوئے ارشاد فرمایا:

(۱)......ورحمتی وسعت کل شیئی فسا کتبها للذین یتقون ویؤ تون الزکوٰة والذین هم بایاتنا یؤ منون. الذین یتبعون الرسول النبی الامی الذی یجدونه مکتوباً عندهم فی التوراة والانجیل (الاعراف ۱۵۶)

میری رحمت ہر چیز پر محیط ہے میں لکھ رکھوں گا ان لوگوں کے لئے جو تقویٰ اختیار کریں گے اور زکوٰۃ ادا کریں گے اور وہ لوگ جو ہماری آیات کے ساتھ ایمان لائیں گے۔ جو لوگ نبی امی کی اتباع کریں گے جس کے بارے میں وہ توراۃ اور انجیل میں لکھا ہوا پاتے ہیں۔
اس آیت میں واضح طور پر مذکور ہے کہ رسول نبی امی کے بارے میں اہل کتاب نے لکھا ہوا پایا ہے۔

(۲)......واذ قال عیسیٰ بن مریم یا بنی اسرائیل انی رسول اللّٰه الیکم مصدقاً لما بین یدی من التوراة ومبشراً برسول یأتی من بعدی اسمه احمد (الصف ۶)

(وہ وقت یاد کیجئے) جب عیسیٰ بن مریم نے فرمایا اے بنی اسرائیل میں تمہاری طرف اللہ کا رسول ہو مجھ سے پہلے جو کتاب توراۃ اتری میں اس کی تصدیق کرتا ہوں اور میں اپنے بعد آنے والے رسول کی خوشخبری دیتا ہوں اس کا نام احمد ہوگا۔
اس آیت میں ہر سابق رسول کی زبان سے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے بارے میں اعلان ہے۔

(۳)......ورفعنالک ذکرک (انشراح ۴)

ہم نے آپ کا ذکر بلند کر دیا ہے۔
بعض تفاسیر میں یوں لکھا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو آپ کی پیدائش سے پہلے ہی شہرت عطا کی اور آپ کے تذکرے کو پہلے لوگوں میں اونچا فرمایا۔ اس سے پہلے کہ آپ کو پچھلے لوگوں میں رسول بنا کر بھیجا جاتا۔

توراۃ میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی صفات

۱۴۱۰:......ہمیں خبر دی ابوالحسین بن فضل قطان نے اور ان کو خبر دی ہے ابوسہل بن زیاد قطان نے ان کو قاسم بن نصر بزاز نے ان کو سریج بن نعمان نے۔ ان کو فلیح نے ان کو ہلال نے ان کو علی نے، ان کو عطا بن یسار نے وہ فرماتے ہیں کہ میں عبداللہ بن عمرو بن العاص سے ملا اور میں نے ان سے کہا کہ آپ مجھے توراۃ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی تعریف کے بارے میں بتائیے انہوں نے فرمایا جی ہاں اللہ کی قسم بے شک آپ کی تعریف توراۃ میں موجود ہے بعض وہ صفات جو قرآن میں ہیں۔ وہ اس طرح ہے۔ اے نبی بے شک ہم نے آپ کو بھیجا ہے گواہی دینے والا،

(۱۴۰۹)......أخرجه البخاري (۵۳/۸) وأبوداود (۴۹۶۵) من طريق محمد بن سيرين وأحمد (۴۵۵/۲) من طريق أبي زرعة كلاهما عن أبي هريرة.

بشارت دینے والا۔ ڈرانے والا اور حفاظت کرنے والا آپ میرے بندے ہیں آپ میرے رسول ہیں۔ میں نے آپ کا نام متوکل (اللہ پر بھروسہ کرنے والا) رکھا ہے آپ نہ ہی شور کرنے والے ہیں اور نہ ہی تندخو ہیں، اور نہ ہی بازاروں میں چلاّنے والے ہیں۔ اور نہ ہی برائی کا جواب برائی سے دیتے ہیں بلکہ آپ درگذر کرتے اور معاف کرتے ہیں۔ میں ان کو ہرگز وفات نہیں دوں گا جب تک کہ میں ان کے ساتھ کج شدہ ملت کو سیدھا اور درست نہ کردوں یعنی کہ سب لوگ یوں کہنے لگ جائیں لا الٰہ الا اللہ۔ اور میں آپ کے ذریعہ اندھی آنکھوں بہرے کانوں اور ہدایت سے عاری بند دلوں کو کھول دوں گا۔ عطا بن یسار کہتے ہیں کہ اس کے بعد میں حضرت کعب سے ملا میں نے ان سے سوال کیا۔ لہٰذا دونوں نے کہیں ایک حرف کا بھی اختلاف نہیں کیا تھا۔ ہاں صرف اتنی بات ہے کہ کعب فرماتے تھے۔ دونوں اندھی آنکھیں دونوں بہرے کان۔ اور بند شدہ دل (یہی فرق تھا)

اس کو بخاری نے اپنی صحیح میں روایت کیا ہے محمد بن سنان سے انہوں نے فلیح بن سلیمان سے۔ اور ہم نے اس کے شواہد ذکر کئے ہیں۔ اور وہ روایات بھی جو کعب الاحبار سے اور وہب بن منبہ وغیرہ سے نقل کی ہیں کتاب دلائل سے پانچویں جلد میں۔

۱۴۱۱:......ہمیں خبر دی ہے ابو منصور طاہر بن عباس بن منصور مروزی نے جو کہ مکہ مکرمہ میں مقیم تھے وہ کہتے تھے کہ ان کو خبر دی ابن مظفر بن موسیٰ بزاز نے ان کو ابو جعفر طحاوی نے ان کو حسین بن بکیر نے ان کو اسحاق بن سلیمان نے ان کو صالح بن سعید نے ان کو مقاتل بن حیان نے اللہ تعالیٰ کے اس ارشاد کے بارے میں۔

وما کنت بجانب الطور اذنادیناہ (القصص ۴۶)

اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم آپ کوہ طور کے کنارے موجود نہیں تھے جب ہم نے موسیٰ علیہ السلام کو پکارا تھا۔

وہ کہتے تھے کہ اس سے مراد ہے جس وقت ہم نے آپ کی امت کو پکارا حالانکہ وہ ابھی تک اپنے باپوں کی پشتوں میں تھے یہ کہ وہ تیرے ساتھ ایمان لے آئیں جس وقت آپ کی بعثت کی جائے گی۔

فصل:......حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی صورت اور آپ کی سیرت

ہم نے اپنی کتاب دلائل النبوۃ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے حلیہ مبارک کے بارے میں ابو ہالہ کی حدیث ذکر کی ہے اور ام معبد کی حدیث اور ان دونوں کے ماسواء رسول کی صفت کے بارے میں ذکر کی ہیں لہٰذا ہم نے یہاں ان میں سے بعض کی طرف اشارہ کریں گے۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا حلیہ مبارک

۱۴۱۲:......ہمیں خبر دی ابو زکریا بن ابو اسحٰق نے مزکی سے ان کو ابو الحسن احمد بن محمد بن عبدوس طرائفی نے ان کو عمر بن سعید داری نے ان کو قعنبی نے ان احادیث میں جو پڑھی گئیں مالک کے سامنے ربیعہ بن عبد الرحمٰن سے کہ انہوں نے سنا حضرت انس بن مالک سے وہ فرماتے تھے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نہ انتہائی لمبے تھے اور نہ ہی زیادہ چھوٹے قد کے تھے۔ نہ ہی آپ بالکل سفید رنگ تھے۔ اور نہ ہی گندم کے رنگ کے (بلکہ آپ سرخ سفید گندمی رنگ والے تھے) آپ کے سر کے بال نہ تو زیادہ گھونگھریالے تھے اور نہ بالکل سیدھے چھڑگ تھے (بلکہ دونوں چیزوں کا حسین امتزاج لئے ہوئے تھے۔) اللہ تعالیٰ نے آپ کی عمر کے چالیسویں سال کے آخر میں منصب رسالت کے ساتھ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو

(۱۴۱۰)......أخرجه البخاري (۳۴۲/۴. فتح) عن محمد بن سنان عن فليح بن سليمان. به.

وانظر دلائل النبوة (۳۷۳/۱. ۳۸۳)

(۱۴۱۲)......أخرجه البخاري (۵۶۴/۶ فتح) ومسلم (۱۸۲۴/۴) من طريق مالك.

بھیجا تھا۔ نبوت ملنے کے بعد آپ دس سال مکے میں رہے، اور مدینے میں دس سال رہے۔ اللہ تعالیٰ نے آپ کو ساٹھ سال کی عمر میں وفات دی اس وقت آپ کے سر اور داڑھی مبارک میں بیس بال بھی سفید نہیں تھے۔

بخاری و مسلم نے ان کو اپنی اپنی صحیح میں حضرت مالک کی روایت سے نقل کیا ہے۔

اور ہم نے اس کو روایت کیا ہے زبیر بن عدی سے انہوں نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے وہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم کی جب روح قبض کی گئی تو وہ اس وقت تریسٹھ سال کے تھے۔

حضور صلی اللہ علیہ وسلم اور ابوبکر رضی اللہ عنہ اور عمر رضی اللہ عنہ کی عمر میں مماثلت

۱۴۱۳:......ہمیں خبر دی ابوعبدالرحمٰن سلمی نے ان کو میرے دادا ابوعمرو اسماعیل بن نجید نے ان کو محمد بن عمار بن عطیہ نے ان کو محمد بن عمرو زنیج نے ان کو حکام بن سلم نے ان کو عثمان بن زائدہ نے زبیر بن عدی سے انہوں نے انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے وہ فرماتے ہیں کہ۔

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا جب انتقال ہوا اس وقت آپ تریسٹھ سال کے تھے اور حضرت ابوبکر صدیق جب فوت ہوئے وہ بھی تریسٹھ سال کے تھے۔ اور حضرت عمر جب فوت ہوئے وہ بھی تریسٹھ سال کے تھے۔

اس حدیث کو امام مسلم نے صحیح مسلم میں روایت کیا ہے زنیج سے اور زہری نے بھی اسی طرح کہا ہے حضرت عروہ سے حضرت عائشہ سے اور عمرو بن دینار سے اور ابوحمزہ سے ان کو ابن عباس سے حضرت ابن عباس نے دونوں روایتوں میں فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مکہ میں تیرہ سال رہے۔ اور عمار بن ابن ابوعمار نے کہا کہ حضرت ابن عباس سے ہے کہ پندرہ سال رہے۔

مگر ابوحمزہ کی روایت اور عمرو کی روایت سے زیادہ بہتر ہے محفوظ ہونے کے اعتبار سے۔

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا قد مبارک

۱۴۱۴:......ہمیں خبر دی ابوبکر محمد بن حسن بن فورک نے ان کو عبداللہ بن جعفر نے ان کو یونس بن حبیب نے ان کو ابوداؤد نے ان کو مسعودی نے ان کو عثمان بن عبداللہ ہرمز نے ان کو نافع بن جبیر نے ان کو حضرت علی بن ابوطالب رضی اللہ عنہ نے انہوں نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نہ تو زیادہ لمبے تھے نہ پستہ قد تھے، آپ کا سر بڑا تھا داڑھی گھنی تھی۔ ہتھیلیاں اور پاؤں فربہ تھے اور گوشت سے پر تھے رنگ آپ کا سرخ و سفید تھا۔ ہڈیوں کے جوڑ موٹے تھے۔ سینے سے ناف تک بالوں کی ایک لکیر تھی یا دھاری تھی آپ جب چلتے تو آگے کی جانب جھکے جھکے چلتے۔ جیسے آپ اوپر سے نیچے کی طرف چل رہے ہیں۔ میں نے آپ سے پہلے یا آپ کے بعد آپ جیسا شخص کوئی نہیں دیکھا۔

حضرت علی رضی اللہ عنہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا حلیہ یوں بیان کرتے ہیں

۱۴۱۵:......ہمیں خبر دی ابوالحسن علی بن محمد مقری نے ان کو حسن بن محمد بن اسحٰق نے ان کو محمد یوسف بن یعقوب نے ان کو محمد بن ابوبکر نے ان کو عیسیٰ بن یونس نے ان کو عمرو بن عبداللہ مولیٰ عفرہ نے وہ کہتے ہیں مجھے حدیث بیان کی ہے ابراہیم بن محمد نے اور وہ اولا علی المرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے فرمایا کہ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے وصف بیان کرتے تو یوں فرمایا کرتے تھے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم

(۱۴۱۳)......أخرجه مسلم (۱۸۲۵/۴) عن محمد بن عمرو.

(۱۴۱۴)......الحديث بنفس الإسناد في الدلائل (۲۵۱/۱) وأخرجه الترمذي (۳۶۳۷) وأحمد (۹۶/۱ و ۱۲۷) من طريق المسعودي وقال الترمذي: حسن صحيح.

نہ تو زیادہ لمبے تھے اور نہ چھوٹے تھے بلکہ لوگوں میں متوسط قامت کے تھے نہ بہت زیادہ گھونگھریالے بالوں والے نہ بالکل سیدھے بالوں والے بلکہ کچھ بل کھائے ہوئے تھے۔ آپ نہ تو بہت موٹے تھے۔ اور نہ ہی بالکل سوکھے دبلے تھے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا چہرہ اقدس گول تھا۔ سفید سرخی لئے ہوئے، آپ کی دونوں آنکھیں سیاہ تھیں۔ آپ کی پلکیں لمبی تھیں۔ ہڈیوں کے بیرے یعنی جوڑ موٹے تھے۔ آپ کے جسم پر بال نہ تھے۔ ہاں صرف سینے سے ناف تک بالوں کی ایک موٹی دھاری تھی دونوں ہتھیلیاں اور دونوں قدم گوشت کے بھرے ہوئے تھے۔ جب آپ چلتے تو (یوں آگے کو جھکتے ہوئے چلتے) جیسے بلندی سے نیچے اتر رہے ہوں اور جب آپ ادھر ادھر متوجہ ہوتے تو پورے جسم کے ساتھ گھوم جاتے۔ آپ کے دونوں کندھوں کے درمیان مہر نبوت تھی۔ آپ سب لوگوں میں کشادہ کف یعنی سخی تھی۔ اور زبان کے نہایت سچے تھے۔ اور سب لوگوں میں نرم لہجے والے تھے۔ اور اپنی قوم کے اعتبار سے سب سے باعزت تھے۔ اور سب سے زیادہ عہد داری کا پاس رکھنے والے تھے آپ کو جو شخص اچانک دیکھتا آپ کی وجاہت سے اس پر ہیبت طاری ہو جاتی۔ اور جو شخص آپ کو جان کر میل جول کرتا وہ آپ سے محبت کرتا۔ آپ کی صفت بیان کرنے والا ہر شخص یہ کہتا کہ میں نے آپ جیسا نہ پہلے کبھی دیکھا نہ اس کے بعد دیکھوں گا۔

۱۴۱۶:...... ہمیں خبر دی ہے ابو عبد اللہ حافظ نے ان کو احمد بن علی بن حسن نے ان کو ابو عیسیٰ ترمذی نے ان کو ابو جعفر نے ابن حسن اور علی بن محمد اور احمد بن عبدہ نے تینوں کہتے ہیں کہ ہمیں حدیث بیان کی ہے عیسیٰ بن یونس نے پھر انہوں نے اس کو اسناد کے ساتھ ذرایا۔ مذکور کی مثل مگر اس میں یہ الفاظ نہیں ہیں:

لم یکن بالطویل المفط و بالقصیر المتریة و الکند اجرو ذو مسربة.

ابو جعفر کہتے ہیں کہ میں نے اصمعی سے سنا وہ صفت ہی کی تفسیر میں کہتے تھے۔ المغط الذاهب طولا ممغط کا مطلب ہے لمبا ہونے میں زیادتی۔ اور قصیر المترو نکا مطلب ہے بعض کا بعض میں داخل ہونا چھوٹا ہونے کی وجہ سے مقصد ہے ٹھگنا ہونا بہت چھوٹا ہونا جو برا لگے۔ اور قطط وہ جس کے بال میں سخت گھونگھریالہ پن ہو۔ اور وہ آدمی جس کے بال میں تھوڑا سا بل ہو۔ اور مطھر اور باذن زیادہ گوشت والا۔ اور مکلثم، گول چہرے والا اور مشذب جس کی پیشانی پر سرخی ہو۔ اور دعج آنکھوں کی شدید سیاہی والا۔ اور الاھدب لمبی بھنوؤں والا۔ اور الکند مجتمع کندھوں والا۔ اور منصربة باریک بال یعنی بالوں کی باریک لکیر جیسے کوئی باریک اسٹک ہے چمک ہے، سینے سے ناف تک۔ اور شثن ہاتھوں پیروں کی موٹی انگلیوں والا اور تقلع کا مطلب قوت کے ساتھ چلنے والا اور الصبب کا مطلب ہے جھکتے ہوئے چلنے والا۔

کہتے ہیں مائل ہوا ہے جھکنے یا لڑھکنے کی طرف جلیل المشاش اس سے مراد ہے کندھوں یا جوڑوں کے سرے اور العشیر ہ صحبۃ۔ صحبت اور دوستانہ تعلق، اور البدیھۃ کا مطلب ہے اچانک اور کہتے ہیں۔ بدھتہ بامر ای ملجأتہ۔ بداھت کے ساتھ میں نے فلاں کام کیا ہے یعنی اس کو اچانک کیا ہے۔

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا چہرۂ انور

۱۴۱۷:...... ہمیں خبر دی ابو بکر بن فورک نے اُن کو عبد اللہ بن جعفر نے ان کو یونس بن حبیب نے ان کو ابو داؤد نے ان کو زھیر نے ان کو ابو اسحٰق نے وہ کہتے ہیں کہ حضرت براء سے کہا گیا تھا کیا رسول اللہ کا چہرہ تلوار کی مثل تھا انہوں نے کہا کہ نہیں بلکہ سورج کی مثل تھا۔

(۱۴۱۵)......أخرجه الترمذي (۳۶۳۸) من طريق عيسى بن يونس. به.

(۱)......في شمائل الرسول. ابن كثير: أجرد ذومسربة ص ۵۱ ط الأدبية العربية.

(۲)......المصدر السابق. "في" ص ۵۱.

(۱)......في الشمائل لابن كثير (معرفة) ص ۵۱

(۱۴۱۶)......أخرجه الترمذي (۳۶۳۸) من طريق عيسى بن يونس. به وقال الترمذي: حسن غريب ليس إسناده بمتصل.

اس کو بخاری نے روایت کیا ہے اپنی صحیح میں ابو نعیم سے انہوں نے زہیر سے اور اس کو نقل کیا ہے مسلم نے حضرت جابر بن سمرہ کی حدیث سے علاوہ ازیں انہوں نے کہا ہے، نہیں بلکہ مثل سورج کے اور چاند کے گول تھا۔

امام احمد رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا

امام احمد نے فرمایا کہ ہم نے ایک دوسری روایت میں جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ انہوں نے کہا کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو چاندنی رات میں دیکھا اور آپ نے سرخ پوشاک یا سرخ رنگ کی چادر زیب تن فرما رکھی تھی میں آپ کی طرف دیکھنے لگا کبھی میں آپ کو دیکھوں اور کبھی میں چاند کو دیکھوں لہذا وہ میری نگاہ میں چاند سے زیادہ خوبصورت تھے۔

۱۴۱۸:.....ہمیں خبر دی ہے ابو طاہر فقیہ نے ان کو ابو حامد بن بلال نے ان کو محمد بن اسماعیل احمسی نے ان کو محاربی نے ان کو اشعث نے ان کو ابو اسحٰق نے جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ سے فرمایا کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا انہوں نے اس آخری حدیث کو ذکر فرمایا۔

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے سر اور داڑھی کے بال سیاہ وسفید تھے

۱۴۱۹:.....اور ہمیں خبر دی ہے ابو علی اور روذباری نے ان کو حسین بن حسن بن ایوب نے ان کو یحییٰ بن ابو مسرۃ نے ان کو خلاد بن بل یحییٰ نے ان کو اسرائیل نے سماک بن جرب انہوں نے جابر بن سمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے وہ فرماتے ہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے سر اور داڑھی کے سامنے کے بال سفید سیاہ ملے ہوئے تھے آپ جب تیل لگاتے تو ظاہر نہیں ہوتے تھے۔

آپ کے بال جب خشک ہو کر بکھرتے تو ظاہر ہوتے تھے اور آپ کی داڑھی کے بال گھنے تھے۔

ایک آدمی نے کہا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا چہرہ تلوار کی مانند تھا۔

جابر نے فرمایا کہ نہیں بلکہ چاند سورج کی مثل گول تھا۔

جابر فرماتے ہیں کہ میں نے آپ کے کندھا ، کے پاس آپ کی مہر نبوت کو دیکھا کبوتری کے انڈے کی مثل۔ آپ کے جسم کی مثل تھی۔

اس کو مسلم نے صحیح میں نقل کیا ہے دوسرے طریقے سے اسرائیل سے۔

۱۴۲۰:.....ہمیں خبر دی ابو عبداللہ حافظ نے ان کو ابو سعید احمسی نے ان کو حسن بن حمید نے ان کو ابراہیم بن منذر نے ان کو عبداللہ بن موسیٰ بن ابراہیم بن محمد بن طلحہ بن عبید اللہ تیمی نے ان کو اسامہ بن زید نے ان کو ابو عبیدہ بن محمد بن عمار بن یاسر نے وہ فرماتے ہیں۔ کہ میں نے ربیع رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کہا میرے لئے آپ رسول اللہ کی صفت بیان فرمائیے انہوں نے فرمایا۔

اے بیٹے اگر آپ ان کو دیکھتے تو بس آپ سورج طلوع ہوتا دیکھتے (جیسے سورج طلوع ہو رہا ہے۔)

(۱۴۱۷).....أخرجه البخاري (۶/۵۶۵. فتح) عن أبي نعيم. به.

(۱۴۱۸).....أخرجه الترمذي (۲۸۱۱) من طريق أشعث. به.

وقال الترمذي: هذا حديث حسن غريب لانعرفه إلا من حديث الأشعث.

(۱۴۱۹).....أخرجه مسلم (۱۸۲۳/۴) من طريق عبيدالله عن إسرائيل. به.

(۱۴۲۰).....أخرجه المصنف في الدلائل (۱/۲۰۰) من طريق عبدالله بن موسى التيمي. به.

وقال الهيثمي في المجمع (۸/۲۸۰) رواه الطبراني في الكبير والأوسط ورجاله ثقوا.

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے جسم مطہر کی خوشبو

۱۴۲۱:......ہمیں خبر دی ہے، ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوالحسن علی بن محمد بن بختویہ نے ان کو ابومسلم نے ان کو حجاج بن منہال نے ان کو حماد بن سلمہ نے ان کو ثابت نے ان کو حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم۔

گلاب کے رنگ والے تھے۔ آپ کا پسینہ موتیوں کی مانند ہوتا تھا۔ آپ جب چلتے تو آگے کو جھک جھک کر چلتے اور میں نے کوئی موٹا یا باریک ریشم آپ کی ہتھیلیوں سے زیادہ نرم نہیں چھوا اور میں سے آپ کے جسم مطہر کی خوشبو سے زیادہ پاکیزہ خوشبو کبھی نہیں سونگھی نہ کستوری نہ ہی کوئی اور اس کو مسلم نے روایت کیا ہے حماد کی حدیث سے۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں

۱۴۲۲:......ہمیں خبر دی محمد بن عبداللہ حافظ نے ان کو علی بن حمشاد نے ان کو محمد بن ایوب نے ان کو ابوربیع نے ان کو حماد بن زید نے ان کو ثابت نے ان کو حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرماتے ہیں کہ میں نے دس سال تک حضور کی خدمت کی ہے مجھے حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے کبھی اف تک نہیں کہا۔ اور مجھے کسی ایسے کام میں جو خادم کرتے ہیں اس پر یہ کبھی نہیں کہا کہ یہ کیوں کیا۔ یا ایسا کیوں نہیں کیا۔ اس کو مسلم نے صحیح میں ابوربیع سے روایت کیا ہے۔

حضور صلی اللہ علیہ وسلم خوبصورت، سخی اور بہادر تھے

۱۴۲۳:......ہمیں خبر دی ابوالحسین بن فضل نے ان کو عبداللہ بن جعفر نے ان کو یعقوب بن سفیان نے ان کو سلیمان بن حرب نے اور سعید نے دونوں کہتے ہیں ان کو حدیث بیان کی ہے حماد نے ان کو ثابت نے ان کو حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے وہ فرماتے ہیں۔

حضور سب لوگوں میں سے زیادہ خوبصورت تھے۔ سب لوگوں سے زیادہ سخی تھے سب لوگوں سے زیادہ بہادر تھے۔

اس کو بخاری نے روایت کیا سلیمان سے اور مسلم نے سعید بن منصور سے اور ہم نے ان کو روایت کیا ہے۔

ابوانس سے انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے وہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سب لوگوں سے زیادہ خوبصورت تھے۔

۱۴۲۴:......ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوالفضل بن ابراہیم نے ان کو احمد بن سلمہ نے ان کو اسحٰق بن ابراہیم نے اور ہناد بن سری نے دونوں کہتے ہیں ان کو خبر دی ہے ابومعاویہ نے ان کو ھشام بن عروۃ نے اپنے والد سے ان کو سیدہ عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرماتی ہیں کہ میں نے نہیں دیکھا کہ حضور نے کبھی کسی خادم کو مارا ہو یا کسی بھی شئی کو کبھی کچھ مارا ہو مگر یہ کہ جہاد فی سبیل میں مارا ہوگا اور کسی سے کچھ تکلیف آپ کو پہنچی ہو اور آپ نے اس سے انتقام لیا ہو مگر یہ کہ اللہ کے لئے ہو جب اللہ کو کوئی کچھ کہتا تو اس سے انتقام لیتے تھے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو جب کبھی کوئی امر درپیش آتے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم ہمیشہ ان میں سے آسان امر کو اختیار کرتے تھے مگر یہ کہ وہ گناہ کو نہیں لیتے تھے جب کوئی امر گناہ ہوتا تو اس سے سب سے زیادہ دور جاتے تھے اس کو مسلم نے صحیح میں ابوبکر سے اس نے ابومعاویہ سے روایت کیا ہے۔

(۱۴۲۱)......أخرجه مسلم (۱۸۱۵/۴) من طريق حماد. به.

(۱)......في الصحيح ولا شممت مسكة ولا عنبرة أطيب من رائحة رسول الله صلى الله عليه وسلم. الشعب ص ۱۷۳ ح ۵.

(۱۴۲۲)......أخرجه مسلم (۱۸۰۴/۴) عن سعيد بن منصور وأبي الربيع عن حماد بن زيد. به.

(۱۴۲۴)......أخرجه مسلم (۱۸۱۵۴) عن أبي كريب عن ابن معاوية. به.

حضور کی سیرت قرآن تھا

١٤٢٥:......ہمیں خبر دی ابوالحسین بن فضل نے ان کو عبداللہ بن جعفر نے ان کو یعقوب بن سفیان نے ان کو عمرو بن عامر نے ان کو ابو عمرو نے وہ کہتے ہیں کہ ہم سے بیان کیا ہمام نے ان کو قتادہ نے ان کو زرارہ بن ابی اوفی نے ان کو سعد بن ہشام بن عامر انصاری نے انہوں نے اس کو حدیث بیان کیا ہے وہ کہتے کہ میں نے کہا۔ اے ام المؤمنین (یعنی عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا) مجھے رسول اللہ کا خلق اور آپ کی سیرت بیان فرمائیں۔ انہوں نے فرمایا کہ کیا آپ قرآن نہیں پڑھتے ہیں؟ میں نے عرض کیا جی ہاں پڑھتا ہوں۔ فرمایا کہ آپ کا خلق قرآن تھا۔ یعنی آپ کی سیرت قرآن تھی۔

اس کو مسلم نے صحیح میں روایت کیا ہے۔

١٤٢٦:......ہم نے روایت کی ہے حسن سے انہوں نے سعد بن ہشام سے وہ فرماتے ہیں کہ میں نے سیدہ عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے سوال کیا کہ رسول اللہ کا اخلاق کیسا تھا؟ سیدہ عائشہ نے جواب دیا کہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

وانک لعلی خلق عظیم (القلم ٤)

اور بے شک آپ اخلاق (حسنہ) اعلیٰ درجے پر ہیں۔

ہمیں خبر دی ابوالحسین بن فضل نے ان کو عبداللہ بن جعفر نے ان کو یعقوب نے ان کو عبداللہ بن عثمان نے ان کو عبداللہ بن مبارک نے ان کو المبارک نے ان کو حسن نے پھر انہوں نے مذکورہ حدیث کو ذکر فرمایا۔

١٤٢٧:......ہم نے روایت کی ہے یزید بن بابنوس سے کہ انہوں نے سیدہ عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے سوال کیا تھا ان کے بارے میں سیدہ نے فرمایا۔

آپ سورۃ مؤمنون پڑھئے۔ انہوں نے پڑھنا شروع کیا یہاں تک دس آیات تک پہنچ گئے تو سیدہ نے فرمایا:

ھکذا کان خلقه

آپ کا اخلاق ایسا تھا یا آپ کی عادات ایسی تھیں۔

١٤٢٨:......ہم نے روایت کی ہے ابو درداء رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کہ انہوں نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے اخلاق کے بارے میں سوال کیا، سیدہ نے فرمایا:

کان خلقه القران یرضی لرضاه ویسخط لسخطه

آپ کا اخلاق قرآن کے مطابق تھا وہ اللہ کی رضا کے لئے خوش ہوتے تھے۔ اور اللہ کی ناراضگی کے لئے ناخوش ہوتے تھے۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا پسینہ بہترین خوشبو تھا

١٤٢٩:......ہمیں خبر دی ہے ابو عبداللہ حافظ نے ان کو ابوالعباس محمد بن یعقوب نے ان کو محمد بن اسحٰق صنعانی نے ان کو ابوالنصر نے ان کو سلیمان بن مغیرہ نے ان کو ثابت نے ان کو حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرماتے ہیں کہ رسول اللہؐ ہمارے پاس تشریف لائے اور ہمارے ہاں آپ نے قیلولہ کیا (دوپہر کو سوئے) اور آپ کو پسینہ آ گیا چنانچہ میری والدہ ایک شیشی لائیں اور اس میں آپ کا پسینہ جمع کرنے لگیں۔ لہذا حضور صلی اللہ

(١٤٢٥)......أخرجه مسلم (١/ ٥١٢، ٥١٤) من طريق قتادة. به أثناء حديث طويل.

(١٤٢٧)......أخرجه الحاكم (٢/ ٣٩٢) والمصنف فى الدلائل (١/ ٣٠٩) من طريق يزيد بن بابنوس. به. وصححه الحاكم ووافقه الذهبى.

علیہ وسلم بیدار ہو گئے اور فرمانے لگے۔ اے ام سلیم آپ یہ کیا کر رہی تھیں، بولی یہ آپ کا پسینہ ہے ہم اس کو اپنی خوشبو میں شامل کریں گے اور وہ سب سے بہتر خوشبو ہو گی۔

ثابت نے کہا کہ حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں میں نے رسول اللہ کی خوشبو سے زیادہ پاکیزہ خوشبو کبھی نہیں سونگھی نہ عنبر کی اور نہ کسی مشک کی۔ اور میں نے کوئی باریک یا موٹا ریشم رسول اللہ کے جسم سے زیادہ نرم کبھی نہیں چھوا۔ وہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی دس سال تک مدینہ میں خدمت کی جب کہ میں لڑکا تھا۔ کسی بھی کام کے کرنے پر مجھے کبھی آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اُف نہیں کہا۔ اور یہ بھی نہیں کہا یہ کیوں کیا؟ اور یہ بھی نہیں کہا کہ کیوں نہیں کیا؟

حضور صلی اللہ علیہ وسلم جب صبح کی نماز پڑھ لیتے تھے۔ خدام برتن لے کر آ جاتے ان میں پانی ہوتا تھا۔ چنانچہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم سب کے برتن میں اپنا ہاتھ مبارک ڈبو دیتے تھے۔ بسا اوقات صبح سردی میں برتن لے کر آتے تھے تب بھی آپ صلی اللہ علیہ وسلم اپنا ہاتھ اس میں ڈبو دیتے تھے۔

یہ احادیث صحیحہ میں صحیح بخاری میں نقل ہوئی ہیں علاوہ ازیں ہم نے ان کو اس جگہ کے سوا بھی ذکر کیا ہے۔

ابو ہالہ تیمی حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا حلیہ یوں بیان کرتے ہیں

۱۴۳۰:..... ہمیں خبر دی ابو عبداللہ حافظ نے ان کو ابو سعید احمد بن محمد بن عمرو احمسی نے اپنی اصل کتاب سے ان کو حسین بن حمید بن ربیع خمی نے ان کو ابو غسان نے مالک بن اسماعیل نہدی نے جن کو جمیع بن عمر بن عبدالرحمٰن عجلی نے ان کو ایک آدمی نے مکہ میں ابن ابو ہالہ تیمی سے اور وہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا حلیہ مبارک بہت کثرت کے ساتھ بیان کیا کرتا تھا میں چاہتا تھا کہ مجھے بھی اس میں سے کچھ بیان کرے تا کہ میں اس کو محفوظ کروں چنانچہ اس نے فرمایا۔

کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بڑے بزرگ تھے صحت مند تھے آپ کا چہرہ ایسا چمکتا تھا جیسے چودھویں کا چاند چمکتا ہے درمیانے قد سے بڑے اور بہت لمبے سے چھوٹے تھے۔ سر مبارک بڑا تھا، ہلکے گھونگھریالے بالوں والے تھے، اگر بالوں کی کوئی لٹ بکھرتی تو الگ ہو جاتے ورنہ آپ کے بال آپ کے دونوں کانوں کی دونوں لو سے تجاوز نہیں کرتے تھے اس وقت آپ کے بال وفرہ کہلاتے تھے۔ آپ گلاب کے رنگ والے تھے، کشادہ ماتھے والے تھے، خوبصورت بھنوؤں والے تھے بھنویں مکمل تھیں بٹی ہوئی یا سر کی ہڈی تک پہنچی ہوئی نہیں تھیں۔ دونوں کے درمیان پسینہ ہوتا جس سے غصہ پہچانا جاتا اونچی ناک والے تھے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا نور آپ کے اوپر رہتا تھا۔ اونچی گردن والے۔ گھنی داڑھی والے، نرم رخسار والے۔ مضبوط منہ والے، خوبصورت چمکیلے، کشادہ دانتوں والے، آپ سینے کے بالوں کی باریک دھاری والے تھے، آپ کی گردن خوبصورت لمبی تیلی خون کی سرخی اور چاندی کی صفائی لئے ہوئے تھی۔

مناسب صحت مند جسم والے خوبیوں والے تھے، ہتھیلیاں اور تلوے بھرے ہوئے، روشن اور منفرد تھے۔ پسلیوں سے ناف تک ملے ہوئے بالوں کے خط والے تھے سینہ اور پیٹ صاف تھا۔ بس وہی بال تھے۔ جودھاری دار تھے۔ کندھے اور کلائیاں بالوں سے آراستہ تھی اونچے سینے والے تھے (کہنیوں کا اندرونی جوڑ لمبا تھا پہنچے کا جوڑ طویل تھا۔ ہتھیلیاں کشادہ تھیں کلائی اور پنڈلی کی ہڈیاں سیدھی تھیں اور پورا جسم سیدھا تھا دونوں ہاتھ اور دونوں پیر گوشت سے پُر تھے انگلیاں کشادہ تھیں تلووں کے خلا کا (جو حصہ زمین سے نہیں لگتے) بھرے ہوئے تھے۔ دونوں قدم پورے

(۱۴۲۹)..... أخرجه مسلم (۱۸۱۵/۴) عن زهير بن حرب هاشم بن القاسم أبو النضر. به.

(۱)..... من القيلولة.

زمین پر لگتے تھے۔ان سے پانی کے چشمے پھوٹتے (جب پانی میں رکھتے تو برکت ہوجاتی) جب آپ اپنی جگہ سے مڑتے تو پورے پورے ہٹتے تھے۔قوت اوراعتدال سے چلتے تھے،نرمی اور وقار سے چلتے تھے جب چلتے تو تیز تیز چلتے ایسے لگتا جیسے اونچائی سے نیچے آرہے ہوں۔جب کسی کی طرف متوجہ ہوتے تو پورے جسم سمیت متوجہ ہوتے۔نگاہیں نیچی رکھتے تھے آسمان کی طرف دیکھنے سے زیادہ زمین کی طرف دیکھتے۔کسی کو دیکھتے تو بنظر توجہ دیکھتے۔جو سامنے ملتا اس کے ساتھ سلام کرنے میں آپ خود پہل فرماتے۔

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا انداز گفتگو

فرماتے ہیں کہ میں نے سوال کیا آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے میرے لئے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا نطق بیان کیجئے؟

انہوں نے جواباً فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مسلسل دکھوں اور غموں والے ہمیشہ سوچ فکر کرنے والے تھے (آپ کی زندگی محنت ومشقت سے عبارت تھی) وہاں راحت وآرام نام کی کوئی شئی نہیں تھی۔بغیر ضرورت کے کلام نہیں فرماتے تھے۔طویل خاموشی رکھتے تھے۔کلام کا آغاز اور اختتام دونوں فصاحت کے ساتھ کرتے تھے۔اور جامع کلمات اور جدا جدا کلمات ارشاد فرماتے تھے۔نہ زیادہ گوئی کرتے نہ کم الفاظ بولتے تھے۔آپ نرم خو تھے۔نہ موٹے تھے نہ ہی پتلے تھے اللہ کی نعمت کو بڑا قرار دیتے خواہ وہ چھوٹی بھی ہوتی۔اور اللہ کی نعمتوں میں سے کسی شئی کو برا نہیں کہتے تھے۔اور ذائقہ والی چیزوں کے ذائقہ کو برا نہیں کہتے تھے۔اور نہ ہی بدذائقہ کی توہین کرتے اور اس کے علاوہ دوسری روایت میں ہے کہ آپ ذائقوں کے دلدادہ نہیں تھے۔اور نہ ہی ان کے مداح تھے۔دنیا اور اور دنیاوی مفاد کے لئے غصہ نہیں کرتے تھے۔جب اس کا حق ادا کیا جائے۔کوئی شخص نہیں جانتا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو کسی پر غصہ آیا ہو اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے بدلہ لیا ہو۔اپنی ذات کے لئے کبھی ناراض نہیں ہوتے تھے۔اور نہ اپنے لئے کبھی انتقام لیتے تھے۔آپ صلی اللہ علیہ وسلم جب اشارہ کرتے تو پورے ہاتھ سے اشارہ کرتے تھے۔جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم تعجب کرتے تو ہاتھ کو پلٹتے تھے۔جب بات کرتے تو ہاتھ بھی ساتھ استعمال کرتے۔اپنی دائیں ہتھیلی اپنے بائیں انگوٹھے کے اندر والے حصے پر مارتے تھے۔جب کسی سے ناراض ہوتے تو منہ پھیر لیتے اور یوں اس کو ہوشیار کردیتے۔جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم خوش ہوتے تو اپنی نگاہیں نیچی کر لیتے تھے۔آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا ہنسنا آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے تبسم پر ظاہر اور واضح ہوجاتا۔غیر ضروری امور کے درپے ہونے سے رک جاتے تھے کہتے ہیں حسین نے اس تفصیل کو ایک زمانے تک بیان نہ کیا چھپائے رکھا فقیر کو بیان کیا پھر میں نے ان کو یہ حاجت بیان کی اور میں نے اس کو اس کی طرف اپنے آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے سبقت کرنے والا پایا۔انہوں نے پوچھا کہ آپ نے ان کو کس سے پوچھا تھا تو میں نے ان کو یہ بتایا کہ انہوں نے اپنے والد سے پوچھا تھا۔آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے داخل ہونے کے بارے میں آپ کے بیٹھنے اور نکلنے کے بارے میں آپ کی شکل وصورت کے بارے میں سب کچھ بیان کیا اس میں سے کچھ بھی نہ چھوڑا۔

کہتے ہیں کہ حسین نے کہا میں نے اپنے والد سے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے آنے اور داخل ہونے کے بارے میں پوچھا تھا انہوں نے جواباً کہا کہ آپکے دخول کی تو حضور کو اپنے نفس کے لئے اجازت تھی آپ جب اپنے گھر آجاتے تھے۔

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے گھریلو اوقات چار حصوں میں منقسم تھے

آپ کے اوقات چار حصوں میں تقسیم تھے:

(۱)......ایک حصہ اللہ تعالیٰ کے لئے۔

(۲)......ایک حصہ آپ کے اہل وعیال کے لئے۔

(۳)......ایک حصہ آپ کی اپنی ذات کے لئے۔

(۴)......اس کے بعد آپ اپنے حصہ وقت کو اپنے اور لوگوں کے درمیان تقسیم کرتے تھے۔

پھر بھی وقت کو سب لوگوں پر عام ہوں یا خاص ہوں سب پر خرچ دیتے تھے ان سے ٹائم کچھ بھی بچا کر نہ رکھتے تھے۔اور آپ کی معیشت اس طرح تھی کہ وقت کا جو حصہ آپ کے اپنے لئے ہوتا اس میں اہل فضل کے لئے ایثار کا ہونا آپ کی اجازت کے ساتھ۔ پھر آپ اس وقت کو دین میں ان کے فضل کے مطابق تقسیم کرتے تھے ان میں سے بعض کی ایک حاجت ہوتی بعض کی دو حاجات ہوتیں بعض کی بہت ساری حوائج ہوتیں۔ پھر حضور صلی اللہ علیہ وسلم ان کے ساتھ مشغول و مصروف رہتے اور ان کو بھی مصروف رکھتے۔ ان امور میں ان لوگوں کی اصلاح فرماتے تھے اور وقت کی اصلاح فرماتے اور ان کے مسائل ان سے پوچھتے اور ان کو آپ صلی اللہ علیہ وسلم خبر دیتے جو ان کے حق میں مناسب ہوتی۔اور ان سب سے یہ فرماتے جاتے کہ موجود لوگ غیر موجود لوگوں تک بات پہنچائیں۔ جو انسان اپنی حاجت مجھ تک نہیں پہنچا سکتا وہ آپ لوگ مجھ تک پہنچاؤ۔اس لئے کہ جو شخص کسی کی حاجت بادشاہ تک پہنچائے جو خود نہیں پہنچا سکتا۔ اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اس کو ثابت قدم رکھے گا۔صرف اسی کو جو صرف اللہ کو یاد کرتا ہے۔اس کے علاوہ کسی کی بات قابل قبول نہیں۔آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس لوگ بھوکے اور پیاسے آتے اور سیراب ہو کر چلے جاتے۔

راوی کہتے ہیں کہ میں نے ان سے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے نکلنے اور چلے جانے کی بابت پوچھا کہ اس میں آپ کیا کرتے تھے؟

انہوں نے جواب دیا کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم اپنی زبان کو (غیر ضرری بات سے) محفوظ کر کے رکھتے تھے صرف بامقصد بات میں استعمال کرتے آپ لوگوں کو جوڑتے تھے ان کو جدا نہیں کرتے تھے ان میں تفریق نہیں کرتے تھے۔ یا یوں کہا تھا کہ ان میں تفریق نہیں ڈالتے تھے ابو غسان کو شک ہوا ہے۔اور آپ ہر قوم کے باعزت کی عزت کرتے تھے اور اسی کو ان کا والی اور ذمہ دار بناتے تھے۔

اور لوگوں کو انتباہ فرماتے تھے اور خود بھی ان سے بچتے اور محفوظ رہنے کی کوشش کرتے تھے۔ایسا بھی نہیں کرتے تھے کہ (سزا دے کر) کسی کی کھال ادھیڑ دیں۔اور آپ اپنے ساتھیوں کے حالات معلوم کرتے۔اور لوگوں سے ان کے معاملات پوچھتے پھر آپ اچھے کو اچھا کہتے اور اس کی تائید کرنے اور برے کی برائی کرتے یا بری بات کو برا قرار دیتے اور اس کی تائید نہ فرماتے آپ معاملے میں اعتدال اور میانہ روی اختیار کرتے۔ اور لوگوں کو غافل نہ رہنے دیتے اس خوف سے کہ وہ بالکل ہی غافل نہ ہو جائیں یا اکتا نہ جائیں۔ ہر حال کے لئے آپ کے پاس تیاری ہوتی تھی۔آپ حق و سچ سے کچھ کوتاہی نہیں کرتے تھے اور حق سے تجاوز بھی نہیں کرتے تھے۔ جو لوگ آپ کے اردگرد تھے یعنی صحابہ کرام وہ بہترین لوگ تھے۔حضور کے نزدیک افضل تھے اور ان کے لئے نصیحت عام تھی اور حضور کے نزدیک ان کا مرتبہ عظیم تھا۔غم خواری کے اعتبار سے سب سے اور ایک دوسرے کی تائید کے اعتبار سے وہ سب سے زیادہ خوبصورت تھے۔

میں نے اس سے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی بیٹھک کے بارے میں پوچھا

میں نے اس سے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی بیٹھک کے بارے میں پوچھا تو اس نے جواب دیا کہ حضور جب مجلس میں بیٹھتے یا مجلس برخاست کرتے تو دونوں باتیں اللہ کے ذکر پر ہوتیں اور کئی کئی جگہ وطن بنانے سے منع فرماتے تھے اور خود بھی نہیں بناتے تھے۔اور اہل مجلس کے ہر فرد کو اس کا حق دیتے تھے (یعنی سب کو بات کرنے کا موقع دیتے یا تو خود سب سے بات کرتے۔) آپ کی محفل میں بیٹھنے والا کوئی بھی یہ نہیں سوچ سکتا تھا کہ آپ کی نظر میں میری عزت کم اور فلاں کی زیادہ ہے۔ جو شخص آپ کے ساتھ ہم نشینی کرتا یا کسی حاجت میں آپ سے ملتا تو آپ صبر کرتے یہاں تک کہ وہ خود چلا جائے (کبھی اس کو منع نہیں کرتے تھے) جو شخص آپ سے اپنی کسی حاجت کا سوال کرتا اس کو خالی نہیں لوٹاتے تھے یا تو وہ چیز

دے کر یا نرم بات کہہ کر لوٹاتے۔آپ کی فراخ قلبی لوگوں پر حاوی تھی اخلاق میں ہو یا عطاء میں لہذا اسی وجہ سے آپ کی حیثیت لوگوں کے لئے ان کے باپ کی طرح ہوگئی تھی۔اور حق میں سب برابر ہو گئے تھے۔آپ کی محفل بردباری، حیا،صبر اور امانت کی محفل بن گئی تھی تقوئ میں ایک دوسرے پر فوقیت لے جاتے ایک دوسرے کے ساتھ عاجزی کرتے بڑے کی تعظیم کرتے آپ کی محفل میں چھوٹے پر شفقت کرتے اور ضرورت مذکورسے سب ایثار کرتے تھے اور اس کی ضرورت پوری کرتے تھے یا حسین نے یوں کہاں کہ آپ کی محفل میں مسافر کی حفاظت ہوتی تھی۔

جلسات اور نشستوں میں آپ کی سیرت کیا تھی؟

کہتے ہیں کہ میں نے کہا۔جلسات اور نشستوں میں آپ کی سیرت کیا تھی؟

توحسین نے جواب میں فرمایا۔کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم ہمیشہ خندہ پیشانی سے رہتے تھے۔نرم خلق والے تھے لوگوں کے لئے دل میں نرم گوشہ رکھتے تھے اور نرم پہلو والے تھے۔لوگوں کو توڑنے والے سخت دل اور بے رحم نہیں تھے۔آپ شوروغل کرنے والے نہیں تھے۔بے حیائی کی گالیاں بکنے والے نہیں تھے۔(یعنی آپ گالی نہیں دیتے تھے) نہ ہی عیب گیری یا عیب جوئی کرنے والے تھے۔نہ ہی کسی کی بلاوجہ تعریف کرنے والے تھے۔ایسے کام سے قصداً غفلت ولاپرواہی کرتے تھے۔جس کو آپ پسند نہیں فرماتے تھے۔نہ ہی اس کا خیال کرتے اور نہ ہی اس میں کوئی دلچسپی لیتے تین چیزوں کو انہوں نے اپنے دل سے نکال دیا تھا۔کسی کو ملامت نہیں کرتے تھے منہ پر بھی کسی کو عیب نہیں لگاتے (یعنی کسی کی برائی نہ کرتے) نہ ہی کسی کی غیبت یا کمزوری تلاش کرتے۔بات صرف وہی کرتے جس میں ثواب کی امید کرتے۔آپ جب کلام کرتے۔اہل مجلس خاموش ہو جاتے اور نگاہیں نیچی کر لیتے تھے ایسے محسوس ہوتا جیسے کہ ان کے سروں پر پرندے بیٹھے ہیں۔آپ جب بول کر خاموش ہوتے صحابہ پھر بولتے اور کسی شئی کے بارے آپ کے سامنے اس میں اختلاف وتنازعہ نہیں کرتے تھے۔جو شخص بھی ان میں سے بولتا سب خاموش ہو کر اس کی بات سنتے یہاں تک کہ وہ اُن سے بات کر کے خاموش ہو جاتے۔حضور صلی اللہ علیہ وسلم اس بات سے ہنستے جس پر لوگ ہنستے اور آپ اس پر تعجب اور حیرانی کا اظہار کرتے جس پر سب لوگ حیران ہوتے اور گفتگو میں اگر ناپسندیدہ بات بھی ہوتی تو اس پر آپ صبر کرتے اور اس کے سوال پر بھی یہاں تک کہ آپ کے صحابہ کرام ان کو بلا لیتے یا روک دیتے۔اور آپ فرمایا کرتے تھے کہ جب تم کسی حاجت مند کو دیکھو کہ وہ اپنی حاجت کی چیز مانگ رہا ہے تو اس کی مدد کرو کسی احسان لینے والے سے تعریف کو قبول نہیں کرتے تھے۔آپ کسی کی بات کو بیچ میں نہیں کاٹتے تھے یہاں تک کہ وہ پوری کر لے پھر ان کو کاٹتے نہی کے ساتھ یا تائید کے ساتھ۔

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی خاموشی کیسی تھی؟

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی خاموشی کیسی تھی؟

حسین نے جواب دیا کہ رسول اللہ کی خاموشی چار وجہ سے ہوتی تھی:

(۱)......بردباری سے حذرواحتیاط کی وجہ سے۔

(۲)......تقدیرواندازہ کے لئے۔

(۳)......سوچ اور فکر کے لئے بہر تقدیرواندازہ۔

(۴)......لوگوں میں تسویہ اور برابر نظری اور لوگوں کے مابین اجتماع کے لئے ہوتی تھی۔

بہر حال آپ کا تذکرہ یا فکر کرنا ان چیزوں میں ہوتا جو فنا ہو گئیں یا باقی ہیں۔یہ سب وجہ آپ کا صبر اور حلم ہوتا۔آپ کو کوئی چیز غصہ نہیں دلاتی

تھی، نہ ہی کوئی چیز آپ کو گھبراہٹ دلاتی تھی آپ کا ڈر چار باتوں میں جمع ہو گیا تھا:

(١)...... اچھائیوں کو آپ کا اخذ کرنا تا کہ ان میں آپ کی اطاعت کی جائے۔

(٢)...... بری باتوں سے آپ کا اجتناب کرنا تا کہ اس سے بچا جائے۔

(٣)...... ایسی رائے میں آپ کا اجتہاد اور پوری کوشش کرنا جو امت کی بہتر اصلاح کا باعث ہو۔

(٤)...... لوگوں کے لئے وہ کام کرنا اور اس کا انتظام کرنا جو ان کے دنیوی اور اخروی فائدے کو جمع کر دے۔

فصل:...... حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا انداز بیان اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی فصاحت

شیخ حلیمی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا۔

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی فصاحت اور آپ کے بیان فصاحت کا معاملہ سب سے زیادہ مشہور ہے اور سب سے زیادہ واضح ہے اس قدر ہمیں اس کی تعریف کرنے کی ضرورت واحتیاج نہیں ہے کیسے مشہور نہ ہو حالانکہ اللہ تعالیٰ نے آپ کو اپنی کتاب مقدس بیان کرنے کے عظیم منصب پر فائز فرمایا۔ اور اپنی کتاب مقدس میں فرمایا۔

و انزلنا الیک الذکر لتبین للناس مانزل الیھم (النحل ٤٤)

ہم نے آپ کی طرف ذکر اتارا ہے (نصیحت واانتباہ) تا کہ آپ لوگوں کے لئے وہ چیز بیان کریں جو ان کی طرف اتاری گئی ہے۔

اللہ تعالیٰ کا یہ مذکورہ ارشاد اس بات کے ثبوت کے لئے کافی ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کتاب اللہ کو بیان کرنے اور فصاحت و بلاغت کے اعلیٰ مقام پر فائز تھے اس لئے کہ اگر آپ کو فصاحت و بلاغت کما حقہ نہ آتی تو اللہ تعالیٰ آپ کو اتنی عظیم کتاب کی تبیین کا فریضہ سپرد نہ فرماتے اور نہ ہی آپ اس کے اعلیٰ درجات کی طرف ترقی فرما سکتے جن کو اللہ نے خود پسند فرمایا ہے اور نہ ہی آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا انتخاب ہونا کتاب اللہ کی تبیین کے لئے اور اللہ تعالیٰ کے خطاب کے معانی کے کشف کے لئے۔

آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا فصیحانہ سوال

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ہو کر یہ بات آئی ہے کہ آپ نے ایک مرتبہ نہایت فصیحانہ انداز میں آسمان پر رواں دواں بادلوں کے بارے میں سوال فرمایا وہ حدیث جو کہ مذکور ہے وہ مندرجہ ذیل ہے۔

١٤٣١:...... ہمیں خبر دی ہے ابو بکر محمد بن ابراہیم بن احمد فارسی نے ان کو ابو عمرو بن مطر نے ان کو احمد بن حسن بن عبدالجبار نے صوفی نے ان کو یحییٰ بن معین نے ان کو عبادہ عوام نے ان کو موسیٰ بن محمد بن ابراہیم بن حارث نے یعنی تیمی نے ان کو ان کے والد نے انہوں نے کہا کہ رسول اللہ نے اس دن جس دن آسمان پر سیاہ دلدار بادل چھائے ہوئے تھے ان کے بارے میں اپنے اصحاب سے سوال فرمایا۔ تم اس آسمان میں پھیلی ہوئی شاخوں کو کیسا دیکھتے ہو؟

لوگوں نے جواب دیا حضور یہ کتنی خوبصورت ہیں اور کتنی سخت دلدار ہیں اور تہہ بتہہ ہیں۔ آپ نے فرمایا کہ تم ان کی بنیاد اور اصل کو کیسا دیکھتے ہو؟ لوگوں نے جواب دیا کہ حضور کتنی ہی خوبصورت بادلوں کی اصل اور بنیاد سے اور کس قدر جماؤ اور مضبوطی ہے۔ آپ نے پوچھا تم ان کی سیاہی کو کیسا پاتے ہو؟ لوگوں نے کہا کہ کس قدر خوبصورت ہے ان کی سیاہی۔ اور کس قدر شدید ہے ان کی سیاہی۔ آپ نے فرمایا کیسا پاتے ہو تم ان کی چکی اور گردش کو؟ لوگوں نے جواب دیا جی ہاں کس قدر خوبصورتی ہے۔ اور کس قدر شدید ان کی گردش ہے آپ نے فرمایا تم ان کی بجلی کو کیسا پاتے

(١٤٣٠)...... دلائل النبوة (١/ ٢٨٥. ٢٩٢) من طریق مالک بن إسماعیل. به.

ہو، اوران کی چمک کو۔ یا ہلکی چمک کو یا زوردار چمک کو؟ لوگوں نے جواب دیا کہ حضور چیرتی ہے چیرتا یعنی سخت چمک ہے۔ آپ نے فرمایا پھر حیا یعنی بارش کا کیا خیال ہے؟ چنانچہ اس کے بعد ایک آدمی نے عرض کیا یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آپ کس قدر فصیح ہیں ہم نے آپ سے بڑا فصیح اور کلام کو درست کرنے والا کبھی نہیں دیکھا۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یہ مراحق ہے اور میرے لئے ضرور ہی ایسا ہونا چاہئے مجھے۔ اس لئے کہ قرآن اتارا گیا ہے فصیح ترین عربی میں، (یعنی اس لئے مجھے بھی فصاحت کا علم رکھنا ضروری ہے۔)

ابوعبید نے مذکورہ بیان میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے فصیح ترین الفاظ کا عربی میں مفہوم بیان کیا

ابوعبید نے فرمایا:

قواعد:......یعنی سحاب کی بنیادیں قواعد السحاب اور اصول معترضہ۔ آسمان کے کنارے پر۔

بواسق:......ان کی فروع مستطیلہ۔ آسمان میں وسط سمآء تک اور دوسرے کنارے تک۔

جون:......سخت سیاہ۔

رحاھا۔ استد ارت السحاب بادلوں کی گردش۔ آسمان پر۔

الخفق۔ اعتراض من البرق فی نواحی اطرف وکناروں پر بجلی کا چمکنا۔

الومیض۔ان یلمع قلیلا ثم یسکن۔تھوڑا سا چمک کر خاموش ہوجانا ساکن ہوجانا۔

یشق شقا۔ استطارۃ فی الجوالی وسط السمآء۔فضاء میں آسمان کے وسط تک چمک پھیلنا۔

الحیا۔المطر الواسع العزیز۔شدید اور موسلا دھار بارش۔

۱۴۳۲:......ہمیں خبر دی ہے۔ ابوعبدالرحمٰن سلمی نے ان کو ابوالحسن کارزی نے ان کو علی بن عبدالعزیز نے ان کو ابوعبیدہ نے پھر مذکورہ حدیث کو ذکر کیا ہے۔

عربی زبان سے محبت کا بیان

۱۴۳۳:......ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو علی بن محمد بن عقبہ شیبانی نے کوفے میں ان کو محمد بن حسن شیبانی نے ان کو ابوجعفر نے ان کو علاء بن عمرو حنفی نے ان کو یحییٰ بن بریدہ نے اور محمد بن فضل خراسانی نے ان کو ابن جریج نے ان کو عطا بن عباس نے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ نے فرمایا۔عربی زبان سے محبت کرو اس لئے کہ میں عربی ہوں، اور قرآن عربی ہے اور اہل جنت کا کلام عربی ہے۔

شیخ حلیمی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں

شیخ حلیمی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ جس وقت ان بڑے اور عظیم الفاظ کی تلاش کی جائے جو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے خطوط اور آپ کے

(۱۴۳۱)......أخرجه ابن أبی حاتم کما فی تفسیر ابن کثیر (۱۷۲/۶) من طریق عباد بن عباد المهلبی عن موسی بن محمد. به.

(۱۴۳۳)......أخرجه الحاكم (۸۷/۴) و العقيلی فی الضعفاء (۳۴۸/۳) من طريق العلاء بن عمرو الحنفی. به.

وقال العقيلی:

منكر لا أصل له وقال الحاكم تابعه محمد بن الفضل عن ابن جريج.

قال الذهبی: أظن الحديث موضوعاً

(۱)......المنهاج للحليمی (۷۷/۲ و ۷۸)

محاورات میں ہیں تو وہ کثرت سے ملیں گے بعض ان میں سے آپ کا وہ خط ہے جو آپ نے وائل بن حجر حضرمی کو لکھا تھا۔

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا ایک بلیغ خط

''من محمد رسول اللّٰہ الی الاقیال العباھلة من اھل حضر موت باقامة الصلوٰة و ایتاء الزکاة علی التبعة شاة، و التنمة لصا حبھا و فی السبوب الخمس لاخلاط و لا وراط و لاساق و لاشغار و من اجبیٰ فقد اربی و کل مسکر حرام''

یہ خط ہے محمد رسول اللہ کی طرف سے یمن کے بادشاہ کی طرف (شہر حضر موت کی طرف) کہ نماز کی پابند کریں۔ زکوٰۃ ادا کریں چالیس بکریوں میں سے ایک بکری۔ چالیس سے اوپر اور پچاس کے درمیان جتنی بکریاں ہوں وہ بغیر زکوٰۃ کے ان کے مالک کی ہیں۔ غنیمت میں پانچواں حصہ ہے۔ آمیزش نہ کی جائے، دھوکہ نہ کیا جائے۔ صاب مویشی کو سارے مویشی ہانک کر نہیں لانا ہوگا ان میں سے زکوٰۃ وصول کرنے کے لئے۔ اور نہ ہی نکاح شغار ہوگا۔ (یعنی ایک آدمی اپنی لونڈی یا بہن کا نکاح دوسرے آدمی کو اس شرط پر دے کہ دونوں میں سے کوئی بھی الگ سے مہر نہیں لے گا) (بلکہ وہ بھی اپنی بہن اس کے بدلے میں دے گا)

جس نے کچے کھیت کی بیع کی اس نے سود کمایا۔ اور ہر نشہ آور شئی حرام ہے۔

۱۴۳۴:..... ہمیں خبر دی ابو عبد الرحمٰن سلمی نے ان کو ابو الحسن کارزی نے ان کو علی بن عبد العزیز نے ابو عبیدہ سے ان کو سعید بن عفیر نے ان کو ابن ابولھیعہ نے ان کو ان کے شیوخ نے شہر حضر موت سے اس کو وہ مرفوع کرتے ہیں اور ان کو حدیث بیان کی ہے یحییٰ بن بقیہ بن ولید سے اپنی سند کے ساتھ کہ ابو عبید نے کہا تھا۔

اقیال۔ یمن کے بادشاہوں کو کہتے ہیں ملک الاعظم کے سوا۔ اور عباھلہ۔

اور تبعة۔ چالیس بکریاں۔

اور تنمة۔ چالیس کے عدد سے زائد بکری یہاں تک کہ نصاب کی اگلی حد کو پہنچ جائے۔

اور یہ بھی کہا گیا کہ تنمة سے وہ بکری مراد ہے جو مالک نے دودھ نکالنے کے لئے گھر میں رکھ لی ہو اور چرنے کے لئے نہ بھیجے اور۔

لا خلاط. و لا وراط۔ متفرق میں جمع نہ کرے اور مجتمع میں تفریق نہ کرے اور۔

و الوراط۔ کا معنی یہ بھی ہے کہ دھوکہ نہ کرے (دھوکہ اور فتنہ) اور یہ قول

لاشغار ۔ (یعنی نہ بیاہ کر کے دے کوئی آدمی اپنی لونڈی، اپنی بہن کسی آدمی کے ساتھ اس شرط پر کہ وہ دوسرا آدمی بھی اس پہلے شخص کو بیاہ دے گا اپنی لونڈی اپنی بہن اس شرط کے ساتھ کہ دونوں میں سے ہر شخص اپنی لڑکی کو دوسرے کی لڑکی کا عوض ٹھہرائے گا۔ (اور الگ سے مہر مقرر نہیں کرے گا۔)

۱۴۳۵:..... ہمیں خبر دی ہے ابو علی رود باری نے ان کو ابو طاہر محمد بن حسن محمد آبادی نے ان کو ابو قلابہ نے ان کو محمد بن حجر حضرمی نے ان کو سعد بن عبد الجبار نے، اپنے والد سے انہوں نے وائل بن حجر رحمۃ اللہ علیہ سے یہ کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے لئے ایک نامہ لکھا کہ:

لاجنب و لاراط و لاشغار فی الاسلام و کل مسکر حرام.

اسلام میں جنب نہیں ہے ورط نہیں ہے شغار نہیں ہے اور ہر نشہ آور حرام ہے۔

وراط۔ اور شغار کا معنی اوپر گذر چکا ہے۔ اور جــنـب کا معنی یہ ہے کہ زکوٰۃ وصول کرنے والا نمائندہ وہ اپنی سہولت کے مطابق بیٹھ جائے اور

مویشی مالکان کو بلائے کہ تمام مویشی ہانک کے اس کے پاس لائے جائیں تا کہ وہ ان میں سے زکوۃ کے مویشی چھانٹ لے۔ فرمایا یہ منع ہے، وراط دھوکہ دینا فریب کرنا۔

شیخ حلیمی کا ارشاد

شیخ حلیمی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے کئی فصیح خطوط اور تحریریں موجود ہیں فقہاء کے ہاں اور اہل کتب کے ہاں جو شخص یہ چاہے کہ وہ اپنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی فصاحت کے بارے علم میں اضافہ کرے اور ان کی بلاغت کے بارے تو وہ ان میں نظر ڈالے اور غور کرے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم فرمایا کرتے تھے کہ جامع کلمات عطا کیا گیا ہوں اور میرے لئے بات کرنا انتہائی مختصر کر دیا ہے۔

۱۴۳۶:...... ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوبکر محمد بن احمد بن بالویہ نے ان کو احنف بن قیس نے ان کو عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ بن خطاب نے انہوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ نے فرمایا میں جامع ترین کلمات عطا کیا گیا ہوں اور میرے لئے بات مختصر کر دی گئی ہے۔

امام بیہقی رحمۃ اللہ نے فرمایا۔

۱۳۷:...... ہم نے ابن مسیّب سے ثابت شدہ حدیث میں روایت کیا ہے جو کہ ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے نبی کریم سے مروی ہے:

بعثت بجوا مع الکلم

میں جامع ترین کلمات کے ساتھ بھیجا گیا ہوں۔

جوامع الکلم سے مراد قرآن ہے

امام بیہقی ''بعثت بجوامع الکلم'' سے استدلال کرتے ہوئے فرماتے ہیں۔

ظاہر ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے مراد قرآن لیا ہے۔ اور اسی پر اس حدیث کا سیاق بھی دلالت کرتا ہے جو اس بارے میں حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ اور شیخ حلیمی نے جوامع الکلم کو کلام نبی پر محمول کیا ہے۔ جب کہ دونوں کا احتمال موجود ہے دونوں مراد ہو سکتے ہیں۔

۱۴۳۸:...... ہمیں خبر دی ابوعلی روذباری نے اور ابوعبید اللہ بن برہان نے اور ابوالحسن بن فضل نے وہ کہتے ہیں ہمیں خبر دی ہے اسماعیل بن محمد صفار نے ان کو حسن بن عرفہ نے ان کو ہشیم بن بشر نے ان کو عبدالرحمٰن بن اسحٰق قریشی نے ان کو ابوفروہ نے ان کو حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرماتے ہیں کہ رسول اللہ نے فرمایا۔ میں کلام کے آغاز اور اس کے اختتام عطا کیا گیا ہوں اور اس کے جوامع عطا کیا گیا ہوں۔

ہم نے عرض کیا یا رسول اللہ ہمیں وہ سکھلائیے جو اللہ نے آپ کو سکھلایا ہے لہذا حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں نماز میں پڑھنے کے لئے تشہد والتحیات سکھلایا۔

شیخ حلیمی رحمۃ اللہ علیہ کا قول

شیخ فرماتے ہیں کہ یہ بھی کہا گیا ہے کہ جوامع الکلم سے مراد وہ الفاظ ہیں جو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اس صحابی کو سکھلائے تھے جس نے یہ سوال کیا تھا کہ آپ مجھے وہ کلمات سکھلائیں جس سے میں دعا کیا کروں۔ لہذا آپ نے اس سے یہ فرمایا تھا۔

سل ربک الیقین و العافیة

تم اپنے رب سے یقین اور عافیت مانگو۔

یہ اس لئے فرمایا تھا کہ ایسا کوئی عمل نہیں جو آخرت کے لئے کیا جائے اور بغیر یقین کے قبول ہو جائے اور امور دنیا میں سے کوئی ایسا امر نہیں ہے جو اپنے کرنے والے کو فائدہ دے سکے۔مگر امن کے ساتھ۔اور صحت کے ساتھ۔اور فراغت قلبی کے ساتھ۔لہذا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے تمام اخروی امور میں کامیابی کو صرف ایک کلمہ میں جمع کر دیا اور وہ ہے یقین اور تمام دنیاوی امور کی کامیابی کو صرف ایک کلمہ میں جمع کر دیا اور وہ ہے عافیت۔

اللھم اعطنھا یقینا کاملا بفضلک وعافیۃ تامۃ برحمتک (مترجم)

۱۴۳۹:......ہمیں اس کی خبر دی ہے ابو محمد بن یوسف اصفہانی نے ان کو ابو سعید بن اعرابی نے ان کو حسن بن محمد صباح نے عفرانی نے ان کو سفیان بن عیینہ نے ان کو عمرو بن دینار نے ان کو یحییٰ بن حعدہ نے فرماتے ہیں حضرت ابو بکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا۔کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا موسم گرما میں پہلے سال اور عہد قریب تھا۔آپ فرماتے تھے کہ:

اللہ سے یقین اور عافیت طلب کرو۔

۱۴۴۰:......ہمیں خبر دی ابو محمد بن یوسف اصفہانی نے ان کو ابو محمد عبداللہ بن محمد بن اسحٰق تمیمی فاکھی نے مکہ مکرمہ میں ان کو خبر دی ابو یحیٰ عبداللہ بن احمد بن زکریا بن ابو میسرۃ نے ان کو عبداللہ بن یزید مقری نے ان کو حیوۃ بن شریح نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا عبدالملک بن حارث سے وہ کہتے تھے کہ حضرت ابو ہریرہ نے فرمایا کہ میں حضرت ابو بکر صدیق سے سنا وہ فرماتے تھے منبر رسول پر بیٹھ کر کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا تھا اسی دن پہلے سال، ابو بکر صدیق نے بیان کیا اور رو پڑے پھر فرمانے لگے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا تھا۔وہ فرماتے تھے۔تم لوگ کلمہ اخلاص کے بعد عافیت کی مثل نہیں دے گئے ہو لہذا اللہ تعالیٰ سے عافیت طلب کیا کرو۔

شیخ حلیمی کا قول

شیخ فرماتے ہیں کہ۔وہ چیز جو حسن جواب میں شمار ہو اور مختصر کلام میں بھی داخل ہو۔اس بارے میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا وہ جواب ہے جو آپ نے مسیلمہ کذاب مدعی نبوت کے خط کے جواب میں لکھا تھا۔مسیلمہ نے یہ لکھا تھا کہ امابعد میں نبوت کے معاملے میں آپ کے ساتھ شریک ہوں لہذا آدھی زمین میری ہوگی اور آدھی آپ کی رہے گی لیکن قریش زیادتی کریں گے۔آپ نے اس کے جواب میں لکھا۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم من محمد رسول اللہ الی مسیلمۃ الکذاب سلام علی من اتبع الھدی

اما بعد فان الارض للہ یورثھا من یشاء من عبادہ. والعاقبۃ للمتقین.

اللہ کے نام کے ساتھ تحریر کا آغاز کرتا ہوں جو بڑا مہربان نہایت رحم کرنے والا ہے۔یہ نامہ ہے محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف سے بہت بڑے جھوٹے مسیلمہ کی طرف، سلام ہو اس پر جو ہدایت یعنی قرآن کا پیروکار ہے امابعد بے شک ساری زمین اللہ کی ملکیت ہے وہ اپنے بندوں میں سے جس کو چاہے وارث بناتا ہے اور حسن انجام اہل تقویٰ کے لئے ہے۔

۱۴۴۱:......ہمیں خبر دی ہے ابو عبداللہ حافظ نے ان کو ابو العباس محمد بن یعقوب نے ان کو احمد بن عبدالجبار نے ان کو یونس بن بکیر نے ان کو ابو اسحٰق نے اس نے مذکورہ روایت کو ذکر کیا ہے مگر اس نے یوں کہا ہے کہ (مسیلمہ نے کہا) بہر حال بے شک میں معاملے میں مشترک ہوں، ہم

(۱۴۳۹)......یحیی بن جعدۃ ھو : ابن ھبیرۃ بن أبی وھب المخزومی ثقۃ (تقریب)

(۱۴۴۰)......عبداللہ بن أحمد بن زکریا بن الحارث المکی أبویحیی بن أبی مسرۃ لہ ترجمۃ فی الجرح والتعدیل (۵/۶) والحدیث أخرجہ أحمد (۱/۴) عن عبداللہ بن یزید المقری. بہ.

(۱۴۴۱)......أخرجہ المصنف فی الدلائل (۵/۳۳۰، ۳۳۱) بنفس الإسناد مطولاً.

لوگوں کے لئے آدھا معاملہ ہوگا۔ اور قریش کے لئے آدھا ہوگا۔ لیکن قریش ایسی قوم ہے جو حد سے تجاوز کریں گے۔ پھر اس کے بعد اس نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا جواب ذکر کیا ہے آپ نے جو کچھ لکھا۔

شیخ حلیمی کا قول

شیخ حلیمی فرماتے ہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے جامع کلمات میں سے یہ عبارت بھی ہے۔

جامع کلام

مسلمان اپنے خون کے بدلے دیئے جائیں۔ اور ان کی ذمہ داریوں کے لئے ادنیٰ مسلمان بھی کوشش کرے گا۔ مسلمان اپنے ماسوا پر بھاری قوت میں۔ کوئی مسلمان کسی کافر کے بدلے میں قتل نہیں کیا جائے گا۔ اور کوئی صاحب عہد اپنے عہد میں نہیں مارا جائے گا۔

ان مذکورہ کلمات کی اگر علیحدہ علیحدہ شرح وسط سے وضاحت لکھی جائے تو یہ اپنی جگہ اپنی جامعیت کے اعتبار سے بڑے بامعنی کلام اور بامعنی تشریح کو تقاضا کرتے ہیں امام بیہقی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں۔ ہم نے اس روایت کی اسناد کتاب الخراج میں کتاب السنن میں ذکر کی ہے۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے اس جنس سے کثیر الفاظ ہیں مگر یہ مقام اس سے زیادہ کا متحمل نہیں ہے۔

۱۴۴۲:......ہمیں خبر دی ہے ابوسعید خلیل بن احمد بن محمد قاضی بستی نے ان کو ابوالعباس احمد بن مظفر بکری نے ان کو ابن ابی خیثمہ نے ان کو ان کے والد نے ان کو یزید بن ہارون نے ان کو محمد بن اسحاق نے ان کو محمد بن ابراہیم نے ان کو محمد بن عبداللہ بن عتیک نے ان کو ان کے والد نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرماتے تھے کہ جو شخص بغیر قتل یا چوٹ کے (بستر کی موت) مر جائے اس کا اجر اللہ کے ذمے لازم ہو جاتا ہے۔ (اس کے لئے حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے حتف انفہ) کی موت کا لفظ استعمال فرمایا تھا جب کہ یہ ایسا کلمہ تھا کہ صحابہ کہتے ہیں کہ ہم نے اس کلمے کو حضور سے قبل کسی عرب کو استعمال کرتے نہیں سنا تھا۔

امام بیہقی فرماتے ہیں۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے اس نوعیت کے بہت سے الفاظ ہیں جن کی طرف آپ سے قبل کسی نے سبقت نہیں تھی۔

فصل:...... نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا اپنی امت پر مہربان ہونا اور شفیق ہونا

ارشاد باری تعالیٰ ہے:

لقد جاء کم رسول من انفسکم عزیز علیه ماعنتم حریص علیکم با لمؤمنین رؤف الرحیم (التوبہ ۱۲۸)

(لوگوں) تمہارے پاس تمہیں میں سے ایک پیغمبر آئے ہیں۔ تمہاری تکلیف ان کو گراں معلوم ہوتی ہے اور تمہاری بھلائی کے بہت خواہش مند ہیں۔ اور مؤمنوں پر نہایت شفقت کرنے والے اور مہربان ہیں۔

۱۴۴۳:......ان روایات میں سے ہے جن کی ہمیں خبر دی ابوعبدالرحمٰن سلمی نے کہتے ہیں کہ حضرت فارسی نے فرمایا دیکھئے کیا اللہ تعالیٰ نے اپنے بندوں میں کسی ایک بندے کی شفقت اور رحمت کے بارے میں اس طرح تعریف فرمائی ہے جس طرح اس نے اپنے حبیب صلی اللہ علیہ وسلم کی تعریف فرمائی ہے، کیا آپ دیکھتے نہیں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو کہ قیامت میں جب سب لوگوں کو اپنی اپنی پڑی ہوگی، کیسے آپ صلی اللہ علیہ وسلم اپنی بات چھوڑ کر امتی امتی پکار رہے ہوں گے یہ بات امت پر آپ کی شفقت کی دلیل ہے۔ اور آپ اللہ کی بارگاہ میں یہ عرض کریں گے کہ

(۱۴۴۲)......أخرجه الحاکم (۸۸/۲) من طریق محمد بن إسحاق. به.

تنبیه:. فی المستدرک : محمد بن عبدالله بن عتیک أخبرنی سلمة عن ابیه والصحیح (أخی بنی سلمة) بدلاً من (أخبرنی) انظر السنن الکبری (۱۶۶/۹)

میں نے تو اپنے نفس کو آپ کے حوالے کر دیا ہے جو چاہیں آپ میرے ساتھ سلوک کریں لیکن اے میرے رب میری امت کے بارے میں میری سفارش رد نہ کرنا جو کہ تیرے ہی بندے ہیں۔

اور یہ حدیث جو قیامت میں آپ کی شفاعت کے بارے میں وارد ہوئی ہے تحقیق اس کا ذکر اس کتاب میں گذر چکا ہے۔

۱۴۴۴: ...... ہمیں خبر دی ہے ابو عبداللہ حافظ نے ان کو خبر دی ہے ابو محمد احمد بن عبداللہ مزنی نے ان کو علی بن محمد بن عیسیٰ نے آپ کو ابوالیمان نے ان کو خبر دی شعیب نے زہری سے۔ ان کو ابو سلمہ بن عبدالرحمٰن نے ان کو حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے وہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہر نبی کی ایک خاص دعا ہوتی تھی قبولیت کے لئے میں چاہتا ہوں کہ میں اپنی دعا اپنی امت کے حق میں شفاعت کے لئے جو قیامت کے دن ہوگی چھپا کر رکھوں۔ (تا کہ میں اپنی امت کے لئے سفارش کر کے ان کی مغفرت کرا سکوں یہ امت پر آپ کے شفیق ہونے کی دلیل ہے۔ مترجم)

اس کو بخاری نے صحیح میں روایت کیا ہے، ابوالیمان سے اور اس کو مسلم نے روایت کیا ہے دوسرے طریقے سے زہری سے۔

۱۴۴۵: ...... ہمیں خبر دی علی بن محمد بن بشران نے ان کو ابوالحسن علی بن محمد مصری نے ان کو محمد بن زید نے ان کو ابن سوید نے ان کو سلام بن سلمان نے یعنی ابوالعباس دمشقی نے ان کو شریک نے ان کو سالم افطس نے ان کو سعید بن جبیر نے ان کو حضرت ابن عباس نے اللہ تعالیٰ کے اس قول کے بارے میں:

ولسوف یعطیک ربک فترضٰی

عنقریب آپ کو آپ کا رب اتنا دے گا کہ آپ راضی ہو جائیں۔

فرمایا کہ آپ کی رضا یہی ہوگی کہ اللہ تعالیٰ آپ کی پوری امت کو جنت میں داخل کر دے۔

۱۴۴۷: ...... ہمیں خبر دی ابو عبداللہ حافظ نے ان کو ابوالعباس محمد بن یعقوب نے ان کو احمد بن عبدالجبار نے ان کو یونس بن بکیر نے ان کو عبداللہ بن ولید نے ان کو عبداللہ بن عبید نے وہ کہتے ہیں کہ جب رسول کے رباعی دانت شہید ہو گئے اور آپ کی پیشانی مبارک پر گہرا زخم لگا اور خون آپ کے چہرہ انور پر بہنے لگا تو آپ سے عرض کیا گیا کہ یا رسول اللہ آپ ان کے خلاف بددعا فرمائیے۔ آپ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے مجھے لعن طعن کرنے والا بنا کر نہیں بھیجا اس نے تو مجھے داعی اور رحمت بنا کر بھیجا ہے اے اللہ میری قوم کو معاف کر دے بے شک وہ نہیں جانتے۔

یہ حدیث مرسل ہے۔

۱۴۴۸: ...... ہمیں حدیث بیان کی ہے ابو عبدالرحمٰن سلمی نے ان کو احمد بن محمد بن عبدوس نے ان کو ابو منصور یحییٰ بن احمد بن زیاد ھروی نے ان کو ابراہیم بن منذر رخرامی نے ان کو محمد بن فلیح نے ان کو موسیٰ بن عقبہ نے ابن شہاب سے ان کو سہل بن سعد نے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ نے فرمایا:

اللهم اغفر لقومی فانهم لایعلمون

اے اللہ میری قوم کو معاف کر دے وہ مجھے بحیثیت نبی جانتے نہیں۔

(۱۴۴۴) ...... أخرجه البخاری (۹/ ۱۷۰) عن أبی الیمان عن شعیب. به.

وأخرجه مسلم (۱/ ۱۸۸) من طریق مالک بن أنس عن الزهری. به.

(۱۴۴۵) ...... عزاه السیوطی فی الدر (۶/ ۳۶۱) إلی المصنف.

(۱۴۴۸) ...... دلائل النبوة (۳/ ۲۱۵)

شیخ حلیمی کا قول

❶......شیخ حلیمی فرماتے ہیں۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ہے کہ آپ نے دو مینڈھے قربانی کئے تھے اور پہلے کی قربانی کرتے ہوئے دعا کی تھی:

اللهم عن محمد و ال محمد

اے اللہ اس کو قبول فرما محمد کی طرف سے اور محمد کی ال کی طرف۔

اور دوسرے کو ذبح کر کے دعا کی تھی:

اللهم عن محمد و من لم يضح من امة محمد

اے اللہ یہ قبول فرما محمد کی طرف سے اور امت محمد کی طرف سے جنہوں نے قربانی نہیں کی ہے۔

یہ حدیث حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے اپنی امت پر شفیق ہونے اور محسن ہونے کے بارے میں زیادہ بلیغ ہے۔

❷......ایک دوسری روایت:......حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت ہے کہ انہوں نے فرمایا۔ کہ اگر مجھے اپنی امت کو مشقت اور تکلیف میں ڈالنے کا اندیشہ نہ ہوتا تو میں انہیں عشاء کی نماز دیر سے پڑھنے اور ہر نماز کے وضو کے ساتھ مسواک کرنے کا حکم دیتا۔ (اس حدیث میں بھی آپ کے اپنی امت پر شفیق ہونے کی دلیل ہے۔ مترجم)

❸......اسی طرح یہ حدیث بھی ہے کہ۔ آپ رمضان المبارک کی تیسری شب تراویح پڑھانے تشریف نہیں لائے تھے جب مسجد میں لوگ کثیر تعداد میں جمع ہو گئے تھے۔ اگلے دن فرمایا کہ میں نے دیکھا تھا تم لوگوں نے کیا کیا ہے؟ یعنی کثرت سے تراویح کے لئے جمع ہوئے تھے مگر میرے آنے میں میرے لئے کوئی چیز اور مانع نہیں تھی سوائے اس بات کہ مجھے اندیشہ ہوا کہ تمہارے اوپر تراویح بھی فرض کر دی جائے گی۔

شیخ حلیمی کی وضاحت

شیخ حلیمی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ آپ نے جو فرمایا کہ میں نے اندیشہ کیا کہ کہیں تم پر تراویح فرض نہ ہو جائے، اس کا مطلب یہ ہے کہ اگر فرض ہو گئی تو تم لوگ اس کی فرضیت کے حق کی رعایت نہیں کر سکو گے، فرض کے تارک ہو کر اپنے سے پہلے کی امتوں کی طرح تم بھی برائی کے قابل اور برائی کا اسوۃ قرار پاؤ گے۔ یہ سب کچھ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی شفقت اور رحمت ہے امت پر۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کی طرف سے آپ کو افضل ترین جزاء عطا فرمائے بحیثیت نبی اور رسول ہونے کے پوری امت کی طرف سے اللہ تعالیٰ نے اپنی کتاب میں آپ کو سراج منیر کا لقب عطا فرمایا ہے (آپ اپنی امت کے لئے روشنی اور ہدایت کا چراغ ہیں جیسے چراغ کے بغیر اندھیرا ہوتا ہے آپ کے بغیر بھی امت کے لئے اندھیرا ہے ہدایت کی روشنی فقط آپ کے ذریعے سے مل سکتی ہے۔ اس لئے آپ سراجاً منیراً ہیں۔ مترجم)

سراجاً منیراً (احزاب ۴۶)

اور یہ اس لئے ہے کہ اللہ تعالیٰ نے انہیں کے ذریعے سے لوگوں کو کفر کے اندھیروں سے ہدایت اور قرآن کی روشنی کی طرف نکالا ہے جیسے اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

(۱)......سنن ابن ماجة باب ۱، سنن الترمذی باب ۱۰، ۲۰

(۲)......البخاری المواقيت باب ۲۴، ابن ماجة الصلاة باب ۸

(۳)......انظر المنهاج ص ۷۶ ج ۲

کتاب انزلناه الیک لتخرج الناس من الظلمات الی النور (ابراہیم)

یہ کتاب ہے اس کو ہم نے تیری طرف اتارا ہے تا کہ آپ لوگوں کو اندھیروں سے روشنی کی طرف نکالیں۔

اس کے بعد شیخ حلیمی رحمۃ اللہ علیہ نے سلسلہ کلام کو آگے بڑھاتے ہوئے ارشاد فرمایا کہ جب کوئی بھی عقل مند انسان خیرات اور بھلائیوں میں غور وفکر کرتا ہے جو اللہ تعالیٰ نے دنیا میں اپنے نبی کے توسط سے اپنے بندوں کو عطا فرمائی ہیں اور ان نعمتوں کے جو قیامت میں اللہ تعالیٰ اپنے فضل اور ان کی شفاعت کے ذریعہ عطا کرے گا۔ تو وہ یہ بات اچھی طرح جان لیتا ہے کہ اللہ کے حقوق کے بعد سب زیادہ ضروری بندوں پر اللہ کے نبی کا حق لازم اور ضروری ہے اور کسی کا حق ضروری نہیں ہے۔ اور شیخ نے اس بارے میں بڑی تفصیل سے کلام کیا ہے۔

فصل:...... نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی دنیا سے بے رغبتی اور دنیا کی سختیوں پر آپ کا صبر کرنا

یہ اس لئے تھا کہ اللہ تعالیٰ نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو اس بات کے لئے منتخب فرمایا تھا اور اسی بات کی آپ کو وصیت بھی فرمائی تھی۔ چنانچہ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

ولا تمدن عینیک الی ما متعنا به ازواجا منهم زهرة الحياة الدنيا لنفتنهم فيه ورزق ربک خير وابقى (طٰہٰ ۱۳۱)

نہ دراز کر تو اپنی نگاہوں کو ان دنیاوی امور واسباب کی طرف جس کا ہم نے ان لوگوں کو فائدہ پہنچایا ہے جوڑا جوڑا ان کو دنیا کی تازگی کی طرف تا کہ ہم فتنہ میں واقع کریں ان کو اس میں اور تیرے رب کا رزق بہتر ہے اور ہمیشہ رہنے والا۔

۱۴۴۹:...... ہمیں خبر دی ہے ابو عبد اللہ حافظ نے ان کو اسماعیل بن احمد تاجر نے ان کو ابو یعلیٰ نے ان کو زہیر بن حرب نے ان کو عمر بن یونس نے ان کو عکرمہ بن عمار نے ان کو ابو زمیل سماک حنفی نے ان کو عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ان کو حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ بن خطاب نے وہ کہتے ہیں کہ جب حضور علیہ السلام اپنے گھر والیوں سے علیٰحدہ ہو گئے تھے۔ پھر انہوں نے آگے حدیث ذکر کی یہاں تک کہ انہوں نے کہا کہ۔ پھر میں رسول اللہ کے پاس حاضر ہوا، اس وقت آپ چٹائی پر لیٹے ہوئے تھے میں بیٹھ گیا آپ نے اوپر اوڑھنے کی چادر قریب کی اس چادر کے علاوہ آپ کے اوپر اس وقت کرتہ وغیرہ نہیں تھا چٹائی کے نشان آپ کے پہلو پر نمایاں تھے۔ میں نے رسول اللہ کے خزانے میں (وہ سانچہ جس میں کھانے پینے کا سامان دھرا رہتا تھا) نظر ماری تو اس میں مٹھی بھر جو پڑے ہوئے تھے یعنی ایک صاع کے برابر ہوں گے اور اسی کی مثل کھجور جو کمرے کے کونے میں پڑی تھیں اور دیکھا تو ایک چمڑا بھی لٹکا ہوا تھا میں نے جلدی سے اپنی نگاہوں کو گھمایا یعنی (یہ نادار سرکار دو جہاں کے گھر میں دیکھ کر مجھے بے ساختہ رونا آ گیا۔) آپ نے فرمایا ابن خطاب تمہیں کس چیز نے رلایا ہے؟ میں نے عرض کیا اے اللہ کے نبی میں کیسے نہ روؤں اس چٹائی نے آپ کے پہلو مقدس پر نشان ڈال دیئے ہیں۔ اور یہ رہا آپ کا خزانہ اس میں کیا کچھ جمع ہے وہ بھی میرے سامنے ہے۔ اور دوسری طرف دیکھتا ہوں تو یہ قیصر وکسریٰ ہیں جو پھلوں اور نہروں میں پڑے ہیں (یعنی ان کے پاس تمام سامان دنیا کی فراوانی ہے۔)

آپ کا یہ حال ہے جب کہ آپ اللہ کے رسول ہیں آپ اس کے برگزیدہ ہیں (اور یہ آپ کے گھر کا حال ہے) حضور نے فرمایا اے ابن خطاب کیا تو اس بات پر خوش نہیں ہے کہ ہمارے لئے آخرت ہو اور ان کے لئے دنیا میں نے کہا بالکل بالکل راضی ہوں۔ اس کو مسلم نے روایت کیا ہے صحیح میں زہیر بن حرب سے۔

حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں

۱۴۵۰:...... ہمیں خبر دی ابو الحسین بن بشران نے ان کو حسین بن صفوان نے ان کو عبد اللہ بن محمد بن ابو الدنیا نے ان کو عبد اللہ بن معاویہ جمحی

(۱۴۴۹)...... أخرجه مسلم (۱/۱۱۰۵.۱۱۰۷) عن زهير بن حرب. به.

نے ان کو ثابت بن یزید نے ان کو ہلال نے یعنی ابن حباب نے عکرمہ سے اس نے ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے وہ فرماتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ بن خطاب رسول اللہ کے پاس حاضر ہوئے آپ چٹائی پر آرام فرما رہے تھے چٹائی کے نشانات آپ کے جسم پر پڑ چکے تھے۔ انہوں نے عرض کیا یارسول اللہ اگر آپ کوئی بستر بچھا لیتے تو یہ نشان نہ پڑتے۔

حضور نے فرمایا۔ مجھے دنیا سے کیا مطلب؟ اور کیا ہے دنیا کے لئے اور کیا ہے میرے لئے؟ (یعنی مجھے دنیا سے کیا نسبت؟ اور دنیا کو مجھ سے کیا تعلق؟) قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضے میں میری جان ہے میری مثال اور دنیا کی مثال اس کے سوا کچھ نہیں جیسے کوئی ایک سوار جو سخت گرمی کے دن سفر کر رہا ہو۔ لہٰذا وہ کسی درخت کے نیچے سایہ حاصل کرنے کے لئے دن کا ایک لحظہ ٹھہر جائے یا کچھ دیر آرام کرلے پھر اس سائے کو اور اس درخت کو وہیں چھوڑ کر چلا جاتا ہے۔

۱۴۵۱:...... ہمیں خبر دی ابوعبداللہ بن یوسف اصفہانی نے ان کو ابوسعید بن اعرابی نے ان کو خبر دی یحییٰ بن ابی طالب نے ان کو شبابہ بن سوار نے ان کو یحییٰ بن اسماعیل بن سالم اسدی نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا شعبی سے اس نے حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے انہوں نے فرمایا کہ جبرائیل علیہ السلام حضور کے پاس آئے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو دنیا اور آخرت کے مابین اختیار دیا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے آخرت کو پسند کرلیا اور دنیا کی خواہش نہیں کی۔

۱۴۵۲:...... ہم نے روایت کی ہے ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کہ اللہ تبارک وتعالیٰ نے اپنے نبی کے پاس نمائندہ بھیجا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو اختیار ہے کہ آپ اللہ کے بندے اور نبی بنیں یا بادشاہ اور نبی بنیں۔ جبرائیل نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف اشارہ فرمایا کہ آپ عاجزی کیجئے لہٰذا رسول اللہ نے فرمایا بلکہ بندہ نبی ہونا پسند کرتا ہوں۔

۱۴۵۳:...... ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو علی بن عبدالرحمٰن بن ماتی سبیعی نے ان کو احمد بن حازم بن ابی غرزہ نے ان کو ثابت بن محمد عابد نے ان کو حارث بن نعمان لیثی نے ان کو حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

اللهم احيني مسكينا و امتني مسكينا و احشرني في زمرة المساكين يوم القيمة.

اے اللہ مجھے بحالت مسکین زندہ رکھ اور مجھ بحالت مسکین موت دے اور قیامت میں مجھے مساکین کی جماعت کے ساتھ ملادے۔

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے سوال کیا ایسا کیوں یارسول اللہ؟

فرمایا اس لئے کہ وہ جنت میں اغنیاء سے چالیس سال پہلے جنت میں داخل ہوں گے اے عائشہ یتیم مسکین سے محبت رکھنا انہیں قریب کرنا اللہ تعالیٰ قیامت میں تجھے قریب کریں گے۔

امام بیہقی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ اس مذکورہ اسناد سے زیادہ صحیح وہ اسناد ہے جو اسی کے مفہوم میں ہے۔

۱۴۵۴:...... ہمیں خبر دی ابومحمد بن یوسف نے ان کو ابوسعید بن اعرابی نے ان کو ابن عفان یعنی حسن بن علی بن عفان نے ان کو ابواسامہ نے اعمش سے ان کو عمارہ بن قعقاع نے ان کو ابوزرعہ نے ان کو ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرماتے ہیں کہ فرمایا رسول اللہ نے:

اللّٰه اجعل رزق ال محمد قوتاً

اے اللہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی آل کا رزق بقدر روزی بنا (یعنی بقدر قوت لایموت بنا)

(۱۴۵۰)...... اخرجه الحاكم (۳۰۹/۴ و ۳۱۰) من طريق موسى بن إسماعيل عن ثابت بن يزيد. به. وصححه الحاكم ووافقه الذهبي.

(۱۴۵۳)...... اخرجه الترمذي (۲۳۵۲) من طريق ثابت بن محمد العابد الكوفي. به.

وقال الترمذي: حديث غريب.

یعنی جسے کھا کر زندہ رہ سکیں یعنی اضافی اور زیادہ نہ دے۔

اس کو مسلم نے صحیح میں اشج سے روایت کیا ہے ان کو ابواسامہ نے دونوں نے اس کو نقل کیا محمد بن فضیل کی حدیث سے انہوں نے اپنے والد سے اس نے عمارہ سے۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں

۱۴۵۵:......ہمیں خبر دی ہے محمد بن عبداللہ حافظ نے ان کو ابوالفضل بن ابراہیم نے ان کو احمد بن سلمہ نے ان کو اسحاق بن ابراہیم نے ان کو جریر نے منصور سے ان کو ابراہیم نے اسود سے انہوں نے عائشہ رضی اللہ عنہا سے فرماتی ہیں۔

ماشبع ال محمد صلی اللہ علیه وسلم منذ قدم رسول اللہ المدینة من طعام ثلاثة ایام تباعا حتی مضی.

رسول اللہ جب سے مدینے میں ہجرت کر کے تشریف لائے آل محمد نے کبھی تین دن مسلسل پیٹ بھر کر کھانا نہیں کھایا حتیٰ کہ حضور دنیا سے رخصت ہو گئے۔

اس کو بخاری مسلم نے صحیح میں نقل کیا ہے جریر کی حدیث سے۔

اہل بیت مہینہ بھر بھی آگ نہیں جلاتے تھے

۱۴۵۶:......ہمیں خبر دی ہے ابوعبداللہ حافظ نے ان کو احمد بن جعفر مطیعی نے ان کو عبداللہ بن احمد بن حنبل نے ان کو ان کے والد نے ان کو یحییٰ نے ان کو ہشام بن عروہ نے ان کو ان کے والد نے ان کو سیدہ عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرماتی ہیں کہ:

آل محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر کوئی مہینہ ایسا آتا تھا جس میں وہ (کچھ پکانے کے لئے) آگ نہیں جلاتے تھے۔ تو گذارہ صرف کھجور اور پانی پر ہوتا تھا ہاں کبھی کوئی کہیں سے گوشت آجاتا (یعنی وہ بھی پکا ہوا)۔

بخاری نے اس کو روایت کیا ہے محمد بن مثنیٰ یعنی یحییٰ بن سعید قطان سے اور اس کو مسلم نے روایت کیا ہے دوسرے طریق سے ہشام سے جس میں گوشت کا ذکر نہیں ہے۔ اور اس میں کچھ اضافہ ہے اس بات کے ذکر کا کہ اردگرد سے انصار کے گھروں سے ان کی عورتیں کچھ بھیج دیں اور وہ زیادہ تر دودھ ہوتا۔

۱۴۵۷:......ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو عبداللہ بن جعفر بن درستویہ نحوی نے ان کو محمد بن ابراہیم نے اجناذ بن میں ان کو ابومعمر عبداللہ بن عمرو نے ان کو عبدالوارث نے ان کو سعید بن ابوعروبہ نے ان کو حضرت قتادہ نے ان کو حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہ حضور صلی

(۱۴۵۴)......أخرجه مسلم (۲۲۸۱/۴) عن أبی سعید الأشج عن أبی أسامة. به

وأخرجه البخاری (۱۲۲/۸) عن عبداللہ بن محمد عن محمد بن فضیل.

وأخرجه مسلم (۲۲۸۱/۴) عن زهیر بن حرب عن محمد بن فضیل. به.

(۱)...... سقط من الأصل.

(۱۴۵۵)......أخرجه البخاری (۲۸۲/۱۱. فتح) ومسلم (۲۲۸۱/۴) من طریق جریر. به.

(۱۴۵۶)......أخرجه البخاری (۲۸۲/۱۱. فتح) عن محمد بن المثنی عن یحیی به. وأخرجه مسلم (۲۲۸۴) من طریق یزید بن رومان عن هشام. به.

(۱)...... کلمة غیر واضحة.

(۱۴۵۷)......أخرجه البخاری (۲۷۳/۱۱. فتح) عن ابن عمر. به.

اللہ علیہ وسلم نے دستر خوان پر کھانا نہیں کھایا۔ حتیٰ کہ فوت ہو گئے اور نہ ہی روٹی گوشت کے شوربے سے حتیٰ کہ فوت ہو گئے۔ اس کو بخاری نے صحیح میں الخ معمر سے روایت کیا ہے۔

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس یہودی کو بھی دینے کی رقم نہ تھی

۱۴۵۸:...... ہمیں خبر دی ہے ابوالقاسم عبدالرحمٰن بن عبید اللہ حرفی نے بغداد میں ان کو ابوبکر محمد بن عبداللہ شافعی نے ان کو اسحاق بن حسن بن میمون حربی نے ان کو حسن بن موسیٰ نے ان کو شیبان بن عبدالرحمٰن نے ان کو قتادہ نے ان کو حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی دعوت کی گئی جو کی روٹی اور پگھلائی ہوئی چربی سے۔ ایک صبح میں سے سنا آپ فرما رہے تھے قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضے میں محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی جان ہے آل محمد پر ایسی صبح نہیں آئی کہ گھر میں ایک صاع گندم یا ایک صاع کھجور رکھی ہوں مگر اس وقت بھی رسول اللہ کے گھر میں نو بیویاں موجود تھیں۔ آپ کی ایک ذرہ تھی جو آپ نے مدینے میں کسی یہودی کے پاس رہن رکھوائی اور اس سے ایک صاع گندم یا جو لئے مگر اس کو چھڑانے کے لئے بھی رقم نہ تھی جس سے اس کو چھڑا لائیں۔

۱۴۵۹:...... ہمیں خبر دی ابوطاہر فقیہ نے ان کو احمد بن محمد بن یحییٰ بن بلال بزاز نے ان کو احمد بن منصور مروزی نے ان کو نضر بن شمیل نے ان کو ہشام بن عروہ نے ان کو ان کے والد نے ان کو سیدہ عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرماتی ہیں کہ رسول اللہ کا بستر چمڑے کا تھا اس کے اندر کھجور کے چھال بھرے ہوئے تھے۔ اس کو بخاری مسلم نے نقل کیا ہے۔

۱۴۶۰:...... ہمیں خبر دی ہے ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوعبداللہ محمد بن اعلیٰ آدمی نے مکہ مکرمہ میں ان کو اسحٰق بن ابراہیم نے ان کو عبدالرزاق نے ان کو معمر نے ان کو ایوب نے ان کو حمید بن ہلال نے ان کو ابوبردہ نے وہ کہتے ہیں کہ میں سیدہ عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے پاس گیا آپ نے ہم لوگوں کے لئے ایک موٹی چادر اور ایک عدد اوپر اوڑھنے کی چادر خوشبو لگی ہوئی نکالی اور فرمایا:

فی هذا قبض رسول الله صلی الله علیه وسلم

اس چادر میں رسول اللہ کی روح مبارک نکالی گئی تھی۔ (یعنی حضور ان کپڑوں میں فوت ہوئے تھے۔)

اس کو مسلم نے روایت کیا صحیح میں محمد بن رافع سے ان کو عبدالرزاق نے۔

آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے بھوک کی وجہ سے پتھر باندھا

۱۴۶۱:...... ہمیں خبر دی ہے ابوعبداللہ حافظ نے اور ابوبکر بن حسن نے دونوں کہتے ہیں ہمیں حدیث بتائی ابوالعباس محمد بن یعقوب نے ان کو ابو عتبہ نے ان کو قتیبہ نے ان کو سعید بن سنان نے ان کو ابوزاہریہ نے ان کو جبیر بن نفیر نے ان کو ابوالجبیر نے اور وہ اصحاب رسول میں تھے

(۱۴۵۸)...... أخرجه أحمد (۱۳۳/۳ و ۲۳۸) من طریق قتادة. به.

وأخرجه ابن ماجة (۴۱۴۷) من طریق الحسن بن موسی. به المرفوع منه فقط.

وفی الزوائد هذا إسناد صحیح رجاله ثقات ورواه ابن حبان فی صحیحه من طریق أبان العطار عن قتادة به.

وأصل الحدیث رواه البخاری فی صحیحه فی کتاب البیع.

واختلف شراحه فی أنه موقوف أو مرفوع لکن روایة المصنف ترد علی من قال بوقفه علی أنس

(۲)...... فی مسند أحمد (۲۳۸/۲) : أخذ منه طعاماً فما وجدلها مایفتکها به.

(۱۴۵۹)...... أخرجه البخاری (۲۸۲/۱۱. فتح) عن أحمد بن رجاء عن النضر. به.

(۱۴۶۰)...... أخرجه مسلم (۱۶۴۹/۳) عن محمد بن رافع عن عبدالرزاق. به.

فرماتے ہیں۔

ایک دن نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو سخت بھوک لگی آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے پیٹ پر پتھر رکھ لیا پھر دعا کی اے رب ایک نفس کھانے والا دنیا میں آرام اور نعمت سے رہنے والا ہے قیامت کے دن بھوکا ہوگا اے رب نفس بھوکا ننگا دنیا میں، کھانے پینے والا اور نعمتوں والا ہوگا قیامت میں۔اے رب انسان اپنے نفس کا اکرام کرتا ہے اور وہ اس کو ذلیل کرنے والا ہے۔اے رب بعض انسان نفس کو ذلیل کرتے ہیں اور وہ اس کو عزت دینے والا ہوتا ہے۔اے رب یہ نفس زبردستی دنیا میں گھستا ہے اور زبردستی آسائشیں چاہتا ہے ان چیزوں میں جو اللہ اور اس کے رسول نے بطور مال فئے دی ہیں۔(یعنی مفت دی ہیں) ایسے نفس کے لئے اللہ کے ہاں کوئی حصہ نہیں ہے خبردار جنت کا عمل سخت ہے سخت ہے اونچی جگہ کے ساتھ خبردار جہنم کا عمل آسان ہے نرمی کے ساتھ۔خبردار اے رب ایک لمحہ کی شہوۃ وخواہش طویل حزن وغم کا وارث بناتی ہے۔فرمایا کہ السھوۃ نرم زمین کو کہتے ہیں۔(مطلب یہ ہے کہ جہنم کا ہر کام آسان اور جنت کا ہر کام مشکل ہے)۔

۱۴۶۲:......ہمیں خبر دی ہے ابوعبداللہ حافظ نے اور احمد بن حسن نے دونوں نے کہا کہ ہمیں حدیث بیان کی ہے ابوالعباس محمد بن یعقوب نے ان کو محمد بن اسحٰق صغانی نے ان کو مسلم بن ابراہیم نے ان کو ابان نے ان کو قتادہ نے ان کو انس نے کہ اللہ کے نبی پر کوئی عشا اور صبح جمع نہیں ہوئی کہ آپ نے دونوں وقت کا کھانا گوشت روٹی کھایا ہو مگر جماعت کے ساتھ۔

امام بیہقیؒ فرماتے ہیں

حدیث میں میں نے اسی طرح کی وضاحت پائی ہے مجھے یہ معلوم نہ ہوسکا کہ یہ وضاحت کس نے کہی تھی اور ابوعبید نے کہا وہ کہتے ہیں۔آپ نے اکیلے نہیں کھایا مگر لوگوں کے ساتھ۔

احمد بن یحییٰؒ کی وضاحت

احمد بن یحییٰ نے کہا ضفف یہ ہے کہ لقمہ مقدار طعام سے زیادہ ہو اور حفف یہ ہے کہ وہ کھانے کی مقدار کے مطابق ہو۔

اور یہ کہا گیا کہ ضفف تنگی اور سختی کو کہتے ہیں آپ یوں کہہ سکتے ہیں کہ یہ کام اس کے لئے ممکن نہیں ہوا مگر تنگی اور سختی کے ساتھ۔

۱۴۶۳:......ہمیں خبر دی ہے ابومحمد بن یوسف نے ان کو ابوسعید بن اعرابی نے ان کو ابوداؤد نے ان کو عثمان نے ان کو ابوسعید نے ان کو ابن ابو مسرہ نے ان کو حمیدی نے دونوں کو سفیان بن عیینہ نے ان کو عمرو بن دینار نے اور معمر بن راشد نے ان کو زہری نے ان کو مالک بن اوس بن حدثان نے یہ کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا۔

قبیلہ بنونضیر کے اموال رسول اللہ پر اللہ کی طرف سے فئی کئے گئے تھے جن پر مسلمانوں نے پیدل اور گھڑ سوار دستوں کے ساتھ حملہ نہیں کیا تھا اور وہ مال خالص رسول اللہ کے لئے تھا، آپ اس میں سے اپنے اہل خانہ پر خرچ کرتے تھے لہذا اس میں سے تقریباً سال بھر کا خرچہ رکھ لیتے تھے

(۱۴۶۱)......أخرجه ابن سعد فی اطبقات (۴۲۲/۷) عن ابن بقیة عن سعید بن سنان. به.

(۱۴۶۲)......قال ابن الأثیر فی النهایة (۹۵/۳):

الضفف: الضیق والشدة: أی لم یشبع منهما إلا عن ضیق وقلة.

وقیل إن الضفف اجتماع الناس یقال ضف القوم علی الماء یضفون ضفاً أی لم یأکل خبزاً ولحماً وحده ولکن یأکل مع الناس.

وقیل الضفف أن تکون الأکلة أکثر من مقدار الطعام والحفف أن تکون بمقداره.

(۱۴۶۳)......أخرجه البخاری (۶۲۹/۸. فتح) ومسلم (۱۳۷۶/۳ و ۱۳۷۷) من طریق سفیان. به.

(۱)......یعنی یحیی بن أبی مسرة.

اور باقی جو کچھ بچ جاتا اس کو مسلمانوں کی جہادی تیاری اسلحہ وغیرہ ساز وسامان میں خرچ کرتے تھے۔اس کو بخاری مسلم نے صحیح میں نقل کیا ہے۔

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کل کے لئے کچھ جمع نہیں فرماتے تھے

۱۴۶۴:......ہمیں خبر دی علی بن احمد بن عبدان نے ان کو احمد بن عبید صغار نے ان کو اسماعیل بن فضل بلخی اور جعفر بن محمد نے دونوں نے کہا ہمیں حدیث بیان کی قتیبہ بن سعید نے ان کو جعفر بن سلیمان نے ان کو ثابت نے ان کو حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کل صبح کے لئے کچھ جمع نہیں کرتے تھے۔

۱۴۶۵:......ہمیں خبر دی ابوسعید عبدالرحمٰن بن شبانہ نے ہمدان میں ان کو ابوالعباس فضل بن فضل کندی نے ان کو احمد بن حسن صوفی نے ان کو یحییٰ بن معین نے ان کو مروان بن معاویہ نے ان کو ہلال بن سوید نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے سنا وہ یہ ذکر کرتے تھے کہ حضور کی خدمت میں یہ تین پرندے ہدیہ کئے گئے ایک آپ کے خادم نے آپ کو کھلا دیا۔جب صبح ہوئی تو باقی دو بھی لا کر پیش کئے چنانچہ رسول اللہ نے فرمایا۔کیا میں نے آپ کو منع نہیں کیا تھا کہ کل صبح کے لئے کوئی شئی چھپا کر نہ رکھنا اللہ تعالیٰ ہر دن کا رزق خود لاتا ہے۔

۱۴۶۶:......ہمیں خبر دی ابوطاہر فقیہ نے ان کو ابوحامد بن بلال بزار نے ان کو محمد بن اسماعیل احمسی نے ان کو فضل بن صالح اسری نے ان کو اعمش نے ان کو طلحہ بن مصرف نے مسروق بن اجدع سے انہوں نے سیدہ عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بلال ہمیں کھانا کھلائیے۔اس نے عرض کی یارسول اللہ میرے پاس کھجور کی ایک تھیلی کے سوا کچھ نہیں ہے وہی میں نے اپنے لئے چھپا کر رکھی تھی۔رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بلال کیا آپ کو ڈر نہیں لگتا کہ اللہ اس کو جہنم کی آگ میں دھنسا دے اے بلال خرچ کیجئے اور صاحب عرش سے رزق کی تنگی کا خوف نہ کیجئے۔

۱۴۶۷:......ہمیں خبر دی ہے ابوعبدالرحمٰن سلمی نے ان کو سلیمان بن محمد بن ناجیہ مدینی نے ان کو ابوعمر واحمد بن مبارک مستملی نے ان کو ابوخالد فراء نے ان کو عبداللہ بن مبارک نے ان کو یحییٰ بن ایوب نے ان کو عبیداللہ بن زحر نے ان کو علی بن یزید نے قاسم سے اس نے ابوامامہ سے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ نے فرمایا۔

میرے رب نے پیش کیا ہے کہ وہ بطحاء مکہ کو سونا بنادے میں نے عرض کی نہیں اے میرے رب مگر میں تو پیٹ بھروں گا ایک دن اور بھوکا رہوں گا دوسرے دن جب میں بھوکا رہوں گا عاجزی کروں گا گڑگڑاؤں گا اور جب پیٹ بھروں گا میں تیری حمد کروں گا اور تیرا ذکر کروں گا۔

۱۴۶۸:......ہمیں خبر دی ابوعلی روذباری نے فوائد میں اور ان کو ابوعلی اسماعیل بن صفار نے اس طرح کہ انہوں نے ان کے سامنے حدیث کو

(۱۴۶۴)......أخرجه الترمذی (۲۳۶۲) عن قتیبة. به.

وقال الترمذی : هذا حدیث غریب وقد روی هذا الحدیث عن جعفر بن سلیمان عن ثابت عن النبی صلی الله علیه وسلم مرسلاً.

(۱۴۶۵)......أخرجه ابن حبان فی المجروحین (۸۶/۳) عن أحمد بن الحسن عن عبدالجبار عن یحیی بن معین. به.

والحدیث ضعیف لأن فی إسناده هلال بن سوید الأزدی أبوظلال القسملی قال ابن حبان : کان شیخاً مغفلا یروی عن أنس مالیس من حدیثه لایجوز الاحتجاج به بحال.

(۱۴۶۶)......أخرجه الحکیم الترمذی والطبرانی فی الکبیر عن عائشة (کنز العمال ۱۶۱۸۸).

(۱۴۶۷)......أخرجه الترمذی (۲۳۴۷) عن سوید بن نصر عن عبدالله بن المبارک. به.

وقال الترمذی : هذا حدیث حسن.

وعلی بن یزید ضعیف الحدیث ویکنی أبا عبدالملک.

(۱۴۶۸)......أخرجه المصنف فی الدلائل (۳۴۵/۱) بنفس الإسناد.

پڑھا کر سنا شوال ۳۳۹ میں ان کو خبر دی حسن بن عروہ بن یزید نے ان کو عباد بن عباد مہلبی نے ان کو مجالد بن سعید نے ان کو شعبی نے ان کو مسروق نے ان کو سیدہ عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرماتی ہیں کہ میرے پاس انصاریوں کی ایک عورت ملنے آئی اس نے گھر میں پڑا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا بستر دیکھا جو کہ چمڑے کا ٹکڑا تھا دہرا کیا ہوا جب وہ واپس چلی گئی تو اس نے میرے پاس ایک بستر یعنی بچھونا بھیجا جس کے اندر اون بھری ہوئی تھی۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم جب تشریف لائے تو انہوں نے مجھ سے پوچھا یہ کیسا بچھونا ہے اے عائشہ؟ فرماتی ہیں کہ میں نے عرض کی یا رسول اللہ فلاں انصاری عورت میرے پاس آئی تو اور اس نے آپ کا بچھونا دیکھ لیا لہذا اس نے جا کر یہ بچھونا بھیج دیا ہے حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے عائشہ یہ واپس کر دیجئے اگر میں چاہوں تو اللہ تعالیٰ میرے ساتھ سونے اور چاندی کے پہاڑ چلا دے۔

نبوی ایثار

۱۴۶۹:..... ہمیں خبر دی ابوالحسن بن بشران نے ان کو ابوعمرو سماک نے وہ کہتے ہیں کہ قاسم بن منبہ نے کہا تھا کہ بشر سے سنا کہتے تھے کہ سیدہ عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا۔ اگر ہم لوگ چاہتے کہ ہم پیٹ بھریں تو ہم پیٹ بھر سکتے تھے مگر محمد صلی اللہ علیہ وسلم اپنے نفس پر ایثار کرتے اور دوسروں کو ترجیح دیتے تھے۔

۱۴۷۰:..... ہمیں خبر دی ابو طاہر فقیہ نے ان کو ابوالحسن طرائفی نے۔ اور ہمیں خبر دی جامع بن احمد ابوالخیر وکیل نے ان کو ابوطاہر محمد آبادی نے دونوں کہتے ہیں کہ ہمیں خبر دی ہے عثمان بن سعید دارمی نے ان کو ابراہیم بن منذر حرامی نے ان کو بکر بن سلیم صواف نے ان کو ابوطوالہ نے ان کو انس بن مالک نے وہ فرماتے ہیں ایک آدمی حضور کی خدمت میں آیا اور عرض کیا کہ میں آپ کے ساتھ محبت کرتا ہوں حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا (پھر تو تیار رہ فاقہ کرنے کے لئے۔)

۱۴۷۱:..... ہمیں خبر دی ابوعبدالرحمٰن سلمی نے بطور املا کے ان کو ابوجعفر محمد بن احمد بن سعید رازی نے ان کو سعید بن سلیمان نے ان کو شداد بن سعید نے ابوالوزاع سے اس نے عبداللہ بن مغفل سے وہ فرماتے ہیں۔ کہ ایک آدمی رسول اللہ کی خدمت میں آیا اور عرض کیا کہ میں آپ کے ساتھ محبت کرتا ہوں حضور نے فرمایا دیکھئے اگر آپ سچ کہتے ہیں تو پھر فقر کے لئے تیار ہو جائیے فوراً بس فقر اس آدمی کی طرف اس سے بھی زیادہ تیزی سے آتا ہے جو مجھ سے محبت کرتا ہے جتنی کہ سیلاب اپنے مقام انتہاء کو پہنچتا ہے۔

حضرت ابوسعید کی مرسل روایت ہے

۱۴۷۲:..... امام بیہقی فرماتے ہیں۔ اسی کو روایت کیا ہے ایک جماعت نے شداد بن ابی طلحہ راسبی سے اور وہ اس کو روایت کرنے میں اکیلے ہیں۔

۱۴۷۳:..... ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے اور ابوعبدالرحمٰن سلمی نے دونوں کو ابوالعباس محمد بن یعقوب نے ان کو بحر بن نصر نے ان کو ابن وھب نے ان کو خبر دی عمرو بن حارث نے سعید بن ابوسعید سے کہ ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے رسول اللہ کی خدمت میں اپنی کسی حاجت کی شکایت کی تو حضور نے فرمایا صبر کر اے ابوسعید! بے شک فقر اس آدمی کی طرف جو مجھ سے محبت کرے بہت تیزی سے آتا ہے اس سیلاب

(۱۴۷۰)..... أخرجه الشجری (۲۰۲/۲) من طریق محمد بن عبدالله بن رسته عن إبراهیم بن المنذر الحرامی. به.

وقال الهیثمی فی المجمع (۲۷۴/۱۰) رواه البزار ورجاله رجال الصحیح غیر بکر بن سلیم وهو ثقة.

(۱۴۷۱)..... أخرجه أحمد (۴۲/۳) عن هارون بن معروف عن ابن وهب. به.

وقال الهیثمی فی المجمع (۲۷۴/۱۰) رواه أحمد ورجاله رجال الصحیح إلا أنه شبه المرسل.

سے بھی جو وادی کے اوپر سے نیچے کی طرف یا پہاڑ کے اوپر سے نیچے کی طرف آئے۔ یہ حدیث مرسل ہے۔

۱۴۷۴:......اور اسی معنی میں روایت کی گئی ہے حضرت ابوذر سے کہ وہ نبی کریم کی خدمت میں آئے اور فرمایا کہ بے شک میں محبت کرتا ہوں تم سے اے اہل بیت۔

۱۴۷۵:......ہمیں خبر دی ابو طاہر فقیہ نے ان کو ابو محمد حاجب طوسی نے ان کو محمد بن حماد ابی وردی نے ان کو محمد بن فضل نے عبداللہ بن سعید مقبری سے ان کو ان کے دادا نے ان کو حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے وہ فرماتے۔

ایک آدمی انصار میں سے آیا اور کہا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میں دیکھتا ہوں (یہاں پر اصل میں غیر واضح عبارت ہے۔)

پھر انصاری اپنے سامان کی طرف چلا گیا وہاں جا کر دیکھا تو کچھ بھی موجود نہیں تھا، یکا یک اس کی نگاہ ایک یہودی پر پڑی، جو اپنی کھجوروں کو پانی لگا رہا تھا لہذا انصاری نے یہودی سے پوچھا کیا میں تیری کھجوروں کو پانی لگاؤں؟ یہودی نے کہا ہاں لگاؤ ہر ڈول کا یعنی ہر دفعہ پانی لگانے کا اتنا اتنا پھل تجھے ملے گا۔ اور انصاری نے اس پر شرط رکھی کہ اس سے حررہ بادری اور حشفہ کھجوریں نہیں لے گا اور ان میں سے اچھی والی لے لے گا چنانچہ انصاری نے یہودی کی کھجوروں کو پانی لگایا۔ تقریباً دو صاع کھجوروں پر لہذا جب اسے مزدوری میں کھجوریں ملیں تو وہ لے کر حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو گیا۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے پوچھا کہ کہاں سے لائے ہو اس لئے کہ آپ کسی بھی شئی کے بارے میں پوچھتے تھے جو لائی جاتی حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ھدیہ کی ان کھجوروں میں سے ایک صاع اپنی بیویوں کے پاس گھر میں بھیج دیا۔ اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے دوسرا صاع کھجوروں کا خود بھی کھایا اور صحابہ کرام نے بھی مل کر کھایا۔ انصاری سے آپ نے فرمایا کیا تم مجھ سے محبت کرتے ہو؟ اس نے کہا کہ قسم ہے اس ذات کی جس نے آپ کو بھیجا ہے حق کے ساتھ میں آپ سے محبت کرتا ہوں۔ حضور نے فرمایا اگر تم مجھ سے محبت کرتے ہو تو پھر آزمائش کے لئے تیار ہو جاؤ فوری طور پر۔ پس قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضے میں میری جان ہے آزمائش اس آدمی کی طرف اس پانی سے بھی زیادہ تیزی سے آتی ہے جو بہتا ہوا پہاڑ کی بلندی سے دھرتی کے نشیب کی طرف آتا ہے۔ اس بندے کی طرف جو مجھ سے محبت کرتا ہے اس کے بعد دعا فرمائی اے اللہ جو شخص مجھ سے محبت کرتا ہے تو اس کو ایسا رزق دے جس سے وہ کسی سے سوال کا محتاج نہ رہے اور ایسا رزق دے جو اس کو کافی ہو جائے اور جو شخص مجھ سے بغض رکھے اس کے مال اور اولاد کو زیادہ کر دے۔ عبداللہ بن سعید اس روایت میں قوی نہیں ہے۔

۱۴۷۶:......ہمیں خبر دی ہے ابو سعید مالینی نے ان کو ابو احمد بن عدی نے ان کو محمد بن بشر بن یوسف نے اور عبداللہ بن عبداللہ دمشقی نے ان کو ہشام بن عمار نے ان کو عمرو بن واقد نے ان کو ابو حفص نے ان کو یونس بن میسرہ بن حلبیس نے ان کو ابو ادریس خولانی نے ان کو معاذ بن جبل نے فرماتے ہیں کہ رسول اللہ نے فرمایا۔

اے اللہ جو شخص میرے ساتھ ایمان لایا اور مجھے سچا مانا اور اس بات کی گواہی دی کہ جو کچھ میں حق لے کر آیا ہوں وہ تیری طرف سے حق ہے بس تو کم دے اس کے مال کو اس کی اولاد کو اور جلدی کر اس کی موت کو اے اللہ جو شخص میرے ساتھ ایمان نہ لائے اور مجھے سچا نہ مانے اور وہ اس بات کی گواہی نہ دے کہ جو کچھ میں لے کر آیا ہوں وہ حق ہے تیری طرف سے پس زیادہ کر تو اس کے مال کو اور اس کی اولاد کو اور لمبا کر اس کی عمر کو۔

عمرو بن واقد اس کی اسناد میں متفرد ہے۔

۱۴۷۷:......روایت کیا گیا ہے اس کی مثل عمرو بن غیلان ثقفی نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے۔

---

(۱)......غير واضح في الأصل.

(۱۴۷۶)......أخرجه المصنف من طريق ابن عدى (۱۷۶۹/۵) في ترجمة عمرو بن واقد وهو ضعيف.

(۱۴۷۷)......عمرو بن غيلان بن سلمة الثقفي مختلف في صحبته له حديث رواه ابن ماجة (تقريب).

امام بیہقیؒ کا ارشاد

ان احادیث میں سے اگر کوئی شئی صحیح ہے تو (ان سے جو کچھ ثابت ہوتا ہے) وہ یہ ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے زاہد من الدنیا اور تارک الدنیا ہونے اور دنیا سے بے رغبت ہونے کی دلیل ہے اور اس میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے آخرت کو دنیا پر ترجیح دینے کی دلیل ہے اس لئے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے علم میں دنیا کے عیوب میں آپ نے اس کو اپنے لئے بھی پسند نہیں فرمایا اور ان کے لئے بھی پسند نہیں فرمایا جو حضور سے محبت کرتا ہو آپ کی امت میں سے۔ اللہ ہمیں بچائے دنیا کے فتنے سے اور آخرت کے عذاب سے اپنی رحمت کے ساتھ۔

استاذ ابو سہلؒ کا ارشاد

۱۴۷۸:......ہمیں خبر دی ابونصر بن قتادہ رحمۃ اللہ علیہ نے ان کو امام ابو سہل محمد بن سلیمان نے بطور املاء کے ان کو ابوالعباس محمد بن اسحاق سراج نے ان کو قتیبہ بن سعید نے ان کو ابورجاء ثقفی نے ان کو جعفر بن سلیمان ضبعی نے ان کو ثابت نے ان کو حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کسی شئی کو کل کے لئے جمع کر کے اور ذخیرہ کر کے نہیں رکھتے تھے ابونصر نے کہا امام ابو سہل رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا۔ کہ اگر کوئی کہنے والا یہ کہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم رجوع فرماتے تھے (یہاں سے اصل مسودہ کتاب میں عبارت غیر واضح ہے۔)

آپ جس چیز کو جمع کرتے سب کے لئے کرتے آپ کے پاس زرہ تھی تلوار تھی۔ کمان تھی۔ گھوڑا تھا، خچر تھا، گدھا تھا۔ شام کو آپ کے لئے انگور نچوڑے جاتے تو صبح پی لیتے اور صبح کو نچوڑتے تو شام کو پی لیتے اور آگے اپنی ازواج مطہرات کے لئے سال بھر کی روزی بھی رکھ لیتے تھے یہ اس مال میں سے ہوتا جو اللہ نے آپ کو بطور فئے کے عطا کیا تھا (استاذ ابو سہل فرماتے ہیں کہ یہ) سب کا سب ذخیرہ کرنا ہی ہے اور جمع کر کے رکھنا ہی ہے۔ لہذا ہم یہ بات کیسے تسلیم کرلیں مذکورہ اخبار کی وجہ سے ان حقائق کے ہوتے ہوئے اور استاذ ابو سہل نے یہ بھی فرمایا۔

مذکورہ روایات کی توجیہات

استاذ ابو سہل فرماتے ہیں کہ مذکورہ روایت تو صحیح ہے اور درایت کے حکم کے مطابق بھی درست ہے باقی رہی منافات اس روایت میں تو اس کی توجیہ کی گئی ہے۔ اور اس کی توجیہ اس طرح ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم اپنے اور اپنے مولیٰ کے درمیان حسن ظن کا معاملہ فرماتے تھے اور مولیٰ کی طرف سے ملنے اور آنے کا انتظار فرماتے تھے سوائے روک کر رکھنے کے یا جمع کرنے اور ذخیرہ کرنے کے۔ آپ اپنے لئے صبح سے شام یا شام سے صبح کے لئے بھی روک کر نہیں رکھتے تھے۔ باقی جو چیزیں آپ نے تیار کر کے رکھی تھی وہ اپنے دین کے لئے تھیں گن گن کر رکھنے کے لئے نہیں تھیں یہی حال آپ کے آلات حرب کا بھی ہے آپ نے ان کو محفوظ رکھا تو اپنے اولیاء واحباب مسلمانوں کی نصرت کے لئے اور اعداء کے مقابلے کے لئے بایں وجہ کہ ان کے استعمال کا حکم ہے۔ جن جن چیزوں کی آپ کی حیات میں موجود ہونے کی تصدیق ہو چکی ہے اسی لئے آپ نے فرمایا ہم کسی کو وارث نہیں چھوڑتے بلکہ جو کچھ ترکہ ہوتا ہے وہ صدقہ ہو جاتا ہے۔ باقی رہی یہ بات کہ آپ کے لئے صبح سے شام اور شام سے صبح پنیر رکھا جاتا تھا تو اس کا جواب یہ ہے کہ آپ کی ازواج مطہرات آپ کے لئے اپنے ملک میں پنیر بناتیں اس لئے کہ آپ انہیں مالک بنا چکے ہوتے تھے اور ان کے لئے شفقت کرتے ہوئے مگر آپ کسی شئی کو اپنے لئے کوئی ذخیرہ نہیں کرتے تھے۔ اگر کوئی شے آپ کے ہاں رک گئی ہو تو وہ آئندہ کل کی نیت سے نہیں ہوتی تھی لیکن (خالی ہے) آپ کا تصرف کرنا کسی نہ کسی آزمائش میں ہوتا تھا دین کی آزمائشوں میں سے۔ اور توجیہ کرتے

(۱۴۷۸)......مسبق برقم (۱۴۶۴) وانظر شرح السنة (۱۳/ ۵۳)

(۱)......غیر واضح.

(۱) غیر واضح

ہوئے یہ بھی کہا گیا ہے بطور مالک رہنے کے آپ کوئی شئی ذخیرہ نہیں کرتے تھے۔ بلکہ مالک بنانے کے لئے اور دوسروں کو دینے کے لئے۔ اور یہ جواب بھی دیا گیا کہ آپ کا ذخیرہ کرنا کل تک بقا کی آرزو کرنے کی وجہ سے نہیں تھا۔

فصل:......ہمارے پیارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی نبوت کی پاکیزگی اور عالمگیر ہونا

شیخ حلیمی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم رسول الثقلین تھے۔ یعنی جنوں اور انسانوں کے بلکہ تمام جنوں اور تمام انسانوں کے رسول تھے۔ تمام انسانوں کے رسول ہونے کے بارے میں یہ نص صریح موجود ہے۔

(١)......ارشاد فرمایا۔ قل یایها الناس انی رسول اللّٰه الیکم جمیعاً (الاعراف ١٥٨)

فرما دیجئے اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم اے لوگو بے شک میں تم سب کی طرف اللہ کا رسول بن کر آیا ہوں۔

اور اللہ تعالیٰ نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو حکم دیا تھا کہ آپ یہ فرما دیں۔

(٢)......واوحی الی هذا القران لانذرکم به و من بلغ (الانعام ١٩)

اور وحی کیا گیا میری طرف یہ قرآن تا کہ میں تم سب کو اس کے ذریعے ڈراؤں اور ان کو جن کے پاس پیغام پہنچ چکا ہے (یعنی تمام اہل کتاب کو بھی)۔

ان آیات میں تمام انسانوں کے لئے رسول ہونا ثابت ہے (خواہ وہ اہل کتاب ہوں یا نہ ہوں۔)

اور جنات کی طرف آپ کے رسول ہونے کے بارے میں بھی واضح نص قرآنی موجود ہے۔ ارشاد فرمایا:

(٣)......واذ صرفنا الیک نفرمن الجن یستمعون القران فلما حضروه قالوا انصتوا فلما قضی ولوا الی قومهم منذرین قالوا یا قومنا اجیبوا داعی اللّٰه وامنوا به یغفر لکمْ من ذنوبکم۔ ویجرکم من عذاب الیم (الاحقاف ٢٩)

(وہ وقت یاد کرو) جب ہم تیری طرف جنوں کی ایک جماعت کو پھیر کر متوجہ کر دیا تھا وہ قرآن سن رہے تھے جب وہ اس کی تلاوت پر حاضر ہوئے تو ایک دوسرے سے کہا چپ کر جاؤ جب تلاوت قرآن ختم ہوگئی تو وہ لوگ اپنی قوم کی طرف ڈرانے والے بن گئے۔ بولے اے ہماری قوم اللہ کے داعی کی بات مان لو اور اس کے ساتھ ایمان لے آؤ اللہ تعالیٰ تمہارے گناہ معاف کر دے گا اور تمہیں دردناک عذاب سے بچا لے گا۔

نیز ارشاد ہوا:

(٤)......قل اوحی الی انه استمع نفر من الجن فقالوا انا سمعنا قران عجبًا یهدی الی الرشد فامنا به ولن نشرک بربنا احدا وانه تعالٰی جدربنا ما اتخذ صاحبة ولا ولدا وانه کان یقول سفیهنا علی اللّٰه شططًا (سورۃ جن ٣)

فرما دیجئے میری طرف اس بات کی وحی کی گئی ہے کہ جنوں کی ایک جماعت نے قرآن مجید کو توجہ سے سنا پھر وہ بولے ہم نے بہترین قرآن سنا جو ہدایت کی طرف رہنمائی کرتا ہے سو ہم اس کے ساتھ ایمان لے آئے ہیں اور ہم ہرگز اپنے رب کے ساتھ شریک نہیں کریں گے۔

اللہ تعالیٰ کے ان ارشادات سے یہ بات واضح ہوگئی کہ جب جنات نے یہ کہا، اے ہماری قوم اللہ کے داعی کی بات مان لو۔ تو انہوں نے یہ سمجھ لیا تھا کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم ان سب کی طرف بھیجے گئے ہیں اور انہوں نے یہ سوچ سمجھ کر حضور کی دعوت کو سنا تھا اور انہیں یہ بھی یقین ہوگیا تھا باقی تمام جنات جو حاضر نہیں ہو سکے آپ ان سب کے بھی رسول ہیں اسی لئے تو انہوں نے یہ کہا تھا اے ہماری قوم اللہ کے داعی کی بات مان لو اور اس کے ساتھ ایمان بھی لے آؤ لہٰذا جب انہوں نے پیغام سنا تو بول اٹھے۔ ہم بھی اس کے ساتھ ایمان لے آئے ہیں۔

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی وہ پانچ خصوصیات جو کسی دوسرے نبی کو نہیں ملی

۱۴۷۹:.....ہمیں خبر دی ہے ابو عبداللہ حافظ نے ان کو احمد بن جعفر نے ان کو عبداللہ بن احمد بن حنبل نے ان کو ہشیم نے ان کو سیار نے ان کو یزید فقیر نے ان کو جابر بن عبداللہ نے وہ کہتے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔

کہ مجھے پانچ چیزیں دی گئی ہیں جو مجھ سے پہلے کسی رسول نہیں دیا گیا تھا۔

❶.....ہر نبی اپنی امت کی طرف خاص طور بھیجا جاتا تھا جب کہ میں ہر کالے اور گورے کی طرف بھیجا گیا ہوں۔

❷.....میرے لئے غنیمتیں حلال کردی گئی ہیں جب کہ مجھ سے پہلے کسی کے لئے حلال نہیں کی گئی تھی۔

❸.....اور میرے لئے ساری زمین پاک اور پاک کرنے والی بنادی گئی ہے یا فرمایا مسجد بنادی گئی ہے جب آدمی کو جہاں نماز کا وقت ہوجائے وہ وہی نماز پڑھ سکتا ہے جہاں ہو۔

❹.....اور میں رعب کے ساتھ مدد دیا گیا ہوں مہینے بھر کی مسافت تک۔

❺.....اور میں شفاعت کبریٰ کا حق دیا گیا ہوں۔

۱۴۸۰:.....ہمیں خبر دی ابو عبداللہ حافظ نے ان کو محمد بن یعقوب نے ان کو جعفر بن محمد بن حسین نے ان کو یحیٰ بن یحیٰ نے ان کو ہیثم نے پھر اسی مذکورہ روایت کو اپنی اسناد کے ساتھ انہوں نے ذکر کیا ہے۔ اور ان کو بخاری نے صحیح میں محمد بن سنان سے انہوں نے ھیثم سے اس کو روایت کیا ہے اور اس کو مسلم نے یحیٰ بن یحیٰ سے روایت کیا ہے۔

ہم نے اس کو روایت کیا ہے مجاہد سے، انہوں نے فرمایا کہ اسود واحمر سے مراد جن وانس ہیں۔

۱۴۸۲:.....ہم نے اس کو روایت کیا ہے حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے انہوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ آپ نے فرمایا میں بھیجا گیا ہوں جنوں اور انسانوں (دونوں) کی طرف۔

آپ کی نبوت کے عالمگیر ہونے کی ایک دلیل یہ ہے آپ خاتم النبیین ہیں

امام بیہقی فرماتے ہیں مذکورہ دلائل میں سے ایک دلیل یہ ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم خاتم النبیین تھے چنانچہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے۔

ما کان محمد ابا احد من رجالکم ولکن رسول اللّٰہ و خاتم النبیین (الاحزاب ۴۰)

محمد صلی اللہ علیہ وسلم تمہارے مردوں میں سے کسی کے حقیقی باپ نہیں ہیں مگر اللہ کے رسول اور خاتم النبیین ہیں۔

امام بیہقی فرماتے ہیں۔ خاتم وہ ہے جس کے بعد کوئی نبی نہ ہو جیسے کسی بھی امر کے اختتام کے بعد کوئی شئی نہیں ہوتی۔ جیسے کتاب کے ختم ہوجانے کے بعد آگے پھیلنا نہیں ہوتا جیسے تھیلے کو مہر لگادینے کے بعد اس میں سے کسی چیز کا اخراج نہیں ہوسکتا۔

۱۴۸۳:.....ہمیں خبر دی ابو طاہر فقیہ نے ان کو ابوبکر محمد بن حسین قطان نے ان کو احمد بن یوسف سلمی نے ان کو عبدالرزاق نے ان کو معمر نے ان کو ہمام بن حنفیہ نے انہوں نے کہا کہ یہ وہ حدیث ہے جس کی ہمیں حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے خبر دی ہے۔ انہوں نے فرمایا کہ حضرت ابوالقاسم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ میری مثال اور مجھ سے پہلے والے انبیاء کی مثال اس آدمی جیسی ہے جو خوبصورت گھر بنائے اور اس کی تزئین وآرائش کرے ہر طرح مکمل کرے اور خوبصورت بنائے مگر مکان کے کونوں میں سے کسی ایک کونے میں سے ایک اینٹ کی جگہ چھوڑ دے تاکہ لوگ اسے دیکھیں۔

(۱۴۷۹).....سبق برقم (۳۰۵)

چنانچہ لوگ اس کو دیکھنے کے لئے چلے آئیں اور دیکھنے کے بعد انہیں اچھا لگے اور خوب بھلا لگے اور بہت ہی پسند آئے مگر جب اس ایک کم لگنے والی اینٹ کی کمی کو دیکھیں تو یہ کہیں کہ یہ اینٹ آپ نے کیوں نہ لگائی عمارت بالکل مکمل ہو جاتی محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا خبردار میں وہی آخری اینٹ ہوں۔اس کو مسلم نے روایت کیا ہے محمد بن رافع سے انہوں نے عبدالرزاق سے۔اور بخاری مسلم نے اس کو نقل کیا ہے ابو صالح کی روایت سے انہوں نے حضرت ابو ہریرہ سے انہوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے۔کہ آپ نے فرمایا میں اینٹ کی جگہ ہوں اور میں خاتم النبیین ہوں۔

۱۴۸۴:......اور بخاری مسلم نے اس کو نقل کیا ہے حضرت جابر بن عبداللہ کی حدیث سے انہوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کیا کہ آپ نے فرمایا کہ میں اخری اینٹ کی جگہ ہوں میں نے آ کر نبوت والی عمارت کو پکا اور محکم کر دیا ہے اور ایک روایت میں یوں ہے کہ میں نے انبیاء کے سلسلہ کو ختم کر دیا ہے۔

اور ہم نے اس حدیث کو نقل کیا ہے دلائل النبوت کی چوتھی کتاب میں۔

۱۴۸۵:......ہمیں خبر دی ابوزکریا بن ابو اسحٰق نے ان کو محمود بن محمد بن منصور نے ان کو اسماعیل بن اسحاق نے ان کو محمود بن مرزوق نے ان کو سلیم بن حیان نے ان کو سعید بن میناء نے ان کو جابر بن عبداللہ نے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔

کہ میری مثال انبیاء میں اس آدمی جیسی ہے جس نے گھر کو پکا بنایا اس کو خوب مضبوط کیا مگر اس نے ایک اینٹ کی جگہ چھوڑ دی۔مکان کو دیکھنے کے لئے کوئی آیا اس نے دیکھا اس نے دیکھ کر یہ کہا کہ کتنا خوبصورت ہے یہ مکان مگر یہ ایک اینٹ کی کمی ہے۔رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں اسی اینٹ کی جگہ پر ہوں میرے ساتھ انبیاء کا سلسلہ ختم ہو چکا ہے۔

آپ سید المرسلین ہیں

امام بیہقی فرماتے ہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی بعثت کے عالمگیر ہونے کی ایک دلیل یہ ہے کہ آپ سید المرسلین ہے۔

۱۴۸۶:......ہمیں خبر دی ابو عبداللہ حافظ نے ان کو ابو العباس محمد بن یعقوب نے ان کو ربیع بن سلیمان نے ان کو بشر بن بکر نے ان کو اوزاعی نے اور ہمیں خبر دی ہے ابو عبداللہ حافظ نے ان کو ابو عبداللہ محمد بن یعقوب نے ان کو حسن بن سفیان نے ان کو حکم بن موسیٰ نے ان کو ھقل بن زیاد نے ان کو اوزاعی نے ان کو ابو عمار نے ان کو عبداللہ بن فروح نے ان کو ابو ہریرہ نے وہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔

میں اولاد آدم کا سردار ہوں گا قیامت کے دن اور میں پہلا شخص ہوں گا جس کی قبر کی زمین سے باہر آنے کے لئے پھٹے گی۔

اس کو مسلم نے روایت کیا ہے صحیح میں حکم بن موسیٰ سے۔

حضور تمام اولاد آدم کے سردار ہیں اس دعویٰ کی پہلی دلیل کتاب اللہ سے سردار کی تشریح

شیخ حلیمی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں۔یہ اس لئے ہے کہ رسول کی عظمت اور شرف رسالت کے منصب کی وجہ سے ہے۔اور یہ حقیقت یہ کہ

(۱۴۸۳)......أخرجه مسلم (۴/۱۷۹۰) عن محمد بن رافع عن عبدالرزاق. به.

وأخرجه البخاری (۴/۲۲۶) ومسلم (۴....../۱۴۹۱) من طریق أبی صالح السمان. به.

(۱۴۸۵)......أخرجه المصنف فی الدلائل (۱/۳۷۵ و ۳۷۶) من طریق سلیم بن حیان. به.

وقال البیهقی: رواه البخاری فی الصحیح عن محمد بن سنان عن سلیم بن حیان.

ورواه مسلم عن أبی بکر بن أبی شیبة عن عفان (عن سلیم). به.

(۱۴۸۶)......أخرجه مسلم (۴/۱۷۸۲) عن الحکم بن موسی. بج

ہمارے نبی محمد صلی اللہ علیہ وسلم تمام رسالتوں میں اعلیٰ اور اشرف رسالت کے ساتھ مخصوص کئے گئے ہیں جبھی تو اس اعلیٰ واشرف رسالت نے ماسبق کی تمام رسالتوں کو منسوخ کر دیا ہے۔ اور اس اعلیٰ واشرف رسالت کے بعد اور کوئی اس سے زیادہ اعلیٰ واشرف رسالت بھی نہیں آئے گی جو اس کو منسوخ کر دے۔ چنانچہ اسی عظیم مفہوم کی طرف ہمارے رب عزوجل نے اس آیت میں اشارہ فرمایا ہے جس آیت میں اپنی کتاب کی تعریف وتوصیف فرمائی ہے۔ جب ارشاد فرمایا:

و انه لکتاب عزیز لایاتیه الباطل من بین یدیه و لامن خلفه تنزیل من حکیم حمید.

قرآن ایسی کتاب غالب ہے کہ باطل اس کے پاس نہیں آتا نہ آگے اس کے نہ پیچھے اس کے حکمت والی اور حمد والی ذات کا اتارا ہوا ہے۔

کہا گیا ہے کہ اس آیت کا مطلب یہ ہے کہ قرآن سے پہلے بھی کوئی ایسی کتاب نہیں اتری جو اس کی تکذیب کرتی اور قرآن کے بعد بھی کوئی ایسی کتاب نہیں اترے گی جو اس کے احکام کو موقوف کر دے یا منسوخ کر دے۔ لہذا اس آیت میں اس بات پر دلیل موجود ہے کہ یہ رسالت عظمیٰ جس پر یہ کتاب عزیز اتری ہے وہ تمام سابقہ رسالتوں سے افضل ہے جب رسالت محمدی تمام رسالتوں سے افضل ہے تو یہ بات بالبداہت ثابت ہوگئی کہ اس منصب پر فائز رسول بھی تمام رسولوں سے افضل ہیں۔ واللہ اعلم۔

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے سردار ہونے کی دوسری دلیل کتاب اللہ سے

دوسری دلیل یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی حیات اور زندگی کی قسم کھائی ہے۔

چنانچہ ارشاد فرمایا:

لعمرک انهم لفی سکرتهم یعمهون.

تیری بقاء کی قسم تیری زندگی کی قسم (اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم) یہ کفار ومشرکین اپنی مدہوشی میں حیران وسرگردان ہیں۔

یہ بات عقل کے عین مطابق ہے کہ جب اللہ تعالیٰ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی کی قسم کھاتا ہے اور کسی بھی انسان کی زندگی کی قسم نہیں کھائی قسم کھانے کے لئے اللہ نے صرف آپ کی زندگی کو مخصوص کیا ہے تو ثابت ہوا کہ آپ کی حیات طیبہ اللہ تعالیٰ کے نزدیک تمام زندگیوں سے زیادہ محترم اور زیادہ عزت والی ہے اور یہ بدیہی بات ہے کہ یہ زندگی تمام زندگیوں سے اس لئے افضل ہے اور اس لئے زیادہ محترم ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی حیات ہے اور آپ سب سے افضل ہیں اور اکرم ہیں اگر یہ سوال کیا جائے کہ اللہ تعالیٰ نے تو انجیر کی اور زیتون کی۔ اور طور سینین کی قسمیں بھی کھائی ہیں؟

تو اس کا جواب یہ ہے کہ بلاشبہ وہ قسمیں بھی اس بات کی دلیل ہیں کہ وہ چیزیں اپنی گنتی اور اپنی نوع کے اعتبار سے افضل ہیں۔ اسی طرح حیات محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر بھی قسم خداوندی دلیل ہے اس بات کی کہ یہ حیات بھی اپنے زمرے اپنی گنتی اور اپنی نوع کے اعتبار سے سب حیاتوں سے افضل ہے۔

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے سردار ہونے کی تیسری دلیل

یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے دو دو امور جمع فرمائے ہیں۔

❶..... مثلاً اللہ تعالیٰ نے آپ کے اوپر فرشتے کو اتارا اور خود آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو بھی فرشتوں کے مسکنوں تک اوپر لے گیا۔ یہ انزال ملک اور اصعاد الی ساکن الملائکہ صرف حضور کی خصوصیت رہی۔

❷..... ایک فرشتوں کا کلام سنایا۔ اور آپ کو ان کی وہ اصلی صورت بھی دکھائی جس پر اللہ نے ان کو تخلیق فرمایا ہے یہ اسماع کلام الملک کے

ساتھ ارائۃ الملک بصورتہ کو جمع کر دینا ہوا۔

❸......آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو جنت اور جہنم کے بارے میں خبریں عطا فرمائیں۔ اور جنت وجہنم پر مطلع پر فرمایا یعنی معائنہ ومشاہدہ بھی کرایا۔ تو گویا اس طرح آپ کا علم دونوں جہاں کے بارے میں یعنی دار العمل ہو یا دار الجزاء دونوں کے بارے میں مشاہداتی ہوا۔ لہذا ثابت ہوا کہ آپ تمام اولاد آدم کے سردار ہیں۔)

شیخ حلیمی نے اس بارے میں بڑی تفصیلی بات کی ہے۔ انہوں نے یہاں پر وہ احادیث بھی درج کی ہیں جنہیں ہم معراج النبی کے سلسلے میں اپنی کتاب دلائل النبوۃ میں گیارھویں اور بارھویں کتاب میں درج کی ہیں۔

حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے سردار ہونے کی چوتھی دلیل

وہ ہستی جس کے اکرام میں اس پر فرشتہ نازل ہوتا تھا جب وہ ان سب سے افضل ہو سکتا ہے جن پر فرشتہ نہیں اترا تو پھر کیا خیال ہے اس ذات گرامی کا جس پر صرف فرشتہ نازل نہیں ہوتا تھا بلکہ فرشتے اترنے اور کلام کرنے کے ساتھ ساتھ مشرکین کے ساتھ آپ کے ساتھ مل کر قتال بھی کرتے تھے یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ اس کو ان کے ساتھ مل کر قتال کرنے سے مشرکین پر اللہ ان کو کامیابی بھی عطا فرمائی تو یقیناً وہ ذات گرامی ان سے افضل ہے جن کے پاس فرشتہ صرف اسی کو پیغام رسالت پہنچانے کے لئے آتا تھا اور پیغام دے کر ہٹ جاتا تھا اور یہ معلوم ہے اور بدیہی بات ہے کہ یہ تمام اعزاز صرف اور صرف ہمارے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے تھا لہذا مناسب ہے کہ آپ تمام انبیاء سے افضل ہوں۔ اور مشرکین کے ساتھ قتال کرنے کے لئے بدر کے دن فرشتوں کے اترنے کا تذکرہ ہم نے اپنی کتاب دلائل النبوۃ میں ذکر کیا ہے۔ اور وہ کتاب اللہ میں مذکور ہے۔

اگر اس بات کا آدم علیہ السلام کو فرشتوں کے سجدہ کرنے کے ساتھ مقابلہ کیا جائے تو یہ حقیقت ہے کہ سجدہ جو ملائکہ نے کیا تھا وہ سجدہ اللہ تعالیٰ کے لئے تھا اسی پر حدیث شریف میں دلالت موجود ہے جب کہ یہاں فرشتوں کا قتال کرنا آپ کے ساتھ نصرت کے لئے تھا۔

۱۴۸۷:......ہمیں خبر دی ابو القاسم زید بن ابو ہاشم علوی نے کوفے میں ان کو ابو جعفر بن رحیم نے ان کو ابراہیم بن رحیم نے ان کو ابراہیم بن عبد اللہ نے ان کو وکیع نے ان کو اعمش نے ان کو ابو صالح نے ان کو ابو ہریرہ نے یا ابو سعید نے اعمش کو شک ہے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب ابن آدم سجدے کی آیت پڑھتا ہے اور سجدہ کرتا ہے شیطان ایک طرف ہو کر روتا ہے اور کہتا ہے، اے اس کی ہلاکت ابن آدم کو سجدے کا حکم ملا اس نے سجدہ کر لیا ہے اب تو جنت اس کے لئے ہوگئی مجھے سجدے کا حکم ملا تھا میں نے نافرمانی کی تھی اور سو میرے لئے جہنم ہے۔

اس کو مسلم نے روایت کیا ہے صحیح میں زہیر سے انہوں نے وکیع سے۔

اور یہ معلوم ہے کہ ابن آدم کو اللہ تعالیٰ کے لئے سجدہ کرنے کا حکم ملا تھا غیر اللہ کے لئے نہیں یہ دلیل ہے اس بات کی کہ وہ سجدہ شیطان کو جس کا حکم ملا تھا وہ بھی اسی جنس کا تھا جس کا حکم ابن آدم کو ہوا۔ اور وہ ہے اللہ تعالیٰ کے لئے سجدہ مگر اللہ تعالیٰ نے تخلیق آدم کے وقت اپنی قدرت کی عظمت کے لئے جس قدرت کا اظہار ان کے لئے آدم کی تخلیق کی صورت میں کیا تھا فرشتوں کو جھک جانے کا حکم دیا تھا۔

شیخ حلیمی نے فرمایا۔ اگرچہ آدم علیہ السلام کے لئے فرشتوں کا سجدہ کرنا اس بات کا احتمال بھی رکھتا ہے کہ وہ اس قول کی سزاء کے طور پر ہو جو انہوں نے کہا تھا۔

اتجعل فیھا من یفسد فیھا ویسفک الدمآء (بقرہ ۳۰)

کیا آپ اس کو پیدا کریں گے جو زمین پر فساد پھیلائے گا اور دھرتی پر خون بہائے گا۔

تاہم اس میں آدم علیہ السلام کی عزت وشرف بھی ہے لیکن ان کی عقوبت سے خالی نہیں اور صرف آدم کے شرف کے ساتھ خاص نہیں ۔لیکن فرشتوں کا نبی کریم کے ساتھ مل کر قتال کرنا کسی کی عقوبت وسزا کے طور پر نہیں بلکہ وہ خالص عزت وشرف ہی ہے جسے اللہ نے ان کے لئے پیش فرمایا ہے محض اپنے فضل سے جو کہ آپ کے عظیم مرتبے پر اور آپ کے نفیس مقام پر دلالت کرتا ہے۔اور دوسرے یہ کہ افضل وہ ہوتا ہے اللہ تعالیٰ قیامت کے دن جس کو فضیلت دے گا اور وہ اکرام دے گا جس کے ساتھ کسی اور کو اکرام نہیں دیا ہوگا اور ہمارے نبی صادق سے حدیث میں وارد ہوا ہے جس کو ہم نے کتاب البعث میں ذکر کیا ہے۔

قیامت کے دن آپ کا شفاعت کرنا پہلے اجتماعی شفاعت کرنا جس کو شفاعت کبریٰ کہتے ہیں اس کے بعد صرف اپنی امت کے لئے شفاعت کرنا جس کو شفاعت صغریٰ کہتے ہیں ۔ یہ سب ہمارے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی عظمت اور تمام اولاد آدم سے افضل ہونے کی دلیل ہے۔

۱۴۸۸:۔۔۔۔۔انہیں خبر دی ابوالحسن علی بن عبداللہ بن ابراہیم ہاشمی نے بغداد میں ان کو ابوبکر محمد ابن عبداللہ بن ابراہیم بزار نے ان کو اسماعیل بن اسحاق ان کو ہدبہ بن خالد نے ان کو حماد بن سلمہ نے ان کو علی بن زید نے ان کو ابونضر نے وہ کہتے ہیں میں نے سنا ابن عباس سے آپ بصرے کے منبر پر خطبہ دے رہے تھے ۔کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔

ہر نبی کی لازمی طور پر ایک دعا ہوا کرتی تھی جسے وہ دنیا میں پوری کرواتے تھے اور میں نے اپنی دعا قیامت میں اپنی امت کی شفاعت کرنے کے لئے چھپا رکھی ہے میں اولاد آدم کا سردار ہوں اور کوئی فخر نہیں ہے میں پہلا شخص ہوں گا جس کی قبر پہلے پھٹے گی (باہر آنے کے لئے) اور کوئی فخر نہیں ہے ،اور میرے ہاتھ میں حمد والا جھنڈا ہوگا حضرت آدم اور ان کے ماسوا سب لوگ میرے جھنڈے نیچے ہوں گے اور کوئی فخر نہیں ہے۔پھر انہوں نے لمبی حدیث ذکر کی ہے۔

۱۴۸۹:۔۔۔۔۔ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوالعباس بن یعقوب نے ان کو محمد بن اسحاق صغانی نے ان کو یونس بن محمد نے ان کو لیث بن سعد نے ان کو یزید بن ہاد نے ان کو عمرو بن ابوعمر نے حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے فرماتے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا فرماتے تھے ۔بے شک میں پہلا شخص ہوں گا جس کی قبر کی زمین سر کی جانب سے پہلے پھٹے گی قیامت کے دن اور کوئی فخر نہیں ہے اور لواء الحمد دیا جاؤں گا کوئی بڑائی نہیں ہے اور قیامت کے دن اولاد آدم کا سردار ہوگا کوئی تکبر کی بات نہیں ہے،اور میں سب سے پہلے جنت میں داخل ہوگا کوئی بڑائی کی بات نہیں ہے۔پھر آگے لمبی حدیث شفاعت ذکر فرمائی۔

امام بیہقی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا۔کہ حضور کا یہ فرمانا کہ لافخر کوئی فخر نہیں ۔کا مطلب یہ ہے کہ یہ باتیں میں بطور تعلی یا بطور مقابلہ نہیں کہہ رہا ہوں اور نہ ہی میں زبردستی کسی پر اپنی تعریف اور بڑائی جتلانے یا تکبر کرنے کے لئے کہہ رہا ہوں یہ مراد نہیں ہے کہ اس میں کوئی فخر وافتخار وعظمت نہیں ہے۔بلکہ یہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے سب سے بڑا افتخار اور سب سے بڑا مقام اور سب سے بڑی عظمت ہے۔

(۱۴۸۷)۔۔۔۔۔أخرجه مسلم (۱/۸۸) عن زهير بن حرب عن وكيع.

(۱۴۸۸)۔۔۔۔۔أخرجه أحمد (۱/۲۸۱) عن عفان عن حماد بن سلمة. به.

(۱۴۸۹)۔۔۔۔۔أخرجه المصنف في الدلائل (۵/۴۷۹) بنفس الإسناد.

ہمارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم اس لئے بھی اولاد آدم کے سردار ہیں کہ آپ کے آثار ونشان اور کارنامے سب سے زیادہ ہیں

آپ کے اولاد آدم کے سردار ہونے کی ایک دلیل یہ ہے کہ آپ تمام انبیآء سے اپنے آثار وعلامات اور نشانات اور کارناموں۔ کے اعتبار سے سب سے زیادہ ہیں۔

یہ حقیقت سب کو معلوم ہے کہ وہ انسان جس کے کارنامے جس کی خوبیاں کم ہوں یقیناً وہ بھی صاحب فضیلت ہوتا ہے تو کیا خیال ہے اس ذات مقدس کے بارے میں کہ جس کے کمالات جس کی خوبیاں جس کی عظمت کے نشانات کثیر التعداد ہوں وہ صاحب فضیلت کیوں نہیں ہوگا بلکہ وہ تو افضل ہوگا یہی وجہ ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم افضل الانبیاء ہیں شیخ حلیمی رحمۃ اللہ علیہ نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے اعلام اور آپ کی عظمت کے نشانات اور آپ کی سچائی کے دلائل وآیات کی بابت اخبار واحادیث کثیرہ ذکر کی ہیں ان کی اسناد کے ساتھ ہم نے ان کو اپنی کتاب دلائل النبوۃ میں ذکر کردیا ہے جو شخص ان پر مطلع ہونے کا ارادہ کرے اس کتاب کی طرف رجوع کرے اللہ کی توفیق کے ساتھ۔

ہمارے نبی کریم کی افضلیت کی ایک دلیل

شیخ حلیمی نے فرمایا کہ جو چیز ہمارے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی فضیلت پر دلالت کرتی ہے ان میں سے ایک یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں آپ کو آپ کے نام کے ساتھ مخاطب نہیں کیا بالکل۔ بلکہ یا تو نبی یا رسول کے لقب کے ساتھ مخاطب فرمایا ہے۔ یا محمد یا احمد کے ساتھ نہیں۔ چنانچہ ارشاد ہوا:

یاایھاالنبی. یاایھا الرسول.

لیکن حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے علاوہ دیگر تمام انبیاء علیہم کو ان کے نام لے کر خطاب فرمایا ہے۔ چنانچہ ارشاد ہوا۔

یا ادم اسکن انت وزوجک الجنة (البقرہ ۳۵)

اے آدم ٹھہرے رہو تم اور تمہاری بیوی جنت میں۔

یا ادم انبئھم باسمآئھم (البقرہ ۳۳)

اے آدم بتادے ان لوگوں کو ان چیزوں کے نام۔

یا نوح انه لیس منْ اھلک (ھود ۴۶)

اے نوح بے شک وہ (تیرا بیٹا) تیرے اہل میں سے نہیں ہے۔۔

یاٰ ابراھیم اعرض عن ھذا (ھود ۷۶)

اے ابراہیم اعراض کر تو اس سے۔

یوسف اعرض عن ھذا (یوسف ۲۹)

اے یوسف منہ پھیر تو ان سے۔

یاموسیٰ انی انااللّٰه (القصص ۳۰)

اے موسیٰ بے شک میں ہی اللہ ہوں۔

یاعیسٰی ابن مریم انت قلت للناس اتخذونی وامی الٰھین من دون اللّٰه (المائدہ ۱۱۶)

اے عیسیٰ بن مریم کیا آپ نے لوگوں سے کہا تھا کہ مجھے اور میری امی کو اللہ کے سوا اپنا معبود ٹھہرالیں ۔
شیخ حلیمی نے اس بارے میں بڑا تفصیلی کلام کیا ہے ۔

افضلیت کی ایک اور دلیل

آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی فضلیت پر ایک اور چیز دلالت کرتی ہے وہ ہے جس کے بارے میں حدیث وارد ہوئی ہے کہ قیامت کے دن آدم علیہ السلام کی کنیت ابومحمد استعمال کی جائے گی جنت کے اندر اگر آپ افضل الانبیاء نہ ہوتے تو دیگر انبیاء کے سوا صرف ہمارے پیارے نبی کریم کے نام سے کنیت استعمال نہ کی جاتی ۔ آپ کے نام کے ساتھ تخصیص دلیل ہے اس بات کی کہ آپ دیگر تمام سے افضل ہیں کہ آپ کے باپ آدم آپ کے نام کے ساتھ پکارے جائیں گے ۔

۱۴۹۰:......ہمیں خبر دی ہے ابوعبداللہ اور محمد بن موسیٰ نے دونوں نے کہا ہمیں حدیث بیان کی ابوالعباس اصم نے ان کو ابواسامہ حسین بن ربیع نے ان کو ابواسحٰق فزاری نے ان کو عبید طویل نے ان کو انس بن مالک نے رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے :

فامانذھبن بک فانہ منھم منتقمون او نرینک الذی وعدناھم فانا علیھم مقتدون (الزخوف ۴۱-۴۲)

فرمایا اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا اکرام فرمایا کہ کہیں وہ اپنی امت میں بے احترام ہو لہذا اسے اپنی طرف اٹھالیا اور نعمت باقی رہ گئی ۔

۱۴۹۱:......ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو علی بن عیسیٰ نے ان کو حسین بن محمد زیاد بن محمود بن حداش نے ان کو فضیل بن عیاض نے ان کو نضر بن عری نے ان کو مجاہد نے ان کو ابن عباس نے وہ فرماتے ہیں اس امت میں دو امانتیں اور پناہیں تھیں رسول اللہ اور استغفار ایک امان چلی گئی ہے یعنی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور ایک امان باقی رہ گئی ہے ۔ یعنی استغفار ۔

امام بیہقیؒ کا قول

ایک سوال اور اس کا جواب

امام بیہقی فرماتے ہیں ۔ اللہ تعالیٰ کا یہ قول :

تلک الرسل فضلاً بعضھم علی بعض (البقرہ ۲۵۳)

یہ جماعت رسل ہے ہم نے ان میں سے بعض کو بعض پر فضیلت دی ہے ۔

یہ آیت بعض انبیاء کی بعض پر فضیلت پر دلالت کرتی ہے ۔ اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان :

لاتفضلوا بین انبیاء اللّٰہ

اللہ کے نبیوں کے مابین کسی کی فضیلت قائم نہ کرو ۔

اور اسی طرح ایک دوسری حدیث میں ہے ۔

لاتخیروا بین انبیآء اللّٰہ.

اللہ کے نبیوں کے درمیان ترجیح دینے کا کام نہ کرو ۔

توان تمام مذکورہ نصوص کا جواب یہ ہے کہ یہ اہل کتاب کے مقابلے میں اور ان کے رد میں وارد ہوئی ہیں۔ کیونکہ وہ از خود اپنی مرضی سے بعض کو بعض پر فضیلت دیتے اور بعض کو گھٹاتے بڑھاتے رہتے تھے یہاں تک کہ بسا اوقات یہ بات ان میں فساد اعتقاد تک پہنچا دیتی تھی۔ اور بعض دفعہ ان کے واجب اور ضروری حقوق کی کمی اور ضیاع تک نوبت پہنچتی تھی۔

بہر حال جب یہ تخییر و ترجیح کا عمل ایک مسلم کی طرف سے ہو جو ان میں سے افضل پر واقفیت چاہتا ہو تو یہ ممنوع نہیں۔ واللہ اعلم۔

دوسرا سوال اور اس کا جواب

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ قول:

لاینبغی لاحد ان یقول انا خیر من یونس بن متّٰی.

کسی ایک کے لئے یہ مناسب نہیں ہے کہ یہ کہے کہ میں (محمد صلی اللہ علیہ وسلم) بہتر ہوں یونس بن متیٰ سے۔

اس حدیث سے تو معلوم ہوتا ہے کہ حضور نے صاف منع فرمایا ہے کہ مجھے کسی پر فضیلت نہ دی جائے پھر افضل الانبیاء اور افضل الرسل کہنا چہ معنی وارد۔

امام بیہقی رحمۃ اللہ علیہ نے فرماتے ہیں کہ اس حدیث کی یا تو یہ توجیہ ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اس میں اپنے ماسواہ کو مراد لیا ہے یعنی انا، میں، کی ضمیر حضور کے لئے نہ ہو بلکہ ہر کس کے لئے ہو یعنی کوئی بھی شخص اپنے آپ کو یونس بن متی پر بھی فوقیت نہ دے۔

دوسرا جواب یہ ہے ان کی ضمیر اگر حضور صلی اللہ علیہ وسلم ہی کے لئے ہے تو پھر یہ توجیہ کی جائے گی آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس حدیث میں اپنے لئے تواضع اور اپنے رب کے لئے عاجزی کی راہ اختیار کی ہے اور اپنے نفس کو توڑ دینے کی اور کسر نفسی کی راہ اپنائی ہے۔ اس طرح کی ایک مثال آپ کے فرمان میں ایک یہ بھی ہے کہ جب آپ سے کہا گیا تھا یا خیر البریۃ۔ اے ساری مخلوق سے بہتر ہستی تو آپ نے فرمایا حضرت ابراہیم علیہ السلام تھے۔

مطلب یہ ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم از راہ تواضع و عاجزی کرنے کے لئے اپنے رب کے آگے اپنے سامنے اپنی تعریف میں زیادتی اور مبالغہ پسند نہیں فرماتے تھے۔ اور اس لئے آپ یہ فرماتے تھے:

لاتطرونی کما وطرت النصاریٰ عیسیٰ ابن مریم فانما انا عبد فقولوا عبداللّٰہ ورسولہ.

مجھے یوں بڑھا کر نہ گھٹانا جیسے عیسائیوں نے عیسیٰ بن مریم کو بڑھا کر گھٹایا۔ سوائے اس کے نہیں کہ میں اللہ کا بندہ اور رسول ہوں۔

ہم نے اس موضوع پر کلام کیا ہے اپنی کتاب دلائل النبوۃ کی جز انتالیس میں۔

ایک اور سوال اور اس کا جواب

پھر سوال ہوتا ہے کہ اگر حضور افضل الانبیاء ہیں تو اس کا کیا جواب ہے کہ حضرت ابراہیم کے بارے میں ہے کہ:

واتخذ اللّٰہ ابراھیم خلیلًا

اللہ تعالیٰ نے ان کو اپنا خلیل بنالیا تھا۔

جب کہ یہ منصب خلۃ حضور کو حاصل نہ تھا تو حضرت ابراہیم ہی افضل ٹھہرے۔ تو اس کا ایک جواب تو یہ ہے کہ اللہ نے ان کو اپنا خلیل بنایا تھا ان لوگوں کے مقابلے میں جو ان کے زمانے میں اعداء اللہ تھے۔ ان کے سوا تمام نبیوں پر نہیں۔ اور وہ خلۃ اس طرح تھی کہ اللہ نے ان کو اپنی معرفت کی ہدایت دی تھی اور اس وقت ان کو اپنی توحید کی اطلاع اور واقفیت عطا کی تھی جب کفر دھرتی پر چھا چکا تھا۔

اور دنیا میں اس وقت کوئی امام ایسا نہ تھا جو اللہ کو پہچانتا اور اس کی پہچان کرواتا۔ لہٰذا اس وقت اللہ نے ان کو اپنا خلیل بایں صورت بنایا کہ آپ کو ہدایت کا اہل ٹھہرایا پہلے پہل۔ اس کے بعد ان کو امر فرمایا اور نہی فرمائی لہٰذا ان کی اطاعت ہی ظاہر ہے۔

اور دوسرے نمبر پر ان کو آزمایا تو ان کی طرف سے صبر کو پایا۔ تیسرے نمبر پر اس وقت اور اس زمانے میں وہ اللہ کے خلیل تھے اور اہل زمین پورے کے پورے اللہ کے دشمن تھے اس لئے کہ اللہ کے اطاعت گذار دھرتی پر صرف اور صرف وہی تھے اور ان کے سوا سارے لوگ عاصی اور نافرمان تھے۔ باقی رہی یہ بات کہ حضور کو اللہ نے خلیل نہیں بنایا تھا تو جواب یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنا حبیب بنایا تھا قرآن مجید اس بات پر دلالت کرتا ہے۔

چنانچہ ارشاد خداوندی ہے:

قل ان کنتم تحبون اللہ فاتبعونی یحببکم اللہ (آل عمران ۳۱)

فرمادیجئے کہ اگر تم لوگ اللہ سے محبت کرنا چاہتے ہو تو میری اتباع کرو اللہ تمہیں اپنا محبوب بنالے گا۔

اس آیت سے واضح طور پر معلوم ہوتا ہے کہ جو شخص محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی اتباع کرے گا اللہ تعالیٰ اس کو اپنا محبوب بنالیں گے جب حضور کی اتباع متبع کو اللہ کی محبت کا فائدہ دیتی ہے تو کیا خیال ہے اس ہستی کا جس کی اتباع کی جائے وہ تو بطریق اولیٰ اللہ کے محبوب ہوئے جب وہ محبوب ٹھہرے تو محبت کا درجہ خلۃ سے بڑا ہے تحقیق اہل علم نے حبیب اور خلیل کے مابین کلام کثیر کے ساتھ فرق کیا ہے اور وہ اہل وعظ وتذکیر کی کتب میں موجود ہے۔ اور مذکورہ ہے۔

۱۴۹۲:......میں نے سنا ابوعبدالرحمٰن سلمی سے کہتے تھے میں نے سنا منصور بن عبداللہ سے وہ کہتے تھے میں نے سنا ابوالقاسم الاسکندرانی سے وہ کہتے تھے کہ میں نے سنا ابوجعفر ملطی سے وہ کہتے تھے انہوں نے بتایا علی بن موسیٰ رضا سے ان کو ان کے والد نے ان کو جعفر بن محمد نے اس قول باری تعالیٰ کے بارے میں:

واتخذ اللہ ابراھیم خلیلا (النساء ۱۲۵)

اللہ تعالیٰ نے حضرت ابراہیم کو خلیل ٹھہرایا تھا۔

فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے اس مذکورہ آیت میں ابراہیم علیہ السلام کے خلیل ہونے کا اظہار فرمایا ہے کیونکہ ملک معنی میں ظاہر ہے۔ اور اللہ نے محبت کا نام محمد علیہ السلام کے لئے باقی رکھا اس کے تمام حال کی وجہ سے اس لئے کہ حبیب اپنے حبیب کے حال کے اظہار کو پسند نہیں کرتا بلکہ اس کے اخفا اور ستر کو پسند کرتا ہے تاکہ اس کے سوا اس پر کوئی ایک بھی مطلع نہ ہوسکے اور حبیب اور محبّ کے درمیان کوئی دخل نہ دے۔ چنانچہ اللہ نے اپنے نبی محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے اس طرح فرمایا جب اس کے لئے محبت کا حال ظاہر کیا کہ:

قل ان کنتم تحبون اللہ فاتبعونی یحببکم اللہ (آل عمران ۳۱)

یعنی اللہ کی محبت کی طرف کوئی طریقہ اور راستہ نہیں ہے سوائے اس کے حبیب کی اتباع اور پیروی کرنے کے۔

یعنی اللہ کے حبیب کی اطاعت بغیر اللہ کی محبت کی طرف کوئی راستہ نہیں ہے اور اور نہیں واصل ہوسکتا حبیب کی طرف کسی بھی شئی کے ساتھ جو اس کے حبیب کی متابعت سے زیادہ حسن ہو یہی اس کی رضا ہے۔

۱۴۹۳:......ابوعبدالرحمٰن سلمی نے کہا۔ محبوب کی اتباع لازم ہوتی ہے۔ محبت کا نام اس لئے نہیں واقع حبیب پر اس لئے کہ اس کا حال اس سے کہیں عظیم تر ہوتا ہے کہ اس کے بارے میں محبت کے لفظ سے تعبیر کیا جائے۔ اس لئے کہ اس کی اتباع کرنے والے اسی اتباع کی بدولت اس نام کے مستحق ٹھہرتے ہیں۔ کیا آپ دیکھتے نہیں ہیں کہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

قل ان کنتم تحبون اللّٰہ فاتبعونی یحببکم اللّٰہ (آل عمران ۳۱)

فرما دیجئے اگر تم اللہ سے محبت کرنا چاہتے ہو تو میری اتباع کرو اللہ تعالیٰ تم سے محبت کرے گا۔

جب کہ خلیل کی اتباع لازم نہیں ہوتی یا خلیل ہونا اتباع کو لازم نہیں کرتا اس لئے ان کے لئے خلۃ کا اطلاق کیا گیا ہے اور حضور کے لئے خلۃ کا اطلاق نہیں کیا گیا۔

حبیب اور خلیل کے مابین موازنہ

اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں حبیب کی قسم کھائی ارشاد ہوا:

لعمرک انہم لفی سکرتہم یعمہون (الحجر ۷۲)

اور خلیل نے خود اللہ کی قسم کھائی ہے۔

تا للّٰہ لاکیدن اصنامکم (الانبیاء ۵۷)

حبیب کے لئے بغیر مانگے عطاء کرنے میں پہل کی گئی ہے۔ ارشاد ہے:

الم نشرح لک صدرک (الانشراح ۱)

اور خلیل نے مانگا اور سوال کیا۔

ارشاد ہوا:

رب اجعلنی مقیم الصلوٰۃ ومن ذریتی (ابراہیم ۴۰)

حبیب کی مراد قبول کی گئی ہے۔

ارشاد ہوا:

قدنری تقلب وجہک فی السماء فلنولینک قبلۃ ترضٰہا (بقرہ)

اور خلیل کی مراد پوری نہیں کی گئی۔ کیا آپ دیکھتے نہیں۔

ارشاد ہے:

ومن ذریتی قال لاینال عہدی الظالمین (بقرہ ۱۲۴)

حبیب شافع ہے (سفارش کنندہ) کیا آپ دیکھتے نہیں کہ کیسے اللہ تعالیٰ ان کو عزت دے رہے ہیں۔ جب فرمائیں گے ان سے:

ارفع رأسک سل تعطہ واشفع تشفع

آپ سر اٹھائیے مانگئے آپ کو عطا کیا جائے گا۔ سفارش کیجئے آپ کی سفارش قبول کی جائے گی۔

اور خلیل مشفوع فیہ ہے یعنی ان کے حق میں سفارش کی جائے گی کیا آپ دیکھتے نہیں کہ قیامت کے دن جب ساری مخلوق ان کی طرف جا کر التجا کرے گی وہ کیسے جواب دیں گے کہ میں اس کا اہل نہیں ہوں۔

اور حبیب سے مشہد اعلیٰ اور قیامت کی بڑی پیشی کا ڈر خاص کرم کی وجہ سے زائل کر دیا گیا ہے، معراج سے اس لئے کہ آپ مقام شفاعت پر جلوہ گر ہوں گے۔ آپ کو کوئی شئی نہیں ڈراتی اس لئے کہ پہلے سے مشاہدہ کر چکے ہیں۔ لہٰذا آپ اجتماعی شفاعت کے لئے تیار ہو چکے ہیں پھر خصوصاً اپنی امت کی شفاعت کے لئے، لہٰذا آپ یہی التجا کریں گے میری امت۔ میری امت (کو اللہ بخش دے) (یہ تو مقام حبیب تھا) اور خلیل علیہ السلام سے یہ ڈر زائل نہیں ہوا اسی وجہ سے جہنم کے تنفس اور اس کے چلانے کے وقت سے رجوع کیا اپنے اس قول کی طرف نفسی نفسی۔

۱۴۹۴:......ہمیں خبر دی ہے ابوالحسن محمد بن حسین حسینی نے ان کو ابومحمد حسن بن حمشاد عدل نے۔ح۔ اور ہمیں خبر دی ہے ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابومحمد حسن بن محمد بن بختویہ نے دونوں کو ابواسماعیل محمد بن اسماعیل نے ان کو ابن ابومریم نے ان کو مسلمہ بن علی خشنی نے ان کو زید بن واقد نے قاسم بن مخیمرہ سے ان کو حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اللہ تعالیٰ ابراہیم علیہ السلام کو خلیل بنایا اور موسیٰ علیہ السلام کو نجیب بنایا اور مجھے حبیب بنایا اس کے بعد اللہ تعالیٰ نے فرمایا مجھے میری عزت کی قسم ہے میرے جلال کی قسم ہے تم لوگ میرے حبیب کو میرے خلیل پر ترجیح نہ دینا اور میرے نجیب پر ترجیح نہ دینا اور مسلمہ بن علی یہ ضعیف ہیں اہل حدیث کے نزدیک۔

حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کیا میں شکر گزار بندہ نہ بنوں؟

۱۴۹۵:......ہمیں خبر دی ابوطاہر فقیہ نے ان کو ابوحامد بن بلال نے ان کو محمد بن اسماعیل احمسی نے ان کو عبدالرحمٰن بن محمد مجاری نے ان کو محمد بن عمرو نے ابوسلمہ سے انہوں نے ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے فرماتے ہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کھڑے ہو کر عبادت کرتے تھے یہاں تک کہ آپ کے قدم مبارک متورم ہو جاتے کہا گیا یا رسول اللہ آپ اتنی زحمت کرتے ہیں حالانکہ آپ کے پاس اللہ تعالیٰ کے ہاں سے یہ فرمان آچکا ہے کہ اس نے آپ کی تمام اگلی پچھلی خطائیں معاف کر دی ہیں۔ حضور نے فرمایا کیا میں شکر گذار بندہ نہ ہوں۔

۱۴۹۶:......ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوبکر محمد بن احمد بن بالویہ الحلاب نے۔ح۔ اور ہمیں خبر دی ہے ابوبکر احمد بن حسن قاضی نے ان کو ابوجعفر بن عبداللہ بن اسماعیل ہاشمی نے بغداد میں دونوں نے کہا کہ ان کو محمد بن بشر بن مطر نے ان کو نصر بن حریش صامت نے ان کو مشمعل بن ملحان طائی نے ان کو محمد بن عمرو نے ان کو ابوسلمہ نے ان کو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جب یہ آیت نازل ہوئی۔

انا فتحنالک فتحا مبینا لیغفر لک اللہ ماتقدم من ذنبک و ما تأخر (الفتح ۱)

ہم نے آپ کو فتح مبین عطا کی ہے تاکہ اللہ تعالیٰ آپ کے اگلے پچھلے سب گناہ معاف کر دے۔ تو آپ نے کھڑے ہو کر عبادت کی یہاں تک کہ آپ کے قدم مبارک سوج گئے۔ اور خوب عبادت کی یہاں تک کہ آپ سوکھی ٹہنی کی طرح ہو گئے لوگوں نے کہا یا رسول اللہ آپ ایسے کر رہے ہیں حالانکہ اللہ نے آپ کے اگلے پچھلے گناہ معاف کر دیئے ہیں حضور نے فرمایا کیا میں شکر گذار بندہ نہ ہوں۔ اور عبداللہ کی ایک روایت میں ہے کیا پس میں نہ ہوں شکر گذار بندہ۔

۱۴۹۶:......یہ روایت اصل میں دوبار درج ہے صرف فرق ایک نام کا ہے پہلی میں نصر بن حریش ہے اور دوسری میں نمر بن حریش ہے باقی مکمل سند اور متن ایک ہی جیسا اس لئے ہم نے دوبارہ اس کو نہیں لکھا۔

۱۴۹۷:......ہمیں خبر دی ابوعلی روذباری نے ان کو حسین بن حسن بن ایوب طوسی نے ان کو ابویحییٰ نے ان کو ابومسرہ نے ان کو خلاد بن یحییٰ نے ان کو محمد بن زیادہ سکری نے ان کو میمون بن مہران نے ان کو ابن عباس نے ان کو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے پہلی وحی جب آپ کے اوپر نازل ہوئی تو آپ اپنے قدموں کے اگلے حصے پر کھڑے ہو کر عبادت کرتے پھر اللہ تعالیٰ نے وحی نازل فرمائی:

طٰہٰ ما انزلنا علیک القران لتشقی (طٰہٰ ۱-۲)

ہم نے قرآن اس لئے نہیں اتارا تیرے اوپر کہ آپ پریشان ہوں۔

(۱۴۹۴)......تنزیه الشریعة (۱/۳۳۳) قال ابن عراق: قال ابن الجوزی لایصح تفرد به مسلمة بن علی الخشنی وهو متروک. ا ھ.
وتعقب بأن البیهقی أخرجه فی الشعب وضعفه والخشنی وان ضعف فلم یجرح بکذب وهو من رجال ابن ماجة.

(۱۴۹۵)......عزاه السیوطی فی الدر (۶/۷۰) إلی المصنف وابن عساکر.

(۱۴۹۷)......أبویحیی بن ابی مسرة هو: عبدالله بن أحمد بن أبی مسرة المکی.

۱۴۹۸:......ہمیں خبر دی ابونصر بن قتادہ نے اور ابوبکر محمد بن ابراہیم فارسی نے دونوں نے کہا ہمیں حدیث بیان کی ابوعمرو بن مطر نے ان کو ابراہیم بن علی نے ان کو یحییٰ بن یحییٰ نے ان کو جعفر بن سلیمان نے انہوں نے ہشام سے انہوں نے حسن سے انہوں نے اپنے بعض اصحاب سے انہوں نے کہا کہ اگر عبادت آپ رسول اللہ سے اخذ کریں بالکل آپ کے مطابق حتیٰ کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ عبادت میں مشابہت نہیں ہوگی مگر پرانے مشکیزے کی طرح ہو کر۔

شیخ حلیمی کی وضاحت

شیخ حلیمی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا جب یہ بات ظاہر ہوگئی ہے کہ رسول اللہ کی محبت ایمان ہے، اور ہم نے یہ بیان کر دیا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے ان کو کیا کیا خوبیاں اور محاسن عطا فرمائے تھے جو کہ درحقیقت آپ کی محبت کی طرف متقاضی تھے اور محبت کے دواعی تھے آپ کے فضائل سے محبت کرنا اور اس کے مدائح کا اعتقاد کرنا اور ان کا اعتراف کرنا۔ اور ان کے ذکر کرنے میں منہمک رہنا اور آپ کے اوپر کثرت کے ساتھ درود شریف پڑھنا، اور آپ کی اطاعت کو لازم رکھنا اور آپ کی دعوت کو غالب کرنے کے لئے ابھارنا اور شریعت کو قائم کرنا۔ اور آپ کی شفاعت کا مستحق بننے کے لئے سبب تلاش کرنا اور آپ کی امت میں سے ہونے پر خوش ہونا اور آپ کی دعوت پسند کرنے والا ہونا اور دائمی طور پر تلاوت قرآن کرنا جو ان کے بارے میں حجت ناطق ہے یہ تمام آپ کے ساتھ ایمان اور آپ کے ساتھ محبت کرنے کے تقاضے میں جو شخص وہ تمام کام کرے جن کو ہم نے ذکر کیا ہے اور ان کے امثال یعنی ان سے ملتے جلتے دیگر اعمال کا خوگر بنے اس نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے محبت کی ہے۔

درود پڑھنے کا بیان

۱۴۹۹:......ہمیں خبر دی ہے علی بن احمد بن عبدان نے ان کو القاسم طبرانی نے ان کو حفص بن عمر نے ان کو قبیصہ نے۔ ح۔ اور ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوالحسین علی بن عبدالرحمٰن من عیسیٰ سبیعی نے کوفہ میں ان کو احمد بن حازم بن ابوعرزہ نے ان کو قبیصہ بن عقبہ نے ان کو سفیان نے ان کو عبداللہ بن محمد بن عقیل نے ابوالطفیل بن ابی بن کعب سے وہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب رات کی ایک چوتھائی گذر چکی آپ کھڑے ہوگئے اور ارشاد فرمایا۔ لوگو اللہ کو یاد کرو آ گئی ہے آنے والی اس کے پیچھے آئے گی پیچھے آنے والی موت اپنی ہلاکت خیزیوں کے ساتھ قریب آ چکی ہے۔ موت اپنی ہلاکت خیزیوں کے ساتھ قریب آ چکی ہے۔ چنانچہ انس بن کعب نے عرض کیا یا رسول اللہ میں کثرت کے ساتھ آپ کے اوپر رحمت کی دعا کرتا ہوں (درود پڑھتا ہوں) میں وہ کتنی آپ کے اوپر پڑھا کروں۔ آپ نے فرمایا جس قدر آپ چاہیں اس نے کہا کہ ایک چوتھائی اور فرمایا جو کچھ تو چاہے اور تو اس سے بھی زیادہ کرے تو وہ تیرے لئے بہتر ہے اس نے پوچھا کہ آدھا وقت درود پڑھوں آپ نے فرمایا کہ جس قدر ت چاہے اگر زیادہ کرے تو تیرے لئے بہتر ہے۔ اس نے عرض کیا پھر دو تہائی وقت درود پڑھوں آپ نے فرمایا جس قدر تو چاہے اگر تو زیادہ کرے تو تیرے لئے بہتر ہے۔ اس نے عرض کیا یا رسول اللہ پھر پورا وقت تیرے لئے رحمت مانگنے (درود پڑھنے میں) صرف کروں گا۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اس وقت تیری ہر فکر و ضرورت خود بخود پوری ہوگی اور تیرے گناہ بھی معاف ہو جائیں گے۔ یہ لفظ ابوعبداللہ کی حدیث کے ہیں اور ابن عبدان نے اپنی روایت میں چوتھائی اور دو تہائی کے الفاظ ذکر نہیں کئے۔ اور اس نے حدیث کے آخر میں یہ کہا ہے کہ میں نے کہا کہ میں اپنی ساری دعا آپ کے اوپر (درود پڑھنے) رحمت مانگنے کو بناؤں گا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اس وقت اللہ تعالیٰ ہی کفایت کرے گا جو کچھ بھی ارادہ ہوگا اور تجھے بخش دے گا۔

(۱۴۹۹)......سبق برقم (۵۱۷)

شکر عظیم کا ادا کرنا

۱۵۰۰:......ہمیں خبر دی ابوطاہر فقیہ نے ان کو ابوبکر محمد بن حسین قطان نے ان کو احمد بن یوسف نے ان کو محمد بن یوسف نے کہتے ہیں کہ سفیان نے ذکر کیا منصور بن صفیہ سے وہ کہتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ایک آدمی کے پاس سے گذرے وہ یہ کہہ رہا تھا اللہ کا شکر ہے جس نے مجھے اسلام کی ہدایت دی اور مجھے امت احمد صلی اللہ علیہ وسلم میں سے بنایا حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا آپ نے عظیم شکر ادا کیا ہے۔ **الحمدللہ الذی هدانی و جعلنی من امة احمد**. اور دوسرے آدمی کے پاس سے گذرے وہ یہ کہہ رہا تھا۔ **یاارحم الراحمین**. آپ نے فرمایا کہ آپ اپنی طرف توجہ کیجئے اور اپنے لئے سوال کیجئے (یعنی اللہ کی تعریف تو کر لی اور اب اپنے لئے دعا بھی مانگو)

امام بیہقیؒ فرماتے ہیں

آپ کی مجموعی محبت کے اندر آپ کی آل کی محبت بھی داخل ہے اور وہ آپ کے اقرباء میں جن پر صدقہ حرام ہو چکا ہے اور ان کے لئے خمس واجب کر دیا ہے یہ ان کے ساتھ محبت کرنا رسول اللہ کے ساتھ ان کی قرابت و مرتبہ کی وجہ سے ہے۔

۱۵۰۱:......ہم نے کتاب الفضائل میں حضرت عباس کے قصے میں ذکر کر دیا ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کسی آدمی کے دل میں ایمان داخل نہیں ہو سکتا یہاں تک کہ وہ تم لوگوں سے محبت کرے اللہ کی رضا کے لئے اور میری قرابت کی وجہ سے۔

اہل بیت کی تحقیق قرآن کی روشنی میں

۱۵۰۲:......اور حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی روایت میں گذر چکا ہے کہ نبی کریم نے فرمایا میرے اہل بیت سے محبت کرو میری محبت کی وجہ سے۔ اور اس لفظ اہل بیت میں آپ کی ازواج مطہرات بھی داخل ہیں۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے۔

یانساء النبی لستن کاحد من النسآء (الاحزاب ۳۲)

اے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی عورتوں تم کسی عام عورت جیسی نہیں ہو۔

اس لئے کہ وہ فضیلت میں تمام جہانوں کی عورتوں سے افضل ہیں۔ پھر اللہ تعالیٰ نے سلسلہ کلام کو جاری رکھتے ہوئے فرمایا یہاں تک کہ ارشاد ہوا:

انما یریداللّٰه لیذهب عنکم الرجس اهل البیت ویطهرکم تطهیراً

یقینی بات ہے کہ اللہ تعالیٰ چاہتا کہ تم سے اے اہل بیت رسول (کفر و شرک اور معاشرے کی ہر برائی کو) دور رکھے اور تمہیں پاک صاف رکھے۔

ظاہر یہی ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اس آیت میں ازواج مطہرات کا ہی ارادہ فرمایا ہے۔ باقی عنکم کی ضمیر مذکر لا کر مردوں کو خاص کیا اس لئے کہ اللہ نے ازواج مطہرات کے ساتھ دیگر کو بھی داخل کرنے کا ارادہ فرمایا ہے۔ اس کے بعد اللہ تعالیٰ نے بیوت کی اضافت ازواج کی طرف فرماتے ہوئے ارشاد فرمایا:

واذکرن مایتلی فی بیوتکن من ایات اللّٰه والحکمة (الاحزاب ۳۴)

یاد کرو اس کو جو کچھ تمہارے گھروں میں اللہ کی آیات پڑھی جاتی میں اور فراست کو۔

اور اللہ تعالیٰ نے ازواج مطہرات کو امہات المومنین بنا دیا ہے۔ چنانچہ۔ ارشاد باری ہے۔

النبی اولٰی بالمؤمنین من انفسهم وازواجه امهاتهم (الاحزاب ۶)

نبی مؤمنوں کے ساتھ ان کے نفسوں سے بھی زیادہ اہم ہیں اور ان کی بیویاں مؤمنوں کی مائیں ہیں۔

اور اللہ تعالیٰ نے ان کی اس ماؤں والی حرمت زوجیت کو رسول اللہ کی وفات کے بعد بھی برقرار رکھا۔ جب تک وہ بقید حیات رہیں۔ چنانچہ ارشاد فرمایا:

ماکان لکم ان تؤذوا رسول اللّٰہ و لا ان تنکحوا ازواجه من بعده ابداً (الاحزاب ۵۳)

تمہیں اس بات کی قطعاً اجازت نہیں ہے کہ تم رسول کی ایذا رسائی کرو اور نہ یہ کہ تم ان کی وفات کے بعد ان کی بیویوں سے نکاح کرو کبھی بھی۔

لہذا ہمارے اوپر لازم ہے ان کے حقوق کی حفاظت کرنا، ان کے دنیا سے چلے جانے کے بعد بھی، ان پر درود اور رحمت بھیجنے کے ساتھ اور ان کے لئے استغفار کرنا اور ان کی مدحتوں اور ان کی حسن ثنا کا ذکر کرنا اس بنا پر کہ اولاد پر اپنی ماؤں کی جنہوں نے ان کو جنم دیا ہوتا ہے حقوق ہوتے ہیں جب کہ ان ماؤں کے حقوق ان سے زیادہ ہیں اس مرتبہ کی وجہ سے اور اس مقام کی وجہ سے جو انہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ حاصل ہے۔ اور اس زھد وتقویٰ وعظمت کی بنا پر جو انہیں اس امت کی تمام عورتوں پر حاصل ہے۔

۱۵۰۳:......اور تحقیق ہم نے روایت کی ہے ابوحمید ساعدی سے کہ انہوں نے کہا۔ یارسول اللہ ہم آپ کے اوپر کیسے صلوات پڑھیں حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہو:

اللھم صل علی محمد و ازواجه و ذریته کما صلیت علیٰ ابراھیم و بارک علیٰ محمد و ازواجه و ذریته کما بارکت علیٰ ابراھیم انک حمید مجید.

اے اللہ رحمتیں نازل فرما محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر اور ان کی بیویوں پر اور ان کی اولاد پر جیسے آپ نے رحمتیں نازل کیں حضرت ابراہیم علیہ السلام پر اور برکت نازل فرما محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر اور ان کی بیویوں پر اور ان کی اولاد پر جیسے آپ نے برکتیں نازل کیں ابراہیم علیہ السلام پر بے شک آپ حمد والے بزرگی والے ہیں۔

۱۵۰۴:......ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کی حدیث میں نبی کریم سے روایت ہے۔ جو شخص چاہتا ہے کہ پورے پیمانے کے ساتھ تولا جائے یا ناپا جائے جب وہ ہم لوگوں اہل بیت پر رحمت کی دعا کرے، تو اسے چاہئے۔ یوں پڑھے۔

اللھم صل علی محمدن النبی و ازواجه امھات المؤمنین و ذریته کما صلیت علی ابراھیم انک حمید مجید.

اے اللہ رحمتیں نازل فرما محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر جو کہ نبی ہیں اور ان کی بیبیوں پر جو کہ مؤمنوں کی مائیں ہیں اور ان کی اولاد پر جیسے آپ نے رحمت نازل فرمائی ابراہیم علیہ السلام پر بیشک آپ تعریف اور بزرگی والے ہیں۔

تحقیق ہم نے ذکر کیا ہے اس کی دیگر فضائل کے ساتھ کتاب الفضائل میں۔

۱۵۰۵:......ہمیں خبر دی ہے ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوالعباس محمد بن یعقوب نے ان کو عباس بن محمد دوری نے۔ ح۔ اور ہمیں خبر دی احمد بن ابوالعباس زوزنی نے ان کو ابوبکر بن حب نے ان کو ابوبکر محمد بن سلیمان باغندی نے دونوں کو محمد بن عمران بن ابی لیلیٰ نے ان کو سعید بن عمرو سکونی نے ابن ابی لیلیٰ سے ان کو حکم نے عبدالرحمٰن بن ابی لیلیٰ سے ان کو ابولیلیٰ نے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ نے فرمایا کوئی بندہ مؤمن نہیں ہوسکتا یہاں تک کہ میں اس کے نفس سے زیادہ محبوب نہ ہو جاؤں۔ اور میری اولاد اس کے نزدیک اس کی اولاد سے زیادہ محبوب نہ ہو جائے اور میری ذات اس کی ذات سے زیادہ محبوب نہ ہو جائے اور میرے گھر والے اس کے گھر والوں سے زیادہ نہ محبوب ہو جائیں۔

(۱۵۰۵)......قال الھیثمی فی المجمع (۱/۸۸) رواه الطبرانی فی الأوسط والکبیر وفیه محمد بن عبدالرحمٰن بن أبی لیلی وھو سیء الحفظ لایحتج به.

فی الجملہ حب رسول میں حب صحابہ بھی داخل ہے

اور مجموعی طور پر جب نبی میں حب اصحاب رسول بھی داخل ہیں۔ اس لئے کہ اللہ تعالیٰ نے ان کی تعریف کی ہے اوران کی مدح کی ہے۔

(۱)......ارشاد فرمایا:

محمد رسول اللّٰہ و الذین معہ اشداء علی الکفار رحمآء بینھم (الفتح ۲۹)

محمد صلی اللہ علیہ وسلم اللہ کے رسول ہیں اور جولوگ آپ کے ساتھ ہیں وہ کفار پر سخت ترین ہیں اور آپس میں رحم دل ہیں۔

(۲)......اورارشاد فرمایا:

لقد رضی اللّٰہ عن المؤمنین اذیبا یعونک تحت الشجرۃ فعلم مافی قلوبھم
فانزل السکینۃ علیھم و اثا بھم فتحًا قریباً (الفتح ۱۸)

البتہ تحقیق اللہ تعالیٰ مؤمنوں سے راضی ہو چکا جب وہ تیرے ہاتھ پر درخت کے نیچے بیعت کر رہے تھے پس اللہ تعالیٰ نے جان لیا تھا جو کچھ ان کے دلوں میں ہے پھر اللہ تعالیٰ نے ان پر سکینہ نازل فرمایا اور انہیں فتح قریبی کا اجر عطا فرمایا۔

(۳)......اورارشاد فرمایا:

و السابقون الاولون من المھاجرین و الانصار و الذین اتبعوھم باحسان رضی اللّٰہ عنھم و رضوا عنہ (التوبہ ۱۰۰)

ایمان کی طرف سب سے پہلے سبقت کرنے والے خواہ مہاجرین میں سے ہوں یا انصار میں سے اور وہ لوگ جنہوں نے ان کی احسان کے ساتھ اور نیکی کے ساتھ اتباع کی اللہ تعالیٰ ان سے راضی ہو چکا اور وہ اللہ سے راضی ہو چکے۔

(۴)......اورارشاد فرمایا:

و الذین امنوا وھاجروا و جاھدوا فی سبیل اللّٰہ و الذین آووا ونصروا اولئک ھم المؤمنون
حقا لھم مغفرۃ و رزق کریم (الانفال ۷۴)

اور وہ لوگ ایمان لائے اور ہجرت کی اور جہاد کی اللہ کی راہ میں اور وہ لوگ جنہوں نے جگہ دی اور مدد کی وہ لوگ ہی مؤمن ہونے میں سچے ہیں ان کے لئے بخشش ہے اور عزت والا رزق ہے۔

جب صحابہ کرام اس عظیم مقام پر فائز کئے گئے ہیں تو پھر مسلمانوں کی جماعت سے وہ اس بات کا استحقاق رکھتے ہیں۔ کہ وہ ان سے محبت کریں اوران کی محبت کی ساتھ اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں قرب حاصل کریں اس لئے کہ اللہ تعالیٰ جب کسی سے راضی ہوجاتا ہے تو اس کو اپنا پیارا اور محبوب بنالیتا ہے۔ اور بندے کے ذمے لازم ہے کہ وہ اس سے محبت کرے جس کو اس کا آقا و مالک محبوب رکھتا ہے۔

۱۵۰۶:......ہم نے روایت کی ہے حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ انہوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

اکرموا اصحابی.

میرے صحابہ کی عزت کرو۔

۱۵۰۷:......اورایک دوسری روایت میں ہے:

(۱۵۰۵)......قال الھیثمی فی المجمع (۱/۸۸) رواہ الطبرانی فی الأوسط والکبیر وفیہ محمد بن عبدالرحمن بن أبی لیلی وھو سیء الحفظ لایحتج بہ.

احفظونی فی اصحابی
میرے صحابہ کے بارے میں میری حفاظت کرو۔

میرے صحابہ کو گالی نہ دینا

۱۵۰۸:......اور ابوسعید خدری کی حدیث میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ہے کہ حضور نے فرمایا میرے صحابہ کو گالی نہ دینا اس لئے کہ اگر تم میں سے کوئی آدمی احد پہاڑ کے برابر سونا خرچ کرڈالے تو ان کے اللہ کی راہ میں خرچ کئے ہوئے پاؤ بھر جو کے برابر نہیں ہوسکتا اور نہ ہی اس کے نصف کے برابر ہوسکتا ہے۔ اور جو شخص اللہ کے ساتھ اور یوم آخرت کے ساتھ ایمان رکھتا ہے وہ انصاری صحابہ کے ساتھ بغض نہیں رکھتا۔ ہمیں خبر دی ہے۔ ابوعلی روذ باری نے ان کو ابوبکر محمد بن احمد بن محمویہ عسکری نے ان کو جعفر بن محمد قلانسی نے ان کو آدم بن ایاس نے ان کو شعبہ نے۔ ح۔

اور ہمیں خبر دی ہے ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوالعباس محمد بن یعقوب نے ان کو عباس بن محمد دوری نے ان کو وھب بن جریر نے ان کو شعبہ نے ان کو اعمش نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا ذکوان سے وہ حدیث بیان کرتے تھے حضرت ابوسعید خدری سے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا پھر اس نے اس حدیث کو ذکر کیا ہے۔ اور حدیث کے الفاظ روایۃ آدم کے ہیں۔ اور اس کو بخاری نے روایت کیا ہے صحیح میں آدم سے اور اس کو مسلم نے دوسرے طریق سے شعبہ سے روایت کیا ہے۔

۱۵۰۹:......ہمیں خبر دی ہے ابوعلی رودباری نے ان کو عبداللہ بن عمر بن احمد بن علی بن شوذب مقری نے مقام واسط میں۔ ان کو احمد بن سنان نے ان کو وھب بن جریر نے ان کو شعبہ نے ان کو عدی بن ثابت نے براء بن عازب سے انہوں نے سنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ انصار کے بارے میں کہہ رہے تھے کہ ان کے ساتھ مؤمن ہی محبت کرتا ہے۔ اور ان کے ساتھ منافق ہی بغض رکھتا ہے، جو شخص انصار سے محبت کرتا اس کو اللہ محبوب رکھتا ہے اور جو شخص ان سے بغض رکھتا ہے اللہ اس سے بغض رکھتا ہے۔ بخاری مسلم نے اس کو صحیح میں شعبہ کی حدیث سے روایت کیا ہے۔

انصار کی محبت ایمان کی نشانی ہے

۱۵۱۰:......ہمیں خبر دی ہے ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابونصر فقیہ نے ان کو محمد بن ایوب نے ان کو ابوالولید نے ان کو شعبہ نے۔ ان کو عبداللہ بن عبداللہ بن عبداللہ بن جبیر نے انہوں نے سنا انس بن مالک سے انہوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے کہا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ کہ ایمان کی نشانی انصار سے محبت ہے اور منافقت کی نشانی انصار سے بغض ہے اس کو بخاری نے صحیح میں ابوالولید سے روایت کیا ہے اور اس کو مسلم نے دوسرے طریق سے شعبہ سے روایت کیا ہے۔

میرے صحابہ رضی اللہ عنہ کے بارے میں ڈرو

۱۵۱۱:......ہمیں حدیث بیان کی ابوطاہر فقیہ نے ان کو ابوبکر محمد بن حسین قطان نے ان کو علی بن سعید فسوی نے ان کو یعقوب بن ابراہیم بن سعد نے ان کو عبیدہ بن ابورائطہ کوفی نے ان کو عبدالرحمٰن بن زیادہ نے ان کو عبداللہ بن معقل مزنی نے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ نے فرمایا۔

میرے صحابہ کے بارے میں اللہ سے ڈرو۔ اللہ سے ڈرو میرے بعد ان کو نشانہ نہ بناؤ جو شخص ان سے محبت کرے گا تو وہ میری محبت کی وجہ سے

(۱۵۰۹)......أخرجه البخاری (۵/۳۹ و ۴۰) ومسلم (۱/۸۵) من حدیث شعبة.

(۱۵۱۰)......أخرجه البخاری (۱/۱۱) عن أبی الولید. به. ومسلم (۱/۸۵) من طریق عبدالرحمن بن مهدی عن شعبة به.

ان سے محبت کرے گا اور جو شخص ان سے بغض رکھے گا وہ دراصل مجھ سے بغض رکھنے کی وجہ ہی سے ان سے بغض رکھے گا۔ اور جو شخص ان کو تکلیف پہنچائے درحقیقت اس نے مجھے تکلیف پہنچائی اور جس نے مجھے تکلیف پہنائی درحقیقت اس نے اللہ کو تکلیف پہنچائی۔ اور جس نے اللہ کو تکلیف پہنچائی قریب ہے کہ وہ اس کو اپنی پکڑ میں لے لے۔

ہم نے اس حدیث کے کئی شواہد کتاب الفضائل میں ذکر کئے ہیں۔

۱۵۱۲:...... ہمیں خبر دی ہے ابوالحسن علی بن محمد مقری نے ان کو حسن بن محمد بن اسحٰق نے ان کو یوسف بن یعقوب بن ابراہیم نے ان کو ابوالربیع نے اور محمد بن ابوبکر نے۔ اور یہ الفاظ ابوربیع کے ہیں۔ دونوں نے کہا ہمیں حدیث بیان کی ہے حماد بن زید نے ان کو ثابت نے ان کو انس بن مالک نے وہ کہتے ہیں ایک آدمی نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور کہنے لگا یارسول اللہ قیامت کب ہے؟ آپ نے پوچھا کہ تم نے قیامت کی کیا تیاری کر رکھی ہے۔ اس شخص نے جواب دیا اللہ کی محبت اور اللہ کے رسول کی محبت حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بے شک تم ان کے ساتھ ہو گے جن سے تم محبت کرتے ہو۔ حضرت انس فرماتے ہیں کہ اسلام لانے کے بعد اتنی خوشی کبھی نہیں ہوئی جتنا میں حضور کے اس فرمان سے خوش ہوا کہ بے شک تو اس کے ساتھ ہو گا جس کے ساتھ محبت کرتا ہے۔ حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں میں اللہ سے محبت کرتا ہوں اور اس کے سوال سے اور ابوبکر سے اور عمر سے اور میں امید کرتا ہوں کہ میں ان کے ساتھ ہوں گا اگرچہ میں ان جیسے اعمال نہ کر سکوں گا۔

اور محمد نے اپنی حدیث میں فرمایا۔ اگرچہ میں ان جیسے اعمال نہیں کر سکتا مگر اس لئے ان کے ساتھ ہوں گا کہ میں خصوصاً ان کے ساتھ محبت کرتا ہوں۔ اس کو مسلم صحیح میں ابوالربیع سے اور بخاری نے سلیمان بن حرب سے اس نے حماد سے اس کو روایت کیا ہے۔

امام بیہقیؒ کا ارشاد

جب یہ بات واضح ہو گئی کہ صحابہ کی محبت ایمان میں سے ہے؟ تو ان کی محبت یہ ہے کہ ان کے فضائل کا عقیدہ رکھا جائے اور ان کا اعتراف کیا جائے اور ان سے ہر شخص صاحب حق کو اس کا حق دیا جائے (یعنی جو جس کا مقام پر ہے وہ اس کو دیا جائے) اور اسلام میں ان میں سے ہر صاحب غنی کے لئے اس کا غنا ہے اور ہر صاحب مرتبہ کے لئے رسول کے نزدیک مرتبہ اور مقام ہے۔ (اور محبت ہی کا تقاضا ہے کہ) ان کے محاسن کو پھیلایا جائے اور عام کیا جائے اور ان کے حق میں خیر کی دعا کی جائے اور اس کی اقتداء کی جائے جو کچھ دین کے ابواب ان سے منقول ہو کر آیا ہے اور اگر (تاریخ وغیرہ میں کوئی بات) نامناسب ملے تو اس کی اتباع نہ کی جائے اور اپنی بات سے کسی کو ان میں سے ترجیح نہ دی جائے اور ان میں جو باہم مشاجرات باہم رنجش واقع ہوئی ہو اس میں گھسنے کی بجائے اس سے سکوت کیا جائے۔

اہل سنت والجماعت کے اوصاف

۱۵۱۳:...... ہمیں حدیث بیان کی ہے احمد بن حسن نے ان کو ابوالعباس اصم نے ان کو محمد بن علی بن میمون رقی نے ان کو ابوسعید ثعلبی نے ان کو ابوبکر بن عیاش نے کہ اہل السنّت والجماعت کے اوصاف میں سے ہے جو شخص رک جائے باز آجائے ان امور سے جن میں اصحاب رسول نے اختلاف کیا ہے ہر ایک کو ان میں سے خیر کے سوا یاد نہ کرے۔ یعنی صحابہ کے مشاجرات اور اختلاف واندورنی معاملات سے صرف نظر کرنا سکوت اختیار کرنا اور سب کو خیر کے ساتھ یاد کرنا اہل السنّت کے اوصاف میں سے ہے۔ (مترجم)

(۱۵۱۱)......أخرجه الترمذي (۳۸۶۲) عن محمد بن يحيى عن يعقوب بن إبراهيم بن سعد. به.

وقال الترمذي: هذا حديث غريب (وفي شرح السنة ۱۴/۷۱ حسن) لانعرفه إلا من هذا الوجه.

(۱۵۱۲)......أخرجه مسلم (۴/۴۲.فتح) عن سليمان بن حرب عن حماد بن زيد. به.

ایمان کا پندرھواں شعبہ
حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی تعظیم وتوقیر واکرام

یہ مرتبہ اور مقام محبت کے مقام سے اونچا ہے، اس لئے کہ ہر محبت کرنے والا تعظیم کرنے والا نہیں ہوتا، یہ دیکھئے کہ ایک باپ اپنے بیٹے سے محبت کرتا ہے لیکن باپ کی بیٹے سے محبت بیٹے کے اکرام کا تقاضا کرتی ہے اس کی تعظیم کی نہیں، اور دیکھئے کہ ایک بیٹا اپنے باپ سے محبت کرتا ہے لیکن اس کی محبت باپ کی تعظیم اور اس کے اکرام کی جامع ہوتی ہے۔ یعنی اس میں اکرام بھی ہے اور تعظیم بھی۔ اور کبھی آقا بھی اپنے غلاموں سے محبت کرتا ہے لیکن وہ ان کی تعظیم نہیں کرتا، اور غلام بھی اپنے آقاؤں سے محبت کرتے ہیں اور وہ ان کی تعظیم بھی کرتے ہیں لہذا ہم نے اس تمہید سے یہ بات سمجھ لی کہ تعظیم کا مرتبہ محبت سے اونچا ہے۔

محبت کا داعی اور سبب وہ ہے جو محبت کرنے والے سے محبت کرنے والے پر خیرات اور بھلائیاں بہادے اور تعظیم کا داعی وسبب وہ ہے جو تعظیم کرنے والا فی ذاتہ اعلیٰ صفات سے محبت کرتا ہے جو کہ قابل تعظیم ہوتی ہیں۔ اور اس کے ساتھ تعظیم کرنے والے کی حاجات متعلق ہوتے ہیں جن کا پورا ہونا صرف اسی ذات اور ہستی سے وابستہ ہوتا ہے جس کی تعظیم ہو رہی ہے۔ اور تعظیم کرنے والے کے ذمے تعظیم کے قابل ذات کی سنت اور طریقہ لازم ہوتا ہے۔ جس کے بغیر اس کا قیام وبقا نہیں ہوتا بسبب اس کے نایاب ہونے کے اگرچہ کوشش کرے اور سخت جدوجہد کرے، شیخ حلیمی رحمۃ اللہ علیہ نے اس بارے میں تفصیلی کلام کیا ہے۔ اس کے بعد فرمایا۔ پس معلوم ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے حقوق جلیل ہیں بہت بڑے ہیں، زیادہ عزت والے ہیں، ہمارے اوپر زیادہ لازم ہیں اور زیادہ ضروری ہیں۔ انہوں نے ہی ہمیں غلاموں پر ان کے آقاؤں کے حقوق سکھلائے ماں باپ کے اولاد پر حقوق کی تعلیم دی، اور رسول اللہ کے ہم پر اس لئے بھی حقوق ہیں کہ انہوں نے ہمیں آخرت میں جہنم سے بچایا اور انہیں کی بدولت اور انہیں کی برکت سے ہماری روحیں ہمارے بدن ہماری عزتیں ہمارے مال ہمارا گھر ہماری اولادیں دنیا میں محفوظ ہوئیں، اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ہی ہمیں اس بات کی رہنمائی فرمائی، ہم نے ان کی اطاعت کی اور آپ نے ہمیں نعمتوں والے باغات میں جگہ دی، کون سی ایسی نعمت ہے جو ان نعمتوں کے برابر ہو سکے؟ اور کون سا احسان اور رہنمائی ہے جو اس طرف رہنمائی کرے؟ پھر اللہ عز وجل نے ہمارے اوپر ان کی اطاعت کو لازم کر دیا اور ان کی نافرمانی کرنے پر ہمیں جہنم کی وعید سنائی، اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی اتباع کرنے پر ہمیں جنت کا وعدہ دیا۔ پھر کون سا مرتبہ ہے جو اس مرتبہ کے مشابہ ہو؟ اور کون سا درجہ ہے جو عمل میں اس درجے کے مساوی ہو پھر ایسی صورت میں ہمارے اوپر حق ہے کہ ہم حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے محبت کریں، اور آپ کی جلالت شان کا اقرار کریں، اور آپ کی تعظیم کریں اور آپ کے مرتبے اور مقام کی جلالت کے پیش نظر آپ کا ڈر اور لحاظ کریں اس سے بڑھ کر جتنی کہ ہر غلام اپنے آقا کا خوف اور لحاظ کرتا ہے، اور ہر بیٹا اپنے والد کا لحاظ کرتا ہے۔ اور اسی کی مثل کے ساتھ کتاب اللہ ناطق ہے اور اسی بارے میں اللہ تعالیٰ کے اوامر وارد ہوئے ہیں۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

(۱)......فالذین امنوا به وعزروه ونصروه واتبعوا النور الذی انزل معه اولئک هم المفلحون (اعراف ۱۵۷)

پس وہ لوگ جو رسول اللہ کے ساتھ ایمان لائے اور آپ کی تعظیم کی اور آپ کی مدد کی اور اس نور روشنی کی اتباع کی جو آپ کے پاس نازل کی گئی ہے وہی لوگ کامیاب ہیں۔

اس آیت میں اللہ تعالیٰ نے خبر دی ہے کہ فلاح اور کامیابی آپ کے ساتھ ایمان اور آپ کی تعظیم کے ساتھ جوڑی گئی ہے (گویا کہ فلاح آپ کے ساتھ ایمان اور ان کی تعظیم کے ساتھ وابستہ ہے) اور اس بارے میں کوئی اختلاف نہیں ہے کہ تعزیر سے اس مقام پر تعظیم ہی مراد ہے چنانچہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے۔

(۲)......انا ارسلناک شاھداو مبشراً ونذیراً لتؤ منوا باللہ ورسولہ وتعزرہ وتو قروہ (الفتح ۸۔۹)
بے شک ہم نے بھیجا ہے آپ کو گواہی دینے والا اور خوشخبری دینے والا اور ڈرانے والا بنا کرتا کہ تم لوگ ایمان لاؤ اللہ پر اور اس کے رسول پر اور اس کی تعظیم وتو قیر کرو۔

اس آیت میں اللہ تعالیٰ نے واضح فرمایا کہ رسول اللہ کا اپنی امت پر یہ حق ہے کہ آپ ان کے نزدیک معزز ہووہ آپ کی تعظیم وتو قیر کریں آپ کے مرتبے کی عظمت کا لحاظ اور خوف رکھیں یونہی چھوڑنا اور لا پرواہی کرنا نہ کریں جیسے ہمسفر برابر کے لوگ ایک دوسرے کا لحاظ کئے بغیر معاملہ کرتے ہیں اور بات چیت کرتے ہیں۔ارشاد باری ہے:

(۳)......لا تجعلوا دعاء الرسول بینکم کدعآء بعضکم بعضا(النور ۶۳)
نہ کرو رسول اللہ کو پکارنا اپنے مابین جیسے بعض تم میں سے بعض کو پکارتا ہے۔

اس آیت کے معنی کے بارے میں کہا گیا ہے کہ مطلب یہ ہے۔ کہ حضور جب تمہیں بلائیں تو ان کے بلانے کو تم ایک دوسرے کے بلانے جیسا نہ سمجھو کہ ان کی اجابت وفرمانبرداری میں بعض عذر اور بہانے کر کے تاخیر کر بیٹھو جو عذر بہانے تم ایک دوسرے کے لئے کرتے ہو۔ بلکہ حضور کی تعظیم کرو یعنی فوری بات مانو اور جلدی اطاعت کرو۔ اس لئے کہ صحابہ کرام کے لئے ان کی نماز بھی حضور کی بات اور بلانے کا جواب تاخیر سے دینے کے لئے عذر اور جواز قرار نہیں دی جاسکی تھی جس وقت آپ نے ان میں سے ایک کو بلایا تھا جب کہ وہ نماز پڑھ رہا تھا ان کو یہ جتلانے کے لئے کہ جب نماز صحابہ کے لئے ایسا عذر نہیں بن سکی جس کی وجہ سے حضور کی اجابت میں تاخیر جائز ہو سکے جب نماز اس چیز کا عذر نہ بن سکی تو اس کے علاوہ یا اس سے کمتر چیز کیلئے کیسے عذر بن سکے گی شیخ نے اس سلسلے حضرت ابی بن کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی حدیث ذکر کی ہے۔

۱۵۱۴......ہمیں خبر دی ہے ابو عبداللہ حافظ نے ان کو ابو بکر محمد بن مؤمل بن حسن بن عیسیٰ سے ان کو فضل بن محمد شعرانی نے ان کو عبداللہ بن محمد نفیلی نے ان کو محمد بن سلمہ نے ان کو محمد بن اسحٰق نے ان کو عبداللہ بن ابی بکر نے ان کو ابوالزناد نے ان کو اعرج نے ان کو ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت ابی بن کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو آواز دی حالانکہ وہ کھڑے نماز پڑھ رہے تھے انہوں نے حضور کی آواز کا جواب نہ دیا۔ (نماز کے بعد جب آئے تو) حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے پوچھا کیا چیز رکاوٹ تھی آپ نے مجھے جواب کیوں نہ دیا؟ اس نے جواب دیا کہ میں نماز پڑھ رہا تھا۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کیا اللہ تبارک وتعالیٰ نے یہ نہیں فرمایا؟

استجیبو اللہ وللرسول اذادعاکم لما یحییکم (الانفال ۲۴)
اللہ اور اس کے رسول کی بات مانو جب وہ تمہیں بلائیں اس لئے کہ انہوں نے زندہ کیا تم کو۔

پھر فرمایا کہ اچھا تم مسجد سے نہ نکلنا میں تمہیں ایک سورۃ سکھلاؤں گا اس جیسی کوئی سورۃ اللہ نے نازل نہیں فرمائی نہ توراۃ میں نہ انجیل میں نہ زبور میں ابی کہتے ہیں اس کے بعد حضور نے میرے ہاتھ کا سہارا لیا جب مسجد کے آخر میں پہنچے تو میں نے کہا اے اللہ کے نبی آپ نے ایسے ایسے فرمایا تھا حضور نے فرمایا ہاں یہ ام القرآن ہے۔ قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضے میں میری جان ہے اللہ نے اس کی مثل توراۃ، انجیل، زبور میں نہیں اتاری وہ سات لمبی لمبی سورتیں ہیں جو دیا گیا وہ اور بے شک وہ قرآن عظیم ہے اور تحقیق حدیث روایت کی گئی ہے ابو سعید بن معلیٰ کی حدیث میں۔ (یا مراد ہے کہ سات آیات میں جو سورۃ فاتحہ مراد ہوگی۔)

---

(۱)......غیر واضح

(۱۵۱۴)......أخرجه المصنف من طریق الحاکم فی المستدرک (۵۵۸/۱)

شیخ حلیمی نے ذیل کی آیات کا مطلب بیان کیا ہے

شیخ حلیمی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا۔ کہا گیا ہے کہ آیت کا معنی یعنی۔ **لاتجعلوا دعاء الرسول بینکم کدعا بعضکم بعضاً** یہ ہے کہ اعرابی آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو آپ کے نام کے ساتھ پکارتے تھے اور آپ سے کہتے یا محمد، اے محمد۔ اے ابوالقاسم چنانچہ انہیں اس بات سے منع کر دیا گیا ہے اس آیت کے ذریعے۔ اور انہیں حکم دیا گیا ہے کہ وہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی تعظیم کریں اور یوں کہیں یارسول اللہ۔ یا نبی اللہ۔ اور ہر ایک میں دونوں امور میں آپ کی جلالت شان ہے اور تعظیم ہے۔

۱۵۱۵:......ہمیں خبر دی ابوعبدالرحمٰن سلمی نے ان کو حسن بن رشیق نے بطور اجازت کے۔ کہتے ہیں کہ زکریا ساجی نے ذکر کیا کہا کہ حسین بن علی نے وہ کہتے ہیں کہ انہوں نے سنا شافعی سے وہ کہتے تھے مکروہ ہے کسی آدمی کے لئے کہ وہ یوں کہے رسول کہتا ہے بلکہ آپ کی تعظیم کرتے ہوئے یوں کہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا۔

اس کے بعد شیخ حلیمی رحمۃ اللہ علیہ نے وہ آیات ذکر کی ہیں جو حضور اطاعت کے لازم ہونے کے بارے میں آئی ہیں۔ اس کے بعد وہ آیات ذکر کی ہیں۔ جو حضور کے بعد حضور کی بیبیوں سے نکاح کرنے کی حرمت کے بارے میں آئی ہیں پھر اللہ تعالیٰ کا یہ قول ذکر کیا ہے۔

یایھا الذین امنوا لا تقدموا بین یدی اللّٰہ ورسولہ واتقوا اللّٰہ ان اللہ سمیع علیمٌ (الحجرات ۱)

اور اس کے بعد والی آیات تھی۔ اے اہل ایمان اللہ اور اس کے رسول سے آگے نہ بڑھو اللہ سے ڈرو بے شک اللہ سننے جاننے والا ہے۔

۱۵۱۶:......ہمیں خبر دی ہے ابوعبداللہ حافظ نے ان کو عبدالرحمٰن بن حسن قاضی نے ان کو ابراہیم بن حسین نے ان کو آدم بن ابوایاس نے ان کو ورقاء نے ان کو ابن ابونجیح نے ان کو مجاہد نے۔ اللہ تعالیٰ کے اس قول کے بارے میں۔

لاتقدموا بین یدی اللّٰہ ورسولہ (الحجرات ۱)

اللہ رسول سے پیش قدمی نہ کرو کا مطلب یہ ہے کہ رسول اللہ کے آگے کسی بات کا فتوی نہ دو یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی زبان پر کوئی فیصلہ فرمائے۔

اور اس قول کے بارے میں کہ **ولا تجھروا لہ بالقول** کہا یعنی آپ کے سامنے زور سے بات نہ کرو۔ کہتے ہیں کہ اس کا مطلب یہ ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو آپ کے نام کے ساتھ آواز نہ دو بلکہ نرم بات کہو۔ یوں کہو یارسول اللہ اور اس قول کے بارے میں کہا۔ **اولئک الذین امتحن اللّٰہ قلوبھم للتقوىٰ** یہ وہ لوگ ہیں اللہ نے تقویٰ کے لئے جن کے دلوں کو آزمالیا ہے۔ مراد ہے کہ اللہ نے ان کے دلوں کو خالص کر دیا ہے یا اخلاص عطا کر دیا ہے اور اس قول کے بارے میں کہا: **ان الذین ینادوک من وراء الحجرات**. جو لوگ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو حجروں کے باہر سے آوازیں دیتے ہیں۔ یعنی بنو تمیم کے دیہاتی مراد ہیں۔

۱۵۱۷:......ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابومحمد کعبی نے ان کو اسماعیل بن قتیبہ نے ان کو یزید بن صالح نے ان کو بکر بن معروف نے ان کو مقاتل بن حیان نے کہتے ہیں ہمیں خبر پہنچی ہے اللہ تعالیٰ کے اس قول کے بارے میں۔

یایھا الذین امنوا لاتقدموا بین یدی اللّٰہ ورسولہ (الحجرات ۱)

اے ایمان والو اللہ اور اس کے رسول سے پیش قدمی نہ کرو۔

اس سے قتال کی حالت مراد لی ہے اور وہ مراد لی ہے جو ان کے دین کے احکامات ہیں، فرماتے ہیں کہ اس مذکور میں کسی بھی شئی میں کسی چیز کا

(۱۵۱۶)......عزاہ السیوطی فی الدرالمنثور (۶/۸۴) إلی عبد بن حمید وابن جریر وابن المنذر وابن مردویہ والمصنف.

فیصلہ نہ کرو مگر رسول اللہ کے حکم کے ساتھ۔ اور اس کا پس منظر یہ ہوا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجاہدین کا ایک لشکر روانہ کیا اور ان پر منذر بن عمرو انصاری کو امیر مقرر کیا اور آپ نے مجاہدین کے اس لشکر کے لئے بنی عامر کے قتل کا قصہ ذکر فرمایا۔ اور وہ اصحاب بیر معونہ تھے۔ اور تین کا مدینے میں واپس رجوع کا۔ اور یہ کہ وہ بنی سلیم کے دو آدمیوں سے ملے جو رسول اللہ کی خدمت سے آرہے تھے انہوں نے پوچھا کہ تم دونوں کون ہو؟ ان دونوں نے بنی عامر کے بارے میں اظہار کیا اور کہا۔ وہ ہمارے بھائی ہیں ان لوگوں نے ان دنوں کو قتل کر دیا۔ پھر وہ نبی کریم کی خدمت میں آئے اور حضور کو اس واقعہ کی خبر دی حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کے قتل کو برا سمجھا لہذا یہ آیت نازل ہوئی فرماتے ہیں کہ نہ طے کرو اور کوئی امر حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے حکم کے سوا اور نہ ہی حضور کے فرمان سے قبل عجلت کرو۔

اور یہ فرمان الٰہی:

یایھا الذین امنوا لاترفعوا اصواتکم فوق صوت النبی (الحجرات)

کہ ایمان والوں اپنی آوازوں کو نبی کی آواز سے اونچا نہ کرو۔

نہ نازل ہوئی تھی ثابت بن قیس بن شماس انصاری کے بارے میں کہ جب وہ حضور کی مجلس میں بیٹھتا تو اس کی آواز اونچی ہو جاتی جب وہ کلام کرتا۔ جب یہ آیت نازل ہوئی تو وہ غمگین ہو کر چلا گیا اور جا کر اپنے گھر میں شرمندہ ہو کر بیٹھ گیا کئی دن گذر گئے وہ یہ خوف کر رہا تھا کہ اس کے اعمال برباد ہو گئے ہیں۔ حضرت سعد بن عبادہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ اس کے پڑوسی تھے وہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں آئے اور آپ کو اس کے بارے میں خبر دی حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جاؤ جا کر ثابت کو خبر دو کہ اس آیت سے تو مراد نہیں ہے اور تو اہل جہنم سے نہیں ہے بلکہ تو اہل جنت سے ہے۔ تم جاؤ اسے ہمارے پاس لے کر آؤ ہم اس سے کچھ بات طے کرتے ہیں چنانچہ حضرت ثابت بن قیس یہ بات سن کر بہت خوش ہو گئے اس کے بعد وہ حضور کی خدمت میں حاضر ہوا حضور نے اسے جب دیکھا تو فرمایا۔ مرحبا اس جوان کو جو یہ سوچ بیٹھا تھا کہ وہ اہل جہنم سے ہے تم نہیں ہو اہل جہنم تمہارے ماسوا ہے آپ تو اہل جنت میں سے ہیں۔ چنانچہ حضرت ثابت بن قیس جب بھی حضور کے پاس بیٹھتا تو اس کی آواز پست ہو جاتی یہاں تک کہ برابر بیٹھا ہوا آدمی بھی نہ سن سکتا چنانچہ اس بات پر یہ آیت نازل ہوئی:

ان الذین یغضون اصواتھم عند رسول اللہ اولئک الذین امتحن اللہ

قلوبھم للتقویٰ لھم مغفرۃ واجر عظیم (الحجرات۳)

بے شک وہ لوگ جو رسول اللہ کے پاس رہ کر اپنی آوازوں کو پست کرتے ہیں وہی لوگ ہیں اللہ نے جن کے دلوں کو تقویٰ کے لئے آزمالیا ہے انہیں کے لئے بخشش ہے اور بہت بڑا اجر ہے۔

ان میں عیینہ بن حصن فزاری بھی تھے۔

۱۵۱۸:......ہم نے اس تفسیر کو مقاتل بن سلیمان سے اس سے زیادہ مفصل نقل کیا ہے۔

۱۵۱۹:......اس مفہوم میں اس کو کلبی نے بھی ذکر کیا ہے اس روایت میں جو انہوں نے ابو صالح سے ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے جو کہ اس سے زیادہ تمام راوی ہے۔

۱۵۲۰:......اور ہم نے روایت کی ہے ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے یہ کہ حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اس وقت جب یہ آیت نازل ہوئی یہ ارشاد فرمایا قسم ہے اس ذات کی جس نے آپ کے اوپر قرآن نازل فرمایا یا رسول اللہ میں نہیں کلام کروں گا آپ کے سامنے مگر جیسے ایک بھائی سرگوشی کرتا ہے یہاں تک کہ میں اللہ سے جاملوں۔

(۱)...... غیر واضح:

۱۵۲۱:......ہمیں خبر دی ہلال بن محمد بن جعفر نے ان کو حسین بن یحییٰ بن عیاش نے ان کو ابراہیم بن محشر نے ان کو عباد بن عوام نے ان کو محمد بن عمرو بن علقمہ نے ابوسلمہ بن عبدالرحمن بن عوف سے انہوں نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے فرماتے ہیں کہ جب یہ آیت نازل ہوئی:

نہ اونچا کرو اپنی آوازوں کو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی آواز سے۔ (الحجرات ۲)

تو ابوبکر صدیق نے کہا میں آپ کے ساتھ سرگوشی کرنے والے بھائی کی طرح بات کروں گا۔ یہاں تک کہ میں اللہ سے جاملوں۔

۱۵۲۲:......ہم نے روایت کیا زبیر سے کہتے ہیں۔ کہ حضرت عمر اس آیت کے اترنے کے بعد جب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے بات کرتے تو اسے ایک راز کی بات کہنے والے بھائی کی طرح سنائی نہیں دیتا تھا یہاں تک کہ دوبارہ پوچھنا پڑتا تھا۔

۱۵۲۳:......ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حسین بن شجاع بن حسن صوفی نے جامع منصوری میں ان کو ابوبکر محمد بن جعفر انباری نے ان کو محمد بن احمد ریاحی نے ان کو عبداللہ بن بکر نے ان کو حاتم بن ابی صغیرہ نے۔ اور ہمیں خبر دی ہے ابوطاہر فقیہ نے ان کو ابوحامد بن ہلال نے ان کو ابوالازہر نے ان کو یحییٰ بن ابوالحجاج نے ان کو حاتم بن ابوصغیرہ نے ان کو عمرو بن دینار نے ان کو ابوکریب نے ان کو ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے وہ فرماتے ہیں رسول اللہ کھڑے نماز پڑھ رہے تھے رات میں ابن عباس کہتے ہیں کہ میں اٹھا اور وضو کیا اور آپ کے پیچھے میں نماز پڑھنے لگا کہتے ہیں کہ آپ نے میرا ہاتھ پکڑ کر اپنے برابر کھڑا کر لیا چنانچہ میں پیچھے سرک گیا اور پھر میں آپ کے پیچھے کھڑا ہو گیا اس کے بعد حضور نے پلٹ کر فرمایا کیا ہو گیا جب بھی میں اپنے برابر کھڑا کرتا ہوں تو تم پیچھے سرک جاتے ہو۔ کہتے ہیں کہ میں نے کہا کسی کو بھی مناسب نہیں ہے کہ وہ آپ کے برابر کھڑے ہو کر نماز پڑھے اس لئے کہ آپ تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہیں کہتے ہیں کہ پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے میرے بارے میں اللہ سے دعا فرمائی کہ اللہ تعالیٰ میرے فہم اور میرے علم کو زیادہ کرے۔

یہ الفاظ حدیث فقیہ کے ہیں۔ اور اس کو صوفی نے اسی کے مفہوم میں روایت کیا ہے فرق یہ ہے کہ انہوں نے اس کے آخر میں یہ کہا ہے۔ کسی کے لئے یہ مناسب نہیں ہے کہ وہ آپ کے برابر میں نماز پڑھے حالانکہ آپ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہیں جس کو اللہ نے عطا فرمایا ہے، میری یہ بات آپ نے پسند فرمائی اور اللہ تعالیٰ سے میرے لئے زیادتی فہم وعلم کی دعا فرمائی۔

شیخ حلیمی رحمۃ اللہ علیہ کی وضاحت

شیخ حلیمی رحمۃ اللہ علیہ نے اللہ تعالیٰ کے اس قول کو ذکر فرمایا ہے:

إنما المؤمنون الذين امنوا بالله ورسوله واذا كانوا معه على امر جامع لم يذهبوا حتى يستاذنوه (النور ۶۲)

آیت کے آخر تک۔

پکی بات ہے مؤمن وہ لوگ ہیں جو اللہ اور اس کے رسول کے ساتھ ایمان لائے ہیں اور جب وہ حضور کے ساتھ کسی طے شدہ معاملے میں ساتھ ہوتے ہیں تو اجازت لے کر ہی جاتے ہیں۔

شیخ نے اس آیت سے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی تعظیم وتوقیر کے بارے میں دلیل پکڑنے کی بابت تفصیل سے کلام کیا ہے اور اللہ تعالیٰ کا یہ قول بھی ذکر کیا ہے۔

(۱۵۲۱)......أخرجه الحاكم (۲/۴۶۲) من طريق محمد بن عمرو بن أبي سلمة عن أبي هريرة وقال الحاكم: صحيح على شرط مسلم ولم يخرجاه ووافقه الذهبي

(۱)......سقط من الأصل وأثبتناه من المستدرک.

(۱۵۲۳)......أخرجه الحاكم (۳/۵۳۴) من طريق يحيى بن سعيد عن حاتم بن أبي صغيرة. به.

واذارؤ تجارة اولھوا انفضوا الیھا وترکوک قائماً (الجمعہ ۱۱)

اور وہ جب دیکھتے ہیں کسی تجارت کو یا لغو بات کو، اس کی طرف متوجہ ہو جاتے ہیں اور آپ کو کھڑا چھوڑ جاتے ہیں۔

اور شیخ نے وہ زجر وتوبیخ اور تنبیہ بھی ذکر کی ہے جو اس آیت میں ان لوگوں کے حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے ہٹ کر دوسری طرف متوجہ ہونے اور چلے جانے کی بابت ان کو کی گئی ہے اس آیت کے اندر۔

پھر یہ بھی کہ اس آیت کے مخاطب صحابہ میں سے کچھ لوگ جو تھے وہ آئندہ اس عمل سے باز آ گئے اور رک گئے صرف رک ہی نہیں گئے تھے بلکہ نبی کریم کی تعظیم کرنے میں انہوں نے خوب اضافہ اور مبالغہ کر لیا اس لئے کہ انہوں نے اس آیت کے ذریعے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا حق پہچان لیا تھا۔

اور شیخ نے اس بارے میں حضرت عبداللہ بن مسعود کی حدیث ذکر فرمائی ہے۔

۱۵۲۴:......ہمیں خبر دی ہے ابو محمد جناح بن نذیر قاضی نے کوفے میں ان کو ابو جعفر بن دحیم نے ان کو حازم نے ان کو ابو بکر اور عثمان نے دونوں نے کہا ان کو خبر دی ہے ابو معاویہ نے اعمش سے ان کو عمرو بن مرہ نے ان کو ابو عبیدہ بن عبداللہ نے وہ کہتے ہیں۔ کہ جب بدری معرکہ ہوا۔ پھر بدر کے قیدیوں کے بارے میں انہوں نے حدیث ذکر کی ہے اور قیدیوں کے قتل کے بارے میں حضرت عمر کا قول ذکر کیا ہے تو حضرت ابن مسعود نے فرمایا کہ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ کہ مگر سہیل بن بیضاء کو (یعنی ان کو اس حکم سے مستثنیٰ رکھا جائے) اس لئے کہ میں نے اس سے سنا تھا کہ وہ اسلام کا ذکر اچھائی کے ساتھ کرتا تھا۔ اتنے میں رسول اللہ یہ سن کر خاموش ہو گئے۔ یوم بدر کے معاملے میں مجھے خوف آیا کہ کہیں آسمان سے مجھ پر پتھر نہ برس پڑیں یہاں تک کہ میں نے دیکھا کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے خود فرما دیا۔ الا سہیل بن بیضاء۔ مگر سہیل بن بیضاء اس حکم سے مستثنیٰ ہے۔

اور شیخ نے حضرت عروہ بن مسعود ثقفی کی حدیث بھی ذکر کی ہے۔

صحابہ رضی اللہ عنہم کی حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے محبت وچاہت کا بیان

۱۵۲۵:......ہمیں خبر دی ہے ابو عمر وادیت نے ان کو ابو بکر اسماعیلی نے ان کو خبر دی حسن بن سفیان نے ان کو محمد بن یحییٰ نے ان کو عبدالرزاق نے وہ کہتے ہیں کہ عمر نے کہا کہ زہری کہتے ہیں۔ مجھے خبر دی ہے عروہ بن زبیر نے مسور بن مخرمہ سے اور مروان بن حکم سے۔ پھر انہوں نے حدیبیہ کا قصہ ذکر کیا۔ اور اس کا ذکر کیا جو کچھ عروہ بن مسعود سے ہوا۔ دونوں فرماتے ہیں کہ:

پھر حضرت عروہ صحابہ کرام کی نبی کریم سے چاہت ومحبت کی انتہاء بیان کرنے لگے فرمایا اللہ کی قسم حضور جب بھی کھنکار کر پھینکتے تو ان میں سے کسی آدمی کی ہتھیلی پر گرتا وہ اسے اپنے چہرے پر اور اپنی جلد پر مل لیتا۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم جب کلام کرتے تو صحابہ اپنی آوازیں پست کر لیتے۔ آپ جب انہیں کسی چیز کا حکم دیتے تو صحابہ آپ کے حکم کی تعمیل کرنے میں جلدی کرتے تھے۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم جب وضو کرتے تو صحابہ کرام آپ کے وضو کے پانی کو حاصل کرنے کے لئے ایسے لپکتے کہ ایسے لگتا کہ اس پانی کو لینے کے لئے لوگ لڑ پڑیں گے۔ صحابہ جب حضور کے سامنے آپس میں بات چیت کرتے تو اپنی آوازوں کو پست کر لیتے تھے اور از راہ تعظیم ان کی طرف تغیر نظروں سے نہیں دیکھتے اور گھورتے نہیں تھے راوی

(۱۵۲۴)......أخرجه الترمذی (۳۰۸۴) عن هناد عن أبی معاویة. به.

وقال الترمذی حدیث حسن، وأبوعبیدة لم یسمع من أبیه.

وأخرجه الحاکم (۳/۲۱ و ۲۲) من طریق الأعمش. به.

وأخرجه المصنف فی الدلائل (۳/۱۳۸ و ۱۳۹) والسنن (۶/۳۲۱)

کہتے ہیں کہ حضرت عروہ اپنے ساتھیوں کی طرف متوجہ ہوئے اور ان سے بولے اے قوم اللہ کی قسم میں بڑے بڑے بادشاہوں کے پاس گیا ہو، میں قیصر و کسریٰ کے پاس گیا ہوں، نجاشی کے دربار میں گیا ہوں۔ اللہ کی قسم میں نے کوئی ایسا بادشاہ نہیں دیکھا کہ اس کے حواری اس کی ایسی تعظیم کرتے ہوں جیسے اصحاب محمد آپ کی تعظیم کرتے تھے کہ حضور اگر کھنکارا بھی کرتے تو لوگ اسے ہاتھوں پر لے لیتے اور اسے اپنے چہرے اور جسم پر مل لیتے، جب حضور صحابہ کو کوئی حکم دیتے تو صحابہ حکم کی بجا آواری کے لئے ایک دوسرے سے جلدی کرتے تھے جب حضور صلی اللہ علیہ وسلم وضو کرتے تو قریب ہوتا کہ آپ کے وضو کا پانی لینے کے لئے آپس میں لڑ پڑیں گے جب حضور کے سامنے گفتگو کرتے تو آوازیں پست کر لیتے اور گھور کر آپ کی طرف نہیں دیکھتے تھے۔

۱۵۲۶:......ہم نے حدیث بریدہ میں روایت کیا ہے کہ جب ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بیٹھے تھے تو ہم تعظیم کی وجہ سے اپنے سر اوپر کو نہیں اٹھاتے تھے۔

۱۵۲۷:......ہم نے روایت کی ہے حضرت براء بن عازب کی روایت میں جنازے کے قصے میں کہ حضور بیٹھ گئے اور ہم آپ کے ارد گرد بیٹھ گئے جیسے کہ ہمارے سروں پر پرندے بیٹھے ہیں۔

ہم نے ان دونوں حدیثوں کی اسناد کو کتاب المدخل کے آخر میں ذکر کیا ہے۔

۱۵۲۸:......ہمیں خبر دی ابو عبداللہ حافظ نے ان کو ابو عمرو عثمان بن احمد بن عبداللہ بن سماک نے ان کو عبدالرحمٰن بن محمد بن منصور حارثی نے ان کو سعید بن عامر نے۔ ان کو شعبہ نے ان کو زیاد بن علاقہ نے ان کو اسامہ بن شریک نے وہ کہتے ہیں کہ میں رسول اللہ کی خدمت میں حاضر ہوا آپ کے پاس آپ کے صحابہ کرام بیٹھے تھے ایسے (لاب کی وجہ سے) پرسکون جیسے ان کے سروں پر پرندے بیٹھے ہیں چنانچہ میں نے سلام کیا اور بیٹھ گیا کچھ دیہاتی آ گئے اور بولے یارسول اللہ ہمارے اوپر حرج ہے فلاں فلاں چیزوں میں جن میں کوئی حرج نہیں ہونا چاہئے۔

حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ کے بندو اللہ تعالیٰ نے حرج ختم کر دیا ہے مگر وہ آدمی دوسرے مسلمان کو ناحق قرضدار بنائے یا تکلیف پہنچائے یہی ہے وہ جو دراصل حرج میں واقع ہوا اور ہلاک ہوا لوگوں نے عرض کیا یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وہ خیر کیا ہے جو انسان عطا کیا گیا ہے؟ آپ نے فرمایا اچھے اخلاق، لوگوں نے پوچھا کہ یارسول اللہ کیا ہم دوا و علاج کریں؟ آپ نے فرمایا علاج کرو اللہ تعالیٰ نے زمین پر کوئی بیماری نہیں رکھی مگر اس کی دوا بھی رکھی ہے سوائے بڑھاپے کے۔ راوی کہتے ہیں کہ یہ شیخ فرمایا کرتے تھے کیا تم میرے لئے کوئی دواء جانتے ہو؟ اس کے بعد رسول صلی اللہ علیہ وسلم کھڑے ہوئے اور لوگ بھی کھڑے ہو گئے اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے ہاتھوں پر بوسے دینے لگے میں نے آپ کا ہاتھ پکڑا اپنے چہرے پر رکھ لیا میں نے محسوس کیا کہ یہ کستوری سے زیادہ خوشبودار تھے اور ٹھنڈ سے زیادہ ٹھنڈے تھے۔

صحابہ کرام رضی اللہ عنہ کا حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی مجلس میں بیٹھنے کا انداز

۱۵۲۹:......ہمیں خبر دی ہے ابوالقاسم عبدالرحمٰن بن عبیداللہ بن عبداللہ حرفی نے بغداد میں ان کو احمد بن سلیمان فقیہ نے ان کو اسماعیل بن اسحٰق نے کہتے ہیں کہ ان کو سلیمان بن حرب نے ان کو شعبہ زیاد بن علاقہ سے ان کو اسامہ بن شریک نے کہتے ہیں کہ میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور آپ کے صحابہ کرام آپ کے پاس بیٹھے تھے (گویا کہ) ان کے سروں پر پرندے بیٹھے تھے حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے

(۱۵۲۸)......أخرجه أبو داؤد (۳۸۵۵) والترمذی (۲۰۳۹) وابن ماجة (۳۴۳۶) والحاکم (۳۹۹/۴) من طریق زیاد بن علاقة. به.

وقال الترمذی: حسن صحیح.

(۱)...... مسند أحمد ص: ۲۷۸ ج ۴ "فسلمت علیه"

(۲)...... السابق الناس بدلاً من الإنسان

ارشاد فرمایا۔ لوگو دوا علاج کیا کرو بے شک اللہ تعالیٰ نے جو بھی بیماری اتاری ہے اس کی دوا بھی اتاری ہے۔ اس دوا کے علاوہ دوسروں نے یہ اضافہ کیا ہے کہ سوائے بڑھاپے کے۔ کہا گیا یا رسول اللہ لوگوں کی دی ہوئی چیزوں میں سے بہتر کونسی چیز ہے۔ آپ نے فرمایا اچھے اخلاق۔

۱۵۳۰:...... ہمیں خبر دی ہے ابوزکریا بن ابواسحٰق مزکی نے ان کو ابوالعباس محمد بن یعقوب نے ان کو عباس بن محمد دوری نے ان کو مالک بن اسماعیل نے ان کو مطلب بن زیاد نے وہ کہتے ہیں مجھے حدیث بیان کی ہے ابوبکر بن عبداللہ اصفہانی نے محمد بن مالک بن منتصر سے اس نے حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے دروازے ناخنوں کے ساتھ کھٹکھٹائے جاتے تھے۔

۱۵۳۱:...... ہمیں حدیث بیان کی ہے ابومحمد بن یوسف نے ان کو دعلج بن احمد سجزی نے ان کو موسیٰ بن ہارون نے ان کو شیبان بن فروخ نے ان کو جریر بن حازم نے ان کو عبدالمالک بن عمیر نے ایاد بن لقیط سے ابورمثہ سے وہ کہتے ہیں کہ میں مدینے میں آیا جب کہ میں نے اس وقت تک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو نہیں دیکھا تھا حضور ہماری طرف باہر تشریف لائے اور آپ کے اوپر دوہرے کپڑے تھے۔ چنانچہ میں نے اپنے والد سے کہا اللہ کی قسم یہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہیں۔ لہٰذا میرے والد صاحب رسول اللہ کی ہیبت اور رعب سے کانپنے لگے۔

ابن سیرین کا فرمان

۱۵۳۲:...... ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے کئی بار کہ ہمیں خبر دی ابونصر محمد بن محمد بن یوسف فقیہ نے ان کو ابوعلی صالح بن محمد بن حبیب حافظ نے ان کو سعید بن سلیمان نے ان کو عباد بن عوام نے ان کو ابن عون نے ان کو محمد بن سیرین نے ان کو حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے یہ کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے جب قربانی کے دن سر کے بال منڈوائے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے بال انہوں نے لے لئے ابوطلحہ نے ان میں سے بالوں کا ایک حصہ یا ایک گچھا لے لیا۔ حضرت ابن سیرین نے فرمایا کہ میرے پاس ان میں سے ایک بال بھی ہو تو مجھے دنیا و مافیہا سے زیادہ محبوب ہے۔ بخاری نے صحیح میں ابویحییٰ سے انہوں نے سعید بن سلیمان سے اس کو روایت کیا ہے۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے وضو کا پانی اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کا عمل

۱۵۳۳:...... ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے اور محمد بن موسیٰ نے دونوں فرماتے ہیں ہمیں حدیث بیان کی ہے ابوالعباس محمد بن یعقوب نے ان کو محمد بن علی نے ان کو مسلم بن ابراہیم نے ان کو حسن بن ابوجعفر نے ان کو ابوجعفر انصاری۔ نے ان کو حارث بن فضل نے یا ابن الفضیل نے ان کو عبدالرحمٰن بن ابوقراد نے یہ کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے وضو کیا ایک دن تو صحابہ کرام آپ کے وضو کے پانی کو لے کر جسم پر ملنے لگے حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے پوچھا تمہیں ایسا کرنے پر کس چیز نے اکسایا انہوں نے کہا اللہ کی محبت اور اللہ کے رسول کی محبت۔

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے فرمایا جس کو یہ بات خوش لگتی ہے کہ وہ اللہ کو اور اس کے رسول کو محبوب رکھے یا اللہ اور اللہ کا رسول اس کو محبوب رکھے اسے چاہئے کہ حضور کی بات کو سچا مانے جب وہ بات کریں اور جب امانت رکھوایا جائے تو اپنی امانت ادا کر دے اور اسے چاہئے کہ جو شخص اس کا پڑوسی بنے اس کے ساتھ پڑوس اچھا نبھائے۔

۱۵۳۴:...... ہم نے روایت کی ہے زہری سے وہ فرماتے ہیں کہ مجھے انصار میں سے ایسے شخص نے حدیث بیان کی ہے جس پر کوئی تہمت نہیں لگائی جاسکتی۔ یہ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب وضو کرتے تھے یا کھنکارتے تھے تو لوگ اسے (نیچے نہیں گرنے دیتے تھے بلکہ) وہ اسے اپنے

(۱۵۳۰)...... أخرجه أبونعيم فى تاريخ أصبهان (۲/۱۱۰) من طريق أبى غسان مالك بن إسماعيل. به و (۲/۳۶۵) من طريق المطلب بن زياد. به.

(۱۵۳۲)...... أخرجه البخارى (۱/۲۷۳. فتح) عن محمد بن عبدالرحيم عن سعيد بن سليمان. به.

چہرں پراور جسموں پرمل لیتے تھے۔انہوں نے فرمایا کہ تم ایسا کیوں کرتے تھے تو وہ بولے کہ ہم یہ برکت حاصل کرنے کے لئے کرتے تھے۔اس کے بعداس نے وہ مفہوم ذکر کیا جواس حدیث میں ہے۔

۱۵۳۵:......ہمیں خبر دی ہے ابوعبداللہ حافظ نے ان کواحمد بن محمد بن سلمہ نے ان کوعثمان بن سعید نے ان کوموسیٰ بن اسماعیل نے ان کوابان بن یزید نے ان کو یحییٰ بن ابوکثیر نے یہ کہ ابوسلمہ نے ان کو حدیث بیان کی محمد بن عبداللہ بن زید نے اس کو حدیث بیان کی ہے کہ اس کا والد نبی کریم کی خدمت میں اس وقت حاضر ہوا جب وہ قربانی کررہے تھے اور وہ انصاری آدمی تھے۔راوی کہتے ہیں پھر حضور نے سر منڈ اوایا اپنے کپڑے میں پھر اس کو دیا اس نے اس میں سے لوگوں میں بال تقسیم کئے۔اور حضور نے اپنے ناخن تراشے اور وہ بھی اپنے اسی صحابی کو دیئے بے شک وہ ہمارے پاس مہندی اور کتم کے ساتھ (بال) خضاب اور رنگ کئے ہوئے تھے۔

اس کوحبان بن ہلال نے ابان سے مرسلا روایت کیا ہے۔

اور بخاری نے اس کو کتاب التاریخ میں موسیٰ بن اسماعیل سے روایت کیا ہے اور آخر میں یہ کہا ہے خضاب کے بعد ہم نے اس کوخضاب اور رنگ کیا تاکہ سب متغیر نہ ہوں۔اور ناخن کاٹنے کا ذکر نہیں کیا۔

۱۵۳۶:......ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے اور ابومحمد مقری نے دونوں نے کہا کہ ہمیں حدیث بیان کی ہے ابوالعباس اصم نے ان کوخضر بن ابان نے ان کوسیار نے ان کوجعفر نے یعنی ابن سلیمان نے ان کوثابت بنانی نے وہ کہتے ہیں کہ ایک دن نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم وضوفرمارہے تھے آپ کے سامنے ایک لڑکا بیٹھا تھا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے منہ میں پانی لے کر کلی کی تو لڑکے نے جلدی سے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی کلی کوفوراً منہ میں لے لیا اور پی گیا۔نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے اللہ اگر یہ تیرا بندہ تیری رضا تلاش کررہا تھا تو اس سے راضی ہوجا۔

۱۵۳۷:......اور اسی اسناد کے ساتھ ہمیں حدیث بیان کی ہے ثابت بنانی نے کہتے ہیں کہ نبی کریم جب بیٹھتے تھے باتیں کرتے تو موزے یا جوتے اتار دیتے ایک دن حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے حسب عادت جوتے اتارے اور بیٹھے باتیں کرنے لگے جب اپنی بات پوری کرکے فارغ ہوئے تو انصاری کے ایک لڑکے سے کہا اے بیٹے میرے جوتے مجھے پکڑوائیے۔انصاری لڑکے نے کہا۔آپ چھوڑیئے میں آپ کو جوتے پہنا دیتا ہوں آپ نے فرمایا ٹھیک ہے جیسے تیرا دل کرے کرلیجئے اب حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے دعا فرمائی اے اللہ بیشک تیرا یہ بندہ تیری بارگاہ میں محبوب بننا چاہتا ہے تو اس کو محبوب بنالے۔

۱۵۳۸:......امام بیہقی فرماتے ہیں۔کہ جوتے پہنانے والی حدیث کوعمرو بن خلیفہ نے ابوزید سے انہوں نے ثابت سے انہوں نے انس سے ان کومسند کیا ہے،ہم نے اس کوتوقیر کبیر کے باب میں ذکر کیا ہے۔

شیخ حلیمیؒ فرماتے ہیں

شیخ حلیمی فرماتے ہیں۔یہ جو کچھ پیچھے مذکور ہوا یہ تعظیم تو ان لوگوں کی طرف سے تھی جن کورسول اللہ کی زیارت اور مشاہدات کی سعادت حاصل ہوئی تھی۔بہرحال اس دور میں آپ کی تعظیم آپ کی زیارت،اور آپ کی تعظیم میں آپ کے حرم کی تعظیم بھی داخل ہے یعنی مدینہ کے حرم کی تعظیم

(۱۵۳۵)......حبان بن هلال هو أبوحبيب البصرى (تقريب) و أبان بن يزيد هو العطار أبويزيد البصرى.

(۱۵۳۸)......أخرجه الطبرانى فى الصغير (۱۴۳/۲) من طريق أبى جابر محمد بن عبدالملک عن الحسن بن أبى جعفر عن ثابت عن أنس مرفوعاً.

وقال الطبرانى:

لم يروه عن ثابت إلا الحسن بن أبى جعفر تفرد به أبوجابر.

وقال الهيثمى فى المجمع (۲۶۸/۸) فيه الحسن بن أبى جعفر متروک.

کرنے اور اہل مدینہ کی تعظیم و اکرام کرنا۔

اور یہ بھی حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی تعظیم میں داخل ہے کہ جب آپ کا ذکر آئے تو کلام پر یقین کیا جائے یا بعض مرویات احادیث کا ذکر ہو تو کان اور دل کو اسی طرف متوجہ کرنا اس کے بعد یقین اور اذعان پیدا کرنا اور اس کو قبول کرنا۔ اور اس کے معارضے اور مخالفت سے بچنا اور آپ کے بارے میں ضرب الامثال بیان کرنے سے بچنا (یہ سب آپ کی تعظیم میں شامل ہے) امام بیہقی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا اسی معنی اور اسی مفہوم میں ہم نے ابن عمرو بن مغفل کی حدیث اور ان دونوں کے علاوہ کی حدیث کتاب المدخل میں ذکر کر دی ہے۔

۱۵۳۹:......ہمیں خبر دی ہے ابو الحسین بن بشران نے ان کو اسماعیل بن محمد صفار نے ان کو احمد بن منصور نے ان کو عبد الرزاق نے ان کو معمر نے ایوب نے انہوں نے سعید بن جبیر سے کہتے ہیں کہ میں عبد اللہ بن مغفل کے پاس بیٹھا تھا۔ ان کے پاس ان کی قوم کے ایک آدمی نے (پتھر وغیرہ) پھینک کر مارا۔ انہوں نے فرمایا مت پھینک۔ بے شک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے منع فرمایا تھا اور فرمایا تھا کہ اس سے شکار نہیں ہوتا اور اس سے دشمن قتل نہیں کیا جاتا۔ لیکن یہ دانت توڑ دیتا ہے یا ان کو نکال دیتا ہے۔ فرمایا کہ وہ آدمی باز نہ آیا انہوں نے فرمایا کہ میں تجھے رسول اللہ سے حدیث بیان کرتا ہوں کہ انہوں نے اس سے منع فرمایا تھا۔ اور آپ باز نہیں آ رہے میں کبھی بھی آپ سے بات نہیں کروں گا۔

۱۵۴۰:......ہمیں خبر دی ہے ابو عبد اللہ حافظ نے ان کو محمد بن عمر حذاف نے ان کو احمد بن سلمہ نے ان کو اسحاق بن ابراہیم نے ان کو عیسیٰ بن یونس نے ان کو اعمش نے ان کو مجاہد نے ابن عمر سے اس نے رسول اللہ سے کہ عورتوں کو مسجد کی طرف جانے کی رات کو اجازت دو لہٰذا ان کے بعض بیٹوں نے کہا اللہ کی قسم ہم ان کو اجازت نہیں دیں گے وہ مساجد کو خیانت گاہ بنا دیں گی۔

حضرت ابن عمر نے فرمایا اللہ تعالیٰ تیرے ساتھ وہ سلوک کرے (جس کے تم مستحق ہو) میں کہتا ہوں کہ رسول اللہ نے فرمایا ہے اور تم کہتے ہو ہم ان کو اجازت نہیں دیں گے۔

اس کو مسلم نے صحیح میں روایت کیا ہے علی بن خشرم سے انہوں نے عیسیٰ سے۔

حضرت جلیبیب رضی اللہ عنہ کا واقعہ

۱۵۴۱:......ہمیں خبر دی ابو عبد اللہ حافظ نے ان کو ابو بکر بن اسحاق نے ان کو محمد بن عبد العزیز بن ابو رجاء نے وہ کہتے ہیں ہمیں حدیث بیان کی ہے عفان بن مسلم نے۔ ح۔ کہتے ہیں ہمیں خبر دی ہے ابو عبد اللہ بن یعقوب نے ان کو محمد بن عبد الوہاب فراء نے ان کو ابو نعمان محمد بن فضل نے دونوں کہتے ہیں ہمیں خبر دی ہے حماد بن سلمہ نے ثابت سے انہوں نے کنانہ بن نعیم عدوی سے ان کو ابو برزہ اسلمی نے یہ کہ جلیبیب نامی انصاری جوان تھا وہ عورتوں کے پاس جاتا تھا اور ان سے باتیں کیا کرتا تھا ابو برزہ نے کہا کہ میں نے اپنی بیوی سے کہا تم لوگ اللہ سے ڈرا کرو تم لوگوں کے پاس جلیبیب نہ آیا کرے (یا تم لوگ اس کو اپنے پاس نہ آنے دیا کرو۔)

اور لوگوں کی عادت یہ تھی کہ جس کے ہاں بیوہ (یا بے شوہر) عورت ہوتی وہ اس کا رشتہ نہیں کرتے تھے (شاید کہ رسول اللہ کو اس کی حاجت ہو اپنے لئے یا دیگر کسی بھی مسلمان کے لئے) یہاں تک وہ جان لیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو اس کی ضرورت ہے یا نہیں۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک انصار کے آدمی سے کہا اے فلانے آپ اپنی بیٹی کا رشتہ مجھ سے کر دیجئے۔ اس شخص نے فوراً کہا بالکل آپ کا حکم میری آنکھوں پر حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں اسے اپنی ذات کے لئے نہیں مانگ رہا ہوں اس نے پوچھا کہ پھر کس کے لئے؟ وہ کون ہے؟ حضور صلی اللہ علیہ وسلم

(۱۵۳۹)......أخرجه البخاري (۹/۶۰۷. فتح) من طريق عبدالله بن بريدة عن عبدالله بن مغفل.

(۱۵۴۰)......أخرجه مسلم (۱/۳۲۷) عن علي بن خشرم عن عيسىٰ بن يونس. به.

نے فرمایا۔۔جلیبیب کے لئے۔اس شخص نے کہا پھر میں لڑکی کی ماں سے مشورہ کرلوں۔ چنانچہ اس نے گھر میں آ کر اپنی بیوی سے مشورہ کیا اور بتایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے آپ کی بیٹی کا رشتہ مانگا ہے (اس نے بھی سمجھا کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم اپنے لئے رشتہ مانگ رہے ہیں) اس نے جواب دیا بالکل حاضر ہے اور ہماری آنکھوں کی ٹھنڈک ہے۔اس نے کہا کہ نہیں تو رسول اللہ کو اس کا رشتہ دے دیا ہے۔شوہر نے کہا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم اپنے لئے اس کا رشتہ نہیں مانگ رہے ہیں ماں نے پوچھا کہ پھر کس کے لئے مانگ رہے ہیں۔

اس نے بتایا کہ جلیبیب کے لئے مانگ رہے ہیں۔اس نے کہا کہ قسم بخدا ہم نہیں دیں گے۔سخت انکار کیا جب لڑکی کا والد حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو منع کرنے کے لئے جانے لگا تو لڑکی نے (جو کہ سن چکی تھی) اپنے پردے سے یا محلّہ عروسی سے آواز دے کر کہا کہ کون ہے جس نے تم لوگوں سے میرا رشتہ مانگا ہے والدین نے لڑکی سے کہا رسول اللہ نے مانگا ہے۔لڑکی بولی کیا تم لوگ میرے بارے میں رسول اللہ کے حکم کو رد کرو گے بس مجھے تم لوگ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے حوالے کردو۔وہ مجھے ضائع نہیں کریں گے چنانچہ اس کا والد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں گیا اور جا کر کہا کہ حضور آپ جو چاہیں ہماری بیٹی کے بارے میں فیصلہ کریں وہ آپ کے حوالے ہے لہذا اس کے بعد رسول اللہ نے اس لڑکی کو جلیبیب کے ساتھ بیاہ دیا۔

اسحاق بن عبداللہ بن ابی طلحہ نے ثابت سے کہا کیا آپ کو معلوم ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس لڑکی کے لئے اس لڑکے ساتھ بیاہنے پر کیا دعا کی تھی؟ اس نے پوچھا کہ کیا دعا کی تھی؟ اسحاق نے کہا کہ حضور نے دعا کی تھی۔اے اللہ اس لڑکی پر خیر کو انڈیل دے بار بار انڈیل دے اور اس کی زندگی کو مشقت کی زندگی نہ بنا۔

ثابت کہتے ہیں کہ حضور نے اس لڑکی کو اس کے ساتھ بیاہ دیا کہتے ہیں کہ اچانک رسول اللہ ایک غزوے میں گئے اللہ نے آپ کو بہت سارا مال فئے دیا۔حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے پوچھا کیا کسی کو گم پاتے ہو؟ لوگوں نے کہا کہ فلاں گم ہے فلاں گم (آپ نے پوچھا کہ اور کوئی غائب ہے لوگوں نے کہا کہ اب کوئی نہیں ہے حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میری نظر میں اب بھی ایک غائب ہے اور وہ جلیبیب ہے، اسے مقتولین میں تلاش کرو انہوں نے اس کو مقتولین میں تلاش کیا اور اسے سات مقتولین کے پہلو میں پڑا ہوا پایا پہلے اس نے سات کو قتل کیا پھر ان کے کسی آدمی نے اس کو بھی قتل کر دیا۔رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اس نے سات کافروں کو قتل کیا پھر یہ خود بھی قتل ہو گیا ہے یہ مجھ سے ہے اور میں اس سے ہوں آپ صلی اللہ علیہ وسلم بار بار یہ فرماتے رہے پھر رسول اللہ نے اسے اپنے بانہوں پر اٹھایا کیونکہ اس کے لئے کوئی تختہ یا چارپائی نہیں تھی سوائے رسول اللہ کی بانہوں کے یہاں تک کہ حضور نے اس کو خود قبر میں رکھ دیا۔ثابت کہتے ہیں کہ انصار میں سے کوئی بیوہ زیادہ نفقہ خرچ والی اس سے نہیں تھی۔مسلم نے اس حدیث کا آخر نقل کیا ہے اسحاق بن عمر بن سلیط سے اس نے معاذ سے اور سب صحیح ہیں ان کی شرط پر۔

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا اسامہ بن زید کے لئے پیغام نکاح بھیجنا

۱۵۴۲:......ہم نے روایت کیا ہے یہ حدیث ثابت صحیح میں فاطمہ بنت قیس سے جب رسول اللہ نے اس کو پیغام نکاح بھیجا تھا اسامہ بن زید کے لئے اس نے اسے ناپسند کیا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ کی اطاعت اور اللہ کے رسول کی فرمانبرداری تیرے لئے بہتر تھی وہ کہتی ہیں کہ میں نے اس سے نکاح کرلیا تو اللہ نے اس میں خیر پیدا فرما دی تھی اور میں اسامہ پر رشک کیا کرتی تھی۔

(۱۵۴۱)......أخرجه أحمد (۴۲۲/۴) عن عفان. به.

وقال الهيثمي في المجمع (۳۶۸/۹) رواه أحمد ورجاله رجال الصحيح.

وقال الهيثمي في المجمع (۳۶۸/۹) رواه أحمد ورجاله رجال الصحيح.

(۱)......إنيه لفظة تستعملها العرب في الإنكار (نهاية)

ایک دوسری روایت میں ہے کہ فاطمہ بولیں کہ اللہ نے مجھے ابن زید کے ساتھ شرف اور عزت عطا کی ہے۔ ایک اور روایت میں ہے کہ میرے لئے اس نکاح میں برکت دی گئی ہے ایک اور روایت میں ہے کہ اللہ نے میرے لئے اسامہ کے نکاح میں برکت دی ہے۔

۱۵۴۳:......ہمیں خبر دی علی بن احمد بن عبدان نے ان کو ابن ناجیہ نے ان کو عبداللہ علی بن حماد نے ان کو حماد بن سلمہ نے ان کو علی بن زید نے یہ کہ مصعب بن زبیر نے انصار کے نمائندے کو قتل کرنے کا ارادہ کیا۔ان پر انس بن مالک داخل ہوئے اور فرمایا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرماتے تھے وصیت قبول کرو انصار کے بارے میں خیر کی یا کہا تھا معروف کی ان کے نیکوکار سے عذر قبول کرو اور ان کے غلطی کرنے والے سے درگذر کرو چنانچہ یہ سن کر مصعب اپنی چارپائی سے نیچے اترے اپنے بچھونے پر پھر اس چمڑے کو بھی ملا لیا اور بیٹھ گئے اور کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا حکم سر آنکھوں پر حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان سر آنکھوں پر اور اس کو چھوڑ دیا۔

۱۵۴۴:......ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوجعفر احمد بن عبید بن ابراہیم الحافظ نے ہمدان میں ان کو ابراہیم بن حسین بن دزیل نے ان کو اسحاق بن محمد قروی نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا مالک بن انس سے کہتے تھے ہم لوگ ایوب بن ابوتمیمہ سختیانی کے پاس جاتے تھے ان کی یہ حالت تھی کہ جب ان کے لئے رسول اللہ کی حدیث بیان ہوتی تو اتنا روتے کہ ہمیں ان پر ترس آتا۔

۱۵۴۵:......ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے کہتے ہیں کہ میں نے سنا ابوذکریا عنبری سے کہتے تھے میں نے سنا ابوبکر محمد بن اسحٰق سے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا محمد بن یحیٰی سے وہ کہتے تھے میں نے سنا ابوالولید سے وہ کہتے تھے۔ اللہ کی قسم بے شک وہ اللہ کے نزدیک البتہ بہت عظیم ہے۔ یہ کہ اس بابت نبی کریم سے کوئی حدیث پھر ہو اس کے بعد بعض تابعین سے اس کے خلاف۔

کہتے ہیں کہ میں نے سنا ولید سے انہوں نے مرفوع حدیث بیان کی نبی کریم سے کہ میں نے کہا کہ تیری رائے کیا ہے؟ انہوں نے کہا کہ رسول اللہ کے ساتھ میری کوئی رائے نہیں ہے۔

اس نے کہا کہ اسی سے ہے یہ کہ کیا تم ان کی قبر کے پاس آوازیں اونچی نہیں کرتے ہو آپ کے پاس حاضر ہوا جارہا کسی لہو یا لغو میں اور نہ کسی باطل میں اور نہ کسی شئی میں امر دنیا میں سے جو چیز آپ کی جلالت شان وجلالت قدر اور مرتبے ومقام کے خلاف ہے اللہ عزوجل سے۔

۱۵۴۶:......ہمیں خبر دی ہے ابوعبداللہ حافظ نے ان کو خبر دی ہے اسماعیل بن محمد بن فضل نے ان کو ان کے دادا نے ان کو سلیمان بن حرب نے کہتے ہیں کہ حماد بن زید حدیث بیان کرتے تھے ایک دن اور ایک آدمی نے کسی شئی کی بات کی جس سے حماد ناراض ہو گئے اور کہنے لگے کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے:

لاترفعوا اصواتکم فوق صوت النبی (الحجرات۲)

اور میں کہتا ہوں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے اور تم کلام کرتے ہیں۔

آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی تعظیم وتوقیر میں سے ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر صلوٰۃ اور سلام پڑھنا

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

ان اللہ و ملئکتہ یصلون علی النبی یایھا الذین امنوا صلوا علیہ و سلموا تسلیماً (احزاب ۵۶)

بے شک اللہ تعالیٰ اور اس کے فرشتے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر رحمت بھیجتے ہیں اے ایمان والو ان پر رحمت اور سلامتی کی درخواست کرو۔

---

(۱)...... فی الهامش آخر الجزء الثانی عشر.

(۱۵۴۳)......یأتی برقم (۱۶۰۴)

اللہ تعالیٰ نے اپنے بندوں کو حکم دیا ہے کہ وہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم پر رحمتیں اور سلامتیاں بھیجنے کی التجا کریں ان کو یہ خبر دینے کے بعد کے اللہ کے فرشتے رسول اللہ پر رحمتیں بھیجتے ہیں لوگوں کو اس بات پر متنبہ کرنے کے لئے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا کتنا بڑا مرتبہ ہے کہ فرشتے بھی ان پر باوجود یہ کہ وہ شریعت کی تکلیف سے الگ ہیں، وہ اللہ کی بارگاہ میں صلوٰۃ وسلام کے ساتھ تقرب حاصل کرتے ہیں تو امت تو زیادہ بہتر ہے اور زیادہ حق دار ہے۔

۱۵۴۷:......ہمیں خبر دی ہے ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوعباس محمد بن یعقوب نے ح۔ اور ہمیں خبر دی ہے ابوعبداللہ حافظ نے ان کو یحییٰ بن منصور قاضی نے ان کو محمد بن عبدالسلام وراق نے ان کو یحییٰ بن یحییٰ نے کہ میں نے پڑھا مالک پر انہوں نے نعیم بن عبداللہ المجمر سے یہ کہ محمد بن عبداللہ بن زید انصاری وہ ہی عبداللہ بن زید ہے یہ وہ ہے جو نماز کی ندا لگاتا تھا۔ اس نے خبر دی ابومسعود انصاری سے وہ کہتے ہیں کہ ہمارے پاس رسول اللہ تشریف لائے اور ہم لوگ سعد بن عبادہ کی مجلس میں بیٹھے تھے چنانچہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے بشیر بن سعد نے عرض کی یا رسول اللہ ہم کیسے آپ کے اوپر صلوٰۃ بھیجیں جو اللہ نے ہمیں حکم دیا ہے؟ حضور خاموش ہوگئے یہاں تک کہ ہم نے سوچا کہ کاش یہ سوال نہ کرتا۔ اس کے بعد رسول اللہ نے فرمایا۔ کہو:

اللھم صل علی محمد وعلی ال محمد کماصلیت علی ابراھیم وعلٰی ال ابراھیم وبارک علی محمد وعلی ال محمد کما بارکت علی ال ابراھیم فی العالمین انک حمید مجید. (والسلام کما قد علمتم)

اور سلام ویسے ہے جیسے کہ تم جانتے ہو۔

یہ الفاظ یحییٰ بن یحییٰ کی حدیث کے ہیں۔ اس کو مسلم نے روایت کیا ہے صحیح میں یحییٰ بن یحییٰ سے۔

۱۵۴۸:......اس کو روایت کیا ہے کعب بوشنبعی عجرہ نے نبی کریم سے اور وہ صحیحین میں منقول ہے۔

۱۵۴۹:......ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوعبداللہ محمد بن یعقوب نے ان کو سری بن خزیمہ نے ان کو عبداللہ بن مسلمہ نے مالک سے۔ ح۔ اور ہمیں خبر دی ہے ابواحمد عبداللہ بن محمد بن حسن مہرجانی نے ان کو ابوبکر محمد بن جعفر مزکی نے ان کو محمد بن ابراہیم بوشنبعی نے ان کو یحییٰ بن بکیر نے ان کو مالک بن عبداللہ بن ابی بکر بن محمد بن عمرو بن حزم نے ان کو ان کے والد نے ان کو عمرو بن سلیم زرقی نے انہوں نے کہا ہمیں خبر دی ہے ابو حمید ساعدی نے کہ انہوں نے کہا یا رسول اللہ ہم آپ کے اوپر کیسے صلوٰۃ بھیجیں؟ رسول اللہ نے فرمایا کہو:

اللھم صل علٰی محمد وازواجه وذریته کما صلیت علٰی ال ابراھیم وبارک علٰی محمد وازواجه وذریته کما بارکت علٰی ال ابراھیم انک حمید مجید.

۱۵۵۰:......ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوالعباس محمد بن یعقوب نے حسن بن علی بن عفان سے ان کو زید بن حباب نے ان کو مسعودی نے عون بن عبداللہ سے ان کو ابوفاختہ نے جو کہ مولیٰ جعدہ بن ھبیرہ مخزومی ہیں، ان کو اسود بن یزید نے وہ کہتے ہیں کہ ہمیں حضرت ابن مسعود نے فرمایا تم جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر صلوات بھیجو تو ان پر صلوٰۃ بھیجنے کو بہت اچھا کرو بے شک تم لوگ نہیں جانتے ہو شاید کہ یہ ان پر پیش کیا جائے، ہم نے کہا اے ابوعبدالرحمٰن پس ہمیں آپ بتلائیے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یوں کہو۔

اللھم اجعل صلواتک ورحمتک علی سید المرسلین وامام المتقین وحاتم النبیین محمد عبدک

(۱۵۴۷)......أخرجه مسلم (۳۰۵/۱) عن یحیی بن یحیی التمیمی.

(۱۵۴۹)......أخرجه البخاری (۱۶۹/۱۱. فتح) عن عبدالله بن مسلمة عن مالک.

(۱۵۵۰)......أخرجه الدیلمی عن ابن مسعود مرفوعاً وقال الحافظ ابن حجر : المعروف أنه موقوف علیه (کنز العمال ۲۱۹۴)

ورسولک امام الخیر وقائد الخیر ورسول الرحمة اللھم ابعثة مقاماًمحموداً ںالذی یغبطه به الاولون والاخرون اللھم صل علٰی محمد وال محمد کما صلیت علٰی ابراھیم وعلی ال ابراھیم انک حمید مجید.

۱۵۵۱:.....تحقیق ہم نے روایت کیا ہے صحیح طریق سے کعب بن عجرہ کی حدیث میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے نبی کریم پر درود شریف بھیجنے کی کیفیت کے بارے میں۔اس کی مثل۔

۱۵۵۲:.....ہم نے روایت کیا حضرت ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے حضور کا یہ قول:اللھم صل علی محمد. آخر تک اوراسی میں ابراہیم اور ال ابراہیم کو ذکر کیا ہے۔وہ اگر چہ ان احادیث کے بعض طرق میں ذکر نہیں کیا لیکن وہ اس میں داخل ہے بوجہ اللہ. اس قول کے:

ادخلوا ال فرعون اشد العذاب(غافر ۴۶)

اس میں فرعون ال فرعون سمیت داخل ہے۔

محمداور آل محمد پر صلوٰۃ اور برکت قرآن مجید سے ثابت ہے

شیخ حلیمی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ اس آیت کے معنی ومفہوم میں تشبیہ یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے خبر دی ہے یہ کہ ملائکہ نے ابراہیم علیہ السلام کے گھرانے کی بابت بی بی سارہ کو مخاطب کرتے ہوئے کہا تھا:

رحمة اللّٰه وبرکاته علیکم اھل البیت انه حمید مجید

اللہ کی رحمت اور اللہ کی برکت ہو تم پر اے اہل بیت (ابراہیم علیہ السلام کے گھر والو) بے شک اللہ تعالیٰ حمید اور مجید ہے (حمد والا اور بزرگی والا ہے)۔

اور یہ بات تو ہم اچھی طرح جانتے ہیں کہ ہمارے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ابراہیم علیہ السلام کے اہل بیت میں سے ہیں،اوراسی طرح حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی پوری آل بھی،(ابراہیم علیہ السلام کی آل میں سے ہے)(لہذا اس تناظر میں) ہمارے اس قول کا مفہوم ومطلب:

اللھم صل علٰی محمد یا اللھم بارک علٰی محمد وعلی ال محمد کما صلیت علی ابراھیم.

یاکما بارکت علی ابراھیم وعلی ال ابراھیم.

اے اللہ رحمت نازل فرما احمد صلی اللہ علیہ وسلم پر۔اے اللہ تو برکت نازل فرما محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر اور آل محمد پر جیسے آپ نے رحمت نازل فرمائی ابراہیم پر۔یا جیسے کہ آپ نے برکت نازل فرمائی ابراہیم پر اور آل ابراہیم پر۔

(مطلب یہ ہے کہ) ابراہیم علیہ السلام نے کہا،یعنی اے اللہ تو اپنے فرشتوں کی دعا قبول فرما جنہوں نے ال ابراہیم کے لئے دعا کی ہے اور ان الفاظ میں کی ہے:

رحمة اللّٰه وبرکاته علیکم اھل ںالبیت

اللہ کی رحمت اور برکتیں ہوں تم پر اہل بیت ابراہیم۔

اوران کی دعا قبول فرما محمد صلی اللہ علیہ وسلم اور آل محمد کے حق میں جیسے کہ آپ نے اسی دعا کو قبول فرمایا ہے ان لوگوں کے حق میں جو موجود ہیں جو اس وقت اہل بیت ابراہیم علیہ السلام سے تھے بے شک محمد صلی اللہ علیہ وسلم اوراس کی ال بھی اہل بیت ابراہیم میں ہیں اسی لئے اس دعا کو ان الفاظ کے ساتھ ختم کیا انک حمید مجید بیشک فرشتوں نے بھی اپنی دعا کو انہیں الفاظ پر ختم کیا تھا انک حمید مجید.

(۱۵۵۱).....أخرجه ابن أبی شیبة (۲/۵۰۷) من طریق مسعر عن الحکم عن ابن أبی لیلی عن کعب بن عجزة.

امام بیہقیؒ کا قول

امام بیہقی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا۔حضور صلی اللہ علیہ وسلم پر صلوٰۃ بھیجنے کی کیفیت کے بارے میں جو روایات وارد ہوئی ہیں اور الفاظ ہم نے ان سب کو حضور صلی اللہ علیہ وسلم پر صلوٰۃ اور سلام بھیجنے کی فضیلت کے بارے میں کتاب الدعوات اور سنن میں ذکر کر دیا ہے جو شخص ان پر واقف ہونا چاہے اس کتاب کی طرف رجوع کرے۔اور ہم بطور ترغیب اس جگہ ان میں سے کچھ حصے کا ذکر کرتے ہیں۔

۱۵۵۳:......ہمیں خبر دی ہے ابوعلی رود باری نے ان کو ابوبکر بن داسہ نے ان کو ابوداؤد نے ان کو سلیمان بن داؤد عتکی نے ان کو اسماعیل بن جعفر نے علاء بن عبدالرحمٰن سے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے یہ کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔جو شخص مجھ پر ایک دفعہ رحمۃ بھیجتا ہے اللہ تعالیٰ اس پر دس مرتبہ رحمت بھیجتا ہے اس کو مسلم نے اپنی صحیح میں حدیث اسماعیل سے نقل کیا ہے۔

۱۵۵۴:......ہمیں خبر دی ابوالحسین بن بشران نے ان کو احمد بن سلمان نجاد نے ان کو حسن بن مکرم نے ان کو شبابہ بن سوار نے ان کو یونس بن ابواسحٰق نے ان کو یزید بن ابومریم نے انہوں نے سنا انس بن مالک سے کہتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔جو شخص مجھ پر رحمت بھیجتا ہے اللہ تعالیٰ اس پر دس رحمتیں نازل کرے گا اور اس کے دس گناہ مٹادے گا اور اس کے دس درجے بلند کر دے گا۔

۱۵۵۵:......ہمیں خبر دی ہے علی بن احمد بن عبدان نے ان کو احمد بن عبید صفار نے ان کو ابواسماعیل ترمذی محمد بن اسماعیل نے ان کو ابراہیم بن حمزہ نے ان کو حاتم بن اسماعیل نے ان کو محمد بن عبدالرحمٰن بن سعید بن یربوع نے ان کو ابن ابوسندر نے اسلمی ان کو مولیٰ عبدالرحمٰن بن عوف نے کہتے ہیں کہ حضرت عبدالرحمٰن نے کہا کہ میں مسجد کے صحن میں کھڑا تھا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اس دروازے سے نکلتے دیکھا جو قبرستان کے متصل تھا۔کہتے ہیں کہ میں کافی دیر رکا۔اس کے بعد میں پھر آپ کے پیچھے پیچھے چلا میں نے حضور کو دیکھا کہ وہ بازاروں کی ایک حویلی میں داخل ہوگئے آپ نے وضو کیا اس کے بعد دو رکعتیں پڑھیں اور آپ نے بڑا لمبا سجدہ کیا اس میں۔جب رسول اللہ نے التحیات پڑھ لی تو میں آگے آیا اور آکر میں نے ان سے کہا میرے ماں باپ آپ پر قربان ہوں۔آپ نے جب لمبا سجدہ کیا تو میں ڈر گیا تھا کہ کہیں اللہ نے آپ کو وفات تو نہیں دے دی،حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بے شک جبرائیل نے مجھے خوشخبری دی تھی کہ جو شخص مجھ پر رحمت بھیجے گا اللہ اس پر درود بھیجے گا اور جو شخص مجھ پر سلام بھیجے گا اللہ تعالیٰ اس پر سلام بھیجے گا۔

(۱۵۵۳)......أخرجه المصنف من طريق أبی داود (۱۵۳۰)

وأخرجه مسلم (۱/۳۰۶) من طريق إسماعيل. به.

(۱۵۵۴)......وقال ابن القيم فی جلاء الافهام (ص ۲۹) قال النسائی ثناء إسحاق بن إبراهيم حدثنا يحيی بن آدم حدثنا يونس بن أبی إسحاق. به.

ورواه أحمد فی المسند عن أبی نعيم عن يونس.

ورواه ابن حبان فی صحيحه عن الحسن بن الخليل عن أبی كريب عن محمد بن بشر العبدی عن يونس.

وعلته ماأشار أليه النسائی فی كتابه الكبير أن مخلد بن يزيد ماأشار إليه النسائی فی كتابه الكبير أن مخلد بن يزيد رواه عن يونس بن أبی إسحاق عن يزيد بن أبی مريم عن الحسن عن أنس.

وهذه العلة لاتقدح فيه شيئاً لأن الحسن لاشک فی سماعه من أنس

وقد صح سماع يزيد بن أبی مريم أيضاً هذا الحديث فرواه ابن حبان فی صحيحه والحاكم فی المستدرک من حديث يونس بن أبی إسحاق عن يزيد بن أبی مريم قال : سمعت أنس بن مالک فذكره.

ولعل يزيد سمعه من الحسن ثم سمعه من أنس فحدث به علی الوجهين فإنه قال كانت أزامل الحسن فی محمد فقال : حدثنا أنس بن مالک قال : قال رسول الله صلی الله عليه وسلم فذكره ثم انه حدثه به أنس فرواه عنه.

۱۵۵۶:.....ہم نے اس کو ایک دوسرے طریق سے محمد بن جبیر سے انہوں نے عبدالرحمٰن سے اور دوسرے طریق سے عبدالواحد بن محمد بن عبدالرحمٰن بن عوف سے انہوں نے عبدالرحمٰن سے روایت کیا ہے مگر اس میں رکعتیں کا ذکر نہیں ہیں بلکہ سجود کا فقط ذکر ہے اور عبدالواحد نے اپنی حدیث میں ان الفاظ کا اضافہ کیا ہے کہ میں نے پھر اللہ تعالیٰ کے لئے سجدۂ شکر ادا کرلیا۔

۱۵۵۷:.....ہمیں خبر دی ہے ابو طاہر فقیہ نے ان کو حاجب بن احمد طوسی نے ان کو ابوعبدالرحمٰن مروزی نے ان کو عبداللہ بن مبارک نے۔ ح۔ اور ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوالعباس محمد بن یعقوب نے ان کو حسن بن مکرم نے ان کو عبدالرحمٰن بن عمر نے دونوں نے کہا کہ ہمیں حدیث بیان کی ہے شعبہ نے ان کو عاصم بن عبداللہ بن عاصم نے عبداللہ بن عامر بن ربیعہ سے انہوں نے اپنے والد سے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ فرماتے تھے جو شخص مجھ پر صلوات پڑے گا (اللہ سے میرے لئے رحمت طلب کرے گا) اس کے لئے فرشتے مغفرت کی دعا کریں گے جب تک وہ میرے لئے رحمت مانگتا ہے اب انسان کی اپنی مرضی ہے کہ وہ اس عمل کو کم کرے یا زیادہ کرے۔

اسی طرح اس کو روایت کیا ہے ایک جماعت نے شعبہ سے اور اس کو روایت کیا یزید بن ہارون نے شعبہ سے اسی اسناد کے ساتھ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ جو شخص مجھ پر صلوات بھیجے گا اللہ تعالیٰ اس پر دس مرتبہ رحمت اتارے گا اب انسان کو چاہئے کہ وہ مجھ پر صلوٰۃ بھیجنے میں کثرت سے کام لے۔

۱۵۵۸:.....ہمیں خبر دی ہے ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوالعباس محمد بن یعقوب نے ان کو حسن بن مکرم نے ان کو یزید نے ان کو شعبہ نے پھر اسی کو ذکر کیا ہے۔

حضور صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجنے میں دس رحمتیں

۱۵۵۹:.....ہمیں خبر دی ہے ابوزکریا بن ابواسحٰق نے ان کو ابوسہل بن زیاد قطان نے ان کو اسماعیل بن اسحاق قروی نے ان کو ابوطلحہ انصاری نے ان کو ان کے والد نے اسحاق بن عبداللہ بن ابی طلحہ سے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے ان کے دادا سے وہ کہتے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جو شخص مجھ پر ایک بار صلوٰۃ بھیجے گا اللہ تعالیٰ اس پر دس رحمتیں نازل کرے گا اب اس کی مرضی ہے کہ وہ اس کام کو کم کرے یا زیادہ کرے۔

۱۵۶۰:.....ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو محمد بن صالح بن ہانی نے ان کو حسن بن فضل بجلی نے ان کو عفان بن مسلم نے ان کو حماد بن سلمہ نے ان کو ثابت بنانی نے کہ انہوں نے اللہ تعالیٰ کا یہ قول تلاوت کیا:

ان اللہ و ملئکتہ یصلون علی النبی یایھا الذین امنوا صلوا علیہ وسلموا تسلیمًا (احزاب ۵۶)

بے شک اللہ تعالیٰ اور اس کے فرشتے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر رحمت بھیجتے ہیں اے ایمان والو تم بھی ان پر رحمتوں اور سلامتیوں کی دعا کرو۔

حضرت ثابت کہتے ہیں کہ سلیمان مولی حسن بن علی ہمارے پاس آئے اور انہوں نے عبداللہ بن ابوطلحہ انصاری سے ہمیں حدیث بیان کی انہوں نے اپنے والد سے یہ کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ایک دن تشریف لائے اور آپ کے چہرہ انور پر خوشی نمایاں تھی ہم نے سوال کیا اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم ہم نے کہا یا رسول اللہ ہم آپ کے چہرے پر خوشی دیکھ رہے ہیں آپ نے فرمایا کہ میرے پاس فرشتہ آیا ہے اس نے کہا ہے اے محمد

(۱۵۵۷).....أخرجه أحمد (۴۴۵/۳) وابن ماجة (۹۰۸) من طريق شعبة.

(۱).....في الأصل (عن أبي عتبة بن مسعود)

بے شک آپ کا رب فرماتا ہے کیا آپ راضی نہیں ہیں کہ اگر تیری امت کا ایک آدمی آپ کے اوپر رحمت بھیجے تو میں اس پر دس بار رحمت کر دوں اور کوئی اگر ایک بار تیرے لئے سلامتی مانگے تو میں دس بار اس کو سلامتی عطا کروں آپ نے عرض کیا کیوں نہیں جی ہاں میں راضی ہوں۔

۱۵۶۱:..... ہمیں خبر دی ابوزکریا بن ابواسحاق نے ان کو ابوسہل بن زیاد قطان نے ان کو اسماعیل بن اسحاق نے ان کو اسماعیل بن ابی اویس نے ان کو میرے بھائی نے سلیمان بن بلال سے انہوں نے عبیداللہ بن عمر سے انہوں نے ثابت بنانی سے وہ کہتے ہیں کہ حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ ابوطلحہ انصاری نے فرمایا۔ بے شک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک دن ان لوگوں کے پاس تشریف لائے انہوں نے آپ کے چہرے پر خوشی کے آثار دیکھے لوگوں نے کہا حضور ہم آج آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے چہرے پر خوشی دیکھ رہے ہیں انہوں نے فرمایا میرے پاس میرے رب کی طرف سے فرشتہ آیا ہے اور اس نے مجھے خبر دی ہے کہ جو شخص بھی میری امت میں سے مجھ پر صلوٰۃ بھیجے گا اللہ تعالیٰ اس کی مثل دس رحمتیں اس پر اتارے گا۔

۱۵۶۲:..... ہمیں خبر دی ہے ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوالحسن علی بن محمد بن سختویہ نے ان کو اسماعیل بن اسحاق قاضی نے پھر اس کو اس نے ذکر کیا ہے اپنی اسناد کے ساتھ سوائے اس کے کہ فرمایا۔ بیشک اس وقت ہم آپ کے چہرے پر خوشی محسوس کر رہے ہیں یا رسول اللہ۔

۱۵۶۳:..... ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوبکر محمد بن ابراہیم شافعی نے ان کو محمد بن مسلمہ واسطی نے ان کو یعقوب بن محمد نے ان کو ابو القاسم بن ابوالزناد نے ان کو موسیٰ بن یعقوب نے ان کو عبداللہ بن کیسان نے ان کو سعید بن ابوسعید نے ان کو عتبہ نے حضرت ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ نے فرمایا۔ کہ قیامت کے دن میرے ساتھ قریب رہنے کا سب سے زیادہ حق دار وہ ہوگا جو مجھ پر سب سے زیادہ درود وصلوٰۃ بھیجتا ہوگا۔

اسی طرح فرمایا اور اس کو روایت کیا ہے عباس بن ابوشملہ نے موسیٰ سے انہوں نے عبد بن کیسان سے انہوں نے عتبہ بن عبداللہ سے انہوں نے عبداللہ بن مسعود سے انہوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے۔

۱۵۶۴:..... ہم نے اس کو روایت کیا ہے خالد قطوانی نے انہوں نے موسیٰ بن یعقوب سے انہوں نے عبداللہ بن کیسان سے انہوں نے عبداللہ بن شداد سے انہوں نے ان کے باپ سے انہوں نے ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے اور ہمیں اس کی خبر دی ہے ابوسعد مالینی نے ان کو ابو احمد بن عدی حافظ نے ان کو ابن منیع نے ان کو ابوبکر بن ابوشیبہ نے ان کو خالد بن مخلد قطوانی نے ان کو موسیٰ بن یعقوب زمعی نے ان کو خبر دی عبداللہ بن کیسان نے ان کو عبداللہ بن شداد بن ھاد نے۔ پھر اسی حدیث کو انہوں نے ذکر کیا اور اس کو روایت کیا ہے محمد بن عثمہ نے ان کو عبداللہ بن کیسان نے ان کو عبداللہ بن شداد نے ان کو عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اور انہوں نے یہ نہیں کہا عن ابیہ۔

حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے درود نہ بھیجنے والے کو بخیل قرار دیا ہے

۱۵۶۵:..... ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوحامد احمد بن محمد بن حسین خسروجردی نے ان کو داؤد بن حسین نے ان کو احمد بن عمرو نے ان کو ابن وھب نے ان کو عمرو نے ان کو عمارہ بن غزیہ نے ان کو عبداللہ بن علی بن حسین نے کہ انہوں نے سنا حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔

بے شک بخیل اور سب سے انتہائی بخیل ہے وہ شخص کہ جس کے سامنے میرا ذکر کیا جائے پھر بھی وہ مجھ پر صلوات اور رحمت نہ بھیجے۔

(۱۵۶۱)..... عزاه ابن القيم في جلاء الأفهام (ص ۳۰) إلى إسماعيل بن إسحاق القاضي عن إسماعيل بن أبي أويس. به.

(۱۵۶۴)..... أخرجه المصنف من طريق ابن عدي في الكامل (۹۰۶/۳)

۱۵۶۶:......ہمیں خبر دی ابوالحسین بن فضل قطان نے ان کو ابوبکر محمد بن عثمان بن ثابت صیدلانی نے ان کو عبید بن شریک نے ان کو ابوالجماہر نے ان کو عبدالعزیز بن محمد نے عمارہ بن غزیہ سے اس نے عبداللہ بن علی بن حسین سے وہ کہتے ہیں علی بن ابوطالب نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ بخیل وہ انسان ہے جس کے آگے میرا ذکر آئے اور وہ مجھ پر رحمت کی دعا نہ کرے۔

۱۵۶۷:......ہمیں خبر دی ابوسعید مالینی نے ان کو ابواحمد بن عدی نے ان کو قسطنطین بن عبداللہ رومی نے۔ ان کو عثمان بن ابوشیبہ نے ان کو خالد بن مخلد نے ان کو سلیمان بن بلال نے ان کو عمارہ بن غزیہ انصاری نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا عبداللہ بن علی بن حسین سے انہوں نے اپنے والد سے اس نے ان کے دادا سے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ نے فرمایا۔

بے شک بخیل وہ ہے کہ میں جس کے آگے ذکر کیا جاؤں پھر وہ مجھ پر درود نہ بھیجے۔

۱۵۶۸:......ہمیں خبر دی ہے ابوالحسین بن بشران نے ان کو حسین بن صفوان نے ان کو عبداللہ بن محمد بن ابی الدنیا نے ان کو ہارون بن سفیان نے ان کو خالد بن مخلد نے ان کو سلیمان بن بلال نے وہ کہتے ہیں کہ مجھے حدیث بیان کی ہے عمارہ بن غزیہ انصاری نے انہوں نے سنا عبداللہ بن علی بن حسین سے وہ حدیث بیان کرتے ہیں اپنے دادا سے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بخیل وہ ہے جس کے آگے میرا ذکر کیا جائے پھر وہ مجھ پر صلوٰۃ نہ بھیجے کہتے ہیں کہ میں نے اس کو نقل کیا ہے عالی سند کے ساتھ کتاب الدعوات میں۔

۱۵۶۹:......ہمیں خبر دی ابوالحسین بن بشران نے ان کو حسین بن صفوان نے ان کو عبداللہ بن محمد بن ابوالدنیا نے ان کو عبیداللہ بن عمر جشمی نے ان کو بشر بن مفضل نے ان کو عمارہ بن غزیہ نے ان کو صالح مولیٰ توامہ نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے وہ فرماتے ہیں کہ ابوالقاسم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو لوگ بیٹھیں اور لمبی لمبی مجلسیں کریں پھر وہ اٹھ جائیں اس سے قبل کہ وہ اللہ کا ذکر نہ کریں اور اس کے نبی پر رحمت نہ بھیجیں مگر اللہ کی طرف سے ان پر ہلاکت ونحوست ہوتی ہے اگر چاہے تو ان کو عذاب دے اگر چاہے تو ان کو معاف کر دے۔

۱۵۷۰:......ہمیں خبر دی ہے ابوبکر بن فورک نے ان کو عبداللہ بن جعفر نے ان کو یونس بن حبیب نے ان کو ابوداؤد نے ان کو یزید بن ابراہیم اسدی نے ان کو ابوزبیر نے ان کو جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب کچھ لوگ جمع ہوتے ہیں پھر وہ جدا ہو جاتے بغیر اللہ کے ذکر کے اور نبی علیہ السلام پر درود کے وہ ایسے ہوتے ہیں جیسے کہ وہ بدبودار مردار کے اوپر سے اٹھ کر چلا جائے۔

(۱۵۶۶)......أخرجه الترمذی (۳۵۴۶) من طریق سلیمان بن بلال عن عمارة بن غزیة. به.

وقال الترمذی حسن صحیح غریب.

وقال ابن القیم فی جلاء الافهام (ص ۱۳) ورواه النسائی وابن حبان فی صحیحه والحاکم فی المستدرک.

(۱۵۶۷)......أخرجه المصنف من طریق ابن عدی فی الکامل (۹۰۲/۳)

(۱۵۶۸)......انظر رقم (۱۵۶۶)

(۱۵۶۹)......أخرجه الحاکم فی المستدرک (۴۹۲/۱) من طریق مسدد عن بشر بن المفضل. به.

وقال الحاکم صحیح الإسناد ولم یخرجاه وصالح لیس بالساقط.

وقال الذهبی: صالح ضعیف.

(۱۵۷۰)......أخرجه المصنف من طریق أبی داوٗد الطیالسی (۱۷۵۶)

مجلس قابل حسرت اور افسوس بن جاتی ہے

۱۵۷۱:......ہمیں خبر دی احمد بن ابو العباس زوزنی نے ان کو ابوبکر محمد بن عبداللہ شافعی نے ان کو محمد بن مسلمہ واسطی نے ان کو یزید بن ہارون نے ان کو شعبہ نے ان کو سلیمان نے ذکوان سے ان کو ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب کچھ لوگ کسی مجلس میں بیٹھتے ہیں مگر اس محفل میں وہ رسول اللہ پر درود نہیں بھیجتے وہ محفل ان پر حسرت اور افسوس بن جاتی ہے۔

اگر چہ وہ لوگ جنت میں بھی داخل ہو جائیں تب بھی انہیں افسوس رہے گا جب اس کا ثواب دیکھیں گے۔

حضرت جبرائیل کی بددعا اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی آمین

۱۵۷۲:......ہمیں خبر دی ہے ابوالحسین بن فضل قطان نے ان کو عبداللہ بن جعفر نے ان کو یعقوب بن سفیان نے ان کو سعید بن ابو مریم نے ان کو محمد بن ہلال نے ان کو سعد بن اسحق بن کعب بن عجرہ نے ان کو ان کے والد نے ان کو کعب بن عجرہ نے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا منبر حاضر کرو ہم لوگوں نے منبر لا کے رکھا جب حضور اس کے ایک درجے پر چڑھے کہا آمین۔ جب آپ دوسرے درجے پر چڑھے تو کہا آمین، جب تیسرے درجے پر چڑھے تو کہا آمین جب آپ وعظ سے فارغ ہو کر نیچے اترے تو کہتے ہیں کہ ہم لوگوں نے پوچھا یا رسول اللہ آج ہم نے آپ سے ایسے الفاظ سنے ہیں جو پہلے نہیں سنے تھے آپ نے فرمایا کہ جبرائیل علیہ السلام میرے سامنے آئے تھے انہوں نے کہا کہ اللہ کی رحمت سے دور ہو وہ شخص جس نے رمضان کا مہینہ پالیا مگر اس کی مغفرت نہ ہو سکی لہذا اس پر میں نے کہا آمین پھر جب میں دوسرے درجے پر چڑھا تو وہ کہہ رہے تھے اللہ کی رحمت سے دور ہو جائے وہ شخص جس کے سامنے تیرا ذکر ہوا اور وہ تجھ پر درود نہ پڑھے لہذا اس پر میں نے کہا آمین اور جب میں نے تیرے درجے پر قدم رکھا تو جبرائیل علیہ السلام نے کہا اللہ کی رحمت سے محروم ہو جائے وہ شخص جو بوڑھے والدین کو پالے یا دونوں میں سے ایک کو پالے پھر وہ اس کو جنت میں داخل نہ کرا سکیں۔ میرا خیال ہے کہ آپ نے فرمایا کہ میں نے کہا آمین۔

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے ذکر پر درود نہ بھیجنے پر جنت سے محرومی

۱۵۷۳:......ہمیں خبر دی ہے ابومحمد عبداللہ بن یوسف اصفہانی نے ان کو ابوالقاسم جعفر بن محمد بن ابراہیم موسوی نے مکہ مکرمہ میں ان کو ابوحاتم رازی نے ان کو موسیٰ بن اسماعیل نے ان کو وہیب بن خالد نے ان کو جعفر بن محمد نے اپنے والد سے یہ کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں جس کے سامنے ذکر کیا جاؤں پھر وہ مجھ پر درود نہ بھیجے اس نے جنت والے راستے سے خطا کی۔

یہ روایت مرسل ہے اور ہم نے اس کو روایت کیا ہے محمد بن عمرو بن ابی سلمہ سے انہوں نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کہ رسول اللہ نے فرمایا جو شخص مجھ پر درود پڑھنا بھول جائے اس سے جنت کا راستہ بھولا دیا جائے گا۔

۱۵۷۴:......ہمیں خبر دی ہے ابوسہل احمد بن محمد بن ابراہیم مہرانی نے ان کو عبداللہ بن محمد بن موسیٰ بن کعب نے ان کو محمد بن سلیمان نے ان کو عمر بن حفص بن غیاث نے ان کو ان کے والد نے ان کو محمد بن عمرو نے پھر انہوں نے مذکورہ حدیث کو ذکر کیا۔

(۱۵۷۱)......عزاه السيوطى فى الدر (۲۱۸/۵) إلى النسائى وابن أبى عاصم وأبوبكر فى الغيلانيات والبغوى فى الجعديات والبيهقى فى الشعب والضياء فى المختارة عن أبى سعيد.

(۱۵۷۲)......أخرجه الحاكم (۱۵۳/۴ و ۱۵۴) من طريق سعيد بن أبى مريم. به.

وصححه الحاكم ووافقه الذهبى.

بغیر درود دعا قبول نہیں ہوتی

۱۵۷۵:.....ہمیں خبر دی ابوعبداللہ محمد بن فضل بن نظیف مصری نے مکہ مکرمہ میں ان کو ابوالفضل عباس بن محمد بن نصر رافقی نے مبطور املاء کے ان کو حسن بن علی بن زرعہ حیرلائی نے ان کو عامر بن سیال نے ان کو عبدالکریم نے ابواسحاق ھمدانی سے انہوں نے حارث سے اور عاصم بن ضمرہ سے انہوں نے علی بن ابی طالب سے وہ کہتے ہیں کہ ہر دعا اوپر جانے سے روک دی جاتی ہے یہاں تک محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر اور آپ کی آل پر رحمت بھیجی جائے۔ میں نے اس روایت کو اسی طرح موقوف پایا ہے۔

۱۵۷۶:.....ہمیں خبر دی ہے ابوعبداللہ حافظ نے ان کو احمد بن کوفی عدل نے ان کو محمد بن عبداللہ بن حسن اصفہانی نے ان کو سہل بن عثمان عسکری نے ان کو نوفل بن سلیمان نے عبدالکریم جزری سے انہوں نے ابن اسحٰق سے انہوں نے حارث سے انہوں نے علی المرتضیٰ سے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ دعا اللہ تعالیٰ کے پاس پہنچنے سے (یعنی قبولیت سے) روک لی جاتی ہے یہاں تک کہ محمد اور ال محمد پر درود بھیجی جائے۔

۱۵۷۷:.....اور ہم نے ایک دوسرے طریق سے اس کو روایت کیا ہے حضرت مالک بن دینار سے انہوں نے حضرت انس بن مالک سے بطور مرفوع روایت کیا ہے۔

۱۵۷۸:.....ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوالعباس محمد بن یعقوب نے ان کو حسن بن علی بن عفان نے ان کو زید بن حباب نے ان کو موسیٰ بن عبیدہ ربذی نے ان کو ابراہیم بن محمد بن ابراہیم تیمی نے اور ان کا دادا مہاجرین اولین میں سے تھا وہ اپنے والد سے وہ حضرت جابر بن عبداللہ انصاری سے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ مجھے سوار کے پیالے کی مانند نہ بناؤ کہ سوار اپنے پیالے کو بھر لیتا ہے۔ پھر اس کو اس کی قناتوں میں ڈال دیتا ہے یہاں تک کہ جب وہ فارغ ہوتا ہے اپنے پیالے کے پاس آتا ہے اگر اسے پینے کی حاجت ہوتی ہے تو پیتا ہے اگر اسے پینے کی ضرورت نہیں ہوتی تو وضو کرتا ہے اگر اسے وضو کی ضرورت نہیں ہوتی تو اس پانی کو ضائع کر دیتا ہے اول تم لوگ مجھے اپنی دعا کے لیکن میں اور آخر میں شامل کیا کرو۔

دُرود سے گناہ معاف ہوتے ہیں

۱۵۷۹:.....ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوبکر احمد بن سلیمان فقیہ نے ان کو احمد بن محمد بن عیسیٰ قاضی نے ان کو ابوحذیفہ نے ان کو سفیان ثوری نے ان کو عبداللہ بن محمد بن عقیل نے طفیل بن ابی بن کعب سے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا میں آپ کے لئے کتنی درود پڑھا کروں آپ نے فرمایا تم جس قدر بھی چاہو، عرض کیا کہ ایک تہائی تو آپ نے فرمایا جس قدر تم چاہو ہاں سنو اگر تم نے زیادہ کیا تو یہ افضل ہوگا اس نے عرض کی کہ آدھا وقت آپ نے فرمایا جس قدر تم چاہو ہاں سنو اگر تم نے زیادہ کیا تو یہ افضل ہوگا۔ لہٰذا

---

(۱).....غیر واضح فی الأصل.

(۱۵۷۶).....أخرجه أبو الشيخ عن علي (كنز ۳۲۱۵)

(۱۵۷۸).....أخرجه البزار (۳۱۵۶. كشف الأستار) من طريق موسى بن عبيدة. به.

وقال الهيثمي (۱۰/۱۵۵) موسى بن عبيدة ضعيف.

انہوں نے عرض کیا کہ ایسے میں اللہ تعالیٰ تیرے ہر فکر وغم میں تجھے کفایت کرے گا۔ اور تیرے گناہ بھی معاف ہو جائیں گے۔

۱۵۸۰:......ہمیں خبر دی ابوالحسین بن فضل قطان نے ان کو عبداللہ بن جعفر نے ان کو یعقوب بن سفیان نے ان کو ابوصالح نے ان کو ابن بکیر نے ان کو لیث نے ان کو عقیل نے ان کو ابن شہاب نے ان کو محمد بن یحییٰ بن حبان نے کہ ایک آدمی نے کہا یا رسول اللہ میں یہ چاہتا ہوں کہ میں اپنی کل صلوٰۃ (یعنی رحمت بھیجتا رہوں ہر وقت) آپ کے لئے کر دوں (یعنی ہر وقت درود پر صلوٰۃ) آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اگر تم ایسا کرو گے تو اللہ تعالیٰ تیری دنیا اور تیری آخرت کے ہر معاملے میں تجھے کفایت کریں گے۔

یہ حدیث مرسل ہے اور جید ہے اور یہ حدیث ماقبل والی حدیث کے لئے شاہد ہے۔

حضور صلی اللہ علیہ وسلم سلام کا جواب دیتے ہیں

۱۵۸۱:......ہمیں خبر دی ابوعبداللہ بن یحییٰ بن عبدالجبار سکری نے بغداد میں ان کو اسماعیل بن محمد صفار نے ان کو عباس بن عبداللہ ترقفی نے ان کو ابوعبدالرحمٰن مقری نے ان کو حیوۃ بن سریح نے ان کو ابوصغرہ نے ان کو یزید بن عبداللہ قسیط نے ان کو ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو کوئی بھی مجھ پر سلام بھیجتا ہے اللہ تعالیٰ میری روح میری طرف لوٹا دیتا ہے یہاں تک کہ میں اس کے سلام کا جواب دیتا ہوں۔

۱۵۸۲:......ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوالعباس محمد بن یعقوب نے ان کو محمد بن اسحٰق صغانی نے ان کو ابونعیم نے ان کو شقیق نے ان کو عبداللہ بن سائب نے ان کو زاذان نے ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے ان کو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: بے شک اللہ تعالیٰ کی زمین پر گھومنے والے کچھ فرشتے ہیں جو مجھے میری امت کی طرف سے سلام پہنچاتے ہیں۔

دُرود شریف پہنچانے کے لئے فرشتہ مقرر کیا جاتا ہے

۱۵۸۳:......ہمیں خبر دی ابوالحسین بن بشران نے ان کو ابوجعفر محمد بن عمرو بن بختری نے ان کو عیسیٰ بن عبداللہ طالیسی نے ان کو علاء بن عمرو حنفی نے ان کو ابوعبدالرحمٰن نے ان کو اعمش نے۔

اور ہمیں خبر دی ہے ابوالحسین بن فضل قطان نے ان کو ابوالحسین احمد بن عثمان آدمی نے ان کو محمد بن یونس بن موسیٰ اصمعی نے ان کو محمد بن مروان سدی نے ان کو اعمش نے ان کو ابوصالح نے ان کو ابوہریرہ نے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ نے فرمایا کہ **من صل علی عند قبری و کل بھما ملک یبلغی**، جو شخص مجھ پر رحمت کی دعا کرے میری قبر کے پاس اس کے لئے ایک فرشتہ مقرر کیا جاتا ہے جو کہ مجھے وہ درود ورحمت پہنچا دیتا ہے اور دنیا و آخرت کے اس معاملے کی کفایت کرتا ہے اور میں قیامت کے دن اس کے لئے گواہ ہوں گا یا فرمایا کہ سفارشی ہوں گا۔ یہ الفاظ اصمعی کی حدیث کے ہیں، اور حنفی کی روایت میں ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم روایت ہے جو شخص مجھ پر رحمت بھیجے میرے قبر کے پاس میں اس کو سنتا ہوں اور جو شخص مجھ پر درود ورحمت اور صلوات بھیجے وہ مجھ تک پہنچا دی جاتی ہے۔

(۱۵۸۰)......أخرجه أحمد (۲/۵۲۷) عن أبی عبدالرحمن المقری. به.

وأخرجه أبوداود (۲۰۴۱) عن محمد بن عوف عن المقری. به.

(۱۵۸۲)......أخرجه النسائی (۴۳/۳) عن عبدالوهاب بن عبدالحکم الوراق عن معاذ بن معاذ عن سفیان بن سعد ح. وعن محمود بن غیلان عن وکیع وعبدالرزاق عن سفیان عن عبدالله بن السائب. به.

وقال ابن القیم فی جلاء الأفهام (ص ۲۷) ورواه أبوحاتم بن حبان فی صحیحه عن أبی یعلی عن أبیٔ خیثمة عن وکیع عن سفیان. به.

(۱۵۸۳)......أخرجه أبوالشیخ فی کتاب الصلاة علی النبی صلی الله علیه وسلم کما فی جلاء الأفهام (ص ۲۲) من طریق الأعمش. به بنحوه.

۱۵۸۴:...... ہمیں خبر دی ہے ابوالحسین بن بشران اور ابوالقاسم عبدالرحمٰن بن عبیداللہ حرفی نے دونوں نے کہا ہمیں حمزہ بن محمد بن عباس نے ان کو احمد بن ولید نے ان کو احمد زبیری نے ان کو اسرائیل نے ان کو ابویحییٰ نے ان کو مجاہد نے ان کو ابن عباس نے کہا کہ امت محمد صلی اللہ علیہ وسلم میں سے کوئی ایک بھی نہیں ہے جو حضور پر سلام بھیجتا ہے مگر یہ درود اور صلوات حضور صلی اللہ علیہ وسلم تک پہنچتے ہیں اور فرشتہ یوں کہتا ہے فلاں شخص آپ کے اوپر ایسے ایسے صلوٰۃ بھیجتا ہے۔

۱۵۸۵:...... ہمیں خبر دی ہے ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابواسحٰق ابراہیم بن محمد بن حاتم زاہد نے ان کو محمد بن اسحاق صغانی نے ان کو محمد بن جحش نے ان کو سفیان نے ان کو ابوسہل عثمان بن حکیم نے ان کو عکرمہ نے ان کو حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے وہ فرماتے ہیں کہ کسی کے لئے یہ شایان شان نہیں ہے کہ وہ کسی پر رحمت اور درود بھیجے سوائے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے (یعنی صرف نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجا جائے) سفیان نے کہا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے سوا کسی دوسرے کے لئے صلوٰۃ (درود) بھیجنا مکروہ اور ناپسندیدہ بات ہے۔

امام بیہقی رحمہ اللہ کا قول

امام بیہقی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ ایسی ہی روایت ہے حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے اور اسی طرح فرمایا ہے حضرت سفیان ثوری نے اس سے ان کی مراد یہ ہے کہ اگر یہ صلواۃ بھیجنا بطور تعظیم اور تکریم کہ ہو متعلقہ ہستی کے ذکر کے وقت [1] تو یہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا خاصہ ہے۔ اور جس وقت یہ بطور دعاء کے اور بطور حصول برکت کے ہو تو یہ غیر نبی کے لئے بھی جائز ہے۔

۱۵۸۶:...... اور ہم نے ابن ابواوفیٰ سے روایت کی ہے کہ ان کے والد رسول اللہ کی خدمت میں حاضر ہوئے اپنا صدقہ لائے تھے تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا:

اللهم صلي علي ال ابي اوفي

اے اللہ ابواوفی کی آل پر رحمت نازل فرما۔

فصل:...... نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر صلوٰۃ اور برکت ورحمت کا معنی اور مفہوم

شیخ حلیمی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا۔ رہی بات صلات فی اللسان کی تو یہ تعظیم ہے اور یہ بھی کہا گیا ہے کہ صلاۃ معہودہ مراد ہے، (حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے طلب رحمت کے عمل کا) نام صلوٰۃ رکھا گیا ہے اس لئے اس میں جھکنا یا پیٹھ کو خم کرنا ہوتا ہے اس کو عربی میں حنی کہتے ہیں اور حنی پیٹھ کے وسط اور درمیان کو کہتے ہیں۔ اس لئے کہ ہر چھوٹے کا ہر بڑے کے لئے جھکنا یا پیٹھ کو خم کرنا یعنی جب بڑے کو دیکھے تو بطور تعظیم کے پشت کو خم کردے یہ عادات میں سے شمار ہوتا ہے۔ پھر عام قرأت کو صلوٰۃ کہا جانے لگا۔ جبکہ اس سے مراد نماز کے اندر کے عام ارکان یعنی قیام، قعود وغیرہ اعمال جو محض رب تعالیٰ کی تعظیم کے لئے بجالاتے ہیں اسی کو صلات کا نام دیا گیا۔

پھر اہل زبان نے اس کے استعمال میں توسیع کی اور ہر دعا کو صلاۃ کا نام دے دیا جب دعا بطور تعظیم ہو اس ذات گرامی کے لئے اللہ تعالیٰ کی طرف رغبت کے ساتھ پکاری گئی ہو اور جس ذات کے لئے دعا کی جاتی ہے اس کے لئے ثناء اور تعریف واضح تعظیم ہے۔ اس چیز کو طلب کرنے کے ساتھ جو اس ذات کے لئے مناسب ہے۔ یعنی اللہ تعالیٰ کا فضل اور اس کی نظر جمیل۔

کہا گیا ہے کہ صلوات للہ سے مراد وہ اذکار ہیں جن سے مذکورہ تعظیم کا ارادہ کیا جاتا ہے اور اس کے لئے اعتراف ہوتا ہے۔ اس کی جلالت

(۱۵۸۴)...... أبو أحمد الزبيري هو محمد بن عبدالله بن الزبير روى عن إسرائيل بن يونس بن أبي إسحاق السبيعي أبويوسف الكوفي.

(۱)...... كلمة غير واضحة.

عبدیت کا اور اس کے رتبے کی بلندی کا یہ سب کچھ اللہ کے لئے ہے یعنی وہی ان کا مستحق ہے۔اس کے سوا کسی کے لئے یہ صفات لائق نہیں ہیں لہذا جب ہم یہ کہتے ہیں کہ اے اللہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر صلوٰت (رحمت) نازل فرما۔تو ہم ان الفاظ کے ساتھ یہ ارادہ کرتے ہیں کہ اے اللہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو دنیا میں عظمت عطا فرما اس کے ذکر اونچا کرنے اس کی دعوت کو غالب کرنے اس کی شریعت کو باقی رکھنے کے ساتھ۔اور آخرت میں ان کو عظمت عطا فرما،ان کی امت کے بارے ان کی شفاعت قبول کرنے اور اپنے اجر کو بہت بڑا کرنے اور ان کے ثواب کو بڑا کرنے اور اولین اور آخرین میں ان کی فضیلت کو ظاہر کرنے کے ساتھ مقام محمود کے ساتھ۔اور قیامت کے دن تمام مقربین پر ان کو تقدیم اور پیشوائی دینے کے ساتھ، یہ تمام امور اگرچہ اللہ تعالیٰ نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے لازم قرار دیئے ہیں تاہم ان میں سے ہر شئی کئی کئی درجات اور مراتب رکھتی ہے لہذا عین ممکن ہے کہ جب آپ کا کوئی بھی امتی حضور پر صلوات بھیجے اور اس کی دعا قبول کرلی جائے اس بارے میں اور اس کی دعا کی قبولیت کے نتیجے میں ان مراتب میں سے کوئی مرتبہ درجات میں سے کوئی درجہ آپ کا زیادہ ہو جائے ہر شئی میں،تو البتہ تحقیق صلات اس قبیل سے ہے کہ جس کے ذریعے اس کا حق پورا کرنا مقصود ہے اور اس کی کثرت کر کے اللہ کی بارگاہ میں قرب حاصل کیا جاتا ہے۔

یہ تقریر دلالت کرتی ہے کہ ہمارا یہ کہنا۔اے اللہ محمد علیہ السلام پر صلوٰۃ نازل کرنا۔یہ ہماری طرف سے ان پر صلوٰۃ ہے اس لئے کہ ہم اس بات پر قادر نہیں ہیں اور اس بات کے مالک نہیں ہیں کہ ہم وہ چیز وہ رحمت آپ تک پہنچا دیں جو چیز آپ کی عظمت بڑھا دے یا جس کے ذریعے آپ کی قدر مرتبہ اللہ کی بارگاہ میں بلند ہو جائے یقیناً یہ چیز اللہ تعالیٰ کے ہاتھ میں ہے لہذا یہ بات درست ہوئی اور صحیح ہوئی کہ ہمارا حضور پر درود پڑھنا (یعنی آپ کے لئے رحمت طلب کرنا) اسی بات کے ساتھ حضور کے لئے دعا کرنا ہے اور اسی رحمت کو اللہ تعالیٰ سے آپ کے لئے طلب کرنا ہے۔
شیخ نے فرمایا کہ کبھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر صلاۃ کے لئے ایک اور طریقہ بھی ہوتی ہے اور وہ یہ ہے کہ کہا جائے الصلوٰۃ علی رسول اللہ جیسے یہ کہا جاتا ہے السلام علی رسول اللہ۔السلام علی فلاں۔رسول اللہ پر صلوٰت جیسے کہا جاتا ہے کہ رسول اللہ پر سلام ہو یا فلاں فلاں پر سلام ہو۔
اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

اولئک علیھم صلوات من ربھم ورحمۃ (البقرہ ۱۵۷)

وہی لوگ ہیں ان پر ان کے رب کی طرف سے صلوٰۃ ہیں اور رحمت ہے۔

اس کا معنی و مطلب یہ ہے کہ اپ کے اوپر صلوٰۃ اور رحمت ہونی چاہئے۔یا یہ کہ رسول اللہ پر صلوٰت ہے۔جیسے کہا جاتا ہے صلی اللہ علیہ یعنی اللہ کی طرف سے ان پر صلاۃ ہے یا یہ کہ اللہ کی طرف سے ان پر صلات ہو،واللہ اعلم اور اس کی وجہ یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ سے تمنّی کرنا درحقیقت اللہ سے سوال ہی ہوتا ہے۔کیا آپ نے یہ دیکھا نہیں؟ کہ یوں کہا جاتا:

غفر اللہ لک ورحمک اللہ

اللہ تجھے معاف فرمائے اور تجھے رحم فرمائے۔

تو معلوم ہوا کہ یہ عبارت اس کے قائم مقام ہے۔

اللھم اغفرلہ اللھم ارحمہ

اے اللہ اس کو بخش دے اے اللہ اس پر رحم کردے۔

بہر حال سلام بھیجنا۔تو وہ یہ ہے کہ یوں کہا جائے:

السلام علی النبی. السلام علیک ایھا النبی. یاسلام علیک ایھا النبی

سلامتی ہو نبی پر،تجھ پر سلامتی ہو اے نبی سلام ہو تجھ پر اے نبی۔تجھ پر سلام ہو اے اللہ کے رسول۔

اگر کوئی شخص یوں کہہ دے **اللھم صل و سلم علی محمد** ۔اے اللہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر صلاۃ وسلام نازل فرما۔تو یہ الفاظ اور یہ دعا اس کو تشہد اور التحیات میں آپ کے اوپر سلام بھیجنے سے مستغنی کر دے گی۔

آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر سلام ہو

اور **السلام علیک** کا معنی یہ ہے کہ میں آپ کے اوپر سلام کہتا ہوں۔اور سلام اسم ہے اسمآ ءالٰہی میں سے کہا جائے گا کہ اللہ کا نام ہے آپ کے اوپر۔اور اس کی تاویل یہ ہے کہ آپ خیرات سے اور برکات سے خالی نہ ہوں اور ناپسندیدہ امور سے اور مذمتوں سے آپ سلامت رہیں۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ کا نام اعمال پر ذکر کیا جاتا ہے۔اس توقع کے ساتھ کہ اس کی برکت سے خیر کے تمام مفہوم حاصل ہوں گے اور اسی میں برکت ہوگی اور خلل وفساد کے عوارض ختم ہو جائیں گے۔

دوسری وجہ:...... وہ سلام کا یہ مفہوم ہے کہ چاہئے کہ اللہ کی قضا اور فیصلہ اس کے اوپر سلام ہو اور اس سے مراد سلامتی ہے جیسے مقام اور مقامۃ۔ملام اور ملامت مطلب یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ اس کو مذمتوں،عیبوں اور نقائص سے پاک رکھے۔لہذا جب ہم یہ کہتے ہیں **اللھم سلم علی محمد**۔اے اللہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر سلام نازل کر یا سلام بھیج تو اس سے ہماری مراد یہ ہوتی ہے **اللھم اکتب لمحمد فی دعوتہ و امتہ السلامۃ۔من کل نقص**۔اے اللہ محمد علیہ السلام کے لئے سلامتی لکھ دے آپ کی دعوت میں آپ کی امت میں ہر نقص سے اور عیب سے لہذا آپ کی دعوت وقت گذرنے کے ساتھ ساتھ بلند سے بلندتر ہوتی گئی اور ان کی امت زیادہ سے زیادہ ہوتی گئی۔اور آپ کا ذکر اونچا ہوتا رہا۔ آپ کے لئے کوئی ایسا امر عارض نہ آئے جو آپ کے کام کو کسی بھی اعتبار سے کمزور کر دے۔واللہ اعلم۔

باقی رہی رحمت تو وہ دو معنوں کو شامل ہے ایک ہے علت اور سبب کو دور کرنا۔اور دوسرا ہے عمل کی وجہ سے ثواب دینا فی الجملہ یہ رحمت صلاۃ کی غیر ہے اور اس سے مختلف ہے کیا اب دیکھتے نہیں؟ کہ اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا۔ **اولئک علیھم صلوٰ ۃ من ربھم و رحمۃ** (بقرہ ۱۵۷:) صلاۃ اور رحمۃ کے درمیان واو عاطفہ لاکر فرق کیا گیا ہے۔اور حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے جو دونوں کے جدا ہونے پر دلالت کرتی ہے حضرت عمر کے نزدیک اور وہ درج ذیل ہے۔

۱۵۸۷:...... ہمیں خبر دی ہے ابوعبداللہ حافظ نے ان کو علی بن عیسیٰ حیری نے وہ کہتے ہیں ہمیں بیان کیا ہے مسدد بن قطن نے ان کو عثمان بن ابی شیبہ نے ان کو جریر بن منصور نے ان کو مجاہد نے ان کو سعید بن مسیّب نے ان کو حضرت عمر نے کہ دو بہترین حصے یا بدلے ہیں اور بہتر بلندی اور عظمت ہے۔(اس آیت میں) **الذین اذا اصابتھم مصیبۃ قالوا انا للہ و انا الیہ راجعون. اولئک علیھم صلوات من ربھم و رحمۃ**. یہ بہترین حصے اور بدلے ہیں اور بہتر عظمت **اولئک ھم المھتدون** ہے۔

شیخ حلیمی کا قول

شیخ حلیمی رحمۃ اللہ علیہ اللہ تعالیٰ کے اس قول کے بارے میں تفسیر کرتے ہوئے فرماتے ہیں:

اولئک علیھم صلوات من ربھم (البقرہ ۱۵۷)

وہی لوگ ہیں جن پر ان کے رب کی طرف سے صلوات ہیں۔

کہ اس سے مراد ہے ان پر اللہ تعالیٰ کی طرف سے ان کی ثنا اور مدح اور ان کا تزکیہ مراد ہے۔اور ارشاد ہے ورحمۃ اس سے مراد ان کی تکلیف کو بھلا دینا اور حاجت پوری کرنا مقصود اور مراد ہے۔

اور یہ قول اولئک هم المهتدون (البقرہ ۱۵۷) یہ احتمال رکھتا ہے کہ اس مراد ہوں وہ لوگ جو حق کی راہ میں مصیبت میں اور درست چلتے ہیں سوائے ان کے جو برعکس ہیں جو ان کی مخالفت کرتے ہیں جو مفقود پر جزع فزع کرتے ہیں اور معهود پر ناراض ہوتے ہیں۔

اور شیخ حلیمی نے اس حدیث کی طرف اشارہ کیا ہے۔

۱۵۸۸:...... ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے۔ اور ان کو انہوں نے شمار کیا ہے میرے ہاتھ پر۔ انہوں نے فرمایا کہ میرے ہاتھ پر۔ ابوبکر بن ابی دارم حافظ نے کوفہ میں شمار کیا ہے۔ اور انہوں نے کہا ہے کہ ان کو شمار کیا ہے علی بن احمد عجلی نے میرے ہاتھوں پر۔ انہوں نے مجھ سے کہا ہے کہ حرب بن حسن طحان نے ہاتھوں پر اور انہوں نے مجھ سے کہا کہ ان کو میرے ہاتھ پر شمار کیا ہے۔ یحییٰ بن مساور حناط نے اور انہوں نے کہا شمار کیا ہے عمرو بن خالد نے ہاتھوں میں اور ان کو امام احمد نے شمار کیا ہے ان کے ہاتھوں میں جس سے انہوں نے سناوہ کہتے ہیں کہ۔ ح۔ ہمیں حدیث بیان کی ہے ابوعبدالرحمٰن سلمی نے اور ان کو انہوں نے شمار کیا ہے ابوالفضل کے ہاتھوں میں اور وہ محمد بن عبداللہ شیبانی ہیں کوفے میں۔ اور ان کو شمار کیا ہے ابوالقاسم علی بن محمد بن حسن بن لاس کے ہاتھوں مقام رملہ میں اور انہوں نے اس کو شمار کیا ہے جدی ابوسلیمان بن ابراہیم بن عبداللہ محاربی سے انہوں نے نصر بن مزاحم منقری سے انہوں نے ابراہیم زبرقان سے انہوں نے ابوخالد سے انہوں نے عمرو بن خالد سے اور انہوں نے زید بن علی سے انہوں نے ابوعلی بن حسین سے انہوں نے ابوالحسین بن علی سے انہوں نے علی ابوطالب سے انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے انہوں نے فرمایا کہ ان کو جبرائیل نے شمار کیا میرے ہاتھوں میں اور جبرائیل نے کہا کہ رب العزت کی طرف سے اسی طرح اتارا گیا ہے۔

(۱)...... اللهم صل علی محمد و علی ال محمد کما صلیت علی ابراهیم و علی ال ابراهیم انک حمید مجید.

(۲)...... اللهم بارک علی محمد و علی ال محمد کما بارکت علی ابراهیم و علی ال ابراهیم انک حمید مجید.

(۳)...... اللهم و ترحم علی محمد و علی ال محمد کما ترحمت علی ابراهیم و اعلی ال ابراهیم انک حمید مجید.

(۴)...... اللهم و تحنن علی محمد و علی ال محمد کما تحنت علی ابراهیم و علی ال ابراهیم انک حمید مجید.

(۵)...... اللهم و سلم علی محمد و علی ال محمد کما سلمت علی ابراهیم و علی ال ابراهیم انک حمید مجید.

اور عبداللہ نے اپنی روایت میں یہ اضافہ کیا ہے کہ حرب نے اپنی پانچویں انگلیوں کو بند کر لیا اور احمد بن علی عجلی نے اپنی پانچویں انگلیوں کو بند کر لیا۔ اور ہمارے شیخ ابوبکر نے اپنی پانچوں انگلیوں کو بند کر لیا۔

(۱۵۸۸)...... أخرجه الحاكم في علوم الحديث بنفس الاسناد وقال الحاكم هكذا بلغنا هذا الحديث وهو أسناد ضعيف اهـ.

أخرجه التيمي و ابن المفضل و ابن مسدي جميعاً في مسلسلاتهم و القاضي عياض في الشفاء و الديلمي وقال العراقي في شرح الترمذي إسناده ضعيف جداً و عمرو بن خالد الكوفي كذاب وضاع.

ويحيى بن مساور كذبه الأزدي أيضاً وحرب بن الحسن الطحان أورده الأزدي في الضعفاء وقال ليس حديثه بذاك انتهى.

وقال الحافظ ابن حجر في أماليه:

اعتقادي أن هذا الحديث موضوع وفي سنده ثلاثة من الضعفاء على الولاء: أحدهم نسب إلى وضع الحديث والآخر أتهم بالكذب والثالث متروك انتهى.

قال السيوطي:

قلت: الأخيران توبعا فقد أخرجه البيهقي عن ابن عبدالرحمن السلمي...... وساق إسناده ثم قال السيوطي:

وإبراهيم بن الزبرقان قال في المغني وثقه ابن معين وقال أبوحاتم لايحتج به فهو يصلح في المتابعات (كنز العمال ۳۹۹۱)

قول بیہقی رحمۃ اللہ علیہ

امام بیہقی فرماتے ہیں کہ ہمارے شیخ ابو عبدالرحمٰن نے اپنی پانچوں انگلیوں کو بند کرلیا اور اس طرح ہماری یہ حدیث انہوں نے پہچائی اور یہ اسناد ضعیف ہے۔

صلوٰۃ۔ رحمت کے بعد برکت کی بحث

برکت یا مبارکہ بے شک اللہ تعالیٰ کا فضل ہے۔ اور یہ برکت دینا مراد ہے اس کی کیفیت یہ ہے کہ یوں کہے۔ **اللھم بارک علی محمد**۔ برکت اصل میں دوام کو کہتے ہیں۔ برکت ماخوذ ہے برکت البعیر کے محاورے سے ہے جب اونٹ بان اونٹ کو دوزانوں بیٹھا تا ہے تو وہ اپنے بیٹھنے کی جگہ کو لازم کرلیتا ہے اسی جگہ میں بیٹھا رہتا ہے اسے چھوڑتا نہیں ہے۔ کبھی برکت کو بڑھوتری اور زیادتی کی جگہ بھی استعمال کیا جاتا ہے جس کا اصل وہی ہے جو ہم نے ذکر کیا ہے۔ اس لئے کہ شئی کا بڑھنا اور زیادہ ہونا اس کے دوام کا موجب ہوتا ہے اور کبھی برکت تیمن اور برکت ڈھونڈھنے کے لئے استعمال ہوتی ہے لہذا اس چیز کے بارے میں جس میں برکت دے دی گئی ہوں مبارک کہتے ہیں اور مبارک شئی کے دوام کا موجب ہوتی ہے۔

اور کبھی تیمن اور مبارک کے لئے بھی استعمال ہوتا ہے۔ بمعنی مرغوب اور محبوب کے لیا جاتا ہے، اور یہ بات ہمارے مذکورہ قول کے مخالفت نہیں ہے۔ اس لئے کہ برکت سے جب دوام مراد لیا جائے تو یہ مستعمل ہوتا ہے اس چیز کے بارے میں جس کے بقاء کی رغبت کی جائے اور مقصود ہو۔ اور جب ہم یہ کہتے ہیں **اللھم بارک علی محمد** تو اس کا معنی مطلب یہ ہوتا ہے **اللھم ادم ذکر محمد دعوتہ و شریعتہ و کثر اتباعہ**۔ اے اللہ محمد علیہ السلام کے ذکر کو ہمیشہ قائم رکھ آپ کی دعوت دائمی کر اس کی شریعت کو برقرار رکھ آپ کے تابعداروں کو زیادہ بنا۔ آپ کی شہرت کو عام بنا اور آپ کی امت کو آپ کی برکت سے اور آپ کی سعادت سے بہرہ مند فرما ایں صورت کی ان کے لئے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی شفاعت قبول فرما اور ان کو اپنی جنت میں داخل فرما۔ اور انہیں اپنی رضا مندی کے ٹھکانے پر پہنچا لہذا اس طرح برکت دینا دوام کو اور کثرت دزیادت کو اور سعادت کو جامع ہوگی۔ واللہ اعلم۔

فصل:...... نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر صلوٰۃ

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر صلوۃ بھیجنا نماز میں اور تشہد میں واجب ہے اور نماز سے باہر کے لئے تفصیل ہے شیخ حلیمی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں۔

کہ اخبار واحادیث ایک دوسرے کی معاونت کرتے ہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم پر صلاۃ بھیجنا واجب ہے جیسے ہی آپ کا ذکر جاری ہوا گرچہ اجماع ثابت کرتا ہے ایسا اجماع جس کے ساتھ حجت لازم ہوتی ہے کہ یہ فرض نہیں ہے ورنہ اگر یہ فرض ہوتا تو حضور کا نام ذکر کرنے والے پر بھی اور سننے والے پر بھی اور پہلی التحیات میں اس کی فرضیت آپ کے نام کے ذکر کے وقت دو وجوہ پر ہے۔

پہلی وجہ:...... یہ کہ یہ واجب ہو آپ کے ذکر کی وجہ سے نماز کی وجہ سے نہیں جیسے مسبوق آدمی پر (جس کی کچھ رکعات نکل گئی ہوں) امام کی اقتداء کی وجہ سے واجب ہوتا ہے جو اس پر اہل صلوٰۃ کی وجہ سے لازم نہیں ہوتا۔

دوسری وجہ:...... یہ کہ یہ کہا جائے کہ نماز کا ایک ہی حال ہے جب نمازی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ذکر کرے اور آپ کے اوپر صلوات نہ بھیجے یہاں تک کہ نماز کے آخر میں تشہد پڑھے اور آپ کے اوپر صلوٰۃ بھیجے تو اس سے غرض پوری ہو جائے گی اور آپ کا پہلے جو ذکر ہو چکا اس کا

تقاضا بھی پورا ہو جائے گا۔

شیخ حلیمی نے اس فصل میں کلام خاصا طویل فرمایا ہے۔

آل رسول صلی اللہ علیہ وسلم پر صلوٰۃ کی بحث

بہر حال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر صلوٰۃ کی بحث یہ ہے کہ ہمارے اکثر اصحاب اس طرف گئے ہیں کہ وہ واجب نہیں ہے۔

۱۵۸۹:.....میں نے سنا ابو بکر محمد بن بکر طوسی فقیہ سے وہ کہتے تھے کہ میں نے سنا ہے ابوالحسن ماسرجسی سے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا ابو اسحاق مروزی سے کہ میں یہ اعتقاد رکھتا ہوں کہ آل نبی پر نماز کے آخری تشہد میں صلوٰۃ واجب ہے۔

قول بیہقی رحمۃ اللہ علیہ

امام بیہقی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ وہ احادیث جو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر صلوٰۃ کی کیفیت کی بابت مروی ہیں ان میں ابوالحسن کے قول کی صحت کی دلیل موجود ہے۔

آل نبی کے تعین میں اہل علم کا اختلاف

اہل علم نے آل نبی کے بارے میں اختلاف کیا ہے۔

۱۵۹۰:.....امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ حرملہ کی رویت میں اس طرف گئے ہیں کہ آل نبی بنو ہاشم اور بنو عبدالمطلب ہیں جن پر صدقہ حرام کر دیا گیا ہے اور ان کے لئے ذالقربیٰ کا حصہ مقرر کر دیا گیا ہے۔ یعنی مال فئے کا پانچواں حصہ اور مال غنیمت کا پانچواں حصہ۔ امام شافعی اس قول کے لئے اس حدیث سے استدلال کرتے ہیں جسے ہم نے حضرت ثابت سے اور انہوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کیا ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یہ صدقہ محمد اور آل محمد کے لئے حلال نہیں ہے۔

۱۵۹۱:.....ہمیں خبر دی ہے علی بن احمد بن عبدان [1] نے ان کو ہشام بن علی نے ان کو ابو حذیفہ نے ان کو سفیان نے ان کو عبداللہ بن محمد نے ابو سلمہ سے انہوں نے سیدہ عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا یا ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم جب قربانی کرتے؟ تھے؟ تو دو مینڈھے سینگوں والے سفید و سیاہ خصی ذبح کرتے تھے ایک کو محمد اور آل محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف سے کرتے تھے دوسرے کو اپنی امت کے ہر اس فرد کی طرف سے کرتے تھے جس نے توحید کی شہادت دی ہو اور حضور کے پیغام پہنچا دینے کی شہادت دی ہے۔

اس حدیث میں اس بات پر دلالت موجود ہے کہ آل کا اسم قرابت خاصہ کے لئے ہے عام مؤمنوں کے لئے نہیں ہے۔

۱۵۹۲:.....وہ حدیث جو شروع میں روایت کی گئی ہے کہ آل ہر متقی پرہیز گار ہے اس کی حالت یہ ہے کہ اس کو نافع نے ابو ہرمز سے روایت کیا ہے اس نے اس کو حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مرفوعاً روایت کیا ہے۔ اور ابو ہرمز کی حالت یہ ہے کہ اس کو اہل علم بالحدیث نے ضعیف قرار دیا ہے اور اس کو ترک کر دیا ہے۔

---

(۱)..... فی الأصل (عبید).

(۱۵۹۲)..... لفظ الحدیث:

آل محمد کل تقی (إن أولیآؤہ إلا المتقون)

قال المناوی فی الجامع الأزهر (۱/۴) رواه الطبرانی فی الصغیر عن أنس قال الهیثمی (۱۰/۲۶۹) فیه نوح بن أبی مریم ضعیف وقال ابن حجر سنده واه جداً.

البتہ شیخ حلیمی رحمۃ اللہ علیہ نے اس حدیث میں تاویل کی ہے وہ یہ کہ انہوں نے اس سے مراد ہر تقی من القرابت مراد لیا ہے۔یعنی جو مذکورہ قرابت رسول میں متقی ہو۔

اہل بیت کا لفظ ازواج رسول کے لئے خاص ہے

بہر حال ازواج رسول کی تفصیل یہ ہے کہ اہل بیت کا اسم انہیں کے لئے مختص ہے حقیقتاً اور وہ آل نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو بھی نسب کی مناسبت کی وجہ سے اہل بیت کہتے ہیں۔

۱۵۹۳:......اور ہم سے حدیث ثابت میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کیا ہے کہ آپ نے فرمایا سوائے اس کے نہیں ہے کہ آل محمد اسی مال سے کھائیں گے۔

۱۵۹۴:......اور سیدہ عائشہ سے مروی ہے فرماتی ہیں کہ آل محمد نے کبھی پیٹ بھر کر کھانا نہیں کھایا جب سے مدینے میں آئے ہیں گندم کی روٹی سے مسلسل تین راتیں یہاں تک کہ حضور فوت ہو گئے۔

۱۵۹۵:......اور فرماتی ہیں کہ ہم لوگ آل محمد مہینہ مہینہ رکے رہتے تھے ہم لوگ آگ نہیں جلاتے تھے (یعنی پکانے کے لئے۔)

۱۵۹۶:......حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے انہوں نے فرمایا کہ آل محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے کھانا تین دن بھی پیٹ بھر کر نہیں کھایا۔ یہاں تک کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا انتقال ہو گیا۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے یہاں آل سے حضور کی ازواج مراد لی ہیں۔ یہ حدیث دلالت کرتی ہے کہ ازواج رسول آل کے نام میں داخل ہیں۔

۱۵۹۷:......اور ہم نے ابوحمید ساعدی کی حدیث میں روایت کی ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر صلوٰۃ بھیجنے کی کیفیت کے بارے میں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی امت کو تعلیم دی ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم پر صلوٰۃ بھیجتے وقت آپ کی ازواج کو بھی شامل کیا جائے اور ان کا نام بھی لیا جائے لہٰذا یہ حدیث دلالت کرتی ہے کہ وہ ''آل پر صلوٰۃ'' بھیجتے کے وقت صلوٰۃ کے حکم میں داخل ہیں۔اور جو چیز نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی تعظیم میں داخل ہے وہ یہ بھی ہے کہ آپ کے کسی قول اور کسی بھی فعل کا کسی ایسے وصف سے یا کسی ایسے حال سے تقابل نہ کیا جائے جس سے آپ کی تحقیر ہوتی ہو یا کسر شان ہوتی ہو، اور یہ کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو کسی ایسے نام سے موسوم نہ کیا جائے جو لوگوں میں بطور صنعت و حرفت مشہور ہوں یا متعارف ہوں۔

اور مطلقاً یوں بھی نہ کہا جائے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم فقیر تھے۔یا آپ کی بھوک یا اس کی شدت کا ذکر کر کے یوں بھی نہ کہا جائے کہ آپ مسکین تھے نادار تھے۔جیسا کہ ایسی حالت میں کسی دوسرے انسان کے لئے از راہ ترس اور شفقت کے یا از راہ مہربانی کے یہ کہہ دیا جاتا ہے۔اور اسی طرح یوں بھی نہ کہا جائے کہ کوئی کہنے والا یہ کہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ چیز پسند تھی اور دوسرا اس کے مقابلے میں یوں کہہ رہا ہو کہ بہر حال میں تو اس کو پسند نہیں کرتا۔

۱۵۹۸:......ہمیں خبر دی ہے ابوالحسین بن فضل قطان نے ان کو اسماعیل بن محمد صفار نے ان کو عباس بن محمد اور سلیمان بن اشعث نے دونوں کو ابراہیم بن مہدی نے ان کو ابوزائدہ نے اعمش سے انہوں نے ابووائل سے انہوں نے عبداللہ بن مسعود سے وہ فرماتے ہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں صراط مستقیم کے ایک سرے پر چھوڑ دیا ہے جب کہ اس کا دوسرا سرا جنت ہے۔

(۱۵۹۳)......أخرجه أحمد (۱/۴) من حديث أبي بكر الصديق.

۱۵۹۹:......ہمیں خبر دی ہے ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوبکر محمد بن مؤمل نے ان کو فضل بن محمد شعرانی نے ان کو احمد بن حنبل نے ۔ ح ۔ اور ہمیں خبر دی ہے ابوالحسین بن بشران نے ان کو ابوعمرو بن سماک نے ان کو حنبل بن اسحاق نے ان کو ابوعبداللہ نے ان کو مسکین بن بکیر حرانی نے اور ابوداؤد نے دونوں نے کہا کہ ہمیں حدیث بیان کی ہے شعبہ نے ان کو خالد حذاء نے وہ کہتے ہیں کہ جب تمہیں رسول اللہ کی طرف سے حدیث بیان کی جائے تو اسے محفوظ کر لے ابوالعالیہ سے اور شعرانی کی روایت میں خالد حذاء نے ابوالعالیہ سے یوں کہا کہ تجھے رسول اللہ سے کوئی حدیث بیان کی جائے تو اس کو محفوظ کرلو۔ فضل نے کہا فاز دھر کا مطلب ہے احتفظ بہ۔ یعنی یاد کرلو۔

امام بیہقی رحمۃ اللہ علیہ کا قول

امام بیہقی نے فرمایا کہ اللہ کی تعظیم اور تعظیم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میں سے یہ بات بھی ہے کہ قرآن مجید کے اوپر اور حدیث کی کسی کتاب کے اوپر کوئی چیز نہ رکھی جائے نہ ہی کوئی کتاب اور نہ ہی کوئی دوسری شئی ۔گھریلو اسباب واشیاء میں سے ۔اور یہ بھی تعظیم میں داخل ہے کہ اس سے غبار وغیرہ صاف کیا جائے جب اس پر پڑ جائے ۔اور یہ بھی تعظیم میں داخل ہے کہ کوئی شخص ایسے اوراق کے ساتھ ہاتھ صاف نہ کرے خواہ کھانے والے آلودہ ہاتھ ہوں یا کچھ اور۔ ایسے اوراق جس میں اللہ کا ذکر ہو یا رسول اللہ کا ذکر ہو اور ایسے اوراق کو یونہی بلاوجہ پھاڑا بھی نہ جائے ۔اور اگر ان اوراق کو معطل کرنا چاہئے تو انہیں پانی سے دھو کر صاف کر دے ۔ یہاں تک کہ اس کے اوپر سے تحریر مٹ جائے ۔اور اگر ایسے کاغذوں کو آگ میں جلا کر ان کی راکھ محفوظ کر لے تو بھی کوئی حرج نہیں ۔اس کا ثبوت خلیفہ ثالث حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کا عمل ہے کہ انہوں نے قرآنی آیات اور ٹکڑے اور نقل کر لینے کے بعد منسوخ شدہ قرآن جلا دیئے تھے چنانچہ آپ کے اس عمل پر کسی ایک صحابی رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے انکار نہیں کیا نہ ہی اختلاف کیا تو گویا یہ بالاتفاق جائز ہوا۔

امام بیہقی رحمۃ اللہ علیہ کا قول

امام بیہقی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ شیخ حلیمی رحمۃ اللہ علیہ نے ذکر فرمایا ہے کہ انہوں نے فرمایا کہ میرے نزدیک یہ ہے کہ اگر اس قرآنی پرچے وغیرہ کو (یا جس میں اللہ رسول کا ذکر ہے) اس کو اگر پانی کے ساتھ دھوڈالے اور اسے آگ میں نہ جلائے تو یہ زیادہ بہتر ہے، اس لئے کہ اس میں ایک گونہ شناعت و برائی یا بدنامی ہے ۔ اور ایک دوسرے سے متفرق ہونا ہے اس چیز میں جس کا حکم حضرت عثمان نے دیا تھا یعنی مصاحف کی تحریق کرنا اور جلانا ۔ وہ جس میں ایک دوسرے کے مخالف ہونا ہے اس کا جس پر انہوں نے اجماع کیا تھا ۔ بوجہ اس کے اس سے فتنے کا خوف ہے اور اس کا اثبات جس کی رسم اور تحریر پر منسوخ ہو چکی ہے کیونکہ اس سے فنا کرنے اور ختم کرنے میں جلانے کی صورت میں بہت جلدی ہوتی ہے۔

اسی تعظیم کے باب سے یہ بات بھی ہے کہ:

اسی قبیل سے درہم اور کرنسی کو نہ توڑا جائے جس میں اللہ تعالیٰ کا نام ہو اور رسول اللہ کا نام ہو کیونکہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے منقول ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے مسلمانوں کے اس رائج سکے کو بغیر کسی حرج توڑنے سے منع فرمایا تھا۔

اور حرج سے مراد یہ ہے کہ وہ سکہ کھوٹا ہو جائے پھر اس کو توڑ دیا جائے تا کہ اس سے کوئی مسلمان دھوکہ نہ کھائے اور توڑنے سے نہی کی وجہ یہ کہ وہ توڑنا ورق اور کاغذ کو پھاڑنے کی مانند ہے وہ کاغذ جس میں اللہ تعالیٰ اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ذکر ہو۔

اور حروف منقطع ہوتے ہیں ۔اور کلمات بکھرتے ہیں اور اس میں تحقیر ہے مکتوب کے قدر کے ساتھ ۔ اور جب اس کو عذر کی وجہ سے توڑے تو

(۱)......كلمة غير واضحة.

توڑنے کا گناہ اس کے ضارب پر ہوگا اس لئے کہ اسی نے اس کو تبدیل کیا اور ملاوٹ کیا لہذا توڑنے کی ضرورت پیش آئی۔ واللہ اعلم۔

بیہقی رحمۃ اللہ علیہ کا قول

امام بیہقی نے فرمایا اس حدیث کو محمد بن فضالہ نے روایت کیا ہے مگر وہ قوی نہیں ہے ان کے والد سے علمقہ بن عبداللہ برنی سے اور ان کے والد سے۔ واللہ اعلم۔

۱۶۰۰:...... ہمیں خبر دی ہے ابوسعد مالینی نے اور ان کو ابواحمد بن عدی نے ان کو ساجی نے یعنی زکریا بن یحییٰ نے ان کو محمد بن موسیٰ مرشی نے ان کو معمر نے ان کو محمد بن فضاء نے پھر انہوں نے مذکورہ حدیث ذکر کی ہے۔

۱۶۰۱:...... ہمیں خبر دی ہے ابوعبدالرحمٰن سلمی نے انہوں نے سنا ہے ابوبکر رازی سے انہوں نے سنا علی بن موسیٰ (تاہرتی) سے وہ کہتے ہیں کہ عبداللہ سے یا عبدالملک بن مروان سے ناپاک یا مقام قذرۃ کے کنویں میں ایک روپیہ گر گیا انہوں نے اس کو تلاش کرنے کے لئے تیرہ دینار کرایہ خرچ کر دیا اور اسے نکلوا لیا ان سے جب پوچھا گیا کہ ایسا کرنے کی کیا ضرورت تھی تو انہوں نے فرمایا کہ اس روپے پر اللہ تعالیٰ کا نام نقش تھا اس لئے اس کو ایسی جگہ سے نکلوایا گیا۔

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی تعلیم میں سے ہے کہ آپ کے اہل بیت کی تعظیم کی جائے اور مہاجرین وانصار کی اولاد کی تعظیم کی جائے

۱۶۰۲:...... اور نبی کریم سے مروی ہے کہ انہوں نے فرمایا کہ قریش کو مقدم کردو اور خود ان سے آگے نہ بڑھو۔ ظاہراً اس کی وجہ اس کے سوا اور کچھ نہ تھی کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم قریش میں سے تھے۔

۱۶۰۳:...... اور ہم نے حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ انہوں نے ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ انہوں نے فرمایا کہ اے لوگو! محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو اس کے اہل بیت میں راضی کرو۔

۱۶۰۴:...... ہمیں خبر دی ابونصر بن قتادہ نے ان کو ابوعمرو بن مطر نے ان کو احمد بن حسن بن عبدالجبار نے ان کو ابن عائشہ نے ان کو حماد بن سلمہ نے ان کو علی بن زید نے ان کو حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہ حضرت مصعب بن زبیر نے انصار میں سے ایک آدمی کو بطور راہبر اجرت پر لیا مگر اس کے بعد انہوں نے اس کے ساتھ کچھ ناروا درست سلوک کا ارادہ کیا تو حضرت انس بن مالک رحمۃ اللہ علیہ نے ان سے کہا میں تمہیں اللہ کی قسم دیتا ہوں اور رسول اللہ کی وصیت کی خبر دیتا ہوں انصار کے بارے میں مصعب نے پوچھا کہ حضور نے انصار کے بارے میں کیا وصیت کی تھی حضرت انس نے جواب دیا کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں یہ فرمایا تھا کہ ہم ان کے محسن اور نیکوکار کی اچھائی قبول کریں اور ان کے خطاکار سے درگذر کریں کہتے ہیں اس کے بعد حضرت مصعب اپنے بستر سے نیچے اتر آئے اور چٹائی یا بساط پر جھک پڑے اور اپنے رخسار اس کے ساتھ لگا لئے اور فرمانے لگے کہ حکم رسول سر آنکھوں پر ہے اور اس کو چھوڑ دیا۔

امام بیہقی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا۔ تمعن کا مطلب ہے کہ بطور انقیاد و تابعداری عجز کا اظہار کیا اور اس کے حق کا اعتراف کریں۔ اور تمعک کے الفاظ بھی روایت کئے گئے ہیں مگر ہمارے شیخ نے اسے ضبط نہیں کیا۔

(۱)...... غیر واضح فی الأصل

(۱۶۰۰)...... أخرجه المصنف من طريق ابن عدی (۶/ ۲۱۷۹)

۱۶۰۵:......ہمیں خبر دی ہے ابوعمرو اسماعیل بن نجید سلمی نے ان کو ابو مسلم کجی نے ان کو محمد بن عبداللہ انصاری نے ان کو ان کے والد نے اور ان کو جمیلہ انس کی باندی نے انصاری نے کہا کہ میں جمیلہ کو دیکھا کہتی تھیں کہ حضرت ثابت جب آئے تو انس کہتے ہیں (انہوں نے کہا) اے جمیلہ مجھے خوشبو دیجئے میں اپنے ہاتھ کو لگاؤں۔ بے شک ابن ام ثابت کسی شئی سے راضی نہیں ہوتا یہاں تک کہ وہ میرے ہاتھ کو بوسہ دیتا ہے اور کہتے تھے کہ میں نے رسول اللہ کے ہاتھ مبارک کو چھوا تھا۔

۱۶۰۶:......اسی باب تعظیم کے قریب قریب اہل عرب کی تعظیم بھی ہے اور ان کو عزت دینا اس لئے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم عربی تھے اور حضور ...... روایت کہ آپ نے فرمایا۔

کہ بے شک اللہ تعالیٰ نے مخلوق پیدا فرمائی پھر پوری مخلوق میں سے اولاد آدم کو چنا پھر پوری اولاد آدم میں سے عرب کو چنا پھر عرب میں سے مضر کو چنا پھر مضر میں سے قریش کو چنا پھر قریش میں سے اولاد ہاشم کو چنا پھر اولاد ہاشم میں سے مجھے چنا۔ لہٰذا میں چنے ہوؤں میں چنا ہوا ہوں جو شخص عرب سے محبت کرتا ہے وہ میری محبت کی وجہ سے کرتا ہے اور جو عرب سے بغض رکھتا ہے وہ میرے ساتھ بغض کی وجہ سے کرتا ہے۔

ہمیں خبر دی ہے ابوسعد مالینی نے ان کو ابواحمد بن عدی حافظ نے ان کو ابوعروبہ نے ان کو ابوالاشعث نے ان کو حماد بن واقد نے ان کو محمد بن ذکوان نے حماد بن زید بیٹے کے ماموں نے ان کو حماد بن زید نے ان کو عمرو بن دینار نے ان کو عمر نے ان کو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پھر مذکورہ کو ذکر کیا طویل حدیث بیان کیا۔

حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے بغض رکھنا کفر ہے

۱۶۰۷:......ہمیں خبر دی ابوعلی روذباری نے ان کو اسماعیل بن محمد صفار نے ان کو سعدان بن نصر نے اور محمد بن عبداللہ بن یزید نے اور عبداللہ بن روح اور یحییٰ بن جعفر نے انہوں نے کہا کہ ہمیں حدیث بیان کی ہے ابوبدر نے قابوس بن ظبیان سے۔

اور ہمیں خبر دی ہے ابوبکر محمد بن احمد بن عبداللہ رقائی نے ان کو ابوعبداللہ محمد بن عبداللہ اصفہانی صفار نے ان کو احمد بن یونس ضبی نے ان کو ابوبدر شجاع بن ولید نے ان کو قابوس بن ابوظبیان نے اپنے والد سے انہوں نے سلمان فارسی سے کہتے ہیں کہ رسول اللہ نے فرمایا اے سلمان مجھ سے بغض نہ رکھنا کہ تم دین سے نکل جاؤ گے۔ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میں آپ سے کیسے بغض رکھ سکتا ہوں؟ حالانکہ اللہ تعالیٰ نے ہمیں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ذریعے ہدایت عطا کی ہے فرمایا کہ تم عرب سے بغض رکھو گے تو مجھ سے بغض رکھنا ہوگا۔

۱۶۰۸:......ہمیں خبر دی ہے ابوعبدالرحمٰن سلمی نے ان کو داؤد بن محمد بن عباس نے کوفے میں ان کو ابوالحریش احمد بن عیسیٰ نے ان کو مؤمل بن اھاب نے ان کو عبداللہ بن موسیٰ نے ان کو ابن ابی لیلیٰ نے ان کو عدی بن ثابت نے ان کو حضرت براء نے فرماتے ہیں کہ رسول اللہ نے فرمایا اہل عرب کی محبت ایمان کا حصہ ہے اور ان کے ساتھ بغض نفاق ہے اسی طرح اس کو لائے ہیں اور شعبہ سے عدی بن ثابت سے براء سے یہی مفہوم

(۱)......کلمة غير واضحة.

(۱۶۰۶)...... أخرجه المصنف من طريق ابن عدى (۲۲۰۷/۶)

(۱۶۰۷)......أخرجه احمد (۴۴۰/۵) والترمذى (۳۹۲۷) والحاكم فى المستدرک (۸۶/۴) من طريق أبى بدر شجاع بن الوليد وصححه الحاكم وقال الذهبى: قابوس تكلم فيه

وقال الترمذى: هذا حديث حسن غريب لاتعرفه إلا من حديث أبى بدر شجاع بن الوليد.

وسمعت محمداً بن إسماعيل يقول: أبو ظبيان لم يدرک سلمان مات سلمان قبل علي.

(۱۶۰۹)......أخرجه الحاكم (۸۷/۴) من طريق ثابت عن أنس بن مالک.ع

انصار کے بارے میں مروی ہے۔

۱۶۰۹:...... بے شک یہی متن ہیثم بن حماد سے حضرت ثابت سے اور انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ معروف ہے۔

۱۶۱۰:...... ابو نصر بن قتادہ نے کہا ان کو خبر دی ابوالحسن بن اسماعیل سراج نے ان کو مطین نے ان کو علاء بن عمرو حنفی نے ان کو یحیٰ بن یزید اشعری نے ابن جریج سے ان کو عطاء نے ان کو ابن عباس نے وہ کہتے ہیں رسول اللہ نے فرمایا تین باتوں کی وجہ سے عرب سے محبت کرو:

❶ ...... اس لئے کہ میں عربی ہوں۔

❷ ...... اور قرآن عربی میں ہے۔

❸ ...... اور اہل جنت کا کلام عربی ہے۔

اس روایت میں علاء بن عمرو کا یحیٰ بن یزید سے تفرد ہے۔

۱۶۱۱:...... ہمیں خبر دی ہے ابوعلی روذباری نے اور ابوعبداللہ بن برہان نے اور ابوالحسین بن فضل نے اور ابومحمد سکری نے انہوں نے کہا کہ ہمیں خبر دی ہے اسماعیل بن محمد صفار نے ان کو حسین بن عرفہ نے ان کو عیسیٰ بن مرحوم قطان نے، ان کو عبدالمہیمن بن عباس بن سہل بن سعد ساعدی نے ان کے والد سے اس نے ان کے دادا سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قریش کے ساتھ محبت کرو جو شخص ان سے محبت کرے گا اللہ اس سے محبت کرے گا۔

۱۶۱۲:...... ہمیں خبر دی ہے ابو سہل محمد بن نصر و یہ مروزی نے ان کو ابوالحسن علی بن ابراہیم طغامی نے ان کو ابوشہاب معمر بن محمد صوفی نے ان کو مکی بن ابراہیم نے ان کو مطرف بن معقل نے ان کو ثابت بنانی نے ان کو انس بن مالک نے ان کو عمر بن خطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا جو شخص اہل عرب کو گالی دے وہی لوگ مشرک ہیں۔ اس روایت میں مطرف کا تفرد ہے اور یہ روایت اسی اسناد کے ساتھ منکر ہے۔

۱۶۱۳:...... ہمیں خبر دی ہے ابوعلی حسن بن احمد بن ابراہیم بن شاذان نے ان کو عبداللہ بن جعفر نحوی نے ان کو یعقوب بن سفیان نے ان کو ابو شیبہ نے ان کو ابوبکر بن ابوشیبہ نے ان کو حسن بن بشر نے ان کو مروان بن معاویہ نے ان کو ثابت بن عمارہ حنفی نے غنیم بن قیس سے انہوں نے ابو موسیٰ اشعری سے انہوں نے کہا کہ رسول اللہ نے فرمایا کہ میں نے اہل عرب کے لئے دعا کی ہے میں نے کہا اے اللہ جو شخص ان میں تجھ سے اس حال میں ملاقات کرے کہ تیرے ساتھ یقین رکھے اور تیری تصدیق کرے اسے اس کے ایام حساب میں معاف کر دینا اور یہی دعا تھی ابراہیم علیہ السلام اور اسماعیل علیہ السلام کی۔

(۱۶۱۰)...... سبق برقم (۱۴۳۲)

(۱۶۱۱)...... أخرجه ابن أبي عاصم (۲/ ۶۴۱) عن يعقوب بن حميد عن عبدالمهيمن بن عباس. به.

و أخرجه الطبراني في الكبير (۶/ ۱۵۰) وقال الهيثمي في المجمع (۱۰/ ۲۷) عن المهيمن ضعيف.

(۱۶۱۲)...... الطغامي نسبة إلى طغامي من سواد بخاري والمشهور منها أبو الحسن علي بن إبراهيم بن أحمد بن عثمان الطغامي صاحب الأوقاف (اللباب ۲/ ۲۸۲)

(۱۶۱۳)...... قال الهيثمي (۱۰/ ۵۲) أخرجه الطبراني. وروى البزار منه اللهم من لقيك منهم مصدقا بك وموقنا فاغفر له فقط. ورجالهما ثقات.

أخرجه ابن عدي (۳/ ۱۰۵۹ و ۱۰۶۰) في ترجمة زيد بن جبير المدني أبو جبيرة.

ثنا علي بن العباس ثنا عباد بن يعقوب عن إسماعيل بن عياش. به.

وقال ابن عدي: عامة مايرويه. زيد بن جبير عن من روى عنهم لايتابعه عليه أحد.

بے شک مروان کی طرف سے ہے۔ اور بے شک حمد والا جھنڈا قیامت کے دن میرے ہاتھ میں ہوگا اور مخلوقات میں میرے جھنڈے کے قریب تر لوگ اس دن اہل عرب ہوں گے۔

۱۶۱۴:......ہمیں خبر دی ہے ابوسعید مالینی نے ان کو ابواحمد بن عدی حافظ نے ان کو عمر بن سنان نے ان کو ہشام بن عمار نے ان کو اسماعیل بن عیاش نے ان کو زید بن جبیر نے ان کو داؤد بن حصین نے ان کو ابن ابورافع نے ان کو علی نے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا فرماتے تھے جو شخص میری عقیدت کا حق نہ پہچانے اور انصار کا اور عرب کا تو وہ تین میں سے ایک ہے یا منافق ہے یا مزینہ ہے یا بوجہ غیر ہے یا رائی ہے اسے اس کی ماں نے غیر پاکیزگی میں حمل اٹھایا ہے۔ زید بن جبیر اس روایت میں غیر قوی ہے۔

عرب کی فضیلت

اور احادیث عرب کی فضیلت میں اور قریش کی فضیلت میں کثیر ہیں یہ موضوع ان سب کے لانے کا متحمل نہیں ہے اور وہ قول جس کی طرف بعض لوگ مائل ہوئے ہیں عجمیوں کی عربوں پر فضیلت کے بارے میں وہ اس حقیقت کے خلاف ہے جس پر اس امت کا اولین طبقہ تھا۔ اور وہ احادیث جو اس بارے میں آئی ہیں ان میں سے اکثر باطل ہیں۔ اہل علم کے لئے مناسب نہیں ہے کہ ایسے شخص کے مذہب کے ساتھ اشتغال رکھے۔ اور فضیلت عرب کی بابت جو روایات آئی ہیں ان میں ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے اہل رسالت عرب سے بھیجے اور آخری کتاب عرب کی زبان میں اتاری لہذا لوگوں پر فرض ہو چکا ہے کہ وہ عرب کی زبان سیکھیں اگرچہ یہ بات فرائض کفایہ میں سے ہے تاکہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے اس کے امر کو اور اس کی نہی کو اور اس کے وعد کو اور وعید کو سمجھیں اللہ کے رسول کی طرف سے اس کے بیان کو اس کی تبلیغ کو اور آپ نے حکم فرمایا کہ امام اور خلفاء قریش سے ہوں گے شیخ حلیمی رحمۃ اللہ علیہ نے اس بارے میں ایک طویل فصل ذکر کی ہے جو شخص چاہے اس میں نظر ڈالے۔

۱۶۱۵:......ہمیں خبر دی ابومحمد عبداللہ بن یحییٰ سکری نے بغداد میں ان کو ابوبکر شافعی نے ان کو جعفر بن محمد بن ازھر نے ان کو علاء نے ان کو یحییٰ بن معین نے ان کو ہشام بن یوسف نے ان کو عبداللہ بن سلیمان نوفلی نے زہری سے ان کو عروہ نے ان کو سیدہ عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اس آیت کے بارے میں فرماتی ہیں۔

لقد من اللہ علی المؤمنین اذبعث فیھم رسولاً

البتہ تحقیق اللہ نے مؤمنوں پر احسان فرمایا جب ان میں رسول بھیج دیا ہے۔

سیدہ نے فرمایا یہ عرب کے لئے خاص ہے۔

۱۶۱۶:......ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو عمرو بن سماک نے ان کو حمرون بن احمد سمسار نے ان کو ازرق بن علی نے ان کو حبان بن ابراہیم نے ان کو سفیان ثوری نے ان کو موسیٰ بن عائشہ نے ان کو سلیمان نے ان کو حضرت عباس رضی اللہ عنہ نے اللہ تعالیٰ کے اس قول کے بارے میں وانہ لذکر لک ولقومک، یہ قرآن نصیحت ہے تیرے لئے اور تیری قوم کے لئے۔ فرمایا کہ اس کا مطلب کہ یہ قرآن شرف وفضیلت ہے تیرے لئے اور تیری قوم کے لئے اور اللہ تعالیٰ کا یہ فرمان لقد انزلنا الیکم کتابافیہ ذکرکم۔ ہم نے تمہاری طرف کتاب اتاری ہے۔ اس میں تمہاری نصیحت ہے۔ مراد ہے کہ اس میں تمہارا شرف ہے۔

۱۶۱۷:......ہمیں خبر دی ہے محمد بن عبداللہ حافظ نے ان کو حسین بن حسن بن ایوب نے ان کو ابویحییٰ بن ابومیسرہ نے ان کو ابراہیم بن منذر نے

(۱۶۱۷)......أخرجه الحاكم (۲/۵۵۲.۵۵۳) بنفس الإسناد وصححه الحاكم وقال الذهبي : عبدالعزيز واه.

(۱)...... في المستدرک (بينه)

ان کو عبدالعزیز بن عمران نے ان کو اسماعیل بن ابراہیم بن ابوحیبیہ نے ان کو داؤد بن حصین نے ان کو عکرمہ نے ان کو ابن عباس رضی اللہ عنہ نے وہ فرماتے ہیں کہ پہلا شخص جس نے عربی زبان بولی تھی اور اس کے بعد اس نے اپنے تلفظ اور اپنی بولی کو تحریر کی شکل دی اس کے بعد اس نے اسے ایک کتاب اور ایک تحریر بنایا جیسے ۔بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ۔ ملا کر لکھا یہاں تک کہ ان کے مابین فرق کیا علامات سے؟ وہ شخص اسماعیل بن ابراہیم علیہ السلام تھے۔

۱۶۱۸:......ہمیں خبر دی ہے ابوعبداللہ حافظ نے وہ کہتے ہیں کہ مجھے حدیث بیان کی ابوالحسن اسماعیل بن محمد بن فضل شعرانی نے ان کو ان کے دادا ثابت محمد بن عبیداللہ مدنی نے ان کو ابراہیم بن سعد نے سفیان ثوری سے انہوں نے جعفر بن محمد سے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ آپ نے فرمایا اللہ تعالیٰ نے ابراہیم علیہ السلام کو الہام فرمایا اور الہام کی ابتداء عربی زبان کے الہام سے فرمائی۔

۱۶۱۹:......ہمیں خبر دی ابوعبداللہ نے ان کو ابوعلی حافظ نے ان کو ابوعبدالرحمٰن نسائی نے انہوں نے عبیداللہ بن سعد زہری سے انہوں نے اپنے چچا سے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے سفیان سے انہوں نے جعفر بن محمد سے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے رسول اللہ سے مذکور کی مثل بطور مرسل حدیث روایت کی اور وہی محفوظ ہے۔

۱۶۲۰:......ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوالحسن احمد بن خضر شافعی نے ان کو ابواسحاق ابراہیم بن اسحٰق عسیلی نے ان کو عبیداللہ بن سعد بن ابراہیم زہری نے ان کو ان کے چچا نے انہوں نے کہا کہ مجھے حدیث بیان کی ہے میرے والد نے ان کو سفیان ثوری نے ان کو جعفر بن محمد نے اپنے والد سے اس نے حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ آیت تلاوت فرمائی۔

قرانا عربیاً لقوم یعلمون

یہ قرآن عربی ہے اس قوم کے لئے جو جانتے ہیں۔

اس کے بعد رسول اللہ نے فرمایا کہ اسماعیل علیہ السلام کو اس زبان کا الہام کیا گیا تھا۔

حضرت اسماعیل علیہ السلام کو عربی زبان الہام کی گئی

۱۶۲۱:......اس حدیث میں آیا ہے جو ثابت سے معمر سے کثیر بن مطلب سے اور ایوب یزید ہے دونوں میں سے ہر ایک نے دوسرے کو بیان کی سعید بن جبیر سے اسماعیل علیہ السلام کے قصہ کے بارے میں اور زم زم کے بارے میں اور قوم جرھم کے وادی مکہ میں نزول کے بارے میں۔ ابن عباس نے فرمایا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا۔ ام اسماعیل کو اس زبان کا القاء کیا گیا تھا۔ یعنی یہ زبان ان کے دل میں ڈالی گئی تھی اور (اکیلی ہونے کی وجہ سے) انس چاہتی تھیں۔ لہذا جرھم کے لوگ اس کے پاس اتر پڑے یہاں تک کہ ان میں اہل بیان پیدا ہو گیا اور لڑکا جوان ہو گیا۔ یعنی حضرت اسماعیل علیہ السلام اور اس نے ان میں سے عربی کے ساتھ کلام کیا اور بڑا نفیس کلام کیا اور عجیب کلام کیا جب وہ جوان ہو گیا تو

(۱۶۱۸)......أخرجه المصنف من طريق الحاكم (۲/۳۴۳، ۳۴۴) وقال الحاكم :

هذا حديث غريب صحيح على شرط الشيخين إن كان الفضل بن محمد حفظه متصلاً عن ابن ثابت.

(۱۶۱۹)......المستدرك (۲/۳۴۴) بنفس الإسناد

(۱۶۲۰)......أخرجه الحاكم (۲/۴۳۹) بنفس الإسناد

وقال الذهبي : مدار الحديث على إبراهيم بن إسحاق العسيلي وكان ممن يسرق الحديث

(۱۶۲۱)......أخرجه أحمد (۱/۳۴۷) عن عبدالرزاق عن معمر. به.

ان لوگوں نے اپنے قبیلے کی ایک عورت سے اس کی شادی کردی۔

۱۶۲۲:...... ہمیں خبر دی ہے ابوعبداللہ نے ان کو علی بن حسین قاضی نے بخارا میں ان کو عبداللہ بن محمود نے ان کو محمد بن علی بن شقیق نے ان کو ابو تمیلہ نے ان کو حسین بن واقد نے ان کو عبداللہ بن بریدہ نے ان کو ان کے والد نے کہ (اس آیت کا مطلب) لسان عربی مبین۔ یہ زبان واضح عربی ہے کہتے ہیں کہ قوم جرھم کی زبان مراد ہے۔

(۱۶۲۲)......أخرجه المصنف من طريق الحاكم (۲/۴۳۹) وفي المستدرك (عبدالله بن محمود ابن شقيق) بدلاً من (عبدالله بن محمود عن محمد بن على بن شقيق)

(۱)......في الأصل (وهيب بن وهيب) وما اثبتناه من مختصر الشعب

ایمان کا سولھواں شعبہ

وہ یہ ہے کہ انسان اپنے دین کے معاملے میں حساس ہو چکا ہو (تیزی نفس کا شکار ہو) یہاں تک کہ اس کے نزدیک کفر کی طرف لوٹ جانے سے آگ میں گر جانا زیادہ محبوب ہو

اس مقام پر مصنف رحمۃ اللہ علیہ نے شُحُّ المَرْءِ بدینہ کا جملہ استعمال فرمایا ہے الشح لغت میں بخل اور حرص طمع وغیرہ کو کہتے ہیں۔ اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب کی ہجرت دیار کفار سے اسی طرز کی تھی تاکہ وہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے مل جائیں اور آپ کی صحبت اختیار کرلیں اور آپ کے ساتھ ہجرت کریں۔ پھر یہ ہجرت کا حکم اس شخص کے حق میں باقی ہے آج بھی جس کے لئے اپنی جگہ رہ کر دین کا اظہار ممکن نہ ہو اور ہم نے اس مسئلہ میں کتاب السیر میں کتاب السنن سے کلام کیا ہے۔ اور ہم نے اپنی کتاب دلائل النبوۃ میں وہ روایت کی ہے اصحاب رسول کو جو شدائد اور مشکلات درپیش تھے کفار کے مقابلے کے لئے یہاں تک کہ وہ ارض حبشہ کی طرف ہجرت کرنے کا حکم دیئے گئے اس کے بعد مدینہ کی طرف ہجرت کا اللہ تعالیٰ ہمیں اپنے اسلاف سے عملی نسبت عطا فرمائے ہمارے اسلاف بہترین اسلاف تھے اللہ ان سے راضی ہو۔

یہ اس لئے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے حدیث وارد ہوئی ہے۔
الشح بخل اور حرص یا لالچ کو کہتے ہیں۔
قد شحت شح یشح تم نے بخل کیا۔ طمع کیا محاورہ ہے۔
الرجل شح بخیل شخص۔
قوم شحاح واشحۃ۔ بخیل لوگ۔

تشاح الرجلان علی الامر لایرید ان یفوتهما

دو آدمیوں نے ایک دوسرے پر کسی معاملے پر بخل کیا ان میں سے کوئی بھی نہیں چاہتا تھا کہ فائدہ اٹھا لیا اس سے رہ جائے یا اس کا موقع وہ ضائع کردے مختار الصحاح ص ۴۶۷۔

شح المرء بدینہ۔ آدمی کا اپنے دین کے ساتھ بخل کرنا یہ ہے کہ وہ اپنے دین کے معاملے میں پکا ہو ہوشیار ہو، حساس ہو دین کو ہاتھ سے نہ جانے دے جان جائے مگر ایمان نہ جائے کا مصداق ہو میں نے اپنی سمجھ کے مطابق لفظ بخل کو اس موقع پر ترک کردیا ہے جس میں ایک گونہ کراہت طبع کا سامان ہے میں نے اس جگہ دین کے معاملے میں تیز ہونا پکا ہونا۔ ہوشیار ہونا اور حساس ہونا تجویز کیا ہے۔ کہ انسان اپنے دین کو بچانے کے لئے پکا ہو تیز ہو۔ ہوشیار ہو حساس ہو۔ اس قدر کہ کفر کی طرف پلٹنے سے آگ میں گرا دیا جانا اس کو زیادہ محبوب ہو۔

۱۶۲۳:...... ہمیں خبر دی ہے ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوالعباس محمد بن یعقوب نے ان کو ابراہیم بن مرزوق نے ان کو وھب بن جریر نے اور بشر بن عمر نے دونوں کہتے ہیں ہمیں حدیث بیان کی ہے شعبہ نے قتادہ سے انہوں نے حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے فرماتے ہیں کہ رسول اللہ نے فرمایا۔

تین صفات ہیں جس شخص میں موجود ہوں وہ ایمان کی حلاوت اور مٹھاس پالیتا ہے۔ جس کے نزدیک اللہ اور اللہ کا رسول ان کے ماسوا سے زیادہ محبوب ہوں۔ اور وہ شخص جو کسی سے محبت محض اللہ تعالیٰ کے لئے کرتا ہو، اور جو شخص آگ میں جل جانا زیادہ محبوب رکھے کفر کی طرف لوٹ

(۱۶۲۳)......سبق برقم (۱۳۷۷)

جانے سے اس کے بعد کہ جب اللہ نے اسے اس آگ سے بچالیا ہے۔
بخاری مسلم نے اس کو صحیح میں نقل کیا ہے شعبہ بن حجاج کی حدیث سے۔

ایمان کی حلاوۃ کا نصیب ہونا

۱۶۲۴:...... ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوبکر محمد بن احمد بالویہ نے (ح) اور ہمیں خبر دی ہے ابوالحسین بن فصل قطان نے ان کو ابو سہل بن زیاد نے دونوں کو اسحاق بن حسن حربی نے ان کو حماد بن سلمہ نے ان کو ثابت بنانی نے ان کو انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تین خصلتیں ایسی ہیں کہ وہ جس شخص میں پیدا ہو جائیں وہ ایمان کی لذت اور مٹھاس کو پالیتا ہے۔ جس شخص کے دل میں اللہ اور رسول کی محبت ان کے تمام ماسوا سے زیادہ ہو۔ وہ شخص جو کسی سے صرف اللہ واسطے کی محبت کرتا ہو وہ شخص جو اسلام سے پھر کر یہودی اور عیسائی بن جانے کو اتنا برا سمجھے کہ اگر اسے آگ میں پھینک دیا جائے تو یہ اس کو زیادہ محبوب ہو مگر اسلام کو چھوڑنا پسند نہ ہو۔
اس کو بخاری مسلم نے دوسرے طریق سے حماد سے نقل کیا ہے۔

امام بیہقیؒ کا قول

امام بیہقی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس حدیث کے ذریعے واضح فرمادیا ہے کہ دین کے معاملہ میں پکا ہونا تیز اور حساس ہونا ایمان میں سے ہے اس لئے کہ حلاوۃ کا ذکر ایمان کی مثال ہے، اور آپ کی مراد یہ ہے کہ اپنے دین کے ساتھ تیزی کرنے اور ہوشیار رہنے والا میٹھی چیز کھانے اور اس کا مزہ لینے والے کی مانند ہے جیسے کہ ایمان میں رغبت رکھنے والا اس کا مقصود اس سے پورا نہیں ہوتا مگر یہ کہ اس کے ساتھ تیزی اور ہوشیاری رکھنے والا ہو اس لئے کہ اگر وہ ایمان کے ساتھ تیزی اور ہوشیاری رکھے گا تو اور اس پر پکا ہوگا۔ تو ایسی چیز کا ارتکاب نہیں کرے گا جو اس کے ایمان کو فاسد کردے اور خراب کردے جیسے وہ شخص جو میٹھی چیز کی مٹھاس پالیتا ہے تو وہ ایسا کام نہیں کرتا جس سے اس کا وہ میٹھاس باطل ہو جائے۔ واللہ اعلم۔
اسی باب میں وہ قصہ بھی داخل ہے جسے اللہ تعالیٰ نے ہم لوگوں پر حضرت شعیب علیہ السلام کی خبر بیان فرمائی ہے جب ان کی قوم نے ان سے کہا تھا:

لنخرجنک یا شعیب والذین امنوا معک من قریتنا او لتعودن فی ملتنا

اے شعیب ہم تمہیں اپنی بستی سے نکال دیں گے اور ان کو بھی جو تجھے مان چکے ہیں۔ ورنہ تم لوگ ہمارے دین پر واپس آ جاؤ۔
چنانچہ حضرت شعیب علیہ السلام نے انہیں جواب دیا تھا۔

اولو کنا کارھین قد افترینا علی اللّٰہ کذباً ان عدنا فی ملتکم بعد اذنجانا اللّٰہ منھا. الخ.

کیا اگر چہ ہم اس کو ناپسند بھی کرنے والے ہوں، اگر ہم تمہارے دین پر واپس آ جائیں تو اس وقت ہم اللہ پر بہت بڑا جھوٹ اور افتراء باندھیں گے اس کے بعد کہ اللہ نے ہمیں اس سے نجات دی ہے۔

بے شک اس باب میں متعدد مفہوم ہیں ان سب کا مرجع دین کے ساتھ تیز اور ہوشیار ہونا اور پکا ہونا ہے۔
اول:...... یہ کہ شعیب علیہ السلام نے اپنی قوم کے متکبرین کی تحقیر و تذلیل کو نجات قرار دیا جب کہ یہ حقیقت معلوم ہے کہ نجات کی مقابل چیز ہلاکت ہے جس انسان کے نزدیک کفر ہلاکت ہو اور ایمان نجات ہو وہ انسان اپنے دین کے معاملے میں ہوشیار اور حساس ہی ہوتا ہے اور دین

(۱۶۲۴)......أخرجه مسلم (۱/ ۶۷) من طريق النضر بن سهيل عن حماد. به.

پر انتہائی پکا بھی۔

دوم:......اللہ تعالیٰ نے اپنے ارشاد میں اشارہ فرمادیا ہے کہ شعیب علیہ السلام نے کہا تھا علی اللہ توکلنا یہ بتانے کے لئے کہ انہوں نے اپنا مقابلہ مکمل اللہ کے سپرد کر دیا تھا پس اگر اس نے اسے ان کی طرف سے ہونے والی جلاوطنی سے بچالیا تو یہ محض اسی کا فضل تھا۔

اور وہ ان کو جلاوطن کر ڈالتے جو کچھ ان کا انہیں نکالنے کا ارادہ تھا تو بھی یہ بات انہیں دین کی مفارقت اور دین کی جدائی سے زیادہ محبوب ہوتی یہی چیز شح بالدین ہے کیونکہ اللہ تعالیٰ نے جلاوطنی کو بمنزلہ قتل کے قرار دیا ہے گویا کہ انہوں نے جلاوطن ہونا پسند کیا مگر دین کو چھوڑ پسند نہ کیا۔

سوم:......یہ کہ شعیب علیہ السلام مکمل اللہ کی طرف فارغ ہوگئے تھے اور اللہ سے مدد مانگی تھی اور اللہ ہی کو پکارا تھا جیسے دیگر شدائد میں وہ اللہ ہی کو پکارتے تھے جب انہیں کوئی سخت امور پیش آ جائے چنانچہ آپ نے دعا فرمائی تھی۔

حضرت شعیب علیہ السلام کی دعا

ربنا افتح بیننا و بین قومنا بالحق.

اے ہمارے رب ہمارے اور ہماری قوم کے مابین حق اور انصاف کا فیصلہ فرما۔

یہ حضرت شعیب علیہ السلام کی طرف سے اللہ تعالیٰ کی کمالِ تعظیم ہے جس کی وجہ سے وہ ان الفاظ میں اللہ تعالیٰ سے التجا کر رہے تھے اور یہ توقع کر رہے تھے کہ اللہ تعالیٰ اس سے کفار کی اذیت کو دفع کریں گے وہ ایسے اس کے دین کے معاملے میں کوئی ایسی بات نہ کر سکے گی جو اس پر شاق گذرے یہ ساری باتیں حضرت شعیب علیہ السلام کی طرف سے شح بالدین ہیں دین پکار ہنے کی ہیں، اور یہ بھی معلوم ہے کہ یہ ہمارے اوپر اللہ تعالیٰ نے مقرر فرمایا ہے (یعنی دین پر پکا رہنا) یہ اور اس طرح کی دیگر سیرتیں اور زندگیاں جو ہمارے سامنے اس لئے بیان کی گئی ہیں تا کہ ان سے ہم تادیب حاصل کریں اور ایسے لوگوں کے مذاہب کا بیان ہے جن کے طریقے ہمارے لئے بیان ہوئے ہیں۔ اس کے بعد ان میں سے بھی احسن وجہ کی اتباع کا حکم ہے اقبح سے اجتناب کا۔ چنانچہ قرآن نے یہ ہدایت دی ہے۔

فبشر عباد الذین یستمعون القول فیتبعون احسنه.

ان بندوں کو بشارت دے دیجئے جو بات کو توجہ سے سنتے ہیں پھر اس میں سے زیادہ خوبصورت بات کی اتباع کرتے ہیں۔

یہ بات صحیح ہوئی کہ دین پر پکا رہنا (شح بالدین) دین کے ارکان میں سے ہے جو شخص کے دل میں دین پر پکار ہنے اور دین کے معاملے میں تیز ہونے اور حساس ہونے کی صفت نہیں پائی جاتی وہ شخص دین کی حلاوت دین مٹھاس دین کی لذت سے آشنا نہیں ہو سکتا۔

یہ وہ امر ہے جس کی صحت کے بارے میں عقل بھی شہادت دیتا ہے اس لئے کہ جو شخص دین کا اعتقاد رکھے پھر اس کے معاملے میں وہ انتہائی پکا نہ ہو اور اس کے ضیاع کے بارے میں ڈرتا نہ ہو تو یہ بات دلالت کرتی ہے اس امر پر کہ اس نے دین کی قدر نہیں پہچانی اور اپنے نفس کے لئے انس میں لذت آشنائی کا مقام بھی نہیں بنایا جس شخص کے نزدیک کوئی حق حقیر ہو وہ حق اس کے سکون قلب کا سامان نہیں کر سکتا۔ اور بچاؤ اللہ کے ہاتھ میں ہے پھر شح بالدین یعنی دین پر پکا ہونا دو قسم کا ہے۔

اول:......شح اور پکا ہونا تیز ہونا اور حساس ہونا دین کی اصل کے بارے میں تا کہ وہ چلا نہ جائے۔

دوم:......شح اور پکا ہونا تیز اور حساس ہونا دین کے کامل ہونے کے بارے میں تا کہ وہ ناقص نہ ہو جائے۔ کیا آپ دیکھتے نہیں کہ اللہ تعالیٰ نے جیسے شعیب علیہ السلام کی مدح اور تعریف فرمائی ہے اس بات پر کہ وہ اپنے دین پر پکے رہے اور ڈٹے رہے اسے چھوڑا نہیں اس کے باوجود کہ ان کی قوم نے انہیں اسے چھوڑنے پر مجبور کیا تھا، اسی طرح اللہ تعالیٰ نے یوسف علیہ السلام کی بھی مدح فرمائی ہے بایں طور کہ انہوں نے اللہ سے

گناہ سے بچنے کی دعا کی تھی اور عصمت طلب کی تھی جب عزیز مصر کی عورت نے انہیں اپنے نفس کی بابت بہکایا تھا۔ چنانچہ انہوں نے یہ دعا کی تھی:

رب السجن احب الی مما یدعو ننی الیه.

اے میرے رب میرے نزدیک قید زیادہ محبوب ہے اس گندے کام سے جس کی طرف وہ مجھے دعوت دیتی ہیں۔

تو گویا واضح ہو گیا کہ یہاں شح اور تیز ہونا حساس ہونا اور بچانا ایمان کے شعبوں کی بابت تھا تاکہ ایمان کم نہ ہو ناقص نہ ہو اور یہ تیزی ایسے ہے جب اصل دین کی بابت ہے تو گویا ثابت ہوا کہ ایمان کے شعبوں پر پکار رہنا ان کی حفاظت کرنا ایسے ضروری ہے جیسے اس کی اصل کی حفاظت لازم اور ضروری ہے تاکہ دین ضائع نہ ہو جائے۔ اور یہی طریقہ ہوتا ہے ہر اس آدمی کا جو فتنے سے ڈرتا ہو۔ اس کی مثال ایسی ہے جیسی کہ بخیل بالمال جیسے اپنے پورے مال کے بارے میں بخیل ہوتا ہے وہ اس کے تھوڑے تھوڑے حصے کے بارے میں بھی بخیل ہوتا ہے یعنی جیسے وہ ایک ہزار کو ضائع کرنے میں بخل سے کام لیتا ہے اسی طرح ایک روپے کے لئے بھی بخل کرتا ہے۔ تاکہ بخل کر کے اس کی حفاظت کر سکے۔ اپنے پورے جسم کے بارے میں بخل کرنے والا اپنے اعضاء کے بارے میں بھی بخل کرتا ہے اسی طرح ایک دیندار انسان بھی اپنے دین کو ضائع کرنے سے بخل کرتا ہے جیسے بخیل انسان کوئی روپیہ پیسہ جانے نہیں دیتا۔ اس کے ایک ایک پیسے کے بارے میں شدت بخل سے کام لیتا ہے اسی طرح ایک دیندار انسان بھی دین کی چھوٹی چھوٹی بات کو ضائع کرنے میں بخل سے کام لیتا ہے تاکہ دین کا کچھ حصہ بھی ضائع نہ ہونے پائے بلکہ وہ اس کی خوب حفاظت کرتا ہے۔ اور دین پر پکار رہنے اور دین کی حفاظت میں سے ہے کہ جب کوئی آدمی ایسے لوگوں میں گھرا ہوا ہو جہاں دین کے حقوق اور تقاضے پورے نہ کر کے بلکہ اسے اندیشہ ہو کہ وہ اسے مزید فتنے میں واقع کر دیں گے اور جب ان سے دور ہو جائے گا تو اپنے لئے امن کی جگہ پالے گا اور وہاں اس سے بہتر حال میں ہو گا تو وہ ایسے لوگوں میں نہ رہے بلکہ وہ ایسی جگہ ہجرت کر جائے جہاں سمجھتا ہے کہ وہاں اس کے لئے خیر ہو گی اور وہ زیادہ موافق جگہ ہو گی چنانچہ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

ومن یخرج من بیته مهاجرا الی الله ورسوله ثم یدرکه الموت فقد وقع اجره علی الله

جو شخص اپنے گھر سے اللہ اور اس کے رسول کی طرف ہجرت کرنے والا نکل جائے۔ پھر اس کو اسی اثنا میں موت آ دبوچے تو اس کا اجر اللہ کے ذمے پکا ہو جاتا ہے۔

۱۶۲۵:......ہمیں خبر دی ہے ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوعبداللہ محمد بن یعقوب نے ان کو محمد بن عبدالوہاب نے ان کو یعلی بن عبید نے ان کو اعمش نے ان کو ابومسلم نے ان کو ابوالضحیٰ نے ان کو مسروق نے ان کو خباب نے وہ کہتے ہیں کہ میں ایک لوہار آدمی تھا میرا عاص بن وائل پر قرض تھا میں اس کے پاس اس کا تقاضا کرنے کے لئے گیا اس نے کہا اللہ کی قسم میں تجھے کچھ بھی نہیں دوں گا جب تک کہ آپ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ کفر نہیں کریں گے کہتے ہیں میں نے کہا اللہ کی قسم میں کبھی بھی محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ کفر نہیں کروں گا حتیٰ کہ تم مر جاؤ پھر زندہ ہو جاؤ۔ اس نے کہا جب میں مر جاؤں گا پھر اٹھایا جاؤں گا تم اس وقت میرے پاس آنا میرے پاس وہاں مال بھی ہو گا اور اولاد بھی ہو گی اس وقت میں تیرا قرضہ دے دوں گا اس پر اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی۔

افرائیت الذی کفر بأیاتنا وقال لأوتین مالا وولدا.

کیا دیکھا تو نے اس شخص کو جس نے ہماری آیات کے ساتھ کفر کیا اور کہتا ہے مجھے مال بھی دیا جائے گا اور اولاد بھی۔

اس کو بخاری مسلم نے دوسرے طریق سے اعمش سے روایت کیا ہے۔

(۱۶۲۵)......أخرجه البخاری (۳/۴۱۷. فتح) من طریق شعبة عن الأعمش.

حضرت بلال رضی اللہ عنہ کی دین پر استقامت

۱۶۲۶:......ہمیں خبر دی ہے ابوالحسین بن بشران نے ان کو اسماعیل بن محمد صفار نے ان کو احمد بن منصور نے ان کو عبدالرزاق نے ان کو معمر نے ان کو عطاء خراسانی نے وہ کہتے ہیں کہ میں حضرت سعید بن مسیّب کے پاس تھا میں نے حضرت بلال کا تذکرہ کیا کہ وہ اپنے دین پر پکے تھے اور اللہ کے دین کی بابت عذاب دیئے جاتے رہے اور اللہ کی محبت پر عذاب جھیلتے رہے جس وقت مشرک انہیں اذیت پہنچاتے تھے تو وہ کہتے تھے اللہ اللہ۔

حضرت خباب رضی اللہ عنہ کی دین کے لئے قربانی دینا

۱۶۲۷:......ہمیں خبر دی ابوعبدالرحمٰن سلمی نے ان کو ابومنصور محمد بن قاسم صبعی نے ان کو اسماعیل بن قتیبہ نے ان کو ابوبکر بن ابوشیبہ نے ان کو ابن عیینہ نے ان کو مسعر نے ان کو قیس بن مسلم نے ان کو صادق بن شہاب نے کہ حضرت خباب مہاجرین میں سے تھے اور ان لوگوں میں سے تھے جنہیں اللہ پر ایمان کی وجہ سے عذاب دیا جاتا تھا۔

۱۶۲۸:......اور اس کی بھی انہوں نے خبر دی ان کو ابوبکر نے ان کو جریر نے ان کو مغیرہ ان کو شعبی فرمایا کہ دو ان کو جو مانگیں (یعنی ہر سوال کا جواب دو) مگر خباب لوگ رگڑتے تھے اپنی پیٹھوں کو کنکریوں کے ساتھ یہاں تک کہ وہ چلے گئے جو کچھ اس کو منع کرتا ہے۔

(نوٹ:......محشی نے ابو ہاجر سعید نے لکھا ہے کہ اس کی مراد واضح نہیں ہے۔)

حضرت بلال رضی اللہ عنہ کی احد احد کی صدا لگانا

۱۶۲۹:......ہمیں خبر دی محمد بن عبداللہ حافظ نے ان کو ابوالعباس بن یعقوب نے ان کو احمد بن عبدالجبار نے ان کو یونس بن بکیر نے ان کو ہشام بن عروہ نے ان کو ان کے والد نے وہ کہتے ہیں کہ ورقہ بن نوفل حضرت بلال کے پاس سے گذرتے تھے اور اسلام پر سزا دی جارہی ہوتی تھی اور وہ کہہ رہے ہوتے تھے احد احد چنانچہ ورقہ بھی یہی کہتے اے بلال احد احد۔

آل یاسر کی دین کی خاطر قربانی

۱۶۳۰:......اور اس کی اسناد میں عروہ سے روایت ہے کہ ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ ان کو آزاد کرایا تھا ان لوگوں میں سے جو دین اسلام پر اللہ کے ساتھ ایمان کی پاداش میں سزا دیئے جاتے تھے......مگر اسلام کا کلمہ واضح رہے اور مشرکین نے کہا کہ اس کی نظر لات اور عزیٰ نے ماردی ہے خاتون نے کہا نہیں ہرگز نہیں ایسی بات نہیں ہے پھر اللہ نے ان کی بینائی واپس لوٹا دی تھی۔

۱۶۳۱:......ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوالعباس نے ان کو احمد نے ان کو یونس نے ان کو ابن اسحٰق نے وہ کہتے ہیں مجھے حدیث بیان کی ہے کئی رجال نے آل عمار بن یاسر سے کہ سمیہ ام عمار کو بنو مغیرہ کے قبیلے نے سزا دی تھی۔ اسلام لانے پر وہ برابر انکار کرتی رہیں یہاں تک کہ انہوں نے اسے قتل کر دیا حضور صلی اللہ علیہ وسلم آل عمار کے پاس سے گزرے۔ وہ ان کو مقام ابطح پر سزا دے رہے تھے۔ مکہ کی پتھریلی گرم زمین پر۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے صبر کرو اے آل یاسر تمہارے وعدے کی جگہ جنت ہے۔

---

(۱)...... غير واضح.

(۲)...... كلمة غير واضحة.

(۱۶۳۱)......أخرجه المصنف من طريق الحاكم (۳/۳۸۳)

۱۶۳۲:......ہمیں خبر دی محمد بن موسیٰ بن فضل نے ان کو عبداللہ بن صفار نے ان کو احمد بن محمد برتی قاضی نے ان کو محمد بن کثیر عبدی نے ان کو حماد بن سلمہ نے حضرت ثابت سے انہوں نے حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے یہ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں اللہ کے راستے میں اتنا ڈرایا گیا ہوں جس قدر کوئی دوسرا نہیں ڈرایا گیا اور البتہ تحقیق میں اللہ کی راہ میں اتنی اذیت دیا گیا ہوں کہ جس قدر کوئی دوسرا اذیت نہیں دیا گیا۔ البتہ تحقیق مجھ پر اور بلال پر ایسا وقت بھی آیا ہے کہ ایک ایک مہینے تک ہمارے پاس کوئی کھانے کی چیز نہیں ہوتی تھی جسے کوئی زندہ چیز کھالے مگر ایسی چیز جسے بلال کی بغل چھپالے۔ اس مفہوم میں احادیث بہت ہیں ان میں سے بعض کو ہم نے دلائل النبوہ میں ذکر کر دیا ہے اور جب بھی نبی کریم کی خدمت میں انہوں نے شکایت کی جو انہیں تکلیف ہوتی تھی شرمندہ ہی ہوا۔ (ایسے اس سے زیادہ خود حضور کو پہنچی ہوتی تھی۔)

پھر انہوں نے حضور دعا کی درخواست کی اس تکلیف کو ان سے دور کرنے کے بارے میں۔

حضرت خباب رضی اللہ عنہ کا حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے شکوہ

۱۶۳۳:......ہمیں خبر دی ابوزکریا بن ابواسحٰق نے ان کو ابوعبداللہ بن یعقوب نے ان کو محمد بن عبدالوہاب نے ان کو جعفر بن عون نے ان کو اسماعیل بن ابوخالد نے قیس بن ابوحازم سے انہوں نے خباب سے وہ کہتے ہیں کہ ہم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں شکایت کی حضور صلی اللہ علیہ وسلم اپنی ایک چادر کے ساتھ تکیہ لگائے ہوئے تھے کعبہ کے سائے تلے ہم نے عرض کیا کہ کیا آپ ہمارے لئے اللہ سے دعا نہیں فرماتے کہا آپ اللہ تعالیٰ سے ہمارے لئے نصرت نہیں طلب کرتے۔ کہتے ہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم یہ سن کر سیدھے ہو کر بیٹھ گئے آپ کا چہرہ غصے سے سرخ ہو چکا تھا فرمانے لگے اللہ کی قسم تم سے پہلے لوگوں پر ایسا وقت بھی آیا کہ زمین میں گڑھا کھود کر دفن کر کے اس کے سر کے اوپر آرا چلا دیا جاتا چیر کر دو ٹکڑے کر دیا جاتا مگر یہ عذاب اس کو اللہ تعالیٰ کے دین سے نہ پھیر سکتا کسی کا لوہے کی کنگھی سے گوشت اتار دیا جاتا صرف ہڈیاں رہ جاتیں یہ عذاب اس کو اللہ کے دین سے نہ پھیر سکتا اللہ تعالیٰ اس امر کو ضرور پورا کریں گے یہاں تک کہ ایک سوار تم میں سے صنعاء سے حضرموت تک چلے گا اسے صرف اللہ کا ڈر ہو گا یا بھیڑئے کا اس کی بکریوں پر اور کسی کا ڈر نہیں ہو گا لیکن تم ایسے لوگ ہو جو جلدی کرتے ہو۔ اس کو بخاری و مسلم نے صحیح میں دوسری جگہ سے اسماعیل سے نقل کیا ہے۔

حضرت صہیب کے زبانی اصحاب الاخدود کا واقعہ

۱۶۳۴:......ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوالعباس محمد یعقوب نے ان کو ان کو محمد بن اسحٰق صنعانی نے ان کو عفان نے ان کو حماد بن سلمہ نے ان کو ثابت نے عبدالرحمٰن بن ابی لیلیٰ سے انہوں نے صہیب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم سے پہلے لوگوں میں ایک بادشاہ تھا اس کے پاس ایک جادوگر تھا جب جادوگر بوڑھا ہو گیا تو اس نے کہا۔ میں بوڑھا ہو گیا ہوں میری موت قریب ہے مجھے ایک لڑکا دو تاکہ میں اسے جادو سکھلا دوں بادشاہ نے اسے ایک لڑکا فراہم کر دیا جادوگر اسے جادو سکھلاتا رہا بادشاہ اور جادوگر کے درمیان راستے میں ایک راہب رہتا تھا ایک دن وہ لڑکا اس راہب کے پاس چلا گیا اس کی باتیں سنی تو اسے اچھی لگ گئیں اور اس کی سرگوشی بھی اسے اچھی لگی وہ لڑکا

(۱۶۳۲)......أخرجه الترمذی (۲۴۶۲) عن عبدالله بن عبدالرحمن عن روح بن أسلم أبوحاتم البصری عن حماد بن سلمة. به.

وقال الترمذی حسن غريب.

(۱۶۳۳)......أخرجه البخاری (۱۲/۳۱۵، ۳۱۶. فتح) عن مسدد عن يحيى عن إسماعيل. به.

والحديث غير موجود فی صحيح مسلم وانظر تحفة الاشراف.

(۱۶۳۴)......أخرجه مسلم (۴/۲۲۹۹، ۲۳۰۱) عن هداب بن خالد عن حماد. به.

جب ساحر کے پاس آیا تو اس نے اسے مارا کہ اتنی دیر کہاں رہا چنانچہ جب وہ گھر واپس آتا تو راہب کے پاس بیٹھ جاتا اور گھر میں دیر سے پہنچتا اور گھر والے اسے مارتے کہ دیر سے کیوں آئے۔

چنانچہ لڑکے نے دونوں طرف کی مار کی شکایت راہب سے کر دی راہب نے اسے سکھلایا کہ جب جادوگر تجھے مارنے کی ارادہ کرے تو تم کہنا کہ گھر والوں نے دیر کرا دی تھی۔ اور جب تیرے گھر والے تجھے مارنے لگیں تو تم یہ کہہ دینا کہ جادوگر نے دیر سے چھٹی دی تھی۔ لہذا وہ لڑکا یہی کرتا رہا کہ اچانک اس نے ایک دن کیا دیکھا کہ کوئی ایک بھیانک شکل کا جانور بہت بڑا ہے راستے میں آیا ہوا ہے اس نے لوگوں کا راستہ روک رکھا ہے لوگوں کو گذرنے نہیں دے رہا چنانچہ لڑکے نے سوچا آج میں راہب کا معاملہ دیکھتا ہوں کہ وہ اللہ کو پسند ہے یا جادوگر کا معاملہ چنانچہ اس نے پتھر اٹھایا اور دعا کرنے لگا اے اللہ اگر راہب کا معاملہ تیرے نزدیک بہتر ہے اور پسند ہے تو اس پتھر سے اس جانور کو مار دے یہاں تک کہ لوگ گذرنے لگ جائیں یہ کہہ کر اسے پتھر مارا اور اس جانور کو مار دیا لوگ گذر گئے اس نے اس بات کی خبر راہب کو کر دی اس نے کہا اے بیٹے تم مجھ سے افضل ہو اور تم عنقریب آزمائے جاؤ گے اگر تم آزمائش میں پڑ جاؤ تو میرے بارے میں کسی کو نہ بتانا اب تو وہ لڑکا مادرزاد اندھوں کو بینا کرنے لگا کوڑھیوں کو تندرست کرنے لگا اور تمام بیماروں کو صحت یاب کرنے گا۔ اسی دوران بادشاہ کا وزیر اندھا ہو گیا اس نے اس لڑکے کے بارے میں سنا تو بڑے بڑے ہدایا لے کر اس لڑکے کے پاس آیا اور کہنے لگا مجھے آپ شفا دے دیں یہاں جو کچھ لایا ہوں وہ تجھے دے دوں گا اس نے کہا کہ میں کسی کو شفا نہیں دیتا شفا تو اللہ دیتا ہے اگر آپ چاہیں تو میں اللہ سے دعا کرتا ہوں اللہ تجھے بھی شفا دے گا۔

چنانچہ اس نے اس کے لئے دعا کی اور اسے شفا ہو گئی اس کے بعد وزیر بادشاہ کے پاس آیا اور اپنی جگہ پر بیٹھا بادشاہ نے پوچھا کہ اے فلاں تیری بینائی کس نے لوٹا دی ہے وزیر نے کہا کہ میرے رب نے اس نے کہا کہ میں نے لوٹا دی ہے؟ وزیر نے کہا کہ نہیں۔ بلکہ میرا اور تیرا رب اللہ ہے۔ بادشاہ نے پوچھا کیا میرے سوا بھی تمہارا کوئی رب ہے اس نے کہا کہ ہاں تیرا اور میرا رب اللہ ہے بادشاہ نے اسے پکڑ کر سزا دی یہاں تک کہ اس نے اس لڑکے کے بارے میں بتا دیا بادشاہ نے اسے طلب کر لیا اور اسے بلا کر کہا۔ اے بیٹے تیرے جادو بلا کی اطلاع مجھے مل چکی ہے کہ تو مادرزاد اندھوں کو بینا کرتا ہے کوڑھ والوں کو ٹھیک کرتا ہے وغیرہ وغیرہ اس نے کہا میں تو کسی کو شفا نہیں دے سکتا اللہ شفا دیتا ہے اس نے کہا کہ کون اللہ ہے؟ اس نے کہا کہ میرا رب۔ اس نے پوچھا کہ میرے سوا تیرا اور بھی کوئی رب ہے؟ لڑکے نے کہاں میرا اور تیرا رب اللہ ہے۔

چنانچہ بادشاہ نے اسے بھی سزا میں ڈال دیا اس کو اتنی سزا دی کہ اس نے راہب کے بارے میں بتلا دیا چنانچہ راہب کو گرفتار کر کے لے آئے تو اسے کہا کہ تو اپنے دین سے پھر جا اس نے انکار کر دیا۔ چنانچہ اس کے سر کی چوٹی پر آرا رکھا اور اسے دو ٹکڑوں میں چیر دیا اب لڑکے سے کہا کہ تو اپنے دین کو چھوڑ دے اس نے بھی انکار کر دیا بادشاہ نے حکم دیا کہ ایک جماعت اس کو لے کر پہاڑ پر چھوڑنے جائے جب تم چوٹی پر پہنچ جاؤ تو اگر یہ اپنا دین چھوڑ دے تو ٹھیک ورنہ اس کو وہیں سے پھینک کر مار دیا جائے وہ لوگ اسے لے کر اوپر گئے جب اوپر چڑھ گئے تو اس نے دعا کی اے اللہ تو میری طرف سے ان کو کافی ہو جا جیسے تو چاہے لہذا پہاڑ ان کے ساتھ کانپنے لگا چنانچہ وہ سارے گر کر ہلاک ہو گئے لڑکا چلتا ہوا نیچے آ گیا اور بادشاہ کے دربار میں داخل ہوا بادشاہ نے پوچھا کہ تیرے ساتھی کہاں ہیں؟ اس نے جواب دیا کہ اللہ نے میری طرف سے ان کو کفایت کی ہے (اور پوری بات بتا دی) بادشاہ نے حکم دیا کہ اس لڑکے کو کشتی بانوں کی جماعت کے حوالے کیا جائے جب وہ اس کو لے کر بیچ سمندر میں موجوں میں پہنچیں تو اس کو روک کر معلوم کروا کر اگر اپنے دین سے رجوع کر لے تو ٹھیک ورنہ اس کو غرق کر دو اور اسے سمندر کی موجوں کے سپرد کر دو جب اسے لے کر گئے تو لڑکے نے اللہ سے دعا کی یا اللہ تو ان کو میری طرف سے کافی ہو جا جیسے تو چاہے چنانچہ وہ غرق کرنے والے سب کے سب غرق ہو گئے اور لڑکا چلتا ہوا بادشاہ کے دربار میں داخل ہوا بادشاہ نے پوچھا تیرے ساتھیوں نے کیا کیا؟ اس نے جواب دیا کہ میری طرف سے اللہ نے ان کو کفایت کی

ہے اس کے بعد لڑکے نے بادشاہ سے کہا کہ تو مجھے قتل نہیں کرسکتا یہاں تک کہ میں جو کچھ تجھے کہوں وہ کرلے اگر تم نے وہی کچھ کیا جو میں کہوں گا تو تم مجھے قتل کرسکو گے ورنہ نہیں تم ہرگز مجھے قتل نہیں کراسکتے ہو۔ بادشاہ نے پوچھا وہ کیا ہے؟ اس نے کہا کہ ایک بڑے میدان میں تم سب لوگوں کو جمع کرو اس کے بعد سب کے سامنے مجھے کھجور کے تنے پر پھانسی دو اور اس کے بعد میری ترکش سے تم تیر نکال کر کہو **بسم اللّٰہ رب الغلام** اور تیر چلا دو چنانچہ بادشاہ نے ایسے ہی کیا۔ لڑکے نے کہا تم جب ایسے کرو گے تو تم مجھے قتل کرسکو گے وگرنہ تم مجھے قتل ہرگز نہیں کرسکو گے۔ چنانچہ اس نے تیر اس کی کمان پر رکھا پھر مارتے ہوئے یہی کہا **بسم اللّٰہ رب الغلام** میں لڑکے کے رب کے نام کے ساتھ تیر چلاتا ہوں چنانچہ تیر لڑکے کی کنپٹی پر لگا اور لڑکے نے اپنا ہاتھ تیر کی جگہ رکھا اور مر گیا لہٰذا سب لوگوں نے یہ منظر دیکھ کر کہا **امنا برب الغلام** ہم لڑکے کے رب کے ساتھ ایمان لے آئے ہیں۔ لہٰذا بادشاہ سے کہا گیا دیکھا آپ نے جس بات سے آپ ڈرتے تھے وہی ہو کر رہا کہ سارے لوگ ایمان لے آئے ہیں، بادشاہ نے حکم دیا کہ گلیوں کے سروں پر پر کھائیاں کھودی گئیں اور ان میں آگ سلگائی گئی اس کے بعد لوگوں سے کہا گیا کہ اگر ایمان سے پھر جاؤ تو ٹھیک ہے ورنہ اس آگ میں چھوڑ دیئے جاؤ گے اور کارندوں کو حکم دیا کہ جو شخص دین چھوڑ دے اسے بچالو باقی سب کو پکڑ کر آگ میں جھونک دو۔ لہٰذا وہ کسی کو بچانے کسی کو آگ میں ڈالنے لگے ایک عورت لائی گئی جو اپنے شیر خوار کو دودھ پلا رہی تھی اور ڈر رہی تھی کہ وہ بچے سمیت آگ میں ڈال دی جائے گی چنانچہ اس کے بچے نے اسے کہا اے امی تو صبر کر بے شک تو حق پر ہے۔ **مسلم** نے اس کو صحیح میں روایت کیا ہے ہدبہ بن خالد سے اس نے حماد سے اور دونوں جگہ کہا ہے لڑکا چلتا ہوا آیا حتیٰ کہ بادشاہ پر داخل ہوا اور کہنے لگا کشتی یوں لوگوں سمیت الٹ گئی ہے اور وہ سب غرق ہو گئے ہیں۔ اور اس کو روایت کیا ہے **معمر** نے ثابت سے اپنی اسناد کے ساتھ اور اس نے آخر میں کہا ہے۔ بس ڈال دیا اس نے ان لوگوں کو کھائیوں میں۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ فرمایا۔

قتل اصحب الاخدود النار ذات الوقود.

ہلاک ہو گئے آگ کی کھائیوں والے وہ آگ تھی شعلے مارنے والی۔

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اس آیت کو **عزیز الحمید** تک پڑھتے گئے فرمایا۔ بے شک وہ لڑکا دفن کر دیا گیا۔ ذکر کیا گیا ہے کہ وہ لڑکا حضرت عمر کے زمانہ حکومت میں نکلا حالانکہ اس کی انگلی بدستور اس کی کنپٹی پر رکھی ہوئی تھی جیسے اس نے انگلی رکھی تھی جب قتل کیا گیا تھا۔

۱۶۳۵:......ہمیں اس کی خبر دی ہے حافظ نے ان کو صغانی نے ان کو اسحاق بن ابراہیم نے ان کو عبدالرزاق نے ان کو معمر نے پھر اس نے اس روایت کو ذکر کیا ہے مذکورہ روایت کے مفہوم میں کچھ کم کچھ زیادہ اور کہا ہے کہ کہا عبدالرزاق نے وہ کھائیاں نجران میں ہیں۔

فرعون کی بیٹی کی خادمہ کا بیان

۱۶۳۶:......ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو محمد بن اصلح بن ہانی نے ان کو حسین بن فضل بجلی نے ان کو عفان بن مسلم نے ان کو حماد بن سلمہ نے ان کو عطا بن السائب نے ان کو سعید بن جبیر نے ان کو ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہتے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب مجھے سیر کرائی گئی میری ساتھ ایک پاکیزہ خوشبو گذری میں نے پوچھا یہ کیسی خوشبو ہے؟ فرشتوں نے کہا یہ خوشبو ہے فرعون کی بیٹی کی کنگھی کرنے والی کی ہے اور اس کی اولاد کی ہے وہ اسی کے ساتھ کنگھی کر رہی تھی ایک بار کنگھی اس کے ہاتھ سے گر گئی تو اس نے کہا تھا بسم اللہ۔

چنانچہ فرعون کی بیٹی نے سنا تو پوچھا اللہ سے تیری مراد کون ہے؟ کیا میرا باپ مراد ہے؟ اس نے جواب دیا نہیں بلکہ وہ جو میرا رب ہے اور تیرا بھی رب ہے اور تیرے والد کا بھی رب ہے۔ فرعون کی بیٹی نے پوچھا کہ کیا میں اس بات کی خبر اپنے والد کو دوں؟ اس نوکرانی نے جواب دیا کہ

---

(۱)......فی الأصل أبوعبداللہ الحافظ الصغانی و الصحیح أبوعبداللہ الحافظ ثنا الصغانی وھو أبوعبداللہ الصغانی.

بالکل آپ اپنے والد کو بتادیں چنانچہ اس نے یہ بات فرعون کو بتادی۔ لہذا فرعون نے اس خاتون کو اس کے بچوں سمیت بلایا اور کہا کہ کیا میرے سوا تیرا اور بھی کوئی رب ہے؟ نوکرانی نے جواب دیا جی ہاں میرا اور تیرا بھی رب اللہ ہے میرا خیال ہے کہ آپ نے فرمایا اس کے بعد فرعون نے حکم دیا تانبے کا ایک کڑھا گرم کیا گیا پھر اس کے بارے میں حکم دیا کہ اس کو گرم کڑھے میں ڈال دو۔ اس خاتون نے کہا میری ایک ضرورت ہے آپ کی طرف فرعون نے پوچھا کہ وہ کیا ہے؟ وہ یہ ہے کہ میری اور میرے بچوں کی ہڈیاں اکٹھے دفن کرادینا۔

فرعون نے حامی بھرلی کہ ٹھیک ہے ہم یہ کریں گے اس لئے کہ تیرا ہمارے اوپر حق ہے۔ چنانچہ اس کی اولاد لائی گئی ایک ایک کرکے ماں کے سامنے سب کو کڑھے میں گرادیا گیا۔ جب آخری بچہ رہ گیا تو وہ چونکہ شیر خوار تھا وہ بولا اے میری امی تم صبر کرو بے شک تم حق پر ہو اس کے بعد وہ اپنے بچے سمیت ڈال دی گئی۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا چار لوگوں نے صغر سنی میں کلام کیا تھا یہ بچہ اور یوسف علیہ السلام کے حق میں گواہی دینے والا بچہ۔ اور صاحب جریج اور عیسیٰ بن مریم علیہ السلام۔

امرأۃ فرعون کا قصہ اور اس کو دی گئی سزائیں

۱۶۳۷:......ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوعبداللہ محمد بن یعقوب شیبانی نے اور ابراہیم بن عبداللہ نے ان کو یزید بن ہارون نے۔ ح۔ اور ہمیں خبر دی ہے ابوبکر حیری نے ان کو حاجب بن احمد نے ان کو محمد بن حماد نے ان کو یزید بن ہارون نے ان کو سلیمان تیمی نے ان کو ابو عثمان نے ان کو سلمان نے وہ کہتے ہیں کہ فرعون کی عورت (چونکہ مسلمان تھی) انہیں دھوپ میں سزادی جاتی تھی جب فرعونی ان سے ہٹ جاتے فرشتے اس پر سایہ کرتے تھے اپنے پروں سے اور انہیں جنت میں ان کا گھر دکھایا جاتا تھا۔ دونوں کے الفاظ برابر ہیں۔

۱۶۳۸:......ہمیں خبر دی ہے ابوعبداللہ نے ان کو ابوعبداللہ صغانی نے ان کو اسحاق بن ابراہیم نے ان کو عبدالرزاق نے ان کو معمر نے ان کو ثابت نے ان کو ابورافع نے انہوں نے کہا کہ فرعون نے اپنی بیوی کو چار میخیں ٹھونکوادیں تھیں دونوں ہاتھوں اور دونوں پیروں میں اس کی بعد اس کے پیٹ پر بہت بڑا بھاری پتھر رکھ دیا حتیٰ کہ وہ مرگئی۔

عبداللہ بن حذافہ رضی اللہ عنہ کا واقعہ

۱۶۳۹:......ہمیں خبر دی ہے ابوالحسین محمد بن فضل قطان نے ان کو ابوسہل بن زیاد قطعان نے ان کو سعید بن عثمان احوازی نے ان کو عبداللہ بن معاویہ نے جمحی نے۔ اور ہمیں خبر دی ہے ابومنصور عمر بن عبدالعزیز بن قتادہ نے ان کو ابومحمد یحییٰ بن منصور قاضی نے ان کو ابوالفضل احمد بن سلمہ نے ان کو عبداللہ بن معاویہ جمحی نے ان کو عبدالعزیز بن محمد قسملی نے ان کو ضرار بن عمرو نے ان کو ابورافع نے انہوں نے کہا کہ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے روم کی طرف ایک لشکر روانہ کیا ان میں ایک آدمی تھے جنہیں عبداللہ بن حذافہ کہا جاتا تھا اصحاب رسول میں سے تھے رومیوں نے انہیں قید کرلیا اور اسے اپنے بادشاہ کے پاس لے گئے اور جا کر کہا کہ یہ شخص محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب میں سے ہے اس سرکش نے اسے کہا کیا آپ کو دلچسپی ہے کہ آپ عیسائی بن جائے۔ چنانچہ میں آپ کو اپنی حکومت میں اور اپنے ملک اور سلطنت میں شریک کروں گا؟

حضرت عبداللہ بن حذافہ نے اس سے کہا اگر آپ مجھے وہ سب کچھ دے دیں جس کے آپ مالک ہیں اور وہ سب کچھ بھی عرب جس کے

(۱۶۳۶)......أخرجه الحاكم (۲/۴۹۶) بنفس الإسناد وصححه ووافقه الذهبي.

(۱۶۳۷)......أخرجه الحاكم (۲/۴۹۶) بنفس الإسناد وصححه ووافقه الذهبي.

(۱۶۳۸)......عزاه السيوطي في الدر المنثور إلى عبد بن حميد.

(۱۶۳۹)......انظر حياة الصحابه (۱/۳۰۲) ط / دار القلم

مالک ہیں۔اور قطان کی ایک روایت میں ہے کہ ساری مملکت عرب اس شرط پر کہ میں محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا دین چھوڑ دوں وہ بھی صرف اور صرف آنکھ جھپکنے کی دیر تو میں یہ کرنے کے لئے تیار نہیں ہوں۔اور بادشاہ نے کہا کہ پھر میں تجھے قتل کرا دیتا ہوں انہوں نے جواب دیا کہ تم جانو اور تمہارا کام تمہیں اس کا اختیار ہے۔فرماتے ہیں چنانچہ اس نے حکم دیا انہیں پھانسی پر لٹکایا گیا اور تیر اندازوں سے کہا گیا کہ تیروں سے اس کے ہاتھوں اور پیروں کو نشانہ بنایا جائے،اور وہ برابر اس پر اس کے عیسائی بننے کی دعوت پیش کرتا رہا اور حضرت عبداللہ بن حذافہ انکار کرتا رہا اس کے بعد اس نے کہا کہ اس کو صلیب سے اتارلو اس کے بعد ایک ہنڈیا یا دیگ میں پانی کھولایا گیا اس کے بعد دو مسلمان قیدی بلائے ان میں سے ایک اس کھولتے ہوئے پانی میں ڈال دیا گیا اور بادشاہ برابر اس کے عیسائیت کی دعوت پیش کرتا رہا اور وہ انکار کرتے رہے اس کے بعد حکم دیا کہ اس کو بھی کھولتے ہوئے پانی میں ڈال دو جب انہیں لے جایا جانے لگا تو وہ رونے لگے،چنانچہ بادشاہ کو اطلاع کی گئی کہ وہ رو رہا ہے اس نے سوچا کہ شاید اب یہ شخص اسلام سے رجوع کرنا چاہتا ہے بادشاہ نے حکم دیا کہ اس کو واپس لاؤ پھر اس نے ان کو عیسائیت پیش کی اس نے انکار کر دیا اس نے کہا پھر تم کیوں روئے تھے؟اس نے کہا کہ مجھے اس خیال نے رولایا کہ میں نے دل میں یہ سوچا تھا کہ آپ اسی وقت مجھے گرم پانی میں ڈال دیں گے میں ختم ہو جاؤں گا مگر میری یہ خواہش تھی کہ میرے ہر ہر بال کی جگہ میری روح ہوتی لہذا میرا ہر ہر روح کے ساتھ جس کے ساتھ میں بار بار اللہ کی راہ میں قربان ہو کر اللہ سے جا کر ملتا چنانچہ اس سرکش بادشاہ نے ان سے کہا اگر تم مجھے میرے سر پر بوسہ دو تو میں تجھے چھوڑ دوں گا؟حضرت عبداللہ بن حذیفہ نے کہا ایک شرط کے ساتھ دوں گا وہ یہ کہ تم تمام مسلمان قیدیوں کو چھوڑ دو اس نے کہا ٹھیک ہے میں تمام مسلمان قیدی چھوڑ دوں گا حضرت عبداللہ قریب ہوئے اور اس کے سر کو بوسہ دیا اور اس نے تمام قیدی حضرت عبداللہ کے حوالے کر دیئے وہ تمام قیدیوں کو لے کر حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی خدمت میں آئے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو ساری خبر سنائی چنانچہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا۔ہر مسلمان پر حق بنتا ہے کہ ہر شخص حضرت عبداللہ کے سر کو بوسہ دے اور میں خود سب سے پہل کرتا ہوں حضرت عمر رضی اللہ عنہ اٹھے اور عبداللہ بن حذافہ کے سر کو بوسہ دیا۔

احمد بن سلمہ کہتے ہیں کہ مجھ سے اس حدیث کے بارے میں محمد بن مسلم اور محمد بن ادریس نے پوچھا اور دونوں نے کہا کہ ہم نے یہ حدیث کبھی نہیں سنی۔

۱۶۴۰:......ہمیں خبر دی ہے ابوطاہر فقیہ نے ان کو ابوالفضل عبدوس بن حسین بن منصور نیساپوری نے ان کو ابوحاتم رازی انصاری نے ان کو حمید طویل نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے انہوں نے فرمایا ایک آدمی آتا تھا آکر ان سے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے بارے میں پوچھتا تھا کسی شئی کے بارے میں دنیا کے امر سے ابھی شام نہیں ہوئی کہ اسلام اس کو دنیا سے محبوب ترین یا عزیز ترین ہو گیا۔

۱۶۴۱:......ہمیں خبر دی ہے ابوعبدالرحمٰن سلمی نے اور ابونصر بن قتادہ دونوں نے کہا ان کو خبر دی ہے ابومحمد یحییٰ بن منصور قاضی نے ان کو علی بن نصر نے ان کو عفان نے ان کو حماد بن سلمہ نے ان کو ثابت نے ان کو حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہ ایک آدمی نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے سوال کیا حضور نے اس کو بکریاں عطا فرمائیں جو دو پہاڑوں کے درمیان تھیں لہذا وہ انہیں لے کر اپنی قوم کے پاس آیا اور کہنے لگا اے قوم اسلام لے آؤ اللہ کی قسم محمد صلی اللہ علیہ وسلم اتنا بڑا انعام دیتے ہیں کہ انسان کو فاقہ کا خوف نہیں رہتا اور بیشک ایک آدمی حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آتا ہے صرف دنیا کا ارادہ کرتا ہے بس وہ واپس اس حالت میں لوٹتا ہے کہ اس کو اس کا دین زیادہ محبوب ہو جاتا ہے دنیا و مافیہا سے۔

اس کو مسلم نے نقل کیا ہے یزید بن ہارون کی حدیث سے حضرت حماد سے۔

۱۶۴۲:......ہمیں خبر دی ہے ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوالعباس محمد بن یعقوب نے ان کو یحییٰ بن ابوطالب نے ان کو عبدالوہاب یعنی ابن عصاء نے ان کو ابوسعید نے وہ ابن عروبہ ہیں اور ہشام بن سبز نے وہ دستوائی ہیں ان کو قتادہ نے ان کو یونس بن جبیر نے ہم ایک مجاہد سے ملے ہم

(۱۶۴۱)......أخرجه مسلم (۱۸۰۶/۴) عن أبی بکر بن أبی شیبة عن یزید بن هارون عن حماد. به.

نے کہا ہمیں وصیت کیجئے اس نے وصیت کرتے ہوئے کہا، میں تمہیں قرآن کے بارے میں وصیت کرتا ہوں۔ قرآن اندھیری رات کا نور اور روشنی ہے۔ دن کی ہدایت اور نمونہ ہے۔ قرآن کے ساتھ عمل کرو مشقت کے ساتھ ہو یا فاقہ کے ساتھ اگر کوئی آزمائش آن پڑے تو اسی کو اپنے آگے کردو اور اگر آزمائش تجھ سے گذر جائے ٹل جائے تو اپنے نفس کو اپنے دین کے آگے کردو بے شک آزاد وہ ہے جس کا دین آزاد ہو اور لٹا ہوا وہ ہے جس کا دین چھن جائے، اس لئے کہ جنت مل جانے کے بعد کوئی فقر باقی نہیں ہوگا اور جہنم میں چلے جانے کے بعد غنی ہونا کام نہیں دے گا اس لئے کہ جہنم کا قیدی چھوٹتا نہیں ہے نہ ہی اس کا فقیر کبھی غنی ہو سکے گا۔

۱۶۴۳:...... ہمیں خبر دی ہے ابوالحسین فضل بن قطان نے ان کو عبد بن جعفر نے ان کو یعقوب بن سفیان نے ان کو عقبہ بن مکرم نے ان کو سعید بن عامر نے ان کو ربی بن کعب نے کہنے لگے میں چاہتا ہوں کہ میں فتنہ اور آزمائش کے طرف نکلوں انہوں نے فرمایا میں نے حسن سے کہا تھا کہ آپ مجھے کوئی وصیت فرمائیے فرمایا کہ آپ اللہ کے حکم کی عزت کیجئے آپ جہاں کہیں بھی ہوں اللہ تجھے عزت دے گا۔

اس کو جعفر بن سلیمان ابن سے روایت کیا ہے۔

۱۶۴۴:...... ہمیں خبر دی ہے ابوعلی رودباری نے ان کو اسماعیل بن محمد صفار نے ان کو محمد بن علی وراق نے ان کو ابونعمان نے ان کو حماد بن زید نے ایوب سے انہوں نے حسن سے انہوں نے کہا بیشک اللہ تعالیٰ اگر چاہتے تو اس امر کو بندوں کے سپرد کرتے یا کہا تھا لوگوں کے سپرد کرتے پس انہوں نے فرمایا کہ جو شخص میرے لئے کوشش کرے گا میں اسے اس کا بدلہ اور جزا دوں گا لیکن امر فرمایا کسی امر کے ساتھ اور منع فرمایا کسی دوسرے امر سے پھر فرمایا کوشش کرو ان امور میں جن میں میں نے تمہیں حکم دیا۔

مراقبہ کے تین اعمال

۱۶۴۵:...... ہمیں خبر دی ہے ابوعبداللہ حافظ نے ان کو حسن بن محمد اسحاق نے انہوں نے سنا ابوعثمان خیاط سے وہ کہتے ہیں کہ انہوں نے سنا ذوالنون مصری سے وہ فرماتے تھے۔

تین اعمال اعمال مراقبہ میں سے ہیں اللہ نے جو کچھ اتارا ہے اس کا ایثار۔ اللہ نے جس کو عظمت دی ہے اس کی تعظیم، اللہ نے جس کو ذلت دی کہ اس کو ذلیل رکھنا۔

اور فرمایا کہ تین چیزیں اللہ سے عزت حاصل کرنے کی نشانیاں ہیں۔ حکمت و دانائی کو کثرت سے ڈھونڈھنا۔ کنبہ قبیلے کی نہیں۔ اللہ سے مدد مانگنا مخلوق سے نہیں۔ اہل دین کے آگے اظہار عجز و ذلت اختیار کرنا اہل دنیا کے لئے نہیں۔

حضرت یعقوب علیہ السلام اور حضرت یوسف علیہ السلام کا واقعہ

۱۶۴۶:...... ہمیں خبر دی ہے ابوعبداللہ حافظ نے اور ابونصر محمد بن علی اور ابوعبدالرحمٰن سلمی نے انہوں نے کہا کہ ہمیں حدیث بیان کی ہے ابو العباس محمد بن یعقوب نے ان کو عبداللہ بن ہلال بن فرات نے ان کو احمد بن ابوالحواری نے ان کو ابوجعفر بجلی نے ان کو قبیصہ نے سفیان سے کہتے ہیں کہ جب یوسف کی بشارت دینے والا یعقوب علیہ السلام کے پاس آیا تو انہوں نے پوچھا کہ یوسف کو کس دین پر چھوڑ کر آئے ہو اس نے کہا کہ اسلام پر یعقوب علیہ السلام نے کہا اب نعمت پوری ہوگئی ہے۔

۱۶۴۷:...... ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوجعفر محمد بن احمد رازی نے ان کو علی بن حسین بن شہریار رازی نے ان کو سلیمان بن منصور بن

(۱۶۴۶)...... اخرجه أبو نعيم في الحلية (۷/۶۷) من طريق خلق بن تميم عن سفيان. به.

(۱)...... في الأصل (عبد) وبعده بياض.

عمار نے ان کو محمد بن عبدالوہاب نے ان کو سفیان ثوری نے انہوں نے کہا کہ جب (طویل جدائی کے بعد) حضرت یعقوب اور حضرت یوسف علیہ السلام باہم ملے تو دونوں نے باہم معانقہ کیا اور یعقوب علیہ السلام رو پڑے۔ یوسف علیہ السلام نے پوچھا ابا جان آپ میرے اوپر روتے رہے یہاں تک کہ آپ کی بینائی چلی گئی کیا آپ یہ نہیں جانتے تھے کہ قیامت میں ہم ضرور اکٹھے ہوں گے یعقوب نے فرمایا بالکل جانتا تھا مگر میں ڈرتا تھا کہ کہیں تجھ سے تیرا دین نہ چھین لیا جائے لہذا میرے اور تیرے درمیان دین کی جدائی مائل نہ ہو جائے۔

۱۶۴۸:......اور سلیم نے کہا مجھے خبر پہنچی ہے کہ پہلا شخص جس نے بیت کہا یعنی شعر وہ یعقوب علیہ السلام کا شعر تھا جب لوگوں نے ان کو خبر دی۔

فصبر جميل للذى جئتم به ...... وحسبى الهى من المهمات كافيا.

میں صبر جمیل کروں گا اس کے لئے جسے تم لے کر گئے ہو اور مجھے میرا معبود تمام مشکلات میں کافی ہے۔

۱۶۴۹:......ہمیں خبر دی ہے ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوجعفر محمد بن عبداللہ بغدادی نے ان کو علی بن مبارک نے صغانی ان کو محمد بن اسماعیل صغانی نے ان کو سفیان نے کہتے ہیں کہ ابو حازم نے اپنے ساتھیوں سے کہا اور ان کے لئے حلف بھی اٹھائی البتہ تحقیق میں تم سے راضی ہوں بایں وجہ کہ دین پر باقی ہے جیسے اپنے جوتوں پر باقی ہے (یعنی جس طرح دائیں بائیں جوتے سب کے وہی قائم ہیں کسی کو چھوٹا بڑا نہیں کیا ایسے دین پر قائم ہیں کوئی تبدیلی نہیں ہوئی۔)

۱۶۵۰:......ہمیں خبر دی ہے ابوعبداللہ حافظ نے کہ مجھے خبر دی ہے جعفر بن محمد بن کثیر نے کہتے کہ میں نے حضرت جنید بغدادی سے سنا وہ کہتے تھے۔ لازم پکڑ اپنے دین کو یا اپنے دین کی حفاظت کر اس سے زیادہ سخت جتنی کہ تو اپنی آنکھ کی حفاظت کرتا ہے۔

حضرت ابراہیم بن ادھم کا خط

۱۶۵۱:......ہمیں خبر دی ابوعبدالرحمٰن نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا احمد بن علی بن حسین مقری سے کہتے تھے کہ میں نے سنا محمد بن غالب تمتام سے وہ کہتے تھے کہ حضرت ابراہیم بن ادھم نے حضرت سفیان ثوری کی طرف لکھا۔ جو شخص پہچان لے جو کچھ طلب کرتا ہے اس پر آسان ہو جاتا ہے جو کچھ خرچ کرتا ہے۔ جو شخص اپنی نظر کو آزاد چھوڑ دیتا ہے اس کا افسوس طویل ہو جاتا ہے اور جو شخص اپنی آرزو کو آزاد چھوڑتا ہے اس کا عمل برا ہو جاتا ہے اور جو شخص زبان کو آزاد چھوڑتا ہے اپنے نفس کو خود قتل کرتا ہے (یعنی ہلاک کرتا ہے)۔

۱۶۵۲:......ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو علی بن محمد مروزی نے ان کو ابوعلی حسن بن محمد زاہد نے ان کو احمد بن یونس بغدادی نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا سری بن مغلس سے وہ کہتے تھے کہ میں سنا ایک ایسا کلمہ جس کے ساتھ میں پچاس سال سے نفع اندوز ہو رہا ہوں میں مکہ میں طواف کر رہا تھا اچانک دیکھا تو ایک آدمی میزاب رحمت تلے بیٹھا تھا اس کے ارد گرد ایک جماعت تھی میں نے سنا وہ یہ ان سے کہہ رہا تھا۔ اے لوگو جو شخص جان لیتا ہے کہ کیا چیز اس کو خوشی اور پسند ہے جو کچھ خرچ کرتا ہے اس پر آسان ہوتا ہے۔

۱۶۵۳:......میں نے سنا ابوعبدالرحمٰن سلمی سے کہتے تھے کہ میں نے سنا یوسف بن عمر زاہد سے کہتے تھے کہ میں نے سنا محمد بن حسین اجری سے کہتے تھے کہ میں نے سنا عبداللہ بن محمد عطشی سے انہوں نے سنا معمرہ سے وہ کہتے تھے جو شخص عمل کا مٹھاس چکھ لیتا ہے وہ اسے صبر دے دیتا ہے، راستوں کی کڑواہٹ کو گھونٹ گھونٹ کر کے پی لینے پر جو شخص کہ اس کا عبرت حاصل کرنا طویل ہو جائے اس کا ذوق لذیذ ہو جاتا ہے وہ نفرت کرتا ہے ان سے جو اسے مشغول کر دیں۔

۱۶۵۴:......ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوالعباس محمد بن یعقوب نے ان کو محمد بن اسحاق صغانی نے ان کو عفان نے ان کو سلام بن

(۱)......غیر واضح فی الأصل.

مسکین نے ان کو عمران بن عبداللہ وہ کہتے ہیں کہ میں نے سعید بن میسّب کے نفس کو دیکھا کہ ان پر اللہ کے لئے تکلیف سہنا مکھی بیٹھنے سے بھی زیادہ آسان تھا۔

۱۶۵۵:......ہمیں خبر دی ابوعبداللہ نے ان کو ابوعبداللہ محمد بن عبداللہ اصفہانی نے زاہد نے ان کو اسماعیل بن اسحاق قاضی نے ان کو سلیمان بن حرب نے ان کو حماد بن زید نے ان کو یحییٰ بن سعید نے وہ کہتے ہیں کہ حضرت سعید بن میسّب کثرت کے یہ دعا کرتے تھے۔ **اللھم سلم اللھم سلم** اے اللہ بچا اللہ تو بچا۔

۱۶۵۶:......اور ہمیں خبر دی ہے ابوعبداللہ حسین بن حسن غضائری نے اور ان کو جعفر بن محمد بن نصیر نے ان کو احمد بن محمد بن مسروق نے ان کو عمر بن شیبہ نے ان کو سعید بن عامر نے ان کو حزم بن ابوحزم نے قصعی نے کہتے ہیں کہ میمون بن سیاہ نے کہا اپنی دنیا کو اپنے دین پر ترجیح نہ دے جو شخص دنیا کو دین پر فوقیت دیتا ہے ندامت اس کی طرف لپکتی ہے۔

۱۶۵۷:......اور ہمیں خبر دی ہے ابوعبداللہ غضائری نے ان کو احمد بن سلمان انجاد نے ان کو محمد بن ہیثم نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا قعنبی سے وہ کہتے تھے کہ حضرت مالک بن انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا تھا۔

ایک آدمی سے اے فلانے کیا تو دل لگی نہیں کرتا فرمایا کہ (ہماری دل لگی اور دلچسپی تو دین ہے۔) آپ بھی اپنے دین کے ساتھ اپنا دل بہلائیے اور دل خوش کیجئے۔

(۱)......كلمة غير واضحة وهذه الكلمة اسم بلد.

ایمان کا سترھواں شعبہ

علم کی طلب

حب مطلق علم کا ذکر ہو تو مراد علم دین ہوتا ہے اور اس کے کئی اقسام ہیں۔

اول:......بعض اس میں سے اصل کا علم ہے وہ ہے باری تعالیٰ کی معرفت اس کے بارے میں پہلے بات ہو چکی ہے۔

دوم:......بعض اس میں سے۔اس چیز کی معرفت جو کچھ اللہ تعالیٰ کی طرف سے آیا ہے، چنانچہ علم نبوۃ بھی اسی میں داخل ہے اور وہ علم بھی جس کے ذریعے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم دیگر تمام انبیاء سے ممتاز ہوتے ہیں۔اور اللہ تعالیٰ کے احکام کا علم اور ان کے فیصلوں کا علم۔

سوم:......بعض اس میں سے۔اس چیز کی معرفت جس میں احکام کا علم طلب کیا جاتا ہے، اور وہ کتاب وسنت ہے اس کے نصوص اور اس کے معانی، اور نصوص کے مراتب کی تمیز، اور ناسخ اور منسوخ کا علم اور معانی کے ادراک کے لئے اجتہاد کرنا اور قیاس کی وجوہ میں تمیز وفرق کرنا اور اس کی شرائط کا علم اور سلف کے اقوال کی معرفت حاصل کرنا صحابہ کرام اور تابعین کے اقوال ہوں یا ان کے ماسوا کے اور اجتماع اور اختلاف کی تمیز وفرق کرنا۔

چہارم:......بعض اس میں سے اس چیز کی معرفت حاصل کرنا جس کے ساتھ کتاب وسنت میں سے احکام کی تلاش ممکن ہو سکے اور وہ علم ہے لسان عرب کا اور ان کی عادات کا مخاطبات میں اور احادیث واخبار کے مراتب کی تمیز وفرق تاکہ ہر خبر اپنے اپنے مرتبے اور مقام پر اتر سکے اور اس لئے اس کا پورا پورا حق دیا جا سکے۔اس کے بعد شیخ نے بیان کو جاری رکھے ہوئے کلام کو چلا دیا ہے اور فرمایا۔کہ جو شخص علم کی طلب کا ارادہ رکھتا ہے اور وہ اہل زبان عرب میں سے نہیں ہے اس کے لئے یہی مناسب ہے کہ وہ پہلے پہلے زبان کو سیکھے اور اس میں خوب مشق پیدا کرے اس کے بعد قرآن کریم کا علم طلب کرے پھر بھی اس کے لئے قرآن پاک کے معانی اچھی طرح واضح نہیں ہوں گے مگر آثار کے ساتھ اور سنن کے ساتھ، آثار اور سنن کے معانی اچھی طرح واضح نہیں ہو سکیں گے مگر اخبار صحابہ کے ساتھ اور اخبار صحابہ واضح نہیں ہوں گے مگر اس تفصیل کے ساتھ جو تابعین سے آئی ہے۔

بے شک علم دین اسی طرح ہم لوگوں تک پہنچا ہے۔جو شخص اس کا ارادہ رکھتا ہے وہ اس سیڑھی سے اور اسی درجہ سے اس کی طرف درجہ بدرجہ چڑھ جائے۔اور آنے والا علم کے دروازے پر آئے اور اس کے سامنے آنے کا قصد کرے جب اللہ تعالیٰ اسے مجتہدین کے درجے اور مقام تک پہنچا دے تو اس وقت وہ اختلاف کرنے والوں کے اقوالوں میں نظر ڈالے اور ان میں سے جس کو چاہے پسند کرے جس کو زیادہ راجح اور زیادہ درست دیکھے، اور اس کو چاہئے کہ وہ قیاس بھی کرے جو حدیث بیان کرے اور اس کی بنیاد رکھے مستحکم اصولوں پر اور اولیٰ اور بہتر پر۔

۱۶۵۸:......ہمیں خبر دی ہے ابو عبداللہ حافظ نے ان کو ابوالعباس محمد بن یعقوب نے ان کو ربیع بن سلیمان نے ان کو امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ نے وہ فرماتے ہیں کہ علم دو طرح کا ہے۔

اول:......عام لوگوں کا علم جس میں وسعت نہ ہو وہ عاجز ہوتا ہے اس کے عقل پر نادانی کا غلبہ ہوتا ہے (علم محدود ہوتا ہے) مثلاً یہ کہ نمازیں پانچ ہیں۔

اللہ نے لوگوں پر ماہ رمضان کے روزے فرض کر دیئے ہیں۔اور بیت اللہ کا حج بھی بشرط استطاعت فرض ہے۔لوگوں کے مالوں میں زکوٰۃ فرض ہے، اللہ نے ان پر زنا کو حرام کر دیا ہے اور قتل چوری شراب یہ سب حرام ہے اور اس طرح کی دیگر باتوں کا عالم جو اسی مفہوم میں ہیں جن کا اللہ

نے بندوں کومکلّف کیا ہے لوگ ان کو کریں اور ان امور کو جانیں اور دل وجان سے اس کی تعظیم کریں اپنے نفسوں سے اور مالوں سے۔

اور یہ کہ رک جائیں ان امور سے جن کو اللہ نے ان پر حرام کیا ہے یہ علم کی وہ قسم ہے جو بطور نص وصراحت کے ساتھ کتاب اللہ میں موجود ہے یا عام موجود واہل اسلام کے پاس جسے عام مسلمان گذشتہ لوگوں سے عوام سے بھی نقل کرتے آرہے ہیں جسے وہ رسول اللہ سے حکایت اور بیان کرتے ہیں اور اس کے بیان کرنے ا میں کوئی نزاع اور کوئی اختلاف بھی نہیں ہے اور اس چیز کا وہم ضروری اور لازم ہونے کے بارے میں اس عام علم کے بارے میں کسی کو کوئی اختلاف نہیں ہے ویسے بھی اس میں غلط ہونے کا کوئی امکان نہیں ہے قبر میں ہو یا تاویل میں اور اس میں جھگڑا جائز نہیں ہے۔

وجہ ثانی:......وہ علم جس کو بندے بعض سے بعض حاصل کرتے ہیں جس کا تعلق فرائض کے فروع سے ہے اور وہ جو مخصوص احکام وغیرہ سے متعلق ہو جس کے بارے میں نہ تو کتاب اللہ کی صراحت ہے اور نہ ہی ان میں سے زیادہ تر کے بارے میں سنت میں کوئی نص ہے اگرچہ فی نفسہ اس میں سے کسی قدر سنت سے ثابت ہو۔ ایسا علم اخبار خاصہ ہیں اخبار عامہ نہیں ہیں اور جو اس میں سے تاویل کا احتمال رکھے اور جو قیاس سے معلوم ہو سکے ایسا علم کا وہ درجہ ہے جس علم تک عام لوگوں کی پہنچ نہیں اور رسائی نہیں ہے اور اس علم کا مکلّف پر خاص بھی نہیں ہے اور نہ ہی ہر خاص کی وہاں تک رسائی کا احتمال ہے اور نہ ہی تمام خاص لوگ مجموعی طور پر اس کی اجازت رکھتے ہیں کہ اسے معطل اور بے کار چھوڑ دیں۔ جب ایسے علم کو حاصل کرنے کے لئے کچھ خاص لوگ کمر بستہ ہو کر حاصل کریں تو باقی لوگ اس کے تارک نہیں کہلائیں گے انشاء اللہ تاہم فضیلت وبرتری صرف انہیں حاصل ہوگی جو اسے حاصل کریں گے انہیں فضیلت حاصل نہیں ہوگی جو اس سے محروم رہیں گے اس بارے میں اللہ تعالیٰ کے اس فرمان کے ساتھ حجت پکڑی گئی ہے۔

وما کان المؤمنون لینفروا کافة فلولا نفر من کل فرقة منهم طائفة لیتفقهوا فی الدین ولینذروا قومهم اذا رجعوا الیهم لعلهم یحذرون.

سارے مومن تو دین کی فہم حاصل کرنے کے لئے نہیں جاسکتے۔ کیوں نہیں کہ ہر بڑی جماعت میں سے ایک مختصر جماعت دین کی فہم حاصل کرنے کے لئے نکل جائیں اور وہ دین کی سمجھ بوجھ حاصل کر کے آئیں اور اپنی قوم کو ڈرائیں واپس آکر تا کہ وہ لوگ (جو دین سیکھنے میں رہ گئے تھے) وہ بھی ڈریں۔

امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ نے اس کی مثال جہاد فی سبیل اور صلوٰۃ جنازہ۔ اور میت کو دفن کرنے اور سلام کا جواب دینے سے دی ہے۔

ظاہر ہے فضیلت وثواب جہاد میں شریک ہونے والے مجاہد کو نماز جنازہ میں شریک ہونے والے کو میت دفن کرنے والے پورے گروہ میں سے سلام کا جواب دینے والے کو ملے گا باقی سب لوگ گنہگار ہونے سے بچ جائیں گے اور اگر کوئی بھی یہ اعمال انجام نہیں دے گا تو پورا معاشرہ گنہگار ہوگا۔ واللہ اعلم۔

۱۶۵۹:......ہم نے کتاب المدخل میں روایت کیا ہے، حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کہ انہوں نے اس آیت کے بارے میں فرمایا اس سے مراد سرایا ہیں۔ یعنی ایک جماعت دین سیکھنے کے لئے چلی جائے اور ایک جماعت بیٹھ جائے تا کہ وہ دین میں سمجھ بوجھ حاصل کرے۔ فرماتے ہیں۔ اس کتاب کا علم سیکھو اللہ تعالیٰ نے جسے اپنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر نازل فرمایا ہے، اور جب واپس آئیں ان کو آکر دین سکھائیں جو سیکھنے کے لئے گئے نہیں تھے تا کہ وہ بھی ڈریں اور اللہ کی نافرمانی سے بچیں۔

(۱۶۵۸)......رسالة الشافعی (ص ۳۵۷) ومابعدها

رفع علم کے اسباب کا بیان

۱۶۶۰:......ہمیں خبر دی ہے ابومحمد بن یوسف نے ان کو ابوسعید احمد بن زیاد بصری نے مکہ مکرمہ میں ان کو عباس بن محمد دوری نے ان کو محمد بن بشر نے ہشام بن عروہ سے ان کو ان کے والد نے ان کو حضرت عبداللہ بن عمرو نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے اور ہمیں خبر دی ہے ابوالحسین بن فضل قطان نے اور ابوعبداللہ حسین بن حسن غضائری نے دونوں فرماتے ہیں ہمیں حدیث بیان کی ہے حسن بن علی بن عفان عامری نے ان کو ابواسامہ نے ان کو ہشام بن عروہ نے ان کو ان کے والد نے انہوں نے سنا عبداللہ بن عمرو سے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ نے فرمایا:
بے شک اللہ تعالیٰ علم کو اس طرح قبض نہیں کریں گے کہ یکا یک وہ اس کو لوگوں سے کھینچ لیں لیکن علماء کو قبض کریں گے جب کوئی عالم نہیں رہے گا۔اور صفار کی روایت میں ہے۔یہاں تک کہ جب وہ کسی ایک عالم کو بھی باقی نہیں چھوڑے گا تو لوگ جاہل ترین سرداروں کو پکڑ لیں گے ان سے دین پوچھیں گے (بھلا وہ دین کہاں سے سمجھانے لگے وہ تو خود بڑے جاہل ہوں گے) بس پھر وہ بغیر علم کے فتوے دیں گے وہ خود گمراہ ہوں گے لہذا وہ لوگوں کو بھی گمراہ کریں گے۔

۱۶۶۱:......ہمیں حدیث بیان کی ہے ابومحمد اصفہانی نے ان کو ابوسعید نے ان کو حسن بن علی بن عفان نے ان کو جعفر بن عون نے ان کو ہشام بن عروہ نے ان کو ان کے والد نے ان کو عبداللہ بن عمرو نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے۔
اس حدیث کو مسلم نے روایت کیا ہے صحیح میں ابوکریب سے انہوں نے ابواسامہ سے اور دونوں نے اس کو نقل کیا ہے دوسرے طریق سے ہشام سے۔
اور تحذیر میں یعنی علم کے اٹھ جانے کا جو ڈرہوا سنایا گیا ہے اس میں دلیل ہے اس کے طلب کے وجوب پر اور علم سیکھنے پر ابھارنا اور برانگیختہ کرنا ہے۔(یعنی رفع علم سے ڈرانے کا مطلب ہی یہی ہے کہ لوگ اس کو سیکھیں اس لئے کہ سیکھنا ضروری ہے۔)

۱۶۶۲:......ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے انہوں نے سنا ابوبکر بن مؤمل سے کہتے تھے کہ ان کو بیان کیا فضل بن محمد شعرانی نے ان کو نفیلی نے ان کو عباد بن عوام نے ان کو ہلال بن خباب نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے حضرت سعید بن جبیر سے پوچھا کہ لوگوں کی ہلاکت کی کیا علامت ہے؟ انہوں نے جواب دیا جب ان کے علماء ہلاک ہو جائیں گے یہی وقت لوگوں کی ہلاکت کا بھی ہے۔

علم طلب کرنا فرض ہے

۱۶۶۳:......ہمیں خبر دی ہے ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوالحسن علی بن محمد بن عقبہ شیبانی نے، ان کو محمد بن علی بن عفان نے (ح) اور ہمیں خبر دی ہے محمد اصفہانی نے ان کو ابوسعید بن زیاد نے ان کو جعفر بن عامر عسکری نے دونوں نے کہا کہ ہمیں حدیث بیان کی ہے حسن بن عطیہ بن ابوعاتکہ

(۱۶۶۰، ۱۶۶۱)......أخرجه البخاری (۱/۳۶) ومسلم (۲۰۵۸/۴) من طریق هشام. به.
وأخرجه مسلم (۲۰۵۸/۴) عن أبی کریب عن أبی أسامة وغیره. به.
(۱۶۶۱)......أخرجه البخاری (۱/۳۶) و مسلم (۲۰۵۸/۴) من طریق هشام. به.
(۱۶۶۲)......النفیلی هو عبدالله بن محمد.
(۱۶۶۳)...... أخرجه ابن عدی (۱/۱۸۲) والعقیلی (۱/۲۳۰) وفیه أبوعاتکة طریف بن سلیمان منکر الحدیث. وقال ابن حبان حدیث باطل لا أصل له.
وهذا الحدیث له طرق کثیرة وانظر تنزیه الشریعة (۱/۲۵۸) جامع بیان العلم (۱/۷و۸) تاریخ بغداد (۳۱۴۱۹)

نے اور ابوعبداللہ کی روایت میں ہے ان کو بیان کیا ابو عاتکہ نے ان کو حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرماتے ہیں کہ رسول اللہ نے فرمایا۔علم کو تلاش کرو اگر چہ چین میں جانا پڑے۔ بے شک علم کا طلب کرنا فرض ہے ہر مسلمان پر۔

یہ حدیث بطور محاورہ مشہور ہے اور اس کی اسناد ضعیف ہے اور تحقیق کئی وجوہ سے مروی ہے مگر تمام وجوہ ضعیف ہیں۔

۱۶۶۴:..... ہمیں خبر دی ابو عبداللہ نے ان کو ابو العباس رحم نے ان کو عباس بن محمد نے ان کو ابو النظر ہاشم بن قاسم نے ان کو مسلم بن سعید نے زیاد بن عامر سے ان کو حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا علم کا طلب کرنا ہر مسلمان پر فرض ہے اور اللہ تعالیٰ مجبور کی فریاد رسی کرنے کو پسند کرتا ہے۔

۱۶۶۵:..... ہمیں خبر دی ہے ابو الحسن علی بن محمد بن علی مقری سے ان کو حسن بن محمد بن اسحاق نے ان کو یوسف بن یعقوب قاضی نے ان کو محمد بن ابی بکر نے ان کو حسان بن سیاہ ان کو ثابت نے ان کو انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ علم کو طلب کرنا ہر مسلمان پر فرض ہے۔

۱۶۶۶:..... ہمیں خبر دی ابو محمد بن یوسف نے ان کو ابو سعید بن اعرابی نے ان کو عباس بن عبداللہ ترقفی نے ان کو رواد بن جراح نے ان کو عبدالقدوس نے ان کو حماد بن ابو سلیمان نے ان کو ابراہیم نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ایک حدیث کے سوا کچھ نہیں سنا وہ فرماتے تھے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ علم کو طلب کرنا فرض ہے ہر مسلمان پر۔

۱۶۶۷:..... ہمیں خبر دی ہے ابو الحسن علی بن محمد بن علی اسفرائنی نے ان کو ابو سہل بن زیادہ قطان نے ان کو حسن بن مکرم نے ان کو یحییٰ بن ہاشم نے ان کو (شہر) نے ان کو عطیہ نے ان کو ابو سعید نے وہ کہتے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا علم کا طلب کرنا فرض ہے ہر مسلمان پر۔

قرآن سیکھنے اور سکھانے کا بیان

۱۶۶۸:..... ہمیں خبر دی ہے ابو الحسن علی بن محمد بن علی مقری نے ان کو حسن بن محمد بن اسحاق نے ان کو یوسف بن یعقوب نے ان کو محمد بن ابو بکر نے ان کو مثنی بن بکر عطار نے ان کو عوف نے ان کو سلیمان نے ان کو ابو الاحوص نے ان کو عبداللہ نے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ نے فرمایا۔

کہ قرآن کو سیکھو اور وہ لوگوں کو سکھلاؤ اور علم سیکھو اور وہ لوگوں کو سکھلاؤ اور فرائض (علم میراث) سیکھو اور وہ لوگوں کو سکھلاؤ میں ایک ایسا آدمی ہو جو قبض (فوت ہونے) والا ہوں، اور بے شک علم عنقریب قبض کر لیا جائے گا یہاں تک کہ لوگ فرائض (کا علم نہیں رکھیں گے) اس میں بھی باہم اختلاف کریں گے کوئی ایسا انسان نہیں پائیں گے جو ان کو فرائض کے بارے میں بتلا سکے۔

(۱۶۶۴)..... أخرجه بن عبدالبر في جامع البيان (۱/۸) من طريق زياد بن ميمون عن أنس

(۱۶۶۵)..... أخرجه ابن عبدالبر في جامعه (۱/۸) من طريق حسان بن سياه. به وفيه زيادة.

(۱۶۶۶)..... أخرجه ابن عبدالبر (۱/۸) من طريق روّاد بن الجراح

(۱۶۶۷)..... قال الهيثمي في المجمع (۱/۱۲۰) رواه الطبراني في الأوسط وفيه يحيى بن هاشم السمسار كذاب.

(۱)..... غير واضح بالأصل.

(۱۶۶۸)..... قال الهيثمي في المجمع (۴/۲۲۳) رواه أبويعلى والبزار وفي إسناده من لم أعرفه. وأخرجه الدارقطني في سننه (۴/۸۱، ۸۲) من طريق عمرو بن حمران عن عوف. به

وقال الدارقطني: تابعه جماعة عن عوف ورواه المثنى بن بكر عن عوف عن سليمان بن جابر عن أبي الأحوص عن عبدالله عن النبي صلى الله عليه وسلم بهذا وقال الفضل بن ولهم عن عوف عن شهر عن أبي هريرة.

سلیمان یہ وہی ابن جابر ہیں اور تحقیق کہا گیا ہے کہ حضرت عوف سے انہوں نے حضرت ابن مسعود سے روایت کیا ہے اور کہا گیا ہے حضرت عوف سے اور اس سے حسن نے ان کو حدیث بیان کی سلیمان سے۔

۱۶۶۹:......ہمیں خبر دی ہے ابوالحسین بن بشران نے ان کو ابوعمرو بن سماک نے ان کو حنبل بن اسحاق نے ان بکار بن محمد نے ان کو عبداللہ بن عون نے ان کو ابن سیرین نے ان کو احنف بن قیس نے وہ کہتے کہ حضرت عمر نے فرمایا دین کی سمجھ حاصل کرو اس سے قبل کہ تم سردار بنو۔

۱۶۷۰:......ہمیں خبر دی ہے ابوعبداللہ حافظ نے ان کو جعفر بن محمد بن نصیر نے ان کو احمد بن محمد بن مسروق نے ان کو محمد بن حمید نے ان کو اسباط بن محمد نے ان کو سفیان ثوری نے وہ کہتے ہیں کہ جو شخص سردار بننے میں جلدی کرے وہ بہت سارے علم کا نقصان کرتا ہے۔ اور جو شخص حکمران اور سردار بننے میں جلدی نہیں کرتا لکھتا ہے پھر لکھتا ہے اور پھر لکھتا۔

۱۶۷۱:......ہمیں خبر دی ابوعبداللہ نے کہتے کہ ہمیں خبر دی جعفر نے وہ کہتے ہیں کہ ہمیں خبر دی ان کو بکر بن داؤد نے وہ کہتے ہیں میں نے سنا اپنے والد سے وہ کہتے ہیں جو شخص اپنی ذات کے لئے حدیث لکھتا ہے وہ سخاوت نہیں کرتا (یعنی کنجوسی کرتا ہے) اور جو شخص لوگوں کے لئے لکھتا ہے وہ سخاوت کرتا ہے۔

۱۶۷۲:......ہمیں خبر دی ابونصر بن قتادہ نے ان کو ابوالحسن سراج نے ان کو مطین نے ان کو عبدالجبار بن عاصم نے ان کو بقیہ بن ولید نے ان کو ابو سعید وہاظی نے ان کو اسحاق بن عبداللہ بن ابی طلحہ نے ان کو حضرت انس نے کہتے ہیں کہ رسول اللہ نے فرمایا۔ علم کو طلب کرنا واجب ہے ہر مسلمان پر۔

بہترین تحفہ علم وادب سکھانا ہے

۱۶۷۳:......ہمیں خبر دی ابوالحسین محمد بن حسین علوی نے ان کو عبدوس بن حسین سمار نے ان کو یوسف بن عبداللہ بن ماھان دینوری نے ان کو محمد بن کثیر نے (ح) اور ہمیں خبر دی ہے ابومحمد حسن بن احمد بن ابراہیم بن فراس نے مکہ۔ ان کو اور بن ابراہیم بن محمد ضماک نے ان کو ابوعبداللہ نے ان کو علی بن عبدالعزیز نے ان کو مسلم نے ان کو قواریری نے وہ دونوں کہتے ہیں کہ ان کو عامر بن ابی عامر فراز نے ان کو ایوب بن موسیٰ قرسی نے ان کو ان کے والد نے ان کو ان کے دادا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے آپ نے فرمایا۔

کوئی والد اپنے بیٹے کو اچھے ادب سکھانے سے افضل کوئی تحفہ نہیں دے سکتا۔ لفظ حدیث رسول کے ہیں علاوہ اس کے انہوں نے نہیں کہا خزار اور علوی نے کہا ہے انہی حدیث میں کہ رسول اللہ نے فرمایا۔ اور قرشی نے بھی نہیں کہا وہ ایوب بن موسیٰ بن عمرو بن سعید بن عاص ہیں۔

(۱۶۶۹)......قال العجلونی فی کشف الخفاء (۱/ ۳۷۰) رواه البیهقی عن عمر من قوله وعلقه البخاری جازماً به.

(۱۶۷۰)......کشف الخفاء (۱/ ۳۷۰)

(۱۶۷۲)......أخرجه ابن عبدالبر (۱/ ۸) من طریق بقیة عن الأوزاعی عن إسحق. به.

ومن طریق بقیة عن أبی عبدالسلام الوحاظی عن إسحاق. به.

(۱۶۷۳)......أخرجه الترمذی (۱۹۵۲) والحاکم (۴/ ۲۶۳) من طریق عامر. به.

وقال الترمذی هذا حدیث غریب لاتعرفه إلا من حدیث عامر بن أبی عامر الخزاز وهو عام بن صالح بن رستم الخزاز وأیوب بن موسی بن ابن عمرو بن سعید بن العاص وهذا عندی مرسل

والحدیث صححه الحاکم وتعقبه الذهبی بأن عامر واه.

حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا قول

۱۶۷۴:......ہمیں خبر دی ہے ابو محمد بن فراس مکی نے اس کے بارے میں ان کو ابو عبداللہ ضحاک نے ان کو علی بن عبدالعزیز نے ان کو محمد بن عبداللہ ابو یحییٰ نے ان کو مروان نے ان کو عاصم احول نے ان کو موزو عجلی نے وہ کہتے ہیں کہ حضرت عمر نے فرمایا سنت کو سیکھو اور فرائض کو سیکھو اور سُر اور لغت کو سیکھو۔ جیسے تم قرآن کو سیکھتے ہو۔

۱۶۷۵:......ہمیں خبر دی ہے ابو القاسم عبدالرحمٰن بن عبداللہ حرف نے بغداد میں ان کو ابو الحسن علی بن محمد بن زبیر کوفی نے ان کو حسن بن علی بن عفان نے ان کو زید بن حباب نے ان کو عبدالوارث بن سعید عنبری ان کو ابو مسلم نے پچاس سال سے کہ عمر بن خطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا عربی زبان سیکھو بے شک وہ مروت میں اضافہ کرتی ہے۔

۱۶۷۶:......ہمیں خبر دی ہے ابو محمد بن فراس نے ان کو ابو عبداللہ بن ضحاک نے ان کو علی بن عبدالعزیز نے ان کو ابن عمار نے ان کو عضیف نے وہ ابن سالم میں عبدالوارث بن سعید نے ان کو ابو مسلم نے وہ اور بصرہ کے ایک آدمی تھے انہوں نے کہا کہ حضرت عمر نے فرمایا تھا عربی زبان سیکھو بے شک وہ عقل کو پکارتی ہے اور مروت میں اضافہ کرتی ہے۔

۱۶۷۷:......ہمیں خبر دی ابو القاسم حرفی نے ان کو علی بن محمد بن زبیر ان کو حسن بن علی نے ان کو زید بن حباب نے ان کو طلحہ بن عمرو مکی نے ان کو عطاء بن ابی رباح نے کہتے ہیں مجھے خبر پہنچی ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ایک آدمی سے سنا جو فارسی میں کلام کر رہا تھا طواف کے دوران انہوں نے اس کے بازوں سے پکڑ کر کہا عربی زبان کی طرف راستہ تلاش کیجئے۔

زبان کا لہجہ درست ہونا ضروری ہے

۱۶۷۸:......اور ہم نے روایت کیا ہے حضرت عمر نے غیر قوی اسناد کے ساتھ کہ وہ ایسی لوگوں پر گذرے جو تیر اندازی کی مشق کر رہے تھے انہوں نے فرمایا تم نے غلط تیر اندازی کی ہے انہوں نے کہا کہ ہم ابھی سیکھ رہے ہیں۔ آپ نے فرمایا تمہارا زبان کے لہجے میں غلطی کرنا میرے نزدیک تمہاری تیر اندازی کی غلطی کرنے سے زیادہ سخت ہے۔ اور پھر آپ نے ایک حرفی حدیث بیان کی کہ اللہ تعالیٰ اس آدمی پر رحم کرے جو اپنی زبان کو درست کرتا ہے۔

۱۶۷۹:......ہم نے ابو موسیٰ سے روایت کی ہے کہ انہوں نے لکھا حضرت عمر کی کہ یہ ابو موسیٰ کی طرف سے پھر ان کی طرف عمر نے لکھا کہ آپ اپنے کاتب کو چابک کرا دے۔

(۱۶۷۵)......أخرجه الخطيب فی الجامع لأخلاف الراوی (۱۰۶۷) بنفس الإسناد.

(۱۶۷۶)......أخرجه أبو القاسم الحرفی فی فوائده و ابن المرزبان فی كتاب المروءة والمصنف والخطيب فی الجامع عن أبی مسلم البصری عن عمر.

ورواه ابن الأنباری فی الا يضاح من طريق مجاهد عن عمر (الكنز ۹۰۳۷)

(۱۶۷۷)......أخرجه أبو القاسم الحرفی و المصنف (الكنز ۹۰۳۸)

(۱۶۷۸)......أخرجه الخطيب فی الجامع (۱۰۶۶)

(۱۶۷۹)......أخرجه ابن الأنباری و ابن أبی شيبة (الكنز ۲۹۵۵۰)

(۱۶۸۰)......أخرجه الخطيب فی الجامع (۱۰۸۲) بنفس الإسناد.

(۱)......فی الأصل عمرو بن العاص رضی الله عنهما وما اثبتناه من الجامع الآداب الرواى للخطيب.

۱۶۸۰:......ہمیں خبر دی ابوالقاسم بن عبید اللہ بن عبد اللہ حرفی نے ان کو علی بن محمد بن زبیر نے ان کو حسن بن علی نے ان کو زید بن حباب نے ان کو ربیع سمان نے ان کو عمرو بن دینار نے یہ کہ ابن عمر وابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ اپنی اولاد کو مارتے تھے لہجے اور تلفظ کی غلطی پر۔

۱۶۸۱:......ہمیں خبر دی ابوعبدالرحمٰن سلمی نے ان کو ابوالحسن کارزی نے ان کو علی بن عبدالعزیز نے ان کو ابوعبیدہ نے ان کو ہشیم نے ان کو حصین نے ان کو عبداللہ بن عبداللہ بن عتبہ نے ان کو ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہ بے شک وہ قرآن کے بارے میں پوچھتے جاتے تھے۔ اور وہ اس بارے میں شعر سناتے تھے۔ (یعنی کسی بھی جملے کی شہادت کے طور پر کوئی شعر پڑھ کر عرب کا استعمال واضح کرتے تھے۔)

۱۶۸۲:......ابوعبیدہ سے مروی ہے ان کو یحییٰ بن سعید نے بیان کیا ان کو سفیان نے ان کو ابراہیم بن مہاجر نے ان کو مجاہد تے ان کو حضرت انس عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرماتے ہیں کہ میں نہیں جانتا تھا کہ فاطر السموات کا مفہوم کس طرح ہے حتیٰ کہ میرے پاس دو دیہاتی عربی آئے جو کہ میرے پاس ایک کنویں کا جھگڑا لے کر آئے تھے دونوں میں سے ایک بولا انا فطرتها انا ابتدأتها میں نے اس کو از سرے بنایا ہے۔ یعنی اسے میں نے کھودا ہے۔ (یعنی مجھے اب عرب کی دیہاتی استعمال سے واضح ہوا کہ اس کا مطلب ہے ابتداء اور پہلی بار بنانے والا۔)

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ کا قول

۱۶۸۳:......ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے اور محمد بن موسیٰ نے دونوں نے کہا ہمیں حدیث بیان کی ہے ابوالعباس محمد بن یعقوب نے ان کو احمد بن عبدالجبار نے ان کو وکیع نے ان کو اسامہ بن زید نے ان کو عکرمہ نے ان کو ابن عباس نے وہ کہتے ہیں تم میں سے کوئی شخص جب قرآن میں سے کوئی شے پڑھے اور وہ نہ جانے کہ اس کی کیا تفسیر ہے اسے چاہئے کہ اسے وہ عرب شعراء کے شعروں میں تلاش کرے بے شک وہ عرب کا دیوان ہے۔

۱۶۸۴:......ہمیں خبر دی ہے ابوعبداللہ حافظ نے فوائد شیخ۔ میں ان کو مکی بن بندار نے زنجانی نے بغداد میں ان کو محمد بن احمد بن رجاء حنفی نے مصر میں ان کو ہارون بن محمد بن ابوسفید ام عسقلانی نے ان کو عثمان بن ابوطالوت جحدری نے ان کو بشر بن عمرو بن علاء نے ان کو ان کے والد نے ان کو ذیال بن حرملہ نے ان کو صعصعہ بن صوجان نے وہ کہتے ہیں کہ ایک اعرابی حضرت علی کے پاس آیا اور بولا السلام علیکم یا امیر المؤمنین آپ اس حرف کو کیسے پڑھتے ہیں۔ لا یاكله الا الخاطون. كل والله يخطو. یہ سن کر حضرت علی مسکرائے اور فرمایا اے اعرابی لا یاکلہ الا الخاطئون. اعرابی نے کہا آپ نے سچ فرمایا اے امیر المومنین اللہ تعالیٰ اپنے بندے کو بے یارو مددگار نہیں چھوڑے گا اس کے بعد ابوالاسود دولی کی طرف متوجہ ہو کر فرمایا عجمی لوگ دین میں داخل ہو چکے ہیں زیادہ تر لہٰذا لوگوں کے لئے کوئی ایسی چیز وضع کریں جس کے ساتھ وہ اپنی زبانوں کو اصلاح پر دلیل پکڑ سکیں اور اس کے لئے رفع نصب اور جر کی علامت لگا دی ہے۔ (یہاں تک)

نحوی ترکیب

۱۶۸۵:......ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو حسن بن علی نے بن احمد رنانی نے مرو میں ان کو احمد بن جعفر بن محمد بغدادی نے جو کہ ہمارے پاس آئے تھے۔ ان کو ابوامیہ طرطوسی نے ان کو عبداللہ بن صالح بن مسلم عجلی نے ان کو ابوزید نحوی نے۔ کہتے ہیں کہ انہوں نے کہا ایک آدمی حسن بصری کے پاس آئے اور بولے آپ کیا کہتے ہیں اس آدمی کے بارے میں ترك ابيه واخيه۔ حضرت حسن بصری نے کہا یوں کہو ترک اباہ واخاہ اس آدمی نے کہا اباہ اور اخاہ سے کیا ہوگا۔ حضرت حسن بصری نے فرمایا ابیہ اور اخیہ سے کیا فائدہ ہوگا اس آدمی نے کہا دیکھئے جب بھی میں

(۱۶۸۴)......أخرجه المصنف وابن عساكر وابن النجار (الكنز ۲۹۴۵۷)

(۱)...... الحديث في كنز العمال دون قوله إلى هنا.

آپ کی متابعت کرتا ہوں آپ میری مخالفت کر دیتے ہیں (حالانکہ وہ شخص نحوی اعتبار سے عربی غلط بول رہا تھا حضرت حسن اس کی اصلاح کر رہے تھے۔)

۱۶۸۶:......ہمیں خبر دی ابوالحسن محمد بن عبدالرحمٰن بن محمد بن عبدان شروطی نے ان کو ابوالعباس اصم نے ان کو ابو قلابہ نے ان کو عبداللہ بن عبدالوارث نے ان کو حدیث بن سائب نے کہتے ہیں کہ میں حسن بصری کے پاس حاضر ہوا تو ان کے پاس ایک آدمی آیا اور بولا:

یا ابو سعید کسب الدوانیق سقلک

اور آپ کہتے ہو یا ابا سعید۔

۱۶۸۷:......ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوالعباس اصم نے ان کو سری بن یحییٰ نے ان کو عثمان بن زفر نے ان کو حبان بن علی نے ان کو ابن شبرمہ نے انہوں نے کہا عربی سے زیادہ بہتر کسی عبارت کے ساتھ لوگوں نے کبھی کسی چیز کو تعبیر نہیں کیا۔

۱۶۸۸:......ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے انہوں نے سنا ابوبکر بن اسماعیلی سے وہ کہتے ہیں مجھے خبر دی مرزبانی نے ان کو محمد بن فضل نے ان کو ریاشی نے ان کو اصمعی نے کہ وہ ایک آدمی کے ساتھ گذرے جو یوں دعا کر رہا تھا **یـاذو الـجلال و الاکـرام** ۔چنانچہ اصمعی نے اس سے کہا اے فلانے! کیا نام ہے آپ کا؟ اس نے کہا تم پھر اصمعی نے کہا...... اپنے رب سے مناجات کرنا غلط الفاظ کے ساتھ (جھوٹے کی مانند) جب اس کو پکارے تو درست تلفظ کرے۔

۱۶۸۹:......ہمیں خبر دی ہے ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوسعید مؤدب نے ان کو عباس بن فضل محمد اباذی نے ان کو ابوحاتم رازی نے وہ کہتے ہیں کہ ذکر کیا تھا علی بن جعد نے شعبہ سے کہتے ہیں انہوں نے کہا جب کوئی محدث نحو کو نہ جانتا ہو وہ اس گدھے کی مثل ہے جسے کے سر پر خالی توبرا (تھیلا) چڑھا ہوا ہو جس میں جو نہ ہوں۔

۱۶۹۰:......ہمیں خبر دی ہے ابوعبداللہ حافظ نے وہ کہتے میں نے سنا ابواحمد محمد بن محمد بن علی فہری بغدادی نے کہتے ہیں میں نے سنا حسن بن سفیان سے انہوں نے سنا حسان بن موسیٰ سے کہتے ہیں کہ انہوں نے سنا عبداللہ بن مبارک سے کہ کوئی آدمی علم کی کسی قسم میں مہارت حاصل نہیں کر سکتا جب تک وہ اپنے علم کو ادب کے ساتھ آراستہ کرے۔

۱۶۹۱:......ہمیں خبر دی ہے محمد بن ابوالمعروف فقیہ نے ان کو ابوسہل اسفرائنی نے ان کو ابوجعفر حذاء نے ان کو علی بن مدینی نے ان کو حماد بن زید نے ان کو یحییٰ بن عتیق وہ کہتے ہیں میں نے حسن سے یا ابا سعید سے کہا ایک آدمی عربی سیکھتا ہے اس کے ساتھ وہ اچھی بولی چاہتا ہے اور اس کے ساتھ اپنی قرأت درست کرتا ہے انہوں نے کہا اچھا کر کے اس کا پڑھنا ایسے ہے جیسے کوئی شخص آیت کو صحیح کر کے پڑھے ارادہ کرتا ہے اس کی رضا کا اور بعض دفعہ ہلاک ہوتا ہے اسی کی وجہ سے۔

۱۶۹۲:......ہمیں خبر دی ہے ابومحمد سکری نے بغدادی میں ان کو محمد بن عبداللہ بن ابراہیم شافعی نے ان کو جعفر بن محمد بن ازھر نے ان کو غلابی نے ان کو واقدی نے ان کو ابوالزناد نے ان کو ان کے باپ نے انہوں نے کہا مشرق میں کلام عرب کے ساتھ جاہلوں نے زندیقی اور بے دینی کی تھی ان کے دل کج تھے۔

۱۶۹۳:......ہمیں خبر دی ہے ابومحمد ان کو محمد بن عبداللہ شافعی نے ان کو جعفر بن محمد نے ان کو غلابی ان کو ربی وہ کہتے ہیں کہ سفیان بن عیینہ نے کہا طلب علم کے ساتھ کون لوگوں میں سے زیادہ حق دار ہے؟ کہئے اے ابومحمد انہوں نے کہا کہ عالم زیادہ حق دار ہے اس لئے کہ جہل نہیں...... اس سے زیادہ قبیح اس سے عالم کے ساتھ۔

(۱)......بیاض بالأصل (۲)......غیر واضح بالأصل (۳)...... کلمة غیر واضحة

۱۶۹۴:...... کہتے ہیں کہ ہمیں حدیث بیان کی ہے غلابی نے ان کو ابوسہل مدائنی نے کہتے ہیں کہ سفیان نے کہا جب کہ ایک آدمی نے ان سے سوال کیا تھا اے ابومحمد علم افضل ہے یا عمل؟ انہوں نے فرمایا کہ علم افضل ہے کیا آپ نے اللہ تعالیٰ کا یہ فرمان نہیں سنا۔ **فاعلم انه لا اله الا اللّٰه و استغفر لذنبک.**

اے پیغمبر آپ جان لیجئے کہ اللہ کے سوا کوئی الہٰ نہیں ہے اور اپنی لغزش کے لئے اللہ تعالیٰ سے بخشش طلب کیجئے۔ اللہ تعالیٰ نے اس آیت میں عمل سے قبل علم کے ساتھ ابتداء کی ہے۔ (اس سے معلوم ہوا کہ علم عمل سے افضل ہے۔)

فصل:...... علم کی فضیلت اور اس کا بلند مرتبہ

ارشاد باری تعالیٰ ہے۔

شهداللّٰه انه لااله الا هو و الملائكة و اولوا العلم.

اللہ تعالیٰ نے شہادت دی ہے کہ اس کے سوا کوئی معبود نہیں ہے مگر وہی ہے اور فرشتوں نے اور اہل علم نے بھی شہادت دی ہے۔

اللہ تعالیٰ نے علماء کے نام کو اپنے فرشتوں کے ساتھ ملا دیا ہے جس طرح اللہ نے ملائکہ کے نام کو اپنے نام کے ساتھ ملا دیا ہے۔ جیسے ملائکہ کی فضیلت واجب ہے اس اکرام کی وجہ سے جو اللہ نے ان کو عطا کیا ہے اسی طرح علماء کی فضیلت بھی واجب ہے اسی اکرام کی وجہ سے اللہ نے ان کو جو عطا کیا ہے اسی کی مثل۔ اور ارشاد باری تعالیٰ ہے:

انما يخشى اللّٰه من عباده العلماء

یقینی بات ہے کہ اللہ کے بندوں میں سے علماء ہی اللہ تعالیٰ سے ڈرتے ہیں۔

اس آیت میں اللہ تعالیٰ نے یہ واضح فرمادیا ہے کہ خشیت الٰہی علم کے بسبب ہوتی ہے اور ارشاد باری ہے۔

هل يستوى الذين يعلمون و الذين لايعلمون.

کیا وہ لوگ جو جانتے ان کے برابر ہو سکتے ہیں جو نہیں جانتے (یعنی عالم و جاہل برابر نہیں ہو سکتے۔)

نیز اللہ تعالیٰ نے اپنے رسول پر احسان جتلاتے ہوئے ارشاد فرمایا ہے:

وانزل اللّٰه عليكم الكتاب و الحكمة و علمک مالم تكن تعلم و كان فضل اللّٰه عليک عظيماً

اللہ تعالیٰ نے تیرے اوپر کتاب اور حکمت نازل کی ہے اور تجھے وہ چیز سکھلائی ہے جو آپ نہیں جانتے تھے اور تیرے اوپر اللہ کا فضل عظیم ہے۔

اور ارشاد باری ہے۔

نرفع درجات من نشاء و فوق كل ذى علم عليم.

ہم جس کے چاہتے ہیں درجات بلند کرتے ہیں اور ہر صاحب علم سے اوپر بڑے علم والا ہوتا ہے۔

اور اللہ تعالیٰ نے فرمایا۔ کہ جو ایمان اسلام کے ساتھ علم سے آراستہ ہو اس میں اضافہ ہو جاتا ہے فرمایا۔

يرفع اللّٰه الذين امنوا منكم و الذين اوتوا العلم درجات.

اللہ تعالیٰ نے ان لوگوں کو بلند کر دیا ہے تم میں سے جو ایمان لائے ہیں اور جو علم دیئے گئے ہیں درجات میں۔

۱۶۹۵:...... ہمیں خبر دی ہے ابوعبداللہ حافظ نے اور محمد بن موسیٰ نے دونوں نے کہا کہ ہمیں حدیث بیان کی ہے ابوالعباس محمد بن یعقوب ان کو احمد بن عبدالجبار نے ان کو ابومعاویہ نے ان کو اعمش نے ان کو ابوصالح نے ان کو ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ نے فرمایا جو

شخص کسی مسلمان کی تکلیف اور پریشانی دور کرے دنیا کی پریشانیوں میں سے اللہ تعالیٰ اس کی قیامت کی پریشانیوں میں سے کوئی پریشانی دور کردیں گے۔ اور جو شخص کسی تنگ دست کے لئے آسانی کریں گے۔ اللہ تعالیٰ اس کے دنیا اور آخرت میں آسانی کریں گے۔ اور جو شخص کسی مسلمان پر پردہ پوشی کرے گا اللہ تعالیٰ اس پر دنیا اور آخرت میں پردہ ڈالے گا اور اللہ تعالیٰ بندے کی معاونت میں لگا رہتا ہے جب تک کہ بندہ اپنے بھائی کی معاونت میں لگا رہتا ہے اور جو شخص کسی ایسے راستے پر چلتا ہے جس پر وہ علم کی تلاش کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کے لئے جنت کی طرف راستہ آسان کردیتا ہے۔

اور اللہ گھروں میں سے کسی گھر میں جب کچھ لوگ جمع ہوجاتے ہیں جو ایک دوسرے سے قرآن سیکھتے ہیں اور باہم سکھاتے ہیں ان پر سکینہ نازل ہوتا ہے اور فرشتے ان کو گھیرے رہتے ہیں اور رحمت ان کو چھپالیتی ہے اور اللہ تعالیٰ اس کا تذکرہ ان مقرب فرشتوں کے آگے کرتے ہیں جو اللہ کے پاس ہیں۔ وہ شخص جس کو اس کا عمل پیچھے کردے اس کا نسب اس کو آگے نہیں کرسکے گا۔

اس کو مسلم نے صحیح میں یحییٰ بن یحییٰ وغیرہ سے اس نے ابو معاویہ سے نقل کیا ہے۔

طالب علم کے لئے فرشتے پر بچھا دیتے ہیں

۱۶۹۶:..... ہمیں خبر دی ہے ابو محمد عبداللہ بن یوسف اصفہانی ہمیں املا کروایا ابو سعید احمد بن محمد بن زیاد بصری نے مکہ مکرمہ میں ان کو ابو یعلیٰ نے سیاجی نے ان کو عبداللہ بن داؤد خریبی نے ان کو عاصم بن رجاء بن حیوۃ نے ان کو داؤد بن جمیل نے ان کو کثیر بن قیس نے وہ کہتے کہ میں حضرت ابو الدرداء رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس آیا وہ دمشق کی مسجد میں بیٹھے ہوئے تھے میں نے کہا اے ابو درداء میں آپ کے پاس مدینۃ الرسول سے آیا ہوں ایک حدیث کی طلب مین جس کے بارے مجھے خبر ملی ہے کہ آپ وہ حدیث رسول اللہ سے بیان کرتے ہیں حضرت ابو درداء نے فرمایا کہ تجھے کوئی اور غرض یہاں نہیں لائی؟ اور نہ ہی کوئی تجارت آپ کو یہاں لائی ہے؟ کوئی چیز تمہیں یہاں نہیں لائی مگر یہ حدیث؟ میں نے کہا کہ جی ہاں کہتے ہیں کہ میں نے سنا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرمارہے تھے جو شخص کسی ایسے راستے پر چلتا ہے جس میں وہ علم کو تلاش کرتا ہے اللہ تعالیٰ اس کے لئے جنت کے راستوں میں سے ایک راستہ طے کرا دیتے ہیں اور بے شک فرشتے اپنے پروں کو بچھا دیتے ہیں طالب علم کی خوشی کے لئے جو عمل وہ کرتا ہے۔ بے شک عالم کی فضیلت عابد پر ایسے ہے جیسے چودھویں رات کے چاند کو تمام ستاروں پر اور بے شک عالم کے لئے استغفار کرتی ہیں وہ تمام مخلوقات جو آسمانوں میں ہیں اور وہ جو زمین میں ہیں حتیٰ کہ مچھلیاں پانی کے پیٹ میں۔

اور بے شک علماء انبیاء کے مداح ہیں اور بے شک انبیاء نہیں وارث بناتے دینار اور درہم کا وہ وارث بناتے ہیں علم کا جس نے اس وراثت کا حصہ پالیا اس نے بہت بڑا حصہ پالیا۔

طالب علم کے لئے مغفرت کی دعا

۱۶۹۷:..... ہمیں خبر دی ہے ابو عبداللہ حافظ نے اور ابو عبداللہ اسحاق بن محمد سوسی نے ابو العباس محمد بن یعقوب نے کہا ان کو ابو بکر محمد بن اسحاق صنعانی نے ان کو ابراہیم بن عرعرہ نے ان کو عبدالملک بن عبدالرحمٰن زماری نے ان کو سفیان نے اوزاعی سے ان کو کثیر بن قیس نے یزید بن سمرہ سے ان کو ابو درداء نے کہتے کہ میں نے سنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ فرمارہے تھے۔ جو شخص کسی ایسے راستے پر چلے جس میں وہ علم کی

(۱۶۹۵)..... أخرجه مسلم (۲۰۷۴/۴) عن یحیی بن یحیی التمیمی وأبوبکر بن أبی شیبة ومحمد ابن العلاء الهمدانی عن أبی معاویة. به.

(۱۶۹۶)..... أخرجه أبوداود (۳۶۴۱) من طریق عبدالله بن داود الخریبی. به.

وأخرجه المصنف فی (الأربعون الصغری ۳) من طریق إبراهیم بن مرزوق عن عبدالله بن داود به.

تلاش کرے اللہ اس کو جنت کا راستہ طے کرادیتے ہیں۔ اور بے شک فرشتے اپنے بازو جھکا دیتے ہیں طالب علم کی رضا کے لئے اس کے سبب سے جو وہ عمل کرتا ہے۔ اور بے شک اس شخص کے لئے خشکی کے تمام جانور دعا مغفرت کرتے ہیں حتیٰ کہ مچھلیاں سمندر میں۔ اور بے شک عالم کی فضیلت عابد پر ایسے ہے جیسے چودھویں رات کے چاند کی فضیلت تمام ستاروں پر ہے اور بے شک علماء انبیاء کے وارث ہیں اور بے شک انبیاء نہیں چھوڑتے دینار اور درہم کو لیکن وہ وارث بناتے ہیں علم کا جس نے علم کو حاصل کیا اس نے بڑا وافر حصہ حاصل کیا۔ اسی طرح کہا ہے اس کو عبدالرزاق نے ابن مبارک سے انہوں نے اوزاعی سے اور کہا ہے بشر بن بکر نے اوزاعی سے عبدالسلام بن سلیم سے انہوں نے یزید بن سمرہ سے انہوں نے کثیر بن قیس سے انہوں نے ابودرداء سے اور یہ زیادہ صحیح ہے بخاری نے اسی کو کہا ہے۔

۱۶۹۸:......ہمیں خبر دی ہے ابوزکریا بن ابواسحاق مزکی نے ان کو ابوعمرہ عبدالملک بن حسن یوسف سقطی معدل نے ان کو احمد بن یحییٰ حلوانی نے ان کو ابراہیم بن حمزہ نے ان کو حاتم بن اسماعیل نے ان کو حمید بن صخر نے ان کو ابوسعید مقبری نے ان کو ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے وہ فرماتے تھے۔

جو شخص میری اس مسجد میں آئے وہ محض کسی چیز کو سیکھنے یا سکھلانے کے لئے آئے وہ شخص بمنزلہ مجاہد فی سبیل اللہ کے ہے اور جو شخص اس کے ماسوا کے لئے آئے وہ بمنزلہ اس شخص کے ہے جو دوسرے کے متاع اور سامان پر نظر رکھتا ہے۔

اور یہ روایت کی گئی ہے عثمان بن ابوسودہ سے اس نے حضرت ابودرداء سے۔

طالب علم جنت کا دروازہ کھلا ہوتا ہے

۱۶۹۹:......ہمیں خبر دی ہے ابونصر بن قتادہ نے ان کو ابوعمرو بن مطر نے ان کو جعفر بن محمد فریابی نے ان کو صفورک بن صالح نے ان کو ولید بن مسلم نے ان کو خالد بن یزید بن بن ابی مالک نے ان کو عثمان بن ایمن نے ابودرداء رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہتے ہیں انہوں نے سنا رسول اللہ فرماتے جو شخص اس طرح صبح کرتا ہے کہ علم کا ارادہ کرتا ہے کہ وہ اسے اللہ کی رضا کے لئے سیکھے گا اللہ تعالیٰ اس کے لئے جنت کی طرف ایک دروازہ کھول دیتے ہیں۔ اور فرشتے اس کے لئے اس کے اطراف کو سمیٹ دیتے ہیں اور اس پر آسمانوں کے فرشتے مغفرت کی دعا کرتے ہیں اور مچھلیاں سمندر میں اور عالم کے لئے عابد پر فضیلت ہے جیسے چودھویں کے چاند کو آسمان کے سب سے چھوٹے ستارے پر اور علماء انبیاء کے وارث ہیں انبیاء نہیں وارث بناتے دینار یا درہم کا لیکن وہ تو وارث بناتے ہیں علم کا جس نے علم حاصل کیا اس نے انبیاء کا ورثہ حاصل کیا اور موت پہنچنے والی ہے جس کا چیز نقصان نہیں ہے اور ایسا رخنہ ہے جو بند نہیں ہوتا اور ستارہ ہے مٹا ہوا، پورے قبیلے کی موت ایک عالم کی موت سے آسان ہے۔

۱۷۰۰:......ہمیں خبر دی ہے ابوالحسین محمد بن حسین علوی نے ان کو ابوالاحرز محمد بن عمر بن جمیل ازدی نے ان کو محمد بن احمد بن نصر ترمذی نے بغداد میں ان کو حسین بن ابوسری محمد بن ابوسری کے بھائی نے ان کو عبدالقدوس بن حجاج ابوالمغیرہ خولانی نے ان کو محمد بن ولید زبیری نے زہری نے عروۃ سے انہوں نے عائشہ رضی اللہ عنہا سے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ نے فرمایا کہ بے شک فرشتے اپنے پروں کو پھیلا دیتے ہیں طالب علم

(۱۶۹۸)......أخرجه ابن ماجة (۲۲۷) عن أبي بكر بن أبي شيبة عن حاتم بن إسماعيل. به.

وقال البوصيري في الزوائد: إسناده صحيح على شرط مسلم.

وأخرجه أبو داود (۳۶۴۲) من طريق عثمان بن أبي سودة. به.

(۱)...... في الأصل سويد.

(۱۶۹۹)......أخرجه ابن عبدالبر في الجامع (۱/۳۷) من طريق الوليد بن مسلم. به

کے لئے۔

۱۷۰۱:......ہمیں خبر دی ہے ابوطاہر فقیہ نے ان کو ابوحامد بن بلال نے ان کو احمد بن منصور مروزی نے ان کو نضر بن شمیل نے ان کو عون نے ان کو ابن سیرین نے ان کو ابوہریرہ نے کہتے ہیں کہ رسول اللہ نے فرمایا لوگ کانیں ہیں ان میں سے جو جاہلیت میں اعلیٰ وارفع تھے وہ اسلام میں بھی اعلیٰ اور ارفع ہیں بشرطیکہ جب وہ دین میں سمجھ بوجھ حاصل کرلیں۔ابن عون نے ان کی مخالفت کی ہے اور اس روایت کو موقوف بیان کیا ہے۔

۱۷۰۲:......اور ہم نے روایت کی ہے اس ثابت کی حدیث میں معاویہ بن ابوسفیان سے کہ انہوں نے سنا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم فرما رہے تھے۔اللہ تعالیٰ جس کے ساتھ بھلائی چاہتے ہیں اس کو دین کی سمجھ عطا کرتے ہیں۔

۱۷۰۳:......اور حضرت ابن مسعود اور حذیفہ سے اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت گذر چکی ہے۔کہ علم کا فضل مجھے زیادہ محبوب ہے یا یوں فرمایا تھا کہ علم کا زیادہ ہونا میرے نزدیک عبادت کے زیادہ ہونے سے زیادہ بہتر ہے اور تمہارا بہتر دین پرہیزگاری ہے۔

۱۷۰۴:......اور ہم نے روایت کیا ہے اس کو باعتبار صحیح کے مطرف بن عبداللہ بن شخیر کے قول سے۔

۱۷۰۵:......اور ہم اس کو روایت کیا ہے عبداللہ بن عمرو سے انہوں نے سنا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے وہ فرماتے تھے قلیل فقہ بہتر ہے کثیر عبادت سے اور کافی ہے مرد کیلئے فقہ باعتبار عبادت کے۔

۱۷۰۶:......اور ہمیں خبر دی ہے ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوالعباس محمد بن یعقوب نے ان کو محمد بن عبید اللہ منادی نے ان کو یونس بن محمد نے ان کو حماد نے قتادہ سے ان کو مطرف نے انہوں نے فرمایا کہ علم کا اضافہ افضل ہے عبادت کے اضافے سے اور تمہارا اچھا دین پرہیزگاری ہے۔

۱۷۰۷:......اور ہم نے روایت کیا ہے مسئلہ شفاعت میں کتاب البعث سے حضرت عثمان بن عفان سے مرفوعاً کہ قیامت کے دن انبیاء شفاعت کریں گے اس کے بعد علماء اس کے بعد شہداء اور احادیث علم کی فضیلت کی بابت اور اہل علم کی فضیلت کی بابت کثیر ہیں ہم نے ان کو کتاب المدخل کے آخر میں ذکر کیا ہے جو شخص ان کی تفصیل چاہے وہاں رجوع کرے اللہ کی توفیق کے ساتھ۔

الدنیا ملعون

۱۷۰۸:......اور ہمیں خبر دی ہے ابوعبداللہ محمد بن احمد بن ابوطاہر دقاق نے بغداد میں ان کو احمد بن سلیمان فقیہ نے ان کو ہلال بن عراقی نے ان کو علی بن میمون رقی عطار نے ان کو ابوخلید دمشقی نے ان کو ابن ثوبان نے ان کو ان کے والد نے ان کو عطا بن قرہ نے ان کو عبداللہ بن خمرہ سلولی نے ان کو ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہتے ہیں کہ میں نے سنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے فرماتے تھے۔دنیا ملعون ہے جو کچھ اس میں ہے وہ بھی ملعون ہے مگر ذکر اللہ اور عالم اور متعلم۔

۱۷۰۹:......ہمیں خبر دی ابوالحسن بن ابوعلی سقا نے ان کو ابوسہل بن زیاد قطان نے ان کو احمد بن یحییٰ حلوانی نے ان کو عبید بن جناد نے ان کو عطاء بن مسلم خفاف نے ان کو خالد حذاء نے ان کو عبدالرحمٰن بن ابی بکرہ نے ان کو ان کے والد نے انہوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ نے فرمایا آپ اس طرح صبح کیجئے کہ یا تو آپ عالم ہوں یا متعلم ہوں یا سننے والے ہوں یا محبّ ہوں اور پانچویں نہ ہونا (بلکہ مذکورہ چار میں سے ایک

(۱۷۰۱)......أخرجه أحمد (۲/۲۶۰ و ۴۹۸) من طريق أبي سلمة و (۲/۳۹۱) من طريق أبي علقمة وعن أبي هريرة.

(۱۷۰۲)...... متفق عليه.

أخرجه البخاري (۱/۲۷) ومسلم (۲/۷۱۸)

(۱۷۰۷)......أخرجه ابن ماجة (۴۳۱۳)

(۱۷۰۸)......أخرجه الترمذي (۲۳۲۲) وابن ماجة (۴۱۱۲) من طريق ابن ثوبان عن عطاء بن قرة. وبه.

ہونا ورنہ) آپ ہلاک ہو جائیں گے۔

عبید بن جناد نے کہا کہ عطا کہتے ہیں کہ مشعر بن کدام نے کہا اے عطا یہ پانچویں چیز ہے اللہ ہمیں زیادہ کرے اس حدیث میں ہمارے ہاتھوں میں نہیں تھا۔ سوائے اس کے نہیں کہ تھا ہمارے ہاتھوں میں صبح کر تو عالم یا متعلم یا مستمع چوتھا نہ ہونا ورنہ ہلاک ہو جاؤ گے۔

اے عطاء ہلاکت ہے اس شخص کے لئے جس میں مذکورہ صفات میں سے ایک بھی نہیں ہے۔

۱۷۱۰:......ہمیں خبر دی ہے ابوالحسن علی بن عبداللہ خسر وجردی نے ان کو ابوبکر اسماعیل نے ان کو حسن بن علی بن سلیمان قطان نے ان کو عبید بن حماد حلبی نے پھر اس کو ذکر کیا ہے اپنی اسناد کے ساتھ علاوہ اس کے انہوں نے آخر میں اے عطاء ہلاکت ہے اس شخص کے لئے جن میں مذکورہ صفات میں سے کوئی ایک بھی نہ ہو اس روایت میں عطاء خفاف متفرد ہے اور یہ مروی ہے حضرت عبداللہ بن مسعود سے اور حضرت ابو درداء سے دونوں کے قول سے اور ابو درداء کی حدیث میں متبعاً کے الفاظ میں مستمعاً کی جگہ۔

۱۷۱۱:......ہمیں خبر دی ہے ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوعلی حامد بن محمد رفا نے ان کو محمد صالح اشج نے ان کو عیسیٰ بن زیاد دورقی نے ان کو مسلمہ بن قعنب نے ان کو نافع نے حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے وہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ نے فرمایا: دین میں فہم حاصل کرنے سے زیادہ افضل کسی شے کی عبادت اللہ کے لئے نہیں ہو سکتی۔ عیسیٰ بن زیاد اس اسناد کے ساتھ منفرد ہے۔ اور ایک دوسرے ضعیف طریق سے بھی یہ حدیث مروی ہے اور یہی لفظ قول زہری سے محفوظ ہیں۔

۱۷۱۲:......ہمیں خبر دی ہے ابو منصور عبدالقاہر بن طاہر امام فقیہ نے ان کو ابوالعباس احمد بن محمد نے محمد عمروی نے بطور املاء کے ان کو محمد بن مسیّب ارغیانی نے ان کو محمد بن یزید بن حکم نے ان کو یزید بن ہارون نے یزید عیاض سے انہوں نے صفوان بن سلیم سے اس سے سلیمان بن یسار سے اس نے ابو ہریرہ سے اس نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ آپ نے فرمایا دین میں فہم حاصل کرنے سے زیادہ افضل کسی شئی کی عبادت اللہ تعالیٰ کے لئے نہیں ہو سکتی اور البتہ ایک فقیہ شیطان پر ایک ہزار عابد سے زیادہ سخت (اور بھاری) ہے۔ اور ہر دین کا ایک ستون ہوتا ہے دین کا ستون فقیہ ہے۔

اور حضرت ابو ہریرہ نے فرمایا البتہ اگر میں ایک لحظہ دین کی سمجھ حاصل کرنے کے لئے بیٹھ جاؤں یہ مجھے رات بھر صبح تک شب بیداری کرنے سے زیادہ محبوب ہے۔

۱۷۱۳:......کہتے ہیں اور ہمیں حدیث بیان کی ہے محمد بن مسیّب بن عقبہ نے ان کو محمد بن یحییٰ بن ابو حاتم ازدی نے ان کو یزید بن ہارون نے ان کو یزید بن عیاض نے ان کو صفوان بن سلیم نے ان کو عطا بن یسار نے ان کو ابو ہریرہ نے فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مذکورہ روایت۔ مگر یزید بن عیاض ضعیف فی الحدیث ہے۔ واللہ اعلم۔

(۱۷۰۹)......أخرجه الطبراني في الصغير (۹/۲) من طريق عبيد بن جناد. به.

وقال الهيثمي في المجمع (۱۲۲/۱) رواه الطبراني في الثلاثة والبزار ورجاله موثقون۔اھ۔

وقال الطبراني:

لم يروه عن خالد العطاء ولم يروه أيضا عن مسعر إلا عطاء تفرد به عبيد بن جناد.

(۱۷۱۲)...... أخرجه الدارقطني (۷۹/۳) من طريق يزيد بن هارون. به.

ابلیس کی خوشی عالم کی موت پر

۱۷۱۴:...... ہیں خبر دی ہے ابومحمد عبداللہ بن یوسف نے ان کو مروان قاضی نے مدینۃ الرسول میں ان کو سلیمان بن داؤد طوسی نے ان کو ابو ہشام رفائی نے ان کو ابوبکر بن عیاش نے ان کو سعید اسکاف نے ان کو معروف بن خربوذ نے ان کو ابوجعفر نے انہوں نے کہا کہ ایک عالم کی موت ابلیس کے نزدیک ستر عابد کی موت سے زیادہ پسندیدہ ہوتی ہے۔

۱۷۱۵:...... ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے اور ابوبکر بن حسین نے دونوں کو ابوالعباس محمد بن یعقوب نے ان کو یزید بن محمد نے ان کو عبدالصمد ثقفی نے ان کو ہشام بن عمار نے ان کو ولید۔ نے ان کو ابوسعد روح بن جنا نے ان کو مجاہد نے سمع بن عباس نے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ایک فقیہ (دین کی سمجھ بوجھ رکھنے والا عالم) شیطان پر ایک ہزار عبادت گذار سے بھاری ہوتا ہے۔

روح بن جناح اس روایت کرنے میں متفرد ہے۔

۱۷۱۶:...... ہمیں خبر دی ابوسعید مالینی نے ان کو ابواحمد بن عدی حافظ نے ان کو محمد بن سعید بن مہران نے ان کو شیبان نے ان کو ابوربیع سمان نے ان کو ابوزناد نے ان کو اعرج نے ان کو ابوہریرہ وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ نے فرمایا ہر چیز کا ایک سہارا یا ستون ہوتا ہے اور اسلام کا ستون دین میں سمجھ بوجھ حاصل کرنا ہے اور البتہ ایک فقیہ (دین کی سمجھ رکھنے والا عالم) شیطان پر ہزار عابد سے زیادہ سخت ہوتا ہے ابوربیع ابوزناد سے اس روایت میں متفرد ہے۔

عالم سے سفارش کا کہا جائے گا

۱۷۱۷:...... اور ہمیں خبر دی ہے ابوسعد نے ان کو ابواحمد بن عدی نے ان کو احمد بن محمد بن عنبہ نے ان کو کثیر بن عبید حجمی نے ان کو بقیہ نے ان کو مقاتل بن سلیمان نے وہ کہتے ہیں مجھے حدیث بیان کی ہے ابوزبیر نے اور شرحبیل بن سعید نے ان کو جابر بن عبداللہ نے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا عالم اور عابد دونوں قیامت میں اٹھائے جائیں گے اور عابد سے کہا جائے گا کہ آپ جنت میں داخل ہو جائیے اور عالم سے کہا جائے گا آپ ٹھہر جائیے پہلے آپ لوگوں کے لئے شفاعت کر لیجئے جن کو آپ نے بہتر ادب سکھایا تھا۔ مقاتل بن سلیمان کا اس حدیث میں تفرد ہے۔

۱۷۱۸:...... ان روایات میں سے ہے جن کے ساتھ مجھے اجازت دی تھی ابوعبداللہ نے اور اس میں اجازت دی تھی ابوالعباس اصم سے ان کو

(۱۷۱۴)...... تذكرة الموضوعات للفتنى (ص ۲۱).

(۱۷۱۵)...... أخرجه الترمذى (۲۶۸۱) عن محمد بن إسماعيل عن إبراهيم بن موسى عن الوليد بن مسلم. به.

وأخرجه ابن ماجة (۲۲۲) عن هشام بن عمار. به.

وقال الترمذى: هذا حديث غريب ولا نعرفه إلا من هذا الوجه من حديث الوليد بن مسلم.

(۱۷۱۶)...... أخرجه المصنف من طريق ابن عدى (۱/۳۶۹)

وقال ابن عدى:

وهذا الحديث لااعلم رواه عن أبى الزناد غير أبى الربيع السمان.

(۱۷۱۷)...... أخرجه المصنف من طريق بن عدى (۶/۲۴۳۰) فى ترجمة مقاتل بن سليمان أبو الحسن الأزدى.

(۱۷۱۸)...... عزاه ابن حجر فى الفتح (۲۱/۱۳) إالى يعقوب بن شيبة من طريق الحارث بن حصيرة عن زيد بن وهب عن ابن مسعود ومن طريق أبى إسحاق عن أبى الأحوص عن ابن مسعود

(۱)...... غير واضح فى الأصل.

یحییٰ بن ابوطالب نے ان کو شجاع بن ولید نے بدر نے ان کو ابوخیثمہ نے ان کو ابواسحاق نے ہبیرہ بن مریم اور ابوالاحوص سے انہوں نے ابن مسعود سے کہتے ہیں کہ انہوں نے فرمایا نہیں آتا کوئی سال مگر جو اس کے بعد آئے گا وہ پہلے سے برا ہوتا ہے۔

لوگوں نے کہا بے شک ہم ایسے ہیں کہ ہمارے اوپر ایک سال خوشحالی کا آتا ہے اور کوئی سال قحط کا حضرت ابن مسعود اللہ کی قسم میں نے تمہارے قحط اور خوشحال سال کو مراد نہیں لیا مگر مراد تو علم اور علماء کا فقدان ہے تحقیق تمہارے گذشتہ سالوں میں عمر رضی اللہ عنہ تھے اب تم مجھے اس جیسے دکھاؤ۔ یا یہ مراد ہے کہ جو تمہاری گذشتہ سالوں والی زندگی تھی اب وہ کہاں ہے مجھے وہ دکھلاؤ ذرا؟

۱۷۱۹:......ہمیں خبر دی ہے ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوجعفر محمد بن سلیمان منصور نے ان کو زکریا بن یحییٰ بن حارث نے ان کو ایوب بن حسن نے ان کو حجاج بن مسلم نے ان کو ابن مبارک نے ان کو ہشام بن حسان نے حسن سے وہ کہتے ہیں کہ حضرت ابن مسعود نے فرمایا:

کہ عالم کی موت ایک ایسا فتنہ ہے جسے کوئی شئی نہیں روک سکتی۔ دوسری تعبیر یہ ہے کہ عالم کی موت ایک ایسا خلا ہوتا ہے جو پر نہیں کیا جا سکتا جب تک اختلاف شب و روز باقی ہے (یعنی قیامت تک خلا پر نہیں ہو سکتا) حجاج بن مسلم وہ ابومسلم صاحب صحیح ہیں۔

بہترین عالم کون ہے؟

۱۷۲۰:......ہمیں خبر دی ہے ابومحمد عبداللہ بن یوسف اصفہانی نے ان کو ابورجاء بغدادی نے مکہ مکرمہ میں ان کو یوسف بن بحر نے مقام جبلہ میں ان کو محمد بن سعید بن سابق نے ان کو مروان بن جناح نے کہ انہوں نے اس کو حدیث بیان کی میسرہ بن حلبس سے یہ کہ حضرت ابودرداء نے فرمایا کہ تم لوگ علم سیکھو اس وقت سے پہلے کہ تمہاری طرف لوگوں کو (علم کے لئے) احتیاج ہو بے شک سب لوگوں میں سے عابد ترین شخص وہ عالم ہے جس کی طرف لوگوں کو احتیاج ہو اور وہ لوگوں کو اپنے علم کے ساتھ نفع دے اور اگر لوگوں کو اس کی ضرورت نہ پڑے تو علم کے ساتھ اپنے نفس کو نفع دے جو اللہ نے اس کو علم عطا کیا ہے۔ کیا حال ہوگا تمہارے علماء ختم ہو جا رہے ہیں۔ اور تمہارے عالم علم حاصل نہیں کر رہے، اگر عالم اپنے علم کو بڑھانا چاہے تو علم کو بڑھا سکتا ہے۔ علم کسی شئی کو کم نہیں کرتا۔ اگر بے علم انسان علم حاصل کرنا چاہے تو وہ علم حاصل کر سکتا ہے۔

۱۷۲۱:......ہمیں خبر دی ہے ابوسعید بن محمد موسیٰ نے ان کو ابوالعباس رحم نے ان کو یوسف بن عبید خوارزمی نے ان کو محمد بن روح نے ان کو ایوب بن سلیمان ثقفی نے ان کو ولید بن شجاع نے ان کو ضرار بن عمرو نے ان کو قتادہ نے ان کو ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے وہ فرماتے ہیں۔

اگر میں علم کی طلب میں کسی قدر نکل جاؤں جس سے میں اپنے اصلاح کا ارادہ کروں اور ان کی اصلاح کا جن کی طرف میں واپس لوٹ کر آؤں تو میرے نزدیک یہ چیز سال بھر روزے رکھنے سے زیادہ محبوب ہے اور سال بھر عبادت کرنے سے زیادہ محبوب ہے اس لئے کہ شیطان نے ابن آدم سے کہا کاش کہ تو عمل کرتا پس تم نے نہ جانا چنانچہ اس نے اسے حصول علم سے روک دیا۔

اگر کسی کو اس کا علم پورا ہوتا تو موسیٰ کلیم اللہ علیہ السلام کو پورا ہوتا۔ حالانکہ ان کے پاس علم کی الواح اور تختیاں تھیں ان میں ہر چیز کی تفصیل تھی۔ مگر انہوں نے (حضرت خضر سے حصول علم کے لئے کہا تھا۔)

هل اتبعک علی ان تعلمنی مما علمت رشدا.

کیا میں آپ کے پیچھے پیچھے اس شرط کے ساتھ چلوں کہ آپ مجھے وہ علم سکھلائیں جو رشد و ہدایت آپ سکھلائے گئے ہیں۔

۱۷۲۲:......ہمیں خبر دی ہے ابوجعفر مستملی نے ان کو محمد بن جعفر بن محمد بن مطر نے ان کو فضل بن حباب نے جمحی نے بطور املا کے ان کو سلیمان

(۱۷۲۲)......أخرجه أحمد (۵۰۸/۲) عن يزيد عن حماد بن سلمة. به.

وقال الهيثمي في المجمع (۱۲۸/۱) رواه أبويعلى وفيه علي بن زيد وهو ضعيف واختلف في الاحتجاج

بن حرب نے ان کو حماد بن سلمہ نے ان کو علی بن زید نے ان کو اوس بن خالد نے ان کو ابو ہریرہ نے وہ کہتے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اس شخص کی مثال جو حکمت کو سنتا ہے اور اس سے شر ہی حاصل کرتا ہے مثل اس شخص کے ہے جو کسی چرواہے کے پاس آئے اور کہے اے چرواہے میاں! مجھے ایک بکری بکریوں میں سے دے دو۔ وہ یہ کہے کہ جاؤ کسی بکری کو کان سے پکڑ کر لے جاؤ وہ جائے اور جا کر بکریوں کے کتے کو کان سے پکڑ لے۔

۱۷۲۳:......اور ہمیں خبر دی ہے جعفر مستملی نے ان کو محمد بن احمد بن سنان نحوی نے ان کو حسن بن سفیان نے ان کو حمید بن زنجویہ نے ان کو عثمان بن صالح نے ابن لھیعہ نے ان کو عطاء نے کہتے کہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا تم لوگ آپس میں ایک دوسرے کے ناموں کو اس قدر جانو جن کے ساتھ تم اپنے رشتوں کو ملا سکو اس کے بعد رک جاؤ۔

یا تم لوگ اس قدر عربی زبان سیکھو جس کے ساتھ کتاب اللہ کو سمجھ سکو اس کے بعد رک جاؤ اور ستاروں کے بارے میں اس قدر سیکھو جس کے ساتھ تم بر و بحر کی تاریکیوں میں راستہ ڈھونڈ سکو اس کے بعد رک جاؤ۔

۱۷۲۴:......ہمیں خبر دی ہے علی بن احمد بن عبدان نے ان کو احمد بن عبید نے ان کو محمد بن خلف مروزی نے ان کو احمد یونس نے ان کو ابو بکر عیاش نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے اکثر حدیث رسول نزدیک (فلاں شخص کے) انصار میں سے پائی میں ان میں سے ایک شخص کے پاس آتا تھا۔ پس مجھ سے کہا گیا کہ وہ سو رہے ہیں اگر میں چاہوں تو میرے لئے انہیں بیدار کر لیا جائے۔ میرے لئے بیدار کر لیا جاتا میں بیٹھتا حتیٰ کہ وہ شخص نکلتا البتہ استنباط کرتا اس کے ساتھ اپنی حدیث۔

چہل حدیث کی فضیلت

۱۷۲۵:......ہمیں خبر دی ابو سعد مالینی ان کو ابو احمد بن عدی نے ان کو ابو یعلی نے ان کو عمرو بن حصین نے ان کو ابن علاثہ نے ان کو خصیف بن مجاہد نے ان کو ابو ہریرہ نے وہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص میری امت میں سے چالیس حدیثیں یاد کرے گا جو انہیں ان کے دین میں فائدہ دیں اللہ تعالیٰ اس کو قیامت کے دن علماء میں سے اٹھائیں گے اور عالم کی فضیلت عابد پر ستر درجہ ہے اور ہر دو درجوں کے درمیان کتنا فاصلہ ہے اسے اللہ تعالیٰ جانتا ہے۔

۱۷۲۶:......ہمیں خبر دی ہے ابوالحسن محمد بن یعقوب فقیہ نے ان کو ابوالحسن محمد بن علی بن حبیش نے ان کو میرے چچا احمد بن حبیش نے ان کو ہارون بن عمرہ نے (ح) اور ہمیں خبر دی ہے ابو عبدالرحمن سلمی نے ان کو ابو عبداللہ محمد بن عبداللہ صفار نے ان کو ابراہیم بن اسماعیل سیوطی نے ان کو عمرو بن محمد صاحب یعلی بن اشدق نے ان کو عبدالملک بن ہارون بن عنترہ نے ان کو ان کے والد نے ان کو ان کے دادا حضرت ابو درداء رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے سوال کیا گیا کہ علم کی حد کیا ہے کہ جس وقت آدمی حفاظت کرے گو وہ فقیہ ہو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص میری امت میں سے چالیس حدیثیں یاد کرے اپنے دین کے بارے میں اللہ تعالیٰ اسے فقیہ اٹھائیں گے اور میں قیامت کے دن اس کا شفاعت کرنے والا اور گواہ ہوں گا۔

۱۷۲۷:......ہمیں خبر دی علی بن احمد بن عبدان نے ان کو احمد بن عبید نے ان کو محمد بن بشر عطار نے ان کو ہاشم بن ولید ابو طالب ھروی نے ان کو

---

(۱)......غیر واضح فی الأصل

(۱۷۲۵)......أخرجه ابن عدی (۱۷۹۹/۵) عن أحمد بن علی بن المثنی أبویعلی. به.

(۱۷۲۶)...... اخرجه الشیرازی فی الألقاب وابن حبان فی الضعفاء وأبوبکر فی الغیلانیات والبیهقی والسلفی وابن النجار (الکنز ۲۹۱۴)

(۱۷۲۷)......اخرجه ابن حبان فی الضعفاء (۱۳۳/۲) عن إبراهیم بن أبی امیة بطرسوس عن أبی طالب هاشم بن الولید الهروی. به.=

عبدالملک بن ہارون بن عنتر نے پھر اس نے مذکورہ کو مثل حدیث ذکر کی علاوہ اس کے کہ اس نے کہا کہ میں نے سوال کیا انہوں نے فرمایا اور میں اس کے لئے سفارشی اور گواہ ہوں گا۔ یہ لوگوں کے مابین مشہور ہے مگر اس کی اسناد نہیں ہے۔

۱۷۲۸:......ہمیں خبر دی ہے عبداللہ بن یوسف نے ان کو ابونصر احمد بن سہل فقیہ نے بطور املا کے بخاری میں ان کو جعفر بن شعیب شاشی نے ان کو ابوطالب ہروی نے ان کو عمرو بن ہارون بن ضحاک نے ان کو عثمان اسدی نے عوف بن عبداللہ سے ان کو عقبہ نے کہتے ہیں حضرت عبداللہ بن مسعود نے کہا بے شک لوگوں کی ہدایت اس کے عالم پڑوس میں ہے اور اس کے اپنے اہل بیت میں ہے اور سوائے اس کے نہیں کہ عالم کی مثال اس کے پڑوس اور اس کے اہل بیت میں ان کے درمیان ایک کنویں جیسی ہے جب انہیں ضرورت پڑتی ہے اس سے پانی پی لیتے ہیں۔ وہ اسی حال میں ہوتے ہیں کہ اچانک جب وہ صبح کرتے ہیں اور اس کا پانی خشک ہو چکا ہو۔

۱۷۲۹:......ہمیں خبر دی ہے ابومحمد بن یوسف نے ان کو عبداللہ جرجانی ان کو ابوالعباس شیبانی نے ان کو ابونعیم عبید بن ہشام حلبی نے ان کو اصبغ بن محمد اتی نے ان کو کلثوم بن جوشن قشیری نے ان کو عبداللہ بن ابی عیزار نے کہتے ہیں کہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ جب کسی جوان کو دیکھتے جو علم طلب کر رہے ہوتے تو فرماتے تمہیں خوش آمدید ہو حکمت کے چشموں اور اندھیروں کے چراغوں اور پرانے لباسوں اور جدید قلوب والوں کو۔

۱۷۳۰:......ہمیں خبر دی ہے ابوحازم عبوری حافظ نے کہتے ہیں کہ میں نے سنا ابراہیم بن عبدالاعلیٰ سے کہتے تھے میں نے سنا معتمر بن سلیمان سے کہتے تھے میرے والد نے مجھے اس وقت لکھا جب میں کوفہ میں تھا اے بیٹے صحیفوں میں دیکھو اور علم کو لکھو بے شک مال فنا ہو جائے گا اور علم باقی رہے گا۔

علم کے لئے چار چیزیں ضروری ہیں

۱۷۳۱:......ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے کہتے ہیں کہ میں نے سنا ابوالحسن محمد بن علی بن بکر عدل سے کیا آپ نے ابراہیم بن محمد بن ہانی کو دیکھا ہے وہ کہتے تھے کہ میں نے اپنے دادا سے سنا وہ کہتے تھے کہ میں نے عبدان بن عثمان کو کہتے ہوئے سنا کہ ابن مبارک نے کہا تھا۔ علم چار چیزوں کے بغیر طلب نہیں کیا جاتا۔

۱۷۳۲:......اور ہمیں خبر دی ہے ابوجہازم حافظ نے ان کو ابوعلی حسین بن احمد ماسر جبسی نے ان کو احمد بن محمد حیری نے ان کو ابراہیم بن محمد بن ہانی نے ان کو ابومحمد بن ہانی نے کہتے ہیں کہ میں نے سنا ابن مبارک سے وہ کہتے تھے کہ علم کی طلب چار چیزوں کے بغیر تمام نہیں ہوتی (۱) فرصت ہو۔ (۲) مال ہو (۳) یاد کرنا (۴) پرہیز گاری۔

۱۷۳۳:......ہمیں خبر دی ہے ابوحازم نے کہتے ہیں کہ میں نے سنا محمد بن یحییٰ بن زکریا شاشی سے انہوں نے سنا احمد بن محمد بن یاسین سے انہوں نے سنا محمد بن طالب سے وہ حکایت کرتے تھے حرملہ بن یحییٰ سے انہوں نے سنا شافعی رحمہ اللہ سے۔ وہ فرماتے تھے کہ اس علم دین کو کوئی شخص (چاپلوسی کے ساتھ) تحکم اور سینہ زوری زبردستی کے ساتھ اور نفس کے غلبے کے ساتھ طلب نہ کرے کہ کامیاب نہیں ہوگا۔ مگر وہ شخص جو اس کو طلب کرے اپنے نفس کو ذلیل کرنے، گذران اور زندگی کی تنگی اور علماء کی خدمت کرنے کے ساتھ وہ شخص علم دین حاصل کرنے میں کامیاب ہوگا۔

۱۷۳۴:......ہمیں خبر دی ہے ابوعبداللہ حافظ نے انہوں نے سنا ابوالطیب محمد بن احمد ذہلی سے انہوں نے سنا مسدد بن قطن سے انہوں نے سنا

(۱۷۲۹)......أخرجه الديلمي (۱۵۰۱) عن ابن مسعود مرفوعاً.

علی بن حشرم سے کہتے تھے کہ میں نے حضرت وکیع کی خدمت میں حافظ کی کمی کی شکایت کی، انہوں نے فرمایا۔ حافظ کے لئے آپ مدد طلب کیجئے گناہوں کی کمی کرنے کے ساتھ۔

۱۷۳۵:......ہمیں خبر دی ہے۔ محمد بن عبداللہ فارسی نے ان کو ابوالحسین محمد بن حسن بن ابراہیم بن قدامہ جندقرجی نے، وہ کہتے ہیں میں نے سنا ابوبکر محمد بن اسحاق بن خزیمہ سے وہ کہتے تھے میں نے سنا محمد بن رافع سے وہ کہتے تھے کہ حضرت سفیان بن عیینہ سے کہا گیا کہ آپ نے حافظہ کیسے اچھا اور بہتر کیا؟ فرمایا کہ ترک معاصی کے ذریعے۔ دوسری روایت میں حافظہ کیسے تازہ کروں؟ فرمایا ترک معاصی کے ساتھ۔

ایمان کا اٹھارھواں شعبہ

علم کا پھیلانا، صاحب علم کے اہل خانہ کو اس سے منع نہیں کرنا چاہیئے

کوئی شخص جب عالم کے پاس آئے (تو اس کی کیا ذمہ داری ہے؟)

جو شخص کسی ایسے صاحب علم سے سوال کرے جس کے پاس اس چیز کا علم موجود ہو اور وہ سائل رہنمائی طلب کرے اور استفادہ کرنا چاہے تو صاحب علم پر واجب ہے کہ اس کو اس چیز کے بارے میں بتلائے، صاحب علم کو اس کے چھپانے کا اختیار نہیں ہے۔ استنباط کرنے کے امور میں کتمان سے نصوص میں کتمان کرنا زیادہ سخت گناہ ہے ارشاد باری تعالیٰ ہے۔

(۱)......ماکان المؤمنون لینفروا کافة فلولا نفر من کل فرقة منهم طائفة لیتفقهوا فی الدین ولینذروا قومهم اذا رجعوا الیهم.

تمام اہل ایمان کے لئے تو ممکن نہیں ہے ہوسکتا کہ وہ سارے جا کر (علم دین میں مہارت پیدا کریں) (پھر ایسا کیوں نہیں کرتے کہ) کہ ہر بڑی جماعت سے ایک مختصر جماعت جائیں اور جا کر دین میں خوب سمجھ حاصل کریں اور واپس آ کر اپنی پوری قوم کو ڈرائیں تا کہ وہ بھی اللہ کی نافرمانی کرنے سے بچیں۔

اس آیت میں اللہ تعالیٰ نے واضح فرمایا ہے کہ جا کر دین کی تعلیم حاصل کر کے آنے والے جب واپس آئیں تو جو کچھ دین کا علم سیکھ کر آئے ہیں وہ ان لوگوں کو بتلائیں جو کچھ ان سے غائب رہ کر انہوں نے حاصل کیا ہے تا کہ دونوں فریق جو علم سیکھنے گئے اور جو نہیں جا سکے علم رکھنے اور جاننے میں شریک ہوسکیں (اس سے معلوم ہوا بتانا ان پر لازم ہے اور علم لینا ان لوگوں کا حق ہے چھپانے کی اجازت نہیں ہے بلکہ چھپانا گناہ ہے۔ (مترجم)

(۲)......ارشاد باری تعالیٰ ہے۔

واذ أخذ اللّٰہ میثاق الذین اوتوا الکتاب لتبیننه للناس ولاتکتمونه فنبذوه وراء ظهورهم.

(وہ وقت قابل ذکر ہے) جب اللہ تعالیٰ نے ان لوگوں کا پکا وعدہ لیا جو کتاب دے گئے ہیں کہ تم احکام کتاب کو ضرور بیان کرنا لوگوں کے لئے اور اسے تم مت چھپانا مگر انہوں نے (لوگوں کے سامنے بیان کرنے کی بجائے) اسے اپنی پیٹھ کے پیچھے پھینک دیا۔

اللہ تعالیٰ نے اس آیت میں ہمیں یہ خبر دی ہے کہ اللہ تعالیٰ نے ہر اس آدمی پر شرط رکھی تھی جس کو اس نے کتاب عطا کی تھی کہ وہ اس کو لوگوں کے لئے بیان کر دے اور بالکل نہ چھپائے تو اس سے یہ بات واضح ہوئی کہ علم دین علم دین رکھنے والوں پر محمول ہے اور لدا ہوا ہے اس شرط کے ساتھ کو جو ان کے آگے آئے اس تک اس کو پہنچائیں اس شرط پر نہیں ہے کہ اس علم کا حاصل اس کے ساتھ منفرد رہے اور دوسروں سے الگ تھلگ رہ کر اس میں اضافہ کرتا ہے۔ چنانچہ ارشاد باری ہے۔

(۳)......فاسئلوا اهل الذکر ان کنتم لاتعلمون.

اہل علم سے پوچھو اگر تم نہیں جانتے ہو۔

اللہ تعالیٰ نے اس آیت میں ان لوگوں کو حکم دیا ہے جو نہیں جانتے کہ وہ جاننے والے سے پوچھیں یعنی بے علم عالم سے پوچھیں تو گویا اسی طرح یہ آیت دلالت کرتی ہے کہ جب عالم سے پوچھا جائے وہ درست جواب دے اور بتلائے۔

۱۷۳۶:......ہمیں خبر دی ہے ابو عبداللہ حافظ نے اور ابو عبدالرحمٰن سلمی نے اور ان دونوں کے ماسوا نے وہ سب کہتے ہیں کہ ان کو خبر دی ہے ابو العباس محمد بن یعقوب نے ان کو ابوامیہ نے ان کو ابوداؤد طیالسی نے ان کو شعبہ نے ان کو خبر دی ہے۔

عمر بن سلیمان نے وہ حدیث بیان کرتے ہیں عبدالرحمٰن سے وہ ابن ابان بن عثمان ہیں وہ اپنے والد سے انہوں نے فرمایا کہ مروان ابوالحکم نے زید بن ثابت کے پاس دوپہر کے وقت پیغام بھیجا۔ ہم نے کہا کہ اس وقت انہوں نے پیغام ایسے نہیں بھیجا کچھ پوچھا ہے جب وہ چلا گیا تو ہم نے ان سے اس کے بارے میں پوچھا تو انہوں نے فرمایا کہ جی ہاں ہم نے اس سے کچھ چیزوں کے بارے میں دریافت کیا ہے جنہیں ہم نے رسول اللہ سے سنا تھا میں نے سنا آپ فرماتے تھے۔

اللہ تعالیٰ اس کو آدمی کو تروتازہ رکھے (خوش رکھے) جس نے ہم سے حدیث سنی پھر اس کو یاد کرلیا تا کہ اس کو آگے پہنچائے بہت سے فقہ کے حامل (دین کی فہم رکھنے والے) اس فقہ کو ایسی آدمی تک پہنچاتے ہیں جو پہنچانے والے سے زیادہ فقیہ ثابت ہوتا ہے (یعنی وہ اس فہم سے بہتر سے بہتر مسائل استنباط کرسکتا اور کرتا ہے) اور بہت سے حامل فقہ خود فقیہ نہیں ہوتے۔

تین چیزیں چوری نہیں ہوتی

تین چیزیں ایسی ہیں جن میں کمی اور چوری نہیں ہوسکتی۔

(۱)......دائمی طور پر قلب مسلم۔

(۲)......اخلاص عمل اللہ کے لئے۔

(۳)......حکمرانوں کو نصیحت اور خیر خواہی۔

مسلمانوں کی جماعت کے ساتھ لزوم۔ بے شک ان کی دعا احاطہ کرتی ہے ان سب کو جو ان کے ماسوا ہیں۔

اور وہ شخص جس کی نیت آخرۃ کی ہو اللہ تعالیٰ اس کے لئے اس کے معاملے کو مربوط فرماتے ہیں۔ اور غنا کو اس کے دل میں رکھ دیتے ہیں۔ اور دنیا اس کے پاس ذلیل ہوکر جھک آتی ہے۔ اور جس شخص کی نیت دنیا کی ہو اللہ تعالیٰ اس کے معاملے میں تفریق وانتشار ڈال دیتے ہیں۔ اور فقر و محتاجی کو اس کے ماتھے کا نشان بنا دیتے ہیں۔ اور اس کے پاس وہی کچھ دنیا آتی ہے جو اس کے لئے لکھی گئی ہے۔

۱۷۳۷:......فرمایا کہ ہمیں حدیث بیان کی ہے ابوامیہ نے ان کو عمر بن یونس یمامی نے ان کو جہنم نے ان کو عمر بن سلیمان نے ان کو عبدالرحمٰن بن ربان بن عثمان نے اپنے والد سے ان کو زید بن ثابت نے ان کو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اسی کی مثل حدیث بیان کی۔

۱۷۳۸:......اور ہمیں خبر دی ہے ابوالحسن علی بن محمد مقری نے ان کو حسن بن محمد بن اسحاق نے ان کو یوسف بن یعوب نے ان کو سلیمان بن حرب نے ان کو حماد بن سلمہ نے ان کو سماک بن حرب نے ان کو عبدالرحمٰن نے ان کو عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اللہ تروتازہ رکھے (خوش رکھے) اس آدمی کو جو ہم سے کوئی کلمہ سنتا ہے پھر اس کو آگے پہنچاتا ہے جیسے اس کو سنتا ہے (یعنی کسی کمی بیشی کے بغیر) بے شک بہت سے لوگ جن کے پاس دین کی بات پہنچتی ہے وہ براہ راست سننے والوں سے زیادہ محفوظ کرنے والے ہوتے ہیں۔

۱۷۳۹:......ہمیں خبر دی ہے ابوالحسن مقری نے ان کو حسن بن محمد نے ان کو یوسف نے ان کو محمد بن ابن بکر نے ان کو عبدالوہاب ثقفی نے ان کو

(۱۷۳۶)......أخرجه المصنف فی (الأربعون الصغری رقم ۱) من طریق أبی داود الطیالسی. به.

وأخرجه أبو داؤد (۳۶۶۰) والترمذی (۲۶۵۶) مختصراً.

(۱۷۳۸)......أخرجه المصنف فی دلائل النبوة (۶/۵۴۰) بنفس الإسناد.

(۱۷۳۹)......أخرجه البخاری (۱/۲۶) ومسلم (۲/۱۳۰۵، ۱۳۰۶) من طریق محمد سیرین.

ایوب نے ان کو محمد بن ابن ابی بکرۃ نے ان کو انکے والد نے انہوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ آپ نے اپنے منیٰ کے خطبے میں ارشاد فرمایا: خبردار تم میں سے جو موجود ہیں وہ ان تک اس پیغام کو ضرور بالضرور پہنچائیں جو یہاں موجود نہیں ہیں۔ شاید کہ وہ جن کو یہ پہنچائیں وہ اس پیغام کے لئے زیادہ محفوظ کرنے والے ہوں ان بعض سے جنہوں نے اس کو سنا ہے۔ بخاری مسلم نے اس کو نقل کیا ہے صحیح میں۔

۱۷۴۰:......ہمیں خبر دی ہے ابو محمد بن فراس نے مکہ مکرمہ میں ان کو ابوعبداللہ بن ضحاک نے ان کو علی بن عبدالعزیز نے ان کو احمد بن یونس نے ان کو ابوبکر بن عباش نے اعمش سے ان کو عبداللہ بن عبداللہ نے ان کو سعید بن جبیر نے ان کو ابن عباس نے فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم سنو اور تم سے ہر وہ شخص سنے گا جو تم سے سنے گا۔

دوسری تعبیر۔ تم سن رہے ہو (ہم سے) اور جو تم سے سنے گا ان میں سے بھی بعض کوئی سنے گا۔

۱۷۴۱:......ہمیں خبر دی ہے ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوسہل احمد بن محمد بن زیاد قطان نحوی نے ان کو محمد بن جسم سمری نے ان کو الھیثم بن خالد مقری نے ان کو یحییٰ بن متوکل باہلی نے ان کو محمد بن ذکواں ازدی نے ان کو ابوہارون عبدی نے ان کو ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہ وہ جب کسی جوان کو دیکھتے تو فرماتے تھے خوش آمدید ہو مبارک ہو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی وصیت کے ساتھ ہم لوگوں کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے وصیت فرمائی تھی کہ ہم تمہارے لئے مجلس میں وسعت کریں۔ اور ہم تمہیں حدیث سمجھائیں بے شک تم لوگ ہمارے خلیفہ ہو بعد میں پیچھے رہنے والے ہو۔ اور حدیث والے ہمارے بعد ہوں گے اور نوجوان کا بوسہ لیتے اور اسے کہتے تھے اے بھتیجے جب تم کسی چیز کے بارے میں شک کرو تو مجھ سے پوچھ لو یہاں تک تم یقین کرلو اگر آپ یقین کے ساتھ لوٹیں تو یہ میرے نزدیک اس سے زیادہ پسندیدہ ہے کہ آپ شک پر لوٹیں۔

امام بیہقی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا۔

علم سیکھو اور سکھاؤ

۱۷۴۲:......سعید بن ابی بن کعب بصری کی حدیث میں راشد حمانی سے یعنی ابومحمد سے ان کو عبدالرحمٰن بن ابی بکر سے ان کو ان کے والد نے خبر دی ان کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا علم سیکھو اور لوگوں کو علم سکھاؤ۔

ہمیں خبر دی ابوبکر فارسی نے ان کو ابواسحٰق اصفہانی نے ان کو احمد بن فارس نے ان کو محمد بن اسماعیل بخاری نے فرماتے ہیں یہ حدیث مجھ سے محمد بن عقبہ سدوس نے کہی یعنی سعید بن ابی بن کعب نے پھر مذکورہ حدیث ذکر کی۔

۱۷۴۳:......خبر دی ابوعلی روذباری نے ان کو ابوبکر بن داسہ نے ان کو ابوداؤد نے ان کو موسیٰ بن اسماعیل نے ان کو حماد نے ان کو علی بن حکم نے ان کو عطاء نے ان کو ابوہریرہ نے وہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جس شخص علم کے بارے میں سوال کیا جائے اور وہ شخص علم کی بات کو چھپالے اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اس کو آگ کی لگام چڑھائیں گے۔

۱۷۴۴:......ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوبکر بن اسحاق نے ان کو علی بن حمشاد نے دونوں فرماتے ہیں کہ ہمیں خبر دی ہے اسماعیل بن اسحاق نے ان کو مسلم بن ابراہیم نے ان کو عبدالوارث نے پھر مذکورہ حدیث ذکر کی ہے۔

(۱۷۴۰)......أخرجه أبو داود (۳۶۵۹) من طريق الأعمش. به.

(۱۷۴۱)......أخرجه المصنف في المدخل (۶۲۴) من طريق محمد بن الجهم السمري. به.

(۱۷۴۳)......أخرجه أبو داود (۳۶۵۸) عن موسى بن إسماعيل. به.

وأخرجه الترمذي وابن ماجه (۲۶۱) وقال الترمذي حسن.

(۱)......هكذا في الأصل وباقي في الإسناد في المستدرك (۱/۱۰۱): عبدالوارث ثنا علي بن الحكم عن عطاء عن رجل عن أبي هريرة مرفوعاً.

کتمان علم پر وعیدیں

۱۷۴۵:.....خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوبکر بن اسحاق نے علی بن حمشاد نے ان کو احمد بن عبداللہ بن یونس نے ان کو محمد بن ثور نے ان کو ابن جریج نے وہ کہتے ہیں یہ اعمش تشریف لائے عطاء کے پاس اور اس سے ان کی حدیث کے بارے میں پوچھا چنانچہ اس نے ان کو حدیث بیان کی ہم نے ان سے کہا کہ آپ اس کو حدیث بیان کر رہے ہیں حالانکہ یہ تو عراقی ہے انہوں ں نے فرمایا کہ میں نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ اور وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے حدیث بیان کرتے تھے۔ کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جس شخص علم کے بارے میں دریافت کیا جائے وہ اس کو چھپالے قیامت کے دن اس کو اس طرح لایا جائے گا کہ وہ آگ کی لگام چڑھایا ہوا ہوگا۔

۱۷۴۶:.....ہم نے روایت کی ہے۔ ابراہیم بن طہمان کی حدیث کو سماک سے انہوں نے عطاء بن ابی رباح سے مذکور کی مثل منصور فرفوع روایت کے۔ حمید اس روایت میں منفرد ہے اور وہ منکر الحدیث ہے۔

۱۷۴۷:.....اور اس کو روایت کیا ہے قتادہ نے عطاء سے انہوں نے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے بطور موقوف روایت کے۔

۱۷۴۸:.....ہم نے روایت کیا ہے عبداللہ بن عمرو اس نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے اور یہ سب بطرق مذکور میں کتاب المدخل میں۔

۱۷۴۹:.....ہمیں خبر دی ہے ابوسعد مالینی نے ان کو ابواحمد بن عدی حافظ نے ان کو ابراہیم بن اسباط نے ان کو منصور بن مزاحم نے ان کو اسماعیل بن عیاش نے ان کو حمید بن ابوسوید نے عطاء بن ابی رباح نے ان کو حضرت ابوہریرہ نے وہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا علم سکھلاؤ اور شدت نہ کرو بیشک معلم بہتر ہے شدت کرنے والے سے۔ دوسری تعبیر یہ ہے علم سکھلاؤ اور مغرور نہ بنو بے شک معلم مغرور سے بہتر ہے۔

۱۷۵۰:.....ہمیں خبر دی ہے ابومحمد بن یوسف نے ان کو ابوسعد بن اعرابی نے ان کو حسن بن محمد زعفرانی ان کو اسماعیل بن علیہ نے ان کو ایوب نے ان کو مجاہد نے وہ کہتے ہیں کہ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا جب آیت نازل ہوئی **فتول عنهم فما أنت بملوم**۔ پس منہ پھیر لے تو ان سے اعراض کر لے پس آپ کے اوپر کوئی اعتراض نہیں ہے۔

اس آیت میں ہمیں بڑا غمگین اور فکرمند کر دیا اور ہم نے کہا کہ رسول اللہ کو حکم مل گیا ہے آپ ہم سے منہ پھیر لیں اور ہم سے اعراض برتیں۔ چنانچہ اس کے بعد یہ آیت نازل ہوئی۔

وذكر فان الذكرى تنفع المؤمنين

آپ نصیحت کیجئے بے شک نصیحت فائدہ دے گی مؤمنوں کو۔

۱۷۵۱:.....ہمیں خبر دی ہے ابوحازم عثمان بن احمد حافظ نے انہوں نے سنا ابوالفضل احمد بن اسماعیل بن یحییٰ ازدی انہوں نے سنا محمد بن احمد بن زہیر سے انہوں نے محمد بن اسماعیل بخاری نے ان کو علی بن عبداللہ نے ان کو ایوب بن متوکل نے انہوں نے کہا کہ خلیل بن احمد جب کسی شخص سے کسی شئی کا فائدہ طلب کرتے یا حاصل کرتے تو اس کا تذکرہ کرتے اور کسی انسان کو فائدہ پہنچاتے تو اسکا تذکرہ نہیں کرتے تھے کہ میں نے ان کو فائدہ دیا۔

(۱۷۴۵).....أخرجه الحاكم (۱/۱۰۱) من طريق أحمد بن عبدالله بن يونس. به.

وصححه الحاكم وقال الحاكم: ذاكرت شيخنا أبا على الحافظ بهذا الباب ثم سألته هل يصح شيء من هذه الأسانيد عن عطاء فقال لاقلت لم قال لأن عطاء لم يسمعه من أبي هريرة.

(۱۷۴۹).....أخرجه المصنف في المدخل (۲۲۷) من طريق إسماعيل بن عياش

خلیل بن احمد کی وضاحت

۱۷۵۲:......ہمیں خبر دی ہے ابوعبداللہ حافظ نے ان کو احمد بن فضل ادیب نے ہمدان میں ان کو صولی نے ان کو ابوالعباس نے وہ کہتے ہیں کہ ان کو حدیث بیان کی ابوعثمان مازنی سے ان کو ابوالحسین اخفش نے خلیل بن احمد سے انہوں نے کہا کہ میں کئی طرح کے لوگوں سے ملتا ہوں:

❶......وہ آدمی جو مجھ سے زیادہ علم رکھتا ہو کہ وہ مجھے فائدہ دے گا۔

❷......وہ آدمی جو میری مثل ہو وہ مجھ سے مذاکرہ کرے گا۔

❸......وہ آدمی جو متعلم ہو یعنی مجھ سے کچھ سیکھے وہ میرے اجر وثواب میں اضافے کا باعث بنے گا۔

❹......وہ انسان جو مجھ سے دور ہے یا وہ یہ سوچتا ہے وہ مجھ سے اونچا ہے میں ایسے انسان کی طرف نظر اٹھا کر بھی نہیں دیکھتا۔

۱۷۵۳:......ہمیں خبر دی ہے ابوحازم حافظ ابوعمرو بن مطر نے ان کو محمد بن منذر ہروی نے وہ کہتے ہیں کہ ان کو حدیث بیان کی محمود بن محمد حلبی نے ان کو ابوصالح فراء نے ان کو ابن مبارک نے یعقوب بن عطاء سے وہ کہتے ہیں ایک آدمی میرے والد کو حدیث بیان کرتے تھے اور میرے والد اس حدیث کو زیادہ حفظ کرنے والے تھے اس بیان کرنے والے آدمی سے۔ چنانچہ میرے والد اس کی طرف کان لگائے ہوئے بڑی توجہ سے سن رہے تھے میں نے اس آدمی سے کہا کہ میرے والد کو یہ حدیث اچھی طرح یاد ہے۔ کہتے ہیں کہ میرے والد نے چیخ کر مجھ سے کہا کہ تم ٹھہر جاؤ بیٹا۔ جب وہ آدمی اٹھ کر چلا گیا تو میرے والد نے مجھ سے کہا اے بیٹے! تم نے اپنے باپ کو اس کے ہم نشین کے آگے ناکام کر دیا۔ البتہ تحقیق میں یہ حدیث اس وقت سے سن چکا تھا جب اس کا باپ بھی پیدا نہیں ہوا تھا۔ البتہ تحقیق وہ اپنے بھائی کو حدیث بیان کرتا تھا۔ اور یہ جس کو حدیث بیان کرتا ہے وہ بیان کرنے والے سے زیادہ محفوظ کرنے والا ہے یہ حدیث بیان کر کے میرے علم میں کوئی اضافہ نہیں کر رہا بلکہ صرف اس قدر کہ وہ بیان کر کے خوش ہو رہا ہے کہ اس نے مجھے حدیث سنائی ہے۔

لوگوں کے مزاج مختلف ہوتے ہیں

۱۷۵۴:......ہمیں خبر دی ہے ابوعبداللہ حافظ نے اور محمد بن موسیٰ نے دونوں نے کہا ہمیں حدیث بیان کی ہے ابوالعباس اصم نے ان کو ربیع بن سلیمان نے ان کو اسد نے ان کو عدی بن فضل نے ان کو حبیب اعور نے ان کو ابورجاء نے ان کو سلیمان نے انہوں نے فرمایا لوگ تین طرح کے ہیں ایک وہ جو سنتے ہیں پھر بھول جاتے ہیں دوسرے وہ جو سنتے نہیں پھر چھوڑ دیتے ہیں تیرے وہ جو سنتے ہیں اور سمجھتے ہیں بعض لوگ حامل داء اور بیماری ہیں بعض حامل شفاء ہیں۔

بعض لوگ وہ ہیں کہ جب تم ان کے آگے اللہ تعالیٰ کا تذکرہ کرو تو آپ کی اعانت کرتے ہیں اور اگر آپ بھول جائیں تو وہ آپ کو یاد دہانی کراتے ہیں۔

بعض لوگ وہ ہیں کہ اگر ان کے آگے اللہ کا ذکر کرو آپ کی اعانت نہیں کرتے اگر آپ بھول جائیں تو آپ کو یاد دہانی نہیں کرائے لہذا اللہ تعالیٰ کے لئے عاجزی کیجئے اور خشوع اور اظہار ذلت وعجز کیجئے اللہ تعالیٰ کے لئے اللہ تعالیٰ تجھے بلند کر دیں گے۔ اور قریب اور بعید کے لئے سلام کہئے بے شک اللہ کی سلامتی کو ظالم نہیں پہنچتے۔ اگر اللہ تعالیٰ آپ کو علم عطا کرے تو اس کی اتباع کیجئے تاکہ آپ وہ جان لیں جو کچھ اللہ نے آپ کو سکھلایا ہے۔

(۱۷۵۲)......أخرجه بنحوه ابن عبدالبر فی جامع البیان (۱/۱۳۳)

بے شک اس عالم کی مثال جو علم رکھتا ہے اس آدمی جیسی ہے جو چراغ راستے میں لئے کھڑا ہے جو بھی راستے پر گذرتا ہے اس سے روشنی حاصل کرتا ہے اور اس کے لئے برکت کی دعا کرتا ہے اور خیر کی۔ اور اس علم کی مثال جو اس کے ساتھ نصیحت نہ کی جائے خاموش بت جیسی ہے جو نہ کھاتا ہے نہ پیتا ہے اور اس حکمت و دانائی کی مثال جو بلند ہو جائے اس خزانے جیسی ہے جس کے ساتھ فائدہ نہ اٹھایا جائے۔

۱۷۵۵:......ہمیں خبر دی ابو عبداللہ حافظ نے اور محمد بن موسیٰ نے دونوں نے کہا ان کو بتایا ابوالعباس رحم نے ان کو یحییٰ بن ابی طالب نے ان کو عبدالوہاب نے ان کو سعید نے ان کو قتادہ نے انہوں نے کہا بے شک حکمت کی باتوں میں لکھا ہے اس عالم کے لئے مبارک بادی ہے جو علم کے ساتھ بولتا ہے اور اس سننے والے کے لئے مبارک باد ہے جو باب محفوظ کرتا ہے۔

۱۷۵۶:......ہمیں خبر دی ہے ابو عبداللہ نے اور محمد بن موسیٰ نے کہتے ہیں کہ ہمیں حدیث بیان کی ہے ابوالعباس اصم نے ان کو عبداللہ بن احمد بن حنبل نے ان کو ان کے والد نے ان کو عبدالرزاق نے ان کو معمر نے دھرتی پر کوئی ایسا سامان نہیں ہے جو اس کے مالک پر روشنی پھیلائے علم سے زیادہ۔

علم کے لئے آفت جھوٹ ہے

۱۷۵۷:......ہمیں خبر دی ابو عبداللہ حافظ نے کہتے ہیں انہوں نے سنا ابوبکر اسماعیل بن محمد ضریر سے ان کو ان کے والد نے انہوں نے سنا بشر بن موسیٰ سے کہتے ہیں کہ میں نے سنا اصمعی سے وہ کہتے ہیں ان کو بتایا علاء بن اسلم نے ان کو اوبہ بن عجاج نے وہ کہتے ہیں میں نسابہ بکری کے پاس آیا انہوں نے مجھ سے کہا تم کون ہو؟ میں نے جواب دیا اوبہ بن عجاج۔ انہوں نے کہا کہ آپ نے تو مختصر بتایا مگر میں سمجھ گیا کس کام سے آئے ہو؟ میں نے کہا علم کی طلب مجھے لے آئی ہے۔ انہوں نے کہا شاید تم ایسی قوم سے میرے پاس آئے، ہو اگر میں ان کو حدیث بیان کروں تو وہ مجھ سے اس کو محفوظ نہیں کریں گے اور اگر میں عرض سے رک جاؤں تو وہ مجھ سے پوچھیں گے نہیں کہتے ہیں کہ میں نے کہا میں امید کرتا ہوں کہ میں ان میں سے نہ ہوتا۔ اس نے مجھے کہا کہ مروہ کے دشمن کیا کیا ہیں؟ میں نے کہا کہ آپ مجھے بتلائیے اس نے کہا کہ بنو عمر برائی، اگر دیکھیں اچھائی کو اس کو دفن کر دیتی اور دیکھیں برائی ان کو پھیلا دیں پھر انہوں نے مجھ سے کہا کہ بے شک علم کے لئے ایک مصیبت ہے اور علم کی بربادی ہے اور قدر ناشناسی ہے۔ علم کی آفت و ہلاکت جھوٹ ہے اس کی ناقدری نسیان ہے اور اس کی بربادی اس کو ان لوگوں میں عام کرنا ہے جو اس کے اہل نہیں۔

۱۷۵۸:......ہمیں خبر دی ہے عبدالخالق بن علی نے ان کو ابوالحسن علی بن احمد طفامحی نے وہ کہتے ہیں میں نے سنا فضیل بن عیاض سے وہ کہتے ہیں کہ اگر میں یہ جان لوں کہ ان لوگوں میں سے کوئی ایک اس علم دین کو محض اللہ کی رضا کے لئے حاصل کرنا چاہتا ہے تو مجھ پر واجب ہوگا کہ میں اس کے گھر جا کر حدیث بتاؤں۔

۱۷۵۹:......اور میں نے سنا ہے ابو عبدالرحمٰن سلمی سے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا ابوالحسین احمد بن محمد فقیہ سے وہ کہتے ہیں میں نے سنا ابو العباس بن عطا سے وہ کہتے ہیں موعظہ اور نصیحت عوام کے لئے ہوتی ہے تذکرہ اور یاد دہانی ہوتی ہے خواص کے لئے اور نصیحت و خیر خواہی بھائیوں کے لئے فرض ہے اللہ نے اس کو فرض کیا ہے عقلمند مؤمنوں پر اور اگر یہ چیز نہ ہوتی تو سنت باطل ہو جاتی اور شریعت معطل ہو جاتی۔ (اگر یہ چیز ہمیشہ

---

(۱)......فی الأصل (إلی) بدلاً من (به)

(۲)...... فی جامع البیان (إسماعیل)

(۳)...... سقط من المخطوطة و أثبتناه من الجامع.

(۴)......فآفته نسیانه وھجنته أن تضعه عند غیر أھله ونکره الکذب فیه کذا فی جامع بیان العلم ص ۱۳۲ ج ۱

جاری نہ ہوتو سنت باطل ہوجائے اور شریعت معطل ہوجائے۔)

۱۷۶۰:......ہمیں خبر دی ہے ابوعبداللہ حافظ نے ان کوخبر دی ہے علی بن محمد مروزی نے ان کوخبر دی ابوعلی سامی نے ان کوحدیث بیان کی ہے احمد بن یونس نے وہ کہتے ہیں میں نے سناسری بن مغلس عابد سے وہ کہتے تھے بے شک اللہ کے کچھ ایسے بندے ہیں کہ جن کے دلوں سے اسباب کی حیثیت ختم ہوچکی ہے۔اور ان کے سیاست کے والی ہونے کی اور ان کے درست کرنے کی کوئی حیثیت نہیں ہے۔ وہ محض اللہ کی عطاء کردہ توفیق کے ساتھ سیدھے اور درست چلتے ہیں۔اللہ کے سوا انہوں نے کوئی اپنا دوست بنایا ہے اور نہ ہی کوئی مرشد اور رہنما بنایا ہے بالآخر انہوں نے اپنا معاملہ اسباب کے قائم کرنے پر دیا ہے چنانچہ انہوں نے علم کوطلب کیا ہے اور اسی کا اقتباس کیا ہے لہٰذا وہ لوگ بمنزلہ اس چراغ کے ہوگئے جو راستے کے بیچ میں ہوں جس سے لوگ روشنی حاصل کررہے ہیں۔لیکن اس کی روشنی کم نہیں ہوتی۔

۱۷۶۱:......ہمیں خبر دی ہے ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوعمر وعثمان بن احمد بن سماک نے ان کوفتح بن سحون عابد نے ان کو عباس بن یزید نے ان کوحباب بن موسیٰ نے وہ فرماتے ہیں کہ حضرت عبداللہ بن مبارک کوسرزنش اس بارے میں کی گئی تھی کہ وہ اپنا مال شہروں میں تقسیم کراتے تھے اور اپنے شہر والوں میں تقسیم نہیں کرتے تھے انہوں نے فرمایا کہ میں جہاں خرچ کرتا ہوں میں جانتا ہوں کہ وہ زیادہ ضرورت مند ہیں اور وہ حدیث طلب کرتے ہیں اور طلب حدیث کواچھے طریقے سے کرتے ہیں۔لوگوں کواس مال کی حاجت شدید ہوتی ہے۔وہ محتاج ہیں اگر کوئی بھی ان کی سرپرستی نہیں کریں گے تو ان کا علم ضائع ہوجائے گا بے شک ان کے اغنیاء نے امت محمدیہ کے لئے علم کو پھیلا دیا ہے۔ میں نبوت کے بعد علم پھیلانے سے کسی شئی کا افضل درجہ نہیں جانتا۔

۱۷۶۲:......ہمیں خبر دی ہے ابوعبداللہ نے ان کوجعفر بن محمد نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا ابومحمد جریر سے وہ کہتے تھے کہ میں نے سنا سہل سے وہ کہتے تھی۔علم کا شکر تعلیم ہے اور عمل کا شکر معرفت کی زیادتی ہے۔

کلمہ خیر مال سے بہتر ہے

۱۷۶۳:......ہمیں حدیث بیان کی ہے ابوالحسن محمد بن ظفر بن محمد علوی نے آپ کو ابوالحسن علی بن عمرو بن سہل بغدادی نے ان کو عبدالغافر بن سلماہ حمصی نے ابوحمید نے ان کو ابوحیون نے ان کو ابوساء عتبہ بن تمیم تنوخی نے ان کو ابوعبید صوری نے انہوں نے کہا تیرے لئے تیرے بھائی کی طرف خیر کا کلمہ اس مال سے بہتر ہے جو وہ تجھے عطا کرے کیونکہ ایک کلمہ خیر تجھے نجات دلاسکتا ہے اور مال تجھے گمراہ کرسکتا ہے۔اور میرے لئے یہی مفہوم آنے والی روایت سے مروی ہے۔

۱۷۶۴:......ہمیں خبر دی ہے ابونصر بن قتادہ نے ان کو محمد بن عبداللہ بن حمیرویہ ھروی نے۔ان کو احمد بن نجدہ نے ان کو سعید بن منصور نے ان کو اسماعیل بن عیاش نے ان کو عمارہ بن عزیہ نے ان کو عبداللہ بن ابوجعفر نے ان کو عبداللہ بن عمرو بن عاص نے یہ رسول اللہ نے فرمایا ایک مسلمان کوئی خیر اپنے دوسرے مسلمان بھائی کے لئے نہیں ہدیہ کرتا ہے جو حکمت ودانائی کے کلمے سے بہتر وافضل ہو۔اللہ تعالیٰ اس کے ساتھ ہدایت کو زیادہ کرتے ہیں یا اس کے ذریعے اس سے کسی نقصان دہ کو دور کرتے ہیں۔

یحییٰ بن یحییٰ نے اس کے متابع کو بیان کیا ہے۔اسماعیل بن عیاش سے اور اس حدیث کی اسناد میں عبیداللہ اور عبداللہ کے درمیان ارسال ہے روایت مرسل ہے۔

(۱۷۶۲)......اخرجه أبو نعيم في الحلية (۱۹۴/۱۰) عن سهل بلفظ شكر العلم العمل وشكر العمل زيادة العلم

(۱۷۶۴)......اخرجه أبو يعلى عن ابن عمر (الكنز ۲۸۸۹۲)

کثیر بن مرہ حضرمی کی نصیحت

۱۷۶۵:...... ہمیں خبر دی ہے ابو عبداللہ حافظ نے ان کو ابوالعباس اصم نے ان کو حسن بن مکرم نے ان کو یزید بن ہارون نے ان کو جریر نے ان کو سلیمان بن مسھر نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا کثیر بن مرہ حضرمی سے وہ کہتے ہیں۔ آپ حکمت ودانائی کی باتیں بیوقوفوں کے سامنے نہ کیا کریں اس لئے کہ وہ ایک جھوٹا سمجھیں گے۔ اور جھوٹی باتیں حکماء کے سامنے نہ کریں اس لئے کہ وہ تم پر سخت ناراض ہوں گے۔ اور علم کے مستحق سے علم کو نہ روکئے آپ گنہگار ہو جائیں گے۔ اور نااہل کے آگے علم کو بیان نہ کیجئے ورنہ آپ خود جاہل بن جائیں گے۔ بے شک تیرے اوپر تیرے علم کے بارے میں حق ہے، بے شک تیرے اوپر تیرے مال میں بھی حق ہے۔

۱۷۶۶:...... ہمیں خبر دی ہے ابوعبدالرحمٰن سلمی نے ان کو محمد بن عبداللہ بن محمد بن صبیح خمیری نے ان کو عبداللہ بن محمد مدینی نے ان کو اسحاق حنظلی نے ان کو بقیہ نے ولید بن کامل بجلی سے ان کو نصر بن علقمہ نے عبدالرحمٰن بن عائد سے مقدام بن معدیکرب سے انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے آپ نے فرمایا:

جب تم لوگ لوگوں کو کچھ بیان کرنے لگے تو ان کو ایسی بات بیان کرو جو غائب ہو اور ان پر مشقت ہو۔

متعلم اور معلم سخی ہوتے ہیں

۱۷۶۷:...... ہمیں خبر دی ابو عبداللہ حافظ نے اور ابوسعید بن ابوعمرو نے دونوں نے کہا ان کو خبر دی عباس محمد بن یعقوب نے ان کو ابوبکر احمد بن عاصم نبیل قاضی اصفہانی نے ان کو بیان کیا حوطی عبدالوہاب بن نجدہ نے ان کو سوید بن عبدالعزیز نے نوح بن ذکوان سے ان کو ان کے بھائی نے حسن سے انہوں نے انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے وہ فرماتے ہیں کہ۔ رسول اللہ نے فرمایا۔

کیا تم جانتے ہو کہ سخاوت کے اعتبار سے کون سب سے زیادہ سخی ہے۔ لوگوں نے کہا اللہ اور اس کا رسول بہتر جانتا ہے۔

آپ نے فرمایا کہ سخاوت کے اعتبار سے سب سے زیادہ سخی اللہ تعالیٰ ہے۔ پھر میں بنی آدم میں سب سے زیادہ سخی ہوں اور میرے بندوں میں زیادہ سخی وہ شخص ہوگا جو علم سیکھے گا پھر اس کو پھیلائے گا قیامت کے دن آئے گا کہ وہ اکیلا امیر ہوگا فرمایا۔ وہ اکیلا ایک امت یعنی ایک جماعت ہوگا۔

۱۷۶۸:...... ہمیں خبر دی علی بن احمد بن عبدان نے ان کو احمد بن عبید نے ان کو اسماعیل بن فضل بلخی نے ان کو محمد بن مصفا نے ان کو بقیہ نے ان کو زبیری نے زہری سے اس نے سائب بن یزید سے کہ انہوں نے عہد رسول عہد بدر میں کوئی قصہ بیان نہیں کیا تھا اور وہ بیمار تھے جنہوں نے تمیم داری سے قصہ بیان کیا انہوں نے حضرت عمر سے اجازت طلب کی کہ وہ لوگوں کے سامنے قصہ بیان کریں۔ حضرت عمر نے ان کو اجازت دی۔ اور ہم نے علم نشر کرنے کی کیفیت اور اس کی فضیلت میں وہ حدیثیں بیان کی ہیں جو اسی بارے میں آثار آئے ہیں کتاب المدخل میں جو شخص اس کا ارادہ کرے اس کی طرف رجوع کرے۔

شیخ حلیمی نے فرمایا

طالب علم کو چاہئے کہ اس کا تعلیم حاصل کرنا اور عالم کو چاہئے کہ اس کا تعلیم دینا محض اللہ تعالیٰ کی رضا کے لئے ہونا چاہئے۔ طالب علم یہ ارادہ نہ

(۱۷۶۶)......أخرجه ابن عدی فی الکامل (۷/ ۲۵۴۲) من طریق ابی همام عن بقیة. به.

(۱۷۶۷)......أخرجه الشجری (۱/ ۵۶) من طریق ابن ابی عاصم . به.

کرے کہ جو کچھ وہ تعلیم کر رہا ہے اس کے ساتھ مال کمائے گا یا لوگوں میں اپنی شہرت میں اضافہ کرے گا یا اپنے ہم عصروں پر اپنی فوقیت و برتری جتلائے گا، یا اپنے مخالفین کو نیچا دیکھائے گا یا ان کا مقابلہ کرے گا اور عالم اپنے پڑھانے اور تعلیم دینے سے یہ ارادہ نہ کرے کہ اس سے پڑھنے والے شاگرد بہت ہوں گے اور جب شمار کئے جائیں گے تو اس کے علاوہ لوگوں کے مقابلے میں اس سے علم حاصل کرنے والے زیادہ تعداد میں ہوں گے، اور یہ بھی ارادہ نہ ہو کہ اس کا علم دوسروں کے علم کے مقابلے میں لوگوں میں غالب ہوگا۔ بلکہ عالم امانت کو پہچاننے کا ارادہ کرے کہ اس سے جس نے علم حاصل کیا ہے اس طرح اس نے اس امانت کو پھیلایا ہے جو اس کے سینے میں محفوظ اور دفن تھی اور معالم دین کے جیسا نیت کرے اور ان کے مٹنے اور سے اپنے درس کے ساتھ حفاظت کرنے کی نیت کرے۔

۱۷۶۹:......حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ انہوں نے فرمایا کہ اگر قرآن میں یہ آیت نہ اتری ہوتی تو میں تمہیں حدیث بیان نہ کرتا اس کے بعد انہوں نے یہ آیت پڑھی:

و اذا خذاللّٰہ میثاق الذین اوتوا الکتالتبیننہ للناس و لا تکتمونہ.

(یاد کرو اس وقت کو) جب اللہ نے ان لوگوں سے پکا عہد لیا تھا جو کتاب دیئے گئے ہیں

کہ تم اس کو لوگوں کے لئے ضرور بیان کرو گے اور اسے بالکل نہیں چھپاؤ گے۔

تبصرہ:......شاگرد اللہ کی عبادت کا تصور اور ارادہ کرے اور علم دین اس لئے سیکھے کہ اس کا علم اسے عمل تک پہنچائے جس کے ذریعہ اللہ تعالیٰ اس سے راضی ہو جائے اور علماء میں اضافہ ہو یہ بات علم کے لئے زیادہ احتیاط کی بات ہوگی۔ اور علم کی بقاء کے لئے زیادہ انسب ہوگی۔

علم اگر دنیا کے حصول کے لئے ہو تو جنت سے محروم کر دے گا

۱۷۷۰:......ہمیں خبر دی ہے ابو عبداللہ حافظ نے ان کو ابو العباس سیاری نے اور ابو محمد بن حکم نے دونوں نے کہا ان کو حدیث بیان کی ہے ابو الموجہ نے ان کو سعید بن منصور مکی نے ان کو فلیح نے ان کو ابو طوارلہ نے ان کو سعید بن یسار نے ان کو حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔

جو شخص اللہ کی رضا حاصل کرنے کے لئے علم حاصل کرتا جاتا ہے اس سے دینوی اسباب و مال یا جاہ کے لئے طلب کرتا ہے وہ جنت کی خوشبو بھی نہیں پائے گا۔ فلیح نے کہا کہ عرفہا سے مراد اس کی خوشبو ہے۔

علماء پر فخر کرنے کے لئے علم حاصل مت کرو

۱۷۷۱:......ہمیں خبر دی ہے ابو عبداللہ حافظ نے ان کو ابو الحسین محمد بن احمد بن تمیم قنطری نے ان کو ابو اسماعیل محمد بن اسماعیل سلمی ان کو سعید بن ابو مریم نے ان کو یحییٰ بن ایوب نے ابن جریج سے اس نے ابو زبیر سے اس نے جابر بن عبداللہ سے یہ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا علم اس لئے حاصل نہ کرو کہ تم اس کے ذریعے علماء پر فخر کرو (انہیں حقیر دیکھو) یا بے وقوفوں کے آگے بڑ مارو ان پر رعب جھاڑو اور اس لئے بھی نہیں کہ اس کے ذریعے تم مجالس میں اور محافل کی زینت بنو جس نے ایسا کیا بس آگ ہے اس کے لئے آگ۔

۱۷۷۲:......ہمیں خبر دی ہے محمد بن عبداللہ حافظ نے ان کو ابو بکر بن اسحٰق فقیہ نے ان کو حسن بن علی بن زیاد نے ان کو ابن ابی اویس نے ان کو

(۱۷۷۰)......أخرجه أبوداؤد (۳۶۶۴) وابن ماجه (۲۵۲) والحاكم (۱/۸۵) من طريق فليح. به.

(۱۷۷۱)......أخرجه المصنف من طريق الحاكم (۱/۸۶)

(۱۷۷۲)......أخرجه المصنف من طريق الحاكم (۱/۸۶)

ان کے بھائی نے سلیمان بن بلال سے ان کو اسحق بن یحییٰ بن طلحہ نے ان کو عبداللہ بن کعب بن مالک نے اپنے والد سے انہوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ نے فرمایا۔

جس نے علم حاصل کیا تا کہ اس کے ذریعے علماء کے ساتھ مقابلہ کرے ان پر فخر کرے بڑائی کرے یا اس کے ذریعے کم عقلوں سے کج بحثی کرے یا اس کے ذریعے لوگوں سے مالی مفاد حاصل کرے بس وہ جہنم کی طرف چلا گیا۔

بے عمل خطیب کی سزا

۱۷۷۳:......ہمیں خبر دی ہے ابوالحسین بن فضل قطان نے ان کو ابوعمرو بن سماک نے ان کو محمد بن غالب نے ان کو مسلم نے ان کو صدقہ بن موسیٰ نے ان کو حسن بن جعفر نے دونوں کہتے ہیں کہ ان کو حدیث بیان کی ہے مالک بن دینار نے ان کو ثمامہ بن عبداللہ بن انس نے حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے وہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں شب معراج ایسے لوگوں پر گذرا جن کے ہونٹ کاٹے جارہے تھے جہنم کی آگ کی قینچیوں کے ساتھ جب بھی کاٹے جاتے وہ تڑپتے تھے میں نے پوچھا اے جبرائیل یہ کون لوگ ہیں جبرائیل نے جواب دیا کہ آپ کی امت کے خطیب ہیں جو لوگ جو کچھ کہتے تھے اس پر عمل نہیں کرتے تھے اور کتاب اللہ کو پڑھتے تھے اور اس پر عمل نہیں کرتے تھے۔

۱۷۷۴:......ہمیں خبر دی ابوعبدالرحمٰن سلمی نے ان کو محمود بن محمود فقیہ نے مقام مرو میں۔ ان کو ابوامامہ نے ان کو احمد بن عبداللہ فریانانی نے ان کو فضیل بن عیاض نے۔ ح۔

اور خبر دی ہے ابونصر بن قتادہ نے۔ ان کو محمد بن عبداللہ بن حمیرویہ ھروی نے ان کو احمد بن نجدہ نے ان کو سعید بن منصور نے ان کو فضیل بن عیاض نے ان کو یحییٰ بن عبداللہ نے ان کو ان کے والد نے ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اے امت مجھے تمہارے اوپر اس بات کا خوف نہیں ہے کہ تم لوگ علم حاصل نہیں کروگے لیکن یہ دیکھو کہ تم عمل کیسے کرتے ہو اس پر جس کا علم سیکھتے ہو۔ (یعنی ڈر عمل نہ کرنے کا ہے۔)

مجھے ڈر لگتا ہے منافق عالم سے

۱۷۷۵:......ہمیں خبر دی ہے ابوالحسین بن بشران نے ان کو ابوجعفر محمد بن عمرو رزاز نے ان کو عبدالکریم بن ہیثم نے ان کو عبید اللہ بن معاذ عنبری نے ان کو ان کے والد نے ان کو حسن معلم نے ان کو ابن بریدہ نے عمر بن حصین سے فرماتے کہ رسول اللہ نے فرمایا جس چیز کا میں تم لوگوں پر خوف کرتا ہوں اس میں سے زیادہ خوف جس چیز کا ہے وہ میرے بعد منافق ہونے کا ہے جس کی زبان پر خالی علم ہوگا۔

۱۷۷۶:......ہمیں خبر دی ابوعبدالرحمٰن سلمی نے ان کو محمد بن عبداللہ بن محمد بن قریش نے ان کو حسن بن سفیان نے ان کو محمد بن عبید بن حسان ان کو حماد بن زید نے ان کو میمون کردی نے انہوں نے سنا ابوعثمان نھدی سے انہوں نے سنا حضرت عمر بن خطاب سے اور منبر پر فرمارہے تھے بچاؤ

(۱۷۷۴)......أخرجه أبونعيم في الحلية (۱۳۲/۸) من طريق فضيل بن عياض. به.

(۱۷۷۵)......قال الهيثمي في المجمع (۱۷۷/۱) إلى الطبراني في الكبير والبزار ورجاله رجال الصحيح.

أخرجه البزار (۹۷/۱. كشف الأستار) من طريق حسن المعلم. به بلفظ.

حذرنا رسول الله صلى الله عليه وسلم كل منافق عليم اللسان.

وقال البزار لاتحفظه إلا عن عمر. ابن الخطاب. وإسناد عمر صالح فأخرجناه عنه وأعدناه عن عمران لحسن إسناد عمران.

(۱)......في المخطوطة "مسجد الحرام"

بچاؤتم اپنے آپ کومنافق عالم سے لوگوں نے پوچھا کہ منافق عالم کیسے ہوتا ہے فرمایا کہ جوحق کی بات کرے اور عمل برا کرے۔

۱۷۷۷:......ہمیں خبر دی ہے ابومحمد عبداللہ بن یوسف اصفہانی نے ان کومحمد بن احمد بن ہامان مؤذن سید الحرام نے ان کوعلی بن عبدالعزیز نے ان کو عارم نے ان کو دیلم بن عزوان نے ان کو میمون کردی نے ان کو ابوعثمان نھدی نے ان کو حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے نبی کریم سے کہ آپ نے فرمایا۔

میں اس امت پر ڈرتا ہوں ہر منافق سے جو حکمت کی اور دانائی کی باتیں کرے گا اور عمل گناہ اور ظلم کے ساتھ کرے گا اور اس کو روایت کیا ہے یزید بن ہارون نے دیلم سے اور حدیث میں کہا ہے۔ زیادہ خوفناک جس کا مجھے خوف ہے اس امت پر وہ منافق ہے جس کی زبان عالم ہوگی۔

جس کا علم اس کو فائدہ نہ دے

۱۷۷۸:......ہمیں خبر دی ابوزکریا بن ابواسحاق نے ان کو ابوبکر احمد بن سلیمان فقیہ نے ان کو جعفر صائغ نے ان کو ولید بن صالح نے ان کو عثمان بن مقیم نے (ح)

اور ہمیں خبر دی ہے ابومحمد بن یوسف نے ان کو ابومراس اسحاق بن ابراہیم مالکی نے مکہ ان کو عبدالعزیز بن ابورجاء نے ان کو یونس بن عبدالاعلی نے ان کو ابن رھب نے ان کو جریر یحییٰ بن سلمان نے ان کو عثمان بن مقیم نے ان کو سعید مقبری نے ان کو حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے یہ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بے شک عذاب دیئے جانے کے اعتبار سے شدید عذاب میں قیامت کے دن وہ عالم ہوگا اللہ تعالیٰ جس کے علم سے اس کو فائدہ نہ دے (یعنی علم سے فائدہ نہ اٹھائے) اور ابوزکریا کی ایک روایت ہے کہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قیامت میں شدید ترین عذاب (اسی عالم کو ہوگا جو اپنے علم سے فائدہ نہ اٹھائے یعنی اس پر عمل نہ کرے۔)

بے عمل عالم سے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا پناہ مانگنا

۱۷۷۹:......ہمیں خبر دی ہے ابوعثمان سعید بن محمد بن محمد بن عبدان نیساپوری نے ان کو ابوالحسن محمد بن حسن کاوزی نے ان کو ابوعبداللہ محمد بن علی زید صائغ نے ان کو سعید بن منصور نے۔ (ح)

اور ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو علی بن حشاذ نے ان کو محمد بن نعیم نے ان کو قتیبہ بن سعید نے ان کو خلف بن خلیفہ نے ان کو حفص بن اخی انس نے حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے انہوں نے کہا حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی دعا میں سے یہ دعا تھی۔ اے اللہ میں تیرا پناہ چاہتا ہوں ایسے علم سے جو فائدہ نہ دے اور ایسے دل اور نفس سے جو سیر نہ ہو سکے اور ایسی دعا سے جو قبول نہ ہو سکے۔ اور دعا کے آخر میں یہ کہتے تھے اللہ میں ان مذکورہ چار چیزوں سے تیرے ساتھ پناہ لیتا ہوں۔

۱۷۸۰:......اور اس کو زید بن ارقم نے بھی نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتا ہوں اور اسی طریق سے اس کو امام مسلم نے روایت کیا۔

۱۷۸۱:......ہمیں خبر دی ابومحمد یوسف صفہانی نے ان کو ابومحمد عبداللہ بن محمد بن اسحاق ماکھی نے ان کو ابویحییٰ بن ابومسرۃ نے ان کو یحییٰ بن محمد نے ان کو عبدالعزیز بن محمد نے اسامہ بن زید سے انہوں نے محمد بن منکر سے انہوں نے جابر بن عبداللہ سے یہ کہ رسول اللہ نے فرمایا جب آپ منبر پر

(۱۷۷۶)......أخرجه عبد بن حميد و المصنف (الكنز ۲۹۰۴۴)

(۱۷۷۷)......أخرجه ابن عساكر في تاريخ دمشق (الكنز ۲۹۰۹۹)

(۱۷۸۰)......أخرجه مسلم (۲۰۸۸/۴) عن زيد بن أرقم مرفوعاً أثناء حديث.

(۱۷۸۱)......أخرجه ابن ماجه (۳۸۴۳) من طريق أسامة بن زيد الليثي. به وقال البوصيري في الزوائد إسناده صحيح رجاله ثقات.

تشریف فرما تھے کہ اللہ تعالیٰ سے علم نافع کا سوال کرو اور غیر نافع علم سے اللہ کی پناہ مانگو۔

۱۷۸۲:......ہمیں خبر دی ہے ابوعبداللہ حافظ نے اور ابوسعید بن ابوعمرو سے اور دونوں نے کہا کہ ہمیں حدیث شعبہ نے موسیٰ بن ابی عائشہ سے اس نے مولی ام سلمہ سے اس نے سیدہ ام سلمہ سے کہ وہ یہ حدیث بیان کرتی تھیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب صبح کی نماز کا سلام پھیرتے تو یوں کہتے تھے اے اللہ میں تجھ سے علم نافع کا سوال کرتا ہوں اور پاکیزہ رزق کا اور عمل مقبول کا۔

حضرت عویمر کا بیان

۱۷۸۳:......ہمیں خبر دی ہے علی بن احمد بن عبدان نے ان کو احمد بن عبید نے ان کو ابواسماعیل ترمذی نے ان کو ابوصالح نے ان کو معاویہ بن صالح نے ان کو ابوزاھریہ نے حضرت ابودرداء رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے انہوں نے فرمایا کہ مجھے اس بات کا ڈر نہیں ہے کہ کل قیامت کے دن مجھے یہ کہا جائے گا کہ اے عویمر جس چیز کو تو نہیں جانتا تھا اس کا تم نے کتنی علم حاصل کیا تھا مگر میں اس بات سے ڈرتا ہوں کہ کہیں مجھے یہ نہ کہا جائے کہ جو کچھ تجھے علم تھا اس میں سے کس قدر تم نے عمل کیا۔

قیامت کے دن کے پانچ سوال

۱۷۸۴:......ہمیں خبر دی ہے ابوسعدی مالینی نے ان کو ابواحمد بن عدی حافظ نے ان کو ابویعلیٰ نے ان کو محمد بن عقبہ نے ان کو ابومحض حصین بن نمیر ھمدانی نے ان کو حسین بن قیس ابوعلی رجبی نے اور ابومحص کا خیال ہے کہ وہ شیخ صدوق ہیں انہوں نے عطاء بن عمر سے انہوں نے حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے انہوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ نے فرمایا کہ ابن آدم کے قدم اس وقت تک اپنے رب کے آگے سے نہیں ہٹیں گے یہاں تک کہ پانچ خصلتوں کے بارے جواب دینا پڑے گا:

❶......جوانی کے بارے میں کہاں کہاں بڑھاپے تک خرچ کی تھی۔

❷......عمر کے بارے میں کہ کہاں اس کو فنا کیا تھا۔

❸......مال کے بارے میں کہاں سے کمایا تھا۔

❹......اور کس چیز میں خرچ کیا تھا۔

❺......اور جو علم رکھتے تھے اس پر کتنی عمل کیا تھا؟ محمد بن عقبہ نے کہا کہ میں حشان اور نھر کے پاس گیا دونوں نے اسی حدیث کے بارے میں سوال کیا۔

۱۷۸۵:......ہمیں خبر دی ہے ابوالحسن محمد بن یعقوب بن احمد فقیہ نے مقام طاہران میں ان کو ابومحمد عبداللہ بن محمد نے ان کو عثمان واسطی نے ان کو مفضل بن محمد جنزی نے مکہ مکرمہ میں ان کو صامت بن معاذ جنزی نے ان کو عبدالمجید بن عبدالعزیز بن ابودرداء نے ان کو سفیان ثوری نے ان کو صفوان بن سلیم نے ان کو عدی بن عدی صنابحی نے ان کو حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کہ انہوں نے فرمایا۔ کہ بندے کے قدم اس وقت تک قیامت میں اللہ کی بارگاہ سے نہیں ہٹیں گے جب تک کہ وہ چار چیزوں کے بارے میں حساب نہ دے دے عمر کے بارے میں کہ اس کو کہاں گنوایا تھا اور جوانی کے بارے میں کہ اس کو کہاں خرچ کیا تھا اور مال کے بارے میں کہ اس کو کہاں سے حاصل کیا تھا اور

(۱۷۸۲)......أخرجه أحمد (۶/۳۰۵) عن روح عن شعبة. به.

(۱۷۸۴)......أخرجه المصنف من طريق ابن عدي (۲/۷۶۳)

(۱۷۸۵)......أخرجه الخطيب في تاريخ بغداد (۱۱/۴۴۱ و ۴۴۲) من طريق المفضل بن محمد. به.

کہاں خرچ کیا تھا اور علم کے بارے میں کہ اس پر کتنا عمل کیا تھا۔
اس کو بھی یحییٰ بن راشد نے ایک آدمی سے اس نے حضرت معاذ سے روایت کیا ہے۔
۱۷۸۶:......ہم نے اس کو بھی روایت کیا ہے ابو بردہ اسلمی سے اس نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم۔

حضرت مالک بن دینار کی عادت

۱۷۸۷:......ہمیں خبر دی ہے ابوالحسین بن بشران نے ان کو ابوالحسین اسحاق بن احمد کاذی نے ان کو عبداللہ بن احمد بن محمد بن حنبل نے ان کو ان کے والد نے ان کو سیار نے ان کو جعفر بن سلیمان نے ان کو مالک بن دینار نے ان کو حسن نے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔
جو خطیب بھی خطبہ دیتا ہے اللہ تعالیٰ قیامت میں اس سے اس کے بارے میں سوال کریں گے اس کے ساتھ اس کا کیا ارادہ تھا۔ حضرت جعفر نے کہا کہ حضرت مالک بن دینار کی عادت تھی کہ وہ جب یہ حدیث بیان کرتے تو رو پڑتے تھے یہاں تک بیہوش ہو جاتے پھر وہ یہ فرماتے کہ لوگ یہ سمجھتے ؟ ہیں کہ میری آنکھ ٹھنڈی ہوتی ہے میرے کلام وخطاب سے جو میں تمہارے سامنے کرتا ہوں حالانکہ میں اچھی طرح جانتا ہوں عنقریب مجھ سے اللہ تعالیٰ قیامت میں اس کے بارے میں سوال فرمائیں گے۔
۱۷۸۸:......ہمیں خبر دی ہے علی بن احمد بن عبدان نے ان کو احمد بن عبید نے ان کو اسماعیل بن اسحاق نے ان کو حجاج اور سلیمان بن حرب نے دونوں نے کہا کہ ہمیں حدیث بیان کی ہے حماد بن سلمہ نے ان کو علی بن زید نے اوس بن خالد سے اس نے ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کہ رسول اللہ نے فرمایا تھا۔
اس شخص کی مثال جو حکمت کی بات سنتا ہے اور سنانے والے سے اس بات کو آگے نقل نہیں کرتا اس کی مثال ایسی بدتر ہے جیسے کوئی شخص بکریوں کے چرواہے کے پاس آکر کہے کہ ہمارے چرواہے ہمیں بکری کا بچہ دے دیجئے وہ یہ جواب دے کہ آپ جائیے اور جا کر ان میں سے اچھا والا پکڑ کر لے جائیے چنانچہ وہ گیا اور جا کر بکریوں کے ساتھ پھرنے والے حفاظتی کتے کے بچے کو کان سے اس نے پکڑ لیا۔
یہ الفاظ حجاج بن منہال کی حدیث کے ہیں۔

حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کا بیان

۱۷۸۹:......ہمیں خبر دی ہے محمد بن عبداللہ حافظ ان کو ابوالعباس بن یعقوب نے ان کو محمد بن عبداللہ بن حکم نے ان کو ابن وھب نے مجھے خبر دی ہے یونس بن یزید نے عمران بن مسلم سے یہ عمر بن خطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرمایا تھا۔ علم سیکھو اور لوگوں کو سکھلاؤ اور اس کے لئے وقار اور بردباری سیکھو اور جو شخص تمہیں تعلیم دے رہا ہے اس کے لئے عاجزی کرو علم سیکھتے وقت اور اس کے لئے بھی عاجزی کرو جس کو تم علم سکھلا رہے ہو تم

(۱۷۸۶)......أخرجه الترمذي (۲۴۱۷) عن أبي برزة الأسلمي وقال: هذا حديث حسن صحيح. وأبوبرزة إسمه نضلة بن عبيد.

(۱۷۸۷)......أخرجه المصنف من طريق أحمد بن حنبل في الزهد (۱۸۹۴) ط/ دار الكتاب العربي.

(۱۷۸۹)......سبق برقم (۱۷۲۲)

(۱۷۸۹)......اخرجه أحمد في الزهد و آدم بن أبي اياس في العلم والدينوري في المجالسة وابن منده في غرائب شعبة والإجري من أخلاق حملة القرآن والمصنف وابن عبدالبر في العلم وابن أبي شيبة (الكنز ۲۹۳۴۸)

أخرجه ابن عبدالبر (۱/۱۳۵) من طريق يونس بن يزيد. به.

سرکش علماء نہ ہو ورنہ تمہارا علم تمہارے جہل کا مقابلہ نہیں کر سکے گا۔

۱۷۹۰:......ہمیں خبر دی ہے ابوالحسین بن فضل قطان نے ان کو علی بن عبدالرحمٰن بن ماتی کوفی نے ان کو احمد بن حازم بن ابی عزرہ نے ان کو ھثیم بن محمد خشاب نے ان کو عبدالعزیز بن ابی حازم نے ان کو ان کے والد نے ان کو سعید بن جبیر نے ان کو جابر بن عبداللہ سے انہوں نے فرمایا۔

عالم کو چاہئے کہ وہ اپنے دل کو ایسے دھوڈالے جیسے کپڑا نجاست سے دھودیا جاتا ہے۔

حضرت جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں

۱۷۹۱:......اسی کی اسناد کے ساتھ حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ آپ نے فرمایا۔

خاموشی سیکھو۔اس کے بعد حوصلہ سیکھواس کے بعد علم سیکھواس کے بعد عمل سیکھواس کے بعد تم پھیل جاؤ (یعنی علم پھیلانے میں لگ جاؤ۔)

حضرت ابراہیم بن ادھم فرماتے ہیں

۱۷۹۲:......ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے اس نے کہا مجھے خبر دی ہے جعفر بن محمد خواص نے ان کو ابراہیم بن نصر منصوری نے انوک ابراہیم بن بشار نے کہتے ہیں میں نے سنا ابراہیم بن ادھم سے کہتے تھے۔

جو شخص خالص اللہ کی رضا کے لئے علم سیکھتا ہے وہ اس کے ساتھ خلق خدا کو نفع پہنچاتا ہے اور اپنے نفس کو بھی فائدہ پہنچاتا ہے۔اس کے نزدیک عاجزی تعلیٰ سے زیادہ محبوب ہوتی ہے یہی وہ شخص ہوتا ہے جو اپنے نفس کو بڑھ کر ذلیل کرتا ہے اور عبادت میں اجتہاد و سخت کوشش سے کام لیتا ہے اور اللہ سے ڈرنے میں سخت فکر کرتا ہے اور اللہ کی ملاقات کا سخت مشتاق ہوتا ہے اور لوگوں کی سخت تواضع کرتا ہے اپنے یہ پرواہ نہیں ہوتی کہ کس حال میں اس نے صبح کی ہے اور کس حال میں وہ شام کرے گا اسی دنیا میں۔

۱۷۹۳:......ہمیں خبر دی ہے ابوعبداللہ حافظ نے اور انہوں نے سنا ابوالحسن سری سے انہوں نے سنا عثمان بن سعید سے وہ فرماتے ہیں کہ نعیم بن حماد کہتے ہیں کہ حضرت ابن مبارک کثرت کے ساتھ اپنے گھر میں بیٹھے رہتے تھے ان سے پوچھا گیا کہ اب زیادہ تر اپنے گھر کے اندر بیٹھے رہتے ہیں کیا آپ کو وحشت نہیں ہوتی بولے کہ مجھے کیونکر وحشت ہوسکتی ہے میں تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اور اس کے صحابہ کے ساتھ اور تابعین کے ساتھ ہوتا ہوں۔

عالم کی تین نشانیاں

۱۷۹۴:......ہمیں خبر دی ہے ابواسامہ محمد بن امر مقری نے مکہ مکرمہ میں ان کو محمد بن احمد بن عبداللہ بن نصر قاضی نے ان کو احمد بن مستلم نے ان کو عصمۃ بن فضل نے ان کو زید بن حباب نے ان کو مبارک بن فضالہ نے ان کو عبید بن عمر نے ابوحازم سے انہوں نے فرمایا آپ اس وقت تک عالم نہیں ہوسکتے جب تک کہ تیرے اندر تین خصلتیں نہ آجائیں:

❶......جو تم سے اوپر ہے اس تک پہنچنے کی طلب نہ کرو۔

❷......اور جو تم سے کمتر ہے اس کو حقیر نہ سمجھو۔

❸......اور اپنے علم کے ساتھ دنیا حاصل نہ کر۔

۱۷۹۵:......ہمیں خبر دی ہے ابومحمد فراس نے مکہ مکرمہ میں ان کو ابوعبداللہ بن ضحاک نے ان کو علی بن عبدالعزیز نے ان کو ابویعقوب مروزی

(۱۷۹۴)......أخرجه أبو نعيم في الحلية (۲۴۳/۳) من طريق زيد بن الحباب. به.

نے انہوں نے فرمایا کہ میں نے سنا سفیان ثوری سے وہ فرماتے تھے۔ کہ عالم جھگڑا اور جدال نہیں کرتا۔ اور کسی کی مخالفت نہیں کرتا بلکہ وہ اللہ کی حکمت کو پھیلاتا ہے اگر قبول ہو جائے تو اللہ کی حمد کرتا ہے اور اگر رد ہو جائے تو بھی اللہ کی حمد کرتا ہے۔

۱۷۹۶:...... ہمیں خبر دی ہے ابو عبداللہ حافظ نے اور محمد بن موسیٰ نے دونوں نے کہا ہمیں حدیث بیان کی ہے ابو العباس محمد بن یعقوب نے ان کو عبداللہ بن احمد بن حنبل نے وہ فرماتے ہیں کہ مجھ کو حدیث بیان کی ہے میرے والد نے ان کو ابو جھم عبد القدوس بن بکر بن خنیس نے ان کو محمد بن نضر حارثی نے وہ کہتے ہیں۔ پہلے دور میں یوں کہا جاتا تھا کہ پہلی تعلیم خاموش رہنے کی ہوتی تھی اس کے بعد توجہ سے سننے کی اس کے بعد اس کو یاد کرنے کی اس کے بعد اس پر عمل کرنے کی اس کے، بعد اس کو پھیلانے کی۔

طالب علم کا کام

۱۷۹۷:...... ہمیں خبر دی ہے ابو عبداللہ نے ان کو حسن بن محمد بن اسحاق نے کہتے ہیں کہ میں نے سنا ابو عثمان حناط سے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا ذوالنون سے وہ کہتے ہیں کہ سفیان بن عیینہ نے کہا پہلا علم توجہ سے بات کو سننا اس کے بعد سمجھنا اس کے بعد اس کو یاد رکھنا پھر اس پر عمل کرنا پھر اس کو آگے پھیلانا ہے۔

۱۷۹۸:...... ہمیں خبر دی ہے ابو حازم حافظ نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا اسماعیل بن احمد جرجانی نے وہ کہتے ہیں میں نے سنا عبداللہ بن محمد سے انہوں نے محمود بن غیلان سے انہوں نے وکیع سے انہوں نے ابراہیم بن اسماعیل بن مجمع بن حارثہ نے وہ کہتے ہیں کہ ہم لوگ حدیث کو یاد کرنے کے لئے حدیث کے ساتھ عمل کرنے سے مدد لیتے تھے۔

کائنات کا عظیم انسان

۱۷۹۹:...... ہمیں خبر دی ہے ابو عبداللہ حافظ نے ان کو ابو العباس محمد بن یعقوب نے ان کو ہارون بن سلیمان نے ان کو عبدالرحمٰن بن مہدی نے ان کو مبشر بن منصور نے ان کو ثور بن یزید نے ان کو عبدالعزیز بن ظبیان نے وہ کہتے ہیں کہ شیخ نے فرمایا۔ جو شخص علم سیکھے اور عمل کرے اور دوسروں کو علم سکھلائے ایسا شخص کائنات سماوی میں عظیم انسان ہوتا ہے۔

حسن سے احسن تک

۱۸۰۰:...... ہمیں خبر دی ہے سعید بن محمد شعیبی نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا ہے احمد بن نصر (۱) بن فقیہ سے انہوں نے ابو یعقوب اسماعیل بن حسن قروی سے انہوں نے سنا یحییٰ بن معاذ رازی وہ کہتے ہیں کہ کلام حسن ہوتا ہے اور کلام سے احسن اس کا معنی ہوتا ہے اور اس کے معنی سے احسن اس پر عمل ہوتا ہے اور اس پر عمل سے احسن اس کا ثواب ہوتا ہے اور اس کے ثواب سے احسن اس ذات کی رضا ہوتی ہے جس کے لئے آپ نے عمل کیا ہے۔

۱۸۰۱:...... ہمیں خبر دی ہے ابو محمد بن حسین بن داؤد حسنی نے ان کو عبداللہ بن محمد بن حسن شرقی نے ان کو علی بن سعید فسوی نے ان کو سعید بن عامر نے ان کو حمید بن اسود نے ان کو عیسیٰ خیاط نے انہوں نے سنا شعبی سے وہ کہتے ہیں کہ وہ انسان تلاش کیا جاتا اور پسند کیا جاتا تھا جس میں دو

(۱۷۹۶)...... أخرجه أبو نعيم في الحلية (۸/۲۱۷) من طريق عبدالله بن أحمد بن حنبل. به.

(۱۷۹۷)...... أخرجه أبو نعيم في الحلية (۷/۲۷۴) من طريق محمد بن بشر الحارثي عن ابن عيينة.

(۱)...... كلمة غير واضحة ورسمها هكذا (انتليب)

خصلتیں جمع ہو جاتیں عقل اور پرہیز گاری جو شخص عاقل ہوتا اور پرہیز گار نہ ہوتا تو لوگ کہتے تھے یہ ایسا امر ہے جس کو پرہیز گار ہی پا سکتا ہے اور اگر پرہیز گار ہوتا مگر عاقل نہ ہوتا تو لوگ یہی کہتے تھے کہ یہ ایسا امر ہے کہ اس کو عقلاء ہی پا سکتے ہیں۔ پھر تم نے کیوں طلب کیا؟

امام شعبی نے فرمایا تحقیق مجھے خوف ہے کہ آج ایسے ایسے انسان کو ہی نہ طلب کیا جائے جس میں دونوں میں سے ایک بھی نہ ہو نہ عقل نہ پرہیز گاری۔

۱۸۰۲:......ہمیں خبر دی ہے ابوعبداللہ حافظ نے ان کو خبر دی ہے جعفر بن محمد نے ان کو جنید بن محمد نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سناسری سے کہتے تھے جس وقت انسان ابتدا کرے عبادت و پرہیز گاری کی۔ اس کے بعد حدیث کی کتابت کرے فقیر رہتا ہے اور جب اولاً حدیث لکھے اس کے بعد عبادت و ریاضت کرے آگے نکل جاتا ہے۔

فقہ نصف علم ہے باعتبار انجام

۱۸۰۳:......ہمیں خبر دی ہے ابوعبداللہ حافظ نے انہوں نے سنا عبدالرحمٰن بن احمد قاضی نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا زنجویہ بن محمد سے کہتے ہیں میں نے سنا محمد بن اسماعیل بخاری سے کہتے ہیں میں نے سنا علی بن عبداللہ سے وہ کہتے ہیں۔ کہ فقہ انجام کے اعتبار سے نصف علم ہے اور معرفت رجال و مذاہب نصف علم ہے۔

۱۸۰۴:......ہمیں خبر دی ہے یحییٰ بن ابراہیم بن محمد بن یحییٰ نے ان کو ابوالحسن طرائفی نے ان کو عثمان دارمی نے ان کو زکریا بن نافع فلسطینی نے ان کو عباد بن عباد نے وہ خواص رملی ہیں ان کو ابن شوذب نے انہوں نے مطر سے وہ کہتے ہیں کہ بہترین علم وہ ہے جو نفع دے سوائے اس کے نہیں کہ اللہ نفع دیتا ہے علم سے اس شخص کو جو علم حاصل کرے اور اس پر عمل کرے اس شخص کو اللہ اس کے علم سے فائدہ نہیں دیتا جو علم حاصل کر کے اس کو چھوڑ دے۔

علم حدیث کی زکوٰۃ کیسے ادا ہو گی

۱۸۰۵:......ہمیں خبر دی ہے ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوزرعہ رازی نے ان کو حسین بن اسماعیل نے ان کو عبید بن محمد وراق نے وہ کہتے ہیں میں نے سنا بشر بن حارث سے وہ کہتے ہیں اے اصحاب الحدیث اس علم حدیث کی زکاۃ ادا کرو لوگوں نے پوچھا کہ اس کی زکاۃ کیا ہے؟ فرمایا کہ ہر ایک سو حدیث میں سے پانچ احادیث پر ضرور عمل کرو۔

۱۸۰۶:......ہمیں خبر دی ہے ابونصر بن قتادہ نے ان کو ابومحمد بن سعید حافظ نے ان کو محمد بن ابراہیم بوشنجی نے ان کو سعید بن نصیر نے ان کو سیار بن حاتم نے ان کو جعفر نے وہ کہتے ہیں میں نے سنا مالک بن دینار سے وہ کہتے ہیں میں نے توراۃ میں پڑھا ہے۔ کہ وہ شخص جس کا علم اس کی خواہش پر غالب وہی زبردست عالم ہے۔

۱۸۰۷:......ہمیں خبر دی ہے ابومحمد عبداللہ بن یوسف نے ان کو ابوبکر عبداللہ بن یحییٰ طلحی نے کوفہ میں ان کو ابوعمر عثمان نے ایک آدمی سے اس نے مسیّب بن رافع سے انہوں نے کہا کہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا حامل قرآن (حافظ قاری عالم قرآن کا علم رکھنے والے) کو چاہئے کہ وہ رات میں قرآن کی خوشبو بکھیرے جب لوگ سو رہے ہوں اور دن میں جب لوگ (اس کو) چھوڑ رہے ہوں اور اس کے غم کے ساتھ جب لوگ خوش ہو رہے ہوں اور اس کے رونے کے ساتھ جب لوگ غرور اور تکبر کر رہے ہوں۔

(۱۸۰۲)......أخرجه أبو نعيم في الحلية (۱۰/۱۲۵) من طريق الجنيد. به.

۱۸۰۸:......ہمیں خبر دی ہے ابوالحسین بن بشران نے ان کو عثمان بن احمد سماک نے ان کو ابوحسین حسن بن عمرو سبیعی مروزی نے وہ کہتے کہ میں نے سنا بشر بن حارث سے۔ جبکہ ان کے پاس ایک دن اصحاب حدیث آئے ہوئے تھے اور میں بھی وہاں موجود تھا۔ چنانچہ بشر نے ان سے کہا یہ کیا چیز ہے جو میں تمہارے ساتھ دیکھتا ہوں جسے تم نے ظاہر کیا ہے۔ ان لوگوں نے کہا اے ابونصر ہم یہ علوم طلب کرتے ہیں۔ شاید اللہ تعالیٰ ان کے ذریعے سے کسی دن فائدہ دے فرمایا اگر تم لوگ یہ سمجھو کہ تمہارے اوپر اس میں زکوٰۃ ہے جیسے تمہارے ایک انسان پر اس وقت زکوٰۃ واجب ہوتی ہے جب وہ دوسو درہم کا مالک بن جاتا ہے تو پانچ دراہم بطور زکوٰۃ دینا لازم ہوتے ہیں تم لوگوں پر اسی طرح اس وقت یہ لازم ہوتا ہے جب تم میں سے کوئی شخص دوسو احادیث سن لیتا ہے کہ وہ ان میں سے پانچ احادیث پر ضرور عمل کرے وگرنہ نظر ڈالو کہ تمہارے اوپر کل کتنا بڑا بوجھ ہوگا۔

امام بیہقی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا۔ اس فرمان کا اصل مطلب یہ ہے کہ ان کی مراد ان احادیث کے بارے میں تھی جو ترغیب کے بارے میں آئی ہیں نوافل کے سلسلے میں ہیں۔ رہے واجبات تو ان میں سے تو تمام احادیث پر عمل لازمی ہے۔

طالب علم کی پہچان

۱۸۰۹:......ہمیں خبر دی ہے ابوعبداللہ حافظ نے اور محمد بن موسیٰ نے دونوں نے کہا ہمیں حدیث بیان کی ہے ابوالعباس اصم نے ان کو عبدالملک بن عبدالحمید رقی نے ان کو روح نے ان کو ہشام نے ان کو حسن نے وہ کہتے ہیں کہ۔

ایک آدمی طالب علم ہوتا تھا (ہر وقت علم کی طلب میں لگا رہتا تھا) یہاں تک کہ یہ بات اس کی عاجزی سے اور اس کی عادت سے اور اس کی زبان سے اور اس کی نیکی سے واضح طور پر دیکھی جاتی تھی۔

۱۸۱۰:......ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو خبر دی ابراہیم بن عصمہ بن ابراہیم نے ان کو ان کے والد نے ان کو یحییٰ بن یحییٰ نے ان کو سعید بن خمس نے ان کو سلیمان اعمش نے انہوں نے فرمایا۔

ایک آدمی ایک حدیث سنتا تھا تو اس کے علم سے اس کی خوشبو آتی تھی۔

۱۸۱۱:......ہمیں خبر دی ہے امام ابوطاہر نے ان کو محمد بن عمر بن حفص نے ان کو یزید بن ھیثم ابوخالد نے ان کو ابراہیم بن نصیر نے وہ کہتے ہیں کہ فضیل بن عیاض نے کہا کہ جس شخص کو ایسا علم ملے کہ جس سے اس کے خوف خدا میں اور حزن و بکاء میں اضافہ نہ ہو وہ اسی قابل ہے کہ اس کو علم غیر نافع ملے۔ اس کے بعد انہوں نے یہ آیت پڑھی:

افمن هذا الحديث تعجبون وتضحكون ولا تبكون.

کیا اس بات سے (قرآن سے) تعجب کرتے ہو اور تم اس پر ہنستے ہو روتے نہیں ہو۔

۱۸۱۲:......ہمیں خبر دی ہے ابوعبدالرحمٰن سلمی نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا ابوجعفر محمد بن احمد بن سعید رازی سے وہ کہتے ہیں کہ انہوں نے سنا ابوالفضل عباس بن حمزہ سے وہ کہتے کہ انہوں نے سنا ذوالنون مصری سے: پہلے اہل میں سے کوئی آدمی ہوتا تھا تو اس کے علم کی وجہ سے دنیا سے اس کے بغض میں اضافہ ہو جاتا تھا اور ترک دنیا میں بھی اور آج ایسا دور ہے کہ انسان کی علم کی وجہ سے دنیا کی محبت اور دنیا کی طلب میں اضافہ ہو جاتا ہے پہلے تو صاحب علم کے ظاہر و باطن میں نکھار آجاتا تھا اور آج کل اکثر اہل علم میں ظاہر اور باطن کا فساد دیکھنے میں آتا ہے۔

۱۸۱۳:......ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابومحمد حسن بن محمد اسفرائینی نے ان کو سعید بن عثمان حناط نے۔ کہتے ہیں کہ میں نے سنا ذوالنون مصری سے کہتے تھے کہ۔ حکیم اور دانا کی شان یہ ہے کہ وہ اپنی حکمت و دانائی کے ذریعے دنیاوی عزت و مقام طلب نہ کرے حکیم جب

(۱۸۱۲)......أخرجه السلمى (ص ۲۵) بنفس الإسناد.

ریاست وسرداری کو پسند کرتا ہے تو اس کے دل سے اللہ کی محبت زائل ہو جاتی ہے۔ اس لئے کہ اس پر اس بات کی پسند کا غلبہ آ جاتا ہے کہ مسلمان ابھی اس کی تعریف کریں۔ لہذا اس کی کیفیت کچھ ایسی ہو جاتی ہے کہ وہ ایک بھی لفظ نہیں بولتا جس سے لوگوں کا نفع ہو کیونکہ اس کے دل پر لوگوں سے اپنی تعریف وتعظیم کی باتیں سننے کے جذبے کا غلبہ ہو جاتا ہے۔

شقاوت اور بدبختی کی علامات

۱۸۱۴:......ہمیں خبر دی ہے ابوعبدالرحمٰن سلمی نے کہتے ہیں کہ میں نے سنا محمد بن احمد رفا نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا ابوبکر بن عثمان سے وہ کہتے ہیں کہ ابوعثمان نے محمد بن فضل کو خط لکھا اور ان سے پوچھا کہ شقاوت کی اور بدبختی کی علامات کیا ہیں؟ انہوں نے جواب دیا کہ تین چیزیں ہیں ایک تو یہ کہ اسے عمل کی توفیق تو میسر ہو جائے عمل خوب کرے مگر اخلاص سے محروم ہو دوسری یہ کہ صالحین کی صحبت تو ظاہر کرے یعنی بظاہر نیکوں میں نشست وبرخاست رکھے مگر ان کا احترام نہ کرے۔

۱۸۱۵:......میں نے سنا ہے ابوعبدالرحمٰن سے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا عبداللہ بن عبدالمطلب سے انہوں نے سنا عبداللہ بن محمد بن عبید تمیمی سے وہ کہتے ہیں (اس دور میں) تین چیزیں غائب ہیں اور تین چیزیں موجود ہیں۔

علم موجود ہے اور علم پر عمل مفقود ہے۔

عمل موجود ہے اور اس میں اخلاص مفقود ہے۔

محبت موجود ہے اور اس میں سچائی مفقود ہے۔

چار چیزیں کمیاب ہیں

۱۸۱۶:......ہمیں خبر دی ہے ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوسعید احمد بن یعقوب ثقفی نے ان کو عباس بن یوسف شکلی نے وہ کہتے ہیں میں نے سنا یحییٰ بن حسین قریشی سے وہ کہتے ہیں چار چیزیں لوگوں میں کم یاب ہیں یعنی تقریباً مفقود ہیں۔

عالم جو اپنے علم کو استعمال کرے حکیم جو اپنے دل سے بولے اور تارک الدنیا زاہد جسے طمع نہ ہو اور پناہ لینے والا جس کا کوئی تعلق نہ ہو۔

۱۸۱۷:......میں نے سنا محمد بن حسین بن محمد سے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا محمد بن عبداللہ سے وہ کہتے ہیں میں نے سنا محمد بن فضل سے وہ کہتے ہیں کہ:

اسلام کا مٹنا چار چیزوں سے ہے۔ پہلی بات لوگ اپنے علم کے مطابق عمل کریں گے۔ دوسری بات جو بات نہ جانتے ہوں گے اس پر عمل کریں گے (یعنی عمل بغیر علم ومسئلہ کے) تیسری بات وہ چیزیں سیکھیں گے جو نہیں چاہئیں گے۔ چوتھی بات لوگوں کو تعلیم سے روکیں گے۔

علماء، امراء اور فقراء

۱۸۱۸:......میں نے سنا ابوعبدالرحمٰن سلمی سے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا ابوبکر محمد بن محمد ن شاذان سے وہ کہتے ہیں میں نے سنا محمد بن یعقوب ترمذی سے انہوں نے کہا میں نے سنا ابوبکر وراق سے وہ کہتے تھی لوگ تین طرح کے ہیں۔ علماء، امراء اور فقراء۔ جب امراء میں فساد اور خرابی آ جائے تو معاش اور اجتماعی زندگی میں بگاڑ پیدا ہو جاتا ہے اور علماء میں فساد اور خرابی پیدا ہو جائے تو طاعات وعبادات کے نظام میں فساد آ جاتا ہے اور جب فقراء میں فساد آ جائے تو اخلاق وعادات میں فساد آ جاتا ہے۔

---

(۱)......فی المخطوطة (أبا عثمان) والتصحیح ماأثبتناہ۔ (۲)......لم یذکر الثالثة.

۱۸۱۹:......ہمیں خبر دی ہے محمد بن محمد بن محمش نے ان کو ابوبکر فحام نے ان کو محمد بن یحییٰ نے ان کو محمد بن یوسف نے سفیان سے وہ کہتے ہیں کہ حضرت عمر بن عبدالعزیز نے فرمایا۔ جو شخص اپنے کلام کو اپنے عمل میں نہ گردانے اس کے گناہ زیادہ ہو جاتے ہیں اور جو شخص علم کے بغیر عمل کرے وہ اصلاح کم اور فساد زیادہ کرے گا۔

۱۸۲۰:......ہمیں خبر دی ہے ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابو حامد احمد بن محمد بن حسین خسروجردی نے ان کو عبداللہ بن حارث صنعانی حمیری نے خسروجرد میں ان کو عبدالصمد بن حسان مروذی نے انہوں نے سنا فضیل بن عیاض رضی اللہ عنہ سے وہ فرماتے تھے کہ علم عمل کی دلیل ہے۔

۱۸۲۱:......ہمیں خبر دی ہے ابوعبدالرحمٰن سلمی نے انہوں نے سنا حسین بن یحییٰ (۱) سے انہوں نے جعفر بن محمد سے انہوں نے سنا ابوعثمان بلدی سے وہ کہتے تھے حارث کہتے ہیں کہ علم خشیت الٰہی کو پیدا کرتا ہے اور زہد راحت کو اور مغفرت انابت کو۔

جس نے علم روایت پر عمل کیا

۱۸۲۲:......میں نے سنا ابوعبدالرحمٰن سلمی سے وہ کہتے تھے کہ میں نے سنا ابوبکر رازی سے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا ابن ابی سعدان سے وہ کہتے تھے۔ جس نے روایت پر عمل کیا وہ علم درایت کا وارث بنا جس نے علم درایت پر عمل کیا وہ علم رعایہ کا وارث ہوا اور جس نے علم رعایہ پر عمل کیا اس نے حق کی راہ پالی۔

انسان عالم کیسے بنتا ہے؟

۱۸۲۳:......میں نے سنا ابوعبدالرحمٰن سلمی سے انہوں نے ابوبکر رازی سے انہوں نے سنا ابراہیم خواص س، ے وہ کہتے تھے کہ عالم کثرت روایت کے ساتھ نہیں ہوتا، عالم وہ ہوتا ہے جو علم کے تابع ہوتا ہے اور اس علم کو استعمال کرتا ہے اور سنتوں کی اقتدا کرتا ہے اگرچہ قلیل العلم ہو۔

۱۸۲۴:......میں نے سنا ابوعبدالرحمٰن سلمی سے انہوں نے سنا ابونصر محمد بن احمد مزکی سے انہوں نے سنا عبداللہ رازی سے وہ کہتے تھے کہ دلائل معرفت علم ہے اور عمل بالعلم اور خوف علی العلم ہے۔

۱۸۲۵:......ہمیں خبر دی ہے ابوعبداللہ حافظ نے انہوں نے سنا اسماعیل بن محمد سے انہوں نے اپنے دادا سے انہوں نے علی بن حکیم اودی سے انہوں نے فضیل بن عیاض سے انہوں نے کہا۔

علم دو طرح کے ہیں۔ علم باللسان۔ اور علم بالقلب۔ رہا علم بالقلب یہی علم نافع ہے اور رہا علم باللسان تو یہ اللہ کی حجت ہے اس کی مخلوق پر۔

۱۸۲۶:......ہمیں خبر دی ہے احمد بن محمد مالینی نے ان کو احمد بن محمد نے ان کو احمد بن محمد یعقوب بغدادی نے انہوں نے سنا ابوبکر محمد بن منذر تمیمی سے انہوں نے سہل بن عبداللہ سے وہ کہتے ہیں۔ (۲)

کوئی شخص علم سے بڑھ کر کوئی شخص دوسری افضل شئی عطا نہیں کیا گیا جس کے ساتھ رشد و ہدایت حاصل کی جائے اللہ تعالیٰ کی طرف محتاج ہونے کے اعتبار سے۔

(۱۸۲۱)......أخرجه السلمی (ص ۵۸) من طریق الخلدی عن أبی عثمان البلدی. به.

(۱)...... فی الهامش : سقط من أصل السماع مابین العلامتین.

(۱۸۲۲)......أخرجه السلمی (ص ۲۸۵) عن أبی بکر الرازی. به.

(۲)......فی الهامش مانصه : سقط من أصل السماع.

علم با العمل کسر نفسی کو پیدا کرتا ہے

۱۸۲۷:......ہمیں خبر دی ہے ابوعلی روذباری نے ان کو ابوبکر محمد بن مھرویہ رازی نے ان کو محمد بن ہاشم حرماح نے طوسی نے ان کو محمد بن اسلم نے ان کو احمد بن یسع نے ان کو جعفر بن سلیمان نے ان کو مالک بن دینار نے وہ فرماتے ہیں جب بندہ علم کو طلب کرتا ہے کہ اس پر عمل کرے اس کا علم اس کو توڑ دیتا ہے (یعنی کسر نفس اور عاجزی سکھا دیتا ہے) اور جب کوئی شخص علم طلب کرے غیر عمل کے لئے علم اس کے تکبر کو بڑھا دیتا ہے۔

۱۸۲۸:......ہمیں خبر دی ہے ابوالقاسم مجالد بجلی نے کوفہ میں ان کو ابوالحسین مسلم بن محمد بن احمد بن مسلم تمیمی نے ان کو حضرمی نے ان کو سعید بن عمر اشعثی نے ان کو جعفر بن سلیمان نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے مالک بن دینار سے سنا وہ فرماتے تھے کہ قلب جب تک محفوظ نہ ہوا ایسے ہے جیسے گھر میں جب رہائش نہ ہو تو ویران ہو جاتا ہے۔

۱۸۲۹:......اور فرمایا کہ جب بندہ علم کو طلب کرتا ہے تا کہ اس کے پر عمل کرے تو علم اس کو توڑ دیتا ہے اور جب بے عملی کے لئے اس کو طلب کرتا ہے تو وہ علم فخر وغرر میں اضافہ کرتا ہے۔

۱۸۳۰:......ہمیں خبر دی ہے ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوالعباس اصم نے ان کو عباس دوری نے ان کو یحییٰ بن معین نے ان کو جریر نے ان کو فضیل بن غزوان نے وہ کہتے ہیں کہ علی بن حسین نے کہا جو شخص ایک بار ہنستا ہے تو وہ علم کی کلی کرتا ہے۔

۱۸۳۱:......ہمیں خبر دی ہے محمد بن حسین نے انہوں نے سنا علی حشآ داصائغ سے اس نے سنا عبداللہ رازی نے ان سے سوال کیا گیا یا میں نے سوال کیا ان سے کہ کیا بات ہے لوگ اپنے اپنے عیبوں کو پہچانتے ہیں اور عیبوں میں جو قباحت ہے اس کو بھی وہ جانتے ہیں مگر اس کے باوجود وہ ان عیبوں کو چھوڑتے ہیں اور نہ ہی راہ صواب کی طرف رجوع کرتے ہیں۔

انہوں نے فرمایا۔ اس لئے کہ وہ علم کے ساتھ فلر وغرور میں مبتلا ہیں اور علم کو استعمال کرنے میں مصروف نہیں ہیں۔ ظاہر کے آداب میں مشغول ہیں، اور باطن کے سنوارنے کو چھوڑ چکے ہیں لہذا اللہ تعالیٰ نے ان کے دلوں کو راہ صواب سے اندھا کر دیا ہے اور انکے اعضاء کو عبادات میں لگا رکھا ہے۔

۱۸۳۲:......ہمیں خبر دی ہے ابوعبدالرحمٰن سلمی نے ان کو عبداللہ بن عثمان[1] بن جعفر نے ان کو احمد بن عبداللہ بن سلیمان نے ان کو یوسف بن موسیٰ نے ان و کا بن خبیق نے وہ کہتے ہیں کہ۔

انہوں نے سنا ابراہیم بکاء رحمۃ اللہ علیہ سے کہتے تھے کہ انہوں نے سنا ہے حضرت معروف کرخی سے وہ کہتے تھے۔

جب اللہ تعالیٰ کسی بندے کے ساتھ خیر چاہتے ہیں اس پر عمل کا دروازہ کھول دیتے ہیں اور اس پر جدل اور جھگڑے کا دروازہ بند کر دیتے ہیں۔ اور جس وقت کسی بندے کے ساتھ شر کا اور برائی کا ارادہ کر لیتے ہیں تو اس پر عمل کا دروازہ بند کر دیتے ہیں اور اس پر جھگڑے کا دروازہ کھول دیتے ہیں۔

ابوبکر وراق کہتے ہیں

۱۸۳۳:......میں نے سنا سلمی سے انہوں نے سنا ابوبکر رازی سے انہوں نے سنا۔ غیلان سمرقندی سے انہوں نے سنا ابوبکر وراق سے وہ کہتے

(۱۸۳۰)......أخرجه أبو نعيم (۱۳۳/۳، ۱۳۴) من طريق جرير. به.

(۱)...... في الأصل (عبيدالله)

(۱۸۳۲)......أخرجه السلمي (ص ۸۷) بنفس الإسناد.

تھے۔ کہ جو شخص علم میں سے علم کلام پر اکتفاء کرتا ہے زہد اور تقویٰ کے بغیر تو وہ بے دین ہو جاتا ہے اور جو شخص زہد پر اکتفاء کرتا ہے علم فقہ اور کلام کے بغیر تو وہ بدعتی بن جاتا ہے اور جو شخص فقہ پر اکتفاء کرتا ہے زہد اور پرہیز گاری اختیار نہیں کرتا تو وہ فسق میں مبتلا ہو جاتا ہے اور جو شخص تمام امور مذکور میں مہارت حاصل کرتا ہے وہ چھٹکارا پالیتا ہے۔

فقیہ کی پہچان

۱۸۳۴:......ہمیں خبر دی ہے ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوالعباس نیساپوری نے ان کو عبداللہ بن علی غزال نے ان کو علی بن حسن نے ان کو ابوحمزہ نے ہشام بن حسان سے وہ کہتے ہیں کہ ایک آدمی حضرت حسن کے پاس سے گذرے لوگوں نے کہا کہ یہ فقیہ ہے چنانچہ ان سے پوچھا کہ تم جانتے ہو کہ فقیہ کون ہوتا ہے فقیہ وہ ہوتا ہے جو اپنے دین کا عالم ہوتا ہے اپنی دنیا سے بے غرض ہوتا ہے اپنے رب کی عبادت پر پکا ہوتا ہے۔

۱۸۳۵:......ہمیں خبر دی ابوعبداللہ نے ان کو ابوعمرو بن سماک نے ان کو حسن بن عمرو نے انہوں نے سنا بشر بن حارث سے انہوں نے کہا کہ محمد بن نضر حارثی نے کہا۔ اب اہل علم میں سے کب ہوں گے جبکہ آپ کا رجوع آخرت کی طرف ہو جائے حالانکہ آپ کام دنیا میں کر رہے ہوں۔

۱۸۳۶:......اپنی اسناد کے ساتھ انہوں نے کہا کہ میں نے بشر سے سنا وہ کہتے تھے کہ عالم پکڑ کیا ہے؟

فرمایا اس کا دنیا سے محبت کرنا جو بھر جائے اور اس کے دل کو بند کر دے۔

۱۸۳۷:......ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوالعباس صفار نے ان کو عبداللہ بن علی غزال نے ان کو علی بن حسن بن شقیق نے ان کو عبداللہ بن مبارک ان کو مالک بن دینار نے انہوں نے پوچھا حسن سے کہ عالم کی پکڑ اور سزا کیا ہے؟

انہوں نے جواب دیا۔ قلب کی موت۔ میں نے پوچھا کہ قلب کی موت کیا ہوتی ہے؟ فرمایا کہ آخرت کے عمل کے بدلے میں دینا کو طلب کرنا۔

۱۸۳۸:......ہمیں خبر دی ہے ابوعبداللہ حافظ نے اور محمد بن موسیٰ نے دونوں کو ابوالعباس اصم نے ان کو عباس بن ولید بن مزید نے ان کو ان کے والد نے ان کو اوزاعی نے انہوں نے سنا بلال بن سعد سے وہ کہتے تھے۔

کہ تمہارے زاہد تارک الدنیا دنیا میں رغبت کرنے لگے ہیں تمہارے عالم جاہل ہیں اور تمہارے جاہل مغرور ہیں۔ (یا جاہل دھوکہ خوردہ ہیں)

علم کو دنیا کے لئے حاصل کرنا رسوائی ہے

۱۸۳۹:......ہمیں حدیث بیان کی ہے عبدالملک بن ابی عثمان زاہد نیان کو علی بن یوسف نصیبی نے مکہ میں ان کو عبداللہ بن محمد مفسر نے ان کو محمد بن حامد نے ان کو محمد بن مثنیٰ نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا بشر بن حارث سے کہتے تھے کسی شخص کے لئے یہ مناسب نہیں ہے کہ کہیں کسی ایسی حاجت کے موقع پر حوائج دنیا میں سے کسی حدیث کا ذکر کرے جس کی طرف قریب ہونے کا ارادہ کرے۔ اور دنیا کے ذکر کے کسی موقع پر علم کا ذکر و بیان نہ کرے۔ میں نے کئی مشائخ کو دیکھا ہے جنہوں نے علم حاصل کیا دنیا کے لئے تو وہ رسوا ہو گئے۔ کچھ اور مشائخ نے علم حاصل کیا اور انہوں نے اس کو برمحل استعمال کیا اور اس کو اس کا مقام دیا اور اس پر عمل کیا اور اس کو قائم کیا وہی لوگ بچ گئے اور اور انہیں اللہ نے علم سے نفع بھی دیا۔

(۱۸۳۳)......أخرجه السلمی (ص ۲۲۴) بنفس الإسناد.

(۱۸۳۸)......أخرجه أبونعیم فی الحلیة (۲۲۵/۵) من طریق عباس بن الولید. به.

(۱۸۳۹)......أخرجه أبونعیم فی الحلیة (۳۴۹/۸) من طریق محمد بن المثنی. به.

۱۸۴۰:......ہمیں خبر دی ہے ابوعبدالرحمٰن سلمی نے کہتے ہیں میں نے سنا ابوبکر رازی سے کہتے ہیں کہ میں نے سنا محمد بن اشعث بیکندی سے وہ کہتے ہیں کہ۔

جو شخص زہد کے بارے میں کلام کرے اور لوگوں کو وعظ کرے اور اس کے بعد خود اسی شئی کی رغبت کرے جو چیز ان لوگوں کی پسندیدہ ہے اللہ تعالیٰ اس کی دل سے آخرت کی محبت اٹھا لیتے ہیں۔

مالک بن دینار کہتے ہیں

۱۸۴۱:......ہمیں خبر دی ہے فقیہ ابواسحاق ابراہیم بن محمد بن ابراہیم طوسی نے ان کو فقیہ ابوالولید حسان بن محمد نے وہ کہتے ہیں میں نے سنا محمد بن اسحاق سے وہ کہتے ہیں کہ ہمیں حدیث بیان کی ہے عبداللہ بن حکم بن ابوزیاد قطرانی نے ان کو سیار نے ان کو جعفر بن سلیمان انہوں نے سنا مالک بن دینار سے وہ کہتے تھے۔

میں نے توراۃ میں پڑھا تھا کہ عالم جب اپنے علم پر عمل نہ کرے اس کی وعظ ونصیحت دلوں سے ایسے مٹ جاتی ہے جیسے صاف پتھر کے اوپر سے قطر زائل ہو جاتا ہے۔

سلف کے کلام اور ہمارے کلام میں فرق کیوں ہے؟

۱۸۴۲:......میں نے سنا ابوعبدالرحمٰن سلمی سے انہوں نے سنا محمد بن احمد فراء سے وہ کہتے ہیں۔

حمدون دھوبی سے کہا گیا کیا بات ہے کہ سلف کا کلام ہمارے کلام سے زیادہ نفع مند ہے انہوں نے کہا۔ اس لئے کہ وہ کلام کرتے تھے اسلام کی عزت اور غلبے کے لئے اور نفوس کی نجات کے لئے اور رحمٰن کی رضا کے لئے۔ اور ہم کلام کرتے ہیں عزت نفس کے لئے طلب دنیا کے لئے اور مخلوق کی بات کرتے ہیں۔

تین قسم کے فتنے

۱۸۴۳:......میں نے سنا ابوعبدالرحمٰن سے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا ابونصر عبداللہ بن علی سے انہوں نے سنا دقی سے وہ کہتے ہیں میں نے سنا ابوبکر فرغانی سے کہتے تھے حکایت کرتے تھے سہل بن عبداللہ سے وہ کہتے ہیں فتنے تین قسم ہیں عام فتنے یعنی علم کو ضائع کرنا اور خاص فتنہ یعنی رخصتوں سے اور تاویلات سے کام لینا۔ اور اہل معرفت کا فتنہ ان کو کوئی حق لازم ہو پھر اس کو وہ مؤخر کر دیں دوسرے وقت کی طرف۔

۱۸۴۴:......ہمیں خبر دی ہے ابوعبدالرحمٰن نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا ابوزید مروزی سے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا ابراہیم بن شیبان سے وہ کہتے ہیں کہ جو شخص چاہتا ہے کہ آخرت سوال اور جواب داری سے بچار ہے اور نڈر رہنا ہے اسے چاہئے کہ رخصتوں کو لازم پکڑے۔

۱۸۴۵:......ہمیں خبر دی ہے ابوسعد زاہد نے ان کو علی بن عبداللہ بن جہضم نے مکہ میں ان کو خبر دی ابوبکر محمد بن سعید نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا جنید بن محمد سے وہ کہتے تھے کہ۔ ان حق گوئی کرنے والوں کے لئے ہلاکت ہے جو خود باطل پر عمل کرتے ہیں ان کے اقوال کیسے ان کے افعال کی خلاف ہو جاتے ہیں۔ دنیا میں تو وہ صدیقین کی منزلوں و مرتبوں کا دعویٰ کرتے ہیں مگر وہ آخرت میں مجرموں کے مقام کھڑے ہوں گے۔

(۱۸۴۳)......أخرجه السلمی (ص ۲۱۰) بنفس الإسناد.

(۱۸۴۴)......أخرجه السلمی (ص ۴۰۳) بنفس الإسناد.

(۱)......کلمة غیر واصحة وهی فی الأصل هکذا (بستارهم)

۱۸۴۶:......ہمیں خبر دی ہے محمد بن عبداللہ حافظ نے ان کو حسن بن محمد بن اسحاق اسفرائنی نے ان کو عثمان حناط نے انہوں نے سنا سری سے وہ کہتے ہیں کہ میں نے حکماء سے سنا وہ کہتے تھے ان حق گوئی کرنے والوں کے لئے ہلاکت ہے جو خود باطل پر عمل پیرا ہیں باتیں حسنات کی کرتے ہیں اور عمل سیئات کے کرتے ہیں کیسے ہیں ان کے اقوال (یعنی ان کی کیا حیثیت ہے جب کہ وہ اللہ کے حکم کی مخالفت کرتے اور وہ اپنے اعمال کے اعتبار سے مجرمین کے مقام پر اتر چکے ہیں۔

علماء سوء کا بیان

۱۸۴۷:......ہمیں خبر دی ہے محمد بن عبداللہ نے ان کو حسن نے ان کو ابوعثمان نے انہوں نے سنا حسن بن عیسیٰ سے جو حضرت ابن مبارک کے مولیٰ ہیں انہوں نے حضرت ابن مبارک سے سنا فرماتے تھے بہر حال لوگوں میں علماء ہیں، بادشاہ ہیں، تارک الدنیا ہیں اور عاجز اور حقیر لوگ بھی ہیں جو اپنے دین کی وجہ سے باطل طریقے پر لوگوں کے مال کھاتے ہیں۔ پھر انہوں نے یہ آیت پڑھی۔

یاایھا الذین آمنوا ان کثیر امن الاحبار والرھبان لیأکلون اموال الناس با لباطل.

اے ایمان والو بے شک بہت سارے لوگ علماء میں سے اور پیروں میں سے ایسے ہیں جو ناحق لوگوں کے مال کھاتے ہیں اور فرمایا کہ دین کے بدلے میں دنیا کھاتے ہیں۔ کہتے ہیں کہ فضیل بن عیاض رو پڑے اور سخت روئے۔ پھر کہنے لگے کہ جھوٹ کہتا ہے وہ جو یہ کہتا ہے کہ وہ اپنے دین کے ذریعے نہیں کھاتا اللہ کی قسم میں اپنے دین کے ذریعے ہی کھاتا ہوں۔

۱۸۴۸:......ہمیں خبر دی ہے ابوعبداللہ نے ان کو حسن نے ان کو ابوعثمان نے ان کو احمد بن ابی حواری نے کہتے ہیں کہ انہوں نے سنا اسحاق بن خلف سے وہ اللہ سے ڈرنے والے لوگوں میں سے تھے۔ احمد بن سلم نے کہا ہم علم کا مذاکرہ صرف عبادت سے غفلت کے ساتھ کرتے ہیں۔

۱۸۴۹:......ہمیں خبر دی ہے ابوسعد مالینی نے ان کو ابوعبداللہ بشر بن محمد نے وہ کہتے ہیں کہ حسین بن منصور نے حدیث بیان کی ان کو ابوالعباس عبدالسلام بن ولید سے ان کو احمد بن عبداللہ بن ابوالحواری نے ان کو حدیث بیان کی ان کے بھائی محمد نے کہتے ہیں کہ علی بن فضیل نے اپنے والد سے کہا ہے اباجان کس قدر میٹھا ہے اصحاب محمد کا کلام انہوں نے جواب دیا اے بیٹے کیا تمہیں معلوم ہے یہ میٹھا س کیوں ہے؟ اس نے کہا نہیں اے اباجان۔ فرمایا کہ یہ اس لئے میٹھاس ہے کہ انہوں نے اس کے ذریعے اللہ تعالیٰ کو چاہا ہے۔

۱۸۵۰:......ہمیں خبر دی ہے ابوعلی رودباری نے ان کو حسین بن حسن طوسی نے ان کو ابوخالد عقیلی نے ان کو عبدالرحمٰن بن حماد ثقفی نے ان کو اعمش نے ان کو ابراہیم نے وہ کہتے ہیں کہ

اہل جنت میں سے ایک جماعت اہل جہنم کی طرف جھانکے گی اور کہے گی کون سی چیز تمہیں جہنم میں لے آئی ہم تو جنت میں اس لئے آ گئے ہیں کہ ہم تمہارے ادب سکھانے کی وجہ سے اور تمہاری اچھی تعلیم دینے کی وجہ سے آئے ہیں۔ جہنمی جواب دیں گے کہ ہم تم لوگوں کو خیر کا حکم دیتے تھے مگر ہم اس کو نہیں کرتے تھے (اس لئے ہم جہنم میں داخل کر دیئے گئے ہیں)۔

۱۸۵۱:......ہمیں خبر دی ہے ابوعبداللہ حافظ نے اور ابومحمد بن مقری نے دونوں نے کہا کہ ہمیں بیان کیا ہے ابوالعباس اصم نے ان کو خضر نے ان کو سیار نے ان کو جعفر نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا مالک بن دینار سے انہوں نے یہ آیت پڑھی:

وما ارید ان اخالفکم الیٰ ماانھکم عنه.

میں تمہیں اس سے روکنے کے لئے تمہاری مخالفت کا ارادہ نہیں کرتا۔

فرمایا کہ۔ قیامت میں مجھے نام دیا جائے گا (معلوم نہیں) مالک صادق یا مالک کاذب؟

حضرت ابو درداء رضی اللہ فرماتے ہیں

۱۸۵۲:......ہمیں خبر دی ہے حسن بن محمد بن حبیب نے اصل سے انہوں نے کہا کہ مجھے حدیث بیان کی ہے ابو جعفر محمد بن صالح نے ان کو حسین بن فضل نے ان کو حکم بن موسیٰ نے ان کو فرج بن فضالہ نے ان کو لقمان نے وہ کہتے ہیں کہ حضرت ابو درداء فرماتے تھے بے شک میں ڈرتا ہوں اپنے رب سے کہ کل قیامت کے دن وہ مجھے تمام لوگوں کو رو برو بلا کر یہ نہ کہہ دے اے عویمر میں کہوں حاضر ہوں اے میرے رب اور وہ مجھے کہہ دے جس قدر تیرا علم تھا اس میں سے کتنے پر آپ نے عمل کیا تھا؟

۱۸۵۳:......ہمیں خبر دی ہے ابوزکریا بن ابو اسحاق نے انہوں نے کہا کہ ہمیں حدیث بیان کی ہے ابو العباس اصم نے ان کو عباس بن ولید بن مزید نے ان کو ان کے والد نے ان کو ضحاک بن عبد الرحمٰن نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا بلال بن سعد سے وہ کہتے تھے۔ کہ اللہ کے بندو اگر تمہارے گذشتہ گناہ معاف بھی کر دیئے جائیں تو تمہارے ذمے ہوگا کہ تم اپنی بقیہ اور مستقبل کی زندگی کی معافی طلب کرنے کے لئے مصروف عمل ہو جاؤ اور تم اس پورے علم پر عمل پیرا ہو جاؤ جو تم علم رکھتے ہو تو تم اللہ کے سچے بندے بن جاؤ گے۔

۱۸۵۴:......ہمیں خبر دی ہے ابونصر بن قتادہ نے ان کو محمد بن احمد بن حامد بن عطار نے ان کو احمد بن حسن صوفی نے ان کو یحییٰ بن معین نے ان کو عثمان بن صالح نے ان کو عبد اللہ بن وہب نے ان کو عمرو بن حارث نے کہ ایک آدمی نے اپنے بھائی کو خط لکھا بے شک بردباری علم کا لباس ہے اس کو لباس سے خالی نہ کرنا۔

۱۸۵۵:......فرماتے ہیں ہمیں حدیث بیان کی ہے یحییٰ نے ان کو حسن بن رافع نے ان کو ضمرہ نے انہوں نے کہا بردباری عقل سے بہت بلند ہے اس لئے کہ اللہ تعالیٰ نے حلیم اپنا نام رکھا ہے۔

۱۸۵۶:......ہمیں خبر دی ہے ابو طاہر فقیہ نے ان کو حاجب بن احمد نے ان کو عبد الرحیم بن شبیب نے ان کو فضل بن عطاء نے ان کو سعید بن جبیر نے اللہ تعالیٰ کے اس قول کے بارے میں۔ کونوا ربانین۔ ہو جاؤ تم رب والے۔ فضیل نے کہا کہ حلم اور فقہ کے اعتبار سے رب کے ہو جاؤ۔

۱۸۵۷:......ہمیں خبر دی ہے ابو محمد بن یوسف فقیہ نے ان کو ابو بکر محمد بن حسین اجری نے مکہ میں ان کو علی بن اسحاق بن زاطیا نے ان کو عبید اللہ بن عمر قواریری نے ان کو حماد بن زید نے انہوں نے سنا ایوب سختیانی سے وہ کہتے ہیں۔ عالم کے لئے مناسب ہے کہ وہ اللہ کے لئے تواضع کرتے ہوئے اپنے سر پر راکھ ڈال لے (یہ محاورہ انتہائی تواضع اور عاجزی کے لئے حقیقت پر محمول نہیں ہے۔)

۱۸۵۸:......ہمیں خبر دی ہے محمد بن عبد اللہ حافظ نے ان کو عثمان بن احمد نے ان کو حسن بن عمرو نے وہ کہتے ہیں میں نے بشر سے سنا وہ کہتے تھے۔ یہ کتنی بری بات ہے کہ عالم کو تلاش کیا جائے تو پتہ چلے کہ امیر یا بادشاہ کے دروازے پر ہے۔

فضیل بن عیاض فرماتے ہیں

۱۸۵۹:......ہمیں خبر دی ہے ابو سعید شعیبی نے ان کو ابو عمرو بن نجید نے ان کو ابو جعفر محمد بن موسیٰ حلوانی نے ان کو ابو بکر اثرم نے ان کو عبد الصمد بن زید نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا ہے فضیل بن عیاض سے کہتے تھے۔ قراء کی تباہی تکبر ہے اور بچ کر رہ بادشاہوں کے دروازوں سے یہ بات

---

(۱)......كتبت "إنا لنا" والصحيح ماأثبتناه.

(۱۸۵۲)......أخرجه أبو نعيم فى الحلية (۱/۲۱۴) من طريق الفرج بن فضالة. به.

(۱۸۵۳)......أخرجه أبو نعيم فى الحلية (۵/۲۳۱) من طريق العباس بن الوليد بن مزيد. به.

(۱۸۵۵)......أخرجه أبو نعيم فى الحلية (۶/۹۲) من طريق ضمرة عن رجاء بن أبى سلمة. به.

نعمتوں کوزائل کرتی ہے۔ان سے پوچھا گیا اے ابوعلی نعمتیں کیسے زائل ہوتی ہیں؟ انہوں نے کہا کہ۔ایک انسان پر اللہ تعالیٰ کی نعمتیں ہوتی ہیں جن کی وجہ سے اس کومخلوق کی حاجت نہیں ہوتی جب وہ ان بادشاہوں کے پاس جاتا ہے اور جا کر بادشاہوں، امیروں کے پاس دیکھتا ہے اللہ نے انہیں جوفراوانی عطا کی ہوتی ہے محلات، نوکر چاکر، دولت وغیرہ۔یہ وہ چیزیں دیکھ کر وہ ان نعمتوں کو حقیر اور کمتر سمجھنے لگتا ہے جو اس کو خود کو حاصل تھیں پس اس سے نعمتوں کا زوال شروع ہو جاتا ہے۔

لوگوں کی کرامات سے دھوکہ مت کھانا

۱۸۶۰:......ہمیں خبر دی ہے ابوعبدالرحمٰن سلمی نے انہوں نے سنا عبداللہ بن علی سے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا طیفور بسطامی سے انہوں نے موسیٰ بن عیسیٰ سے وہ کہتے ہیں میرے والد نے کہا تھا کہ ابو زید نے کہا تھا۔اگر تم کسی ایسے آدمی کو دیکھو جسے بڑی بڑی کرامات حاصل ہوں یہاں تک کہ وہ ہوا میں اڑ رہا ہو اس سے تم دھوکہ نہ کھانا یہاں تک کہ اس پر اعتماد کرنے سے پہلے اس کو دیکھو کہ تم ان کو کیسا پاتے ہو اللہ تعالیٰ کے اوامر اور نواہی کے بارے میں اور حدود کی حفاظت کرنے میں اور شریعت کے احکام کو ادا کرنے میں۔

۱۸۶۱:......اور کہتے ہیں کہ میں نے ان سے سنا وہ یہ کہتے تھے۔

جس وقت تو اللہ کے آگے کھڑا ہوا کرے تو اپنے آپ کو ایسے سمجھ جیسے تم مجوسی ہو اور تم یہ چاہتے ہو کہ تمہارا مقصد اپنے سامنے زنار توڑنا ہو۔

۱۸۶۲:......ہمیں خبر دی ہے ابوعبداللہ حافظ نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا ہے ابوسعید محمد بن محمش سے وہ کہتے ہیں میں نے سنا ابوعلی ثقفی سے وہ کہتے ہیں جو شخص پسند کرے جو کچھ میرے پاس پہنچا ہے ابو یزید بسطامی سے وہ یہ کہتے تھے۔

جو شخص علم کو طلب کرنا چھوڑ دے، قرآن کی قرأت چھوڑ دے، فقراء کی صورت اختیار کرنا چھوڑ دے، عبادات کو لازم رکھنا چھوڑ دے۔ جنازوں میں جانا چھوڑ دے اور اس سب کچھ کو وہ خالی قرار دے وہ شخص مدعی محض ہے۔

۱۸۶۳:......ہمیں خبر دی ہے ابوعبداللہ حافظ نے انہوں نے سنا ابوالقاسم ابراہیم بن محمد صوفی سے وہ کہتے ہیں میں نے سنا ہے ابوعلی ثقفی سے وہ کہتے ہیں کہ انہوں نے سنا محمد بن فضل سمرقندی واعظ سے وہ کہتے تھے۔

کتنے جاہل لوگ ہوتے ہیں جب ان کو علم مل جاتا ہے تو ان کی جہالت کو گم کر دیتا ہے۔اور کتنے عبادت گزار ہوتے ہیں جو جاہلیت والا عمل کرتے ہیں تو وہ عمل ان کی جہالت کو پکا کر دیتا ہے آپ علم کے پاس آئیں، اگر چہ تیری نیت حاضر نہ ہو کیونکہ نیت علم کے ساتھ طلب کی جاتی ہے۔اور پہلی چیز جس پر بندے کی پرہیزگاری ظاہر ہوتی ہے وہ اس کی زبان ہے اور پہلی چیز جس سے انسان کی عقل ظاہر ہوتی ہے وہ اس کا حوصلہ ہے۔

۱۸۶۴:......ہمیں خبر دی ہے ابومحمد بن یوسف نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا احمد بن ابوعمران ھروی سے مکہ مکرمہ میں انہوں نے سنا محمد بن داؤد سے دمشق میں (ح) اور ہمیں خبر دی ہے ابوسعد مالینی نے ان کو ابوالعباس احمد بن منصور نے انہوں نے سنا ابوبکر محمد بن داؤد سے وہ کہتے ہیں انہوں نے سنا ابوبکر دقاق سے وہ کہتے ہیں کہ میں بنی اسرائیل کے میدان تیہ سے گذر رہا تھا۔میرے دل میں کچھ کھٹکا ہوا ابن یوسف نے کہا میرے دل میں ایک بات آئی کہ علم حقیقت شریعت سے مختلف چیز ہے چنانچہ مجھے کسی غائب نے غائبانہ آواز دے کر کہا درخت کے نیچے: اے ابوبکر ہر حقیقت جو شریعت کے تابع نہ ہو وہ کفر ہے۔

۱۸۶۵:......ہمیں خبر دی ہے ابوعبدالرحمٰن نے انہوں نے سنا ابوالحسین بن محمد بن موسیٰ سے وہ کہتے ہیں انہوں نے سنا ابوعلی ثقفی سے وہ کہتے

(۱)......كتبت فى المخطوطة فخرط.

ہیں کہ ابوحفص کہتے ہیں۔ جو شخص اپنے افعال اور اپنے احوال کو ہر وقت کتاب وسنت سے نہ پہنچانے اور خیالات کو ہی ہر وقت صحیح تصور کرے اسے مردوں کے زمرے میں شمار نہ کیجئے۔

۱۸٦۷:......میں نے سنا ابوسعد عبدالملک بن ابوعثمان زاہد سے انہوں نے سنا احمد بن ابوعمران سے مکہ مکرمہ میں انہوں نے فرح بن عبداللہ نصیبی سے انہوں نے سنا ابوجعفر مصیعی سے انہوں نے سنا سہل بن عبداللہ سے انہوں نے کہا۔ سیاہی کو سفیدی پر حاضر کیجئے کوئی بھی ایسا نہیں ہے جو ظاہری احوال کو ترک کرکے دوری اختیار کرے۔ یعنی بے دینی اختیار کرے۔

۱۸٦۸:......ہمیں خبر دی ہے ابوسعد مالینی نے ان کو ابومحمد حسن بن احمد مؤدب نے مقام تستر میں انہوں نے سنا علی بن حسین بن اسحاق سے وہ کہتے ہیں میں نے سنا سہل بن عبداللہ بن یونس زاہد نے وہ کہتے ہیں۔ جو شخص دنیا اور آخرت کا ارادہ کرے اسے چاہئے کہ وہ حدیث لکھے کیونکہ اس میں دنیا اور آخرت کا فائدہ ہے۔

۱۸٦۹:......میں نے سنا ابوسعد زاہد سے وہ کہتے ہیں ہمیں خبر دی احمد بن ابی عمران نے وہ کہتے ہیں کہ انہوں نے سنا ابوالعباس بردعی سے وہ حکایت کرتا ہے دقاق سے وہ کہتے ہیں کہ ابوبکر بصری نے کہا کہ میں سہل بن عبداللہ کے پاس گیا اور میرے ساتھ محبرہ تھے۔ انہوں نے پوچھا کیا آپ لکھ سکتے ہیں میں نے جواب دیا جی ہاں۔ چنانچہ انہوں نے کہا کہ لکھئے۔ اگر آپ طاقت رکھتے ہیں کہ آپ اللہ تعالیٰ سے ملیں اور آپ کے ساتھ قلم دوات ہو تو یہ کام کیجئے۔

حضرت ابن ام مکتوم کا علم لکھنا

۱۸۷۰:......میں نے سنا ابوالحسن علی بن احمد بن علی علوی سے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا ابوعبداللہ محمد بن عبداللہ سراری [1] سے وہ کہتے ہیں کہ ابوعبداللہ بن حصیف نے ایک دن حضرت ابن مکتوم کو دیکھا اور اصحاب کی ایک جماعت کو کہ کوئی شئی لکھ رہے تھے اس نے پوچھا کہ یہ کیا ہے لوگوں نے کہا کہ ہم لوگ یہ یہ (حدیثیں) لکھ رہے ہیں انہوں نے فرمایا کہ کسی بھی شئی کے سیکھنے کے ساتھ مصروف رہو مگر تمہیں صوفیاء کا کلام دھوکے میں نہ ڈال دے بے شک میں اپنی سیاہی کی دوات اپنی جیب میں لے آتا تھا۔ پھر اور کاغذ میری شلوار کے کمربند کے ساتھ بندھا ہوتا تھا اور میں اہل علم کے پاس آنے کا زیادہ حق دار تھا جب وہ مجھے جان لیتے تو وہ مجھ سے جھگڑا کرنے لگتے اور کہتے کہ یہ درست نہیں۔ پھر اس کے بعد وہ خود ہی میری طرف محتاج ہوئے اور میری ضرورت محسوس کرنے لگے۔

۱۸۷۱:......ہمیں خبر دی ابوسعد زاہد نے وہ کہتے ہیں میں نے سنا علی بن عبداللہ بن جھضم سے کہتے تھے کہ انہوں نے سنا محمد بن علی سے وہ کہتے تھے کہ انہوں نے سنا ابوعلی دوذباری سے وہ کہتے ہیں کہ جنید بن محمد نے سماع ترک کرکے علم وعمل کی مشغولیت اپنالی تھی۔ جب وہ اپنے وردووظائف سے فارغ ہو جاتے اپنا سر اپنے گھٹنوں کے درمیان رکھتے، اور سر نہ اٹھاتے حتیٰ کہ ان کے اصحاب ان کے پاس جمع ہو جاتے اور ان سے علم اور مسائل دریافت کرتے۔

۱۸۷۲:......ہمیں خبر دی ابوالحسین بن بشران نے ان کو عثمان بن احمد سماک نے ان کو حسن بن عمرو نے وہ کہتے ہیں میں نے سنا بشر سے وہ کہہ رہے تھے۔

(۱۸۷۰۔ ۱۸۷۱)......أخرجه أبونعيم فى الحلية (۱۰/۴۰) بنفس الإسناد ولكن عنده (تيمور) بدلاً من (طيفور) و(على بن عبدالله) بدلاً من (عبدالله بن على)

(۱)......غير واضح فى الأصل.

میں طلب علم سے افضل کوئی شئی نہیں جانتا جب اس سے مقصود اللہ کی رضا ہو۔

۱۸۷۳:......ہمیں خبر دی ہے ابو محمد عبداللہ بن یوسف نے ان کو ابوالطیب مظفر بن سہل خلیلی نے مکہ مکرمہ میں وہ کہتے ہیں ہمیں حدیث بیان کی غیلان نے انہوں نے وہ فرماتے ہیں کہ میں نے سنا سری سقطی سے وہ کہتے تھے جس نے عبادت کی راہ اپنائی اور حدیث لکھی مجھے اس کے بارے میں اندیشہ ہے اور جس نے پہلے علم لکھا اس کے بعد عبادت کی میں اس کے لئے پرامید ہوں۔

۱۸۷۴:......ہمیں خبر دی ابو عبداللہ حافظ نے ان کو علی بن عیسیٰ حیری نے ان کو احمد بن سلمہ نے وہ کہتے ہیں میں نے سنا احمد بن سعید دارمی سے وہ کہتے ہیں میں نے سنا علی مدینی سے ایک کلمہ جس نے مجھے حیرت زدہ کر دیا انہوں نے ہمارے سامنے حدیث غار پڑھی اس کے بعد کہا ہماری طرف یہ احادیث منقول ہوئی ہیں کہ ہم ان کے اوپر عمل پیرا ہوں۔ اس لئے نہیں کہ ہم ان سے حیرت زدہ ہوں۔

۱۸۷۵:......میں نے سنا ابونصر بن قتادہ سے انہوں نے سنا ابو عمرو بن مطر سے وہ کہتے ہیں کہ انہوں نے سنا ابو خلیفہ سے وہ کہتے ہیں کہ انہوں نے سنا ابو عمر حوضی سے انہوں نے کہا میں نے سنا سعید بن حجاج سے وہ کہتے تھے کہ رات میں تم لوگ لکھتے ہو دن میں تم لوگ سماع کرتے ہو پھر تم عمل کب کرتے ہو؟

۱۸۷۶:......ہمیں خبر دی ہے ابو عبداللہ حافظ نے ان کو خبر دی ہے جعفر بن محمد بن نصیر خلدی نے وہ کہتے ہیں کہ مجھے حدیث بیان کی ہے جنید بن محمد نے وہ کہتے ہیں کہ انہوں نے سنا سری سقطی بن مغلس سے جب کہ اس کے سامنے کوئی حدیث ذکر کی گئی تھی انہوں نے کہا کہ یہ قبر کا توشہ نہیں۔

۱۸۷۷:......ہمیں خبر دی ہے ابو عبداللہ حافظ نے ان کو ابوالحسینی عبیداللہ بن حریری نے بغداد میں ان کو سہل بن ابی سہل حافظ واسطی نے ان کو ابو موسیٰ نے کہتے ہیں کہ انہوں نے سنا عبدالرحمٰن بن مہدی سے وہ کہتے ہیں۔ میرے پاس جو کچھ ہے وہ عبث ہے کھیل ہے جیسے کوئی شخص کتوں یا کبوتروں کے ساتھ کھیل رہا ہو۔ اس کی مراد اس سے حدیث ہے۔

امام بیہقی رحمۃ اللہ علیہ کا قول

میں سمجھتا ہوں کہ مذکورہ قول ان لوگوں کے بارے میں ہے جن کے حدیث لکھنے کا مقصد اللہ کے احکام کی معرفت نہ ہو اور وہ احادیث نہ ہوں جن میں مواعظ ہوں پھر ان پر عمل کرنا مقصد نہ ہو اور عمل کے ساتھ متصف ہونا نہ ہو۔ بلکہ اس کا قصد حدیث لکھنے سے محض حدیث لکھنا یا اس کے ذریعے اپنے ہم عصر پر اپنی فضیلت اور فخر کرنا مقصود ہو لہٰذا یہ ایسا علم ہوا جس کا آخرت میں کوئی فائدہ نہیں ہے اس لئے کہ علم درحقیقت اس پر عمل ہوتا ہے تاکہ اس کے ذریعے اللہ سے ڈرا جائے اور اس کی اطاعت کی جائے۔ اس لئے نہیں کہ اس کو محض ہنر اور کاموں گری بنائے اور اس کے ذریعے دنیا میں برتری حاصل کی جائے۔

۱۸۷۸:......ہمیں خبر دی ہے ابو عبدالرحمٰن سلمی نے انہوں نے سنا ابونصر اصبہانی سے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا محمد بن عیسیٰ سے انہوں نے ابو سعید خراز سے۔

علم وہ ہے جو تجھے استعمال کرے اور یقین وہ ہے جو تجھے ابھارے۔

دوسرا علم وہ ہے جو تجھ سے عمل کا تقاضا کرے اور یقین وہ ہے جو اوپر اٹھائے۔

۱۸۷۹:......ہمیں خبر دی ابو سعد مالینی نے وہ کہتے ہیں میں نے سنا ابوبکر احمد بن یوسف سے کہ شبلی ایک بچے کے پاس سے گذرے اس کے آگے سیاہی کی دوات رکھی تھی وہ حدیث لکھ رہا تھا شبلی نے فرمایا تیری یہ مصروفیت تجھے اس کے مقصد سے غافل کر دے گی جو اس سے مقصود ہے۔ بچے نے کہا اے شیخ کیا مطلب ہے آپ کا؟ کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث نہ لکھی جائے؟ شیخ شبلی نے فرمایا جس وقت تم قلم رکھتے ہو یا

اٹھاتے ہو اس وقت اگر تیرا وجود حق تبارک وتعالیٰ کا ذکر کرے تو پھر ضرور لکھ ورنہ یہ لکھنا تیرے اوپر وبال ہوگا۔

شبلی کے تصوف کا آغاز

۱۸۸۰:......ہمیں خبر دی ہے ابوسعد مالینی نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا ابوبکر محمد بن نصر بن جعفر رویانی صوفی سے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا ابوبکر شبلی سے وہ کہتے تھے میرے تصوف کی ابتداء یوں تھی کہ مجھے آواز آئی اے ابوبکر ہم نے تجھ سے اس چیز کا ارادہ نہیں کیا تھا اور نہ ہی اس چیز کا تجھے حکم دیا تھا۔ چنانچہ میں نے خلیفہ معتضد باللہ کی خدمت اور نوکری چھوڑ دی اور میں نے ناسخ اور منسوخ میں اور تاویل وتفسیر میں اور تحلیل وتحریم میں غور وفکر کیا۔ اور حدیث اور فقہ کا سماع کیا کتاب المبتداء وغیرہ کتب کا اس کے بعد مجھ پر حقیقت منکشف ہوئی جس نے مجھ سے ہر ماسوا اللہ کو دور کر دیا چنانچہ بس باقی اللہ اللہ رہ گیا۔

۱۸۸۱:......ہمیں حدیث بیان کی ہے ابو حازم حافظ نے ان کو خبر دی ہے ابو منصور محمد بن احمد ازہری نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا محمد بن اسحاق سعدی سے وہ کہتے ہیں میں نے سنا علی بن خشرم نے وہ کہتے ہیں اکثر ابن عیینہ کہا کرتے تھے۔ کہ عمل کی تھوڑی سی توفیق بہت سارے علم سے بہتر ہے۔

۱۸۸۲:......ہمیں خبر دی ہے ابو طاہر فقیہ ان کو ابو عثمان بصری نے ان کو ابو احمد فراء نے ان کو سلیمان بن حرب نے ان کو حماد بن ابو تیاح نے وہ کہتے ہیں کہ مطرف نے کہا۔ لوگوں پر ایک ایسا وقت آیا تھا کہ ان میں سے بہتر وہ ہوتا تھا جو دین میں ایک دوسرے سے سبقت کرتا تھا۔ اور عنقریب ایک وقت آئے گا کہ ان میں سے بہتر وہ ہوگا جو تاخیر کرنے والا ہو۔

ابو احمد نے کہا کہ میں نے علی بن عثام سے پوچھا اس حدیث کی تفسیر کے بارے میں انہوں نے فرمایا: لوگ رسول اللہ کے ساتھ اور اس کے اصحاب کے ساتھ ہوتی تھے۔ جب ان کو کسی چیز کا حکم دیا جاتا تو س کی طرف جلدی کرتے اور آج مؤمنوں کے لئے مناسب ہے کہ وہ خوب تحقیق کریں عمل کرنے کی جسارت اس وقت کریں جب اچھی طرح جان لیں۔

۱۸۸۳:......ہمیں خبر دی ابو عبداللہ حافظ نے ان کو ابو العباس بن یعقوب نے ان کو عباس بن ولید نے وہ کہتے ہیں کہ مجھے خبر دی میرے والد نے انہوں نے سنا ابن جابر سے وہ حدیث بیان کرتے تھے ایک آدمی سے جسے (سعدان) کہا جاتا تھا ابو الحارث چنانچہ انہوں نے پوچھا اس کے بارے میں حسن بن ابو الحسن سے فرمایا کہ اس کی عقل کیسی ہے۔ پھر اس کو خبر دی ابن منبہ نے کیا آپ حدیث بیان نہیں کرتے۔ یا یوں کہا کہ۔ کیا آپ کتاب میں نہیں پاتے کہ بے شک جس بندے کو اللہ تعالیٰ علم عطا کرتے ہیں۔ وہ اس کے ساتھ اللہ کی راہ میں عمل پیرا ہوتا ہے پھر اس کی عقل چھین لیں (ایسا نہیں کرتے) یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ اس کو اپنی طرف قبض کر لیں یعنی فوت ہونے تک۔ عباس نے کہا کہ میرے والد نے کہا تھا میں گن نہیں سکتا کہ محمد اوزاعی نے حدیث بصری کے بارے میں کتنے سوال کئے۔ کہتے تھے۔ اے ولید مجھے حدیث بصری ابن منبہ کی روایت سے حدیث بیان کی۔

۱۸۸۴:......ہمیں حدیث بیان کی ہے ابوسعد زاہد نے ان کو ابوسعید اسماعیل بن احمد تاجر نے ان کو عبداللہ بن محمد منیعی نے ان کو محمود بن غیلان مروزی نے ان کو وکیع نے انہوں نے سنا اسماعیل بن ابراہیم بن مجمع بن حارثہ نے وہ کہتے ہیں۔ کہ ہم لوگ حدیث یاد کرنے کے لئے اس پر عمل

(۱۸۸۲)......أخرجه أبو نعیم فی الحلیة (۲/ ۲۰۹) من طریق أبی التیاح. به. دون قوله : قال أبو أحمد سألت علی بن عثام...... الخ.

(۱)...... فی الهامش مانصه : (آخر الجزء الرابع عشر)

(۲)......غیر واضح فی الأصل.

کرنے کے ساتھ مدد لیتے تھے۔

۱۸۸۵:......انہوں نے فرمایا، کہ حسن بن صالح نے فرمایا۔ ہم لوگ حدیث کو طلب کرنے کے لئے روزہ رکھنے کے ساتھ مدد لیتے تھے۔

۱۸۸۶:......ہمیں خبر ابوالقاسم۔عبدالعزیز بن محمد بن شبان عطار سے بغداد میں ان کو ابوبکر جعابی حافظ نے ان کو محمد بن عبداللہ بن عبدالسلام نے ان کو محمد بن عبدالرحمٰن بن اشعث سے ان کو ابومسہر نے ان کو سعید بن عبدالعزیز نے انہوں نے فرمایا کہ جب کسی شخص کا علم حجازی ہو اور اس کی حکمت عراقی ہو اور اس کی اطاعت شامی ہو پس کافی ہے تجھ کو۔

۱۸۸۷:......ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو محمد بن صالح بن ھانی نے ان کو قاسم بن خالد بن قطن مروزی نے ان کو ابوربیع زہرانی نے ان کو عبدالقاہر بن شعیب بن حجاب نے ان کو ہشام بن حسان نے حسن سے اللہ تعالیٰ کے اس قول کے بارے میں:

اللھم ربنا اتنا فی الدنیا حسنة وفی الاخرة حسنة

اے اللہ اے ہمارے رب ہمیں دنیا میں بھلائی عطا کر اور آخرت میں بھی۔

فرمایا کہ اس سے مراد ہے کہ دنیا میں علم اور عبادت عطا کر اور آخرت میں جنت عطا کرے

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں

۱۸۸۸:......ہمیں خبر دی ہے ابوسعید عبدالرحمٰن بن محمد بن شبانہ شاہد نے ھمدان میں ان کو ابوحاتم احمد بن عبداللہ بستی نے ان کو اسحٰق بن ابراہیم بستی نے ان کو حسن بن علی حلوانی نے ان کو عبداللہ بن نمیر ہمدانی کوفی نے ان کو معاویہ نضری نے ان کو ہشل نے ضحاک سے اس نے اسود سے اس نے حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے وہ فرماتے ہیں۔

اگر اہل علم علم کی حفاظت کریں اور علم کو سکھائیں جو اس کا اہل ہو تو وہ اس کے ذریعے اپنے اہل زمانہ پر سرداری کریں گے۔ یا فرمایا تھا اہل زمانہ پر لیکن انہوں نے اس کو خرچ ہے اہل دنیا کے لئے تاکہ ان کی دنیا کو وہ حاصل کر سکیں لہذا وہ ان کے آگے بے قدر ہو گئے جو اس کے اہل تھے۔ میں نے ہمارے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا تھا وہ فرماتے تھے۔ جو شخص بہت سارے غموں کو ایک آخرت کا غم بنادے اللہ تعالیٰ اس کو کفایت کرے گا اس غم سے جو اس کے امر دنیا میں سے ہوگا اور جو اس شخص کے احوال دنیا کے اعتبار سے مختلف ہم وغم ہو جائیں اللہ تعالیٰ اس کی پرواہ نہیں کرتے کہ وہ غموں کی کسی وادی میں ہلاک ہو جائے۔

اسی طرح اس کو روایت کیا ہے محمد بن عبداللہ بن نمیر نے اپنے والد سے۔

۱۸۸۹:......میں نے سنا ابوعبدالرحمٰن سے وہ کہتے تھے میں نے سنا محمد بن عباس ضبی سے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا ابوبکر بن (۱)......وہ کہتے ہیں کہ ہمیں حدیث بیان کی مجزاۃ بن محمد نے ان کو حسن بن عبدالرحمٰن بغدادی نے ان کو یحییٰ بن یمان نے ان کو سفیان نے وہ کہتے ہیں کہ:

عالم دین کا طبیب ہوتا ہے اور دراہم (روپیہ پیسہ) دین کی بیماری ہے جب کوئی طبیب بیماری کو اپنی طرف کھینچ لے گا تو وہ دوسروں کا علاج

(۱۸۸۸)......أخرجه أبو نعيم فى الحلية (۲/۱۰۵) من طريق عبدالله بن نمير. به.

وقال أبو نعيم:

غريب من حديث الأسود لم يرفعه إلا الضحاك ولا عنه إلا نهشل.

(۱۸۸۹)......أخرجه أبو نعيم فى الحلية (۶/۳۶۱) من طريق يحيى بن يمان. به.

(۱)......كلمة غير واضحه.

(۱)......غير واضح فى الأصل.

کب کرے گا۔

۱۸۹۰:...... ہمیں خبر دی ہے ابو سعد مالینی نے ان کو ابو بکر محمد بن عبداللہ رازی نے انہوں نے سنا ابو عمرو بیکندی سے وہ کہتے کہ انہوں نے سنا ابو عبداللہ مغربی سے وہ کہتے ہیں۔ جو شخص دنیا کو محبوب رکھتا ہے وہ تجھے نصیحت نہیں کرتا اور جو شخص آخرت سے محبت کرتا ہے وہ تیرے ساتھ ہم نشینی نہیں کرتا تو ہمیشہ وہ بن جو اپنے نفس کا محاسبہ کرتا ہے۔

۱۸۹۱:...... ہمیں خبر دی ہے ابوالحسین بن بشران نے ان کو ابو عمرو عثمان بن احمد بن سماک نے وہ کہتے ہیں کہ مروزی نے کہا۔ مجھے حدیث بیان کی ہے عبدالصمد بن محمد نے وہ کہتے ہیں کہ بشر بن حارث نے کہا تھا۔ کہ عالم دین کا طبیب اور دراہم دین کی بیماری ہیں جب کوئی طبیب بیماری کو اپنی طرف کھینچتا ہو وہ اپنے نفس کا علاج کب کرے گا۔

اور فرمایا کہ مخلوق کے شاہد اور گواہ علما ہی شمار ہوتے ہیں۔ ان کو جب دینار رسوا کردے تو اہل خیر ختم ہوگئے۔

۱۸۹۲:...... ہمیں خبر دی ابوالحسین نے ان کو ابو عمرو وہ کہتے ہیں کہ مروزی نے کہا میں نے سنا عباس عنبری سے انہوں نے سنا بشر بن حارث سے فرماتے تھے۔

انسان کو چاہئے کہ وہ اپنی بھلائی پر نظر رکھے کہ کہاں سے اس کا مسکن ملتا ہے جہاں اہل خیر ٹھہرتے ہیں اور کس چیز سے وہ حاصل ہوتی ہے پھر اس کے مطابق کلام کرے۔

۱۸۹۳:...... ہمیں خبر دی ہے ابوالحسین نے ان کو ابو عمرو بن سماک نے ان کو حسن بن عمرو نے ان کو فضیل نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا بشر سے وہ کہتے ہیں۔

جب آپ ایسے آدمی کو دیکھیں جس کا مطمع نظر پاکیزہ کھانے اور امراء کے دروازوں پر گردش کرنا ہو اور انہی سے میل جول ہو تو تم اللہ کے لئے ان سے بغض رکھو اور انہیں نظر انداز کردیجئے چنانچہ ان کے میل جول سے منع کیا گیا ہے۔ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔

میں ایسے علم سے اللہ کی پناہ چاہتا ہوں جس کے ساتھ فائدہ نہ اٹھایا جا سکے اور ایسے عمل سے جو قبول نہ کیا جائے اور ایسے دل سے جو عاجزی نہ کرسکے اور ایسے پیٹ سے جو سیر نہ ہوسکے۔

جاہل عابد کے فتنے سے پناہ مانگو

۱۸۹۴:...... ہمیں خبر دی ہے ابوالحسین بن بشران نے ان کو ابو عمرو بن سماک نے ان کو حسن بن عمرو نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا بشر سے وہ کہتے ہیں۔ کہ اللہ تعالیٰ نے حضرت داؤد علیہ السلام کی طرف وحی کی تھی۔ اے داؤد میرے اور اپنے درمیان کوئی ایسا عالم نہ بنانا جو فتنہ میں پڑ چکا ہو، اس لئے کہ وہ آپ کو اپنے شکر یئے کے ساتھ میری محبت کے راستے سے روک دے گا وہی لوگ میرے بندوں کے راستے کے ڈاکو ہیں۔

۱۸۹۵:...... میں نے سنا ابو عبداللہ محمد بن ابراہیم کرمانی سے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا ابو عبداللہ محمد بن عبداللہ شیرازی صوفی سے، انہوں نے سنا ابوزرعہ احمد بن محمد بن فضل طبری سے انہوں نے سنا جعفر خلدی سے انہوں نے سنا جنید سے وہ کہتے ہیں میں نے سنا حارث محاسبی سے وہ کہتے ہیں قیامت سب سے زیادہ دو آدمیوں پر (واقع ہونے کے لئے حسرت و بے چینی کا اظہار کرتی ہے) ایک تو وہ عالم جو اپنے علم کے مطابق عمل نہیں کرتا اور دوسرا وہ زاہد جو اپنے دین کے بدلے میں دنیا کھاتا ہے۔

۱۸۹۶:...... ہمیں خبر دی ہے ابو عبداللہ حافظ نے ان کو اسماعیل بن محمد بن فضل نے ان کو قاسم بن عبداللہ فرغانی نے ان کو قبیصہ بن عقبہ نے ان کو سفیان نے وہ کہتے ہیں کہ پہلے یہ کہا جاتا تھا۔ جاہل عابد کے فتنے سے اللہ کی پناہ مانگو۔ اور بدکردار عالم کے فتنے سے بھی۔ اس لئے کہ ان

دونوں کا فتنہ ہر فتنہ زدہ کے لئے فتنہ ہے۔

بے عمل عالم سے جہنمی بھی پناہ مانگتے ہیں

۱۸۹۷:......ہمیں خبر دی ہے ابوعبداللہ حافظ نے ان کو علی بن حمشاذ عدل نے ان کو حسن بن علی ابن زیاد سے ان کو سعید بن سلیمان نے ان کو سنان بن ہارون برجمی نے ان کو محمد بن بسر یا نسر نے یہ شک سعید کی طرف سے ہے۔ کہ امام شعبی نے فرمایا کہ بدکردار عالموں سے اور جاہل عبادت گذاروں سے بچ کر رہو اس لئے کہ یہ دونوں طبقے ہر فتنہ زدہ کے لئے ہلاکت و مصیبت ہیں۔

۱۸۹۸:......ابوعبدالرحمٰن سلمی نے ہمیں شعر سنایا تھا ان کو عبداللہ بن حسین فارسی نے ان کو ابوطالب قطان نے ان کو ابوبکر بن داؤد نے اپنا شعر سنایا کہ دوائی سے جس کا گلا بند ہو جائے پانی پلا کر میں اس کے گلے کی بندش دور کر دوں مگر وہ شخص کیا کرے خود پانی کے ساتھ جس کا گلا بند ہو جائے۔

۱۸۹۹:......ہمیں خبر دی ہے ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوالعباس محمد بن یعقوب نے ان کو یحیٰی بن ابوطالب نے ان کو عبدالوہاب بن عطاء نے ان کو ابوسلمہ عثمان نے منصور بن زاذان سے انہوں نے کہا کہ مجھے خبر دی گئی ہے کہ بعض اہل جہنم ایسے ہوں گے کہ وہ جہنم میں اس لئے ڈالے جائیں گے تا کہ ان کی بدبو سے دیگر اہل جہنم اذیت پائیں۔ پھر ایسے انسان سے کہا جائے گا کہ تو ہلاک ہو جائے تو آخر کون سا برا عمل کرتا تھا؟ کیا ہمارے لئے وہ عذاب کافی نہیں تھا جس میں مبتلا تھے حتیٰ کہ ہم تیری بدبو کے ساتھ بھی مبتلا کئے گئے ہیں۔ کہتے ہیں کہ وہ کہے گا۔ کہ میں عالم تھا مگر میں اپنے علم پر عمل نہیں کرتا تھا۔

۱۹۰۰:......ہمیں خبر دی ہے ابوالحسین بن بشران نے ان کو اسماعیل بن محمد صفار نے ان کو زکریا بن یحیٰی بن اسد مروزی نے ان کو ابویحیٰی نے ان کو معروف کرخی نے انہوں نے کہا کہ بکر بن حنیس نے کہا۔ بے شک جہنم کے اندر ایک ایسی وادی ہے کہ جس سے جہنم روزانہ سات مرتبہ پناہ مانگتی ہے اور اس وادی میں ایک ایسی کھائی ہے جس سے پوری جہنم اور پوری وادی روزانہ سات مرتبہ پناہ مانگتی ہے، اور پھر اس کھائی کے اندر ایک اژدھا ہے جس سے وہ کھائی اور وہ وادی اور پورا جہنم روزانہ سات مرتبہ پناہ مانگتے ہیں، وہ اپنے زہریلے عمل کا آغاز حامل قرآن فاسقوں سے کرے گا چنانچہ وہ لوگ عرض کریں گے اے ہمارے رب بتوں کے پجاریوں کو چھوڑ کر عذاب کا آغاز ہم سے کیا گیا ہے؟ ان سے کہا جائے گا یہ اس لئے ہوا کہ جو جانتے ہیں اور جو نہیں جانتے سب برابر نہیں ہو سکتے۔

حکماء کا کہنا ہے

۱۹۰۱:......ہمیں خبر دی ہے ابوعبداللہ حافظ نے ان کو حسن بن محمد بن اسحٰق اسفرائنی نے ان کو ابوعثمان سعید بن عثمان نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا سیری بن مفلس سے وہ کہتے ہیں میں نے سنا بعض حکماء سے کہتے تھے۔

ایسے حق گو لوگوں کے لئے ہلاکت ہے جو خود باطل پر عمل کرتے ہیں۔ جو لوگ باتیں نیکی کی کرتے ہیں اور عمل برائی کا کرتے ہیں۔ کیسے ان کو ان کا قول زیب دیتا ہے جب کہ وہ اللہ کے امر کی خلاف ورزی کرتے ہیں۔ لہٰذا وہ اپنے اعمال کے اعتبار سے مجرموں کے مقام پر کھڑے ہیں۔

۱۹۰۲:......ہمیں خبر دی ہے ابومحمد عبداللہ بن یوسف نے بطور املاء کے ان کو ابوبکر عثمان بن محمد بغدادی صاحب کنانی نے مکہ مکرمہ میں ان کو ابو

(۱۸۹۶)......أخرجه أبو نعيم في الحلية (۷/۳۶) عن سفيان.

وفي إسناده القاسم بن محمد بن عبدالله الفرغاني كان يضع الحديث وضعاً فاحشاً. ميزان الاعتدال (۳/۳۷۹)

(۱۸۹۹)......أخرجه أبونعيم في الحلية (۳/۵۹) من طريق عبدالوهاب بن عطاء. به.

عثمان کرخی نے ان کو عبدالرحمٰن بن عمر دستہ نے وہ کہتے ہیں کہ عبدالرحمٰن بن مہدی کہا کہ میں جمعہ کے دن جامع مسجد میں بیٹھتا تھا لوگ میرے پاس بیٹھتے تھے جب لوگ زیادہ ہوتے تو مجھے خوشی ہوتی اور جب کم ہوجاتے میں پریشان ہوجاتا میں نے بشر بن منصور سے پوچھا تو انہوں نے کہا یہ شر کی مجلس ہے یا یہ کہ یہ میری مجلس ہے اس کی طرف دوبارہ نہ لوٹا چنانچہ میں دوبارہ اس کی طرف نہیں لوٹا۔

۱۹۰۳:.....ہمیں خبر دی ابوحازم حافظ نے ان کو ابوبکر اسماعیلی نے ان کو ابراہیم بن ہاشم بغوی نے ان کو ہدبہ نے ان کو امیہ بن خالد نے ان کو شعبہ نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے نہیں دیکھا کسی ایک کو جو حدیث طلب کرتا ہو، جس کے بارے میں کہوں کہ وہ اللہ کی رضا کے لئے کرتا ہے مگر ہشام صاحب دستوائی وہ کہا کرتے تھے کہ اے کاش کہ ہم نجات پالیں اس حدیث سے برابر کے حساب سے نہ ہمارا فائدہ ہو اور نہ ہمارے اوپر وبال ہو۔ حضرت شعبہ نے کہا بس اچانک ہشام نے کہا کہ یہ بات ہے، تو پھر ہم کیسے ہیں؟

۱۹۰۴:.....ہمیں خبر دی ہے ابوالحسین بن فضل نے ان کو عبداللہ بن جعفر نے ان کو یعقوب بن سفیان نے ان کو احمد بن خلیل نے ان کو مسعود بن خلف نے ان کو حجاج بن محمد نے ان کو فضیل بن مرزوق نے وہ کہتے ہیں کہ انہوں نے سنا ابواسحٰق سے وہ کہتے تھے شعبی سے۔ اے شعبی میں پسند کرتا ہوں کہ میں اپنے علم کے بطور برابر حساب کے نجات پا جاؤں۔ (یعنی نہ دینا ہو نہ لینا ہو)

۱۹۰۵:.....اسی اسناد سے یعقوب نے روایت کیا ہے، انہوں نے ابونعیم سے، انہوں نے سفیان سے، انہوں نے صالح سے، وہ کہتے ہیں کہ میں نے شعبی سے سنا، وہ کہہ رہے تھے کہ مجھے امید ہے کہ میں بقدر کفایت میں بچ جاؤں گا۔

۱۹۰۶:.....ہمیں خبر دی ابوالحسین بن بشران نے ان کو ابوعمرو بن سماک نے ان کو حنبل بن اسحاق نے ان کو احمد بن حنبل نے ان کو ابوقطن نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا ابن عون سے وہ کہتے تھے میں خواہش کرتا ہوں کہ میں اس سے برابر کے حساب سے نکل جاؤں یعنی علم سے ابوقطن نے کہا کہ شعبہ نے کہا تھا۔ مجھ پر کوئی دائی چیز ایسی نہیں آئی جس کی وجہ سے میں خوف کروں کہ وہ مجھے جہنم میں داخل کردے گی علم کے سوا۔

۱۹۰۷:.....ہمیں خبر دی ابوعبدالرحمٰن سلمی نے ان کو ابوالحسین محمودی نے ان کو محمد بن علی حافظ نے ان کو محمد بن مثنی نے انہوں نے کہا مجھے حدیث بیان کی ہے ابوالولید نے ان کو ابوالاحوص نے وہ کہتے کہ انہوں نے سنا ابن شبرمہ سے وہ کہتے ہیں۔ مجھ پر اجر عظیم کی عنایت کا احسان کیجئے کاش کہ میں حساب برابر ہوجانے کی کیفیت سے نجات پاؤں نہ مجھ پر کچھ وبال ہو اور نہ ہی مجھے کچھ عطا ہو۔

عنقریب اسلام اور قرآن کا صرف نام رہ جائے گا

۱۹۰۸:.....ہمیں خبر دی ہے ابوالحسین علی بن احمد بن عبدان نے ان کو احمد بن عبید صفار نے [1] ان کو بن عیسیٰ بن ابوایاس نے ان کو سعید بن سلیمان نے ان کو عبداللہ بن دکین نے ان کو جعفر بن محمد نے ان کو ان کے والد نے ان کو ان کے دادا نے ان کو علی بن ابی طالب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ان کو فرمایا کہ رسول اللہ نے فرمایا۔ قریب ہے کہ لوگوں پر ایک ایسا وقت آئے گا کہ اسلام کا تو محض نام ہی باقی رہ جائے گا۔ اور قرآن کا محض خط اور تحریر باقی رہ جائے گی۔

ان لوگوں کی مساجد تو بڑی خوبصورت ہوں گی مگر ہدایت کے اعتبار سے ویران ہوں گی، ان لوگوں کے علماء آسمان کے تحت ساری مخلوق سے زیادہ شریر اور بدتر ہوں گے انہیں کے ہاں سے فتنے اٹھیں گے۔

(۱۹۰۳).....أخرجه أبونعيم فی الحلیة (۲۷۸/۶) من طریق هدبة بن خالد. به.

(۱۹۰۵).....أخرجه أبونعیم فی الحلیة (۳۱۳/۴) من طریق زبید بن الشعبی.

(۱).....كلمة غير واضحة.

۱۹۰۹:......ہمیں خبر دی ہے ابوسعد مالینی نے ان کو ابواحمد بن عدی نے ان کو عیسیٰ بن سلیمان قرشی نے ان کو بشر بن ولید نے ان کو عبداللہ بن دکین نے۔ پھراس کو انہوں نے اپنی اسناد کے ساتھ ذکر کیا ہے بطور موقوف روایت کے۔ وہ کہتے ہیں ابواحمد نے کہا ہم سے اسی حدیث کو بیان کیا عبدالسلام ادریس بن سہیل نے ان کو محمد بن یحییٰ ازدی نے ان کو یزید بن ہارون نے ان کو عبداللہ بن دکین نے پھر اس نے اس حدیث کو ذکر کیا اپنی اسناد کے ساتھ حضرت علی سے انہوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قریب ہے۔ یا یوں فرمایا تھا کہ کچھ بھی باقی نہ رہے مگر صرف اسلام کا نام ہی رہے گا۔

پھراس نے اس حدیث کو ذکر کیا علاوہ ازیں انہوں نے علماء کے لفظ کے بدلے میں فقہاء کا لفظ استعمال کیا ہے۔

۱۹۱۰:......ہمیں خبر دی ہے علی بن احمد بن عبدان نے ان کو احمد بن (۱)......ہمیں حدیث بیان کی ہے حفص بن محمد بن نجیح بصری نے ان کو بشر بن مہران نے ان کو شریک بن عبداللہ نخعی نے ان کو اعمش نے ان کو ابووائل نے وہ کہتے ہیں کہ انہوں نے کوفہ میں لوگوں کے سامنے خطبہ دیا میں نے اسے سنا وہ یہ فرمار ہے تھے، اے لوگو! جو شخص زبردستی فقیر بننے کی کوشش کرتا ہے وہ حقیقتاً فقیر بن جاتا ہے، اور جو شخص زندگی دیا جاتا ہے آزمائش میں واقع ہوجاتا ہے۔ جو شخص اپنے آپ کو آزمائش کے لئے تیار نہیں کرتا جب آزمائش آن پڑے تو صبر نہیں کرسکتا۔ جو شخص مالک ہوتا ہے وہ ترجیح دیتا ہے جو شخص مشورہ نہیں کرتا نادم ہوتا ہے۔ اور وہ اس کلام کے بعد یہ کلام کرتے تھے۔ قریب ہے کہ اسلام کا صرف نام ہی باقی رہ جائے اور قرآن کے صرف الفاظ ہی رہ جائیں۔ اور وہ یہ بھی فرماتے تھے، خبردار کوئی شخص علم حاصل کرنے سے نہ شرمائے اور جس شخص سے کوئی ایسا سوال کیا جائے جو وہ نہ جانتا ہو وہ صاف صاف کہہ دے کہ میں نہیں جانتا ہوں اس وقت تمہاری مساجد خوبصورت ہوں گی اور تمہارے دل اور تمہارے وجود ہدایت سے ویران ہوں گے اور آسمان کے سائے تلے سب سے زیادہ بدترین ہوں گے تمہارے فقیہ انہیں میں سے ہوں گے ان میں سے فتنے پیدا ہوں گے اور انہیں میں لوٹیں گے۔ چنانچہ ایک آدمی کھڑا ہوگیا اور کہنے لگا کس چیز کے بارے میں اے امیر المؤمنین؟ آپ نے فرمایا کہ جب فقہ تمہارے رزیلوں میں یعنی کمینوں میں ہو اور تمہارے شرفاء میں بدکرداری ہو اور اقتدار تمہارے کمتر لوگوں اور بے عزت لوگوں کے پاس ہو پس اس وقت قیامت قائم ہوجائے گی۔

یہ روایت موقوف ہے۔ اور اس کی اسناد شریک تک مجہول ہے اور اول منقطع ہے۔ واللہ اعلم۔

۱۹۱۱:......ہمیں خبر دی ہے ابوالحسین بن قطان نے ان کو عبداللہ بن جعفر بن سفیان نے ان کو عبداللہ بن عثمان نے ان کو عبداللہ بن مبارک نے ان کو اسماعیل بن عیاش نے ان کو اسید بن عبدالرحمٰن نے ان کو عقیل بن عبداللہ نے ان کو عطا بن یزید لیثی نے انہوں نے کہا کہ اکثر لوگ (۱)......فرمایا کہ بے شک تم کثرت سے ریاء کاری کرجاتے ہو۔ جس کا تم اللہ سے ثواب چاہتے ہو اور امید رکھتے ہو۔ تم میں سے کسی کو اس کا علم غرور و تکبر میں مبتلا نہ کردے اگرچہ وہ زیادہ ہوتا ہم اللہ کی عظمت کو تو نہیں پہنچتا مکھی کی ٹانگوں کے برابر بھی۔

لوگوں کی پانچ قسمیں ہیں

۱۹۱۲:......ہمیں خبر دی ہے ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابراہیم بن محمد بن یحییٰ نے ان کو حسین بن ہارون مراغی نے ان کو ابراہیم بن یوسف رازی نے ان کو مسیب بن واضح نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے ابن المبارک سے سنا روم کے راستے فرمار ہے تھے۔ اے مسیب بے شک عوام کا فساد اور

(۱۹۰۹)......أخرجه ابن عدی (۱۵۴۳/۴) بنفس الإسناد.

(۱)......غير واضح فی الأصل.

(۱)......غير واضح فی الأصل.

(۱)......غير واصح.

خرابی خواص کی جانب سے ہوتی ہے بے شک لوگ پانچ طبقات پر مشتمل ہیں پہلے ان میں سے زاہد اور نیک لوگ ہیں درحقیقت یہ لوگ اس امت کے بادشاہ ہیں۔ اور دوسرے علماء ہیں جو کہ انبیاء کے وارث ہیں تیسرے حکمران ہیں وہ درحقیقت قوم کے راعی اور چرواہے ہیں اور چوتھے تاجر ہیں وہ دھرتی پر اللہ کے امین ہیں۔

پانچویں نمبر پر غازی اور مجاہد ہیں وہ دراصل دھرتی پر اللہ کی تلوار ہیں جس وقت زاہد یعنی تارک الدنیا خود دنیا میں رغبت کرنے والے بن جائیں گے تو لوگ کس کی اقتداء کریں؟ اور جس وقت عالم طمع اور لالچ کرنے والے بن جائیں تو لوگ کس سے ہدایت حاصل کریں گے اور جس وقت چرواہے ظالم درندے بن جائیں تو پھر لوگ کس کے پاس پناہ لیں گے اور جب تاجر خیانت کرنے والے بن جائیں تو لوگ امانتیں کس کے پاس رکھوائیں گے اور جب مجاہد و غازی ریاکار ہو جائیں تو کامیابی کی امید کب ہو سکتی ہے۔

۱۹۱۳:......ہمیں حدیث بیان کی ہے ابوعبدالرحمٰن سلمی نے ان کو عبداللہ بن محمد بن حمدان عکبری نے ان کو ابوصالح محمد بن احمد بن ثابت نے ان کو ابوالاحوص محمد بن ھیثم قاضی نے ان کو یعقوب بن کعب نے ان کو یحییٰ بن یمان نے ان کو حسن خراسانی نے ان کو حضرت ابن عباس نے وہ کہتے ہیں کہ لوگوں پر ایک وقت آئے گا اس میں علماء ایسے ہوں گے جو فقہاء سے منقبض ہوں گے اور کڑ کر پیچھے ہوں گے اور امیروں کبیروں کے پاس خوب پھلیں گے یہی لوگ سرکش اور جبار ہوں گے رحمٰن کے دشمن ہوں گے۔

۱۹۱۴:......میں نے سنا ہے ابوعبدالرحمٰن سلمی سے وہ کہتے ہیں میں نے سنا ابوالحسن کاذری سے انہوں نے سنا محمد بن اسحاق بن خزیمہ سے وہ کہتے ہیں ہمیں خبر دی ہے یونس بن اعلیٰ نے وہ کہتے ہیں ہمیں خبر دی ہے ابن وهب نے ان کو منذر بن عبداللہ حزامی نے ان کو ہشام بن عروہ نے ان کو ان کے والد نے انہوں نے کہا کہ کہا جاتا ہے دنیا میں بہادری سے بڑی چیز اور کوئی نہیں ہے۔

(ممکن ہے یہ اس لئے ہو کہ اس میں عجب اور پسند اور ریاکاری کا زیادہ امکان ہے۔ مترجم)

۱۹۱۵:......اور ہمیں خبر دی ہے ابوالحسین بن فضل نے ان کو عبداللہ بن جعفر نے ان کو یعقوب بن سفیان نے ان کو ابن ابوعمر نے وہ کہتے ہیں کہ سفیان نے کہا کہ بعض امراء نے ابوحازم سے کہا اپنی کوئی حاجت بھی ہو ہمارے پاس لانا انہوں نے فرمایا بہت دوری ہے بہت دوری ہے (میں اپنی حاجات آپ کو نہیں بتاؤں گا) بلکہ میں تو اس ذات کے آگے پیش کروں گا جس کے آگے سے حوائج نہیں چھپتی ہیں وہ جو کچھ مجھے دے گا میں اسی پر قناعت کروں گا اور جو کچھ مجھ سے روک لے گا اس میں سے میں اس پر راضی ہو جاؤں گا۔ وہ فرماتے ہیں کہ کہا گیا ہے کہ ابن شہاب وہ لحلدی ہے، میں نہیں جانتا کہ یہ نصیحت اس کے پاس تھی۔ ابوحازم نے کہا لہٰذا میں نے کہا کہ اگر میں غنی ہوتا تو تم مجھے جانتے ہوتے۔ پھر میں نے اپنے دل ہی دل میں سوچا کہ مجھ سے نجات نہیں پائے گا۔ پس میں نے کہا۔ پہلے وقتوں میں عالم ایسے ہوتے تھے کہ بادشاہ ان کو طلب کرتے تھے اور بلاتے تھے مگر وہ ان سے بھاگتے تھے (یعنی ملنے سے گریز کرتے تھے) اور آج کے دور میں علماء طلب کئے جاتے ہیں یہاں تک کہ جس وقت وہ جمع کرواتے ہیں اور اپنی جماعت کے ساتھ بادشاہوں کے دروازے پر جاتے ہیں، اور بادشاہ ان سے بھاگتے ہیں اور وہ ان کو طلب کرتے ہیں۔

۱۹۱۶:......ہمیں حدیث بیان کی ہے ابوسعد زاہد نے ان کو ابوالحسن علی بن عبداللہ بن جہضم نے مکہ مکرمہ میں ان کو ابوبکر محمد بن عیسیٰ نے ان کو علی بن عبدالحمید غضایری نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا ہے محمد بن سماک سے وہ کہتے ہیں۔ کتنے اللہ کو یاد کرنے والے ایسے ہیں جو خود اللہ کو بھلانے والے ہیں اور کتنے اللہ سے ڈرانے والے ایسے ہیں جو اللہ پر جری ہیں اور کتنے اللہ کی طرف دعوت دینے والے ہیں جو خود اللہ سے بھاگتے ہیں اور کتنے کتاب اللہ کی تلاوت کرنے والے ایسے ہیں جو خود اللہ کی آیات سے نکل جانے والے ہیں۔

(۱۹۱۵)......أخرجه أبو نعيم في الحلية (۳/۲۳۷) من طريق زمعة بن صالح عن أبي حازم.

حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی نصیحت علماء کے لئے

۱۹۱۷:...... ہمیں خبر دی ہے ابوبکر احمد بن حسین اور ابوسعید محمد بن موسیٰ نے دونوں نے کہا کہ ہمیں حدیث بیان کی ابوالعباس محمد بن یعقوب نے ان کو محمد بن اسحاق صغانی نے ان کو سعید بن عامر نے ان کو ہشام دستوائی نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے ایک کتاب میں پڑھا تھا جس کے بارے مجھے یہ خبر پہنچی تھی کہ وہ عیسیٰ علیہ السلام کی کلام ہے صلوات اللہ علیہ تم لوگ کام دنیا کے کرتے ہو اور دنیا میں رہ کر رزق بغیر عمل کے دیئے جاتے ہو۔ آخرت کے لئے تم عمل نہیں کرتے ہو۔ جب کہ تم وہاں عمل کے بغیر رزق نہیں دیئے جاؤ گے۔ تمہارے ہلاکت ہو اے علماء سوء تم اجر حاصل کر لیتے ہو اور عمل ضائع کر دیتے ہو۔ قریب ہے کہ عمل کا مالک تم سے عمل مانگ بیٹھے اور قریب ہے کہ تم اس چوڑی دنیا سے تنگ و تاریک قبر کی طرف نکالے جاؤ گے اللہ نے تمہیں گناہوں سے منع فرمایا ہے۔ بالکل اسی طرح جس طرح اس نے تمہیں روزوں کا حکم دیا ہے اور نمازوں کا۔ وہ شخص اہل علم میں سے کیسے ہو سکتا ہے جس کا وہاں رزق تنگ ہو جائے اور مقام ذلت والا ہو جائے۔ اور یہ جانتا ہوں کہ یہ سب اللہ کے علم میں سے ہے اور اس کی قدرت سے ہے وہ کیسے اہل علم میں سے ہو سکتا ہے جو شخص اللہ تعالیٰ پر تہمت لگائے اس کے فیصلوں میں وہ کسی شئی کے ساتھ راضی نہیں ہو سکتا جو اس کو پہنچے، وہ شخص اہل علم میں سے کیسے ہو سکتا ہے، جو اپنی دنیا کو اپنی آخرت پر ترجیح دیتا ہے، اور اس کو دنیا کی بھی سب سے زیادہ رغبت ہو۔ اور وہ شخص کیسے اہل علم میں سے ہو سکتا ہے جس کا رجوع اس کی آخرت کی طرف ہے مگر اس کا رخ دنیا کی طرف ہے۔ جو کچھ دیکھتا ہے اسی کی طرف پہنچتا ہے یا فرمایا کہ وہ شخص صرف اپنی منفعت اور مفاد کو محبوب رکھتا ہے۔

وہ کیسے اہل علم سے ہو سکتا ہے جو کلام کو اس لئے طلب کرے تا کہ اس کے بارے میں لوگوں کو خبر دے یہ نہیں کہ وہ اس پر خود بھی عمل پیرا ہو سکے۔

۱۹۱۸:...... ہمیں خبر دی ہے محمد بن ابوالمعروف نے ان کو ابوسہل اسفرائنی نے ان کو ابوجعفر حذاء سے ان کو علی بن مدینی نے ان کو حماد بن زید نے ان کو یزید بن حازم نے اپنے چچا جریر بن زید نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے ایک تبیع و مددگار سے سنا۔ وہ کہتے تھے۔

میں لوگوں کا یہ حال دیکھ رہا ہوں کہ وہ فقہ غیر اللہ کے لئے سیکھتے ہیں۔ اور علم عبادت کے سوا دوسرے مقصد کے لئے سیکھتے ہیں، اور آخرت کے عمل کے بدلے میں دنیا طلب کرتے ہیں۔ اور بھیڑیوں جیسے دلوں پر بھیڑ کا چمڑا پہنتے ہیں۔ (یعنی بھیڑ نما بھیڑیے ہیں) مجھ پر مجبور اور فریفتہ ہیں اور مجھ کو ہی دھوکہ دیتے ہیں، اور میں اپنے آپ کی قسم کھاتا ہوں کہ میں بھی ان کے لئے ایسا فتنہ برپا کرتا ہوں جس میں بڑا بردبار بھی حیران رہ جاتا ہے۔

علماء کی قسمیں ہیں

۱۹۱۹:...... ہمیں خبر دی ہے ابوعبداللہ حافظ نے، ان کو خبر دی ہے ابوعبداللہ عصمی نے ان کو خبر دی ہے احمد بن محمد بن رزین نے ان کو علی بن خشرم نے وہ کہتے ہیں کہ سفیان بن عیینہ نے کہا کہ بعض فقہا نے کہا ہے کہ علماء تین قسم کے ہیں۔ ایک عالم باللہ دوسرا عالم بامر اللہ تیسرا عالم باللہ و بامر اللہ۔ وہ عالم جو صرف اللہ کو جانتا ہو وہ عالم صرف اللہ کے حکم کو جانے وہ عالم جو اللہ کو جانے اور اللہ کے حکم کو بھی جانے بہر حال عالم باللہ وہ ہے جو اللہ سے ڈرتا ہے لیکن سنت کو نہیں جانتا۔

عالم بامر اللہ وہ ہے جو سنت کو تو جانے مگر اللہ کا خوف نہ رکھے۔

اور عالم باللہ اور بامر اللہ وہ ہے جو سنت کو بھی جانے اور اللہ سے بھی ڈرے یہی وہ شخص ہے جو کائنات سماوی میں عظیم انسان کے نام سے پکارا جاتا ہے۔

۱۹۲۰:......ہمیں خبر دی ہے ابوالحسین بن فضل قطان نے ان کو عبداللہ بن جعفر نے ان کو یعقوب بن سفیان نے ان کو عبدالرحمٰن بن ابراہیم نے ان کو ولید بن مسلم نے ان کو قاسم بن ہزان نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا زہری سے وہ کہتے تھے۔

کسی عامل کا عمل لوگوں کے لئے بھروسے کے قابل نہیں ہوتا جو عامل اس کو جانتا نہ ہو، نہ ہی راضی ہو کہیں گے ایسا عالم ہے جو عمل نہیں کرتا۔

۱۹۲۱:......ہمیں خبر دی ہے ابوبکر احمد بن حسن نے ان کو ابوالعباس محمد بن یعقوب نے ان کو حسن بن عفان نے ان کو ابواسامہ ان کو ابوالاشہب نے وہ کہتے ہیں حسن نے کہا، جو شخص اچھی بات کرے اور اچھا عمل کرے اس سے علم اور نصیحت لے لو اور جب کوئی شخص اچھی بات کرے اور عمل برا کرے اس سے مت لو۔

۱۹۲۲:......اور ہمیں خبر دی ہے ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوالعباس محمد بن یعقوب نے ان کو خضر بن ابان نے ان کو سیار نے ان کو جعفر نے ان کو مالک بن دینار نے وہ فرماتے ہیں۔

کہ میں نے تورات میں پڑھا تھا کہ وہ آدمی ہم میں سے نہیں ہیں جو علم تو سیکھے اور جو تم جانتے ہو اگر اس پر عمل نہ کرے تو تیری مثال اس آدمی جیسی ہوگی جو لکڑیوں کی گٹھری باندھے جب اٹھانا چاہے تو اٹھا نہ سکے تو اسے نیچے رکھ دے اور اس میں مزید لکڑیاں ڈالنا شروع کر دے۔

۱۹۲۳:......ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ابوالعباس اصم نے ان کو عباس بن ولید نے ان کو ان کے والد نے ان کو اوزاعی نے وہ کہتے ہیں کہ جو شخص علماء کے صرف نوادرات کو اخذ کرے (یعنی ان کے پورے علم و عمل کو مشعل راہ بنائے) پس اس کے منہ میں پتھر ہوں۔

۱۹۲۴:......اور میں نے اوزاعی سے سنا وہ فرماتے تھے۔ کہ بے شک بڑے بڑے معاملات دلوں کی سختی ذکر اللہ سے غفلت، عجب اور خود پسندی کو جنم دیتے ہیں۔

۱۹۲۵:......اوزاعی نے کہا کہ مجھے خبر دی گئی ہے کہ وہ کہتے تھے ہلاکت ہے ان لوگوں کے لئے جو غیر عبادت پر تو متفق ہیں۔ اور محرمات کو مشتبہات کی وجہ سے حلال ٹھہرا لیتے ہیں۔

شیطان والی تین صفات

۱۹۲۶:......ہمیں خبر دی ہے ابوعبدالرحمٰن سلمی نے وہ کہتے ہیں کہ انہوں نے سنا علی بن ابوعمرو بلخی سے وہ کہتے ہیں کہ ان کو بیان کیا سلیمان بن احمد لخمی نے ان کو حسن بن عباس نے ان کو عمرو بن رافع نے ان کو حکم بن بشیر نے ان کو عمرو بن قیس ملائی نے وہ کہتے ہیں کہ ابلیس نے کہا تین صفات ایسی ہیں کہ وہ جس شخص میں پائی جائیں۔ اس سے اپنی حاجت پورا کرا لیتا ہوں۔ جو شخص اپنے اعمال لوگوں سے چھپائے۔ جو شخص اپنے گناہ کر کے بھول جائے۔ جس میں عجب اور خود پسندی ہو۔

۱۹۲۷:......ہمیں خبر دی ابوزکریا بن ابواسحاق نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا ابوالحسن بن حماد کوفی سے انہوں۔ نے سنا احمد بن علی نحوی سے انہوں نے سنا وھب بن علی سے وہ کہتے ہیں کہ ابن سماک واعظ کوفہ میں رہتے تھے انہوں نے اپنی کسی محفل میں آگ کا تذکرہ کیا تو رو پڑے اور دوسرے لوگوں کو بھی رلا دیا۔ اور وعظ کیا اور نصیحت کی اور ایک خوبصورت اور اچھی مجلس جاری ہوگئی جب وہ کسی دوسری مجلس میں پہنچے۔ تو انہیں

(۱۹۲۰)......أخرجه أبو نعيم في الحلية (۳/۳٦٥ و ۳٦٦) من طريق الوليد بن مسلم. به بلفظ لايوثق الناس بعلم عالم لايعمل ولا يرضى بقول عالم لايرضى.

(۱)......في الأصل والمختصر (ومن الصبي مذكنت أنت سقيم)

(۲)......في الأصل والمختصر (صفة)

(۳)......في المختصر (طبيب يداوي الناس وهو مريض)

ایک پرچہ دیا گیا جس میں یہ شعر لکھے ہوتے تھے۔اے دوسروں کو سکھانے والے آدمی، کیا ہوا تیرے نفس کو کہ وہ بھی صاحب تعلیم ہوتا تم دل کے مریض کے امراض کی دو بتلاتے ہو، تا کہ وہ اس کے ساتھ تندرست ہو جائے حالانکہ تم خود مریض ہو۔ میں آپ کو دیکھتا ہوں کہ تم ہدایت کرنے سے ہماری عقلوں کی رہنمائی کرتے ہو نصیحت کے ساتھ حالانکہ تم خود ہدایت سے محروم ہو۔

چنانچہ وہ اس مرض کے ساتھ مریض ہو گئے شدید طریقے سے اور اسی سے وفات پا گئے۔

۱۹۲۸:......ہمیں خبر دی ہے ابو حازم حافظ نے ان کو ابو عمرو بن مطر نے وہ کہتے ہیں کہ میں ابو عثمان حیری زاہد کی محفل میں حاضر ہوا وہ خاموش ہو گئے جب سکوت لمبا ہو گیا تو وہ اچانک متوجہ ہوا اور فرمایا۔

لوگوں میں سے غیر متقی شخص ایسا طبیب ہے جو تقوے سے ساتھ علاج کرتا ہے جب کہ طبیب خود مریض ہے۔

خیر کی تین نشانیاں

۱۹۲۹:......ہمیں خبر دی ہے ابو عبداللہ حافظ نے ان کو حسن بن محمد بن اسحاق نے انہوں نے سنا ابو عثمان سعید بن عثمان حناط سے انہوں نے سنا ذوالنون مصری وہ کہتے تھے۔

تین چیزیں خیر کی نشانیاں ہیں متقی عالم کے اندر مخلوق کے طمع اور لالچ کو دل سے نکال دینا فقیر کو قریب کرنا اس کو تعلیم دینے میں اور جواب دہی میں اس کے ساتھ نرمی کرنا۔اور بادشاہ سے دوری اختیار کرنا، اور تین چیزیں متعلم کے اندر خیر کی نشانیاں ہیں۔

علماء کی تعظیم کرنا حسن تواضع کے ساتھ۔اپنے نفس کے عیبوں پر نظر کرتے ہوئے لوگوں کے عیبوں سے آنکھیں بند کر لینا۔

مال کو علم کی طلب میں خرچ کرنا دنیا کے سامان پر علم کو ترجیح دینا اور تین چیزیں فہم کی علامات میں سے ہیں۔اقوال کے معانی کو اپنے اندر لے لینا۔سوال کے جواب میں اختصار کرنا۔

حریف اور مقابل کو تکرار کی مشقت سے بچانا اور کفایت کرنا۔

اور تین چیزیں ادب کی علامات میں سے ہیں، خاموشی اس وقت تک جب تک کہ کلام کرنے والا اپنے کلام سے فارغ ہو جائے۔اور جواب الجواب دینا جب اس سے جواب مل جائے اور ہم نشین کو مؤانست و ہم نشینی کا حصہ دینا اور اس کے روبرو باہم کثرت کرنا یہاں تک کہ وہ اٹھ جائے۔

(۱۹۲۹)......أنظر الحلیة (۹/۳۴۱ و ۳۶۱ و ۳۶۲)

ایمان کا انیسواں شعبہ
تعظیم قرآن مجید

ابوعبداللہ شیخ حلیمی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا۔

کہ یہ کئی وجوہ کی طرف تقسیم ہوتی ہے۔(یعنی تعظیم قرآن کا عنوان) مثلاً:

(۱)......قرآن مجید کی تعلیم حاصل کرنا۔

(۲)......تعلیم حاصل کرنے کے بعد قرآن مجید کو پابندی کے ساتھ اور دائمی طور پر پڑھتے رہنا۔

(۳)......قرآن مجید کی تلاوت کرتے وقت دل کو حاضر رکھنا۔(حضور قلب)

(۴)......قرآن مجید میں خوب غور وفکر کرنا۔

(۵)......قرآن مجید کی آیات کو مکرر اور بار بار پڑھنا بار بار پھیرنا اور دھرانا۔

(۶)......قرآن مجید کی وہ آیات جو اللہ کے مواعظ اور وعیدوں پر مشتمل ہیں جو رونے پر ابھارتی ہیں پڑھ کر رونا۔

(۷)......قرآن مجید کی قرأت کو اپنے ختم کرنے کے وقت ختم کرنا اور روک دینا مثلاً حمد اور تصدیق کے موقع پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر صلوٰۃ بھیجنے کے وقت۔حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے دین پہنچا دینے کے شہادت دینے کے وقت۔

ختم قرآن کے وقت کے آداب

(۱)......ختم کر یعنی سورۃ الناس کے اختتام کے بعد دوبارہ سورۃ فاتحہ اور سورۃ بقرہ کا کچھ حصہ پڑھ کر تلاوت روکنا۔

(۲)......اپنے اہل خانہ بیوی بچوں کو ختم قرآن کے وقت حاضر کرنا (تا کہ دعا میں شریک ہوں۔)

(۳)......کوشش کرنا کہ ختم قرآن دن کے اول حصے یا رات کے پہلے حصے میں ہو۔

(۴)......دعا کرنے سے قبل تکبیر یعنی اللہ اکبر اللہ اکبر کہنا۔

(۵)......دین اور دنیا کے اہم اور مقصودی امور کی دعا کرنا۔

تعظیم قرآن سے متعلق دیگر ضروری امور

یہ امور بھی تعظیم قرآن میں سے ہیں:

(۱)......جنت اور جہنم کے ذکر کے وقت رک جانا اور اللہ کی بارگاہ میں جنت کی رغبت کرنا اور دعا کرنا اور جہنم سے اللہ کی پناہ مانگنا۔

(۲)......اللہ تعالیٰ کے لئے اعتراف کرنا آیات قرآنی میں اپنے بندوں کے لئے جو اس نے ثابت کیا ہے۔

(۳)......سجدوں کی آیات میں سجدے کرنا۔

(۴)......یہ کہ جنب والا آدمی ناپاکی کی حالت میں قرآن کی تلاوت نہ کرے۔

(۵)......حیض (ماہواری والی عورتیں اس حالت میں) قرآن کی قرأت نہ کریں۔

(۶)......یہ کہ ناپاک انسان مصحف کو نہ اٹھائے اور نہ ہی چھوئے بحالت ناپاکی۔

(۷)......یہ کہ قرآن مجید کی تلاوت کرنے کے لئے پہلے اپنے منہ کو مسواک اور کلی کر کے صاف کرے۔

(۸)...... یہ کہ تلاوت کرتے وقت اچھا لباس پہنے اور خوشبو لگائے۔ اور اگر خوشبو تلاوت سے فارغ ہونے تک باقی رہے تو یہ عمل احسن اور افضل ہے۔

(۹)...... یہ کہ رات کو تلاوت بالجہر یعنی بآواز بلند کرے اور رات کو آہستہ آواز کے ساتھ کرے۔ بشرطیکہ یہ ایسی جگہ پر ہو جہاں لغو گوئی اور شور نہ ہو۔

(۱۰)...... یہ کہ لوگوں کے ساتھ بات چیت کرنے کے لئے تلاوت والی سورۃ کو منقطع نہ کرے بلکہ تلاوت کی طرف متوجہ رہے حتیٰ کہ اس کی تلاوت سے فارغ ہو جائے۔

(۱۱)...... یہ کہ قرأت کے ساتھ اپنی آواز کو خوبصورت بنائے اور اس کی بھرپور کوشش کریں۔

(۱۲)...... یہ کہ ٹھہر ٹھہر کر جاؤ ٹھہراؤ اور پروقار طریق پر قرآن مجید کی تلاوت کرے بے وقار اور اچھا نہ پڑھے۔

(۱۳)...... یہ کہ تین دن سے کم وقت میں پورا قرآن ختم نہ کرے۔

(۱۴)...... یہ کہ جو شخص قرآن مجید سیکھنے کی خواہش کرے اسے ضرور تعلیم دے اس سے بڑائی نہ کرے۔ بلکہ اس میں ثواب کی نیت کرے اور اس کو غنیمت سمجھے۔

(۱۵)...... یہ کہ قرآن مجید کو قرأت مستفیضہ کے ساتھ جن پر اجماع ہے تلاوت کرے متفق علیہ قرأت سے آگے بڑھ کر غریب اور شاذ قرأتوں کی طرف تجاوز نہ کرے۔

(۱۶)...... یہ کہ عادل اور سچے علماء سے قرأت کو قبول کرے جو انہوں نے حاصل کی ہو اور وہ اسی کو آگے ادا کریں اور پہنچائیں۔

(۱۷)...... یہ کہ اگر اس کے پاس گھر میں قرآن مجید رکھا ہو اس کو معطل اور بے کار نہ چھوڑے رکھے کہ یوں ہی رکھا رہے بلکہ ہر روز اس کی زیارت کرے اگر چہ تلاوت نہ بھی کرے۔

(۱۸)...... اگر قرآن یاد ہو حفظ ہو تو کسی نہ کسی وقت دیکھ کر ضرور تلاوت کرے اور کبھی بغیر دیکھے تلاوت کرے اور مہمل و بے مصرف نہ چھوڑے۔

(۱۹)...... یہ کہ تلاوت کرتے وقت ہر ہر آیت پر قرأت بند کرے آیات کو ایک دوسری میں درج و داخل کر کے نہ پڑھے (یعنی اس کا مطلب یہ ہے کہ آیت آیت پر رکتا جائے اور معنی میں غور و فکر کرتا جائے تا کہ قرآن مجید پورا پورا سمجھ میں آتا جائے اور معنی اور مطلب نہیں جانتا تو کم از کم سنت کے مطابق تلاوت کرنے کا ثواب تو مل ہی جائے گا اور عجلت کرنے کی غلطی کا امکان ختم ہو جائے گا۔ (مترجم)

(۲۰)...... یہ کہ پوری پوری کوشش کرے کہ اس کی قرأت اور قرآن مجید کا ختم نماز کے اندر ہو اور قرأت نماز میں ہو جس قدر استطاعت ہو سکے۔ کوئی مانع اس کو اس عمل سے نہ روکے کہ ہر سال ایسے شخص کو قرآن مجید سنائے اور اس کے ساتھ دور کرے جو قرأت میں واضح فضیلت و برتری رکھتا ہو (یعنی قاری اور عالم کتاب اللہ ہو) اس کام کیلئے سب سے زیادہ بہتر وقت ماہ رمضان ہے۔

(۲۱)...... یہ کہ ماہ رمضان میں قرآن مجید کی قرأت تلاوت میں رمضان کے علاوہ مہینوں کے مقابلے میں اضافہ کرے۔

(۲۲)...... یہ کہ قرآن مجید میں ممارات، جھگڑا و جدل ترک کر دے۔

(۲۳)...... یہ کہ قرآن مجید کی تفسیر و تشریح محض اپنے اندازے اور گمان سے نہ کرے اور یوں بھی نہ کہے کہ اس آیت کا معنی اسی طرح ہے ہاں اس پر کوئی واضح دلیل جب تک قائم نہ ہو۔

(۲۴)......یہ کہ قرآن مجید کو ساتھ لے کر سرزمین کفر کا سفر نہ کرے۔

(۲۵)......یہ کہ قرآن مجید کو واضح کر کے پڑھے تعظیم اور وقار کے ساتھ پڑھے اس میں چشم پوشی و سستی نہ کرے۔

(۲۶)......جو شخص قرآن مجید کی کسی سورۃ کی تلاوت شروع کرے اس کو مکمل پڑھنے کے بغیر بلاوجہ دوسری سورۃ کی طرف تجاوز نہ کرے بلکہ جس سورۃ کو شروع کرے اس کو پورا کرے۔

(۲۷)......جب قرآن مجید ختم کرنے کا ارادہ کرے تو ان حروف کو بھی پورا پورا پڑھے جن میں اختلاف ہو (قرأت کا) تا کہ پڑھنے والے یا ختم کرنے والے کے ذمہ کوئی ایسا حرف باقی نہ رہ جائے جس کو بڑے بڑے قراء میں سے کسی قاری نے ثابت کیا ہو مگر ختم کرنے والے نے اس کو نہ پڑھا ہو۔

(۲۸)......یہ کہ سورۃ توبہ کے علاوہ ہر سورۃ کے ساتھ بسم اللہ پڑھے اور ہر سورۃ کے ساتھ باقاعدگی کے ساتھ پڑھنے پر مواظبت کرے، اور سورۃ فاتحہ کے ساتھ بسم اللہ پڑھنے کا بہت اہتمام کرے دیگر سورتوں کے مقابلے میں، بلکہ بسم اللہ کے بغیر اس کی تلاوت اس کے لئے حلال اور درست نہیں ہے ورنہ ایسے ہوگا جیسے اس نے سورۃ فاتحہ کی پہلی آیت چھوڑ دی ہو۔

(نوٹ)......واضح ہو کہ مصنف علیہ الرحمۃ کا مسلک امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ کا ہے جس کے مطابق بسم اللہ ہر سورہ کی آیت ہے خصوصاً سورۃ فاتحہ کی پہلی آیت ہے۔ جب کہ امام اعظم ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کے مسلک کے مطابق بسم اللہ نہ کسی مخصوص سورۃ کا جزء ہے اور نہ ہی ہر ہر سورۃ کا جزء ہے۔ بلکہ قرآن مجید کی آیت ہے جو سورتوں کے فاصلے کے لئے نازل ہوئی تھی۔

(۲۹)......یہ کہ ہر ہر سورۃ کے بارے میں جو اس کی فضیلت حدیث شریف میں نبی کریم سے آئی ہے اس کو ہر تلاوت کرنے والا پہچانے اور اس وقت ضرور اس کی تلاوت کرے جس وقت کے بارے میں حدیث میں اس کی قرأت کی خبر وارد ہوئی ہے۔ اس مخصوص وقت میں اس کی تلاوت کرنا نہ چھوڑے۔

(۳۰)......یہ کہ تلاوت کرنے والا اور پڑھنے والا قرآن مجید کی قرأت اور تلاوت سے شفا حاصل کرے اور شفا طلب کرے جیسے اس بارے میں احادیث آئی ہیں اور قرآن کی تلاوت کے ساتھ برکت حاصل کرے اپنے لئے اور دوسرے کے لئے خواہ مریض ہو خواہ غمگین ہو خواہ خوف زدہ ہو خواہ گھر میں ہو یا مسافر ہو خواہ دم کرنے کے ذریعے ہو یا بغیر دم کئے ہو۔

(۳۱)......اور تلاوت کے بعد اللہ سے دعا کرے اور سوال کرے اور حاجت طلب کرے۔

(۳۲)......یہ کہ اللہ نے اس کو جس قدر قرآن مجید دیا ہے اس پر خوش ہو جائے جیسے ایک غنی آدمی اپنے غنی ہونے پر خوش ہوتا ہے اور جیسے صاحب اقتدار بادشاہ اپنی سلطنت پر خوش ہوتا ہے۔ اور اپنے اوپر اللہ کی رحمت کو بہت بڑا سمجھے اور اس کی حمد و ثنا کرے۔

(۳۳)......یہ کہ قرآن مجید کی قرأت کے ساتھ بطور قاری اپنے ماسوا دوسرے پر فخر نہ کرے۔

(۳۴)......یہ کہ قرآن مجید کو بازاروں میں نہ پڑھے اور مجلسوں میں بھی نہ پڑھے تا کہ قرآن کے ذریعے مال کھا سکے۔

(۳۵)......یہ کہ قرآن مجید کو غسل خانے میں نہ پڑھے اور نہ ہی دیگر ناپاکی کے مقامات پر پڑھے۔

(۳۶)......پیشاب پاخانہ کرتے وقت نہ پڑھے۔

(۳۷)......قرآن کو پڑھنے میں تعمق اور تکلف سے کام نہ لے کہ اسے سیدھا کرنے لگے تیر کو سیدھا کرنے کی طرح کہ الفاظ کو اس وقت ایسے چبائے اپنی زبان کے ساتھ جیسے کھانا چبایا جاتا ہے۔

(۳۸)...... یہ کہ جب کوئی جماعت مسجد میں یا بغیر مسجد کے اکٹھے ہو کر پڑھیں تو ایک دوسرے کے مقابلے میں زور زور سے نہ پڑھیں تا کہ ایسے محسوس نہ ہو جیسے باہم جھگڑ رہے ہیں یا مقابلہ کر رہے ہیں یا شور کر رہے ہیں۔ یہ بات تو نماز اور خطبے کے علاوہ کے بارے میں تھی۔

(۳۹)...... بہر حال نماز اور خطبے کی حالت میں صرف امام قرأت کرے اور مقتدی خاموشی سے قرأت کو سنیں۔

(۴۰)...... اس لئے کہ امام قرأت کے ساتھ جہر کر رہا ہے اور اگر مقتدی امام کے پیچھے قرأت کریں تو اپنی قرأت کو ظاہر نہ کریں اور اپنے آپ کو سنوانے سے زیادہ نہ کریں۔

نوٹ:...... یہ بات امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ کے مسلک کے مطابق ہوگی۔ امام اعظم رحمۃ اللہ علیہ کے مسلک کے مطابق مقتدی بالکل قرأت نہ کرے۔

(۴۱)...... اور خطبے کے دوران کوئی شخص حالت خطبے میں جب کہ وہ خطبہ سن رہا ہو کوئی چیز نہ پڑھے۔

(۴۲)...... اگر کوئی جماعت اور گروہ کسی نماز میں زور زور سے قرأت کریں تو باقی لوگ خاموش رہیں۔ ہاں ان میں جو نماز پڑھ رہا ہو وہ خاموش نہ رہے بلکہ قرأت کرتا رہے۔

(۴۳)...... یہ کہ قرآن مجید کے اوپر کوئی دوسری کوئی کتاب یا کپڑا وغیرہ یا کوئی شئی نہ رکھے ہاں اگر قرآن مجید ایک دوسرے پر رکھے جائیں تو یہ جائز ہے۔

(۴۴)...... یہ کہ قرآن مجید کو بڑا بنایا جائے اور احسن خط کے ساتھ جس پر قدرت ہو سکے کھلا کھلا لکھا جائے اس کی مقدار چھوٹی نہ کی جائے اس کے حروف کو تنگ نہ لکھا جائے نہ ہی ایک دوسرے پر۔

(۴۵)...... یہ کہ جو چیز یا الفاظ قرآن نہیں ہیں ان کو قرآن مجید میں خلط ملط نہ کرے جیسے آیات کی تعداد سجدوں کی علامات یا جیسی ربع نصف ثلاثہ یا مختلف وقف وغیرہ کے الفاظ۔

(۴۶)...... اختلاف قرأت کو اور آیات کے معانی کو بھی قرآن میں خلط نہ کرے۔

(۴۷)...... یہ کہ وہ گھر اور مکان روشن رکھا جائے جس میں قرآن پڑھا جائے قندیلیں اور چراغ اس میں نصب کئے جائیں۔

(۴۸)...... اور ماہ رمضان میں مساجد میں اور ان کے دروازوں کواڑوں میں مزید روشنی کی جائے۔

(۴۹)...... یہ کہ اہل قرآن کی تعظیم وتوقیر کی جائے بوجہ تعظیم علماء کے احکام کے ساتھ۔

(۵۰)...... اور کثرت کے ساتھ اللہ سے توفیق طلب کرے۔

(نوٹ)...... تعظیم قرآن کی بابت پچاس فصل یہاں پر میں نے لکھی ہیں ہر فصل میں اس کی تعظیم ثابت کروں گا علاوہ اس کے کچھ اضافی باتیں بھی مذکور ہوں گی۔

امام بیہقی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا۔

میں ان فصول میں سے ہر فصل میں بعض وہ اخبار و آثار پیش کروں گا جو اس بارے میں وارد ہوئے ہیں ان شاء اللہ تعالیٰ۔

فصل:...... قرآن مجید کی تعلیم

تم میں سے افضل وہ ہے جو قرآن مجید سیکھے اور سکھائے

۱۹۳۰:...... ہمیں خبر دی ہے ابو الحسین بن بشران نے بغداد میں ان کو اسماعیل بن محمد الصفار نے ان کو احمد بن منصور الرمادی نے ان کو

عبدالرزاق نے ان کو ثوری نے ۔ ح ۔ اور ہمیں خبر دی ہے ابو عبداللہ حافظ نے ان کو ابوبکر احمد بن سلمان فقیہ نے ان کو جعفر بن محمد بن شاکر اور ابو اسماعیل ترمذی اور ابراہیم بن اسحاق نے ان کو ابونعیم نے ان کو سفیان نے ان کو علقمہ بن مرثد نے ان کو عبدالرحمٰن سلمی نے ان کو عثمان بن عفان رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تھے ۔ عبدالرزاق کی ایک روایت میں ہے کہ میں نے سنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرما رہے تھے:

افضلكم من تعلم القران و علمه.

اس کو بخاری نے ابونعیم سے روایت کیا ہے۔

۱۹۳۱:...... ہمیں خبر دی ہے ابوالحسین بن بشران نے ان کو ابوجعفر محمد بن عمرو الرزاز نے اور اسماعیل بن محمد الصفار نے دونوں کہتے ہیں ان کو حدیث بیان کی سعدان بن نصر نے ان کو ابو بدر شجاع بن ولید نے ان کو عمرو بن قیس الملائی نے ان کو علقمہ بن مرثد نے ان کو سعد بن عبیدہ نے ان کو ابوعبدالرحمٰن سلمی نے ان کو حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ تعالیٰ عنہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

ان افضلكم من تعلم القرآن و علمه

بے شک تم میں زیادہ فضیلت والا وہ ہے جو قرآن مجید سیکھے اور سکھائے۔

۱۹۳۲:...... ہمیں خبر دی ہے ابوطاہر فقیہ نے ان کو ابوحامد بن بلال نے ان کو حسن بن محمد زعفرانی نے ان کو شبابہ بن سوار مدائنی نے ان کو شعبہ نے ان کو علقمہ بن مرثد نے ان کو سعد بن عبیدۃ نے ان کو ابوعبدالرحمٰن سلمی نے ان کو حضرت عثمان بن عفا رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم آپ نے فرمایا۔

خيركم من تعلم القرآن و علمه.

تم میں سے بہتر وہ شخص ہے جو قرآن مجید سیکھے اور سکھائے۔

ابوعبدالرحمٰن نے کہا چنانچہ اسی حدیث نے مجھے اس مسند پر بٹھایا ہے وہ استاذ تھے اور بخاری نے اس کو روایت کیا ہے۔ حجاج بن منہال سے انہوں نے شعبہ سے۔

قرآن اللہ کا دستر خوان ہے

۱۹۳۳:...... ہمیں خبر دی ہے ابوالحسین بن بشران نے ان کو ابوجعفر الرزاز نے ان کو محمد بن اسماعیل سلمی نے ۔ ح ۔ اور ہمیں خبر دی ہے ابوالقاسم عبدالخالق بن علی بن عبدالخالق مؤذن نے ان کو ابوبکر بن حسب نے ان کو ابواسماعیل ترمذی نے ان کو ایوب بن سلیمان بن بلال نے ان کو حدیث بیان کی ابوبکر بن ابی اویس نے ان کو سلیمان بن بلال نے ان کو محمد بن عجلان نے ان کو ابواسحٰق نے ان کو ابوالاحوص نے ان کو عبداللہ نے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ بے شک یہ قرآن اللہ تعالیٰ کے دعوت کا دستر خوان مہمانی ہے (ہذا اللہ کی دعوت ہے جس قدر استطاعت رکھتے ہو سیکھ لو۔ بے شک یہ قرآن وہی اللہ کی رسی ہے۔ واضح روشنی ہے نفع بخش شفا ہے جو اس کے ساتھ تمسک کرے) اور جز جائے اس کے لئے عصمت اور بچاؤ ہے جو اس کی پیروی کرے اس کے لئے نجات ہے بشرطیکہ وہ کج روی نہ کرے سیدھا چلے ٹیڑھا نہ ہو پس راضی

(۱۹۳۰)...... أخرجه البخاری (۲۳۶/۶) عند أبی نعیم. به.

(۱۹۳۲)...... أخرجه البخاری (۲۳۶/۶) عن حجاج بن منهال شعبة. به.

(۱۹۳۳)...... أخرجه الحاكم (۵۵۵/۱) من طريق صالح بن عمر عن إبراهيم الهجرى. به.

وصححه الحاكم وقال الذهبى : صالح بن عمر ثقة خرج له مسلم لكن إبراهيم بن مسلم ضعيف.

ہو جائے گا۔

اس کے عجائب ختم نہیں ہوتے بار بار دھرانے سے پرانا نہیں ہوتا پس اس کی تلاوت کرو، اللہ تمہیں اس کی تلاوت پر ہر حرف کے بدلے میں دس نیکیاں عطا کرے گا خبردار میں تمہیں یہ نہیں کہہ رہا کہ آلم ایک حرف ہے الف ایک حرف ہے لام ایک حرف ہے میم ایک حرف ہے مل کر تیس حرف کی طرح ہیں اور تیس نیکیاں ہیں۔ روایت میں ابواسحق کا نام آیا ہے یہ وہی ابراہیم ہجری ہیں اس کو اسی طرح روایت کیا ہے صالح بن عمرو نے اور یحییٰ بن عثمان نے ابراہیم سے مرفوع روایت کے طور پر اور اس کو روایت کیا جعفر بن عون نے اور ابراہیم بن طہمان نے موقوف روایت کے طور عبداللہ بن مسعود پر۔

قرآن کی دو آیات سیکھنا دو اونٹنیوں سے افضل ہے

۱۹۳۴:...... ہمیں خبر دی ہے محمد بن عبداللہ حافظ نے ان کو خبر دی ہے ابومحمد عبداللہ بن محمد بن اسحق مطلبی نے مکہ مکرمہ میں ان کو ابویحییٰ بن ابومیسرہ مکی نے ان کو عبداللہ بن یزید مقری نے ان کو موسیٰ بن علی نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا علی سے وہ کہتے ہیں کہ میں نے اپنے والد سے سنا وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا عقبہ بن عامر سے وہ کہتے ہیں کہ ایک دن ہماری طرف رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے ہم لوگ صفہ میں بیٹھے تھے اور فرمایا تم میں سے کون ہے جو اس بات کو پسند کرتا ہے کہ وہ وادی بطحان یا عقیق کی طرف جائے اور روزانہ دو جوان خوبصورت اونٹنیاں لے آئے، اور نہ تو ان کو اللہ کی نافرمانی میں پکڑ لائے اور نہ ہی قطع رحمی کر کے لائے۔ کہتے ہیں کہ ہم نے عرض کیا اس چیز کو تو ہم میں ہر شخص چاہے گا۔ لہذا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم میں سے لوگو کوئی صبح صبح مسجد میں جا کر کتاب اللہ کی دو آیات سیکھ لے یہ اس کے لئے دو جوان اونٹنیوں سے زیادہ بہتر ہے۔ اور تین آیات سیکھنا تین اونٹنیاں لینے سے بہتر ہے، چار آیات سیکھنا چار اونٹنیوں سے بہتر ہے اور اسی تعداد کے اونٹوں سے بھی بہتر ہے۔ اس کو مسلم نے دوسری وجہ سے موسیٰ بن علی سے نقل کیا ہے۔

حضرت علی رضی اللہ عنہ کا ایثار

۱۹۳۵:...... ہمیں خبر دی ہے ابوعلی روذباری نے ان کو عبداللہ بن عمر بن احمد بن علی بن شوذب مقری سے مقام واسط میں وہ کہتے ہیں کہ ہمیں حدیث بیان کی ابوایوب نے ان کو حسین جعفی نے انہوں نے سنا حمزہ زیات سے ان کو ابوالمختار الطائی نے ان کو ابن اخی حارث اعور نے اس نے حارث اعور سے وہ کہتے ہیں کہ میں مسجد سے گذرا اور مسجد میں لوگ باتوں میں منہمک تھے۔ لہذا میں علی بن ابی طالب کے پاس حاضر ہوا میں نے عرض کی اے امیر المومنین کیا آپ دیکھتے نہیں ہیں کہ لوگ باتوں میں مصروف ہیں انہوں نے پوچھا کیا واقعی وہ ایسے کر رہے ہیں میں نے عرض کی کہ جی ہاں آپ نے فرمایا کہ بے شک میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا تھا آپ فرماتے تھے۔

---

(۱)......فی الأصل (زاد من القران فی روایته)

(۱۹۳۴)......أخرجه ابن أبی شیبة (۱۰/۵۰۳، ۵۰۴) عن الفضل بن دکین عن موسی بن علی. به.

وأخرجه مسلم (۱/۵۵۲) من طریق ابن أبی شیبة. به وانظر الأداب للمصنف (۱۰۵۲) أبوداود (۱۴۵۶)

(۲)......غیر واضح فی الأصل

(۱۹۳۵)......أخرجه البغوی فی شرح السنة (۴/۴۳۸، ۴۳۸) من طریق أبی محمد عبد بن حمید الکشی عن حسین بن علی الجعفی. به.

وقال البغوی:

قال أبوعیسی: هذا حدیث لانعرفه إلا من هذا الوجه وإسناده مجهول وفی حدیث الحارث مقال.

أنظر الترمذی (۲۹۰۶)

بے شک عنقریب فتنہ ہوگا، میں نے عرض کی تھی کہ اس فتنے سے چھٹکارا کیا ہوگا؟ آپ نے فرمایا کہ اس سے چھٹکارے کا ذریعہ کتاب اللہ ہے۔اس میں تم سے پہلے لوگوں کی خبریں ہیں اور تمہارے مابعد کی خبریں ہیں۔اور تمہارے درمیان جو کچھ ہے اس کی خبریں ہیں۔وہ فیصلہ کن اور پکی بات ہے۔وہ مذاق نہیں ہے، جس سرکش نے اس کو چھوڑا اللہ نے اسے توڑ دیا۔اور جس نے ہدایت اس کے ذریعے طلب کی یا یوں فرمایا تھا کہ جس نے اس کے بغیر علم طلب کیا اللہ نے اس کو گمراہ کیا۔وہ اللہ کی مضبوط رسی ہے۔

وہ حکمت سے لبریز نصیحت ہے۔وہ صراط مستقیم ہے۔قرآن وہ چیز ہے جس کے ساتھ خواہش کج نہیں ہوتی اور جس کے ساتھ زبانیں گڈمڈ نہیں کرتیں۔جس سے علماء سیر نہیں ہوتے۔جو بار بار دھرانے سے پرانا نہیں ہوتا (یعنی اس کو بار بار پڑھنے سے بوریت نہیں ہوتی۔) جس کے عجائبات ختم نہیں ہوتے وہ وہی ہے جس نے جنوں کو روک دیا تھا۔اس کے علاوہ دوسری روایت میں یوں ہے۔

کہ قرآن وہ ہے جس کو سن کر جن بھی نہ رک سکے حتی کہ انہوں نے کہا۔ہم نے حیرت ناک قرآن سنا ہے جو رشد کی ہدایت اور رہنمائی کرتا ہے۔جس نے قرآن کی بات کی اس نے سچ کہا۔جس نے اس پر عمل کیا اسے اجر ملا۔جس نے اس کے ساتھ فیصلہ کیا اس نے انصاف کیا جو اس کی طرف بلایا گیا اور دعوت دیا گیا وہ صراط مستقیم کی ہدایت دے دیا گیا۔

۱۹۳۶:......ہمیں خبر دی ہے ابوعبداللہ حافظ نے فوائد میں ان کو ابوالعباس محمد بن یعقوب نے ان کو احمد بن عبدالحمید حارثی نے ان کو حسین بن علی جعفی نے پھر انہوں نے اپنی اسناد کے ساتھ مذکورہ حدیث اور اس کا مفہوم ذکر کیا ہے۔

۱۹۳۷:......ہمیں خبر دی ہے ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوالعباس محمد بن یعقوب نے ان کو ابراہیم بن مرزوق نے ان کو وھب بن جریر نے ان کو ان کے والد نے انہوں نے سنا قیس بن سعد سے وہ حدیث بیان کرتے ہیں ایک آدمی سے وہ رسول اللہ اس حدیث میں انہوں نے اس کو ذکر کیا اور فرمایا کہ قرآن واضح روشنی ہے۔حکمت و دانائی والا ذکر ہے۔صراط مستقیم ہے۔

۱۹۳۸:......ہمیں خبر دی ہے ابوالحسین بن فضل قطان نے ان کو ابوجعفر بن محمد بن یحییٰ بن عمر بن علی بن حرب نے ان کو ابوداؤد حفری نے ان کو سفیان نے منصور سے ان کو ابووائل نے عبداللہ سے **اهدنا الصراط المستقيم** فرمایا اس سے مراد ہے کتاب اللہ۔

امام بیہقی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا۔

۱۹۳۹:......اور تحقیق ہم نے اس حدیث میں روایت کیا ہے جو زید بن ارقم سے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے ثابت ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اپنے خطبے کے دوران، میں تمہارے اندر دو بڑی بھاری چیز چھوڑ کر جا رہا ہوں ایک کتاب اللہ ہے اس میں ہدایت اور روشنی ہے لہذا کتاب اللہ کو مضبوطی سے تھامے رہو اور اس کو پکڑے رکھو۔اور آپ نے اس پر ابھارا اور اس میں رغبت دلائی۔

۱۹۴۰:......اور ایک اور روایت میں ہے کہ اللہ کی کتاب اللہ کی رسی ہے جو اس کی تابعداری کرے گا وہ راہ یاب ہوگا اور جو اس کو چھوڑ دے گا وہ گمراہ ہوگا۔

(۱۹۳۷)......عزاه صاحب الكنز (۲۳۰۹) إلى المصنف فقط.

(۱۹۳۸)......عزاه السيوطي في الدر المنثور (۱/۱۵) إلى وكيع وعبد بن حميد وابن جرير وابن المنذر وأبوبكر الأنباري في كتاب المصاحف والحاكم وصححه والمصنف.

أخرجه الحاكم (۲/۲۵۸) من طريق أبي داود الحفري. به وصححه الحاكم ووافقه الذهبي.

(۱۹۳۹. ۱۹۴۰)......أخرجه ملسم (۴/۱۸۷۳) عن زيد بن أرقم مرفوعاً

وانظر مسلم (۴/۱۸۷۴). السنن الكبرى للبيهقي (۲/۱۴۸). (۷/۳۰)، (۱۰/۱۱۴). الدارمي (۲/۳۴۲).

۱۹۴۱:......اورہمیں خبر دی ہے ابوزکریا بن ابواسحٰق نے ان کوخبر دی ان کے والد نے ان کومحمد بن اسحٰق ثقفی نے ان کوعثمان بن ابی شیبہ نے ان کو جریر بن عبدالحمید نے ان کومسعر بن کدام نے اورسفیان ثوری نے ان کوعمرو بن مرہ نے ان کوعبداللہ بن صامت نے ان کوحذیفہ نے وہ کہتے ہیں میں نے کہا یارسول اللہ کیا اس خیر کے بعد ہم اس وقت جس میں ہیں کوئی شر ہوگا جس سے ہم ڈریں آپ نے فرمایا اے حذیفہ تم کتاب اللہ کولازم پکڑے رکھواسی کوتم سکھلاؤ اوراس میں جوکچھ ہے اسی کی تم اتباع کرتے رہو یہاں تک کہ اس جملے کوآپ نے تین بار فرمایا۔ میں نے عرض کیا ہاں (ایسے ہی کروں گا۔)

قرآن اللہ کی رسی ہے اس کومضبوطی سے پکڑو

۱۹۴۲:......ہمیں خبر دی ہے ابونصر بن قتادہ نے ان کوابوعمرو بن مطر نے ان کواحمد بن حسین بن نصر نے ان کوعلی بن نصر نے ان کوعلی بن مدینی نے ان کوابوخالد سلیمان بن حبان نے ان کوعبدالحمید بن جعفر نے ان کوسعید بن ابی سعید نے ان کوابوشریح خزاعی نے انہوں نے کہا کہ۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے پاس تشریف لائے اورفرمایا کیا تم گواہی دیتے ہوکہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور میں اللہ کا رسول ہوں ہم نے کہا کہ جی ہاں آپ نے فرمایا بے شک یہ قرآن ایک رسی ہے جس کا ایک سرا اللہ تعالیٰ کے ہاتھ میں ہے اور دوسرا سرا تمہارے ہاتھ میں ہے تم اس کومضبوطی کے ساتھ تھام لو۔ بے شک تم ہرگز گمراہ نہیں ہوسکو گے اوراس کے بعد تم کبھی ہلاک نہیں ہوسکو گے۔

اس کولیث بن سعد نے اور سعید مقبری نے روایت کیا ہے نافع بن جبیر سے اس نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم بطور مرسل روایت کے،اور امام بخاری نے کہا ہے کہ یہ زیادہ صحیح ہے۔

۱۹۴۳:......ہمیں خبر دی ہے ابوعبداللہ حافظ نے اور مجھے خبر دی ہے محمد بن صالح بن ھانی نے ان کوابوسعید محمد بن شاذان نے ان کوقتیبہ بن سعید نے ان کوجریر نے ان کوقابوس بن ابوظبیان نے ان کوان کے والد نے ان کوابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔

بے شک وہ شخص جس کے سینے میں قرآن مجید کا کوئی حصہ بھی نہیں ہے وہ ویران گھر کی مثل ہے۔

۱۹۴۴:......ہمیں خبر دی ہے ابوعبداللہ حافظ نے ان کوابوجعفر محمد بن محمد بن عبداللہ بغدادی نے ان کوابوعلاثہ بن محمد بن عمرو بن خالد نے ان کو ان کے والد نے ان کومعتمر بن سلیمان نے ان کوان کے والد نے ان کوقتادہ نے ان کوابوجعد نے ان کوابوامامہ نے کہ ایک آدمی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور کہنے لگا اے اللہ کے نبی میں نے مقسم بن فلاں کوخریدا ہے اور مجھے اس میں اتنا اتنا منافع ہوا ہے۔ آپ نے فرمایا کیا میں تمہیں وہ بات نہ بتادوں اس سے بھی زیادہ منافع والی ہے۔ اس نے کہا کہ کیا واقعی ایسی کوئی چیز بھی ہے۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہاں وہ شخص جوقرآن کی دس آیات یاد کرتا ہے چنانچہ وہ صحابی چلا گیا اور دس آیات یاد کرکے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوگیا اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم کوآکر اس بات کی اطلاع دی۔

(۱۹۴۱)......أخرجه الحاكم في المستدرك (۴/۴۳۲) من طريق عبدالرحمن بن قرط عن حذيفة مطولاً وصححه الحاكم ووافقه الذهبي.

(۱۹۴۲)......أخرجه ابن أبي شيبة (۱۰/۴۸۱) عن أبي خالد. به.

(۱۹۴۳)......أخرجه الترمذي (۲۹۱۳) والحاكم (۱/۵۵۴) من طريق جرير. به.

وقال الترمذي هذا حديث حسن صحيح.

(۱۹۴۴)......أخرجه الحاكم (۱/۵۵۶) بنفس الإسناد إلا إنه قال (سالم بن أبي الجعد) وقال الحاكم:

إن كان عمرو بن خالد حفظ في إسناده سالم بن أبي الجعد فإنه صحيح على شرط مسلم غير ان البصريين من أصحاب المعتمر خالفوه فيه.

۱۹۴۵:...... ہمیں خبر دی ہے ابو عبد اللہ نے ان کو علی بن عیسیٰ نے ان کو ابراہیم بن ابو طالب نے ان کو عمرو بن علی نے اور احمد بن مقدام نے دونوں نے کہا کہ ہمیں حدیث بیان کی ہے معتمر بن سلیمان نے انہوں نے کہا کہ میں نے اپنے والد سے سنا ان کو قتادہ نے بیان کیا ہے ان کو ابو الجعد نے یا ابن ابو الجعد نے ان کو ابو امامہ نے ان کو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے مذکور کی مثل۔

حافظ قرآن دس آدمیوں کی سفارش کرے گا

۱۹۴۶:...... ہمیں خبر دی ہے ابو عبد اللہ حافظ نے ان کو ابو حامد احمد بن محمد بن حسین خسرو جردی نے ان کو داؤد بن حسین بن عقیل نے ان کو علی بن حجر مقری نے ان کو جعفر بن سلیمان ضبعی نے ان کو کثیر بن زازان نے ان کو عاصم بن ضمرہ نے ان کو علی بن ابو طالب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے انہوں نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔

جو شخص قرآن مجید کو مضبوط پکڑ لے اور اس کے حلال کو حلال جانے اور اس کے حرام کو حرام جانے اللہ تعالیٰ اس کو جنت میں داخل کریں گے۔ اور اس کی شفاعت قبول کریں گے اور اس کے دس اہل خاندان کے بارے میں اس کی شفاعت قبول کریں گے۔ ہمارے شیخ کی اصل کتاب میں ایسے ہی تھا یعنی جعفر بن سلیمان ضبعی کے اور علیہ صحیح ہے۔ اور وہ تحریف ہے سوائے اس کے نہیں کہ وہ جعفر بن سلیمان مقری کوفی صحیح ہے۔

۱۹۴۷:...... ہمیں خبر دی ہے ابو سعد مالینی نے ان کو ابو احمد بن عدی حافظ نے ان کو حسین بن طیب بلخی نے اور علی بن حسین بن عبد الرحیم نیساپوری نے دونوں نے کہا ان کو حدیث بیان کی ہے علی بن حجر نے ان کو حفص بن سلیمان نے کثیر بن زاذان سے ان کو عاصم بن ضمرہ نے ان کو علی بن ابی طالب رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔

جس نے قرآن مجید پڑھا پھر اسے یاد کیا اور اسے مضبوطی سے تھاما اور اس کے حلال کو حلال اور اس کے حرام کو حرام مانا اللہ تعالیٰ اس کو جنت میں داخل کریں گے اور اس کے اہل خاندان کے دس افراد کے لئے اس کی شفاعت قبول کریں گے وہ سب ایسے ہوں گے جن کے لئے جہنم واجب ہو چکی ہوگی۔

ابو احمد نے کہا کہ اس کو روایت کرتے ہیں حفص بن سلیمان کثیر بن زازان سے۔ اور تحقیق حدیث بیان کی ہے کثیر سے غیر حفص نے اور کہا ہے کہ یہ حدیث غریب ہے ہم اس کو اسی طریق کے علاوہ کسی طریق سے نہیں پہچانتے۔ اور اس کی اسناد صحیح نہیں ہے حفص بن سلیمان کوفی ابو عمر ضعیف فی الحدیث ہے۔ اور ہم نے آخر فضائل میں روایت کی ہے محمد بن بکار بن ریان کی حدیث سے انہوں نے حفص سے۔ اور حفص اس حدیث کے ساتھ متفرد ہے اور وہ ضعیف تھے اہل علم کے نزدیک۔

حافظ قرآن کے والدین کو تاج پہنایا جائے گا

۱۹۴۸:...... اور ہمیں خبر دی ہے محمد بن عبد اللہ حافظ نے ان کو ابو عبد اللہ محمد بن احمد بن موسیٰ قاضی نے ان کو ابراہیم بن یوسف سنجانی نے ان کو ابو طاہر نے اور ہارون بن سعید نے دونوں کہتے ہیں ہمیں حدیث بیان کی ہے ابن وہب نے انہوں نے ابن ایوب سے اس نے زبان بن فائد سے اس نے سہل بن معاذ بن انس جہنی سے اس نے اپنے والد سے یہ کہ رسول اللہ نے فرمایا۔ جو شخص قرآن مجید پڑھے۔ اور اس میں جو کچھ ہے

(۱۹۴۵)...... أخرجه الحاکم بنفس الإسناد (۱/۵۵۲)

(۱۹۴۷)...... أخرجه المصنف من طریق ابن عدی فی الکامل (۲/۷۸۸) و أخرجه الترمذی (۲۹۰۵)

(۱۹۴۸)...... أخرجه الحاکم بنفس الإسناد (۱/۵۶۷) وصححه الحاکم وتعقبه الذهبی فقال: زبان لیس بالقوی.

اس پر عمل بھی کرے قیامت کے دن اس کے والدین کو اللہ تاج پہنائے گا جس کی روشنی سورج کی روشنی سے زیادہ خوبصورت ہوگی دنیا کے گھروں میں، بالفرض اگر وہ گھروں میں ہو پس کیا گمان ہے تمہارا اس شخص کے بارے میں جو اس کے ساتھ عمل کرے۔

۱۹۴۹:......ہمیں خبر دی ہے ابوزکریا بن ابواسحٰق نے ان کو احمد بن سلمان فقیہ نے ان کو اسماعیل بن اسحٰق نے ان کو مسلم بن ابراہیم نے ان کو حسن بن ابوجعفر نے ان کو ابوصھباء بن سعید بن جبیر نے ان کو ابن عباس نے اس کو مرفوع بیان کیا ہے فرمایا جو شخص قرآن مجید بالغ ہونے سے قبل پڑھ لے وہ بچپن میں حکمتیں عطا کردیا گیا ہے (ظاہر ہے معنی ومطلب جان کر پڑھے گا تو حکمتیں بھی حاصل ہوں گی۔)

۱۹۵۰:......ہمیں خبر دی ہے ابوبکر محمد بن ابراہیم فارسی نے ان کو ابواسحٰق اصبہانی نے ان کو ابواحمد بن فارس نے ان کو محمد بن اسماعیل بخاری نے ان کو ابراہیم بن منذر نے ان کو ابن ابی فدیک نے ان کو علی بن عبدالرحمٰن بن عثمان نے انہوں نے سنا حکیم بن محمد سے اس نے مقبری سے اس نے ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔

جس نے قرآن مجید جوانی کی عمر میں پڑھ لیا اللہ تعالیٰ قرآن کو اس کے خون اور گوشت میں پیوست کردیں گے۔

۱۹۵۱:......فرماتے ہیں کہ ہمیں حدیث بیان کی ہے محمد بن اسماعیل نے ان کو ابن ابواویس نے اپنے بھائی سے اس نے اسماعیل بن رافع سے اس نے سعید مقبری سے اس نے ابوہریرہ سے اس نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے۔

۱۹۵۲:......ہمیں خبر دی ہے علی بن احمد بن عبدان نے ان کو احمد بن عبید صفار نے ان کو عباس اسفاطی نے اور ابن ناجیہ نے دونوں کو حدیث بیان کی ہے ابومصعب نے ان کو عمر بن طلحہ نے ان کو سعید بن ابوسعید مقبری نے ان کو ابوہریرہ نے فرماتے ہیں کہ رسول اللہ نے فرمایا۔

جس نے قرآن مجید اپنی جوانی میں پڑھا قرآن اس کے خون اور گوشت میں پیوست ہوجائے گا اور جس نے بڑی عمر میں پڑھا اور وہ اس کے ساتھ جڑا رہا اس نے نہیں چھوڑا اس کے لئے دھرا اجر ہے سب کے الفاظ برابر ہیں۔اور ابن ناجیہ نے کہا عمر بن طلحہ لیثیوں کے غلام تھے۔

صحابہ کرام رضی اللہ عنہم قرآن کی دس دس آیات سیکھتے تھے

۱۹۵۳:......ہمیں خبر دی ہے ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوالعباس محمد بن یعقوب نے ان کو عباس بن محمد دوری نے ان کو شاذان اسود بن عامر نے ان کو شریک نے ان کو عطا بن سائب نے ان کو ابوعبدالرحمٰن نے عبداللہ سے وہ کہتے ہیں کہ ہم لوگ ایسے تھے کہ جب حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے دس آیات سیکھتے تھے قرآن میں سے تو پھر ان کے بعد کی دس آیات نہیں سیکھتے تھے یہاں تک کہ ہم پہلے یہ سیکھ لیتے جو کچھ اس میں ہے (یعنی اس کا مطلب اچھی طرح سے جان لیتے اور سمجھ لیتے۔) شریک سے پوچھا گیا کہ ''جو کچھ اس میں ہے'' سے علم مراد ہے (آیات کا) انہوں نے کہا کہ جی ہاں۔

(کاش کہ آج کے مسلمان صحابہ کے اس طریقہ پر عمل کرتے تو صرف الفاظ کے قاری نہ ہوتے (مترجم)

۱۹۵۴:......ہمیں خبر دی ہے ابوعبداللہ نے ان کو ابوالعباس نے ان کو محمد بن علی میمونی نے ان کو عبدالغفار بن حکم حرانی شریک نے اس نے مذکورہ حدیث کو ذکر کیا ہے سوائے اس کے کہ انہوں نے کہا ہے کہ ہم لوگ جان لیتے تھے اس علم کو جو کچھ ان دس آیات میں نازل ہوا ہے۔

۱۹۵۵:......اور ہمیں خبر دے ہے ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوالعباس اصم نے ان کو محمد بن اسحٰق نے ان کو اسحٰق بن عیسٰی نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے

(۱۹۴۹)......عزاه السیوطی فی الدر المنثور (۲۶۱/۴) إلی ابن مردویه والمصنف.

(۱۹۵۲)......أخرجه الحاکم والبخاری فی تاریخهما والمرهبی فی طلب العلم وأبونعیم والمصنف وعبدالرزاق وابن البخاری عن أبی هریرة (کنز العمال ۲۳۸۱)

(۱۹۵۳)......أخرجه المصنف من طریق الحاکم (۵۵۷/۱) وصححه الحاکم ووافقه الذهبی.

سنا مالک سے ایک دن امور کے اندر جلدی کرنے کو معیوب قرار دے رہے تھے پھر فرمایا کہ حضرت ابن عمر نے سورہ بقرہ آٹھ برس میں پڑھی تھی (ظاہر ہے آٹھ برس تک بقرۃ کے الفاظ ہی کو نہیں پڑھتے رہے تھے بلکہ اس کے مفہوم ومطالب ہائے عظیمہ ہی کو سمجھتے رہے اور سمجھ کر یہی پڑھتے رہے اور یہی طریقہ ہے یعنی سمجھ کر پڑھنا۔(از مترجم)

۱۹۵۶:......ہمیں خبر دی ہے ابواحمد عبداللہ بن محمد بن حسن مھرجانی نے ان کو بکر محمد بن جعفر نے ان کو محمد بن ابراہیم بوشنجی نے ان کو بکیر نے ان کو مالک نے ان کو خبر پہنچی ہے کہ حضرت عبداللہ بن عمر سورۃ بقرہ پر آٹھ سال تک ٹھہرے رہے تھے اس کو سیکھتے تھے۔

۱۹۵۷:......ہمیں خبر دی ہے ابوالحسین بن فضل قطان نے ان کو ابوعلی محمد بن احمد بن حسن صواف نے ان کو بشر بن موسیٰ ابو بلال اشعری نے ان کو مالک بن انس نے ان کو نافع نے ان کو ابن عمر نے وہ کہتے ہیں کہ۔حضرت عمر نے سورۃ بقرہ بارہ سال میں سیکھی تھی جب اسے پورا کیا تھا تو اونٹ قربان کئے تھے۔

۱۹۵۸:......ہمیں خبر دی ہے ابوعبداللہ حافظ نے اور محمد بن موسیٰ نے دونوں کو ابوالعباس محمد بن یعقوب نے ان کو احمد بن عبدالجبار نے ان کو وکیع نے ان کو خالد بن دینار نے کہتے ہیں کہ ابوالعالیہ نے ہم سے کہا تھا پانچ پانچ آیات کر کے یاد کریں۔نبی کریم نے ان کو جرائیل سے پانچ پانچ کر کے حاصل کیا تھا۔

۱۹۵۹:......ہمیں خبر دی ہے علی بن احمد بن عبدان نے ان کو احمد بن عبید نے ان کو احمد بن علی خزاز نے ان کو مالک بن نصر بن مالک خزاعی نے ان کو علی بن بکار نے ابوخلدہ سے اس نے ابوالعالیہ سے وہ کہتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا تھا۔

کہ قرآن مجید کو پانچ پانچ آیات کر کے سیکھو بے شک جرائیل امین نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر قرآن مجید کی پانچ پانچ آیات لے کر اترتے تھے۔

علی بن بکار نے کہا کہ بعض اہل علم نے کہا ہے۔کہ جو شخص پانچ پانچ آیات کر کے سیکھے وہ قرآن کو بھولے گا نہیں۔

امام بیہقی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا۔حضرت عمر کی طرف روایت کو مرفوع کرنے میں وکیع کی مخالفت ہوئی ہے اور وکیع کی روایت زیادہ صحیح ہے۔

۱۹۶۰:......ہمیں خبر دی ہے ابونصر بن قتادہ نے ان کو ابومنصور عباس بن فضل بن زکریا ضبی نضروی نے ہراۃ میں ان کو ابوالفضل احمد بن نجدہ بن عریان نے ان کو ابوعثمان سعید بن منصور نے ان کو خدیج بن معاویہ نے ان کو ابواسحٰق نے ان کو مرہ نے ان کو ابن مسعود نے انہوں نے کہا جو شخص علم کا ارادہ کرے اسے چاہئے کہ وہ قرآن کو لازم کرلے کیونکہ اس میں پہلوں اور پچھلوں کی بھلائی جمع ہے۔اور اس کو شعبہ نے روایت کیا ہے ابو اسحٰق سے اور اس بارے میں کہا ہے قرآن مجید کو لازم کرلیا جائے اس لئے کہ اس میں اولین اور آخرین کا علم ہے۔

فصل:......قرآن مجید کی تلاوت پابندی کے ساتھ کرنا اور ہمیشہ کرنا

(۱)......اللہ تعالیٰ ان لوگوں کی تعریف فرمائی ہے جو قرآن مجید کی ہمیشہ پابندی کے ساتھ تلاوت کرتے ہیں۔

يتلون ايات الله آناء الليل وهم يسجدون.

وہ لوگ راتوں کے اندر بھی آیات الٰہی کی تلاوت کرتے ہیں نماز کی حالت میں۔

(۱)......في المستدرك (العمل)

(۱۹۵۹)......أبو خلدة هو : خالد بن دينار التميمي السعدي.

(۱۹۶۰)......عزاه الهيثمي في المجمع (۷/۱۶۵) إلى الطبراني بأسانيد ورجال أحدها رجال الصحيح

(۲)......اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید کا نام ذکر رکھا ہے۔اور جو شخص اس سے منہ پھیرے اس کو دھمکی دی ہے۔اور جو شخص قرآن مجید کو پڑھ کر بھلادے اس کو بھی دھمکی دی ہے۔

كذالك نقص عليك من انبآء ماقد سبق وقد آتيناك من لدنا ذكرا. من اعرض عنه فانه يحمل يوم القيمة وزرا. خالدين فيه وسآء لهم يوم القيمه حملا.

اس طرح ہم آپ کے اوپر پہلے گذر جانے والوں کی خبریں بیان کرتے ہیں اور ہم نے اپنی جانب سے آپ کو ذکر عطا کیا ہے۔
جو شخص اس ذکر سے منہ پھیرے وہ قیامت کے دن بڑا بھاری بوجھ اٹھائے گا وہ ہمیشہ اسی عذاب میں رہیں گے
اور قیامت کے دن بہت برا بوجھ ہے ایسے لوگوں کے لئے۔

اور اس کے بعد کئی آیات میں ارشاد فرمایا ہے:

ومن اعرض عن ذكرى فان له معيشة ضنكا ونحشره. يوم القيمة اعمى. تا اليوم تنسٰى.

جو شخص میرے ذکر سے یعنی قران سے منہ پھیرے اس کے لئے گذران تنگ ہوگی اور ہم اس کو قیامت کے دن اندھا کر کے اٹھائیں گے وہ کہے گا اے میرے رب مجھے آپ نے اندھا کر کے کیوں اٹھایا ہے میں تو دنیا میں دیکھتا تھا اللہ تعالیٰ فرمائیں گے ایسے ہی تیرے پاس ہماری آیات آئی تھیں تم نے ان کو بھلا دیا تھا اور ہم تجھے آج ایسے ہی بھلا دیں گے۔

قرآن جلدی بھول جاتا ہے

۱۹۶۱:......ہمیں خبر دی ہے ابوعبداللہ حافظ نے اپنی اصل کتاب سے اور ابوسعید بن ابوعمرو نے دونوں کو ابوالعباس محمد بن یعقوب نے ان کو احمد بن عبدالحمید حارثی نے ان کو ابواسامہ نے برید سے اس نے ابوبردہ سے اس نے ابوموسیٰ سے اس نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔قرآن مجید کو یاد کرنے کے بعد مضبوط رکھو قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضے میں میری جان ہے قرآن فرار ہونے اور بھول جانے میں اس اونٹ سے زیادہ تیز ہے جو پاؤں سے رسی نکل جانے سے بھاگ جاتا ہے بعض نے فی عقلھا کی جگہ من عقلھا کہا ہے۔بخاری مسلم نے اس کو صحیح میں ابوکریب سے اس نے اسامہ سے روایت کیا ہے۔

۱۹۶۲:......ہمیں خبر دی ہے ابوالحسن علی بن احمد بن محمد بن داؤد رزاز نے ان کو عثمان بن احمد سماک نے ان کو عبدالملک بن محمد ابوقلابہ نے ان کو بشر بن عمر نے ان کو مالک نے۔ح۔اور ہمیں خبر دی ہے ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابراہیم بن عصمہ بن ابراہیم نے ان کو ان کے والد نے ان کو یحییٰ نے وہ فرماتے ہیں کہ میں نے پڑھا مالک پر انہوں نے نافع سے اس نے ابن عمر سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔کہ بے شک صاحب قرآن کی مثال اونٹ والے جیسی ہے جس کے پیر میں رسی ڈلی ہوئی ہے اگر اسے باندھ کر رکھے گا تو وہ رکا رہے گا اور اگر اونٹ کو چھوڑ دے گا تو وہ چلا جائے (یعنی یاد کرتا رہے گا تو یاد رہے گا ورنہ بھول جائے گا تو وہ چلا جائے گا (یعنی یاد کرتا رہے گا تو یاد رہے گا ورنہ بھول جائے گا۔بخاری نے اس کو صحیح میں روایت کیا ہے۔عبداللہ بن یوسف سے اس نے مالک سے۔اور اس کو روایت کیا ہے مسلم نے یحییٰ بن یحییٰ سے۔

۱۹۶۳:......ہمیں خبر دی ہے ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوعبداللہ محمد بن یعقوب نے ان کو محمد بن نعیم اور محمد بن شاذان اور احمد بن سلمہ نے انہوں نے کہا ہمیں حدیث بیان کی ہے قتیبہ بن سعید نے ان کو یعقوب بن عبدالرحمٰن نے ان کو موسیٰ بن عقبہ نے اس نے نافع سے اس نے ابن

(۱۹۶۱)......أخرجه البخاري (۹/۷۹. فتح) عن محمد بن العلاء وأخرجه مسلم (۱/۵۴۵) عن أبي كريب كلاهما عن أبي إسامة. أ به.

(۱۹۶۲)......أخرجه البخاري (۹/۷۹. فتح) عن عبدالله بن يوسف عن مالك. به.

وأخرجه مسلم (۱/۵۴۳) عن يحيى بن يحيى عن مالك. به.

عمر سے یہ کہ رسول اللہ نے فرمایا کہ قرآن مجید کی مثال پاؤں میں رسی ڈلے ہوئے اونٹ کی سی ہے اگر اس کا مالک اس کی رسی کی حفاظت کرتا رہے گا تو اونٹ قبضے میں رہے گا اگر اسے چھوڑ دے گا تو اونٹ چلا جائے گا۔ جب کوئی قرآن کا حافظ رات کو کھڑے ہو کر اور دن کو بھی (نماز میں) پڑھتا تو وہ اس کو یاد کر لیتا ہے اور جس وقت اس کو نہیں پڑھتا اس طرح تو اس کو بھول جاتا ہے۔

اس کو مسلم نے قتیبہ سے روایت کیا ہے۔

۱۹۶۴:...... ہمیں خبر دی ہے ابوالحسن علی بن محمد بن علی مقری نے ان کو حسن بن محمد بن اسحٰق نے ان کو یوسف بن یعقوب نے ان کو ابوالربیع نے ان کو جریر نے۔ ح۔ اور ہمیں خبر دی ہے ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوبکر بن اسحٰق نے ان کو محمد بن سلمہ نے ان کو اسحٰق بن ابراہیم نے ان کو جریر نے ان کو منصور نے ابووائل سے ان کو عبداللہ نے وہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ نے فرمایا۔ تمہارے کسی ایک کے حق میں یہ بات بہت ہی بری ہے کہ وہ یہ کہے کہ میں اتنی اتنی آیات بھول گیا ہوں بلکہ وہ بھلوایا گیا ہے قرآن کو خوب یاد کرو وہ لوگوں کے سینوں سے بڑی تیزی کے ساتھ نکلتا ہے جیسے پیر سے رسی نکلنے پر مویشی بھاگتا ہے۔

اس کو بخاری نے روایت کیا ہے عثمان بن ابوشیبہ سے اس نے جریر سے اور مسلم نے اس کو روایت کیا ہے اسحٰق بن ابراہیم وغیرہ سے۔

قرآن کریم بھول جانا اعظم مصائب میں سے ہے

۱۹۶۵:...... ہمیں خبر دی ہے ابوعبدالرحمٰن سلمی نے ان کو ابوالحسن کارزی نے ان کو علی بن عبدالعزیز نے ان کو ابوعبید نے وہ کہتے ہیں ہمیں حدیث بیان کی ہے ابن مبارک نے ان کو عبدالعزیز بن ابورواد نے انہوں نے سنا ضحاک بن مزاحم سے وہ کہتے ہیں۔ جو شخص قرآن سیکھتا ہے پھر اس کو بھول جاتا ہے مگر وہ گناہ کا ارتکاب کرتا ہے کیونکہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں۔

وما اصابکم من مصیبة فبما کسبت ایدیکم (الشوریٰ ۳۰)

جو کچھ تمہیں مصیبت پہنچتی ہے وہ تمہارے اپنے ہاتھوں کی کمائی کے سبب ہوتی ہے۔

بے شک قرآن مجید کا بھول جانا اعظم مصائب میں سے ہے۔

۱۹۶۶:...... اور ہم نے روایت کیا ہے مطلب بن عبداللہ بن حنطب کی حدیث سے اس نے انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے وہ کہتے ہیں

(۱۹۶۳)...... أخرجه مسلم (۱/۵۴۴)

(۱۹۶۴)...... أخرجه البخاری (۹/۷۹. فتح) عن محمد بن عرعرة عن شعبة عن منصور. به.

وأخرجه مسلم (۱/۵۴۴) عن زهیر بن حرب وعثمان بن أبی شیبة وإسحاق بن إبراهیم عن جریر. به.

(۱)...... فی المخطوطة أعقلها.

(۱۹۶۵)...... عزاه السیوطی فی الدر (۹/۲) إلی ابن المبارک وابن أبی شیبة وعبد بن حمید وابن المنذر وابن أبی حاتم والمصنف عن الضحاک.

(۱۹۶۶)...... أخرجه أبوداؤد (۴۶۱) والترمذی (۲۹۱۶) وقال الترمذی.

وقال أبوعیسیٰ:

هذا حدیث غریب لانعرفه إلا من هذا الوجه قال:

وذاکرت به محمد بن إسماعیل فلم یعرفه واستغربه.

قال محمد: ولا أعرف للمطلب بن عبدالله سماعاً من أحد من أصحاب النبی صلی الله علیه وسلم إلا قوله حدثنی من شهد خطبة النبی صلی الله علیه وسلم قال وسمعت عبدالله بن عبدالرحمن یقول لانعرف للمطلب سماعاً من أحد أصحاب النبی صلی الله علیه وسلم قال عبدالله.

وانکر علی بن المدینی أن یکون المطلب سمع من أنس.

کہ رسول اللہ نے فرمایا۔

مجھ پر میری امت کے اجر وثواب پیش کئے گئے یہاں تک کہ معمولی سی نجاست یا بلغم وغیرہ بھی جسے کوئی آدمی مسجد میں سے نکال دیتا ہے۔اور میرے اوپر میری امت کے گناہ بھی پیش کئے گئے۔ میں نے (ان پیش ہونے والے گناہوں میں) اس سے بڑا گناہ کوئی بھی نہیں دیکھا کہ کوئی آدمی قرآن مجید کی کوئی سورۃ یا کوئی آیت جو کسی آدمی کو عطاء کی گئی اس کے بعد اس نے اس کو بھلا دیا تھا۔

اور ہمیں خبر دی ابوعلی روذباری نے ان کو ابوبکر بن داسہ نے ان کو ابوداؤد نے ان کو عبدالوہاب بن حکم خزاز نے ان کو عبدالمجید بن عبدالعزیز نے ان کو ابن جریج نے (فلاں سے) پس اسی مذکور کو انہوں نے بھی ذکر کیا۔

۱۹۶۷:......ہمیں خبر دی ہے ابوعبداللہ حافظ نے اور محمد بن موسیٰ نے دونوں کو ابوالعباس محمد بن یعقوب نے ان کو حسن بن علی بن عفان نے ان کو زید بن حباب نے ان کو موسیٰ بن علی نے کہا کہ میں نے سنا اپنے والد سے وہ کہتے تھے انہوں نے سنا عقبہ بن عامر سے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔

قرآن مجید کی تعلیم حاصل کرو اور اس کے ساتھ خوبصورت آواز نکالو (یعنی تجوید وسُر کے ساتھ پڑھو) اور اسی کی کمائی اسی کو ذخیرہ کرو اور قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضے میں میری جان ہے کہ قرآن مجید اس اونٹ سے زیادہ جلدی سینے سے نکل کر چلا جاتا ہے جس اونٹ کے پیروں سے رسی نکل جائے اور چلا جائے اور لفظ تغنی کا ایک یہ مفہوم بھی مراد لیا جاسکتا ہے (کہ قرآن مجید کی تعلیم حاصل کرو اور اس کے ساتھ غِنا حاصل کرو یعنی قرآن کی تعلیم حاصل کر لی تو سارے جہاں کی دولت حاصل ہوگئی اس کے ساتھ غنی ہو جاؤ مزید دنیا کی لالچ نہ کرو اس طرح یہ حدیث زہد اور تزکیہ کی تعلیم ہوگی) مترجم۔

قرآن سیکھ کو چھوڑ دینے کی وعید وسزا

۱۹۶۸:......ہمیں خبر دی ابوعمر وادیب نے ان کو ابوبکر اسماعیلی نے ان کو خبر دی حسن بن سفیان نے ان کو محمد بن ابی بکران کو یحییٰ بن سعید نے ان کو عوف نے ان کو ابورجاء نے ان کو سمرہ بن جندب فزاری نے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنے صحابہ سے فرمایا کرتے تھے۔کیا تم میں سے کسی نے کوئی خواب دیکھا ہے لہذا آپ کے سامنے کوئی بھی شخص اپنا خواب بیان کرتا اللہ جس کے لئے چاہتا۔ایک دن آپ نے ہم لوگوں سے فرمایا آج رات میرے پاس دو آنے والے (فرشتے) آئے تھے انہوں نے مجھے اٹھایا اور بولے چلئے چنانچہ میں ان کے ساتھ چلا گیا۔ حتیٰ کہ ہم لوگ ایک ایسے آدمی پر پہنچے جو لیٹا ہوا تھا اور دوسرا اس کے سرہانے پتھر اٹھائے کھڑا تھا پس اچانک وہ جھک کر وہ پتھر لیٹے ہوئے کے سر پر دے مارتا ہے جس کی شدید ضرب سے اس کا سر مکمل کچل جاتا ہے اور وہ پتھر لڑھک کر دور جا گرتا ہے لہذا وہ شخص دوبارہ اس پتھر کو اٹھا لاتا ہے، اتنے میں اس کا کچلا ہوا سر بحال ہو چکا ہوتا جیسے کہ پہلے تھا پھر وہ اسی طرح اس کو مارتا ہے جیسے اس نے پہلی بار مارا تھا۔ (الغرض یہی عذاب اس کو مستقل طور پر ہو رہا ہے) میں نے یہ دیکھ کر کہا سبحان اللہ، اللہ کی پناہ یہ سر کچلنے والا اور جس کا سر کچلا جا رہا ہے دونوں کون ہیں۔دونوں فرشتوں نے مجھ سے کہا کہ یہاں سے چلئے (پھر دونوں نے آگے حدیث بیان کی ہے) پھر تشریح میں فرمایا کہ۔بہر حال وہ آدمی آپ جس کے پاس گئے تھے

(۱۹۶۷)......أخرجه أحمد (۱۵۳/۴) من طريق على بن رباح. به.

وأخرجه أحمد (۱۵۳/۴) من طريق على بن رباح. به.

وأخرجه ابن حبان (۱۷۸۸ موارد) عن الحسين بن سفيان عن أبى بكر بن أبى شيبة على زيد بن الحباب . به دون قوله (وتغنوا به)

(۱۹۶۸)......أخرجه البخارى (۵۸.۵۵/۹) عن مؤمل بن هشام أبوهشام عن إسماعيل بن إبراهيم عن عوف. به.

(۱)......غير واضح بالأصل وصححناه من البخارى.

اور اس کا سر کچلا جارہا تھا پتھر کے ساتھ۔ وہ ایسا آدمی تھا جو قرآن سیکھتا تھا پھر اس کو چھوڑ دیتا تھا اور فرض نماز کو چھوڑ کر سو جاتا تھا۔ اس کو بخاری نے ایک حدیث میں نقل کیا ہے۔

۱۹۶۹:......ہمیں خبر دی ہے ابوعبداللہ حافظ نے اور محمد بن موسیٰ نے دونوں کو حدیث بیان کی ابوالعباس محمد بن یعقوب نے ان کو ابراہیم بن مرزوق نے ان کو سعید بن عامر نے ان کو شعبہ نے ان کو یزید بن ابوزیاد نے ان کو عیسیٰ بن لبیط نے یا ایاد نے ایک آدمی سے اس آدمی نے سعید بن عبادہ سے یہ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ کوئی آدمی بھی اگر قرآن سیکھتا ہے پھر سیکھ کر اس کو بھلا دیتا ہے قیامت کے روز جب اللہ تعالیٰ کے پاس پیش ہوگا تو اس کے منہ کو کوڑھ کر مرض لگا ہوا ہوگا۔

اور کوئی حکمران جو عیش میں پڑ گیا قیامت کے روز اللہ تعالیٰ کے آگے ایسے پیش ہوگا کہ اس کے ہاتھ اسکی گدی پر بندھے ہوئے ہوں گے انہیں عدل و انصاف کے سوا کوئی عمل نہیں چھڑا سکے گا۔

ایسے ہی شعبہ سے روایت کیا گیا ہے اور وہ غلط ہے بلکہ وہ صحیح عیسیٰ بن فائد سے ہے۔

اور اس کو ابوعبید نے روایت کیا حجاج سے اس نے شعبہ سے جو کہ درست ہے۔

اور اسی طرح ان کے ماسوا نے بھی اس کو روایت کیا ہے۔ شعبہ نے یزید سے اس نے عیسیٰ بن فائد سے۔

۱۹۷۰:......ہمیں خبر دی ہے ابونصر بن قتادہ نے ان کو ابومنصور عباس بن فضل نضروی نے ان کو احمد بن نجدہ نے ان کو سعید بن منصور نے ان کو خالد بن عبداللہ نے ان کو یزید بن ابوزیاد نے ان کو عیسیٰ بن فائد نے ایک آدمی سے اس آدمی نے سعد بن عبادہ سے وہ کہتے ہیں کہ انہوں نے اس کو متعدد بار یہ بتایا تھا کہ رسول اللہ نے فرمایا۔ کوئی بھی حکمران عیاش ہو قیامت کے روز جب اللہ کے پیش ہوگا تو اس کے ہاتھ بندھے ہوئے ہوں گے، ان کو انصاف کے سوا کوئی عمل نہیں چھڑا سکے گا اور جس نے قرآن مجید پڑھ کر پھر اس کو بھلا دیا قیامت میں اللہ تعالیٰ کے آگے جب پیش ہوگا تو اس کا منہ کوڑھ زدہ ہوگا۔

حفاظ کرام قابل رشک ہیں

۱۹۷۱:......ہمیں خبر دی ہے ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابومحمد مزنی نے ان کو علی بن محمد بن عیسیٰ نے ان کو ابوالیمان نے۔ ان کو خبر دی ہے شعیب نے ان کو زہری نے ان کو سالم بن عبداللہ نے ان کو عبداللہ بن عمر نے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ نے فرمایا تھا......حسد دو آدمیوں کے خلاف درست ہے (یہاں حسد سے رشک مراد ہے) وہ آدمی جس کو اللہ تعالیٰ نے اس کتاب (کا علم) عطا کیا ہے وہ رات دن اسی کو پڑھتا ہے اور اللہ تعالیٰ کے آگے بحالت قیام عبادت میں مشغول رہتا ہے۔

یا قام بہ سے مراد ہے کہ وہ دن رات قرآن ہی کے معاملے میں مصروف عمل رہتا ہے پڑھنا پڑھانا سمجھنا سمجھانا عمل خود کرنا لوگوں سے کروانا وغیرہ وغیرہ۔

اور دوسرا وہ آدمی ہے جس کو اللہ تعالیٰ نے دنیوی مال و متاع بہت دیا ہے وہ رات دن اس کو اللہ کی رضا کے لئے خرچ کرتا رہتا ہے۔

اس کو بخاری نے صحیح میں ابوالیمان سے روایت کیا ہے۔ اور مسلم نے اس کو سفیان کی اور یونس کی حدیث سے زہری سے روایت کیا ہے۔

(۱۹۶۹)......أخرجه أحمد (۳۲۳/۵) عن عبدالصمد عن عبدالعزيز بن مسلم عن يزيد بن أبي زياد عن عيسى بن فائد عن عبادة بن الصامت مرفوعاً.

(۱۹۷۰)......أخرجه أحمد (۲۸۵/۵) عن خلف بن الوليد عن خالد. به.

(۱۹۷۱)......أخرجه البخاري (۲۳۶/۲) ومسلم (۵۵۸/۱ و ۵۵۹) كما قال المصنف.

۱۹۷۲:......ہمیں خبر دی ہے ابوالحسن محمد بن حسین بن داؤد علوی نے ان کو ابوبکر محمد بن حسین بن خلیل قطان نے ان کو ابوالازھر نے ان کو مروان بن محمد نے ان کو ھیثم بن حمید نے انہوں نے کہا کہ مجھے حدیث بیان کی ہے زید بن واقد نے سلیمان بن موسیٰ سے اس نے کثیر بن مرہ سے اس نے یزید بن اخنس سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تمہارے مابین رغبت کرنے کا مقابلہ کسی چیز میں نہیں ہونا چاہئے سوائے دو طرح کے آدمیوں میں کرنے کے ایک تو وہ آدمی جس کو اللہ نے قرآن مجید عطا کیا ہے وہ رات دن اسی میں لگا رہتا ہے اور اس میں جو کچھ ہے اس پر عمل کرتا ہے۔

لہٰذا اس کو دیکھ کر دوسرا آدمی یہ کہے کہ کاش اگر اللہ تعالیٰ مجھے بھی اس طرح عطا کرتا جیسے فلاں کو عطا کیا ہے تو میں بھی اپنے رات دن قرآن کیلئے ایک کر دیتا جیسے فلان نے کر دیئے ہیں اور دوسرا وہ شخص جس کو اللہ نے مال عطا کیا ہے لہٰذا وہ اس کو خرچ کرتا اور صدقہ کرتا ہے۔

کوئی آدمی اسے دیکھ کر یہ کہے گا کہ کاش اگر اللہ تعالیٰ مجھے بھی ایسے مال دیتا جیسے فلاں کو دیا ہے تو میں بھی اس کے ساتھ صدقہ کرتا۔ ایک آدمی نے کہا کہ آپ یہ بتلائیے کہ مردانگی اور بہادری اگر کسی آدمی میں ہو تو (کیا وہ رغبت اور رشک کی چیز نہیں ہے) آپ نے فرمایا کہ یہ آدمی ان دو کے برابر نہیں ہو سکتا بے شک کتا بھی اپنے گھر والوں کے پیچھے جاتا ہے۔

مؤمن قاری کی مثال

۱۹۷۳:......ہمیں خبر دی ہے ابوبکر محمد بن حسن بن فورک نے ان کو عبداللہ بن جعفر نے ان کو یونس بن حبیب نے ان کو ابوداؤد نے ان کو ھمام نے ان کو قتادہ نے ان کو انس بن مالک نے ان کو ابوموسیٰ نے کہتے ہیں رسول اللہ نے فرمایا۔

مؤمن کی مثال جو قرآن پڑھتا ہے ترنج جیسی ہے جس کی خوشبو پاکیزہ ذائقہ پیارا ہوتا ہے

اور اس مؤمن کی مثال جو قرآن نہیں پڑھتا اس پھل جیسی ہے جس کا ذائقہ تو پاکیزہ ہے مگر اس کی کوئی خوشبو ہی نہیں ہے۔ اور اس گنہگار کی مثال جو قرآن پڑھتا ہے مثال نازبو کے ہے (بیری) کہ اس کی خوشبو پاکیزہ ہوتی ہے اور ذائقہ کڑوا ہوتا ہے۔ اور اس گنہگار کی مثال جو سرے سے قرآن کو پڑھتا ہی نہیں ہے اندرائن (کوڑتمہ) جیسی ہے کہ جس کا ذائقہ خبیث ہے اور بو بھی خبیث ہے۔

۱۹۷۴:......ہمیں خبر دی ہے ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوبکر محمد بن احمد بن بالویہ نے ان کو عبداللہ بن احمد بن حنبل نے ان کو ھدبہ بن خالد نے ان کو ھمام بن یحییٰ نے پھر اس نے اس کو ذکر کیا ہے اپنی اسناد کے ساتھ مذکور کی مثل علاوہ ازیں یہ کہا ہے کہ رسول اللہ سے مروی ہے کہ آپ نے اس حدیث کے آخر میں فرمایا تھا کہ مثل اندرائن کے ہے جس کا مزہ سخت کڑوا ہے اور خوشبو بالکل نہیں ہے۔ اس کو دونوں نے پورا پورا ھدبہ سے روایت کیا ہے۔

۱۹۷۵:......ہمیں خبر دی ہے استاذ ابوبکر بن فورک نے ان کو عبداللہ بن جعفر نے ان کو یونس بن جیب نے ان کو داؤد نے ان کو شعبہ نے ان کو ہشام نے قتادہ سے ان کو زرارہ نے سعید بن ہشام سے انہوں نے سیدہ عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے یہ کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا۔

(۱۹۷۲)......أخرجه أحمد (۱۰۵/۴) والطبرانی فی الصغیر (۴۹/۱) من طريق الهيثم بن حميد. به.

وقال الطبرانی لايروى عن يزيد بن الأخنس وهو أبومعن بن يزيد وهو إبنه قد صحبا رسول الله صلى الله عليه وسلم إلا بهذا الإسناد تفرد به الهيثم.

وعزاه الهيثمی فی المجمع (۲۵۶/۲) إلى الطبرانی فی الكبير ورجاله ثقات.

(۱۹۷۳)......أخرجه المصنف من طريق أبی داود الطيالسی (۴۹۴)

(۱۹۸۴)......متفق عليه أخرجه البخاری (۱۹۸/۹) و مسلم (۵۴۹/۱)

(۱۹۴۵)......أخرجه المصنف من طريق الطيالسی (۱۴۹۹)

بے شک وہ آدمی جو قرآن کو پڑھتا ہے اور وہ اس کا ماہر ہے اس کی ہم نشینی نیک اور مقدس کتابت کرنے والے فرشتوں کے ساتھ ہوگی۔ اور وہ شخص جو قرآن مجید پڑھتا ہے۔ اور ہشام نے کہا کہ وہ اس پر مشکل گذرتا ہے۔ شعبہ نے کہا کہ وہ اس پر مشکل ہوتا ہے اس شخص کے لئے دہرا اجر ہے۔ اس کو بخاری نے صحیح میں شعبہ سے اور مسلم نے حدیث ہشام دستوائی سے اس کو روایت کیا ہے۔

۱۹۷۶:......ہمیں خبر دی ہے ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوالعباس محمد بن یعقوب اصم نے ان کو حسن بن علی بن عفان نے ان کو عبداللہ بن نمیر نے ان کو اعمش نے ان کو ابوصالح نے ان کو ابوہریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہ رسول اللہ نے فرمایا حدیث میں جس کو انہوں نے ذکر فرمایا تھا جو شخص ایسے راستے پر چلے جس کے ساتھ علم کی تلاش کرے اللہ تعالیٰ اس کے ذریعے جنت کی طرف راستہ آسان کر دیتے ہیں اور جہاں کچھ لوگ اللہ کی مساجد میں سے کسی مسجد میں بیٹھ کر اللہ کی کتاب کی تلاوت کرتے ہیں اور آپس میں ایک دوسرے کو اس کی تعلیم دیتے ہیں تو ان لوگوں کو فرشتے گھیرے میں لے لیتے ہیں اور ان پر سکینہ نازل ہوتا ہے اور ان کو رحمت ڈھانپ لیتی ہے اور اللہ تعالیٰ ان کا تذکرہ ان فرشتوں میں کرتے ہیں جو اس کے پاس ہیں اور جس شخص کو اس کا عمل پیچھے کر دے اس کا نسب اس کو آگے نہیں لا سکے گا۔ اس کو مسلم نے روایت کیا ہے محمد بن عبداللہ بن نمیر سے اس نے اپنے والد سے۔

قرآن سننے فرشتے آسمان سے اترتے ہیں

۱۹۷۷:......اور ہمیں خبر دی ہے ابوعبداللہ حافظ نے اور ابوبکر اسماعیل بن محمد فقیہ نے رائے میں اور ان کو ابوحاتم رازی نے ان کو عفان بن مسلم نے اور موسیٰ بن اسماعیل نے۔ ح۔ اور ہمیں خبر دی ہے ابوسعد بن ابوعثمان زاہد نے بطور املاء کے ان کو ابوسعد اسماعیل بن احمد جرجانی نے ان کو عمران بن موسیٰ سختیانی نے ان کو ہدبہ بن خالد نے انہوں نے کہ ہمیں حدیث بیان کی حماد بن سلمہ نے ان کو ثابت بنانی نے ان کو عبدالرحمٰن بن ابی لیلیٰ نے ان کو اسید بن حضیر نے انہوں نے کہا یارسول اللہ میں ایک سورۃ پڑھ رہا تھا کہ اچانک میں نے اپنے پیچھے سے آہٹ یا گرنے کی آواز سنی میں نے خیال کیا کہ میرا گھوڑا کھل گیا ہے (یعنی اس کے بعد میں نے تلاوت روک دی) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ پڑھتے رہنا چاہئے تھا تمہیں اے ابوعتیک، میں نے پلٹ کر دیکھا تو روشن چراغ کی مانند کوئی چیز تھی جو آسمان اور زمین کے درمیان نیچے اتر رہی تھی۔ اور یہ سن کر رسول اللہ نے فرمایا پڑھتے رہنا چاہئے تمہیں اے ابوعتیک۔ انہوں نے عرض کی یارسول اللہ (خوف کے مارے) میں تلاوت جاری نہ رکھ سکا تھا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ کہ وہ فرشتہ تھا جو قران مجید کی قرأت سننے کے لئے اترا تھا، سنو اگر آپ تلاوت جاری رکھتے تو بہت سارے عجائبات دیکھتے۔ روایت کے یہ الفاظ ابوسعد کے ہیں۔ اور ابوعبداللہ کی ایک روایت میں سورۃ بقرہ کی تلاوت کا ذکر ہے اور یہ الفاظ ہیں جب میں ان کے آخر تک پہنچا تو میں نے کچھ گرنے کی آواز سنی اس کے بعد انہوں نے اس کا مفہوم ذکر کیا۔

اور اس حدیث کو بخاری مسلم نے اس کتاب میں ابوسعید کی حدیث میں نقل کیا ہے اسید بن حضیر سے اسی وجہ سے اس کو ذکر کیا ہے صحیح میں۔

۱۹۷۸:......ہمیں خبر دی ہے ابوالحسین بن بشران نے ان کو اسماعیل بن محمد صفار نے ان کو احمد بن منصور رمادی نے ان کو عبدالرزاق نے۔ ح۔ اور ہمیں خبر دی ہے ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوعبداللہ محمد بن علی بن عبدالحمید صغانی نے ان کو اسحٰق بن ابومسلم دبری نے ان کو عبدالرزاق نے ان کو معمر نے زہری سے ان کو عبیداللہ بن عبداللہ نے ان کو ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے وہ فرماتے ہیں حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ حدیث بیان کرتے ہیں کہ ایک آدمی حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کی۔ میں نے ایک سائبان دیکھا ہے یا سایہ دار

(۱۹۷۶)......أخرجه مسلم (۴/۲۰۷۴) عن محمد بن عبدالله بن نمير عن أبيه. به.

(۱۹۷۷)......أخرجه البخاري (۶/۲۳۴)، مسلم (۱/۵۴۸) من طريق أبي سعيد الخدري عن أسيد بن حضير مرفوعاً.

درخت، جس سے گھی اور شہد بہہ رہا ہے، اور میں نے لوگ دیکھے جو ایک دوسرے سے اپنے ہاتھ پھیلا کر مانگ رہے ہیں کوئی زیادہ کوئی کم کر رہا ہے اور میں نے ایک رسی دیکھی ہے جو آسمان سے زمین کی طرف لٹکی ہوئی ملی ہوئی ہے میں نے آپ کو بھی دیکھا ہے یا رسول اللہ۔ میں نے اس رسی کو پکڑا اور ان کے ذریعے اوپر کو چڑھ گیا ہوں۔ پھر ایک دوسرے آدمی نے اس کو پکڑا وہ بھی اوپر کو چڑھ گیا اس کے بعد ایک اور آدمی نے اسے پکڑا وہ بھی چڑھ گیا ہے پھر ایک اور آدمی نے پکڑا تو وہ ٹوٹ گئی ہے اس کے بعد اس کے لئے وہ رسی جوڑی گئی ہے جس سے وہ بھی اوپر کو چڑھ گیا ہے۔ اتنے میں حضرت ابوبکر صدیق بولے یا رسول اللہ کیا آپ مجھے اجازت دیں کہ میں اس خواب کی تعبیر بیان کروں۔ (آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اجازت دے دی تو ابوبکر صدیق نے فرمایا کہ سائبان یا سایہ دار درخت سے مراد اسلام کا سائبان ہے اور دو گھی شہد بہنے سے مراد۔ اور ابواسحٰق کی ایک روایت میں ہے۔ بہر حال جو کچھ گھی اور شہد بہہ رہا ہے وہ قرآن ہے جس میں نرمی اور مٹھاس ہے، کوئی کم کوئی زیادہ لے رہا ہے یعنی قرآن میں سے کوئی کم کوئی زیادہ فہم لے رہا ہے۔ اور آسمان سے زمین تک ملی ہوئی رسی وہ حق ہے آپ جس حق پر قائم ہیں۔ آپ اسی حق والی رسی کو پکڑتے جس کے ذریعے اللہ تعالیٰ آپ کو بلند کرتے ہیں۔ پھر آپ کے بعد اس کو دوسرا آدمی پکڑتا ہے۔ وہ اسی کے ذریعہ بلند ہو جاتا ہے۔ اس کے بعد دوسرا آدمی اس پکڑتا ہے وہ بھی بلند ہو جاتا ہے۔ تیسرا پکڑتا ہے اور رسی ٹوٹ جاتی ہے۔ پھر اس کے لئے جوڑی جاتی ہے۔ لہذا وہ بھی اوپر چلا جاتا ہے۔ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مجھے بتلائیے کہ کیا میں نے درست کہا ہے یا میں نے غلطی کی ہے بتانے میں؟

حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ کچھ درست بتایا آپ نے اور کچھ غلط بتایا۔ صدیق نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میں آپ کو قسم دیتا ہوں اپنے ماں باپ کی (یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میرے ماں باپ آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر قربان) مجھے وہ بتا دیجئے جو مجھ سے غلطی ہوئی ہے۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ آپ قسم نہ دیجئے۔ اس کو مسلم نے صحیح میں روایت کیا ہے محمد بن رافع سے ان کو عبدالرزاق نے مگر یہ کہ انہوں نے کہا ابن عباس رضی اللہ عنہ سے یا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے۔

۱۹۷۹:......اور ہمیں خبر دی عبداللہ حافظ نے ان کو ابوبکر بن اسحاق نے ان کو مثنّٰی نے ان کو محمد بن کثیر نے وہ کہتے ہیں کہ ہمیں خبر دی ہے سلیمان بن کثیر نے زہری سے، انہوں نے عبید اللہ بن عبداللہ سے، انہوں نے ابن عباس سے یہ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے اصحاب سے فرمایا تم میں جو شخص جب کوئی خواب دیکھے تو اسے میرے سامنے بیان کر دیا کرے۔ میں اس کی تعبیر بتا دوں گا۔ چنانچہ ایک آدمی آیا (آگے راوی نے حدیث بیان کی ہے) مگر اس نے کہا ہے کہ ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے کہا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میں اس کی تعبیر دوں گا۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ ہاں ضرور، آپ ہی تعبیر دیجئے۔ اور صدیق رضی اللہ عنہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد سب سے زیادہ خوابوں والے تھے۔ لہذا صدیق رضی اللہ عنہ نے فرمایا۔ سائبان تو اسلام ہے، شہد اور گھی قرآن ہے۔ جس میں شہد کی شیرینی ہے اور دودھ کی نرمی ہے۔ بہر حال جو لوگ اس کو حاصل کر رہے ہیں کوئی کم لے رہا ہے تو کوئی زیادہ لے رہا ہے وہ حاملین قرآن ہیں۔ اس کو مسلم نے روایت کیا ہے عبداللہ بن عبدالرحمٰن دارمی سے وہ محمد بن کثیر سے۔

امام بیہقی رحمۃ اللہ فرماتے ہیں۔

بعض اہل علم نے گمان کیا ہے کہ (حضور نے جس غلطی کا اشارہ دیا تھا) وہ غلطی شہد اور گھی کی تفسیر کے بارے میں تھی کہ انہوں نے دونوں سے دونوں مراد ایک چیز لی وہ ہے قرآن حالانکہ چیزیں دو ہیں خواب میں تو مناسب اس طرح تھا کہ ایک چیز کی تعبیر قرآن کے ساتھ دی جاتی اور دوسری

(۱۹۷۸)......إسحاق بن أبي مسلم الدبري هو : أبويعقوب إسحاق بن إبراهيم بن عباد الدبري.

أخرجه مسلم (۱۷۷۸/۴) عن محمد بن رافع عن عبدالرزاق. به.

(۱۹۷۹)......أخرجه مسلم (۱۷۷۸/۴ و ۱۷۷۹) عن عبدالله بن عبدالرحمٰن الدارمي عن محمد بن كثير به.

کی سنت کے ساتھ دی جاتی۔ واللہ اعلم۔

سورۃ بقرہ باعث برکت ہے

۱۹۸۰:......ہمیں خبر دی ہے ابوالحسین محمد بن فضل قطان نے ان کو ابوسہل بن زیاد قطان نے ان کو اسحٰق بن حسن حربی نے ان کو عفان نے ان کو ابان نے ان کو یحییٰ بن ابوکثیر نے زید سے اس کو ابوسلام نے ان کو ابوامامہ نے یہ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ قرآن پڑھا کرو کیونکہ وہ اپنے پڑھنے والے کے لئے قیامت کے دن سفارشی بن کر آئے گا۔ خصوصاً دو تر وتازہ سورتیں پڑھا کرو سورۃ بقرہ اور سورۃ آل عمران قیامت کے دن وہ دونوں اس طرح آئیں گی جیسے کہ وہ بادل ہیں یا گویا کہ وہ فرق کرنے والی ہیں صف باندھنے والے پرندوں میں سے جو کہ اپنے پڑھنے والے کے لئے بحث کریں گی۔ سورۃ بقرہ پڑھو اس لئے کہ اس کو حاصل کرنا برکت ہے اور اس کو چھوڑنا حسرت وندامت ہے اہل باطل اس کی طاقت نہیں رکھتے۔ اس کو مسلم نے صحیح میں نقل کیا ہے معاویہ بن سلام کی حدیث سے اس نے اپنے بھائی زید سے۔

۱۹۸۱:......ہمیں خبر دی ہے ابونصر بن قتادہ نے ان کو خبر دی ہے ابومنصور نضروی نے ان کو احمد بن نجدہ نے ان کو سعید بن منصور نے اسماعیل بن عیاش نے ان کو لیث نے مجاہد سے ان کو ابوہریرہ نے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ نے فرمایا۔ جو شخص کتاب اللہ کی ایک آیت پڑھتا ہے قیامت کے دن وہ اس کے لئے نور اور روشنی ہوگی اور جو شخص قرآن کی ایک آیت سنتا ہے اس کے لئے دوگنی نیکی لکھی جاتی ہے۔

جس جگہ قرآن پڑھا جاتا ہے وہ روشن کر دیا جاتا ہے

۱۹۸۲:......ہمیں خبر دی ہے ابوالحسن محمد بن قاسم فارسی نے ان کو ابوبکر بن قریش نے ان کو حسن بن سفیان نے ان کو قتیبہ بن سعید نے ان کو ابن لہیعہ نے ان کو ابوالاسود نے ان کو عروہ نے سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے فرماتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا وہ گھر جس میں قرآن پڑھا جاتا ہے اس کو اہل آسمان ایسے دیکھتے ہیں جیسے ستاروں کو اہل زمین دیکھتے ہیں۔ (یا یوں تعبیر ہے)

وہ گھر اہل اسمان کے لئے ایسے چمکتا ہے جیسے ستارے اہل زمین کے لئے چمکتے ہیں۔

قرآن کے ہر ہر حرف پر دس دس نیکیاں ملتی ہیں

۱۹۸۳:......ہمیں خبر دی ہے ابوالحسن محمد بن حسین بن داؤد علوی نے ان کو ابوبکر محمد بن احمد بن نے دالویہ دقاق نے ان کو احمد بن حفص بن عبداللہ نے ان کو ان کے والد نے ان کو ابراہیم بن طہمان نے ان کو موسیٰ بن عبیدہ ان کو محمد بن کعب قرظی نے ان کو عوف نے ان کو مالک اصمعی نے کہ انہوں نے کہا کہ رسول اللہ نے فرمایا کہ جو شخص قرآن مجید کا ایک حرف پڑھے اس کے لئے ایک نیکی لکھی جاتی ہے۔ میں یہ نہیں کہتا کہ بسم

(۱۹۸۰)......أخرجه مسلم (۱/۵۵۳) من طريق معاوية بن سلام. به.

(۱۹۸۱)......عزاه صاحب الكنز (۲۳۳) للمصنف فقط.

(۱۹۸۲)......عزاه صاحب الكنز (۱۲۲۹) للمصنف فقط.

(۱۹۸۳)......أخرجه ابن أبي شيبة (۱۰/۴۶۱) والطبراني في الكبير (۱۸/۷۶) من طريق موسى بن عبيدة الربذي. به.

وقال الهيثمي في المجمع (۷/۱۶۳) : موسى بن عبيدة الربذي ضعيف وزاد في عزوه إلى الطبراني في الأوسط.

(۱)...... في الأصل الخلدي.

(۱۹۸۳)...... مكرر. أخرجه الترمذي (۲۹۱۰) من طريق الضحاك بن عثمان. به.

وقال أبوعيسى : هذا حديث حسن صحيح غريب من هذا الوجه.

(ایک حرف ہے) بلکہ باء، سین، میم، علیحدہ علیحدہ حرف ہیں اور میں یہ بھی نہیں کہتا کہ الم میں (ایک حرف ہے) بلکہ الف، لام، میم علیحدہ علیحدہ حرف ہیں۔ یہ روایت اگر اس کی اسناد صحیح ہے تو اس سے مراد دوہری نیکی مراد ہے۔

۱۹۸۴:......مکرر ہے اس کو ضحاک بن عثمان نے روایت کیا ہے ایوب بن موسیٰ سے اس نے محمد بن کعب قرظی سے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے وہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔

جو شخص کتاب میں سے ایک حرف کو پڑھے اس کے لئے ایک نیکی ہے اور وہ نیکی اپنی جیسی دس نیکیوں کے برابر ہے۔ سنو میں یہ نہیں کہتا کہ الم ایک حرف ہے بلکہ الف علیحدہ حرف ہے لام علیحدہ حرف ہے میم علیحدہ حرف ہے۔

۱۹۸۵:......ہمیں خبر دی ہے ابوالحسن محمد بن قاسم فارسی نے ان کو ابوبکر بن قریش نے ان کو حسن بن سفیان نے ان کو ہارون بن عبداللہ بزار نے ان کو ابن ابی فدیک نے ان کو ضحاک نے پھر انہوں نے اس کو اپنی اسناد کے ساتھ ان سے ذکر کیا ہے علاوہ ازیں انہوں نے کہا کہ محمد بن کعب سے انہوں نے عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے کہ رسول اللہ نے فرمایا:

جس نے قرآن کا ایک حرف پڑھا۔

اور ہم نے ابن مسعود کی حدیث میں دوسرے طریق سے بطور مرفوع اور بطور موقوف کے روایت کیا ہے جو اسی مذکورہ مفہوم پر دلالت کرتی ہیں۔

مرفوع روایت تو وہ ہے جو پہلے گزر چکی اور موقوف وہ ہے جو ابھی درج ہوگی۔

۱۹۸۶:......ان میں سے جن کی ہمیں خبر دی ہے ابوزکریا بن ابواسحٰق نے ان کو خبر دی ہے ابوعبداللہ بن یعقوب نے ان کو محمد بن عبدالوہاب نے ان کو جعفر بن عوف نے ان کو ابراہیم بن ہجری نے۔ ح۔ اور ہمیں خبر دی ہے ابوالحسن علوی نے ان کو ابوبکر بن بالویہ نے ان کو احمد بن حفص بن عبداللہ نے ان کو ان کے والد نے ان کو ابراہیم بن طہمان نے ان کو ابراہیم ہجری ابوالاحوص سے اس نے عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا۔ یہ قرآن مجید دعوت مہمانی ہے اللہ کی مہمانی کو جانو جس قدر تم استطاعت رکھتے ہو بے شک یہ قرآن مجید اللہ کی رسی ہے۔ واضح روشنی ہے جو کہ فائدہ پہنچاتی ہے جو اس کے ساتھ چمٹ جائے اس کے لئے تحفظ ہے جو اس کی اتباع کرے اس کے لئے نجات ہے وہ کج رو نہیں ہوگا بلکہ سیدھا رہے گا۔ ٹیڑھا نہیں ہوگا کہ پھر آرزو کرے نہیں خاموش رہنے دیتے مجھ کو اس کے عجائبات بار بار دہرانے سے پرانا نہیں ہوتا۔ اسے پڑھو اللہ تعالیٰ تمہیں اس کی تلاوت سے اجر عطا کرے گا ہر حرف کے بدلے میں دس دس نیکیاں سنو میں یہ نہیں کہتا ہوں کہ الم ہیں بلکہ الف، لام، میم علیحدہ اور علوی کی ایک روایت میں ہے کہ میری مراد یہ نہیں ہے کہ الم میں دس نیکیاں ہیں بلکہ الف کی دس ہیں لام کی دس اور میم کی دس ہیں۔

۱۹۸۷:......ہمیں خبر دی ہے ابوالحسن علی بن محمد مقری نے ان کو حسن بن محمد بن اسحٰق نے ان کو یوسف بن یعقوب نے ان کو محمد بن ابی بکر نے ان کو یحییٰ بن عمر حنفی نے ان کو ابراہیم ہجری نی پھر انہوں نے اپنی اسناد کے ساتھ اس کو ذکر کیا ہے اور اسی کے مفہوم کو بطور مرفوع روایت کے اور روایت کے شروع میں کہا ہے کہ بے شک یہ قرآن مہمانی ہے لہٰذا اس مہمانی سے اور دستر خوان سے سیکھو اور فرمایا کہ یہ قرآن قول شافی ہے۔

(۱۹۸۵)......أخرجه ابن أبي شيبة ومحمد بن نصر وابن الأنباري في كتاب المصاحف والحاكم والمصنف (الكنز ۲۳۵۶)

(۱۹۸۶)......أخرجه الحاكم (۱/ ۵٦٦) عن أبي عبدالله محمد بن يعقوب الحافظ. به وصححه الحاكم. وسكت عليه الذهبي.

(۱۹۸۷)......أخرجه الحاكم (۱/ ۵۵٦) عن أبي النضر محمد بن محمد بن محمش الفقيه. به مختصراً وصححه الحاكم وسكت عليه الذهبي.

(۱)...... في المستدرك (حبيب)

۱۹۸۸:......ہمیں خبر دی ہے محمد بن عبداللہ حافظ نے ان کو ابو عبداللہ محمد بن یعقوب حافظ نے ان کو حامد بن محمود بن حرب نے ان کو عبدالرحمٰن بن عبداللہ عبداللہ دشتکی نے۔ ح۔ ان کو ابوسعید احمد بن یعقوب ثقفی نے ان کو عبداللہ بن عبدالرحمٰن بن عبداللہ دشتکی نے ان کو ان کے والد نے ان کو عمرو بن ابوقیس نے ان کو عاصم نے ان کو ابوالاحوص نے ان کو عبداللہ نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ بے شک خالی ترین گھر گھروں میں سے وہ ہے جس میں کتاب اللہ میں سے کوئی شے نہ ہو لہذا تم لوگ قرآن کریم کو پڑھو بے شک تم اس پر ہر حرف کے بارے میں دس نیکیوں کی جزا دیے جاؤ گے سنو میں یہ نہیں کہتا کہ الم بلکہ میں یہ کہتا ہوں الف، لام اور میم۔

۱۹۸۹:......ہمیں خبر دی ہے ابوطاہر فقیہ نے ان کو ابوبکر قطان نے ان کو احمد بن یوسف سلمی نے ان کو عبداللہ بن موسیٰ نے ان کو مسعر نے ان کو عطاء نے ان کو ابوالاحوص نے ابن حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ تم لوگ اس قرآن مجید کو سیکھو اور اس کی تلاوت کرو بے شک تم ہر اسم کے بارے میں دس دس نیکیوں کا اجر عطا کئے جاؤ گے سنو میں یہ نہیں کہہ رہا الم بلکہ ہر حرف میں الف، لام، میم ہے۔ یہ دوسرے طریق سے عطا سے مرفوعاً مروی ہے۔

۱۹۹۰:......ہمیں خبر دی ہے ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوالنضر محمد بن محمد بن محمش فقیہ نے ان کو معاذ بن نجد قریشی نے۔

اور ہمیں خبر دی ابونصر بن قتادہ نے ان کو ابومحمد احمد بن اسحٰق بن احمد بغدادی نی ان کو معاذ بن نجدہ قریشی نے ان کو ابوسلمہ نے ان کو خلاء بن یحیٰ بن صفوان کوفی نے ان کو بشیر بن مہاجر غنوی نے ان کو عبداللہ بن بریدہ نے ان کو ان کے والد نے کہ میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں بیٹھا ہوا تھا میں نے آپ سے سنا آپ فرمارہے تھے۔

سورۃ بقرہ سیکھو اس کو سیکھنا برکت ہے اور اس کو چھوڑنا حسرت وندامت ہے اہل باطل شیطان اور جادوگر اس کی استطاعت نہیں رکھتے (یہ کہہ کر) تھوڑی سی دیر آپ خاموش ہو گئے پھر فرمایا۔ سورۃ بقرہ سیکھو اور سورۃ ال عمران یہ دونوں تروتازہ ہیں یہ دونوں اپنے پڑھنے والے پر سایہ کریں گی قیامت کے دن بادل کی طرح یا پروں کو پھیلانے والے پرندوں کی طرح یہ قرآن قیامت کے دن اپنے پڑھنے والے کے سامنے آئے گا قیامت میں جب انسان کی قبر پھٹے۔ گی ایک کمزور و پریشان حال جوان کی شکل میں آئے گا اور کہے گا کیا مجھے پہچانتے ہیں۔ وہ کہے گا کہ نہیں میں تو آپ کو نہیں پہچانتا لہذا قرآن اس سے کہے گا۔ میں وہی تو ہوں جس نے آپ کو گرمیوں میں پیاسا رکھا تھا اور میں نے ہی آپ کو راتوں کو بے آرام کیا تھا بے شک ہر تاجر اپنی تجارت کے پیچھے ہو گیا ہے اور میں آج تیرے لئے ہوں ہر تجارت کے پیچھے لہذا ایک ہاتھ میں اس کو ملک اور دوسرے ہاتھ میں ہمیشہ رہنا خلد دیا جائے گا اور اس کے سر پر عزت ووقار کا تاج رکھا جائے گا اور اس کے والدین کو دو پوشاکیں پہنائی جائیں گی جس سے اہل دنیا دنگ رہ جائیں گے وہ پوچھیں گے یہ ہمیں کس وجہ سے پہنائے گئے ہیں جواب ملے گا اس لئے کہ تمہارے بچے نے قرآن مجید کی تعلیم حاصل کی تھی پھر قرآن کے قاری سے کہا جائے گا کہ آپ پڑھتے جائیں اور جنت کے درجات اور حجروں کے لئے چڑھتے جائیں چنانچہ وہ چڑھتے جائیں گے جب تک کہ تلاوت کرتے رہیں گے اس کی ترتیل کے ساتھ حدیث کے یہ الفاظ ابن قتادہ کی روایت کے ہیں اور ابن عبداللہ کی حدیث مختصر ہے۔

۱۹۹۱:......ہمیں خبر دی ہے ابونصر بن قتادہ نے ان کو ابوعمرو بن مطر نے ان کو ابوعمر محمد بن جعفر کوفی نے ان کو یعقوب نے ان کو بشیر بن مہاجر نے پھر اس کو ذکر کیا ہے اپنی اسناد کے ساتھ اسی کی مثل علاوہ اس کے انہوں نے کہا کہ قرآن پڑھنے والے پر جب قرآن مشکل گزرتا ہے تو قیامت کے دن وہ کمزور آدمی کی صورت میں سامنے آئے گا اور کہے گا کیا آپ مجھے پہچانتے ہیں پھر آگے حدیث ذکر کی ہے۔

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا قاری بالقرآن کی فضیلت بیان کرنا

۱۹۹۲:......ہمیں خبر دی ہے ابونصر بن قتادہ نے ان کو ابوالفضل احمد بن اسماعیل بن یحییٰ بن حازم ازدی نے ان کو احمد بن ابراہیم بن عبداللہ نے ان کو یعقوب بن حمید بن کاسب نے ان کو ہشام بن سلیمان بن عکرمہ نے ان کو اسماعیل بن رافع نے ان کو سعید مقبری نے اور زید بن اسلم سب نے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے یہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص قرآن مجید پڑھے اور دن رات اس کے ساتھ قیام کرے (یعنی کثرت کے ساتھ اس کو نمازوں میں پڑھے یا رات دن اسی کے پڑھنے پڑھانے سمجھنے سمجھانے اور عمل کرنے کرانے میں لگا رہے) اور اس کے حلال کئے ہوئے کو حلال جانے اور حرام کئے ہوئے سے باز رہے اللہ تعالیٰ قرآن کو اس کے گوشت اور خون میں ملا تا ہے اور اس شخص کو قرآن رفیق بنادے گا نیک اور مقدس کا تب فرشتوں کا اور جب قیامت کا دن ہوگا اس وقت یہ اس کی طرف سے وکالت کرے گا اور جھگڑے گا اور یہ کہے گا اے رب ہر عمل کرنے والے نے جو دنیا میں عمل کیا اس نے اس کا اجر وہاں دنیا میں پالیا تھا مگر فلاں فلاں انسان وہ رات بھی میرے ساتھ گزارتا تھا اور دن بھی میرے ساتھ گزارتا تھا میرے حلال کو حلال جانتا تھا اور میرے حرام کو حرام جان کر اجتناب کرتا تھا۔ اے رب تو اسے اب عطا فرما پھر اللہ اس کو شاہی تاج پہنائے گا اور عزت کی پوشاکیں پہنائے گا پھر پوچھے گا کہ کیا اب راضی ہیں بندہ عرض کرے گا میں اس سے بھی زیادہ افضل شے کی رغبت کرتا ہوں چنانچہ اللہ تعالیٰ ملک اس کے دائیں ہاتھ پر اور خلد ودوام اس کے بائیں ہاتھ پر رکھیں گے پھر اس سے پوچھا جائے گا کیا اب تم راضی ہو وہ کہے گا جی ہاں یارب اور وہ شخص جس نے قرآن مجید کو جوانی میں یا بڑھاپے میں سیکھا اور سیکھنے میں اس کو دشواری ہوتا ہے اللہ تعالیٰ اس کو دہرا اجر عطا فرمائیں گے۔

۱۹۹۳:......ہمیں حدیث بیان کی ہے امام ابوالطیب سہل بن محمد بن سلیمان نے بطور املاء کے ان کو عبداللہ بن محمد بن علی بن زیاد عدل نے ان کو عبداللہ بن محمد بن محمد بن عبدالرحمٰن نے ان کو اسحٰق بن ابراہیم حنظلی نے ان کو سوید بن عبدالعزیز نے ان کو عبداللہ بن عبدالرحمٰن بن جابر نے ان کو اسماعیل بن عبیداللہ بن مہاجر نے ان کو عبدالرحمٰن بن عثمان نے ان کو معاذ بن جبل نے ان کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جس نے قرآن مجید کو پڑھا اور اس پر عمل کیا اور مسلمان جماعت میں انتقال کیا اللہ تعالیٰ قیامت میں اس کو مقدس فرشتوں اور ماہرین قرآن کے ساتھ اٹھائیں گے اور جو شخص قرآن کو پڑھتا ہے اور وہ اس سے تکلیف اٹھاتا ہے بھولتا ہے اللہ تعالیٰ اس کو دہرا اجر عطا فرمائیں گے اور جو شخص قرآن سیکھنے پر حریص تھا مگر اسے سیکھ نہ سکا اور سیکھنا ترک نہیں کیا تھا اللہ تعالیٰ اس کو قیامت کے روز اس کو اس کے خاندان کے شرفاء کے ساتھ اٹھائیں گے اور وہ سارے لوگ تمام لوگوں پر فضیلت عطا کئے جائیں گے جیسے شاہین تمام پرندوں پر فوقیت رکھتے ہیں اس کے بعد منادی کرنے والا منادی کرے گا کہاں ہیں وہ لوگ جنہیں مویشی چرانا میری کتاب کی تلاوت سے غافل نہیں کرتا تھا لہٰذا ایسے لوگ کھڑے ہو جائیں گے لہٰذا تم میں ایک انسان کو عزت والا تاج پہنایا جائے گا اور دائیں ہاتھ میں ملک اور بائیں ہاتھ میں جنت دی جائے گی۔ اس کے بعد اس کے والدین اگر وہ مسلمان ہیں تو ساری دنیا سے زیادہ قیمتی جوڑا پہنائے جائیں گے وہ کہیں گے کہ یہ ہمارے لئے کیسے میسر ہو گیا حالانکہ ہمارے اعمال تو اس قابل نہیں ہیں ان سے کہا جائے گا کہ یہ اس لئے ہے کہ تمہارا بیٹا قرآن پڑھتا رہتا تھا۔

(۱۹۹۲)......عزاه الهيثمي في المجمع (۷/۱۶۰) إلى الطبراني في الكبير وفيه سويد بن عبدالعزيز وهو متروك وأثنى عليه هشيم خيراً وبقية رجاله ثقات.

(۱۹۹۳)...... أخرجه المصنف من طريق ابن عدی (۲/۴۴۰، ۴۴۱)

علم نبوت درحقیقت قرآن ہی ہے

۱۹۹۴:......ہمیں خبر دی ہے ابوسعید مالینی نے ان کو ابواحمد بن عدی حافظ نے ان کو محمد بن خریم دمشقی نے ان کو ہشام نے ان کو خالد نے ان کو مروان فزاری نے ان کو بشر بن نمیر نے قاسم شامی سے ان کو ابوامامہ نے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا۔
جس نے قرآن مجید کی ایک تہائی پڑھا وہ (علم) نبوت کی تہائی عطا کر دیا گیا اور جس نے آدھا قرآن مجید پڑھا اس نے آدھی نبوت حاصل کی جس نے دو تہائی قرآن پڑھا اس نے اتنی ہی علم نبوت حاصل کیا جس نے پورا قرآن مجید پڑھا سیکھا اس نے پورا علم نبوت سیکھا اور قیامت کے دن اس سے کہا جائے گا کہ تلاوت کرو اور جنت کے درجے چڑھو ہر آیت کے بدلے میں ایک درجہ یہاں تک کہ پورا ہو جائے گا جو کچھ قرآن اس کے علم میں ہوگا پھر اس سے کہا جائے گا کہ مٹھی بند کرو وہ بند کرے گا پھر اس کو کہا جائے گا کہ کیا تجھے معلوم ہے کہ تیرے ہاتھ میں کیا ہے چنانچہ اس کے سیدھے ہاتھ میں جنت اور بائیں ہاتھ میں نعمتیں ہوں گی۔

بروز قیامت روزے اور قرآن سفارش کریں گے

۱۹۹۵:......ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو عبداللہ بن سعد حافظ نے ان کو خبر دی موسیٰ بن عبد مومن نے ان کو ہارون بن سعید آیلی نے ان کو عبداللہ بن وہب نے ان کو حیی بن عبداللہ نے ان کو ابوعبدالرحمٰن حنبلی نے ان کو عبداللہ بن عمر یہ کہ رسول اللہ نے فرمایا کہ روزے اور قرآن بندے کے حق میں سفارش کریں گے روزے کہیں گے اے میرے رب میں نے اس کو کھانے سے اور خواہشاتِ نفس سے دن کو روک دیا تھا اور قرآن کہے گا میں نے اس کو راحت میں نیند کرنے سے روک دیا تھا لہذا اس کے حق میں میری شفاعت قبول فرما لہذا دونوں کی شفاعت قبول ہوگی۔

۱۹۹۶:......ہمیں خبر دی ہے ابوطاہر فقیہ نے ان کو ابوبکر محمد بن عمر بن حفص تاجر نے ان کو ابراہیم بن عبداللہ نے ان کو وکیع اعمش نے ان کو ابو صالح نے ان کو ابوہریرہ یا ابوسعید نے اعمش کو شک ہے انہوں نے فرمایا کہ قرآن پڑھنے پڑھانے والے کو قیامت کے دن کہا جائے گا کہ قرآن پڑھیے اور جنت کے درجے چڑھیے تیری منزل وہاں ہوگی جہاں تیری آخری آیت کی انتہا ہوگی۔

۱۹۹۷:......ہمیں خبر دی ہے ابوعبداللہ حافظ نے ان کو عبداللہ بن محمد بن زیاد عدل نے ان کو محمد بن اسحٰق امام نے ان کو عبدالوارث نے ان کو ان کے الد نے ان کو شعبہ نے ان کو عاصم نے ان کو ذکوان نے ان کو ابوہریرہ نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ آپ نے فرمایا۔
قیامت کے دن صاحب قرآن آئے گا لہذا قرآن کہے گا یا رب اس کو پوشاک پہنا لہذا اس کو عزت کا تاج پہنایا جائے گا پھر کہے گا یا رب اور زیادہ عطا فرما اے رب تو اس سے راضی ہو جا چنانچہ اللہ تعالیٰ اس سے راضی ہو جائے گا پھر اس سے کہا جائے گا کہ آپ پڑھیے اور درجات میں چڑھیے اور ہر آیت کے ساتھ ایک نیکی کا اضافہ ہوگا۔

۱۹۹۸:......ہمیں خبر دی ہے ابوعبداللہ حافظ نے انکو محمد بن احمد بن بالویہ نے ان کو محمد بن غالب نے ان کو محمد بن بشار نے ان کو محمد جعفر نے اور ان کو بیان کی محمد بن غالب نے ان کو عبدالوارث بن عبدالصمد نے ان کو ان کے والد نے انکو شعبہ نے ان کو عاصم نے ان کو ابوصالح نے ان کو ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے ان کو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ قیامت کے دن قرآن مجید آئے گا اور آکر کہے گا اے رب اس کو پوشاک پہنا لہذا عزت کا تاج پہنایا جائے گا پھر کہے گا یا رب اور زیادہ عطا فرما پھر عزت کی پوشاک پہنایا جائے گا پھر کہے گا اے رب

(۱۹۹۴)......أخرجه المصنف من طريق الحاكم (۱/۵۵۴) وصححه الحاكم ووافقه الذهبي.

(۱۹۹۶)......أخرجه المصنف من طريق الحاكم (۱/۵۵۲) وصححه الحاكم ووافقه الذهبي.

تو اس سے راضی ہو جا اللہ تعالیٰ اس سے راضی ہو جائے گا اس کے بعد اس کو کہا جائے گا قرآن پڑھ اور درجات جنت پر بھی چڑھ اور ہر آیت پر اضافی طور پر ایک نیکی بھی ملے گی۔

حافظ قرآن کے اوپر اہل جنت میں کسی کا درجہ نہیں ہے

۱۹۹۹:......ہمیں خبر دی ہے ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوالحسین محمد بن احمد حناط نے بغداد میں اس کی اصل کتاب سے ان کو ابوعبداللہ محمد بن روح نے ان کو حکم بن موسیٰ نے ان کو شعیب بن اسحٰق نے ان کو ہشام بن عروہ نے ان کو ان کے والد نے ان کو سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرماتی ہیں کہ رسول اللہ نے فرمایا۔ جنت کے درجات کی تعداد قرآن کی آیات کی تعداد کے برابر ہے اہل قرآن میں سے جو شخص جنت میں داخل ہوگا اس کے اوپر کوئی درجہ نہیں ہوگا۔

حاکم نے کہا کہ یہ اسناد صحیح ہے یہ متن صرف اسی اسناد کے ساتھ ہی لکھا گیا ہے اور وہ شاذ روایتوں میں ہے۔

۲۰۰۰:......ہمیں خبر دی ہے ابوعلی روذباری نے ان کو ابوبکر بن داسہ نے ان کو ابوداؤد نے ان کو مسدد نے انکو یحییٰ نے ان کو سفیان نے ان کو عاصم بن عبیداللہ نے ان کو زر بن حبیش نے ان کو عبداللہ بن عمرو نے فرماتے ہیں کہ رسول اللہ نے فرمایا کہ صاحبِ قرآن سے کہا جائے گا کہ آپ پڑھتے جائیں اور درجات جنت چڑھتے جائیں جیسے آپ دنیا میں آرام آرام سے تلاوت کرتے تھے بے شک آپ کی منزل آخری آیت پر ہوگی جس کو آپ پڑھیں گے۔

۲۰۰۱:......ہمیں خبر دی ہے ابوطاہر فقیہ نے ان کو فضل بن عبداللہ بن مسعود نے ان کو ابوسعید یحییٰ بن محمد ہمدانی نے ان کو ابن مبارک نے ان کو راشد بن سعد نے ان کو حسن بن عبیداللہ نے ان کو ابوعبدالرحمٰن نے ان کو عبداللہ بن عمرو بن العاص نے وہ کہتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص قرآن کی ایک آیت پڑھے اس کے لئے جنت میں ایک درجہ ہوگا اور چراغ اور روشنی ہوگی۔

۲۰۰۲:......ہمیں خبر دی ہے محمد بن عبداللہ حافظ نے ان کو ابوالعباس محمد بن یعقوب نے اور ہمیں خبر دی ہے ابوعبداللہ محمد بن احمد بن ابوطاہر دقاق نے اور ہمیں خبر دی علی بن محمد قرشی نے وہ دونوں کہتے ہیں۔ ہمیں خبر دی ہے حسن بن عمران نے ان کو زید بن حباب نے ان کو صالح المری نے اور ان کو خبر دی ہے قتادہ نے ان کو زرارۃ بن اوفیٰ نے ان کو ابن عباس رضی اللہ عنہ نے کہ ایک آدمی نے نبی کریم سے کہا یا رسول اللہ اعمال میں سے کون سا عمل افضل ہے آپ نے فرمایا تم حال اور مرتحل کی کیفیت کو لازم پکڑو لوگوں نے کہا یا رسول اللہ حال اور مرتحل سے کیا مراد ہے آپ نے فرمایا کہ قرآن مجید پڑھنے والا شروع قرآن سے لگتا ہے یہاں تک کہ آخر تک پہنچتا ہے جب آخر میں پہنچتا ہے تو پھر دوبارہ اول سے شروع کر دیتا ہے یعنی جب بھی منزل پر اترتا ہے دوبار سفر کرنے کے لئے کوچ کر لیتا ہے۔

۲۰۰۳:......ہمیں خبر دی ہے ابوطاہر فقیہ نے انکو ابوبکر محمد بن حسین قطان نے ان کو احمد بن یوسف سلمی نے ان کو عارم ابونعمان نے اپنی کتاب

(۱۹۹۹)......أخرجه المصنف من طريق أبي داود (۱۴۶۴)

(۱)......في اتحاف السادة (۴۶۶/۴) رشدين بن سعد.

(۲۰۰۱)......أخرجه الحاكم (۵۶۸/۱) من طريق زيد بن الحباب. به.

وقال الذهبي في التلخيص : صالح المري متروك.

وقال الحاكم : تفرد به صالح المري وهو من زهاد أهل البصرة إلا أن الشيخين لم يخرجاه.

(۲۰۰۲)......أخرجه الترمذي (۲۵۶۶) من طريق زاذان عن ابن عمر وقال الترمذي : حسن غريب.

: ما من الأصل.

سے اور میں نے ان سے پوچھا اور ہمیں حدیث بیان کی ہے فضل بن میمون نے ان کو منصور بن زاذان نے زاذان سے یعنی ابوعثمان سے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا تین شخص قیامت کے دن سیاہ کستوری کے ڈھیر پر اور ٹیلے پر بیٹھے ہوں گے ان کو قیامت کی گھبراہٹ خوف زدہ نہیں کرے گی اور ان کا حساب و کتاب بھی نہیں ہوگا وہ آدمی جس نے قرآن پڑھا محض اللہ کی رضا کے لئے اور قرآن کے ساتھ قوم کی امامت کی اور وہ لوگ اس سے راضی تھے (یہاں امامت سے مراد اگر امامت کبریٰ لی جائے یعنی خلافت وامارت تو امامت صغریٰ بھی اسی میں آجائے گی اور حدیث کا مفہوم جامع ہوگا)۔

اور وہ آدمی جس نے مسجد میں اذان دی لوگوں کو اللہ کی طرف بلاتا رہا محض اللہ کی رضا کے لئے۔ تیسرا وہ شخص جو دنیا میں غلامی میں مبتلا کیا گیا مگر غلامی نے اس کو آخرت کی طلب سے غافل نہ کیا ہو (یعنی آقا کی فرماں برداری کے باوجود اللہ کو بھی راضی رکھا ہوگا)۔

۲۰۰۴:.....ہمیں خبر دی ہے علی بن احمد بن عبدان نے ان کو احمد بن عبید صفار نے ان کو احمد بن بشر مرثدی نے ان کو ربیع بن ثعلب نے ان کو ابو اسماعیل مودب نے ان کو فطر نے ان کو حکم نے ان کو مقسم نے ان کو حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ نے وہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ نے فرمایا تھا۔ اے تاجروں کی جماعت کیا تم میں سے کوئی آدمی اس بات سے عاجز ہے کہ وہ جب اپنے بازار سے واپس لوٹے تو دس آیات پڑھ لیا کرے جب کہ اس کے لئے ہر آیت کے بدلے میں ایک نیکی لکھی جائے گی۔

اور اس کو ابن مبارک نے روایت کیا ہے رقاق میں فطر سے اپنی اسناد کے ساتھ بطور موقوف روایت کے ابن عباس پر انہوں نے فرمایا کس چیز نے روکا ہے ایک تمہارے آدمی کو کہ وہ جب اپنے بازار سے واپس لوٹے یا فرمایا تھا کہ اپنی ضرورت سے جب اپنے گھر کو لوٹے تو قرآن پڑھ لیا کرے پس اس کے لئے ہر ایک حرف کے بدلے میں دس نیکیاں ہوں گی۔ یہ صحیح ہے۔

۲۰۰۵:.....ہمیں خبر دی ہے ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابونصر محمد بن حامد ترمذی نے ان کو ابومحمد عبداللہ محمد بن ابراہیم بوسنجی نے ان کو محمد بن بحر منقری بصری نے اور ہمیں خبر دی ہے ابوسعد مالینی نے ان کو ابواحمد بن عدی حافظ نے ان کو ابویعلیٰ نے ان کو محمد بن بحر بصری نے ان کو سعید بن سالم مکی نے ان کو ابن جریج نے ان کو عبداللہ بن ابوملیکہ نے ان کو عبداللہ بن زبیر نے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا جو شخص قرآن مجید پڑھے گا ظاہر میں اور دیکھ کر قیامت کے دن اس کو ایک ایسا درخت عطا کیا جائے گا کہ اگر ایک کوا اس کے ایک پتے کے نیچے سے پرواز کرے گا جب کہ وہ کوے کا بچہ ہوگا لیکن اس کو جب دوبارہ دیکھے گا تو وہ بوڑھا ہو چکا ہوگا مگر وہ پتہ ابھی تک ختم نہیں ہوا ہوگا (جب پتہ اتنا لمبا ہو تو درخت کتنا لمبا ہوگا)۔

قرآن کے آداب

۲۰۰۶:.....ہمیں خبر دی ہے ابوالقاسم بن عبدالرحمٰن بن عبیداللہ حرفی نے بغداد کے اندر ہمیں حدیث بیان کی، احمد بن سلمان نے ہمیں حدیث

(۲۰۰۳).....أخرجه الطبراني في الكبير (۱۱/۳۹۸ رقم ۱۲۱۱۹) عن العباس بن الربيع ب ثعلب عن أبيه. به.

(۲۰۰۴).....أخرجه الحاكم (۳/۵۵۴) من طريق محمد بن بحر الهجيمي. بي.

وأخرجه ابن عدى (۲/۱۲۳۴ و ۱۲۳۵) بنفس الاسناد.

(۲۰۰۵).....أخرجه النسائي (۳/۲۴۶.۲۵۷) عن سويد بن نصر عن عبدالله عن يونس. به.

(۱).....في الأصل (يتوسد)

(۲۰۰۶).....أخرجه أحمد (۳/۴۴۹) عن يحيى بن آدم عن ابن المبارك. به.

(۲۰۰۶).....مكرر. أخرجه الطبراني في الكبير (۷/۱۴۸ رقم ۲۶۵۵) وهب. به.

بیان کی، اسحاق قاضی نے ہمیں حدیث بیان کی، اسماعیل بن ابواویس نے ان کو ان کے بھائی نے ان کو سلیمان بن بلال نے ان کو یونس بن یزید نے ان کو ابن شہاب نے ان کو سائب بن یزید نے یہ کہ شریح حضرمی رسول اللہ کے سامنے ذکر ہوا تو آپ نے فرمایا یہ وہ شخص ہے جو قرآن کو تکیہ نہیں بناتا۔

۲۰۰۷:......اور اس کو اسی طرح روایت کیا ہے ابن مبارک نے اور ابن وہب نے ان کو یونس نے۔

۲۰۰۸:......اور اس کو روایت کیا ہے ابو صالح نے لیث سے ان کو یونس نے کہ مخرمہ بن شریح نے کہا ہے اور اسی طرح اس کو روایت کیا ہے نعمان بن راشد نے زہری سے۔

۲۰۰۹:......مکرر ہے ہمیں خبر دی ہے ابوالحسن محمد بن ابوالمعروف نے ان کو ابوسہل اسفرائنی نے ان کو ابوجعفر حذاء نے ان کو علی بن مدینی نے ان کو مصعب بن جریر بن حازم ان کو ان کے الد نے انہوں نے کہا کہ میں نے سنا نعمان بن راشد سے وہ حدیث بیان کرتے تھے زہری سے وہ ابن سائب بن یزید سے انہوں نے کہا کہ مخرمہ بن شریح حضرمی کا رسول اللہ کے نزدیک ذکر ہوا تو آپ نے فرمایا۔ یہ وہ شخص ہے جو قرآن کو تکیہ نہیں بناتا اور اسی طرح کہا ہے اس کو محمد بن ولید زبیدی نے زہری سے۔

محمد بن یحییٰ نے کہا ہے کہ لیث کی یونس سے روایت ان دونوں میں زیادہ بہتر ہے زبیدی کی متابعت کے ساتھ۔

۲۰۱۰:......ان میں سے ہے جو مجھے خبر دی ہے ابوعبدالرحمٰن نے یہ کہ ابوعبداللہ عکبری نے ان کو خبر دی ہے ان کو ابوالقاسم بغوی نے ان کو سلیمان بن عمر بن اقطع نے ان کو بقیہ نے ان کو ابوبکر بن ابومریم نے ان کو حدیث بیان کی ہے مہاجر بن حبیب نے عبیدہ ملیکی سے یہ صحابی تھے انہوں نے کہا کہ رسول اللہ نے فرمایا۔

اے اہل قرآن قرآن کو تکیہ نہ بناؤ اور اس کو تلاوت کرو جیسے اس کو تلاوت کرنے کا حق ہے رات کو بھی اور دن کو بھی اور اس کو پھیلاؤ عام کرو اور اس کو خوبصورت آواز میں پڑھو اور اس کے مضامین میں تدبر کرو تا کہ تم کامیاب ہو جاؤ اور اس کی تلاوت کرتے ہوئے جلدی نہ کرو بے شک تلاوت کا بھی ثواب ہے۔

۲۰۱۱:......ہمیں خبر دی ہے ابوبکر فارسی نے ان کو ابواسحٰق اصبھانی نے ان کو ابواحمد بن فارس نے ان کو محمد بن اسماعیل بخاری نے انہوں نے کہا کہ احمد بن شعیب نے کہا ان کو موسیٰ براعین نے ابوبکر بن عبداللہ سے اس نے مہاجر بن حبیب سے انہوں نے عبیدہ املوکی صاحب نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ آپ نے فرمایا۔ قرآن مجید کو تکیہ نہ بناؤ۔

۲۰۱۲:......ہمیں خبر دی ہے شیخ ابوالفتح عمری نے ان کو ابوعبدالرحمٰن شریحی نے ان کو محمد بن عقیل بلخی نے ان کو علی بن حسن نے ان کو عیسیٰ بن یونس نے ان کو ابوبکر بن ابی مریم نے ان کو مہاجر بن حبیب نے ان کو عبیدہ ملیکی نے جو صاحب رسول ہیں وہ کہا کرتے تھے کہ اے اہل قرآن تین بار قرآن کو تکیہ نہ بناؤ اور اس کو ایسے تلاوت کرو جیسے کہ اس کو تلاوت کرنے کا حق ہے رات دن اور اس میں جو کچھ ہے اس کو یاد کرو

(۲۰۰۷)......أخرجه أبونعيم في تاريخ أصبهان (۱/ ۲۶۰) من طريق أبي بكر بن أبي مريم. به.
وعزاه الهيثمي في المجمع (۲/ ۲۵۲) إلى الطبراني في الكبير وفيه أبوبكر بن أبي مريم وهو ضعيف.ی
(۲۰۰۸)......أخرجه البخاري في التاريخ ۷/ ۱۸۰)
(۱)...... في جمع الجوامع (ولا تعجلوا ثوابه)
(۲۰۱۰)......أخرجه ابن حبان (۱/ ۱۶۷ رقم ۱۲۴) الاحسان من طريق محمد بن العلاء بن كريب الهمداني. به.
(۱)......أخرجه الشجري (۱/ ۱۱۳) من طريق الربيع بن بدر عن الأعمش عن شقيق عن ابن مسعود مرفوعاً.
(۲۰۱۱)......أخرجه الطبراني في الكبير (۷/ ۲۹۳ رقم ۷۱۴۷) من طريق الحنظلي عن شداد. به.

تا کہ تم کامیاب ہو جاؤ اور اس کے ثواب کو لینے میں جلدی نہ کرو۔ بے شک اس کا ثواب ہے۔

اسی طرح ان دو سندوں کے ساتھ بطور موقوف روایت مروی ہیں اور اس کو روایت کیا ہے بقیہ نے ابوبکر سے بطور مرفوع روایت کے اور دوسرے طریقہ سے مروی ہے ابوبکر بن ابو مریم سے مہاجر بن حبیب سے اس نے نبی کریم سے مرسلاً روایت کی ہے۔

۲۰۱۳:...... ہمیں خبر دی ہے قاضی ابو عمر محمد بن حسین نے ان کو سلیمان بن احمد بن ایوب لخمی نے ان کو حسین بن محمد بن حاتم عبید عجل حافظ نے ان کو محمد بن علاء ہمدانی نے ان کو عبداللہ بن اجلح نے ان کو اعمش نے ان کو ابوسفیان نے جابر سے وہ فرماتے کہ رسول اللہ نے فرمایا۔

قرآن مجید شفاعت کرنے والا اور شفاعت قبول کیا ہوا ہے نہ جھگڑنے والا ہے تصدیق کرنے والا ہے جو شخص اس کو پیشوا بنائے گا وہ اس کو جنت میں لے جائے گا اور جو شخص اس کو پیٹھ کے پیچھے کرے گا وہ اسے چلا کر جہنم میں لے جائے گا۔

ابواحمد نے کہا یہ پہچانا جانا ربیع بن بدو کے ساتھ اور اس کو روایت کیا ہے عبداللہ بن اصلح نے اعمش سے انہوں نے اس روایت کو موقوف کیا ہے اور اس کے پیچھے ایک اور حدیث لائے ہیں اعمش سے ابی سفیان سے جابر سے۔

۲۰۱۴:...... ہمیں خبر دی ہے ابومحمد عبداللہ بن یوسف اصبہانی نے ان کو ابوبکر قطان نے ان کو علی بن حسن ہلالی نے ان کو قبیصہ بن عقبہ نے ان کو سفیان نے ان کو جریری نے ان کو یزید نے ان کو عبداللہ بن شخیر نے ان کو شداد بن اوس ثقفی نے نبی کریم سے آپ نے فرمایا کہ جو بھی بندہ کتاب اللہ کی کوئی سورت پڑھتا ہے اللہ تعالیٰ اس کے ساتھ ایک فرشتہ مقرر فرما دیتے ہیں لہٰذا اس کو کوئی چیز نقصان نہیں پہنچا سکتی یہاں تک کہ عطا کرے اس کو جب چاہے۔

۲۰۱۵:...... ہمیں خبر دی ہے ابوعلی روذباری نے ان کو ابوعلی اسماعیل بن محمد صفار نے ان کو حسن بن مکرم نے ان کو غیاث نے ان کو مطرف بن سمرہ بن جندب نے اپنے والد سے یہ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ ہر مہمان نواز چاہتا ہے کہ وہ مہمانی دیا کرے اور اللہ تعالیٰ کی طرف سے دعوت اور مہمانی قرآن ہے اسے مت چھوڑو۔

۲۰۱۶:...... ہمیں خبر دی ہے ابوالحسن بن ابوالمعروف فقیہ نے ان کو ابوسہل اسفرائنی نے ان کو ابوجعفر حذاء نے ان کو علی بن مدینی نے ان کو ابو خالد سلیمان بن حبان نے ان کو عبدالحمید بن جعفر نے ان کو سعید بن ابوسعید نے ان کو ابوشریح خزاعی نے وہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے پاس باہر تشریف لائے اور فرمایا کیا تم لوگ شہادت نہیں دیتے کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور میں اللہ کا رسول ہوں۔ ہم نے کہا کہ جی ہاں ہم گواہی دیتے ہیں آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔

بے شک یہ قرآن ایک رسی ہے اس کا ایک سرا اللہ تعالیٰ کے ہاتھ میں ہے اور دوسرا سرا تمہارے ہاتھوں میں ہے۔ تم لوگ اسی کے ساتھ چمٹے رہو بے شک تم لوگ ہرگز گمراہ نہیں ہوں گے اور ہرگز ہلاک نہ ہوں گے اس کو چمٹے رہنے کے بعد ہمیشہ ہمیشہ کے لئے۔

(۲۰۱۳)......سبق برقم (۱۹۴۲)

(۲۰۱۴)......أخرجه الخطيب (۱۱/۸۵) من طريق عبدالرحيم بن هارون. به.

وقال الخطيب: أخبرنا البرقاني قال سمعت أباالحسن الدارقطني يقول عبدالرحيم بن هارون الغساني متروک يكذب واسطى إن شاء الله وكان ببغداد.

(۲۰۱۵)...... أخرجه الترمذي (۲۹۲۶) من طريق محمد بن الحسن بن أبي يزيد الهمداني. به.

وقال أبوعيسى: هذا حديث حسن غريب.

قرآن کی تلاوت سے دلوں کا زنگ اترتا ہے

۲۰۱۷:......اور ہمیں خبر دی ہے ابو طاہر فقیہ نے ان کو ابو حامد بن بلال بزار نے ان کو ابراہیم بن عبداللہ نے ان کو عبدالرحیم بن ہارون نے ان کو عبدالعزیز بن ابی رواد نے اور ہمیں خبر دی ہے امام ابوالطیب سہل بن محمد بن سلیمان نے ان کو ابوعلی حامد بن محمد بن عبداللہ ہروی نے ان کو محمد بن صالح اشج نے ان کو عبداللہ بن عبدالعزیز بن ابی رواد نے ان کو ان کے والد نے ان کو نافع ؒ نے ان کو حضرت ابن عمر نے وہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ نے فرمایا۔

بے شک یہ دل زنگ آلود ہو جاتے ہیں۔ لوہا زنگ آلود ہوتا ہے جب کہ اس میں پانی پہنچ جائے۔ کسی نے عرض کیا یا رسول اللہ اس زنگ کو چھوٹانا اور دلوں کی صفائی کیسے ہوگی۔ آپ نے فرمایا موت کو کثرت کے ساتھ یاد کرنا اور قرآن مجید کی تلاوت کرنا۔

یہ حدیث امام کے الفاظ ہیں اور فقیہ کی روایت میں ہے کہ لوگوں نے کہا یا رسول اللہ دلوں کی صفائی کیسی ہوگی؟ آپ نے فرمایا کہ قرآن مجید کی تلاوت کرنا۔ اس میں موت کا ذکر نہیں فرمایا اور لوہے کو پانی لگنے کا بھی ذکر نہیں کیا۔

قرآن کی فضیلت

۲۰۱۸:......ہمیں خبر دی ہے ابوالحسین بن فضل قطان نے ان کو ابوسہل بن زیاد قطان نے ان کو محمد بن فلاں نے ان کو حسن بن حماد وراق نے ان کو محمد بن حسن بن ابویزید ہمدانی نے ان کو عمر بن قیس ملائی نے عطیہ سے اسے ابوسعید نے کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں جس شخص کو قرآن مجید کی تلاوت میرے ذکر اور دعا سے مصروف کر دے میں اس کو دعا مانگنے والوں کا افضل ثواب عطا کرتا ہوں اور قرآن کی فضیلت تمام کلاموں پر ایسے ہے جیسے اللہ کی فضیلت اس کی مخلوق پر ہے۔

۲۰۱۹:......ہمیں خبر دی ہے ابومنصور احمد بن علی دامغانی نے ان کو ابواحمد بن عدی نے ان کو احمد بن محمد بن عبدالکریم عدانی نے ان کو محمد بن حمید رازی نے ان کو حکم بن بشیر نے عمر بن قیس سے پھر مذکورہ حدیث کو اس کی اسناد کے ساتھ ذکر کیا ہے۔

۲۰۲۰:......ہمیں خبر دی ہے ابوعبداللہ حافظ نے ان کو احمد بن سلمان نے ان کو حسن بن سلام اور جعفر بن شاکر نے دونوں کو عفان نے ان کو شعبہ نے......ح......اور ہمیں خبر دی ہے ابوالحسن مقری نے ان کو حسن بن محمد بن اسحٰق نے ان کو یوسف بن یعقوب نے ان کو عمرو بن مرزوق نے ان کو شعبہ نے ان کو ابواسحٰق عبدالرحمٰن بن یزید سے وہ کہتے کہ عبداللہ نے کہا اور عمرو بن مرزوق نے کہا اپنی روایت میں عبداللہ سے کہ انہوں نے کہا جو شخص پسند کرتا ہے کہ یہ جانے کہ وہ اللہ کو محبوب رکھتا ہے اور اس کے رسول کو تو اسے چاہئے کہ وہ یہ دیکھے کہ وہ شخص قرآن سے محبت کرتا ہے تو وہ اللہ اور رسول سے بھی محبت کرتا ہے۔

۲۰۲۱:......ہمیں خبر دی ہے ابوطاہر نے ان کو ابوحامد بن بلال نے ان کو حسن بن محمد زعفرانی نے ان کو اسباط بن محمد قرشی نے ان کو اعمش نے ان کو شقیق نے انہوں نے کہا کہ حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے کہا گیا کہ آپ روزے کم رکھتے ہیں فرمایا اس لئے کہ میں جب روزہ رکھتا ہوں تو قرآن سے ضعیف ہو جاتا ہوں اور قرآن کی قرأت مجھے محبوب ہے۔

۲۰۲۲:......انہوں نے فرمایا کہ ہمیں حدیث بیان کی ہے زعفرانی نے ان کو ابومعاویہ ضریر نے ان کو اعمش نے ان کو سفیان نے انہوں نے کہا کہ عبداللہ سے کہا گیا آپ روزہ کم رکھتے ہیں آگے مذکور کی مثال بیان کیا۔

(۱)...... غير واضح بالأصل.

۲۰۲۳:.....ہمیں خبر دی ہے ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوزکریا عنبری نے ان کو محمد بن عبدالسلام نے ان کو اسحٰق بن ابراہیم نے ان کو جریر نے ان کو منصور نے ان کو ہلال بن یساف نے ان کو فروہ بن نوفل اشجعی نے انہوں نے کہا کہ میں حضرت خباب بن ارت کا پڑوسی تھا ہم لوگ مسجد سے نکلے انہوں نے میرا ہاتھ پکڑ لیا اور فرمایا اللہ کے بندے اللہ کا قرب حاصل کیجئے جس قدر استطاعت رکھتے ہو بے شک آپ کسی چیز کے ساتھ اللہ کا قرب حاصل نہیں کریں گے جو اللہ کی بارگاہ میں اس کی کلام سے زیادہ اللہ کو محبوب ہو۔

۲۰۲۴:.....ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوحامد احمد بن محمد خطیب خسروجرد میں ان کو محمد بن اسحٰق بیہقی نے ان کو محمد بن حمید نے ان کو مہران نے ان کو سفیان نے سعید بن زکریا سے ان کو عمرو بن مالک نے ان کو ابوالجوزاء نے ان کو ابن عباس نے وہ کہتے ہیں کہ پتھر کا اپنی جگہ سے ہٹ جانا زیادہ آسان ہے منافق پر قرآن کی قرأت سے۔

۲۰۲۵:.....ہمیں خبر دی ہے ابوعبداللہ حافظ نے تاریخ میں ان کو ابوزکریا عنبری نے ان کو یوسف بن موسیٰ مروزی نے ان کو عباس بن فضل نے ان کو مسکین بن بکیر نے ان کو عباد بن کثیر نے ان کو محمد بن حجادہ نے ان کو سلمہ بن کھیل نے ان کو حیۃ بن عدی نے نعمان بن بشیر سے انہوں نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میری امت کی افضل عبادت قرآن مجید کی تلاوت ہے۔

۲۰۲۶:.....ہمیں خبر دی ابونصر بن قتادہ نے ان کو ابومنصور نضروی نے ان کو احمد بن نجدہ نے ان کو سعید بن منصور نے ان کو ھشیم نے ان کو زیاد بن مخراق نے ان کو ابوایاس نے ان کو ابوقتادہ نے وہ کہتے ہیں کہ ابوموسیٰ نے فرمایا بے شک یہ قرآن تمہارے لئے اجر ہونے والا ہے کتنی تمہارے واسطے ذخیرہ آخرت ہے اور کتنی ہمارے لئے بوجھ ہے پس قرآن کے پیچھے چلو قرآن کو اپنے تابع نہ کرو اس لئے کہ جو قرآن کے پیچھے چلے گا اس کی اتباع کرے گا تو وہ اس کو جنت کے باغوں میں لے جائے گا اور جو قرآن کے تابع نہیں ہوگا وہ گدی کے بل گرے گا یہاں تک کہ وہ اس کو جہنم میں پھینک دے گا۔

۲۰۲۷:.....ہمیں خبر دی ہے ابوعبدالرحمٰن سلمی نے ان کو ابوالحسن کارزی نے ان کو علی بن عبدالعزیز نے ان کو ابوعبید نے وہ کہتے ہیں کہ ہمیں حدیث بیان کی ہے ابن علیہ اور ھشیم نے دونوں کو زیاد نے پھر اس نے حدیث کو ذکر کیا ہے مذکور کی مثل علاوہ ازیں یہ کہا ہے کتنا ہی تمہارے اوپر اجر اور تمہارے اوپر بوجھ بننے والا ہے ابوعبید نے کہا کہ ابوموسیٰ کا یہ قول فاتبعو القرآن کہ تم قرآن کی اتباع کرو کا مطلب ہے کہ تم اس کو اپنے آگے رکھو پھر اس کو پڑھو اور ان کا یہ قول کہ قرآن تمہاری اتباع نہ کرے کا مطلب بعض لوگوں نے یہ بیان کیا ہے کہ قرآن تمہارے قرآن کو ضائع کرنے کی وجہ سے تمہاری تلاش میں نہ پھرے جیسے کوئی آدمی اپنے ساتھی کو پیچھے ہونے کی وجہ سے تلاش کرتا ہے اور اس میں ایک قول اور ہے اور وہ میرے نزدیک احسن ہے اس سے۔ یہ قول لایتبعنکم القرآن نہ پیچھے رہے تمہارے قرآن یعنی اس کے ساتھ عمل کو نہ چھوڑو کہ تم اس کو اپنی پیٹھ کے پیچھے پھینک دو گے۔

۲۰۲۸:.....ہمیں خبر دی ہے ابوزکریا بن اسحٰق نے ان کو ابوعبداللہ بن یعقوب نے ان کو محمد بن عبدالوہاب نے وہ کہتے ہیں کہ ہمیں خبر دی جعفر بن عون نے ان کو اعمش نے ان کو شقیق نے وہ کہتے ہیں کہ عبداللہ نے کہا۔ یہ راستہ حاضر کیا ہوا ہے اس پر شیطان حاضر ہوتے ہیں اور آواز لگاتے ہیں اے اللہ کے بندے یہ راستہ ہے (اس طرف آجا) تو تم لوگ اللہ کی رسی کو مضبوطی سے پکڑ لو بے شک اللہ کی رسی قرآن ہے۔

(۲۰۲۳).....انظر النهاية لابن الأثير (تبع)

(۱).....في الأصل (وهشيم بن عليه) وهو خطأ.

(۲۰۲۶).....أخرجه ابن المبارك في الزهد (۸۰۳) من طريق موسى بن سعد عن عبدالله بن مسعود.

قرب قیامت قرآن اٹھالیا جائے گا

۲۰۲۹:......ہمیں خبر دی ہے ابوالحسن بن احمد حافظ نے ان کو ابوالعباس جعفر بن محمد مستغفری نے ان کو ابوسعید خلیلی بن احمد قاضی نے ان کو ابونصر بن ابوداؤد نے ان کو عبدالملک بن شعیب بن لیث نے ان کو ان کے والد نے ان کو ان کے دادا نے ان کو خالد بن یزید نے ان کو سعید بن ابوہلال نے ان کو موسیٰ بن سعید نے ان کو ناجیہ بن عبداللہ نے ان کو ان کے والد نے ان کو حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے انہوں نے کہا کہ قرآن کو پڑھو اس سے پہلے کہ اٹھالیا جائے بے شک قیامت قائم نہیں ہوگی حتیٰ کہ قرآن اٹھالیا جائے گا لوگوں نے پوچھا کہ کیا یہ مصحف یعنی کتابیں پوری اٹھالی جائیں گی؟ تو اس کا کیا ہوگا جو لوگوں کے سینوں میں ہے؟ فرمایا کہ ایک رات گزاریں گے کہ ان کے سینوں سے بھی اٹھالیا جائے گا صبح کریں گے تو کہیں گے گویا کہ ہم کوئی شئے نہیں جانتے اس کے بعد شعر میں پڑ جائیں گے۔ ابوبکر نے فرمایا یہ ناجیہ بن عبداللہ بن عقبہ بن مسعود ہے اس کے لئے اس حدیث کے علاوہ کوئی حدیث نہیں ہے۔

۲۰۳۰:......ہمیں خبر دی ہے ابونصر بن قتادہ نے ان کو ابومنصور نضروی نے ان کو احمد بن نجدہ نے ان کو سعید بن منصور نے وہ کہتے ہمیں حدیث بیان کی ہے سفیان نے ان کو عبدالعزیز نے انہوں نے سنا شداد بن معقل سے انہوں نے سنا حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے وہ فرماتے ہیں پہلی چیز جسے تم اپنے دین میں سے گم پاؤ گے وہ امانت ہے اور آخر میں جو چیز باقی رہے گی وہ نماز ہوگی اور بے شک یہ قرآن مجید جو تمہارے مابین ہے قریب ہے کہ اٹھالیا جائے لوگوں نے پوچھا کہ یہ کیسے ہوسکتا ہے وہ تو ہمارے قلوب میں اللہ نے ثبت کردیا ہے اور ہم نے اس کو مصاحف میں ثبت کردیا ہے فرمایا کہ اس پر ایک رات گزرے گی لہٰذا جو کچھ تمہارے دلوں میں ثبت ہے وہ نکل جائے گا اور جو کچھ مصاحف میں ہے وہ اٹھ جائے گا اس کے بعد حضرت عبداللہ بن مسعود نے یہ آیت پڑھی:

ولئن شئنا لنذهبن بالذی اوحینا الیک ثم لاتجد لک به علینا و کیلا. (سورۃ اسراء ۸۶)

اور البتہ اگر ہم چاہیں تو ضرور بالضرور دور کردیں (لے جائیں) اس قرآن کو جس کو ہم نے تیری طرف وحی کیا ہے، پھر نہیں پائیں گے آپ اپنے لئے ہمارے اوپر کوئی وکیل۔

(فائدہ)......یعنی اگر ہم چاہیں تو یہ جو کچھ ہم نے آپ کی طرف وحی کیا ہے اس کو دنیا سے اٹھالیں تو کوئی شخص آپ کو ہمارے پاس سے دوبارہ یہ قرآن واپس لے آنے میں مددگار نہ ملے گا۔ (مترجم)

۲۰۳۱:......ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے بطور اجازت کے اور بطور قرأت کے اپنی کتاب میں اس کتاب میں جس میں ان پر مستدرک میں سے پڑھا جاتا تھا۔ یہ کہ ابوبکر حفید نے ان کو حدیث بیان کی ہے۔ ہمیں حدیث بیان کی ہمارے دادا عباس بن حمزہ نے ان کو ابوکریب نے اور ہمیں خبر دی ابومسعود احمد بن محمد رازی نے بطور اجازت دینے کے اور یہ لفظ انہی کے ہیں ان کو خبر دی ابواحمد حسین بن علی بن یحییٰ تمیمی نے ان کو ابوقریش محمد بن جمعہ بن خلف حافظ نے ان اکو ابوکریب نے ان کو ابومعاویہ نے ان کو ابومالک اشجعی نے ان کو ربعی بن خراش نے اپنے دادا سے انہوں نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔

اسلام ایسے مٹادیا جائے گا جیسے کپڑا مٹادیا جاتا ہے یہاں تک کہ معلوم نہ ہوگا روزہ نہ کوئی صدقہ نہ قربانی رات گزرے کی کتاب اللہ پر حتیٰ کہ دھرتی پر اس کی ایک بھی آیت باقی نہیں رہے گی اور لوگوں میں سے کچھ گروہ باقی رہیں گے جو سب سے بڑے بوڑھے ہوں گے وہ کہیں گے ہم

(۱)......غیر واضح.

(۲)......غیر واضح بالأصل ونقلناه من الكنز.

نے اپنے اباؤ اجداد کو اسی کلمہ لاالہٰ الا اللہ پر پایا تھا اور ہم بھی وہی کہتے ہیں۔ چنانچہ اس کو صلہ نے کہا کہ پھر ان کو لا الہ الا اللہ تو کوئی فائدہ نہیں دے گا ایسے کہ وہ نہیں جانتے کہ نماز کیا ہے صدقہ کیا ہے، حج اور قربانی کیا ہے چنانچہ حذیفہ نے ان سے منہ پھیر لیا اور اس نے یہی بات تین بار دہرائی۔ ہر دفعہ حذیفہ اس سے منہ پھیرتے رہے اس کے تیسری باری پر وہ ان کی طرف متوجہ ہوئے اور فرمایا اے صلہ (کلمہ) ان کو آگ سے جہنم سے نجات دے گا وہ ان کو آگ سے نجات دے گا۔

۲۰۳۲:......ہمیں خبر دی ہے ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوالعباس محمد بن یعقوب نے ان کو احمد بن عبدالجبار نے ان کو محمد بن فضل نے بن غزوان، ان کو عطاء بن سائب نے ان کو سعید بن جبیر نے ان کو ابن عباس رضی اللہ عنہ نے انہوں نے فرمایا جس نے قرآن مجید پڑھا اور اس میں جو احکامات ہیں اس پر عمل بھی کیا اللہ تعالیٰ اس کو گمراہی سے ہدایت عطا کریں گے اور قیامت کے دن بدترین عذاب سے اس کو بچالیں گے یہ بات اس لئے ہے کہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

فمن اتبع هدای فلا يضل و لا يشقى

جس شخص نے میری ہدایت کی تابعداری کی وہ نہ ہی گمراہ ہوگا اور نہ ہی محروم اور بد بخت ہوگا۔

۲۰۳۳:......ہمیں خبر دی ہے ابوعبداللہ حافظ نے اور ابوبکر بن حسن اور ابوزکریا بن ابواسحٰق نے انہوں نے کہا ہمیں حدیث بیان کی ہے ابوالعباس اصم نے ان کو احمد بن عبدالجبار نے ان کو محمد بن فضیل نے ان کو ہارون بن عنترہ نے ان کو ان کے باپ نے ان کو بن عباس نے ان کو ان کے والد نے ان کو ابن عباس نے کہ ان سے پوچھا گیا کہ تمام اعمال میں سے کون سا عمل افضل ہے انہوں نے فرمایا کہ ذکر اللہ بہت بڑا ہے تین مرتبہ یہی دہرایا اس کے بعد فرمایا کچھ لوگ جب اللہ کے گھروں میں سے کسی گھر میں بیٹھتے ہیں کتاب اللہ کا دور کرتے ہیں اور اس کو پڑھتے پڑھاتے ہیں تو وہ لوگ اللہ کے مہمان بن جاتے ہیں اور فرشتے اپنے پروں سے ان پر سایہ کرتے ہیں اور وہ لوگ اللہ کی ملاقات کرنے والے ہوتے ہیں۔ یہاں تک کہ وہ کسی دوسری بات میں لگ جائیں اور جو شخص کسی ایسے راستے پر چلتا ہے جس میں وہ علم کی تلاش کرتا ہے اس کے اللہ تعالیٰ جنت کا راستہ آسان کر دیتے ہیں اور وہ شخص جس کو اس کا عمل سست کر دے اس کا نسب اس کو چست نہیں کر سکے گا (یعنی جس نے عمل کے ذریعے نجات کا سامان نہیں کیا اس کا نسب اس کو نجات نہیں دلوائے گا)۔ (مترجم)

جندب کا قول

۲۰۳۴:......ہمیں خبر دی ہے ابوعبداللہ اور محمد بن موسیٰ نے دونوں نے کہا ہے کہ ہمیں حدیث بیان کی ہے ابوالعباس محمد بن یعقوب نے ان کو محمد بن اسحٰق نے ان کو سعید بن عامر نے ان کو شعبہ نے ان کو قتادہ نے ان کو یونس بن جبیر نے ہم جندب کے مصاحب ہوئے جب ہم مقام حض الکاب میں پہنچے ہم نے ان سے کہا کہ آپ ہمیں وصیت کیجئے انہوں نے فرمایا کہ میں تمہیں اللہ سے ڈرنے کی وصیت کرتا ہوں اور تمہیں قرآن کے ساتھ وصیت کرتا ہوں۔ وہ تاریک رات کو روشن کر دیتا ہے اور دن کو رہنمائی کرتا ہے۔ اس کو پڑھو جس حال میں بھی ہو سکے مشقت ہو فاقہ اور اگر تیرے سامنے کوئی آزمائش آجائے بس پھر اپنے خون کے علاوہ سب کچھ کر دے (یعنی قربان کر دے) اگر تجھ سے آزمائش اور مصیبت ٹل جائے تو جو کچھ تیرے پاس ہے اس کو قربان کرے ماسوا اپنے دین کے کیونکہ کٹا ہوا در حقیقت وہ ہوتا ہے جس کا دین لٹ جائے برباد اور ویران در حقیقت وہ ہوتا ہے جس کا دین برباد ہو جائے۔ اس لئے کہ جنت جانے کے بعد کوئی فاقہ نہیں ہوگا اور جہنم میں جانے کے بعد کوئی غنی ہونا فائدہ

(۱)......غير واضح بالأصل.

(۲۰۳۳)......وقال المناوی فی الفیض (۶/ ۲۹۰) قال أبوزرعة فی إسناده كثير بن عبدالله واهی الحديث.

(۲)......غير واضح بالأصل.

نہیں دے گا اس لئے کہ جہنم اپنے فقیر کو غنی نہیں بناتی اور اپنے قیدی کو رہائی نہیں دلواتی۔
یہی جندب کے قول میں سے محفوظ ہے اور اس کو اسی طرح روایت کیا ہے سعید بن ابی عروبہ نے قتادہ سے۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی وصیت

۲۰۳۵:.....اور تحقیق ہمیں خبر دی ہے ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوالعباس محمد بن یعقوب نے ان کو عباس بن ولید بن مزید بیروتی نے ان کو ابو شعیب نے ان کو خبر دی عبدالقدوس بن حبیب نے اس نے سنا حسن کوفی سے اس نے سمرہ بن جنادہ سے انہوں نے کہا کہ رسول اللہ نے وصیت فرمائی تھی اپنے بعض اصحاب کو اور فرمایا تھا میں تمہیں اللہ سے ڈرنے کی وصیت کرتا ہوں اور قرآن پڑھنے کی وہ اندھیرے میں روشنی دن کی ہدایت اسے پڑھو جس حال میں بھی ہو مشقت کے اور فاقہ کے باوجود اگر تیرے لئے کوئی مصیبت پیش آئے تو اپنے مال کو اپنے دین کے بچانے کے لئے پیش کردے اور اگر تجھ سے آزمائش ٹل جائے تو اپنے مال اور جان دینے کے لئے پیش کردے اس لئے کہ لٹ جانے والا وہ ہوتا ہے جس کا دین لٹ جائے اور محروم وہ ہوتا ہے جو اپنے دین سے محروم ہو جائے ورنہ تو جنت میں داخلے کے بعد کوئی فاقہ نہیں ہے اور جہنم میں جانے کے بعد کوئی غنا نہیں ہے۔ جہنم اپنے فقیر کو استغنا نہیں دیتی اور جس کو پکڑتی ہے اس کو چھوڑتی نہیں ہے۔ عبدالقدوس بن حبیب شامی سے یہ ضعیف ہے ایک مرتبہ اور س نے اس حدیث کی اسناد میں غلطی کی ہے اگرچہ اس نے عمداً نہ کی ہو۔

۲۰۳۶:.....ہمیں خبر دی ابوطاہر فقیہ نے ان کو خبر دی ابوالطیب محمد بن مبارک خیاط نے ان کو جعفر بن احمد شاماتی نے ان کو سعید بن اسماعیل نے ان کو کثیر نے ان کو انس رضی اللہ عنہ نے وہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اپنے اپنے گھروں کو نماز کے ساتھ روشن رکھو اور قرآن کی تلاوت کے ساتھ۔

۲۰۳۷:.....ہمیں خبر دی ہے ابوسعد زاہد نے ان کو ابوسعد علائی نے ان کو عمران بن موسیٰ بجستانی نے ان کو عثمان بن ابی شیبہ نے ان کو محمد بن بشر نے ان کو مسعر نے ان کو عمرو بن مرہ نے ان کو ابوعبیدہ نے انہوں نے کہا ایک عورت نے عیسیٰ علیہ السلام سے کہا۔ مبارک بادی ہو تیرے حمل والے پیٹ کے لئے اور مبارک باد ہے اس سینے کے لئے جو دودھ پلائے گا اور مبارک بادی ہے اس کے لئے جو کتاب اللہ کو پڑھے گا اور اس میں جو احکامات ہیں ان پر عمل کرے گا۔

۲۰۳۸:.....ہمیں خبر دی ہے ابواسحٰق حسن بن محمد بن حبیب مفسر نے اپنی اصل کتاب سے ان کو ابواسحٰق ابراہیم بن محمد بن یحییٰ نے ان کو محمد بن اسحٰق ثقفی نے وہ کہتے ہیں کہ مجھے خبر دی ہے ابراہیم بن سعید نے ان کو حدیث بیان کی ہے عبدالرحمٰن بن عون نے ان کو محمد بن فضیل بن عیاض نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے خواب میں حضرت عبداللہ بن مبارک کو دیکھا میں نے پوچھا اے ابوعبدالرحمٰن تیرے رب نے تیرے ساتھ کیا سلوک کیا ہے۔ فرمایا کہ اس نے مجھے بخش دیا ہے۔ مغفرت کے بعد مغفرت کے ساتھ میں نے پوچھا کہ کون سی چیز کے سبب فرمایا کہ میرے قرآن مجید کی تلاوت کرنے کے سبب اور ہاتھ سے اشارہ کیا ان کی مراد جہاد تھا اور مجھ سے کہا اے ابومحمد اور آج مجھے جنت میں ایک حور بھی عطا ہوئی ہے۔

۲۰۳۹:.....ہمیں خبر دی ہے علی بن احمد بن عبدانی نے ان کو احمد بن عبید صفار نے ان کو اسماعیل بن فضیل نے انکو عبداللہ بن ابی شیبہ نے ان کو عبداللہ بن نمیر نے ان کو اعمش نے ان کو ابراہیم نے ان کو علقمہ نے ان کو عبداللہ نے انہوں نے فرمایا۔

(۲۰۳۶).....أخرجه البخاري (۲۳۰/۶) عن سفيان عن الأعمش. به وفيه زيادة.

(۱)..... في الهامش مانصه : آخر الجزء الخامس عشر.

(۲۰۳۷ و ۲۰۳۸).....قال السيوطي في الدر (۳۴۹/۲ و ۳۵۰) أخرجه ابن أبي شيبة في المصنف وأحمد والنسائي وابن مردويه في سننه عن أبي ذر. والحديث سبق برقم ۷۷۵)

میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے قرأت کی تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:
آپ نے بہت اچھا کیا (یعنی اچھی قرأت کی۔)
آپ نے گویا تائید وتصویب فرمائی زہے ان کا نصیب جن کی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے تصویب فرمائی اللہ ہمیں بھی ایسی توفیق محفل اپنے فضل سے نصیب فرما
اور ہماری نجات کامل کا ذریعہ بنائے۔ (امین)

فصل:.......حضور قلب کے ساتھ قرأت کرنا اور قرآن میں غور وفکر کرنا

قرأت اور تلاوت کرنے والے کو چاہئے کہ تلاوت کرتے وقت قرآن مجید کے مضمون اور مفہوم کے ساتھ دل کو حاضر رکھے اور جو کچھ پڑھے اس میں غور وفکر کرے۔ (مترجم)

۲۰۳۷:.....تحقیق ہم نے اس کتاب میں حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ آپ نے فرمایا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک آیت کو کھڑے ہوکر تہجد میں بار بار اتنی دیر پڑھا کہ صبح کردی وہ آیت یہ ہے۔

ان تعذبهم فانهم عبادک و ان تغفر لهم فانک انت العزیز الحکیم.

(اے اللہ) اگر ان لوگوں کو عذاب دے تو بے شک یہ تیرے بندے ہیں اور اگر تو ان کو بخش دے تو بے شک تو غالب ہے حکمت والا ہے۔
حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے صلوۃ اللیل میں اس آیت کو بار بار پڑھا یہاں تک کہ صبح ہوگئی۔ واضح رہے کہ آپ اس آیت کی تلاوت کرتے ہوئے اللہ کی بارگاہ میں سرگوشی کررہے اور التجا کررہے تھے کسی عام وظیفہ پڑھنے والے کی طرح محض وظیفے کے طور پر تکرار نہیں کررہے تھے ظاہر ہے کہ التجا اور سرگوشی مکمل حضور قلب کے بغیر نہیں ہوسکتی اور بار بار تکرار کرنا آیت کے معنی اور مفہوم میں مکمل غور وفکر کو تقاضا کرتا ہے۔ تو یہ آیت واضح دلیل ہے اس بات کی کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم قرآن مجید کی قرأت حضور قلب کے ساتھ اور غور وفکر کے ساتھ کرتے تھے اور یہ دلیل ہے اس بات کی کہ تمام مسلمانوں کو چاہئے کہ وہ حضور قلب اور غور وفکر کے ساتھ تلاوت کریں اور یہ اسی صوت میں ممکن ہے کہ مسلمان صرف الفاظ قرآنی تک محدود نہ رہیں بلکہ معانی اور مفہوم کو بھی جانیں تا کہ قرآن صرف زبان پر اور حلق سے اوپر اوپر نہ رہے بلکہ نیچے اتر کر دل پر اپنا اثر کرے اور وہ معنی اور مفہوم جانے بغیر ممکن نہیں ہے۔ (مترجم)
خبر۔ ہمیں خبر دی ہے ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوبکر بن اسحٰق نے ان کو ابوالمثنی نے ان کو مسدد نے ان کو یحییٰ بن سعید نے ان کو قدامہ بن عبداللہ عامری نے وہ کہتے ہیں کہ مجھے حدیث بیان کی ہے جسرہ بنت دجاجہ نے وہ کہتی ہیں کہ میں نے سنا ابوذر سے وہ فرماتے تھے پھر اس نے مذکورہ حدیث ذکر کی۔

۲۰۳۸:.....ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوالعباس بن یعقوب نے ان کو ربیع بن سلیمان ان کو اسد بن موسیٰ نے ان کو محمد بن فضیل بن غزوان نے ان کو کلیب عامری نے ان کو جسرہ عامریہ نے ان کو ابوذر نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ وہ ایک آیت کو مکرر پڑھ رہے تھے یہاں تک کہ اس کو پڑھتے ہوئے صبح ہوگئی اسی کے ساتھ رکوع بھی کررہے تھے اور سجدہ بھی وہ مذکورہ آیت یہ تھی:

ان تعذبهم فانهم عبادک و ان تغفر لهم فانک انت العزیز الحکیم.

ابوذر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے عرض کی یارسول اللہ آپ ہمیشہ اس آیت کو مکرر پڑھتے رہے یہاں تک کہ آپ نے صبح کردی آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں نے اپنے رب سے اپنی امت کے لئے شفاعت کا حق مانگا تھا اللہ نے وہ مجھے عطا کردیا یہ شفاعت ہر اس انسان

کونصیب ہوگی جواللہ کے ساتھ کسی شے کوشریک نہیں کرتا۔

۲۰۳۹:......ہمیں خبر دی ہے علی بن احمد بن عبدان نے ان کواحمد بن عبید صفار نے ان کوتمتام نے ان کوابو مسلم ان کوزید بن حباب نے ان کو اسماعیل مسلم عبدی نے ان کوابونضرہ نے ان کوابوسعید نے یہ کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ایک آیت کورات بھر دہراتے رہے یہاں تک کہ صبح کر دی۔

۲۰۴۰:......ہمیں خبر دی عبداللہ بن یوسف اصبھانی نے ان کوابوسعید بن اعرابی نے ان کوحسن بن محمد زعفرانی نے ان کواسماعیل بن علیہ نے ان کوایوب نے انکوابوحمزہ نے وہ کہتے ہیں میں نے حضرت عبداللہ عباس رضی اللہ عنہ سے کہامیں قرآن مجید تیز پڑھتاہوں میں تین دن میں قرآن مجید پڑھ لیتاہوں۔حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایامیں اگر پوری رات میں سورۃ بقرہ کی تلاوت پوری کروں اور میں اس سورۃ میں تدبر کروں غوروفکر کروں اورٹھہر ٹھہر کر پڑھوں تو مجھے یہ زیادہ محبوب ہےاس پڑھنے سے جوتم پڑھتے ہو۔

فائدہ:......حضرت ابن عباس کےقول سے یہ معلوم ہوا کہ قرآن کوجلدی پڑھنے سے آرام سے پڑھنااور تدبر کر کےغوروفکر کر کے ترتیل سے پڑھنازیادہ بہتر ہے کیونکہ یہ مقصود سےقریب تر ہے پڑھنااور سمجھ کر پڑھنا۔(مترجم)

۲۰۴۱:......ہمیں خبر دی عبداللہ بن یوسف اصبھانی نے ان کوابوسعید بن اعرابی نے ان کوحسین زعفرانی نے ان کویحییٰ بن عباد نے ان کو مالک نے انکوقاسم بن ولید نے وہ کہتے ہیں حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا۔قرآن مجید کو بہت تیزمت پڑھو جیسے شعر جلدی پڑھے جاتے ہیں اوراسے ایسے نہ بکھیرو جیسے ردی کھجور کو بکھیر دیتے ہیں بلکہ اس کےعجائبات کے پاس رک جاؤ اور قرآن کے ساتھ دلوں کوتحریک دو۔

قرآن کا مقصد غوروفکر کرنا ہے

۲۰۴۲:......زعفرانی نے اپنی اسناد کے ساتھ ہمیں حدیث بیان کی ہے ان کوشبابہ ان کومغرہ نے ان کوابوحمزہ نے ان کوابراہیم نے وہ کہتے ہیں کہ عبداللہ نے کہا(یعنی ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے) قرآن مجید کو پڑھواوراس کے ذریعے دلوں کوتحریک دواورتم میں سے کسی کا منشامحض سورۃ کوختم کرنااور جلدی اس کے آخرتک پہنچنا نہیں ہونا چاہئے بلکہ مقصد سمجھنااورغوروفکر کرنا ہونا چاہئے تاکہ عمل کا جذبہ ابھرے)۔

قرآن کتنے دن میں ختم ہونا چاہئے

۲۰۴۳:......ہمیں خبر دی ہے ابوزکریا بن ابواسحٰق نے ان کوابوالحسن طرائفی نے ان کوعثمان بن سعید نے ان کویحییٰ بن بکیر نے ان کو مالک نے وہ کہتے ہیں کہ ہمیں حدیث بیان کی قعنبی نے اس میں جوانہوں نے مالک پر پڑھی اس نے یحییٰ بن سعید سے کہ انہوں نے کہا کہ میں اور محمد بن یحییٰ بن حبان بیٹھے ہوئے تھے چنانچہ اس نے ایک آدمی کوبلایااور کہا کہ آپ مجھے اس چیز کی خبر دیجئے جو آپ نے اپنے والد سے سنی تھی۔

اس آدمی نے کہا کہ میرے الد نے مجھے خبر دی تھی کہ وہ زید بن ثابت کے پاس گئے تھےاوران سے پوچھا تھا کہ آپ قرآن مجید کی تلاوت کے بارے میں کیا دیکھتے ہیں کہ کیسے ہونی چاہئے؟ کہ سات دن میں قرآن مجید ختم ہونا چاہئے تو انہوں نے فرمایا یہ حسن ہے یعنی اچھی بات ہے اور میں اگراس کوپندرہ دن میں ختم کروں یا بیس دن میں تو یہ مجھے زیادہ پسند ہےاورانہوں نے مجھ سے پوچھا یہی معاملہ اورفرمایا کہ میں آپ سے پوچھتاہوں حضرت زید نے فرمایالیکن میں تدبر کرتاہوں اور میں رک کراس پر مطلع ہوتاہوں۔

۲۰۴۴:......اور ہمیں خبر دی ہے ابوصالح بن ابوطاہر نے ان کوخبر دی ہے میرے دادا یحییٰ بن منصور قاضی نے ان کوابوعلی محمد بن عمرو نے ان کو قعنبی نے ان کوسلیمان بن بلال نے ان کویحییٰ بن سعید نے وہ کہتے ہیں کہ میں اور محمد بن یحییٰ ابن حبان بیٹھے ہوئے تھے پھراس نے مذکورہ حدیث کی مثل حدیث ذکرفرمائی۔

۲۰۴۵:......ہمیں خبر دی ہے ابوعبداللہ نے انہوں نے سنا اسماعیل بن محمد بن فضل اشعرانی سے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا اپنے دادا سے انہوں نے سنا سعید بن منصور سے انہوں نے سنا سفیان بن عینیہ سے انہوں نے سنا مسعر بن کدام سے وہ کہتے ہیں کہ ایک آدمی نے حضرت عبداللہ بن مسعود سے کہا کہ آپ مجھے وصیت فرمائیے۔

انہوں نے کہا کہ جب تم سنو کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے اے لوگو ایمان والو تو بس خوب کان لگا لو اس کی طرف بے شک وہ بہترین وصیت ہے جس کے ساتھ تم وصیت کئے گئے ہو یا کوئی شر ہے جس سے تم ہٹائے جا رہے ہو۔

۲۰۴۶:......ہمیں خبر دی ہے ابوعبداللہ حافظ نے ان کو حسن بن محمد بن اسحٰق اسفرائنی نے ان کو ابوعثمان سعید بن عثمان خیاط نے ان کو محمد بن یحییٰ ازدی نے ان کو عبدالملک بن سیف نے ایک آدمی سے جو ابولیلیٰ کے بیٹوں میں سے تھے وہ فرماتے ہیں کہ میں ایک خاتون کے پاس گیا جب کہ میں سورۃ ہود پڑھ رہا تھا اس خاتون نے کہا اے ابوعبدالرحمٰن آپ سورۃ ہود کو ایسے ہی پڑھتے ہیں اللہ کی قسم میں پچھلے چھ ماہ سے اس سورۃ ہود کو پڑھ رہی ہوں میں تا حال اس کی قرأت سے فارغ نہیں ہوئی ہوں۔

۲۰۴۷:......ہمیں خبر دی علی بن احمد نے بن عبدان نے ان کو احمد بن عبید صفار نے ان کو ابن ملحان نے ان کو یحییٰ بن بکیر نے ان کو لیث نے ان کو یزید بن ابی حبیب نے ان کو ابوالخیر نے ان کو ابوالخطاب نے ان کو ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ نے کہ انہوں نے فرمایا بے شک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے لوگوں کو خطبہ دیا تھا جب کہ آپ اپنی پیٹھ کا سہارا کھجور کے تنے سے لگائے ہوئے تھے آپ نے فرمایا۔ کیا میں تمہیں لوگوں میں سے بہترین لوگ بتاؤں اور بدترین لوگ بھی؟ بیشک سب لوگوں میں سے بہتر آدمی وہ ہے جو اللہ کی راہ میں اپنے گھوڑے کی پشت پر عمل کرتا ہے یا اپنے اونٹ کی پشت پر یا اپنے دونوں قدموں پر یہاں تک کہ اس کے پاس موت آجاتی ہے حالانکہ وہ اسی حال میں ہوتا ہے اور سب لوگوں میں سے برا انسان وہ آدمی ہوتا ہے جو گنہگار رہتا ہے اور جرأت و جسارت کرتا ہے کتاب اللہ کو پڑھتا ہے مگر اس کے اندر جو کچھ ہے اس کی کسی شے کی رعایت نہیں کرتا اور اس کی پرواہ نہیں کرتا کہ قرآن مجید اسے کیا کہہ رہا ہے۔

فصل:......قرآن مجید کو پڑھتے وقت روتے رہنا

۲۰۴۸:......ہم نے اس کو اس کتاب میں کتاب الخوف میں روایت کیا ہے حدیث مطرف بن عبداللہ شخیر کی ان کے والد سے وہ کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا آپ نماز پڑھ رہے تھے اور آپ کے سینہ مبارک میں رونے کی وجہ سے یہی آواز پیدا ہو رہی تھی جیسے چکی چلنے کی آواز ہوتی ہے۔

۲۰۴۹:......ہمیں خبر دی ہے ابونصر بن بن قتادہ نے ان کو ابوالحسن محمد بن حسن بن اسماعیل سراج نے انکو حسن بن مثنی بصری نی ان کو عفان نے ان کو حماد بن سلمہ نے ان کو ثابت نے ان کو مطرف نے ان کو ان کے والد نے وہ فرماتے ہیں کہ میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا حالانکہ آپ اس وقت نماز پڑھ رہے تھے اور (قرأت کرتے ہوئے آپ رو رہے تھے اور رونے کی وجہ سے) آپ کے سینہ مبارک میں ایسی آواز پیدا ہو رہی تھی جیسے چولہے پر ہنڈیا کے ابلنے کی آواز ہوتی ہے۔

۲۰۵۰:......ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوعبداللہ محمد بن یعقوب نے ان کو ابراہیم بن محمد نے ان کو ابوکریب نے ان کو حفص بن غیاث نے ان کو اعمش نے ان کو ابراہیم نے ان کو عبیدہ نے ان کو عبداللہ نے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے فرمایا۔ میرے

(۲۰۴۷)...... أخرجه النسائی (۱۱/۶) عن قتيبة عن الليث. به.

(۲۰۴۹)......أخرجه ابو داؤد فی الصلاة والترمذی فی الشمائل والنسائی فی الصلاة من طريق مطرف. به. (تحفة الأشراف ۵۳۴۷)

سامنے سورۃ نساء پڑھیں۔عبداللہ کہتے ہیں میں نے عرض کیا یا رسول اللہ میں آپ کے سامنے تلاوت کروں حالانکہ آپ کے اوپر تو قرآن مجید نازل ہوا ہے۔فرمایا کہ میں چاہتا ہوں کہ میں دوسرے سے سنوں چنانچہ میں نے آپ کے سامنے سورۃ نساء پڑھی جب میں اس آیت تک پہنچا:

فكيف اذا جئنا من كل امة بشهيد و جئنابك على هؤلاء شهيدا

کیا حال ہوگا اس وقت جب ہم ہر امت میں سے ایک گواہ لائیں گے اور آپ کو ان سب پر گواہ لائیں گے۔

اتنے میں مجھے ہاتھ سے دبانے والے نے دبایا میں نے اپنا سر اٹھایا تو دیکھا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی آنکھوں سے آنسو بہہ رہے ہیں۔

دونوں نے بخاری مسلم نے ان کو حدیث حفص بن غیاث سے نقل کیا ہے۔

۲۰۵۱:......ہمیں حدیث بیان کی ہے ابومحمد بن یوسف نے بطور املاء کے ان کو ابونصر احمد بن سہل فقیہ نے بخارا میں ان کو ابورجاء محمد بن سہل بن موسیٰ نے ان کو سعید بن یعقوب طالقانی نے ان کو ولید بن مسلم نے......ح......اور ہمیں خبر دی ہے ابوعبدالرحمن سلمی نے انکو ابوعمرو بن حمدانی نے اور ابوبکر بن قریش نے دونوں نے کہا کہ ان کو بیان کی ہے حسن بن سفیان نے ان کو عبداللہ بن محمد بن سالم اور صفوان بن صالح نے دونوں کو ولید بن مسلم نے ان کو اسماعیل بن رافع نے ان کو ابن ابی ملیکہ نے ان کو عبدالرحمن بن سائبؓ نے انہوں نے کہا کہ ہمارے پاس سعد بن مالک آئے اس کے بعد کہ جب ان کی نظر رک گئی تھی میں نے آ کر سلام کیا انہوں نے مجھ سے میرا تعارف پوچھا اور میں نے تعارف بتایا تو انہوں نے مجھے خوش آمدید کہا اے بھتیجے مجھے اطلاع پہنچی ہے کہ آپ قرآن مجید خوب صورت آواز کے ساتھ پڑھتے ہیں۔میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا تھا آپ فرمارہے تھے۔یہ قرآن مجید نازل ہوا ہے درد کے ساتھ اور غم کے ساتھ جب تم اس کو پڑھو تو رو رو کر اور تم رو نہ سکو تو رونے کی شکل بناؤ اور راگ وسُر کے ساتھ اس کو پڑھو جو شخص قرآن کو خوب صورت آواز کے ساتھ نہیں پڑھتا وہ ہم میں سے نہیں ہے۔یہ حدیث ابن یوسف کے الفاظ میں ہے۔

۲۰۵۲:......ہمیں خبر دی ہے علی بن احمد بن عبدان نے ان کو ابوبکر بن محمویہ عسکری نے ان کو جعفر بن محمد قلانسی نے ان کو مسدد نے ان کو یحییٰ نے ان کو سفیان نے ان کو اعمش نے ان کو ابراہیم نے ان کو عبیدہ نے ان کو عبداللہ نے کہ اعمش نے کہا اور بعض حدیث مجھے بیان کی عمرو بن مرہ نے ابراہیم سے اس نے اپنے والد یحییٰ سے ان کو خبر دی سفیان نے ان کو ابوالضحیٰ نے عبداللہ سے وہ کہتے ہیں کہ مجھ سے رسول اللہ نے فرمایا میرے سامنے پڑھیے میں نے کہا کیا میں آپ کے سامنے پڑھوں حالانکہ آپ کے اوپر قرآن اترا ہے فرمایا کہ بے شک میں چاہتا ہوں کہ میں اس کو دوسرے سے سنوں فرماتے ہیں کہ میں نے سورۂ نساء پڑھی یہاں تک کہ جب میں اس آیت پر پہنچا فکیف اذا جئنا۔الخ

آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کافی ہے آپ کو میں نے دیکھا تو آپ کی آنکھوں سے آنسو جاری تھے۔

اس کو بخاری نے صحیح میں روایت کیا ہے مسدد سے اور صدقہ بن فضل سے اس نے یحییٰ سے۔

قرآن کریم سن کر رونا نہ آئے تو رونے کی شکل بنانا

۲۰۵۳:......ہمیں خبر دی ہے ابومحمد بن یوسف نے ان کو ابوسعید بن اعرابی نے ان کو حسن بن محمد زعفرانی نے ان کو سفیان نے ان کو ھشیم نے ان کو عبدالرحمن بن اسحق نے ان کو عبدالملک بن عمیر نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں تمہارے سامنے ایک سورۃ پڑھنے والا ہوں جو شخص اسے سن کر رو پڑے گا اس کے لئے جنت ہوگی آپ نے تلاوت کی مگر ان میں سے کوئی ایک بھی نہ رویا پھر دوبارہ آپ نے یہی کیا پھر بھی

(۲۰۵۰)......متفق عليه أخرجه البخاري في فضائل القرآن (۲۴۱/۶) ومسلم (۵۵۱/۱)
والحديث سبق برقم ۲۷۷

(۲۰۵۲)......أخرجه البخاري (۲۴۳/۶) عن مسدد. به.

کوئی نہ رویا پھر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں تمہارے سامنے ایک سورت پڑھنے والا ہوں جو شخص اس کو سن کر روپڑے گا اس کے لئے جنت ہے اور اگر تم کو رونا نہ آئے تو رونے کی شکل بناؤ۔ یہ حدیث مرسل ہے۔

۲۰۵۴:...... ہمیں خبر دی ہے ابوطاہر احمد بن عبداللہ بن مھرو یہ فارسی نے جومرو میں مقیم تھے اور ہمارے پاس نیساپور میں آئے تھے ان کو خبر دی ابوالعباس محمد بن احمد بن سلمہ قرشی مروزی نے ان کو ابوبکر احمد بن محمد بن عمرو نے ان کو مصعب بن بشر فقیہ نے ان کو حسن بن حسن بن مہاجر سلمی نیسا پوری نے ان کو ابراہیم بن محمد بن یوسف فریابی نے ان کو سلام بن واقد نے ان کو ابوحمزہ سکری نے ان کو ابواسحق ہمدانی نے ان کو جریر بن عبداللہ بجلی نے انہوں نے کہا کہ ہم لوگوں سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں تمہارے سامنے ایک سورت پڑھنے والا ہوں یعنی سورت الھکم۔ جو شخص روپڑے گا اس کے لئے جنت ہوگی۔ چنانچہ آپ نے سورۃ پڑھی جس سے کچھ لوگ روپڑے اور کچھ لوگ نہیں روئے۔ جو نہیں روئے تھے انہوں نے کہا یارسول اللہ ہم نے پوری پوری رونے کی کوشش کی ہے مگر ہم رونے پر قادر نہیں ہوسکے۔ آپ نے فرمایا کہ میں اسے دوبارہ پڑھتا ہوں جو روئے گا اس کے لئے جنت ہے اور رونے پر قادر نہ ہوسکے وہ رونے کی شکل بنائے۔

یہ اسناد ضعیف ہے ایک بار محمد بن ابراہیم بن محمد فزاری نے ابراہیم بن محمد فریابی سے اس حدیث کا متابع بیان کی ہے۔

قرآن پڑھتے وقت حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کا حال

۲۰۵۵:...... اور ہم نے روایت کیا اس حدیث میں جو سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے ثابت ہے ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے قصے میں کہ انہوں نے اپنے گھر کے صحن میں مسجد بنائی تھی اور اس میں نماز پڑھتے تھے اور قرآن مجید پڑھتے تھے لہٰذا ان کی تلاوت سننے کے لئے مشرکوں کی عورتیں اور ان کے بیٹے اکثر جاتے تھے اور وہ لوگ سن کر اس سے حیران رہ جاتے تھے اور ابوبکر صدیق کی طرف دیکھتے رہ جاتے تھے اور ابوبکر صدیق بہت رونے والے آدمی تھے جب وہ قرآن مجید پڑھتے تھے تو وہ اپنے آنسو کو نہیں روک سکتے تھے۔

یہ حدیث اپنی اسناد کے ساتھ جز ثانی کتاب الفضائل میں مذکور ہے۔

۲۰۵۶:...... اور ہم نے حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے فضائل میں حسن سے روایت کی ہے انہوں نے فرمایا کہ حضرت عمر بن خطاب کسی آیت کے ورد میں گزرتے تھے وہ آیت ان کو ایسا ڈرادیتی کہ آپ روپڑتے اتنا اثر لے لیتے کہ اپنے گھر میں ایک ایک دو دو دن پڑ جاتے یہاں تک کہ لوگ انہیں بیمار سمجھ کر ان کی طبع پرسی کرنے آجاتے۔

قرآن پڑھتے ہوئے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا حال

۲۰۵۷:...... ہمیں خبر دی ہے ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوالعباس محمد بن یعقوب نے ان کو عباس بن محمد دوری نے ان کو یحییٰ بن معین نے ان کو ابن عینیہ نے ...... ح ...... اور ہمیں خبر دی ہے ابونصر بن قتادہ نے ان کو ابومنصور نضروی نے ان کو احمد بن نجدہ نے انہوں نے کہا کہ ہمیں حدیث بیان کی ہے سعید بن منصور نے ان کو سفیان نے ان کو اسماعیل بن محمد بن سعد نے اس نے سنا عبداللہ بن شداد بن ہاد سے وہ کہتے ہیں کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کی ہچکیوں کی آواز میں نے سنی جبکہ میں آخری صفوں میں تھا صبح کی نماز میں آپ سورۃ یوسف پڑھ رہے تھے اور کہہ رہے تھے۔

انما اشكو بثی وحزنی الی اللّٰه.

میں اپنے حزن وغم کی شکایت اللہ کی بارگاہ میں کرتا ہوں۔

(۲۰۵۴)...... عزاه فی الكنز (۲۷۱۶) إلی الحاكم والمصنف.

(۱)...... غير واضح بالأصل.

یہ الفاظ حدیث سعید کے ہیں اور اس کو یحییٰ نے مختصراً بیان کیا ہے۔

۲۰۵۸:.....ہمیں خبر دی ہے ابوعبداللہ نے ان کو ابوالعباس محمد بن یعقوب نے ان کو حسن بن مکرم نے ان کو عثمان بن عمر نے ان کو ابن جریج نے ان کو ابن ابی ملیکہ نے ان کو علقمہ بن وقاص نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے حضرت عمر بن خطاب کے پیچھے نماز پڑھی تھی وہ عشاء کی نماز تھی انہوں سورۃ یوسف کی قرأت کی جب حضرت یوسف کے ذکر پر آئے تو روتے روتے ان کی ہچکی بندھ گئی۔ (یا آواز بھرا گئی) یہاں تک میں نے حضرت عمر کے ہچکی بندھ جانے کی آواز سنی تھی جبکہ میں آخری صف میں تھا۔

۲۰۵۹:.....ہمیں خبر دی ہے ابوعبداللہ حافظ نے اور محمد بن موسیٰ نے دونوں نے کہا کہ ہمیں حدیث بیان کی ہے ابوالعباس بن یعقوب نے ان کو ہارون بن سلیمان نے ان کو عبدالرحمٰن بن مہدی نے ان کو سفیان نے اعمش سے ان کو ابراہیم نے ابو معمر سے انہوں نے کہا کہ حضرت عمر نے سورۃ مریم پڑھی اور سجدہ کیا سجدے کے بعد فرمایا یہ تو سجدہ ہے رونا کہاں ہے۔

حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ کا حال

۲۰۶۰:.....اور ہمیں خبر دی ہے ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوالعباس محمد بن یعقوب نے ان کو حسن بن مکرم نے ان کو علی بن عاصم بن کلیب نے ابوبردہ سے انہوں نے کہا کہ حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ جب یہ آیت پڑھتے یاایھا الانسان ماغرک بربک الکریم۔ اے انسان تجھے تیرے رب کریم کے بارے میں کس نے دھوکے میں ڈالا ہے تو فرماتے کہ جہل نے دھوکے میں ڈالا ہے اور روپڑتے تھے اور سورۂ کہف کی یہ آیت پڑھتے تھے۔

افتخذونه و ذريته اولياء من دوني وهم لكم عدو

کیا تم لوگ شیطان کو اور ان کی اولاد کو اپنا دوست بناتے ہو مجھے نہیں بناتے ہو حالانکہ وہ تو تمہارا دشمن ہے یہ پڑھ کر روپڑتے تھے۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ کا حال

۲۰۶۱:.....ہمیں خبر دی ہے ابوالحسین بن فضل نے ان کو عبداللہ بن جعفر نے ان کو یعقوب بن سفیان نے ان کو ابونعیم نے ان کو صالح بن رستم نے ان کو ابن ابی ملیکہ نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے مکہ مکرمہ سے مدینہ منورہ تک اور پھر مدینہ سے مکہ تک۔ آپ دوران سفر دو دو رکعت پڑھتے تھے جب کہیں پڑاؤ کرتے تو آدھی رات قیام کرتے اور ترتیل کے ساتھ قرآن مجید کو حرف حرف کر کے واضح پڑھتے اور کثرت کے ساتھ روتے ہچکیاں بندھ جاتیں اور زور زور سے روتے تھے اور یہ آیت پڑھتے:

وجاءت سكرة الموت بالحق ذالك ماكنت منه تحيد

آ گئی بے ہوشی موت کی سچی یہ وہی ہے کہ تو جس سے گریز کرتا تھا۔

۲۰۶۲:.....ہمیں خبر دی ہے ابونصر بن قتادہ نے ان کو ابومنصور نضروی نے ان کو احمد بن نجدہ نے ان کو سعید بن منصور نے ان کو ھشیم نے ان کو مطین نے ان کو عبداللہ بن عروہ بن زبیر نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے اپنی دادی محترمہ بی بی اسماء سے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ کیسے کرتے تھے جب وہ قرآن سنتے تھے وہ بولیں ان کی آنکھوں سے آنسو بہتے تھے اور ان کے رونگٹے کھڑے ہو جاتے تھے جلد پر پھریری آجاتی

(۲۰۵۹).....عزاه السيوطي في الدر (۴/۲۷۷) إلى ابن أبي الدنيا في البكاء و ابن جرير و ابن أبي حاتم و المصنف.

(۱).....في الأصل (فلما..... فسجد) وما أثبتناه في الدر المنثور (۴/۲۷۷)

(۱).....غير واضح في الأصل.

جیسے اللہ تعالیٰ نے ان کی صفت بیان فرمائی ہے وہ کہتے ہیں کہ میں نے کہا کہ یہاں بھی کچھ لوگ ہیں کہ ان میں سے کوئی جب قرآن کو سنتا ہے تو گر کر بے ہوش ہو جاتا ہے وہ بولی اعوذ باللہ من الشیطن الرجیم ۔میں شیطان مردود سے اللہ کی پناہ مانگتی ہوں۔

حضرت ثابت کا حال

۲۰۶۳:......ہمیں خبر دی ہے ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوالعباس محمد بن یعوب نے انہوں نے کہا ہمیں حدیث بیان کی ہے عباس بن محمد دوری نے ان کو عفان نے ان کو حماد نے وہ کہتے ہیں کہ حضرت ثابت یہ آیت پڑھا کرتے تھے۔ اکفرت بالذی خلقک من تراب ۔کیا تم نے کفر کر لیا ہے اس ذات کے ساتھ جس نے تجھے مٹی سے پیدا کیا ہے۔ حالانکہ صلوۃ اللیل یعنی تہجد پڑھ رہے ہوتے تھے روتے بھی رہتے تھے اور اس کو بار بار پڑھتے رہتے تھے۔

۲۰۶۴:......ہمیں خبر دی ہے ابوعبداللہ حافظ نے ان کو احمد بن محمد بن عباس خطیب نے مقام مرو میں ان کو محمود بن والان نے ان کو محمد بن جابر نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے بشر بن حکم سے سنا تھا وہ کہتے تھے حضرت فضیل کی بیوی کہتی تھی میرے بیٹے کے سامنے قرآن کی تلاوت نہ کرو اور بشر نے کہا تھا کہ جب اس کے پاس قرآن پڑھا جاتا تو اس پر بے ہوشی طاری ہو جاتی تھی بشر نے کہا تھا کہ ابن فضیل قرآن کی تلاوت پر قدرت نہیں رکھتے تھے چنانچہ انہوں نے اپنے والد سے کہا ابا جان میرے لئے دعا کرو تا کہ میں قرآن پڑھ سکوں اور ایک مرتبہ ختم کرلوں (یعنی ختم کرنا تو دور کی بات ہے شروع کرتے ہی بے ہوش ہو جاتا تھا)۔

حضرت معتز بن سلیمان کا حال

۲۰۶۵:......ہمیں خبر دی ہے احمد بن ابی خلف صوفی نے ان کو ابوسعید محمد بن ابراہیم واعظ نے انہوں نے سنا ابوبکر بن رجاء سے انہوں نے سنا اسحٰق بن ابراہیم حنظلی سے وہ کہتے ہیں کہ معتز بن سلیمان روتے رہتے تھے میں ان کے پاس داخل ہوا تو انہوں نے میری طرف سر اٹھا کر بھی نہ دیکھا اپنے معمول سے فارغ ہوئے تو انہوں نے مجھ سے کہا اے ابویعقوب میں کیسے دیکھتا حالانکہ قاری قرآن پڑھ رہا ہو اور تلاوت کے آغاز میں اللہ سے پناہ مانگ چکا ہے:

فاذا قرأت القرآن فاستعذ باللّٰہ من الشیطن الرجیم

جب تلاوت کرے تو اللہ کی پناہ مانگو شیطان مردود سے۔

اس کا مطلب (اللہ بہتر جانتا ہے) شاید یہی ہے کہ جب تو تلاوت کا ارادہ کرے کیونکہ اس کی مثال موجود ہے اس آیت میں کہ:

اذا قمتم الی الصلوۃ فاغسلوا وجوھکم.

اس کا مطلب بھی اسی طرح ہے کہ جب تم نماز کے لئے قیام کا ارادہ کرو تو اپنے چہروں کو دھولو۔

اس لئے کہ استعاذہ درحقیقت احتراز ہے اور بچنا ہے شیطان کے مقابلے میں قرآن پڑھنے والے کے ساتھ اس کی قرأت کے دوران لہذا اس اعتبار سے استعاذے کا قرأت سے پہلے ہونا اولیٰ ہے اور زیادہ جامع ہے احوال قرأت کے لئے بعد میں استعاذہ کرنے سے۔

تحقیق ہم نے وہ اخبار ذکر کئے ہیں جو استعاذے کی بابت وارد ہوئے ہیں اور اس کی کیفیت کے بارے میں کتاب السنن میں۔

۲۰۶۶:......ہمیں خبر دی ہے ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوعبداللہ شیبانی نے ان کو ابراہیم بن عبداللہ سعدی نے انکو احمد بن ابی طیبۃ نے ان کو ورقاء نے ان کو عطا بن سائب نے ان کو ابوعبدالرحمٰن نے عبداللہ سے انہوں نے کہا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ہمیں تعلیم دیا کرتے تھے کہ ہم یوں دعا کریں:

اللھم انی اعوذبک من الشیطان الرجیم من ھمزہ ونفخه ونفثه.

اے اللہ بے شک میں تیری پناہ چاہتا ہوں شیطان مردود سے شیطان کے گھوسے سے اور اس کے پھونکنے سے اور اس کے تھکارنے سے۔

حضرت عطا فرماتے ہیں۔شیطان کے گھونسے سے مراد موت اس کا تھکارنا شعر میں اور اس کا پھونک مارنا تکبر اور بڑائی ہے قرآن کو روکنے چھوڑنے میں اللہ کی حمد کے ساتھ اور شکر کے ساتھ اس نعمت پر جو اللہ نے اس پر قرآن کے ساتھ انعام کیا ہے اور اس کو ایمان کی ہدایت کی ہے اور اللہ کی تصدیق کے لئے اس میں جس میں اس نے آخرت کی خبر دی ہے اور رسول اللہ پر رحمت نازل ہوں کیونکہ سبب ہیں ہمارے قرآن پر واقف ہونے کا اور قرآن تک پہنچنے کا اور اس کی شہادت دینے کا تبلیغ کے ساتھ۔

۲۰۶۷:......اور تحقیق ہم روایت کر چکے ہیں اس حدیث میں جو ثابت ہے ابوبکرۃ رضی اللہ عنہ سے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے خطبے میں یہاں پر کہ انہوں نے فرمایا "سنو کیا میں تبلیغ کر چکا؟" لوگوں نے کہا۔"جی ہاں۔"

۲۰۶۸:......ہمیں خبر دی ہے ابوعثمان سعید بن محمد نے ان کو محمد بن عبدان نے ان کو ابوحسن کارزی نے ان کو علی بن عبدالعزیز نے ان کو ابونعیم بن حنظلہ نے ان کو عبدالکریم بصری نے ان کو سعید بن جبیر نے حذیفہ سے انہوں نے فرمایا میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے نماز پڑھی تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک سورۃ پڑھی۔جب اسے ختم کیا تو فرمانے لگے اللھم ربنا لک الحمد تو میں نے عبدالکریم سے کہا کتنی مرتبہ؟ اس نے کہا سات مرتبہ۔پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کے بعد والی سورۃ پڑھی۔جب اسے مکمل کر چکے تو کہا اسی طرح (پہلے کی طرح اللھم ربنا لک الحمد) یہاں تک کہ سات تک پہنچایا۔اور جب قاری قرآن مکمل کر چکے تو ہم نے کہا تھا کہ اس کے لئے کچھ آداب ہیں۔ان میں سے ایک یہ ہے کہ قاری شروع قرآن کی طرح لوٹ کر اس میں سے کچھ پڑھ لے۔پھر قرأت بند کرے۔

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان حال اور مرتحل بہترین عمل ہے

۲۰۶۹:......اور اس میں اصل وہ ہے ہمیں جس کی خبر دی ہے ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوعمرو عثمان بن احمد دقاق نے ان کو احمد بن حیان بن ملاعب نے ان کو عمرو بن عاصم کلابی نے ان کو صالح مری نے ان کو قتادہ نے ان کو زرارہ بن اوفی سے ان کو حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ کہ ایک آدمی نے کہا۔افضل عمل کون سا ہے حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا حال اور مرتحل لوگوں نے پوچھا کہ حال مرتحل کیا ہوتا ہے یا رسول اللہ نے فرمایا جو شخص قرآن مجید اول سے آخر تک پڑھے اور آخر سے اول تک اور ہم نے روایات کی ہے حدیث زید بن حباب صالہ سے اور اس میں یہ الفاظ زیادہ ہیں جب بھی منزل پر اترے دوبارہ کوچ کر لے یعنی جیسے ہی ختم کرے دوبارہ شروع کر دے۔

اور قرآن مجید کے آداب میں سے ہے کہ جس وقت ختم قرآن کرے اس وقت اپنے اہل کو اور اولاد کو جمع کرے اور کوشش کرے کہ یہ کام رات کے اول یا دن کے اول حصے میں کرے۔

۲۰۷۰:......ہمیں خبر دی ہے ابونصر بن قتادہ نے ان کو ابومنصور نضروی نے ان کو احمد بن نجدہ نے ان کو سعید بن منصور نے ان کو جعفر بن سلیمان نے ان کو ثابت بنانی نے ان کو انس نے کہ حضرت انس رضی اللہ عنہ جب قرآن مجید ختم کرتے تھے تو اپنے گھر والوں کو جمع کرتے تھے۔(یعنی ختم میں شریک کرنے کے لئے)۔

یہ صحیح ہے موقوف ہے اور تحقیق ایک دوسرے طریق سے مروی ہے حضرت قتادہ سے اس سے بطور مرفوع روایت مگر وہ کوئی چیز نہیں ہے۔

(۲۰۶۶)......أخرجه الحاكم (۱/۲۰۷) من طريق عطاء. به مختصراً.

وقال الحاكم: صحيح الإسناد وقد استشهد البخاري بعطاء بن السائب. ووافقه الذهبي.

۲۰۷۱:...... ہمیں خبر دی ہے ابوالحسین بن حشیش مقری نے کوفہ میں ان کو ابوالحسین علی بن ابی الحسین قطان بلخی نے ان کو عمرو بن عثمان ابوعمرو حافظ عبدی بغدادی نے رملہ میں ان کو احمد بن ابراہیم (بسلم مکرم) نے ان کو محمد بن موسیٰ دولابی نے ان کو ابونعیم نے مسعر سے اس کو قتادہ نے ان کو حضرت انس رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم جب قرآن مجید ختم کرتے تھے تو اپنے گھر والوں کو جمع کرتے تھے۔ اس کا مرفوع کرنا وہم ہے اور اس کی سند میں کئی مجہول راوی ہیں اور صحیح روایت ابن مبارک کی ہے مسعر سے جو کہ موقوف ہے حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ تک اور وہ رقاق میں شامل ہے۔

ختم قرآن پر دعائیں قبول ہوتی ہیں

۲۰۷۲:...... ہمیں خبر دی ہے ابوالحسین بن بشران نے ان کو ابوالحسین عبدالصمد بن علی نے بطور املاء کے ان کو عبداللہ بن محمد ابن ابوالدینا نے ان کو علی بن جعد نے ان کو شعبہ نے ان کو حکم نے انہوں نے کہا کہ مجاہد اور ان کا غلام ابن ابی لبابہ دونوں نے کہا کہ ہم آپ کے پاس بھیجے گئے ہیں ہم چاہتے ہیں کہ ہم قرآن مجید ختم کریں اور ان کے بارے میں مشہور تھا کہ وہ مستجاب الدعوات ہیں۔ نیز ختم قرآن کے وقت دعا قبول ہوتی ہے جب وہ ختم قرآن سے فارغ ہوئے تو سب نے دعائیں کیں۔

۲۰۷۳:...... ہمیں خبر دی ہے ابوعبداللہ حافظ نے ان کو محمد بن عبداللہ زاہد نے ان کو عبداللہ بن محمد نے پھر اس کو انہوں نے پہلے کی طرح ذکر کیا ہے۔

۲۰۷۴:...... ہمیں خبر دی ہے ابوزکریا بن ابواسحٰق نے ان کو احمد بن سلمان فقیہ نے انکو بشر بن موسیٰ نے ان کو حدیث بیان کی ہے عمر بن عبدالعزیز نے یہ بشر بن حارث کے ہم نشین تھے...... اور ہمیں خبر دی ابوعلی روذباری نے ان کو ابوعمر محمد بن عبدالواحد نحوی نے ان کو بشر بن موسیٰ نے ان کو عمر بن عبدالعزیز نے ان کو ان کے شیخ نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا بشر بن حارث سے وہ کہتے تھے ہمیں حدیث بیان کی یحییٰ بن یمان نے ان کو سفیان نے ان کو حبیب ابن ابوعمرہ نے انہوں نے کہا کہ جب کوئی آدمی ختم کرے اس کی دونوں آنکھوں کے درمیان فرشتہ بوسہ دیتا ہے۔ بشر بن موسیٰ نے کہا کہ مجھے عمر بن عبدالعزیز نے بتایا۔ میں نے اس بات کے بارے میں احمد بن حنبل کو بیان کیا انہوں نے کہا کہ شاید یہ سفیان کے توہمات ہوں اور احمد بن حنبل نے اس کو انتہائی مستحسن سمجھا۔ یہ حدیث فقیہ کے الفاظ ہیں۔

۲۰۷۵:...... ہمیں خبر دی ہے ابوالحسین بن بشران نے ان کو اسماعیل بن محمد صفار نے ان کو سعدان بن نصر نے ان کو شجاع بن ولید نے اس شخص نے جس سے سنا تھا محمد بن حماد سے وہ بیان کرتا تھا وبرہ بن عبدالرحمٰن بن اسود سے انہوں نے کہا جو شخص قرآن مجید پڑھے اور اس کو دن میں ختم کرے اس کے اس دن کے گناہ معاف ہو جاتے ہیں اور جو شخص اس کو رات میں ختم کرے اس رات کے گناہ معاف ہو جاتے ہیں۔

۲۰۷۶:...... ابراہیم تیمی سے مذکور ہے کہ وہ لوگ کہا کرتے تھے جب کوئی آدمی قرآن ختم کرتا ہے اس پر فرشتے رحمت و مغفرت کی دعا کرتے ہیں بقیہ سارا دن یا بقیہ ساری رات اور یہ تمام اہل علم پسند کرتے تھے کہ ختم قرآن شروع رات میں ہو یا شروع دن میں۔ یعنی دن رات کے پہلے حصے میں ہو۔

فصل:...... ختم قرآن کے وقت تکبیر کہنا مستحب ہے

ارشاد باری تعالیٰ ہے:

وقرآنا فرقناه لتقرأه على الناس على مكث ونزلناه تنزيلا.

(۲۰۷۱)...... أخرجه ابن المبارك (۸۰۹) عن مسعر عن قتادة عن أنس موقوفاً.

(۱)...... هكذا في الأصل.　　(۱)...... غير واضح.

اور قرآن مجید کو ہم نے س لئے سورتوں اور آیتوں میں تقسیم کردیا ہے تا کہ آپ اس کو سامنے کچھ وقفے سے پڑھیں
اور ہم نے اس کو تھوڑا تھوڑا نازل کیا ہے۔

اس آیت کے بعد اللہ تعالیٰ وہ آیت لائے ہیں جس میں کفار کے لئے ڈانٹ ڈپٹ ہے ان کے قرآن پر ایمان نہ لانے کی وجہ سے اور علماء کی مدح ہے اللہ تعالیٰ سے ڈرنے کی وجہ اور عاجزی کرنے کی وجہ سے جب قرآن کو سنتے ہیں۔ارشاد فرمایا:

قل ادعوا اللّٰہ او ادعوا الرحمن.

فرمادیجئے اللہ کو پکاریں یا رحمٰن کو۔

تو اس آیت کے ظاہر سے یہی ثابت ہے کہ اللہ تعالیٰ کو پکارو جب تم قرآن کو پڑھو اور یہ کہ اس فقرے کا معنی **لاتجھر بصلاتک** نہ جہر کر تو صلوٰۃ کے ساتھ یعنی قرأت قران کے ساتھ یا اپنی دعا کے ساتھ جب آپ تلاوت سے فارغ ہو کر دعا کریں۔

اس کے بعد ارشاد فرمایا:

وقل الحمد اللہ الذی لم یتخذ ولدا ولم یکن لہ شریک فی الملک ولم یکن لہ ولی من الذل وکبرہ تکبیرا.

فرمادیجئے تمام تعریفیں اس ذات گرامی کے لئے ہیں جس نے کسی کو اپنا بیٹا نہیں ٹھہرایا حکومت میں جس کا کوئی شریک نہیں ہے اور نہ ہی اس کا کوئی حامی کار ہے کمزوری سے اور بڑائی بیان کیجئے اس کی بڑائی بیان کرنا۔

اس آیت میں تکبیر کا اسی طرح حکم فرمایا ہے جس طرح تحمید کا (یعنی حمد وثنا کرنے اور تکبیر و بڑائی بیان کرنے کا برابر کا حکم ہے) اور اس بات پر سب کا اتفاق ہے کہ حمد مستحب ہے تو لازم ہے کہ تکبیر بھی مستحب ہو۔

علاوہ ازیں یہ بات بھی ہے کہ قرأت عبادت ہے ایسی عبادت جو متعدد متفرق حصوں میں منقسم ہے گویا کہ وہ ماہ رمضان کے روزوں کی طرح ہے اور اللہ تعالیٰ نے لوگوں کو حکم دیا ہے کہ جس وقت روزوں کی مدت پوری کرلیں تو اللہ کی تکبیر پڑھیں اور بڑائی بیان کریں اس نعمت پر جو اللہ نے ان کو ہدایت دی ہے چنانچہ اسی پر قیاس کرتے ہوئے بھی یہی معلوم ہوتا ہے کہ قرأت کرنے والا بھی اللہ کی تکبیر پڑھے جس وقت سورتوں کی تعداد پوری کرلے۔واللہ اعلم۔

شیخ حلیمی رضی اللہ عنہ کا قول ہے

کہ تحقیق اسی معنی ومفہوم کا جواب اس تکبیر میں سے بھی نکلتا ہے جس کا آغاز سورۃ الضحیٰ میں ہوتا ہے اور ہر سورۃ پر تکبیر پڑھی جاتی ہے پھر جس وقت سورۃ الناس پڑھے اور ختم کرے تو بھی تکبیر پڑھے۔

امام بیہقی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ تکبیر پڑھنے کی بابت دلیل یہ ہے۔

۲۰۷۷:......جو ہمیں خبر دی ہے ابوعبداللہ حافظ نے وہ کہتے ہیں کہ مجھ کو خبر دی ہے عبداللہ بن محمد بن زیاد عدل نے ان کو محمد بن اسحٰق بن خزیمہ نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا ہے احمد بن محمد بن قاسم بن ابی بزہ سے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا عکرمہ بن سلیمان مولیٰ بنی شیبہ سے وہ کہتے ہیں کہ میں نے (قرآن مجید) پڑھا اسماعیل بن عبداللہ مکی کے سامنے جب میں سورۃ الضحیٰ تک پہنچا تو انہوں نے مجھے فرمایا کہ تکبیر پڑھیے حتیٰ کہ تو ختم کرے۔بے شک میں نے عبداللہ بن کثیر کے سامنے پڑھا تھا تو انہوں نے مجھے بھی اسی بات کا حکم دیا تھا انہوں نے کہا کہ میں نے قرآن مجید مجاہد کے سامنے پڑھا انہوں نے بھی مجھے اسی بات کا حکم فرمایا اور انہوں نے کہا کہ مجاہد نے حضرت ابن عباس کے سامنے پڑھا تو انہوں نے بھی اسے اسی بات کا حکم دیا اور حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ نے خبر دی کہ انہوں نے حضرت ابی بن کعب کے سامنے قرآن پڑھا تو انہوں نے بھی اس کو اسی چیز کا حکم دیا۔

امام ابن خزیمہ کا قول۔امام بن خزیمہ نے کہا کہ میں ڈرتا ہوں کہ یہ بات ہو کہ ابن بزہ نے یا عکرمہ بن سلیمان نے اس اسناد سے شبل کو ساقط کر یا ہو یعنی ابن اسماعیل اور ابن کثیر کو۔امام بیہقی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا۔

۲۰۷۸:......اور تحقیق اس کو روایت کیا ہے محمد بن یونس کدیمی نے ان کو ابن ابی بزہ نے عکرمہ بن سلیمان سے انہوں نے کہا کہ میں نے پڑھا اسماعیل بن عبداللہ بن قسطنطین کے سامنے جب میں سورۃ الضحیٰ پر پہنچا تو انہوں نے فرمایا ہر سورۃ کے خاتمہ کے ساتھ تکبیر پڑھیے حتیٰ کہ آپ ختم کریں۔بے شک میں نے قرآن مجید پڑھا تھا شبل بن عباد اور عبداللہ بن کثیر کے سامنے ان دونوں نے مجھے تکبیر پڑھنے کا حکم دیا تھا اور مجھے عبداللہ بن کثیر نے حکم دیا کہ انہوں نے قرآن پڑھا تھا مجاہد کے سامنے انہوں نے بھی مجھ کو تکبیر پڑھنے کا حکم دیا تھا اور اس کو مجاہد نے خبر دی کہ اس نے قرآن مجید پڑھا تھا حضرت عبداللہ بن عباس کے سامنے انہوں نے مجھے تکبیر کا حکم دیا تھا اور مجاہد کو خبر دی ابن عباس رضی اللہ عنہ نے کہ انہوں نے قرآن مجید پڑھا تھا ابی بن کعب کے سامنے انہوں نے مجھ کو تکبیر پڑھنے کا حکم دیا تھا اور مجھ کو خبر دی تھی ابی بن کعب نے کہ انہوں نے قرآن مجید پڑھا تھا رسول اللہ کے سامنے اور مجھ کو رسول اللہ نے تکبیر کا حکم دیا تھا۔

تبصرہ: اگر کدیمی ایسا ہے کہ اس نے اس روایت کو حفظ کیا ہے تو پھر اس میں تصحیح ہے ابن خزیمہ کی روایت کے لئے اور اسماعیل کی روایت کے لئے تحقیق اس نے اس روایت کو دونوں سے اکٹھے سنا تھا مگر بے شک اس روایت میں اور ابن خزیمہ نے اس کو بطور موقوف روایت کے نقل کیا ہے اور اس کی سند معروف ہے۔

۲۰۷۹:......تحقیق ہمیں حدیث بیان کی ہے ابوعبداللہ حافظ نے بطور املاء کے ان کو (۱) ابو یحییٰ محمد بن عبداللہ بن محمد بن عبداللہ بن یزید مقری نے جو امام حرم تھے ان کو ابوعبداللہ محمد بن علی بن زید صائغ نے انکو احمد بن محمد بن قاسم بن ابی بزہ نے وہ کہتے ہیں کہ نے سنا عکرمہ بن سلیمان سے وہ کہتے تھے کہ میں قرآن مجید پڑھا اسماعیل بن عبداللہ بن قسطنطین سے میں جب سورۃ الضحیٰ تک پہنچا تو انہوں نے مجھ سے کہا کہ تکبیر پڑھیے ہر سورۃ کے خاتمہ کے وقت یہاں تک کہ تو قرآن مجید ختم کرے (یعنی تکبیر کے ساتھ)

(۲) اور مجھے خبر دی عبداللہ بن کثیر نے کہ انہوں نے قرآن مجید پڑھا مجاہد کے سامنے مجاہد نے بھی ان کو تکبیر پڑھنے کا حکم دیا۔

(۳) اور ان کو خبر دی مجاہد نے کہ ان کو ابن عباس رضی اللہ عنہ نے تکبیر پڑھنے کا حکم دیا تھا۔

(۴) اور ان کو خبر دی ابن عباس نے کہ ان کو ابی بن کعب نے تکبیر پڑھنے کا حکم دیا تھا۔

(۵) اور ان کو خبر دی ابی نے کہ ان کو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے تکبیر پڑھنے کا حکم دیا تھا۔

۲۰۸۰:......ہمیں خبر دی ہے ابونصر بن قتادہ نے ان کو ابوعمرو بن مطر نے ان کو یحییٰ بن عبدالرحمٰن شامی نے بصرہ میں ان کو احمد بن محمد بن قاسم بن ابی بزہ مودب مسجد ابوحرام نے ان کو عکرمہ بن سلیمان نے بن کثیر نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے قرآن مجید پڑھا تھا اسمٰعیل بن عبداللہ بن قسطنطین سے جب میں پہنچا سورۃ والضحیٰ پر تو انہوں نے فرمایا کہ تکبیر پڑھیے سورۃ کے اختتام پر بے شک میں نے بھی پڑھا تھا۔عبداللہ بن کثیر پر انہوں نے مجھے تکبیر پڑھنے کا حکم دیا تھا اور مجھے خبر دی عبداللہ بن کثیر نے کہ انہوں نے قرآن مجید پڑھا تھا حضرت مجاہد کے پاس مجاہد نے مجھ کو حکم دیا تھا تکبیر پڑھنے کا اور مجھے خبر دی مجاہد نے کہ انہوں نے قرآن مجید پڑھا حضرت ابن عباس کے پاس تو انہوں نے مجھے تکبیر پڑھنے کا حکم دیا اور ان کو خبر دی ابن عباس نے کہ انہوں نے قرآن مجید پڑھا ابی بن کعب سے انہوں نے بھی ان کو تکبیر پڑھنے کا حکم دیا تھا اور ان کو خبر دی ابی بن کعب

(۲۰۷۷)......عكرمة بن سليمان هو ابن كثير بن عامر مولى بنى شيبة (الجرح والتعديل ۷/۱۱)

(۱)......بياض بالأصل.

(۲۰۷۹)......اخرجه البيهقى من طريق الحاكم فى المستدرک (۳/۳۰۴) وصححه الحاكم وتعقبه الذهبى بقوله : البزى قد تكلم فيه.

نے کہ انہوں نے قرآن مجید پڑھا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو حکم دیا تکبیر پڑھنے کا۔

۲۰۸۱:......اور ہمیں خبر دی ہے ابونصر بن قتادہ نے ان کو ابوعمرو بن مطر نے ان کو بن صاعد نے ان کو احمد بن محمد بن عبداللہ بن قاسم نے ان کو ابو بزہ مکی نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا عکرمہ بن سلیمان بن کثیر بن عامر مولیٰ نبی شیبہ سے پھر اسی مذکورہ حدیث کو اس نے ذکر کیا۔

شیخ حلیمی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں

تکبیر پڑھنے کی صورت یہ ہے کہ سورہ والضحیٰ سے لے کر سورہ والناس تک تمام سورتوں سے آخر میں تکبیر بایں صورت پڑھے کہ جب بھی کوئی سورت ختم کرے ذرا سا وقفہ کرے اس کے بعد پڑھے اللہ اکبر (الخ یعنی تکبیر پڑھنے کے بعد ذرا سا وقفہ کرے اس کے بعد اس سورۃ کو شروع کرے جو بعد میں آنے والی ہو (تا کہ تکبیر جو ہر سورۃ کے بعد پڑھی جائے گی وہ علیحدہ محسوس ہو پہلی سورۃ یا دوسری سورۃ کی جزء اور حصہ نہ سمجھی جائے) پھر یہ تکبیر کا سلسلہ آخر قرآن تک جاری رکھے (جب ختم کرے) پھر تکبیر پڑھے جیسے پہلے پڑھتا آ رہا تھا۔ تکبیر کے بعد آخر میں بھی ختم کے بعد الحمد اللہ کہے اور تصدیق رسول اور صلوٰۃ علی الرسول پڑھے اور دعا کرے۔

امام احمدؒ فرماتے ہیں

تحقیق نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے دعا ختم القرآن مروی ہے مگر حدیث منقطع ہے ضعیف اسناد کے ساتھ ہے۔ تحقیق اہل حدیث نے تساہل برتا ہے ان احادیث کو قبول کرنے میں جو دعاؤں کے بارے میں اور فضائل اعمال کے بارے میں آئی ہیں جب تک کہ اس روایت کے راویوں میں سے ایسے نہ ہو جو معروف ہوں حدیث وضع کرنے میں یا کذب فی الروایۃ ہیں۔

۲۰۸۲:......ہمیں خبر دی ہے ابونصر بن قتادہ نے ان کو ابوالفضل بن حمرویہ کرابیسی مہروی نے اس کے بارے میں ان کو احمد بن نجدہ قرشی نے ان کو احمد بن یونس نے ان کو عمرو بن سمرہ نے ان کو جابر جعفی نے ان کو ابوجعفر نے وہ کہتے ہیں کہ علی بن حسن ذکر کرتے رہتے تھے نبی کریم سے آپ صلی اللہ علیہ وسلم جب قرآن مجید ختم کرتے تو اللہ کی حمد کرتے تھے کئی حمد کے طریقوں سے جبکہ آپ بحالت قیام ہوتے تھے اس کے بعد فرماتے تھے:

الحمد لله رب العالمين الخ......

تمام تعریفیں اللہ رب العالمین کے لئے ہیں، تمام تعریفیں اس ذات کے لئے جس نے آسمان وزمین بنائے جس نے اندھیرے اور روشنی بنائی پھر جو لوگ کافر ہیں وہ شریکوں کو اپنے رب کے برابر کردیتے ہیں۔ اللہ کے سوا کوئی الہٰ نہیں ہے۔ اللہ کے ساتھ برابری کرنے والے جھوٹے ہیں اور وہ گمراہ ہیں بڑی دور کی گمراہی کے ساتھ۔ اللہ کے سوا کوئی الہٰ نہیں ہے اور مشرکوں نے اللہ پر جھوٹ باندھا ہے وہ عرب ہوں یا وہ مجوس ہوں خواہ وہ یہود ہوں عیسائی ہوں یا صابی ہوں جو شخص اللہ تعالیٰ کے لئے بیٹے کا دعویٰ کرتا ہے یا بیوی کا یا کسی شریک کا یا کسی مشابہ کا یا کسی مثال کا یا نام کا یا اس کے برابر کے۔

پس اے ہمارے پروردگار تو اس بات سے بہت ہی بڑا ہے کہ تو شریک بنائے اپنی مخلوق میں تمام تعریفیں اس ذات کے لئے ہیں جس نے نہ تو کوئی بیوی ٹھہرائی ہے اور نہ ہی کسی کو بیٹا ٹھہرایا ہے اور نہ ہی حکومت میں کوئی اس کا شریک ہے اور نہ کمزوری ہونے پر اس کا کوئی مددگار رہے (اے بندے) اسی کی بڑائی بیان کر بہت بڑائی۔ اللہ بہت بڑا ہے بڑا ہے اللہ کے لئے کثیر حمد ہے اللہ کے لئے صبح وشام پاکیزگی ہے۔ تمام تعریفیں اس ذات کے لئے جس نے اپنے بندے پر کتاب نازل فرمائی اور اس کے لئے کوئی کجی نہیں چھوڑی وہ سیدھا ہے (حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے) ان آیات کو ان يقولون الا كذبا تک پڑھا ہے (سورۃ کہف) تمام تعریف اسی اللہ تعالیٰ کے لئے ہیں جس کی ملکیت میں ہے جو کچھ آسمانوں میں

ہے اور جو کچھ زمینوں میں ہے۔ آخرت میں حمد اسی کی ہے وہی حکمت والا خبر رکھنے والا وہی جانتا ہے جو کچھ زمین میں گھستا ہے الخ آخر تک آیت پڑھی۔ (سورہ سبا)

تمام تعریفیں اللہ کے لئے ہیں جس نے از سر نو آسمان اور زمین کو بنایا۔ (۲ آیات فاطر)

تمام تعریفیں اللہ کے لئے ہیں اور سلام ہوں اس کے برگزیدہ بندوں پر کیا اللہ بہتر ہے یا وہ جن کو یہ لوگ شریک لاتے ہیں۔ (نحل)

تمام تعریفیں اللہ کی ہیں بلکہ اکثر ان میں سے نہیں جانتے اللہ نے سچ فرمایا ہے اور اس کے رسولوں نے اس کا پیغام پہنچا دیا ہے اور میں تمہارے اس معاملہ پر گواہ ہوں۔

اے اللہ رحمتیں نازل فرما تمام فرشتوں پر اور تمام رسولوں پر اور رحم فرما اپنے مومن بندوں پر آسمانوں سے اور زمین سے اور ہم سب کا خاتمہ بالخیر فرما اور ہمارے خیر کو کھول دے اور ہمارے لئے قرآن عظیم میں برکت عطا فرما۔ ہمیں بہرہ ور فرما آیات کتاب کے ساتھ اور حکمت سے لبریز اس ذکر کے ساتھ۔ اے ہمارے رب تو ہم سے قبول فرما بے شک تو ہی تو سنتا ہے جانتا ہے۔ بسم اللہ الرحمٰن الرحیم پھر جب آپ قرآن مجید شروع کرتے تو اس وقت بھی اسی طرح دعا کرتے تھے مگر کوئی شخص اس کی طاقت نہیں رکھتا جس کی طاقت حضور صلی اللہ علیہ وسلم رکھتے تھے۔

۲۰۸۳:..... ہمیں خبر دی ابو عثمان سعید بن محمد بن محمد عبدان نے ان کو ابوالحسن کارزی نے ان کو علی بن عبدالعزیز نے ان کو ابراہیم بن حنظلہ نے..... ح..... اور ہمیں خبر دی ہے ابوسعید محمد بن موسیٰ نے ان کو ابوعبداللہ صفار نے ان کو احمد بن محمد برتی نے ان کو ابونعیم نے ان کو حنظلہ قاضی نے ان کو عبدالکریم بصری نے ان کو سعید بن جبیر نے ان کو حذیفہ نے انہوں نے کہا کہ میں نے نبی کریم کے پیچھے نماز پڑھی۔ حضور نے سورۃ بقرہ پڑھی جب اسے ختم کر چکے تو فرمایا۔

اے اللہ سب تعریفیں تیرے لئے ہیں تو میں نے عبدالکریم سے کہا۔ کتنی بار آپ نے یہ جملہ فرمایا انہوں نے کہا کہ دس بار یا سات بار اس کے بعد وہ پڑھا جو اس کے بعد ہے پھر اس کو بھی پہلے کی مثل کیا۔

ابن عبدان نے بقرہ کا لفظ نہیں کہا اور حضور نے فرمایا۔

اے اللہ اے ہمارے پروردگار تیرے ہی لئے ہیں تمام تعریفیں یہ جملہ سات بار آپ نے کہا۔ اس کے بعد وہ جملہ کہا جو اس کے بعد ہے جب اسے ختم کر چکے تو پھر اسی جملے کو سات بار دہرایا۔

۲۰۸۴:..... ہمیں خبر دی ہے علی بن احمد بن عبدان نے ان کو احمد بن عبید صفار نے ان کو محمد بن فضل بن جابر نے ان کو بشر بن معاذ محمد بن دینار نے ان کو ابان نے ان کو حسن نے ان کو ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ نے فرمایا

جس نے قرآن مجید پڑھا اور اپنے رب کی حمد کی اور نبی کریم پر رحمت کی دعا کی اور اپنے رب سے استغفار کیا اس نے خیر کو اپنے مقام سے طلب کر لیا۔ یہ ابان مولی ابن عباس ہے اور وہ صغیر راوی ہے۔

۲۰۸۵:..... ہمیں خبر دی ہے ابوسعد المالینی نے ان کو ابواحمد بن عدی نے ان کو ابن ابی عصمۃ نے اور محمد بن عبدالحمید فرغانی نے اور محمد بن علی بن اسماعیل نے وہ کہتے ہیں کہ ہمیں بات بتائی علی بن حرب نے اور حفص بن عمرو بن حکیم نے انکو عمرو بن قیس ملائی نے ان کو عطا نے ان کو ابن عباس رضی اللہ عنہ وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ نے فرمایا

جس نے کتاب اللہ کا ایک حرف بحالت طہارت کسی کو سنایا اس کے لئے دس نیکیاں لکھی جاتی ہیں اور دس گناہ مٹا دیے جاتے ہیں اور اس کے لئے دس درجے بلند کر دیے جاتے ہیں اور جس نے پڑھا ایک حرف کتاب اللہ کا نماز میں بیٹھ کر اس کے لئے پچاس نیکیاں لکھی جاتی ہیں اور

(۲۰۸۴)..... عزاہ فی کنز (۲۴۵۰) للمصنف فقط.

پچاس برائیاں مٹادی جاتی ہیں اور اس کے لئے پچاس درجے بلند کردیے جاتے ہیں اور جس نے ایک حرف کتاب اللہ کا کھڑے ہوکر پڑھا نماز میں اس کے لئے ایک سونیکیاں لکھی جاتی ہیں اس کی ایک سوغلطیاں مٹائی جاتی ہیں اور اس کے سو درجے بلند کئے جاتے ہیں اور جس نے اسے پڑھا اور اس کا ختم کرلیا اللہ تعالیٰ اپنے بندے کولکھ دیتے ہیں کہ اس کی دعا قبول ہوگی جلدی ہو یا بدیر ہو چنانچہ ایک آدمی نے ان سے کہا اے ابن عباس ایک آدمی ایسا ہے جو ایک دوسورتوں کے علاوہ کچھ نہیں جانتا؟ انہوں نے فرمایا کہ ایک آدمی نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے یہی سوال کیا تھا۔ آپ نے فرمایا تھا کہ اس کا ختم اس کے علم کے مطابق ہے اس کا ختم اس کے علم کے مطابق ہے......اس روایت میں حفص بن عمرو کا تفرد ہے اور وہ مجہول ہے۔

۲۰۸۶:......ہمیں خبر دی ہے ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوبکر اسماعیلی نے ان کو عبداللہ بن یحییٰ بن یاسین نے ان کو حمدون بن ابوعباد نے ان کو یحییٰ بن ہاشم نے ان کو مسعر نے ان کو قتادہ نے ان کو انس نے ان کو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ہر قرآن کے ساتھ مقبول دعا ہوتی ہے۔

مگر اس کی اسناد میں ضعف ہے (واللہ اعلم) اور ایک دوسرے طریق سے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ مگر وہ طریق بھی ضعیف ہے۔

۲۰۸۷:......ہمیں اس کی خبر دی ہے ابوطاہر احمد بن عبداللہ بن مہرویہ نے ان کو ابوالحسین علی بن احمد بن محمد برتانی نے مقام مرو میں انکو عمرو بن عمران ان کو محمد بن علی نے ان کو ان کے والد نے ان کو ابوعصمہ نے وہ نوح الجامع مروزی ہیں ان کو یزید رقاشی نے ان کو انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے وہ فرماتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔

اللہ کے ہاں ختم قرآن کے وقت ایک دعا مستجاب ہوتی ہے اور جنت میں ایک درخت لگ جاتا ہے۔

۲۰۸۸:......ہمیں خبر دی ہے ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوبکر جراجی نے ان کو یحییٰ بن ساسویہ نے ان کو عبدالکریم سکری نے۔ وہ کہتے ہیں مجھے خبر دی ہے علی فاشانی نے انہوں نے کہا کہ حضرت عبداللہ بن مبارک کو یہ بات بہت اچھی لگتی تھی کہ جب وہ ختم قرآن کرتے تو ان کی دعا سجدے میں ہو۔

یعنی وہ ختم قرآن کے سجدے میں گر کر دعا کرتے تھے کیونکہ بندہ بحالت سجدہ اپنے رب کے قریب تر ہوتا ہے جیسے حدیث میں آیا۔

اقرب العبد الی اللہ وھو ساجدہ

فصل:......قرآن میں جنت اور جہنم کے تذکرے کے وقت کھڑے ہوکر اللہ سے دعا جنت کرنا اور جہنم سے پناہ مانگنا

۲۰۸۹:......ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو خبر دی مخلد بن جعفر نے ام کو جعفر فریابی نے ان کو ابوبکر بن ابی شیبہ نے ان کو عبداللہ بن نمیر نے اور ابومعاویہ نے اعمش سے ان کو سعد بن عبیدہ نے ان کو مستورد بن احنف نے ان کو صلہ بن زفر نے ان کو حذیفہ نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نماز پڑھی آپ نے سورۃ بقرہ شروع کی۔ میں نے دل میں کہا کہ آج آپ نے سورہ بقرہ پوری ایک رکعت میں پڑھیں۔ پھر آپ جاری رہے میں نے کہا کہ رکوع کریں گے اس کے ساتھ پھر آپ نے سورۃ نساء شروع کردی اسے پڑھ دیا اس کے بعد آل عمران شروع کردی اس کو پڑھ دیا آپ روانی سے پڑھ رہے تھے آپ جب کسی آیت کے ساتھ گزرتے جس میں تسبیح ہوتی تو تسبیح کرتے اور جب

(۱)...... كلمة غير واضحة وهي هكذا (برمح)

(۲۰۸۹)......اخرجه مسلم (۱/۵۳۶ و ۳۵۷) على ابن أبى شيبة بنفس الاسناد.

کسی سوال کے ساتھ گزرتے تو اللہ سے دعا کرتے جب کسی تعوذ کی آیت سے گزرتے تو اللہ سے پناہ مانگتے اس کے بعد رکوع کیا اور سبحان ربی العظیم پڑھا مگر آپ کا رکوع بھی آپ کے قیام کی طرح لمبا تھا اس کے بعد پڑھا سمع اللہ لمن حمدہ پھر آپ نے قیام کیا رکوع کے قریب قریب اس کے بعد سجدہ کیا اور سجدہ میں سبحان ربی الاعلیٰ پڑھا۔ آپ کا سجدہ بھی قریب قریب آپ کے قیام کے برابر تھا۔

۲۰۹۰:......ہم روایت کی ہے عوف بن مالک اشجعی نے انہوں نے کہا کہ میں ایک رات رسول اللہ کے ساتھ قیام کیا آپ نے نماز کا قیام کیا اور سورۃ بقرہ پڑھی جس کسی آیت سے گزرتے تھے تو اس پر رک جاتے تھے اور دعا کرتے تھے جب عذاب کی کسی آیت سے گزرتے تھے تو رک جاتے تھے اللہ کی پناہ مانگتے تھے۔

۲۰۹۱:......ہمیں خبر دی ہے ابوطاہر فقیہ نے ان کو حاجب بن احمد نے ان کو عبدالرحیم بن منیب نے ان کو فضل بن موسیٰ نے ان کو ابن ابی لیلیٰ نے ان کو ثابت نے ان کو عبدالرحمٰن بن ابی لیلیٰ نے اپنے والد سے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نفلی نماز پڑھ رہے تھے کسی آیت سے گزرے تو فرمانے لگے۔ ہلاکت ہے اہل جہنم کے لئے اور میں آگ سے اللہ کی پناہ مانگتا ہوں۔

۲۰۹۲:......ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوبکر بن اسحٰق فقیہ نے ان کو محمد بن غالب نے ان کو عمرو بن مرزوق نے ان کو شعبہ نے اعمش سے......ح......کہتے ہیں کہ ہمیں حدیث بیان کی محمد بن بشار نے ان کو ابن ابی عدی نے ان کو سعد نے ان کو سلیمان نے ابوالضحیٰ سے ان کو مسروق نے ان کو سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہ وہ جس وقت یہ آیت پڑھتی تھیں **فمن اللہ علینا و وقانا عذاب السموم**۔ پس اللہ نے ہمارے اوپر احسان فرمایا اور ہم کو گرم ہوا کے عذاب سے بچالیا دعا کرتی تھیں۔ اے اللہ مجھ پر احسان فرما اور مجھے جہنم کی گرم ہوا سے بچا۔

۲۰۹۳:......ہمیں خبر دی ہے ابوسعید محمد بن موسیٰ نے ان کو ابوالعباس محمد بن یعقوب نے ان کو یحییٰ بن ابوطالب نے ان کو وہب بن جریر نے ان کو ان کے والد نے انہوں نے سنا یحییٰ بن ابی سے وہ حدیث بیان کرتے تھے حارث بن یزید حضرمی سے وہ بیان کرتے تھے زیاد بن نعیم حضرمی سے وہ مسلم بن مخراق سے وہ فرماتے ہیں کہ میں نے سیدہ عائشہ سے عرض کی کہ کچھ لوگ ایسے ہیں جو ایک رات میں دو دو تین تین مرتبہ بھی قرآن ختم کرتے ہیں انہوں نے فرمایا کہ وہ ایسے ہیں کہ انہوں نے جو پڑھا ہے وہ ایسے ہے جیسے پڑھا ہی نہیں ہے۔ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے پوری پوری رات قیام کیا ہے ایک سورۃ سورۃ آل عمران سورۃ نساء پڑھتے تھے جب کسی بشارت کے آیت سے گزرتے تھے تو دعا مانگتے تھے اور رغبت کرتے تھے اس میں اور جب تخویف اور ڈراوے کی آیت سے گزرتے تھے تو دعا کرتے اور پناہ مانگتے تھے۔

۲۰۹۴:......ہمیں خبر دی ہے ابوعبداللہ نے اور ابوبکر احمد بن حسین قاضی نے دونوں کو ابوالعباس محمد بن یعقوب نے ان کو ربیع بن سلیمان نے ان کو عبداللہ بن وہب نے ان کو سلیمان بن بلال نے ان کو یحییٰ بن سعید نے ان کو یحییٰ بن عباد نے لان کو حضرت ابن مسعود نے فرماتے ہیں کہ بے شک میں البتہ امید کرتا ہوں۔ کوئی آدمی جب یہ آیات پڑھتا ہے۔

ثم یستغفر اللّٰہ یجداللّٰہ غفوراً رحیمًا

پھر اللہ سے مغفرت طلب کرے تو اللہ کو بہت زیادہ مغفرت کرنے والا بہت زیادہ رحم کرنے والا پائے گا۔ تو اللہ اس کی مغفرت فرمائے گا۔

اسی طرح یہ آیت:

ولو انھم اذ ظلموا انفسھم جاءُوک فاستغفروا اللّٰہ

اگر وہ لوگ جب انہوں نے اپنے آپ پر ظلم کیا تھا تیرے پاس آجاتے اللہ سے استغفار کرتے۔

(۲۰۹۱)......أخرجه ابن أبی شیبة (۲/۲۱۰ و ۲۱۱) عن علی بن هاشم عن ابن أبی لیلی. به.

(۲۰۹۲)......أخرجه ابن أبی شیبة (۲/۲۱۱) عن وکیع عن الأعمش عن أبی الضحی. به.

اوراسی طرح یہ آیت :

و من یعمل سوء اویظلم نفسہ ثم یستغفر اللّٰہ

جوشخص برا کام کرتا ہے یا اپنے اوپر ظلم کرے پھر اللہ سے استغفار کرے۔

اوراسی طرح یہ آیت :

و الذین اذا فعلوا فاحشہ او ظلموا انفسھم ذکروااللّٰہ فاستغفروا لذنوبھم

وہ لوگ کہ جب کوئی برائی کا کام کرتے ہیں یا اپنے نفسوں پر ظلم کرتے ہیں اللہ کو یاد کرتے ہیں
بس اللہ سے استغفار کر کے اپنے گناہوں کے بارے میں۔

۲۰۹۵:......ہمیں خبر دی ہے ابوزکریا بن ابواسحٰق نے ان کو ابوعبداللہ بن یعقوب نے ان کو محمد بن عبدالوہاب نے ان کو جعفر بن عون نے ان کو عیسیٰ بن ابوعیسیٰ خیاط نے ان کو شعبی نے انہوں نے کہا کہ جب تم قرآن کو پڑھو تو اس کو تمہارا دل سمجھے اور اس کو اور تمہارے کان سنیں۔ بے شک دو کان منصف ہے دل اور زبان کے مابین۔ اگر تم اللہ کے ذکر کے ساتھ گزرو تو اللہ کا ذکر کرو اگر تم عذاب جہنم کے تذکرے سے گزرو تو اس سے اللہ کی پناہ مانگو اور اگر تم جنت کے ذکر سے گزرو تو اللہ سے اس کو مانگو۔

فصل:......اپنے نفس کی طرف سے خبر دیتے ہوئے اللہ تعالیٰ کے لئے اقرار واعتراف کرنا

۲۰۹۶:......ہمیں خبر دی ہے ابوعبداللہ حافظ نے ان کو العباس محمد بن احمد محبوبی نے انہوں نے کہا کہ ان کو بیان کی ہے سعید بن مسعود نے ان کو یزید بن ہارون نے ان کو یزید بن عیاض نے ان کو اسماعیل بن امیہ نے ان کو ابوالیسع نے ان کو ابوہریرہ نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم جس وقت یہ آیت پڑھتے :

الیس ذالک بقدر علی ان یحیی الموتی

کیا (مذکورہ صفات کا حامل اللہ) اس بات پر قادر نہیں ہے کہ وہ مردوں کو زندہ کر دے؟

تو حضور یہ پڑھنے کے بعد اکثر فرماتے بلی یعنی کیوں نہیں اللہ تعالیٰ بالکل قادر ہے۔

اور جب یہ آیت پڑھتے :

الیس اللّٰہ باحکم الحاکمین

کیا اللہ تعالیٰ سب سے بڑا حاکم نہیں ہے؟

تو رک کر فرماتے بلی ہاں کیوں نہیں اللہ تعالیٰ سب سے بڑا حاکم ہے۔

۲۰۹۷:......ہمیں خبر دی ہے ابوعلی روذباری نے ان کو ابوبکر بن داسہ نے ان کو ابوداؤد نے ان کو عبداللہ بن محمد زہری نے ان کو سفیان نے ان کو اسماعیل بن امیہ نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے ایک دیہاتی کو سنا وہ کہہ رہے تھے کہ میں نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے سنا انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا کہ جو شخص تم میں سے یہ سورۃ پڑھے والتین والزیتون اور اس کے آخر تک یعنی **الیس اللہ باحکم الحاکمین** تک پہنچے اسے چاہئے کہ وہ رک کر یہ کہے:

و انا علی ذالک لمن الشاھدین

اور میں اس بات پر گواہ ہوں۔

اور جو شخص یہ پڑھے:

لااقسم بیوم القیمۃ

میں روز قیامت کی قسم کھاتا ہوں۔

اور وہ آخر میں اس آیت تک پہنچے:

الیس ذالک بقدر علی ان یحیی الموتی

اسے چاہئے کہ وہ یوں کہے بلی (یعنی کیوں نہیں بالکل قادر ہے)

اور جو شخص سورہ مرسلات پڑھے اور اس آیت تک پہنچے **فبای حدیث بعدہ یؤمنون** ۔ اسے چاہئے کہ وہ یوں کہے آمنا باللہ۔ ہم سب اللہ کے ساتھ ایمان لائے ہیں۔

۲۰۹۸:......اور ہم نے روایت کی ہے ابن عباس سے مرفوع روایت سے اور موقوف روایت سے بھی کہ جب کوئی پڑھنے والا یہ پڑھے **سبح اسم ربک الاعلیٰ**۔ آپ اپنے برتر رب کی پاکی بیان کیجئے تو یوں کہے **سبحان ربی الاعلیٰ** میرا برتر رب پاک ہے۔

۲۰۹۹:......اور ہم نے روایت کی ہے ابن عباس کے ماسوا سے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ جب یہ آیت پڑھتے تھے **الیس ذالک بقادر علی ان یحییٰ الموتی** ۔ تو یوں کہتے تھے **سبحانک بلی** ۔ تو پاک ہے۔ جی ہاں آپ قادر ہیں اور انہوں نے اس کو مرفوع کیا نبی کریم کی طرف۔

۲۱۰۰:......ہمیں خبر دی ہے ابونصر بن قتادہ نے ان کو ابوعمرو بن مطر نے اور ابوالحسن سراج نے دونوں نے کہا ہمیں خبر دی ہے محمد بن یحییٰ مروزی نے ان کو عاصم بن علی نے ان کو شعبہ نے ان کو ابواسحٰق نے ان کو سعید بن جبیر نے ان کو ابن عباس رضی اللہ عنہ نے انہوں نے فرمایا جب تم میں سے کوئی شخص یہ پڑھے **سبح اسم ربک الاعلیٰ** اسے چاہئے کہ یوں کہے **سبحان ربی الاعلیٰ** اور جب پڑھے **الیس ذالک بقدر علی ان یحیی الموتی** تو اسے چاہئے کہ یوں کہے **اللھم بلی یااللّٰھم سبحان ربی الاعلیٰ**۔ یہ شک عاصم کی طرف سے ہے۔

۲۱۰۱:......ہمیں خبر دی ہے ابوعبداللہ حافظ نے اور محمد بن موسیٰ نے دونوں نے کہا کہ ان کو بتایا محمد بن یعقوب نے اور ان کو احمد بن عبدالجبار نے ان کو وکیع نے ان کو عمرو بن عثمان نے ان کو اس شخص نے جس کو ابوجعفر نے کہا کہ جب تم یہ آیت پڑھو قل ھواللہ احد تو تم یوں کہو۔ انت ھواللہ احد۔

فصل:......سجدے کرنا اور آیات سجدہ

قرآن مجید کے سجدے چودہ ہیں۔

تین سجدے مفصلات میں ہیں۔ سورۃ الحج میں دو سجدے ہیں۔ بہر حال سورۃ ص کے سجدے میں یہ تفصیل ہے۔

۲۱۰۲:......ہم نے رویات کی ہے ابن عباس سے انہوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے سورۃ ص کے سجدے کے بارے میں پوچھا گیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یہ عزائم السجود میں سے نہیں ہے جبکہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ اس میں سجدہ کر رہے تھے۔

۲۱۰۳:......اور ہم نے روایت کی ہے عمر بن ذراس نے نبی کریم بطور مرسل روایت کے کہ انہوں نے فرمایا ص کے سجدے کے بارے میں کہ

(۲۰۹۷)......أخرجه المصنف من طريق أبي داود (۸۸۷)

(۲۱۰۲)......السنن الكبرى (۳۱۸/۲)

(۲۱۰۳)......السنن الكبرى (۳۱۹/۲)

اس کا سجدہ داؤد علیہ السلام نے کیا تھا توبہ قبول ہونے کی وجہ سے اور ہم یہ سجدہ بطور شکر کرتے ہیں۔

۲۱۰۴:......اور ہم نے روایت کی ہے حدیث موصول میں ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے سورۃ ص کے سجدے کے بارے میں جس وقت آپ نے اس کو برسرے منبر پڑھا تھا اس کے بعد آپ نے دوسری بار وہی آیت پڑھی تو لوگ سجدہ کرنے کے لئے تیار ہوگئے تو رسول اللہ نے فرمایا۔ یہ تو ایک نبی کی توبہ تھی لیکن میں نے تمہیں دیکھا ہے کہ تم لوگ سجدے کے لئے تیار ہوگئے ہو لہذا آپ منبر سے اترے اور سجدہ کیا اور لوگوں نے بھی سجدہ کیا۔

۲۱۰۵:......اور حصرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ سورۃ ص میں سجدہ نہیں کیا کرتے تھے اور کہتے تھے کہ یہ ایک نبی کی توبہ ہے۔

۲۱۰۶:......اور ہم نے روایت کی ہے عمرو بن عثمان سے اور ابن عمر اور ابن عباس سے کہ وہ لوگ اس میں سجدہ کیا کرتے تھے۔

۲۱۰۷:......اور ہم نے روایت کی ہے ابورافع سے کہ انہوں نے فرمایا کہ میں نے صبح کی نماز حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے ساتھ پڑھی تھی انہوں نے نماز میں سورۃ ص پڑھی اور اس میں سجدہ کیا تھا۔

تحقیق ہم نے ذکر کی ہیں یہ تمام اخبار اور ان سے جو متصل ہیں کتاب السنن میں اور کتاب المعرفت میں جو شخص ان پر مطلع ہونا چاہے انشاء اللہ ان کی طرف رجوع کرے گا۔

۲۱۰۸:......اور ہمیں خبر دی ہے ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوعبداللہ محمد بن علی جوہری نے ان کو محمد بن اسماعیل سلمی نے ان کو سعید بن ابومریم نے ان کو نافع بن یزید نے ان کو حارث بن سعید نے ان کو عبداللہ بن منین نے ان کو عمرو بن العاص نے یہ کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو پندرہ سجدے پڑھائے تھے تین مفصلات اور دو سورۃ الحج میں۔

فصل:......حائض والی عورت اور جنب (ناپاکی) والے انسان پر قرأت (تلاوت) ممنوع ہے

۲۱۰۹:......ہمیں خبر دی ہے ابوبکر بن فورک نے ان کو عبداللہ بن جعفر نے ان کو یونس بن حبیب نے ان کو ابوداؤد نے ان کو شعبہ نے ان کو خبر دی ہے عمرو بن مرہ نے اس نے سنا عبداللہ بن سلمہ سے وہ کہتے ہیں کہ میں حضرت علی کے پاس گیا میں اور دو آدمی ایک آدمی ہم میں سے اور ایک آدمی بنی اسد میں سے میں خیال کرتا ہوں۔ پس علی رضی اللہ عنہ نے ان دونوں کو بھیجا کسی طرف اور فرمایا بے شک تم دونوں علحان ہو۔

اس کے بعد وہ بیت الخلا میں داخل ہوئے پھر نکلے اور انہوں نے پانی کا ٹب لیا اس کے ساتھ مسح کیا اس کے بعد قرآن پڑھنا شروع کردیا۔ تو انہوں نے دیکھا کہ ہم نے اس کو ناپسند کرلیا۔ تو انہوں نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بیت الخلا میں داخل ہوتے تھے اور قضاء حاجت کرتے پھر نکلتے اور ہمارے ساتھ گوشت کھاتے اور قرآن مجید پڑھتے آپ کو کوئی چیز مانع نہیں تھی اور بسا اوقات فرماتے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو قرأت سے کوئی چیز نہیں روکتی سوائے جنابت کے۔

شیخ حلیمی رحمتہ اللہ علیہ نے فرمایا کہ حیض زیادہ شدید مانع ہے جنابت سے اور وہ تحریم قرأت کے ساتھ حائض والی پر زیادہ بہتر ہے۔

۲۱۱۰:......اور ہم نے روایت کیا ہے اسماعیل بن عیاش سے اور وہ قوی نہیں ہے موسیٰ بن عقبہ سے اس نے نافع سے اس نے ابن عمر سے اس نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔

(۲۱۰۴)......السنن الکبریٰ (۳۱۸/۲)

(۲۱۰۵)......السنن الکبریٰ للمصنف (۳۱۹/۲)

(۲۱۰۸)......السنن الکبری (۳۱۴/۲) من طریق سعید بن أبی مریم. به.

(۲۱۰۹)......أخرجه المصنف من طریق أبی داؤد الطیالسی (۱۰۱)

کہ جنب والا (ناپاکی والا) اور حائض (ماہواری والی عورت) قرآن میں سے کچھ بھی نہ پڑھیں۔

ہمیں خبر دی ہے ابوعبداللہ حسین بن عمر بن برہان بغدادی نے مذکورہ حدیث کی ان کو اسماعیل بن محمد صفار نے ان کو حسن بن عرفہ نے ان کو اسماعیل بن عیاش نے پھر اس نے اسی حدیث کو ذکر کیا۔

فصل:......قرآن مجید کو چھونے اور اٹھانے کے آداب

ارشاد باری تعالیٰ ہے:

فی کتاب مکنون لایمسه الا المطهرون.

بے شک یہ قرآن ہے عزت والا ہے محفوظ کتاب میں ہے نہیں ہاتھ لگاتے اس کو مگر پاک لوگ۔

شیخ حلیمی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا۔

تحقیق ہم جانتے ہیں کہ آسمانوں میں پاک اور مطہر لوگوں کے سوا کوئی نہیں ہے لہذا یہ بات دلالت کرتی ہے کہ آیت مذکور سے مراد اس چیز کا بیان ہے کہ فرشتے ہی اس کتاب قرآن مجید کی اصل محفوظ تک اور اس کو چھونے تک پہنچتے ہیں اور رسائی حاصل کر سکتے ہیں کیونکہ وہ مطہر اور پاک ہیں اور وہ مطہر ہی رہتا ہے جس کو عبادت کی توفیق ملتی ہے اور اس کے لئے عبادت آسان کر دی جاتی ہے اور پاک کو ہی عبادت کے لئے پسند کیا جاتا ہے لہذا یہ بات ثابت ہوگئی کہ لوگوں میں سے پاک اور مطہر ہی وہ ہو سکتا ہے جس کے لئے یہ مناسب ہو کہ وہ مصحف کو ہاتھ لگا سکے اور بے وضو یا ناپاک ایسا نہیں ہوتا اس لئے کہ وہ نماز سے روک دیا گیا ہے طواف کعبہ سے روک دیا گیا ہے۔

اور جنب والا یعنی ناپاک انسان اور حائض والی یعنی ماہواری والی عورت بھی نماز سے اور طواف سے اور مسجد میں داخل ہونے سے روک دیئے گئے ہیں اور اسی طرح قرآن مجید کی تلاوت سے بھی روک دیے گئے ہیں لہذا ان لوگوں کے لئے قرآن مجید کو اٹھانے اور چھونے کی اجازت نہیں ہے۔امام بیہقی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا۔

۲۱۱۱:......ہمیں خبر دی ہے ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوزکریا یحییٰ بن محمد عنبری نے ان کو ابوعبداللہ محمد بن ابراہیم عبدی نے ان کو حکم بن موسیٰ نے ان کو یحییٰ بن حمزہ ان کو سلیمان بن داؤد نے ان کو احری نے ان کو ابوبکر بن محمد بن عمرو بن حزم نے ان کو ان کے والد نے ان کو ان کے دادا نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ انہوں نے اہل یمن کی طرف ایک تحریر لکھی جس میں فرائض اور سنن تھیں اور دیتوں کی تفصیل تھی پھر اس مسئلے کو بھی اس میں ذکر کیا اور اس میں یہ لکھا کہ:

لایمس القرآن الا طاهر.

قرآن مجید کو نہ ہاتھ لگائے مگر پاک انسان۔

۲۱۱۲:......اور ہم نے اس میں روایت کی ہے حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ سے۔

فصل:......قرآن مجید کی تلاوت کرنے کے لئے مسواک کرنا

۲۱۱۳:......ہمیں خبر دی ہے ابوعبداللہ حافظ نے اور ابوصادق محمد بن ابوالفوارس عطار نے ان دونوں کو ابوالعباس محمد بن یعقوب نے ان کو حسن

(۲۱۱۰)......أخرجه الترمذی (۱۳۱) وابن ماجة (۵۹۵) من طريق إسماعيل بن عياش.

(۱)......فی المخطوطة (المحدث) والتصحيح من الحليمی (۱/۲۲۸)

(۲۱۱۱)......أخرجه المصنف من طريق الحاكم (۱/۳۹۵. ۳۹۷) أثناء حديث طويل.

بن علی بن عفان نے ان کو عبداللہ بن نمیر نے ان کو اعمش نے ان کو شقیق نے ان کو حذیفہ نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب رات کو قیام فرماتے تو منہ میں مسواک کر لیتے تھے کہتے ہیں کہ میں نے اعمش سے کہا مسواک کے ساتھ دانتوں کو ملتے تھے اس نے کہا جی ہاں۔

۲۱۱۴:......انہوں نے کہا کہ ہمیں حدیث بیان کی ہے ابن نمیر نے منصور سے اس نے شقیق بن سلمہ سے اس نے حذیفہ سے انہوں نے کہا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم منہ میں مسواک مل لیتے تھے۔ اس کو بخاری و مسلم نے صحیح میں منصور اور اعمش کی حدیث سے نقل کیا ہے۔

۲۱۱۵:......اور اس کو ہشیم نے روایت کیا ہے حصین سے ان کو ابووائل نے ان کو حذیفہ نے انہوں نے کہا کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم جب تہجد کے لئے اٹھتے تھے تو پہلے مسواک کرتے تھے۔

اس حدیث کا ظاہر یہی ہے کہ آپ یہ عمل نماز کے لئے اور قرآن کی تلاوت کے لئے کرتے تھے۔

مسواک کر کے قرآن پڑھنے کی فضیلت

۲۱۱۶:......ہمیں خبر دی ہے ابوعلی روذباری نے ان کو ابوطاہر محمد آبادی نے ان کو عثمان بن سعید دارمی نے ان کو عمرو بن عون واسطی نے ان کو خالد بن عبداللہ نے ان کو حسن بن عبیداللہ نے ان کو سعد بن عبیدہ نے ان کو ابوعبدالرحمٰن سلمی نے ان کو حضرت علی رضی اللہ عنہ نے انہوں نے فرمایا ہم لوگوں کو (حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے) مسواک کرنے کا حکم دیا تھا۔ انہوں نے فرمایا کہ بندہ جب کھڑا ہوتا ہے اور نماز پڑھتا ہے تو اس کے پاس ایک فرشتہ آتا ہے اور اس کے پیچھے کھڑا ہو جاتا ہے اور قرآن سنتا رہتا ہے اور قریب ہو جاتا ہے ہمیشہ وہ کان لگا کر سنتا ہے اور قریب ہوتا جاتا ہے یہاں تک کہ وہ اپنا منہ اس کے منہ پر رکھ لیتا ہے لہذا جو بھی آیت یہ پڑھتا ہے وہ فرشتے کے منہ میں جاتی ہے۔

۲۱۱۷:......ہمیں خبر دی ہے ابوعمرو محمد بن حسین بن محمد نے ان کو ابوالقاسم سلیمان بن احمد نے ان کو مروان نے ان کو محمد بن عثمان بن ابوشیبہ نے ان کو ان کے والد نے ان کو شریک نے ان کو اعمش نے ان کو ابوسفیان نے ان کو جابر بن عبداللہ انصاری نے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ نے فرمایا۔

جب تم میں سے کوئی آدمی رات کو تہجد پڑھنے کے لئے کھڑا ہو اسے چاہئے کہ مسواک کرے بے شک کوئی ایک تم میں سے جب اپنی نماز میں قرأت کرتا ہے تو فرشتہ اپنا منہ اس کے منہ میں رکھ دیتا ہے اس کے منہ سے جو کچھ تلاوت نکلتی ہے وہ فرشتے کے منہ میں داخل ہو جاتی ہے۔

۲۱۱۸:......ہمیں خبر دی ابوالحسین علی بن احمد بن عمر بن حفص مقری بن حماصی نے ان کو احمد بن سلیمان نجاد نے ان کو عبدالملک بن محمد نے ان کو مسلم بن ابراہیم نے ان کو شعبہ نے ان کو محمد بن اسحٰق نے ان کو عبداللہ بن محمد نے آل ابوبکر میں سے ان کو سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

السواک مطهرة للفم مرضاة للرب

کہ مسواک منہ کی صفائی کا ذریعہ ہے۔ اور رب کے رضا کا بھی ذریعہ ہے۔

۲۱۱۹:......ہمیں خبر دی ہے ابوعلی روذباری نے ان کو اسماعیل بن محمد صفار نے ان کو حسن بن فضل بن سمح نے ان کو غیاث بن کلوب کوفی نے ان کو مطرف بن سمرہ نے میں نے ان کو دیکھا تھا ایک سو چھتر میں۔ وہ روایت کرتے تھے اپنے والد سے انہوں نے کہا کہ رسول اللہ نے فرمایا تھا۔

(۲۱۱۳)......أخرجه مسلم (۱/۲۲۰ و ۲۲۱) من طريق الأعمش. به.

(۲۱۱۴)...... أخرجه البخاري (۱/۳۵٦. فتح) ومسلم (۱/۲۲۰ و ۲۲۱) من طريق منصور. به.

(۲۱۱۵)......أخرجه البخاري (۳/۱۹. فتح) من طريق حصين. به.

۱)...... غير واضح في الأصل

(۲۱۱۸)......أخرجه النسائي (۱/۱۰) من طريق عبدالرحمٰن بن أبي عتيق عن أبيه عن عائشة مرفوعاً. وانظر السنن الكبرىٰ للمصنف (۱/۳۴)

اپنے منہ کو پاک رکھو صاف رکھو مسواک کے ساتھ کیونکہ یہ قرآن کی تلاوت کے راستے ہیں۔غیاث راوی مجہول ہے۔

فصل:...... قرآن مجید کی تلاوت کے لئے اچھے کپڑے پہننا اور خوشبو لگانا

۲۱۲۰:...... تمیم داری سے روایت ہے کہ وہ جب رات کو تہجد پڑھنے کے لئے کھڑے ہوتے تھے تو خوشبو کے ساتھ اعتکاف کرتے تھے۔

۲۱۲۱:...... اور مجاہد نے کہا کہ صحابہ کرام اور اہل علم لہسن پیاز اور گندنا کھا کر رات کو تہجد پڑھنے کے لئے کھڑے ہونے کو ناپسند کرتے تھے اور پسند کرتے تھے کہ آدمی رات کو عبادت اور تلاوت قرآن کے لئے کھڑا ہو تو خوشبو استعمال کرے۔

۲۱۲۲:...... ہمیں خبر دی ہے ابوعبداللہ حافظ نے انہوں نے کہا کہ ان کو حدیث بیان کی ہے ابوالعباس بن یعقوب نے ان کو ابراہیم بن سلیمان نے ان کو سعید بن سلیمان نے ان کو موسیٰ بن خلف نے انہوں نے کہا کہ میں نے قتادہ سے سنا وہ کہتے تھے کہ میں نے جب سے قرآن پڑھا ہے میں نے گندنا کھایا ہی نہیں تاکہ منہ میں بدبو نہ ہو۔

۲۱۲۳:...... ہمیں خبر دی ابوالحسین بن بشران نے ان کو ابوعمرو بن سماک نے ان کو حنبل بن اسحاق نے ان کو ابوعبداللہ احمد بن حنبل نے ان کو سفیان نے انہوں نے کہا کہ اہل مکہ کا ایک نیک صالح آدمی تھا۔وہ کہتا ہے کہ میں نے حضرت عطا سے پوچھا کہ کیا میں عورتوں کو سلام کروں اس نے کہا کہ اگر جوان ہوں تو نہ کرو۔اس آدمی نے کہا کہ یعنی حضرت عطا سے کہ میں قرآن پڑھتا ہوں اور میری ریح خارج ہونے لگ جاتی ہے انہوں نے فرمایا کہ تلاوت سے رک جا یہاں تک کہ وہ چلی جائے (یعنی بدبو یا ہوا نکل جائے)۔

۲۱۲۴:...... ہمیں خبر دی ہے ابونصر بن قتادہ نے ان کو ابومنصور نضروی نے ان کو احمد بن نجدہ نے ان کو سعید بن منصور نے ان کو عبداللہ بن مبارک نے ان کو عبدالعزیز بن ابورواد نے ان کو مجاہد نے انہوں نے کہا کہ بسا اوقات وہ تلاوت کرتے تھے تو اور لوگ کھڑے ہو کر نماز پڑھ رہے ہوتے تھے اور وہ ریح محسوس کرتے تو قرأت سے رک جاتے یہاں تک کہ وہ ریح دور ہو جاتی۔

۲۱۲۵:...... انہوں نے کہا کہ ہمیں حدیث بیان کی ہے عبداللہ بن مبارک نے ان کو عثمان بن اسود نے حمید اعرج سے ان کو مجاہد نے وہ کہتے ہیں کہ جب جمائی آئے اور ہم تلاوت کر رہے ہوں تو تلاوت کرنے سے رک جاؤ یہاں تک کہ وہ تم سے دور ہو جائے (ختم ہو جائے)۔

فصل:...... رات کی نماز میں زور زور سے قرأت کرنا

۲۱۲۶:...... ہمیں خبر دی علی بن احمد بن عبدان نے ان کو احمد بن عبید صفار نے ان کو اسماعیل بن فضل نے ان کو یعقوب بن کاسب نے ان کو عبداللہ بن عبداللہ اموی نے ان کو مخرمہ بن سلیمان نے ان کو کریب نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے حضرت ابن عباس سے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے رات کو قراء میں جہر کرنے کے بارے میں پوچھا تو انہوں نے بتایا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم حجرے میں قرأت کرتے تھے اگر قرآن یاد کرنے اور حفظ کرنے والا چاہتا تو حضور کی قراءت سن کر قرآن سیکھ سکتا تھا۔

اور اس کو روایت کیا ہے سعید بن ابوہلال نے مخرمہ سے اور انہوں نے اس بارے میں کہا حضور اپنے بعض حجروں میں قرأت کرتے تھے لہذا حجرے کے باہر والا سن سکتا تھا۔

۲۱۲۷:...... ہمیں خبر دی ہے ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوالعباس محمد بن یعقوب نے وہ کہتے ہیں کہ ہمیں حدیث بیان کی ہے عباس بن محمد نے ان کو اسحق بن منصور سلولی نے ان کو قیس نے ان کو ہلال بن خباب نے ان کو یحییٰ بن جعدہ نے ان کو ام ہانی نے وہ کہتی ہیں کہ میں نے رسول اللہ

(۲۱۱۹)...... قال الذهبی فی المیزان (۳/۳۳۸) غیاث بن کلوب عن مطرف بن سمرب ضعفه الدارقطنی وقال له نسخة عن مطرف بن سمرة.

(۱)...... غیر واضح فی الأصل

صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم رات میں پڑھ رہے تھے اور میں اپنے بالا خانے میں یا چھت پر تھی مکہ مکرمہ میں اور وہ اونچے تھے یا اونچی آواز کے ساتھ پڑھ رہے تھے۔

بعض اہل علم نے بعض آیات کے ساتھ جہر کو پسند کیا ہے اور بعض کے ساتھ اسرار پسند کیا ہے اس لئے کہ آہستہ پڑھنے سے کبھی اکتا جائے تو جہر کے ساتھ انس حاصل کرے اور زور زور سے پڑھنے والا کبھی تھک جاتا ہے تو ہلکے پڑھ کر آرام پائے مگر رات کو قرأت کرنے والے اکثر زور سے قرأت کرتے اور دن کو پڑھنے والے اکثر آہستہ پڑھتے ہاں اگر دن میں ایسے مقام پر ہو جہاں بے ہودہ گوئی نہ ہو شور نہ ہو اور وہ بندہ نماز میں بھی نہ ہو تو پھر تلاوت قرآن زور زور سے کرے۔

۲۱۲۸:......ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوالعباس محمد بن یعقوب نے انکو بحر بن نصر نے ان کو ابن وہب نے ان کو معاویہ بن صالح نے ان کو عبداللہ بن ابی قیس نے ان کو حدیث بیان کی کہ انہوں نے سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے پوچھا حضور صلی اللہ علیہ وسلم رات کو کس طرح قرأت کرتے تھے کیا جہر کرتے تھے یا آہستہ۔ سیدہ عائشہ نے فرمایا یہ سب کچھ کرتے تھے۔ بسا اوقات جہر کرتے تھے اور بسا اوقات آہستہ پڑھتے تھے۔ عبداللہ کہتے ہیں کہ میں نے اللہ کا شکر ادا کیا جس نے اس معاملے میں آسانی رکھ دی ہے۔

۲۱۲۹:......اور ہم نے روایت کی ہے ابوہریرہ سے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی قرأت کے بارے میں رات کو کبھی کئی مرتبہ اونچی آواز کے ساتھ پڑھتے اور کئی کئی مرتبہ آہستہ کرتے تھے۔

۲۱۳۰:......اور ہم نے روایت کی ہے ابوقتادہ سے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی قرأت کے بارے میں ظہر اور عصر میں۔ فرمایا حضور صلی اللہ علیہ وسلم کبھی کبھی ہمیں آیت سنواتے تھے۔

سری اور جہری قرأت

۲۱۳۱:......ہمیں خبر دی ہے ابوعبداللہ حافظ نے ان کو عبیداللہ بن محمد بلخی تاجر نے بغداد میں ان کو ابواسماعیل محمد بن اسماعیل نے ان کو ابن ابی مریم نے ان کو یحیٰ بن ایوب نے ان کو بحر بن سعد نے ان کو خالد بن معدان نے ان کو کثیر بن مرہ حضرمی نے ان کو معاذ بن جبل نے وہ کہتے ہیں میں نے رسول اللہ سے سنا وہ فرماتے تھے ظاہری طور پر تلاوت کرنے والے کی مثال ظاہراً صدقہ کرنے والے جیسی ہے اور آہستہ تلاوت کرنے والے کی مثال چھپ کر صدقہ کرنے والے جیسی۔ میں نے معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ سے ایسے بھی پائی ہے۔

۲۱۳۲:......اور اس کو روایت کیا ہے اسماعیل بن عیاش نے ان کو بحیر بن سعد نے اور انہوں نے کہا عقبہ بن عامر سے کہ انہوں نے کہا اور اسی طرح روایت کیا ہے سلیمان بن موسیٰ نے کثیر بن مرہ سے اس نے عقبہ بن عامر سے۔

فصل:......لوگوں سے بات چیت کرنے کے لئے قرآن مجید کی تلاوت چھوڑنا مکروہ ہے

اس کا مطلب ہے کہ جس وقت تلاوت کرتے ہوئے ایک آیت پر پہنچے اور کوئی کلام آجائے اور وہ اس آیت کو چھوڑ دے جس پر پہنچا ہے تو مناسب نہیں ہے کہ اپنی بات کو اور کلام کو قرآن کی تلاوت پر ترجیح دے۔

امام بیہقی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا۔

۲۱۳۳:......اور بخاری نے اپنی کتاب میں روایت کیا ہے اسحق سے اس نے نضر بن شمیل سے اس نے ابن عون سے اس نے نافع سے انہوں نے کہا کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ جب قرآن مجید کی تلاوت کرتے تھے تو بات نہیں کرتے تھے حتیٰ کہ فارغ ہو جاتے۔

(۲۱۳۱)......أخرجه المصنف من طريق الحاكم (۱/۵۵۴ و ۵۵۵)

ہمیں اسی کی خبر دی ہے ابوعبداللہ حافظ نے اور مجھے خبر دی ہے ابوعلی حافظ نے ان کو مومل بن حسن ابن ابوعیسیٰ، ان کو حسن زعفرانی نے ان کو معاذ بن معاذ نے ان کو ابن عون نے پھر اس مذکور بات کو ذکر کیا۔

۲۱۳۴:..... ہمیں خبر دی ابونصر بن قتادہ نے ان کو ابومنصور نضروی نے ان کو احمد بن نجدہ نے ان کو سعید بن منصور نے ان کو ابوالاحوص نے اس کو ابوسنان نے ان کو ابن ابوھذیل نے انہوں نے کہا کہ (صحابہ اور تابعین) مکروہ سمجھتے تھے کہ وہ آیت کا بعض حصہ پڑھیں اور بعض کو چھوڑ دیں۔

امام بیہقی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا:

بہرحال جب کوئی شخص بعض سورۃ پر یا بعض حصے پر رکنا چاہے تو درست ہے۔ (مطلب یہ ہے کہ ایک آیت کا کچھ حصہ پڑھنا باقی چھوڑ دینا درست نہیں ہاں کچھ سورہ پڑھنا اور کچھ چھوڑ دینا درست ہے)۔

۲۱۳۵:..... ہم نے روایت کی ہے عبداللہ بن سائب سے انہوں نے کہا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے مکہ مکرمہ میں نماز پڑھی آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے سورۃ المومنون شروع کی یہاں تک کہ جب حضرت موسیٰ اور ہارون یا عیسیٰ علیہ السلام کے ذکر پر آئے تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو کھانسی آ گئی لہذا آپ نے رکوع کرلیا اور ابن السائب اس موقع پر موجود تھے۔

۲۱۳۶:..... ہمیں خبر دی ہے ابوعبداللہ حافظ نے آخرین میں۔ انہوں نے کہا کہ ہمیں حدیث بیان کی ہے ابوالعباس نے محمد بن یعقوب نے ان کو محمد بن اسحٰق نے ان کو حجاج نے ان کو ابن جریج نے انہوں نے سنا محمد بن عباد بن جعفر سے ان کو خبر دی ابوسلمہ بن سفیان نے اور عبداللہ بن عمر بن العاص سے اور عبداللہ بن میسب عابدی سے انہوں نے عبداللہ بن سائب سے پھر انہوں نے مذکورہ روایت کو ذکر کیا اور انہوں نے کہا کہ حدیث میں محمد بن عباد میں شک کیا گیا ہے یا اہل علم نے اس میں اختلاف کیا ہے اور اس کو مسلم نے نقل کیا ہے ابن جریج کی حدیث سے۔

حضرت عمر رضی اللہ عنہ سورۃ آل عمران دو رکعتوں میں پڑھتے تھے

۲۱۳۷:..... ہمیں خبر دی ہے ابوعبداللہ حافظ نے اور ابوبکر قاضی نے دونوں نے کہا کہ ان کو حدیث بیان کی ہی ابوالعباس نے ان کو احمد بن عبدالجبار نے ان کو یونس بن بکیر نے ان کو محمد بن اسحٰق نے ان کو یحییٰ بن عبدالرحمٰن بن حاطب نے اپنے والد سے انہوں نے کہا میں نے عشا کی نماز حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پیچھے پڑھی انہوں نے ہمارے لئے پوری سورت کو دو رکعتوں میں تقسیم کیا پس اللہ کی قسم میں ان کی قرأت نہیں بھول سکوں گا۔ الم اللّٰہ لاالہ الاھو الحی القیوم۔ اور نہ ہی ان کے قیام کو بھول سکوں گا۔

۲۱۳۸:..... ہمیں خبر دی ہے ابوعبداللہ حافظ نے اور محمد بن موسیٰ نے دونوں نے کہا ان کو خبر دی ہے ابوالعباس محمد بن یعقوب نے ان کو محمد بن اسحٰق نے ان کو اسماعیل بن عیاش نے ان کو محمد بن عمرو نے ان کو یحییٰ بن عبدالرحمٰن بن حاطب نے ان کو ان کے والد نے انہوں نے کہا کہ عشا کی نماز قائم کی گئی میں نماز کی طرف متوجہ ہو گیا میں نے غور کیا تو معلوم ہوا حضرت عمر رضی اللہ عنہ ان الفاظ تک پہنچ گئے ہیں **غیر المغضوب علیھم و الضالین** اس کے بعد انہوں نے آغاز کیا الـم اللّٰـہ لاالہ الا هو الحی القیوم۔ میں نے سوچا کہ کیا اس پوری سورۃ آل عمران کو ختم کریں گے۔ چنانچہ انہوں نے ایک سو آیت پڑھی اس کے بعد رکوع کیا اس کے بعد دوسری رکعت کے لئے کھڑے ہو گئے پھر انہوں نے ایک سو آیت پڑھی اس کے بعد رکوع کیا۔

(۲۱۳۳)..... أخرجه البخاري (۸/۱۸۹. فتح) عن إسحاق عن النضر. به.

(۲۱۳۶)..... أخرجه مسلم (۱/۳۳۶) من طريق ابن جريج. به.

(۲۱۳۷)..... عزاه السيوطي في الدر المنثور (۲/۳) إلى أبي عبيد وسعيد بن منصور وعبد بن حميد وابن أبي داؤد وابن الأنباري معافي المصاحف وابن المنذر والحاكم وصحح عن عمر.

۲۱۳۹:......ہمیں خبر دی ہے ابو محمد حسن بن علی بن مومل نے ان کو ابو عثمان عمرو بن عبداللہ بصری نے ان کو محمد بن عبدالوہاب نے ان کو یعلی بن عبید نے ان کو مسعر نے ان کو ابو اسحٰق نے ان کو عبدالرحمٰن بن یزید نے وہ کہتے ہیں عبداللہ نے نماز عشاء کی پہلی رکعت میں سورۃ انفال پڑھی یہاں تک کہ چالیس آیات تک پہنچ گئے نعم المولیٰ ونعم النصیر تک اس کے بعد آپ نے رکوع کیا پھر سجدہ کر کے دوسری رکعت کے لئے کھڑے ہو گئے تو (انفال کے بجائے) دوسری سورۃ مفصلات میں سے پڑھی۔

فصل:......قرأت اور قرآن مجید کے ساتھ آواز کو خوب صورت بنانا

۲۱۴۰:......ہمیں خبر دی ہے ابو عبداللہ حافظ نے ان کو ابوالعباس محمد بن احمد محبوبی نے ان کو سعید بن مسعود نے ان کو عبیداللہ بن موسیٰ نے ان کو مالک بن مغول نے ان کو طلحہ بن مصرف یامی نے ان کو عبدالرحمٰن بن عوسجہ نے ان کو براء بن عازب نے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ نے فرمایا:

زینو القرآن باصواتکم

قرآن مجید کو زینت دو اپنی آوازوں کے ساتھ۔

۲۱۴۱:......ہمیں خبر دی ہے ابوبکر بن فورک نے ان کو قاضی ابوبکر احمد بن محمود بن حرزاد اہوازی نے ان کو عبداللہ بن احمد بن موسیٰ نے ان کو حسن بن حارث اھوازی نے ان کو سلمہ بن سعید نے ان کو صدقہ بن ابو عمران نے ان کو علقمہ بن مرشد نے ان کو زاذان ابو عمر نے حضرت براء بن عازب سے انہوں نے کہا کہ میں نے رسول اللہ سے سنا فرما رہے تھے۔

حسنو القرآن باصواتکم فان الصوت الحسن یذالقرآن حسنا.

قرآن مجید کو اپنی آوازوں کے ساتھ خوب صورتی سے پڑھو، بے شک خوبصورت آواز قرآن کے حسن کو زیادہ کر دیتا ہے۔

محمد بن بکر نے صدقہ سے اس حدیث کا متابع بیان کیا ہے۔

۲۱۴۲:......ہمیں خبر دی ہے ابوالحسین بن بشران نے ان کو ابوالحسین عبدالصمد بن علی بن مکرم نے ان کو ابو محمد عبید بن عبدالواحد نے ان کو یحییٰ بن عبداللہ بن بکیر نے اور ہمیں خبر دی محمد بن عبداللہ حافظ نے ان کو ابوبکر بن اسحٰق نے ان کو احمد بن ابراہیم ان کو یحییٰ بن عبداللہ بن بکیر نے ان کو لیث نے ان کو عقیل نے ان کو ابن شہاب نے انہوں نے کہا کہ مجھے خبر دی ہے ابوسلمہ عبدالرحمٰن نے اور ایک روایت میں ہے ابن بشران نے کہ بے شک اس کو خبر دی ہے ابوسلمہ نے عبدالرحمٰن سے اس سے ابو ہریرہ سے وہ کہتے تھے کہ رسول اللہ نے فرمایا نہیں اجازت دی اللہ تعالیٰ نے کسی بھی شے کے لئے جس قدر نبی کے لئے قرآن کے ساتھ سُر لگانے کی اجازت دی ہے۔ آپ کے ایک صحابی نے فرمایا کہ اس سے ان کی مراد جہر سے یعنی قرآن زور سے پڑھنا مراد ہے اس کو بخاری نے صحیح میں یحییٰ بن بکبر سے روایت کیا ہے۔

۲۱۴۳:......اور ہمیں اس کی خبر دی ہے محمد بن ابراہیم بن حارث کی روایت سے ابوسلمہ سے اور اس میں یوں ہے۔ نہیں اجازت دی اللہ نے کسی شے کے لئے جتنی اجازت دی ہے نبی کے لئے خوب صورت آواز کی قرآن کے ساتھ کہ وہ قرآن کو زور سے پڑھے۔

۲۱۴۴:......اور ہمیں خبر دی ہے ابو عبداللہ حافظ نے ان کو ابوالعباس محمد بن یعقوب نے ان کو عباس بن ولید نے ان کو خبر دی ہے ان کے والد نے ان کو اوزاعی نے ان کو اسماعیل بن عبیداللہ بن مہاجر نے فضالہ بن عبید انصاری سے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ نے فرمایا البتہ اللہ تعالیٰ زیادہ

---

(۱)......هکذا فی الأصل

(۲۱۴۰)......أخرجه المصنف من طریق الحاکم (۱/۵۷۱) وأخرجه ابن ماجة (۱۳۴۲)

(۲۱۴۱)...... أخرجه الدارمی (۲/۴۷۴) عن محمد بن أبی بکر عن صدقة.

(۲۱۴۲)......أخرجه البخاری (۶/۲۳۵) عن یحیی بن بکیر. به.

سخت ہے اجازت کے اعتبار سے خوبصورت آواز والے آدمی کے لئے قرآن کے ساتھ جس قدر گانے والی لونڈی کا مالک اپنی لونڈی کو اجازت دیتا ہے (یعنی اللہ تعالیٰ کھلی اجازت دیتا ہے)۔

امام بیہقی رحمتہ اللہ علیہ نے فرمایا

سوائے اس کے نہیں ہے کہ اس سے آپ کی مراد قرآن کے لئے استماع اور توجہ کے ساتھ کان لگا کر سننا ہے اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے الفاظ یتغنی سر لگائے اس سے آپ کی مراد قاری کا قرآن کے ساتھ اپنی آواز کو خوبصورت بنانا ہے یہ مراد نہیں کہ وہ اس کے ساتھ رولانے یا حزن وغم پیدا کرنے کی طرف مائل کردے سوائے تطریب کے اور جھومنے کے۔

۲۱۴۵:......تحقیق ہمیں خبر دی ہے ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوجعفر احمد بن عبید حافظ نے ان کو محمد بن اسحٰق تنوفی نے ان کو اسماعیل بن عمرو بجلی نے ان کو مسعر نے ان کو عبدالکریم نے طاؤس سے اس نے ابن عباس سے وہ کہتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ سوال کیا گیا کہ قرأت کس کی خوب صورت ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے جواب دیا اس کی جو شخص پڑھے تو تمہیں دیکھ کر یہ محسوس کہ وہ اللہ سے ڈرتا ہے۔

۲۱۴۶:......ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے اور ابوزکریا نے دونوں نے کہا ہمیں حدیث بیان کی ہے ابوعبداللہ محمد بن یعقوب نے ان کو محمد بن عبدالوہاب نے ان کو جعفر بن عون نے ان کو مسعر نے ان کو عبدالکریم بن ابوالمخارق نے ان کو طاؤس نے انہوں نے کہا نبی کریم سے پوچھا گیا۔ قرأت کس کی خوب صورت ہے پھر انہوں نے اس کو مرسل ذکر کیا ہے۔

۲۱۴۷:......ہمیں خبر دی ہے ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوبکر بن اسحٰق نے ان کو حسن بن علی بن زیاد نے ان کو ابراہیم بن موسیٰ نے ان کو ولید بن مسلم نے ان کو اسماعیل بن رافع نے ان کو خبر دی ہے ابن ابی ملیکہ نے ان کو عبدالرحمٰن بن سائب نے وہ کہتے ہیں کہ ہمارے پاس سعد بن ابی وقاص آئے جب ان کی بینائی ختم ہوگئی تھی۔ میں سلام کرتے ہوئے ان کے پاس آیا تو انہوں نے کہا آپ کون ہیں؟ میں نے ان کو خبر دی تو انہوں نے کہا اے بھتیجے مجھے خبر ملی ہے کہ قرآن مجید پڑھنے میں آپ کی آواز بڑی خوب صورت ہے اور میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا تھا آپ فرماتے تھے۔ بے شک یہ قرآن اترا ہے حزن ودرد کے ساتھ جب تم اس کو پڑھو تو رودو (یا رلاؤ) اگر تم نہ روسکو تو رونے کی صورت بناؤ اور اس کے ساتھ سر بناؤ جو شخص قرآن کو سر کے ساتھ نہیں پڑھتا وہ ہم میں سے نہیں ہے۔

حضرت سالم مولیٰ حذیفہ رضی اللہ عنہ کی قرأت کا سننا

۲۱۴۸:......ہمیں خبر دی ہے ابوعبداللہ حافظ نے ان کو خبر دی ہے عبدالصمد بن علی بن مکرم نے ان کو جعفر بن محمد بن شاکر نے ان کو موسیٰ بن

(۲۱۴۴)......أخرجه الحاكم (۱/۵۷۱) من طريق الأوزاعي. به.

وصححه الحاكم وقال الذهبي: بل هو منقطع.

قلت هو موصولا عند ابن ماجه (۱۳۴۰) من طريق الأوزاعي عن إسماعيل بن عبيدة عن ميسرة مولى فضالة عن فضالة مرفوعا وقال البوصيري: إسناده حسن.

(۲۱۴۵)......أخرجه الخطيب في تاريخ بغداد (۲۰۸/۳) من طريق مسعر. به.

(۲۱۴۶)......أخرجه الدارمي (۴۷۱/۲ و ۴۷۲) عن جعفر بن عون. به.

(۲۱۴۷)......أخرجه ابن ماجة (۱۳۳۷) من طريق الوليد بن مسلم. به.

وفي الزوائد: اسماعيل بن رافع ضعيف متروك.

(۲۱۴۸)......أخرجه ابن ماجة (۱۳۳۸) من طريق الوليد بن مسلم. به.

وفي الزوائد: إسناده صحيح ورجالة ثقات.

ہارون ھروی نے ان کو ولید بن مسلم نے ان کو حنظلہ بن سفیان نی ان کو عبدالرحمٰن بن سابط نے وہ حدیث بیان کرتے ہیں سیدہ عائشہ سے وہ کہتی ہیں کہ میں ایک رات عشاء کے بعد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ذراسی تاخیر سے حاضر ہوئی آپ نے پوچھا آپ کہاں رہ گئی تھیں؟ میں نے جواب دیا کہ ہم لوگ آپ کے اصحاب میں سے ایک آدمی کی مسجد میں قرأت سن رہے تھے ہم نے اس جیسی آواز پہلے نہیں سنی تھی اور نہ ہی ایسی قرأت آپ کے اصحاب میں سے کسی کی سنی تھی۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کھڑے ہوگئے اور میں بھی ساتھ کھڑی ہوگئی۔ حضور نے خود اس صحابی کی قرأت کی طرف توجہ دی اور کان لگایا پھر میری طرف متوجہ ہوئے اور فرمایا کہ یہ سالم مولیٰ ابی حذیفہ ہے:

الحمدالله الذی جعل فی امتی مثل هذا.

اللہ کا شکر ہے جس نے میری امت میں اس جیسا خوب صورت قرآن پڑھنے والا بنایا۔

لقداوتی ابوموسیٰ مزمارامن مزامیر آل داؤد

۲۱۴۹:......اور ہمیں خبر دی ہے ابومحمد عبداللہ بن یحییٰ بن عبدالجباری سکری نے بغداد میں ان کو اسماعیل بن محمد صقار نے ان کو احمد بن منصور نے ان کو عبدالرزاق نے ان کو ابن عیینہ نے ان کو مالک بن مغول نے ان کو عبداللہ بن بریدہ نے ان کو ان کے والد نے انہوں نے کہا کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت ابوموسیٰ اشعری کی آواز سنی وہ تلاوت کررہے تھے تو فرمایا:

لقد اوتی ابو موسیٰ مزمارا من مزامیر آل داؤد.

البتہ تحقیق ابوموسیٰ خوب صورت سر دیا گیا ہے آل داؤد کی سروں میں سے۔

راوی کہتا ہے کہ میں نے یہ بات ابوموسیٰ کو بتائی تو انہوں نے کہا:

لوعلمت ان رسول الله یستمع قرائتی لحبر تها تحبیرا

اگر مجھے معلوم ہوتا کہ رسول اللہ میری قرأت سن رہے ہیں تو میں مزید خوش الحانی کے ساتھ اور بنا سنوار کر پڑھتا۔

اس کو مسلم نے ایک دوسرے طریق سے نقل کیا ہے مالک بن مغول سے مگر اس میں ابوموسیٰ کا یہ قول نہیں ہے۔

۲۱۵۰:......ہمیں خبر دی ہے ابوعبداللہ حافظ نے اور محمد بن موسیٰ نے دونوں نے کہا کہ ان کو بیان کیا ہے ابوالعباس محمد بن یعقوب نے ان کو یحییٰ بن ابی طالب نے ان کو عبدالوہاب بن عطاء نے ان کو سعید بن ابی عروبہ نے ان کو قتادہ نے میرا گمان ہے کہ عقبہ بن عبدالغافر سے انہوں نے کہا کہ ابوعبیدہ نے کہا حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرمایا کرتے تھے ان الصوت الحسن زینة القرآن۔ بے شک خوب صورت آواز قرآن کی زینت وخوبصورتی ہے۔

۲۱۵۱:......ہمیں خبر دی ہے ابوعبداللہ حافظ نے اور ابوبکر احمد بن حسن نے اور ابوعثمان سعید بن محمد بن محمد بن عبدان نے سب نے کہا کہ ہم سے حدیث بیان کی ابوالعباس محمد بن یعقوب نے ان کو ابوامیہ طرطوسی نے ان کو ابوعاصم نے ان کو صالح باجی نے ان کو ابن جریج نے ان کو ابن شہاب نے اللہ تعالیٰ کے اس قول کے بارے میں یزید فی الخلق مایشاء۔ اللہ تعالیٰ جس قدر چاہتا ہے اپنی تخلیق میں اضافہ کرتا ہے۔ (بقول ابن شہاب) یہ تخلیق میں اضافہ خوب صورت آواز ہے۔

۲۱۵۲:......ہمیں خبر دی ابوالحسین بن بشران نے ان کو ابوعمرو سماک نے ان کو حنبل بن اسحٰق نے ان کو سلیمان بن حرب نے ان کو حماد بن سلمہ نے ان کو عمران بن عبداللہ بن طلحہ نے وہ کہتے ہیں کہ ایک آدمی مسجد میں مدینہ میں رمضان میں لوگوں کو نماز پڑھاتے تھے ایک رات وہ سر میں جھوم

(۲۱۴۹)......أخرجه مسلم (۱/۵۴۶)

(۲۱۵۱)......عزاه السيوطي في الدر (۵/۲۴۴) إلى عبد بن حميد وابن المنذر وابن أبي حاتم والمصنف.

گئے۔چنانچہ قاسم بن محمد نے کہا۔

و انه لکتاب عزیز لایاتیه الباطل من بین یدیه و لامن خلفه (فصلت۴۲)

بے شک قران کتاب مستحکم ہے مضبوط ہے باطل اس کے آگے پیچھے نہیں آ سکتا۔

اور اس فعل کو ناپسند کیا گیا اور مکروہ سمجھا گیا ان لوگوں نے کہا کہ ہمیں حدیث بیان کی تھی سلیمان بن حرب نے ان کو حماد بن زید نے ان کو ایوب نے انہوں نے کہا مجھے حدیث بیان کی ہے آل سالم کے بعض آدمی نے اس نے کہا سلمۃ البیدق مدینے میں گئے تھے اور کھڑے ہو کر ان لوگوں کو نماز پڑھا رہے تھے لہذا سالم سے کسی نے کہا اگر آپ آتے اور آکر ان کی قرأت سنتے (تو ان کے بارے میں بھی کچھ بتاتے) چنانچہ وہ آئے جب وہ مسجد کے دروازے پر پہنچے تو ان کی قرأت کی آواز سنی۔فسیح تھی اور لہذا سالم نے کہا تکبر اور سرکشی کر رہا ہے۔گستاخی و نافرمانی کر رہا ہے۔ حنبل بن اسحٰق سے کہا گیا تھا کہ آپ نے ابوعبداللہ بن حنبل سے اس بارے میں پوچھا تھا؟انہوں نے کہا۔

بہرحال یہ بدعت ہے میں اس کو ناپسند کرتا ہوں جو آدمی اس کی تلاوت کرے کہ اس کو تکلف نہ ہو حضرت ابوموسیٰ کی حدیث کے معنی پر اس کا کوئی خطرہ نہیں ہے اور یہ مذکورہ نہج جو لوگوں نے گھڑ لیا ہے اس کو شیخ سالم نے ناپسند فرمایا۔

فصل:......قرأت میں ترتیل کرنا ٹھہر ٹھہر کر وقار کے ساتھ پڑھنا

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

ورتل القرآن ترتیلا.

اے پیغمبر قرآن کو رک رک اور ٹھہر ٹھہر کر آرام آرام کے ساتھ پڑھیے۔

(تجوید کے ساتھ حروف کو مخارج سے نکال کر اور ان کی صفات ادا کر کے)۔

(تاکہ صحیح تلفظ کرے اور جماؤ ٹھہراؤ کے نتیجے میں معنی اور مفہوم پر خوب توجہ رہ سکے اور عملاً تدبر و تفکر ممکن ہو سکے اور ایک ایک لفظ اپنے معنی ومطلب سمیت دل میں اتر تا جائے)۔(مترجم)

۲۱۵۳:......ہمیں خبر دی ہے ابوعبداللہ نے ان کو ابوالعباس محمد بن یعقوب نے ان کو محمد بن اسحٰق صاغانی نے ان کو عثمان بن عمر نے ان کو مالک نے ان کو زہری نے ان کو سائب بن یزید نے ان کو مطب بن ابووداعہ نے ان کو حفصہ زوجہ رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے وہ فرماتی ہیں کہ میں نے رسول اللہ کو بیٹھ کر اپنی کملی میں کبھی نماز پڑھتے نہیں دیکھا ہاں آپ کی وفات سے دو سال پہلے یہ میں نے دیکھا تھا اور آپ ترتیل کے ساتھ ٹھہر ٹھہر کر سورۃ میں ترتیل کرتے تھے اور سورۃ کو لمبا کرتے تھے یہاں تک کہ وہ لمبی سے لمبی ہوتی چلی جاتی تھی۔اس کو مسلم نے روایت کیا ہے یحیٰی بن یحیٰی سے اس نے مالک سے۔

۲۱۵۴:......ہمیں خبر دی ہے ابوعبداللہ حافظ نے ان کو عبدالرحمٰن بن حسن قاضی نے ان کو ابراہیم بن حسین نے ان کو ادم نے ان کو شعبہ نے ان کو ابوایاس نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا عبداللہ بن مغفل سے وہ کہتے تھے کہ میں نے رسول اللہ کو دیکھا تھا آپ اپنی اونٹنی پر یا اونٹ پر سوار تھے۔وہ چل رہا تھا اور آپ سورۃ الفتح کی تلاوت کر رہے تھے یا یوں پیچھے پلٹ پلٹ کر دہرا رہے تھے۔بخاری نے اس کو روایت کیا ہے صحیح میں آدم سے۔

۲۱۵۵:......ہمیں خبر دی ہے ابوعلی روذباری نے ان کو ابوبکر بن داسہ نے ان کو ابوداؤد نے ان کو مسلم بن ابراہیم نے ان کو جریر نے ان کو قتادہ

(۲۱۵۳)......أخرجه مسلم (۱/۵۰۷) عن یحیی بن یحیی عن مالک. به.

(۲۱۵۴)......أخرجه البخاری (۹/۹۲) عن آدم بن أبی ایاس. به.

نے انہوں نے کہا کہ میں نے حضرت انس سے پوچھا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی قرأت کے بارے میں انہوں نے فرمایا آپ کھینچ کھینچ کر اور لمبا لمبا کر کے پڑھتے تھے۔اس کو بخاری نے روایت کیا ہے مسلم بن ابراہیم سے۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے رات کے معمولات

۲۱۵۶:......ہمیں خبر دی ہے ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوالعباس محمد بن یعقوب نے ان کو محمد بن اسحٰق نے ان کو موسیٰ بن داؤد نے ان کو لیث بن سعد نے......ح......اور ہمیں خبر دی ہے ابوصالح بن ابوطاہر نے ان کو ان کے دادا یحییٰ بن منصور قاضی نے ان کو محمد بن اسماعیل اسماعیلی نے ان کو عیسیٰ بن حماد نے ان کو لیث بن سعد نے ان کو عبداللہ بن عبیداللہ بن ملیکہ نے ان کو یعلی بن مالک نے کہ انہوں نے سوال کیا ام سلمہ سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز کے بارے میں لہٰذا انہوں نے بتایا کہ تمہیں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز سے کیا سروکار ہے؟ آپ کھڑے ہو کر نماز پڑھتے تھے پھر سو جاتے تھے جتنی دیر نماز پڑھی تھی اس کے بعد پھر نماز پڑھتے تھے جتنی دیر آرام کیا تھا اس کے بعد پھر سو جاتے تھے جتنی دیر نماز پڑھی تھی۔یہاں تک کہ آپ صبح کرتے ابن مالک کہتے ہیں کہ سیدہ ام سلمہ نے آپ کی قرأت کا اندازہ بھی بیان کیا تھا۔فرماتی ہیں کہ آپ کی قراۃ واضح ہوتی تھی ایک ایک حرف واضح سنائی دیتا تھا یہ ابوموسیٰ کی حدیث کے الفاظ ہیں۔علاوہ اس کے کہ انہوں نے کہا کہ ابن ابی ملیکہ سے ہے۔

۲۱۵۷:......ہمیں خبر دی ہے ابوالحسن عبدان نے ان کو احمد بن عبید نے ان کو محمد بن سلیمان باغندی نے ان کو ابونعیم نے ان کو سفیان نے ان کو عاصم نے ان کو ذر نے ان کو عبداللہ بن عمرو نے ان کو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جنتی سے جنت میں کہا جائے گا آپ پڑھیے اور آرام آرام کے ساتھ جیسے آپ دنیا میں آرام آرام سے پڑھتے تھے بے شک تیری منزل آخری آیت پر ہے جس کو آپ پڑھیں گے۔

ترتیل کے متعلق حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ کا فرمان

۲۱۵۸:......ہمیں خبر دی ہے عبداللہ بن یوسف اصبہانی نے ان کو ابوسعید بن اعرابی نے ان کو حسن بن محمد زعفرانی نے ان کو یزید بن ہارون نے ان کو حماد بن ابوحمزہ نے انہوں نے کہا کہ میں نے حضرت ابن عباس سے کہا میں جلدی قرأت کرنے والا آدمی ہوں میں قرآن مجید کو جلدی جلدی پڑھتا ہوں۔حضرت ابن عباس نے فرمایا اگر میں سورۃ بقرہ کو آرام آرام کے ساتھ پڑھوں تو یہ مجھے زیادہ پسند ہے اس سے کہ میں جلدی جلدی سارا قرآن پڑھ لوں۔

۲۱۵۹:......میں نے حضرت ابن عباس سے کہا کہ میں تیز پڑھنے والا آدمی ہوں کبھی کبھی میں پورا قرآن رات بھر میں ایک مرتبہ پڑھتا ہوں کبھی دو مرتبہ۔حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا البتہ اگر میں ایک سورۃ پڑھوں تو یہ میرے نزدیک زیادہ پسندیدہ ہے اس سے کہ میں تیری طرح کروں اس کے باوجود بھی اگر تم جلدی پڑھنا چاہتے ہو تو پھر اس کو ایسے پڑھو کہ آپ کے کان اس کو سنیں اور تیرا دل اس کو محفوظ کرے۔

(۲۱۵۵)......أخرجه البخاري (۹/ ۹۰، ۹۱) عن مسلم بن إبراهيم. به.

(۲۱۵۶)......أخرجه أبوداود في الصلاة والترمذي (۲۹۲۳) من فضائل القرآن والنسائي في فضائل القرآن في الكبرى كلهم من طريق لليث. به (تحفة الأشراف ۱۳/ ۳۶) وقال الترمذي: حسن صحيح غريب.

(۲۱۵۷)......أخرجه أبو داؤد في الصلاة والترمذي في فضائل القرآن والنسائي في فضائل القرآن في الكبرى من طريق سفيان. به. وقال الترمذي حسن صحيح (تحفة الأشراف ۶/ ۲۸۹ و ۲۹۰)

(۱)......لاأدري أهي (براء ثم زاي أم العكس فلتحرر)

(۲)......لعل حجره بالجيم المعجمة والراء المهملة أوحمزة بالحاء المهملة والزاي المعجمة فلتحرر.

۲۱۶۰:...... ہمیں خبر دی ہے ابومحمد بن یوسف نے ان کو ابوسعید بن اعرابی نے ان کو زعفرانی نے ان کو علی بن عاصم نے ان کو مغیرہ نے ان کو ابراہیم نے انہوں نے کہا کہ علقمہ نے حضرت عبداللہ عباس کے سامنے قرآن مجید پڑھا وہ خوب صورت آواز والے تھے حضرت ابن عباس نے فرمایا۔ ترتیل کے ساتھ پڑھیے میرے ماں باپ تجھ پر قربان۔ اس لئے کہ وہ قرآن کی زینت ہے۔

۲۱۶۱:...... ہمیں خبر دی ہے ابوعبداللہ حافظ نے اور محمد بن موسیٰ نے دونوں نے کہا ان کو حدیث بیان کی ہے ابوالعباس اصم نے ان کو ہارون بن سلیمان نے ان کو عبدالرحمٰن بن مہدی نے ان کو سفیان نے انکو منصور نے ان کو مجاہد نے (ورتل القرآن ترتیلا) ٹھہر ٹھہر کر پڑھیے کا مطلب ہے کہ بعض کو بعض کے پیچھے کیجئے اور وکل انسان الزمنہ طائرہ فی عنقہ کہ ہر انسان کا اعمال نامہ ہم نے اس کی گردن میں لازم کر دیا ہے یا اس کے عمل میں۔

فصل:...... وقت کی مقدار جس میں ''تلاوت مستحب ہے''

۲۱۶۲:...... ہمیں خبر دی ہے ابوالحسن بن بشران نے ان کو اسماعیل بن محمد صفار نے ان کو عباس بن محمد نے ان کو سعد بن حفص ضخم نے ان کو شیبان بن رحمٰن نے اور ہمیں خبر دی ہے ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوالعباس محبوبی نے ان کو سعید بن مسعود نے ان کو عبداللہ بن سفیان نے ان کو یحییٰ نے ان کو محمد بن عبدالرحمٰن بن ثوبان نے انہوں نے ابوسلمہ سے انہوں نے کہا میرا گمان ہے کہ میں نے سنا ابوسلمہ سے انہوں نے عبداللہ بن عمرو سے کہ مجھے کہا رسول اللہ نے کہ قرآن مجید کو ایک مہینے میں ختم کر۔ میں نے کہا کہ میں اس سے جلدی کرنے کی طاقت رکھتا ہوں۔ انہوں نے فرمایا پھر بیس روز میں ختم کیجئے۔ میں نے کہا کہ میں اس سے جلدی کر سکتا ہوں۔ انہوں نے فرمایا کہ پھر پندرہ راتوں میں پڑھیے میں نے کہا میں اس سے جلدی کر سکتا ہوں فرمایا پھر دس راتوں میں کیجئے میں نے کہا کہ میں اس سے جلدی بھی کر سکتا ہوں فرمایا کہ پھر سات راتوں میں ختم کیجئے مگر اس سے زیادہ جلدی نہ کیجئے۔

اس کو بخاری نے روایت کیا ہے اسحٰق سے اس نے عبید بن موسیٰ سے اور سعید بن حفص سے اور اس کو مسلم نے روایت کیا ہے قاسم بن زکریا سے اس نے عبیداللہ سے دونوں کی روایت کے الفاظ برابر ہیں سوائے اس کے کہ ابن بشران کی روایت میں محمد بن عبدالرحمٰن بن ثوبان مولی بنی زہرہ سے ہے اور اس میں قول ''لی'' کا ذکر نہیں ہے۔

۲۱۶۳:...... ہمیں خبر دی ہے ابوعلی روذباری نے انکو ابوبکر بن درسہ نے ان کو ابوداؤد نے ان کو نوح بن حبیب ان کو عبدالرزاق نے ان کو معمر نے ان کو سماک بن فضل نے ان کو وہب بن منبہ نے ان کو عبداللہ عمرو نے کہ انہوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے سوال کیا کتنی مدت میں قرآن مجید کا ختم ہونا چاہئے فرمایا کہ چالیس دن میں اس کے بعد فرمایا کہ ایک ماہ میں پھر فرمایا کہ بیس دن میں پھر فرمایا کہ پندرہ دن میں پھر فرمایا دس دن میں پھر فرمایا کہ سات دن میں۔ سات سے نیچے نہیں اترنا چاہئے۔ ان دونوں روایتوں میں ایسے ہے۔

۲۱۶۴:...... ہمیں خبر دی ہے ابوعلی نے ان کو ابوبکر نے ان کو داؤد نے ان کو سلیمان بن حرب نے ان کو حماد نے ان کو عطا بن سائب نے ان کو ان کے والد نے ان کو عبداللہ بن عمر نے انہوں نے کہا کہ مجھے رسول اللہ نے فرمایا ہر مہینے تین روزے رکھیے اور قرآن مجید کو ایک ماہ میں پورا کیجئے

(۲۱۶۲)...... أخرجه البخاري (۶/۲۴۳) و مسلم (۲/۸۱۴)

(۱)...... غير واضح بالأصل

(۲۱۶۳)...... أخرجه المصنف من طريق أبي داوٗد في سنة (۱۳۹۵)

وأخرجه الترمذي (۲۹۴۷) وقال حسن غريب والنسائي

(۲۱۶۴)...... أخرجه المصنف من طريق أبي داوٗد في سننه (۱۳۸۹) وقال المنذري:

عطاء بن السائب فيه مقام وقد أخرج له البخاري مقروناً وأبوه السائب بن مالك قال عن يحيى بن معين ثقة.

پھر انہوں نے کم کیا تو میں نے کم کروالیا پھر آپ نے فرمایا ایک دن روزہ رکھو اور ایک دن آرام کرو۔

حضرت عطا نے فرمایا کہ ہم نے والد سے اختلاف کیا لہٰذا ہم میں سے بعض نے کہا سات دن اور بعض نے کہا پانچ دن۔

حضرت عبداللہ بن عمرو کو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی تاکید ختم قرآن کے سلسلے میں

۲۱۶۵:......ہمیں خبر دی ابوبکر بن فورک نے ان کو عبداللہ بن جعفر نے ان کو یونس بن حبیب نے ان کو ابوداؤد طیالسی نے ان کو شعبہ نے ان کو عمرو بن مرہ نے انہوں نے سنا ابوالعباس سے وہ حدیث بیان کرتے ہیں عبداللہ بن عمر سے یہ کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کو حکم دیا تھا کہ وہ قرآن مجید پانچ دن میں پورا کرے۔

۲۱۶۶:......ہمیں خبر دی ہے ابوعبداللہ حافظ نے اور محمد بن ابوالفوارس نے دونوں نے کہا ہمیں حدیث بیان کی ہے ابوالعباس اصم نے ان کو حسن بن علی بن عفان نے ان کو اسباط بن محمد نے مطرف سے ان کو ابواسحٰق نے ان کو ابوبردہ نے ان کو عبداللہ بن عمرو نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے کہا یا رسول اللہ میں کتنے دنوں میں قرآن مجید ختم کروں؟ آپ نے فرمایا کہ اسے ایک مہینے میں پورا کر۔ میں نے کہا کہ میں اس سے زیادہ کی طاقت رکھتا ہوں فرمایا کہ پھر بیس دن میں کیجئے میں نے کہا کہ میں اس سے جلدی کر سکتا ہوں فرمایا کہ پھر پندرہ دن میں کیجئے۔ میں نے عرض کی کہ میں اس سے جلدی کر سکتا ہوں فرمایا کہ پھر ہر دس دنوں میں ختم کیجئے۔ میں نے کہا کہ میں اس سے بھی جلدی کر سکتا ہوں۔ فرمایا کہ پھر پانچ روز میں کیجئے۔ میں نے کہا میں اس سے بھی جلدی کر سکتا ہوں چنانچہ اس سے جلدی کرنے کی مجھے اجازت نہیں ہے۔

۲۱۶۷:......تحقیق ہمیں خبر دی ہے ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوبکر بن عبداللہ نے ان کو حسن بن سفیان نے ان کو محمد بن بشار نے ان کو محمد بن شعبہ نے ان کو مغیرہ نے کہتے کہ میں نے سنا مجاہد سے اس نے عبداللہ بن عمرو سے اس نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ نے فرمایا ہر مہینے میں تین دن کے روزے رکھیے وہ کہتے ہیں کہ میں نے کہا کہ میں اس سے زیادہ کی طاقت رکھتا ہوں۔ آپ کم کرتے رہے میں بار بار سوال کرتا رہا حتیٰ کہ آپ نے فرمایا کہ ایک دن روزہ رکھو اور ایک دن آرام کرو اور فرمایا کہ ہر مہینے قرآن مجید کا ختم کیا کرو میں نے کہا کہ میں اس سے جلدی کر سکتا ہوں میں بار بار سوال کرتا رہا اور آپ کم کرتے رہے حتیٰ کہ فرمایا کہ تین دن میں ختم کرو۔

اس کو بخاری نے محمد بن بشار سے روایت کیا ہے۔

جس نے قرآن تین دن میں ختم کیا

۲۱۶۸:......ہمیں خبر دی ابوبکر بن فورک نے ان کو عبداللہ بن جعفر نے ان کو یونس بن حبیب نے ان کو ابوداؤد نے ان کو ہمام نے ان کو قتادہ نے......اور ہمیں خبر دی ہے ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوالطیب محمد بن عبداللہ شعیری نے ان کو محمش بن عصام نے ان کو بیان کی حفص بن عبداللہ نے ان کو ابراہیم بن طہمان نے انکو شعبہ نے ان کو قتادہ نے انکو یزید بن عبداللہ بن شخیر نے ان کو عبداللہ بن عمرو نے انہوں نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

(۲۱۶۵)......أخرجه المصنف من طریق أبی داود الطیالسی (۲۲۵۶)

(۲۱۶۶)......أخرجه الترمذی (۲۹۴۶) عن عبید بن اسباط عن أبیه وقال الترمذی:

هذا حدیث حسن صحیح غریب من هذا الوجه یستغرب من حدیث أبی بردة عن عبدالله بن عمرو.

(۲۱۶۷)......أخرجه البخاری (۲۲۴/۴. فتح) عن محمد بن بشار.

(۲۱۶۸)......أخرجه المصنف من طریق الطیالسی (۲۲۸۵)

لم یفقه من قرء القرآن فی اقل من ثلاث.

جس نے تین دن سے کم میں قرآن ختم کیا اس نے اسے نہیں سمجھا۔

(معلوم ہوا کہ پڑھنے کا مقصد محض الفاظ کے ورد مقصود نہیں ہوتا بلکہ سمجھ کر پڑھنا ہی مقصود ہوتا ہے جب ہی تو آپ نے فرمایا کہ جس نے تین سے جلدی ختم کیا اس نے قرآن کو بالکل نہیں سمجھا کاش کہ ہمیں ساری باتیں سمجھ میں آ جائیں)۔

۲۱۶۹:...... ہمیں خبر دی ہے ابو اسحٰق ابراہیم بن محمد بن ابراہیم امام نے ان کو ابوبکر احمد بن ابن ابراہیم اسماعیلی نے ان کو محمد بن عبداللہ بن سلیمان نے ان کو یحییٰ بن عبدالحمید نے ان کو ابوبکر بن عیاش نے ان کو خیثمہ نے ان کو عبداللہ بن عمرو نے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ نے فرمایا۔

کتنے دن میں تم قرآن پڑھ لیتے ہو کہتے ہیں کہ میں نے کہا ہر رات میں آپ نے فرمایا ایسا نہ کرو مگر اسے تین دن میں ختم کرو۔

۲۱۷۰:...... ہمیں خبر دی ہے ابوالحسین بن بشران نے ان کو ابوجعفر بن رزاز نے ان کو یحییٰ بن جعفر نے ان کو یعقوب بن اسحٰق حضرمی نے ان کو شعبہ نے ان کو علی بن بذیمہ ان کو ابوعبیدہ نے ان کو عبداللہ نے اس نے کہا کہ جس نے قرآن مجید تین دن سے کم میں پڑھا وہ شعر گوئی کرتا ہے۔

اس کو ابواسحٰق نے ابوعبیدہ سے روایت کیا ہے اور اس میں ان الفاظ کا اضافہ کیا ہے اور اس نے شعر کی طرح اس کو جلدی کیا ہے اور قرآن کو اس نے ایسے بکھیرا ہے جیسے ردی کھجور کو پھینک کر بکھیر تے ہیں۔

۲۱۷۱:...... ہمیں خبر دی ہے ابونصر بن قتادہ نے ان کو ابومنصور نضروی نے ان کو احمد بن نجدہ نے اس نے کہا کہ سعید بن منصور نے کہا ان کو بیان کیا ھیثم بن حصین نے ان کو عبیداللہ بن عبداللہ نے کہ حضرت ابن مسعود تین دن میں ختم کرتے تھے صرف رات رات میں پڑھتے تھے اس میں دن کے وقت سے مدد نہیں لیتے تھے مگر معمولی سا وقت۔

۲۱۷۲:...... اور ہم نے روایت کی ہے انہیں سے دوسرے طریق سے کہ وہ رمضان میں تین رات میں ختم کرتے تھے اور رمضان کے علاوہ جمعہ سے جمعہ تک ختم کرتے تھے۔

۲۱۷۳:...... ہمیں خبر دی ہے ابونصر بن قتادہ نے ان کو ابومنصور نضروی نے ان کو احمد بن نجدہ نے ان کو سعید بن منصور نے ان کو ابومعاویہ نے اعمش سے ان کو عمارہ بن عمیر نے ان کو ابوالاحوص نے کہ عبداللہ نے کہا کہ قرآن مجید کو سات دن میں ختم کرو اور تین دن سے کم میں تو نہ پڑھوں۔

انسان کو چاہئے کہ اپنے شب و روز میں سے وقت نکال کر قرآن کے ایک پارے یا کچھ حصے کی تلاوت کی حفاظت کیا کرے۔

۲۱۷۴:...... ہمیں خبر دی ہے ابونصر بن قتادہ نے ان کو ابومنصور نضروی نے ان کو احمد بن نجدہ نے ان کو سعید بن منصور نے ان کو خالد نے ان کو ابوقلابہ ان کو ابی بن کعب نے جو کہ قرآن مجید کو ہر آٹھ دن میں ختم کرتے تھے اور حضرت تمیم داری رضی اللہ عنہ ہر سات روز میں ختم کرتے تھے اور اس کو روایت کیا ہے ایوب نے ابوقلابہ سے اس نے مھلب سے اس نے ابی بن کعب سے۔

۲۱۷۵:...... ہمیں خبر دی ہے ابوطاہر نے ان کو ابوعثمان بصری نے ان کو ابواحمد فراء نے ان کو یعلی بن عبید نے ان کو سفیان نے ان کو ایوب نے ابوقلابہ سے اس نے ایک آدمی سے جس کا انہوں نے نام لیا تھا اس نے ابی بن کعب سے کہ انہوں نے فرمایا۔ بے شک آسان ترین یہ ہے کہ آٹھ دن میں انسان ختم کرے۔

قرآن پاک کی سات منزلوں کا بیان

۲۱۷۶:...... ہمیں خبر دی ہے ابوعبداللہ حافظ نے اور ابوبکر احمد بن حسن نے دونوں نے کہا کہ ہمیں حدیث بیان کی ہے ابوالعباس محمد بن

(۲۱۶۹)...... أخرجه أبوداود (۱۳۹۱) من طريق أصلحة بن مصرف عن خيثمة. بن ينحوه.

یعقوب نے ان کو یحییٰ بن ابوطالب نے ان کو ابواحمد زبیری نے ان کو عبداللہ بن عبدالرحمٰن بن یعلی بن کعب نے ان کو عثمان بن عبداللہ بن اوس نے ان کے دادا اوس سے کہ وہ اس وفد میں تھے جو وفد بنی مالک سے رسول اللہ کے پاس گیا تھا اور حضور نے ان کو ٹھہرایا تھا اس خیمے میں جو مسجد کے اور آپ کے گھر کے درمیان میں نصب تھا۔ لہذا حضور ان کی طرف آتے جاتے تھے اور عشا کے بعد کھڑے ہو کر ان کو نصیحت فرماتے تھے یہاں تک کہ آپ کے دونوں قدموں کے درمیان فاصلہ ہو جاتا اور زیادہ تر باتیں قریش سے متعلق بھی کرتے تھے انکے ساتھ۔ اس کے بعد اس سے کہا کہ نہیں برابر ہم لوگ مکہ میں تھے تو کمزور سمجھے جارہے تھے، ذلیل سمجھے جارہے تھے۔ بس جب ہم مدینے میں آئے تو جنگ کا ڈول کبھی ہمارے لئے تھا کبھی ہمارے حریف کے لئے اور کہا کہ ایک رات حضور صلی اللہ علیہ وسلم ہم سے رک گئے۔ ہم لوگوں نے کہا یا رسول اللہ آج رات آپ ہمارے پاس تشریف نہیں لائے۔ آپ کس چیز میں ہم سے مصروف تھے۔ آپ نے فرمایا جی ہاں میرے اوپر قرآن کا ایک حزب (حصہ) اترنا شروع ہو گیا تھا لہذا میں نے چاہا کہ میں اس کے پورا ہو جانے سے پہلے نہ نکلوں وہ پورا ہو جائے پھر باہر آؤں اچانک جب ہم لوگوں نے صبح کی تو ہم نے حضور سے کہا کہ حضور ہمیں یہ بات بتائی ہے کہ مجھ پر قرآن میں سے ایک حزب اترا ہے ہم نے پوچھا کہ تم لوگ قرآن کے حزب اور (حصے) کیسے کرتے ہو؟ انہوں نے بتایا کہ ہم اس کے حزب بناتے تھے تین سورتوں کے پانچ سورتوں کے اور سات سورتوں کے نو سورتوں کے تیرہ سورتیں اور گیارہ سورتیں، حزب مفصل یعنی سورہ ق سے آخر تک۔

مفصلات کی تحقیق

۲۱۷۷:...... ہمیں خبر دی ہے ابوبکر احمد بن حسن نے ان کو ابوالعباس نے ان کو عباس بن محمد دوری نے ان کو محاضر نے ان کو اعمش نے ان کو شقیق بن سلمہ نے انہوں نے کہا کہ ایک آدمی بجیلہ سے آیا۔ اسے نھیک بن سنان کہتے تھے۔ حضرت عبداللہ بن عباس کے پاس اور کہنے لگا اے ابو عبدالرحمٰن آپ اس حرف کو کیسے پڑھیں گے۔ کیا یہ یاء ہے یا الف ہے۔ **ماء غیر آسن یا یاسن**۔ انہوں نے فرمایا کہ پورا قرآن اس نے یاد کیا ہے سوائے اسی ایک حرف کے۔ فرمایا کہ میں مفصل سورتوں کو ایک رکعت میں پڑھتا ہوں تیزی کے ساتھ جیسے شعر جلدی سے کہتے ہیں۔ بے شک ایک قوم قرآن مجید کو اس طرح پڑھیں گے کہ وہ ان کی ہنسلیوں سے تجاوز نہیں کرے گا۔

جس وقت قرآن دل میں اتر جائے تو پکا ہو جاتا ہے اور نفع دیتا ہے۔ بے شک افضل نماز رکوع اور سجود ہے۔ بے شک میں البتہ کئی نظائر جانتا ہوں جن کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پڑھتے تھے دو سورتیں ہر رکعت میں پھر کھڑے ہوئے اور اندر چلے گئے اس کے ساتھ۔ پھر علقمہ ہمارے پاس نکل کر آئے، کہتے ہیں کہ انہوں نے کہا پہلی بیس میں سے مفصل میں سے حضرت عبداللہ کی ترکیب پر سورۃ الرحمٰن اس کی نظیر و مثال۔ عم یتساءلون ہے، یہ صحیح بخاری میں حدیث اعمش سے منقول ہے۔

۲۱۷۸:...... ہمیں خبر دی ہے ابومحمد عبداللہ بن یوسف اصبہانی نے ان کو ابوسعید بن اعرابی نے ان کو حسن بن محمد بن صباح زعفرانی نے ان کو عثمان نے ان کو شعبہ نے...... اور ہمیں خبر دی ہے ابوعبداللہ حافظ نے ان کو خبر دی ہے عبدالرحمٰن بن حسن قاضی نے ان کو ابراہیم بن حسین نے ان کو آدم نے ان کو شعبہ نے ان کو عمرو بن مرہ نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے ابووائل سے سنا وہ کہتے تھے ایک آدمی حضرت عبداللہ بن مسعودؓ کے پاس آیا

(۲۱۷۶)......أخرجه أبو داؤد (۱۳۹۳) وأحمد ۹/۴) من طريق عبدالله بن عبدالرحمٰن. به.

وأخرجه ابن ماجه (۱۳۴۵) من طريق عثمان بن عبدالله . به.

(۱)...... غير واضح في الأصل وصححناه من سنن أبي داوٗد.

(۲)......في مسند أحمد (۹/۴) من قاف حتى يختم.

(۲۱۷۷)...... عزاه السيوطي في الدر المنثو (۴۹/۶) إلى ابن أبي شيبب والبخاري ومسلم والترمذي والنسائي

اور بولا آج رات میں نے ایک رکعت میں مفصل پڑھی۔ابن مسعود نے ان سے کہا کہ جلدی جلدی پڑھا جیسے شعر پڑھتے ہیں البتہ تحقیق میں نظائر جانتا ہوں حضور صلی اللہ علیہ وسلم جن کے مابین ملاتے اور جوڑتے تھے۔بیس سورتیں اول فصل میں سے دو سورتیں ہر رکعت میں پڑھتے تھے۔(یہ حدیث آدم کے الفاظ ہیں)

بخاری نے اسکو صحیح میں آدم بن ابوایاس سے اس کو روایت کیا ہے اور اس کو مسلم نے دوسرے طریق سے شعبہ سے۔

۲۱۷۹:......ہمیں خبر دی ہے ابومحمد بن یوسف نے ان کو ابوسعید بن اعرابی نے ان کو حسن بن محمد زعفرانی نے ان کو محمد بن صباح ان کو ھیثم نے ان کو سیار نے ان کو ابووائل نے وہ کہتے ہیں کہ ایک آدمی حضرت عبداللہ بن مسعود کے پاس آیا اور کہنے لگا میں نے کل رات مفصل سورتیں پڑھی تھیں۔عبداللہ نے کہا کہ شعروں کی طرح جلدی جلدی پڑھی ہوں گی اور ردی کھجور کی طرح پھینک کر بکھیری ہوں گی بے شک میں تفصیل بتاتا ہوں تاکہ تم اس کی تفصیل سمجھو البتہ میں سورتوں کے باہم مشابہ جوڑے جانتا ہوں جن کو حضور دو دو سورتیں ایک رکعت میں پڑھتے تھے۔

۲۱۸۰:......اور ہم نے روایت کی ہے سیدہ عائشہ سے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کئی سورتوں کو جمع کر لیتے تھے یا یوں کہا کہ مفصل سورتوں میں سے ہر رکعت میں دو سورتوں کو جمع کر لیتے تھے۔

۲۱۸۱:......اور ہم نے روایت کی ہے عمرو بن عمرو سے ابن عمرو کی حدیث میں تین سورتیں جمع کرتے تھے اور اس سے زیادہ کو جمع کرنا بھی مروی ہے۔

۲۱۸۲:......ہمیں خبر دی ہے علی بن احمد بن عبدان نے ان کو احمد بن عبید صفار نے ان کو عثمان بن عمر نے ان کو مسدد نے ان کو عبدالواحد نے ان کو عاصم احول نے ان کو ابوالعالیہ نے وہ کہتے ہیں کہ مجھے حدیث بیان کی ہے اس نے جس نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا فرماتے تھے۔ ہر سورۃ کے لئے اس کا حصہ ہے رکوع میں سے اسے اور سجود میں سے۔یہ سب کچھ بہ طریق استحباب ہے بہر حال جواز وہ آگے مذکورہ ہوگا۔

ایک رات میں پورا قرآن پڑھنا

۲۱۸۳:......بس تحقیق ہمیں خبر دی ہے ابومحمد بن یوسف نے ان کو ابوسعید بن اعرابی نے ان کو حسن بن محمد زعفرانی نے ان کو یزید بن ہارون نے ان کو محمد بن عمرو نے ان کو محمد بن ابراہیم نے عبدالرحمٰن بن عثمان سے انہوں نے کہا کہ میں مقام ابراہیم کے پیچھے عبادت کرنے کھڑا ہوا اور میں ارادہ کرتا تھا کہ آج رات مجھ پر کوئی غالب نہیں آسکتا اچانک ایک آدمی نے میرا بازو ہلایا میں متوجہ نہیں ہوا۔اس نے پھر مجھے ہلایا پھر میں متوجہ ہوا پس اچانک عثمان بن عفان تھے میں ایک طرف ہو گیا وہ آگے ہو گئے پھر انہوں نے پورا قرآن مجید ایک رکعت میں پڑھ دیا۔

۲۱۸۴:......ہمیں خبر دی ابومحمد عبداللہ بن یحیٰی بن عبدالجبار نے بغداد میں ان کو اسماعیل بن محمد صفار نے ان کو سعدان بن نصر نے ان کو ابو معاویہ نے عاصم احول سے اس نے ابن سیرین سے اس نے تمیم داری سے کہ انہوں نے قرآن مجید ایک رکعت میں پڑھ دیا۔

۲۱۸۵:......ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو محمد بن صالح بن ہانی نے ان کو ابوسعید محمد بن شاذان نے ان کو قتیبہ بن سعید نے ان کو حجاج بن محمد نے ان کو شعبہ نے انہوں نے کہا کہ سعد بن ابراہیم سال بھر روزے رکھتے تھے اور ہر رات اور دن میں قرآن ختم کرتے تھے۔

۲۱۸۶:......ہمیں خبر دی ابوالحسین بن فضل سے ان کو عبداللہ بن جعفر نے ان کو یعقوب سفیان نے ان کو محمد بن ابوزکریا سے ان کو ابن وہب نے وہ کہتے ہیں کہ مالک محصی سے کہا گیا تھا کہ قرآن ایک رات میں پورا کیا جائے۔فرمایا کہ یہ کتنی ہی اچھی بات ہے۔بے شک قرآن مجید امام

(۲۱۷۸)......أخرجه البخاري (۲/۲۵۵. فتح) عن آدم عن شعبة. به.

وأخرجه مسلم (۱/۵۶۵) من طريق محمد بن جعفر عن شعبة. به.

(۲۱۸۶)......أخرجه المصنف من طريق يعقوب بن سفيان (۱/۲۶۵)

(۱)...... فى هامش المعرفة و التاريخ (۱/۲۶۵) : المحضر

ہر چیز کے لئے البتہ تحقیق مجھے خبر دی تھی اس آدمی نے جو حضرت عمر بن حسین کے برابر میں رمضان میں نماز پڑھتے تھے کہ میں اس سے سنتا تھا کہ ہر رات قرآن کا نیا ختم شروع کرتے تھے۔

۲۱۸۷:......ہمیں خبر دی ہے ابوالحسین بن فضل نے ان کو عبداللہ بن جعفر نے ان کو یعقوب بن سفیان نے ان کو محمد بن عبدالرحیم نے وہ کہتے ہیں علی بن مدینی نے کہا کہ حضرت یحییٰ ہر دن اور رات میں مغرب اور عشا کے درمیان قرآن مجید کا ختم کرتے تھے۔

۲۱۸۸:......ہمیں خبر دی محمد بن عبداللہ نے اور احمد بن حسن قاضی نے دونوں نے کہا ہمیں حدیث بیان کی ہے ابوالعباس محمد بن یعقوب سے ان کو حسن بن مکرم نے ان کو یحییٰ بن ابوبکیر نے ان کو شعبہ نے ان کو ہشام بن حسان نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے منصور ابن زاذان کے پہلو میں نماز پڑھی مغرب اور عشاء کے درمیان اس نے قرآن کا ختم کیا اور سورۃ نمل تک پہنچے اور یحییٰ بن معین نے مجھے اور زیادہ بتایا یحییٰ بن ابوبکیر سے رمضان میں۔

۲۱۸۹:......ہمیں خبر دی ہے ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوعبداللہ صفار نے ان کو محمد بن نفر نے ان کو بکر بن بکار نے ان کو شعبہ نے ان کو منصور نے ان کو ابراہیم نے وہ کہتے ہیں کہ اسود ہر چھ راتوں میں قرآن پورا کرتے تھے اور حضرت علقمہ ہر پانچ راتوں میں ختم کرتے اور اسود ہر دو راتوں میں ختم کرتے تھے۔

جو آدمی رات میں سو آیات پڑھے وہ غافلین میں سے نہیں ہوگا

۲۱۹۰:......ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو بکر بن محمد صوفی بحر نے اور ان کو جعفر بن محمد بن شاکر نے ان کو سعد بن عبدالحمید بن جعفر نے ان کو عبدالرحمٰن بن ابوالزیاد نے ان کو موسیٰ بن عقبہ نے ان کو عبداللہ بن سلمان نے ان کو ان کے والد نے ان کو ابوعبداللہ سلیمان اغر نے ان کو ابوہریرہ وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص ایک رات میں ایک سو آیات پڑھے وہ غافلین میں نہیں لکھا جائے گا اور جو شخص دو سو آیات پڑھے وہ فرمانبردار مخلصوں میں سے لکھا جائے گا۔

۲۱۹۱:......ہمیں خبر دی ہے ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوالحسن محمد بن عبداللہ سنی نے مقام مرو میں ان کو ابوالموجہ نے ان کو عبدان نے ان کو ابوحمزہ نے ان کو اعمش نے ان کو ابوصالح نے ان کو حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرماتے ہیں کہ رسول اللہ نے فرمایا جو شخص ان فرض نمازوں پر حفاظت کرے غافلوں میں سے نہیں لکھا جائے گا اور جو شخص ایک رات میں ایک سو آیات پڑھے اطاعت شعاروں میں سے لکھ دیا جائے گا۔

۲۱۹۲:......ہمیں خبر دی ہے ابوعبداللہ حافظ نے ان کو عبدالرحمٰن بن حمدان الجلاب نے ان کو محمد بن ابراہیم بن کثیر صوری نے ان کو مومل بن اسماعیل نے ان کو حماد بن سلمہ نے ان کو سہیل بن ابوصالح نے ان کو ان کے والد نے ان کو ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہ رسول اللہ نے فرمایا جو شخص ہر رات دس آیات پڑھ لیا کرے وہ غافلوں میں سے نہیں لکھا جائے گا۔

۲۱۹۳:......ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے اور ابوعبداللہ اسحٰق بن محمد بن یوسف سوسی نے اور ابوبکر قاضی نے وہ کہتے ہیں کہ ہمیں حدیث بیان

(۲۱۹۰)......أخرجه الحاكم (۱/۳۰۸ و ۳۰۹) عن جعفر بن محمدبن شاكر . به.

وصححه الحاكم ووافقه الذهبي وتعقبهما الالباني في الصحيحة (۲/۲۴۷)

تنبيه: سقط من إسناد الحاكم : بكر بن محمد الصوفي فليتنبه.

(۲۱۹۱)......أخرجه الحاكم (۱/۳۰۸) بنفس الإسناد.

(۲۱۹۲)......أخرجه الحاكم (۱/۵۵۵) بنفس الإسناد.

تنبيه: في المستدرك موسى بن إسماعيل وهو خطأ والصحيح مؤمل بن إسماعيل

کیا ہے ابوالعباس اصم نے وہ کہتے ہیں کہ ہمیں حدیث بیان کی ہے حسن بن علی بن عفان ی ان کو ابو یحییٰ حمانی نے ان کو مسعر نے ان کو عدی بن ثابت نے ان کو ابوحازم نے ان کو ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے وہ فرماتے ہیں کہ جو شخص ایک سو آیات پڑھے غافلوں میں سے نہیں لکھا جائے گا اور جو شخص دوسو آیات پڑھے وہ فرماں برداروں میں سے لکھ دیا جائے گا یہ روایت موقوف روایت کی گئی ہے۔

۲۱۹۴:......ہمیں خبر دی ہے ابوعلی روذ باری نے ان کو ابوبکر بن داسہ نے ان کو ابوداؤد نے ان کو احمد بن صالح نے ان کو ابن وہب نے ان کو عمرو نے ان کو ابوسویہ نے اس نے ان کو حدیث بیان کی ہے کہ اس نے سنا تھا ابن حجیرہ سے وہ خبر دیتا تھا عبداللہ بن عمرو بن العاص سے کہ انہوں نے کہا کہ رسول اللہ نے فرمایا جو شخص دس آیات کے ساتھ قیام کرے یعنی تہجد پڑھے وہ غافل میں سے ہے ابوداؤد نے کہا کہ ابن حجیرہ اصغر عبداللہ بن عبدالرحمٰن بن حجیرہ ہے۔

۲۱۹۵:......ہمیں خبر دی ہے عبداللہ بن یوسف اصبہانی نے ان کو ابواسحٰق ابن ابراہیم بن محمد بن ابراہیم دیلی نے مکہ مکرمہ میں ان کو محمد بن علی بن زید صائغ نے ان کو سعید بن منصور نے ان کو اسماعیل بن عیاش نے ان کو یحییٰ بن حارث ذماری نے ان کو قاسم ابوعبدالرحمٰن نے ان کو فضالہ بن عبید نے ان کو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے آپ نے فرمایا۔

جو شخص ایک رات میں دس آیات پڑھے وہ نمازیوں میں لکھ دیا جائے گا اور وہ غافلوں میں سے نہیں لکھا جائے گا اور جو پچاس آیات پڑھے گا وہ حافظوں میں سے لکھ دیا جائے گا (صبح کرنے تک پڑھ لے) اور جو شخص تین سو آیات پڑھے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے میرا بندہ میرے لئے کھڑا ہے اور جو شخص ایک ہزار آیات پڑھے اس کے لئے ڈھیر لکھ دیے جائیں گے اور ایک قنطار دنیا و مافیہا سے زیادہ بہتر ہے جب قیامت کا دن ہوگا اللہ تعالیٰ فرمائے گا تو پڑھتا جا اور ہر آیت کے بدلے میں درجات پر چڑھتا جاحتیٰ کہ جا کر رکے گا اس آخری آیت کے ساتھ جو اس کے پاس ہوں گی۔

۲۱۹۶:......ہمیں خبر دی ہے ابوالقاسم عبدالخالق بن علی موذن نے ان کو عبداللہ بن محمد بن فورک نے اصبہان میں ان کو ابوالعباس احمد .ن محمد خزاعی نے ان کو محمد بن بکیر حضرمی نے ان کو اسماعیل بن عیاش نے پھر اس کو انہوں نے آپ کی اسناد کے ساتھ ذکر کیا ہے۔۔

سوائے اس کے کہ انہوں نے کہا فضالہ بن عبید سے اور تمیم داری سے اور انہوں نے کہا ہے حدیث میں اس بندے کے لئے قنطار لکھا جائے گا اور قنطار دنیا و مافیہا سے بہتر ہے اور حدیث آخر میں یہ اضافہ کیا ہے اللہ رب عزت فرماتا ہے کہ میں قبض کرلوں وہ کہے گا اے رب تو زیادہ علم والا ہے وہ کہے گا اسی دورم اور انہیں نعمتوں کے ساتھ اسی طرح روایت کیا ہے اس کو اسماعیل بن عیاش نے مرفوعاً۔

اور اس کو روایت کیا ہے الہیثم بن حمید نے یحییٰ بن حارث سے بطور موقوف روایت کے حضرت تمیم سے اور فضالہ بن عبید سے۔

۲۱۹۷:......اور ہمیں خبر دی ہے ابونصر بن قتادہ نے ان کو ابوالحسن محمد بن حسن سراج نے ان کو مطیر نے ان کو علی بن حرب موصلی نے ان کو حفص بن عمر یعنی بن حکیم نے ان کو عمرو بن قیس نے عطا سے اس نے ابن عباس سے انہوں نے کہا کہ نبی کریم نے فرمایا جو شخص ایک رات میں ایک سو آیات (تہجد میں) پڑھ لے وہ غافلوں سے نہیں لکھا جائے گا اور جو شخص دوسو آیات پڑھ لے وہ عبادت گزاروں میں لکھ دیا جائے گا اور جو شخص تین سو آیات پڑھ لے وہ رضاعت شعاروں میں سے لکھ دیا جاتا ہے اور جو شخص چار سو آیات پر صبح کرے گا تو اس لئے اجر کے دو ڈھیر ہوں گے اور ایک ڈھیر ایک سو بیس قیراط کا ہوتا ہے اور ایک قیراط احد پہاڑ کے برابر ہوتا ہے۔

(۲۱۹۴)......أخرجه المصنف من طريق أبي داوٗد (۱۳۹۸)

وعند أبي داود زيادة : ومن قام بمائة آية كتب من القانتين.

(۲۱۹۵ و ۲۱۹۶)......أخرجه محمد بن نصر والمصنف وابن عساكر عن فضالة بن عبيد وتميم الداري معاً (كنز العمال ۲۱۴۵۵)

(۲۱۹۷)......أخرجه الخطيب البغدادي (۲۰۲/۸) من طريق علي بن حرب. به.

۲۱۹۸:...... ہمیں خبر دی ہے ابونصر بن قتادہ نے ان کو ابوالحسن سراج نے ان کو مطین نے ان کو ربیع بن ثعلب نے ان کو ابو اسماعیل مودب نے ان کو فطر نے ان کو حکم نے ان کو مقسم نے ان کو ابن عباس نے انہوں نے کہا کہ رسول اللہ نے فرمایا۔ اے تاجروں کی جماعتوں کیا تم میں سے کوئی آدمی اس بات سے بھی عاجز ہے کہ وہ جب اپنے بازار سے آئے تو دس آیات پڑھ لے لہذا اللہ تعالیٰ اس کے لئے ہر آیت کے بارے میں ایک نیکی لکھ دے گا۔

۲۱۹۹:...... ہمیں خبر دی علی بن احمد نے بن عبدان نے ان کو احمد بن عبد نے ان کو عبید بن شریک نے ان کو ابن ابی مریم نے ان کو یحییٰ بن ایوب ان کو حمید بن صخر نے کہ یزید رقاشی نے اس کو بیان کیا کہ اس نے حضرت انس بن مالک سے سنا وہ کہہ رہے تھے جو شخص ایک رات میں چالیس آیات پڑھ لے وہ غافلوں میں سے نہیں لکھا جائے گا اور جو شخص ایک سو آیات پڑھ لے وہ فرمانبرداروں میں سے لکھ دیا جائے گا اور جو شخص دو سو آیات پڑھ لے قرآن اس کی طرف سے جھگڑے گا قیامت کے دن اور جو شخص پانچ سو آیات پڑھ لے اس کے لئے اجر کا ایک قنطار لکھ دیا جائے گا۔

۲۲۰۰:...... ہمیں خبر دی ہے عبداللہ بن یوسف اصبہانی نے ان کو ابوسعید بن اعرابی نے ان کو حسن بن محمد زعفرانی نے ان کو اسباط نے ان کو شیبانی نے ان کو سعید بن ابی بردہ نے ان کو ان کے والد نے کہ معاذ نے کہا آپ قرآن کیسے پڑھتے ہیں اے ابوموسیٰ کیا تفوق کرتے ہو انہوں نے کہا اے معاذ تم کیسے پڑھتے ہو معاذ نے کہا کہ میں اول رات میں آرام کرتا ہوں تا کہ اس کے ذریعے آخر رات کے لئے مدد لوں اور میں اپنی پسند میں اتنی اجر کی امید کرتا ہوں جو میں قیام میں اجر کی امید نہیں کرتا۔

حضرت معاذؓ کا ابوموسیٰؓ سے سوال

۲۲۰۱:...... ہمیں خبر دی ہے عبداللہ نے ان کو ابن اعرابی نے ان کو حسن زعفرانی نے ان کو یعقوب بن اسحٰق نے اور مجھے خبر دی ہے شعبہ نے ان کو ابن ابی بردہ سے اس نے اپنے والد سے اس نے اپنے دادا سے کہ معاذ نے کہا اے ابوموسیٰ آپ کیسے پڑھتے ہیں اس نے کہا میں اسے اپنی نماز میں پڑھتا ہوں اور میں اسے قیام کی حالت میں پڑھتا ہوں اور اس کو میں اس وقت پڑھتا ہوں جب میں اپنے سامان پر ہوتا ہوں اور میں اس کو تھوڑا تھوڑا پڑھتا ہوں اور زیادہ سے زیادہ پڑھتا ہوں لیکن میں نماز پڑھتا ہوں پھر سو جاتا ہوں پھر جب میں آخر شب میں اٹھ جاتا ہوں تو اس کو پڑھتا ہوں میں اپنی آرام کو ثواب سمجھتا ہوں جیسے میں اپنے قیام کو ثواب سمجھتا ہوں اور ثو ب کی امید کرتا ہوں انہوں نے کہا کہ معاذ نے جو کچھ کہا وہ درست ہے۔

فصل......قرآن مجید کی تعلیم

۲۲۰۲:...... ہمیں خبر دی ہے ابوالحسین بن بشران نے ان کو اسماعیل بن محمد صفار نے ان کو احمد بن منصور رمادی نے ان کو عبدالرزاق بن ہمام نے ان کو معمر نے ان کو قتادہ نے ان کو انس نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت ابی بن کعب سے فرمایا تھا بے شک اللہ تعالیٰ نے مجھے حکم دیا ہے کہ میں قرآن تیرے اوپر (سامنے) پڑھوں (حضرت ابی کعب نے کہا) کیا اللہ تعالیٰ نے میرا نام لیا ہے آپ کے لئے، حضور نے فرمایا جی ہاں

(۲۱۹۸)...... سبق برقم (۲۰۰۳) من طريق أحمد بن بشر المرثدی عن الربيع بن ثعلب.

(۲۱۹۹)......ر جع عمل اليوم والليلة لابن السنی (۲۲۲ و ۲۹۲)

(۲۲۰۰ و ۲۲۰۱) ......ال ابن الأثير فی النهاية مادة (فوق) :

حديث بن موسى ومعاذ "أما أنا فأتفوقه تفوقاً" يعنی قراءة القرآن : أی لااقرأ وردی منه دفعة واحدة ولكن اقرؤه شيئاً بعد شیء فی ليلی ونهاری.

(۱)......الشيبانی هو : أبوإسحاق الشيبانی

تیرا نام لیا ہے مجھ سے (حضرت انس کہتے ہیں کہ) حضرت ابی یہ سن کر رو پڑے۔

۲۲۰۳:......ہمیں خبر دی ہے امام ابو اسحٰق ابراہیم بن محمد بن ابراہیم نے ان کو ابوبکر محمد بن عبداللہ شافعی نے ان کو ابو قلابہ نے ان کو بکر بن بکار نے ان کو شعبہ ان کو قتادہ نے ان کو انس بن مالک نے انہوں نے کہا کہ:

جب یہ سورۃ نازل ہوئی۔ لم یکن الذین کفروا من اھل الکتاب والمشرکین۔حضرت قتادہ فرماتے ہیں کہ حضرت انس رضی اللہ عنہ نے کہا کہ رسول اللہ نے ابی بن کعب رضی اللہ عنہ سے فرمایا تھا بے شک اللہ تعالیٰ نے مجھے حکم دیا ہے کہ میں آپ کے سامنے قرآن مجید پڑھوں (یعنی آپ کو پڑھاؤ) ابی نے پوچھا کیا اللہ تعالیٰ نے میرا ذکر فرمایا ہے حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جی ہاں اس کو بخاری نے شعبہ کی حدیث سے نقل کیا ہے اور اس حدیث میں یہ الفاظ ہیں کہ پھر حضرت ابی بن کعب رو پڑے۔

یہ جو فرمایا کہ حضور حضرت ابی کے آگے پڑھیں اس سے مراد ہے کہ تا کہ وہ حضرت ابی حضور سے قرآن سیکھ لے اور اس کی تعلیم حاصل کر لے اور حضور سے قرآن کو اخذ کر لے۔

حضرت ابیؓ کا نام لے کر اللہ تعالیٰ نے قرآن پڑھنے کا حکم دیا

۲۲۰۴:......تحقیق روایت کیا گیا ہے سعید بن ابوعروبہ کی حدیث سے اس نے قتادہ سے انہوں نے کہا ہمیں حدیث بیان کی ہے حضرت انس بن مالک نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت ابی سے فرمایا کہ بے شک اللہ تعالیٰ نے مجھے حکم دیا ہے کہ میں تجھے قرآن پڑھاؤں اور میں تیرے سامنے قرآن پڑھوں انہوں نے عرض کی کہ کیا اللہ تعالیٰ نے میرا نام لے کر آپ سے کہا ہے حضور نے فرمایا جی ہاں ابی بن کعب نے کہا کہ رب العالمین کے ہاں میرا ذکر ہوا؟ حضور نے فرمایا جی ہاں بس پھر حضرت ابی کی آنکھیں آنسوؤں سے بہنے لگیں۔

اور ہمیں اسی کی خبر دی ہے ابوعبداللہ حافظ نے ان کو احمد بن جعفر قطیعی نے ان کو عبداللہ بن احمد بن حنبل نے ان کو ان کے والد نے ان کو روح نے ان کو سعید نے پھر مذکورہ حدیث کو ذکر کیا ہے۔احمد نے کہا کہ اس کو بخاری نے روایت کیا ہے جعفر منادی سے اس نے روح سے اور جیسے جبرئیل نبی کریم پر پڑھتے تا کہ نبی کریم اس سے قرآن اخذ کریں اور لے سکیں بالکل اسی طرح نبی کریم پڑھتے تھے ابی بن کعب پر اپنی طرف سے ابی کو تعلیم دینے کے لئے اور تا کہ حضرت ابی حضور سے قرآن اخذ کر سکے اور لے سکے۔

۲۲۰۵:......ہمیں خبر دی ابومحمد بن یوسف اصبہانی نے ان کو ابوسعید احمد بن محمد بن زیاد بصری نے مکہ میں ان کو عبدالرحمٰن بن محمد حارثی نے ان کو یحییٰ بن سعید قطان نے ان کو شعبہ نے اور سفیان نے دونوں نے کہا ان کو حدیث بیان کی علقمہ بن مرثد نے ان کو سعد بن عبیدہ نے ان کو ابو عبدالرحمٰن سلمی نے ان کو عثمان بن عفان نے ان کو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم آپ نے فرمایا نے کہ دونوں میں سے ایک تمہارا بہتر ہے دوسرے نے کہا افضل تمہارا وہ ہے جو قرآن مجید خود سیکھے اور اسی کو سکھائے۔

۲۲۰۶:......اور ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے انکو ابوالعباس محمد بن یعقوب نے ان کو یحییٰ بن محمد بن یحییٰ نے ان کو مسدد نے ان کو یحییٰ بن سعید نے پھر اس نے مذکورہ روایت کو ذکر کیا اس کی اسناد کے ساتھ اس کی مثل۔

(۲۲۰۳)......أخرجه الترمذی (۳۸۹۲) من طریق شعبة . به.

وقال الترمذی : حسن صحیح.

(۲۲۰۴)......أخرجه البخاری (۲۱۷/۶) عن أحمد بن أبی داود أبوجعفر المنادی عن روح. به.

(۲۲۰۵)......سبق برقم (۱۹۳۱)

(۲۲۰۵)...... سبق برقم (۱۹۳۲)

اور اس کو بخاری نے روایت کیا ہے مسدد سے اور عین ممکن ہے کہ یحییٰ بن سعید نے سفیان کی اسناد کو شعبہ کی حدیث پر محمول کیا ہو بے شک سفیان نے اس میں سعد بن عبیدہ کا ذکر نہیں کیا بلکہ وہ ذکر کرتے ہیں شعبہ کا۔

قرآن سیکھنا اور سکھانا بہترین کام ہیں

۲۲۰۷:......ہمیں خبر دی ہے ابوسہل محمد بن نصرویہ مروزی نے ان کو ابوبکر محمد بن احمد بن حنب نے ان کو اسماعیل بن اسحٰق قاضی نے ان کو سلیمان بن حرب نے اور عمرو بن مرزوق نے اور مسلم بن ابراہیم نے اور حفص بن عمر حوضی نے ان لوگوں نے کہا ہمیں حدیث بیان کی ہے شعبہ نے ان کو علقمہ بن مرثد نے ان کو سعد بن عبیدہ نے ان کو ابوعبدالرحمٰن نے ان کو عثمان بن عفان نے فرماتے ہیں کہ رسول اللہ نے فرمایا۔

خیرکم من تعلم القرآن وعلمه.

تم میں سے بہترین شخص وہ ہے جو قرآن مجید سیکھے اور سکھائے۔

یہی چیز ہے جس نے مجھ کو ابوعبدالرحمٰن نے کہا کہ مجھے اس سند پر بٹھایا ہے۔ ابوعبدالرحمٰن نے حضرت عثمان کے زمانے میں حجاج بن یوسف کے زمانے تک قرآن کی تعلیم دی۔

قرآن کی فضیلت تمام کلاموں پر

۲۲۰۸:......ہمیں خبر دی ہے ابوالقاسم بن حبیب مفسر نے ان کو ان کے والد نے ان کو ابراہیم بن علی ذہلی نے ان کو ابوخالد بن زید بن صالح یشکری نے ان کو خارجہ بن مصعب نے ان کو سعید بن ابوعروبہ نے ان کو اشعب حدانی نے ان کو شہر بن حوشب نے ان کو حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ نے فرمایا:

فضل القرآن علی سائر الکلام کفضل الرحمن علی سائر خلقه.

قرآن مجید کی فضیلت تمام کلاموں پر ایسے ہے جیسے رحمٰن کو اپنی تمام مخلوق پر فضیلت ہے۔

۲۲۰۹:......ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوسہل بن زیاد نے ان کو یحییٰ بن ابوطالب نے ان کو اسحٰق بن سلیمان رازی نے ان کو جراح بن ضحاک کندی نے ان کو علقمہ نے ان کو ابوعبدالرحمٰن نے ان کو عثمان نے انہوں نے کہا کہ رسول اللہ نے فرمایا تم میں سے بہترین شخص وہی ہے جو قرآن مجید سیکھے اور سکھائے۔ ابوعبدالرحمٰن نے کہا کہ اسی چیز نے مجھے اس مرتبے پر بٹھایا۔

ابوعبدالرحمٰن نے کہا۔ قرآن کی فضیلت تمام کلاموں پر ایسے ہے جیسے رب تعالیٰ کو تمام مخلوق پر۔ یہ بات اس لئے ہے کہ یہ کلام الٰہی کی طرف سے جو ہے۔

شیخ حلیمی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا۔ یقینی بات ہے کہ لوگوں نے (قرآن کے) معلم اور استاذ لوگوں کی عزت کو کم کرتے ہیں بوجہ کوتاہی کرنے ان کے اپنے زمانے سے بوجہ میل جول رکھنے ان کے لڑکوں سے پھر عورتوں سے حتیٰ اس بات نے ان کی عقلوں پر اثر کیا ہے اس کے بعد بوجہ طلب کرنے ان کے تنخواہ اور تحائف کے اور طمع کرنے ان کے بچوں سے کھانوں میں۔ بہرحال رہا نفس تعلیم تو وہ تو شرف وفضیلت کو لازم کرتی ہے۔ شیخ نے اس میں تفصیلی کلام کیا ہے۔

۲۲۱۰:......ہمیں خبر دی ہے ابوالحسین بن فضل نے ان کو عبداللہ بن جعفر نے ان کو یعقوب بن سفیان نے ان کو یعقوب بن سفیان نے ان کو

(۲۲۰۸)......أخرجه أبویعلی فی مجمعه والمصنف عن أبی هیریرة (کنز ۲۳۰۱)

(۲۲۰۹)......الشجری (۱/۱۰۵) من طریق إسحاق بن سلیمان الرازی. به.

محمد بن ابوعمر ان کو سفیان نے ان کو مسعر نے ان کو عمرو بن مرہ نے وہ کہتے ہیں میں نے جب قرآن پڑھنے کا ارادہ کیا تو میں نے سوچا کہ کیا کام کروں گا کیا میں لوگوں کو حدیث بیان کیا کروں یا قرآن پڑھاؤں گا۔ لہذا میں نے خواب میں دیکھا گویا کہ ایک آدمی مسجد میں آیا ہے اور اس کے پاس ایک پوشاک ہے۔ وہ اصحاب حدیث کے پاس جاتا ہے تو ان سے آگے بڑھ جاتا ہے حتیٰ کہ وہ اصحابِ قرآن کے پاس آتا ہے تو وہ پوشاک ان کو دے دیتا ہے لہذا اس کے بعد میں نے قرآن مجید کی تعلیم حاصل کرنا شروع کر دی۔

۲۲۱۱:......سفیان نے کہا کہ میں نے مسعر سے کہا جتنے لوگ تم نے دیکھے ان میں سے افضل کون تھا؟ اس نے کہا کہ عمرو بن مرہ سے افضل کوئی نہیں تھا میں نے دیکھا کہ وہ اپنی انگلی کے ساتھ اشارہ کرتے تھے دعا کرتے تھے مگر میں نے خیال کیا کہ ان کی دعا قبول ہو جائے گی۔

۲۲۱۲:......ہمیں خبر دی ابوالحسن علی بن محمد مقری نے ان کو ابوالفضل محمد بن احمد بن حمدون شرمقانی نے ان کو علی بن سعید عسکری نے ان کو احمد بن اسحٰق بن صالح نے ان کو علی بن ابی طالب بزار نے ان کو موسیٰ بن عمیر نے ان کو مکحول نے ان کو ابو امامہ نے وہ کہتے ہیں کہ رسول نے فرمایا۔

تم میں سے بہترین شخص وہ ہے جو شخص قرآن پڑھے اور اسی کو پڑھائے۔

بے شک حامل قرآن کی ایک دعا مستجاب ہوتی ہے۔ اس دعا کو وہ جب مانگتا ہے تو وہ قبول ہو جاتی ہے۔

۲۲۱۳:......ہمیں خبر دی ہے ابونصر بن قتادہ نے اور ابوبکر محمد بن ابراہیم فارسی نے دونوں نے ابوعمرو بن مطر سے ان کو ابراہیم بن علی نے ان کو یحیٰی بن یحیٰی نے ان کو اسماعیل بن عیاش نے ان کو ابراہیم بن سلیمان نے ان کو حماد انصاری نے انہوں نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص کسی آدمی کو قرآن مجید کی تعلیم دے وہ اس کا آقا ہے۔ نہ اس کو بے مدد چھوڑے اور نہ اس پر کسی کو ترجیح دے۔

یہی محفوظ ہے ابن عباس سے اور وہ منقطع ہے اور ضعیف ہے۔

۲۲۱۴:......ہمیں خبر دی ہے ابومنصور احمد بن علی وامغانی نزیل بیہق نے اور ابوسعید مالینی نے دونوں نے کہا کہ ان کو خبر دی ہے ابواحمد بن عدی حافظ نے ان کو ابوعقیل انس بن سالم بن حسن خولانی نے ان کو طرابلس نے ان کو عبید بن رزین ابوعبیدۃ الھانی نے انہوں نے کہا کہ میں نے سنا اسماعیل بن عیاش سے وہ کہتے ہیں ہمیں حدیث بیان کی ہے محمد بن زیاد الھانی نے ابوامامہ باہلیؓ سے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ نے فرمایا جو شخص کسی بندے کو کتاب اللہ کی ایک آیت کو سکھلائے وہ اس کا مولیٰ ہے (سردار ہے) اسے مناسب نہیں ہے کہ وہ اس کو بے یار و مددگار چھوڑ دے اور نہ ہی اس پر کسی کو ترجیح دے اگر اس نے (قرآن پڑھانے والے استاذ کے ساتھ ایسی کوئی بدسلوکی کی) تو اس نے اسلام کے کڑوں میں سے ایک کڑے کو توڑ دیا۔

اور مالینی کی ایک روایت میں ہے۔ من علم رجلا۔

اور کہا ابواحمد نے اسی حدیث میں عبید بن رزین منفرد ہے یہ اسماعیل سے ہے۔

۲۲۱۵:......ہمیں خبر دی ہے ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوالحسن احمد بن محبوب رملی نے مکہ مکرمہ میں ان کو ابوعقیل انس بن مالک خولانی نے ان کو طرابلس نے پھر اس نے اسے اپنی اسناد کے ساتھ ذکر کیا ہے اور اس نے کہا ہے من علم عبدا جو شخص کسی بندے کو تعلیم دے۔

(۲۲۱۲)......تفرد به المصنف (كنز ۲۳۵۵)

(۲۲۱۳)......تفرد به المصنف (كنز ۲۳۸۲)

(۲۲۱۴)......أخرجه ابن عدى (۱/۲۹۲) بنفس الاسناد وقال ابن عدى هذا الحديث ينفرد به عبيد بن رزين هذا عن إسماعيل بن عياش وقال: هذا الحديث رواه غير عبيد بن رزين عن ابن عياش بإسناد مرسل و أوصله عبيد بن رزين

تنبيه: سقط عن إسناد ابن عدى: (طرابلس)

فصل:......قرآن مجید کی تلاوت مستفیض قرأت کے ساتھ کریں

غریب اور شاذ کے ساتھ نہیں، کیونکہ مشہور و مستفیض قرأت قطعی اور یقینی طور پر وہی قرآن ہے جو اللہ کی طرف سے اترا ہے اور قرأت نہ قبول کی جائیں مگر عادل قراء سے جو ممتاز ہیں کیونکہ یہ درحقیقت اللہ کی طرف سے ہونے کی شہادت ہے۔

۲۲۱۶:......ہمیں خبر دی ہے ابو محمد حسن بن علی مولی نے ان کو ابو عثمان بصری نے ان کو ابو احمد قرا نے ان کو یعلی بن عبید نے ان کو اعمش نے ان کو حبیب بن ابو ثابت نے ان کو ابو عبدالرحمٰن نے انہوں نے کہا کہ عبداللہ نے کہا:

(دین اور قرآن کریم کے معاملے میں) اتباع کرو ابتداع وایجاد نہ کرو اس لئے کہ یہ مکمل ہو چکا ہے۔

فصل:قرآن مجید کی قرأت مصحف (قرآن) میں دیکھ کر کرنا

۲۲۱۷:......ہمیں خبر دی ہے ابو سعد مالینی نے ان کو ابو احمد بن عدی نے ان کو ولید بن حماد رملی نے ان کو سلیمان بن عبدالرحمٰن نے ''ح'' اور ہمیں خبر دی ہے علی بن احمد بن عبدان نے ان کو احمد بن عبید صفار نے انہوں نے کہا ہے کہ ہمیں حدیث بیان کی ہے اسماعیل بن فضل نے ان کو سلیمان بن عبدالرحمٰن نے ان کو عبدالرحمٰن شرحبیل کے نواسے نے ان کو مروان بن معاویہ نے ان کو ابو سعید مکتب نے ان کو عثمان بن عبداللہ بن اوس ثقفی نے اپنے دادا سے اس نے کہا کہ رسول اللہ نے فرمایا جو شخص قرآن مجید کی تلاوت مصحف (قرآن) میں دیکھ کر کرے اس کے لئے دو ہزار نیکیاں لکھی جائیں گی اور جو شخص بغیر مصحف کے یعنی زبانی پڑھے میرا گمان ہے کہ آپ نے فرمایا ایک ہزار نیکی لکھی جائے گی۔

۲۲۱۸:......ہمیں خبر دی ہے ابو سعد مالینی نے ان کو ابو احمد بن عدی نے ان کو خبر دی ہے عبداللہ بن محمد بن مسلم نے ان کو دحیم نے انکو مروان ابو سعید بن عوذ معلم مکی نے ان کو عثمان بن عبداللہ بن اوس ثقفی نے اپنے دادا سے کہ رسول اللہ نے فرمایا:

قرآن مجید کی قرأت غیر مصحف میں ہزار درجے ہے اور اس کی قرأت مصحف میں اس پر دھری کر دی جاتی ہے دو ہزار درجے۔

۲۲۱۹:......ہمیں خبر دی ہے ابو عبداللہ حافظ نے ان کو ابو علی حافظ نے ان کو علی بن اسماعیل صفار نے اور محمد بن محمد بن سلیمان نے دونوں نے کہا ہمیں حدیث بیان کی ہے ابراہیم بن خالد مروزی نے ان کو حر بن مالک عنبر نے ان کو شعبہ نے ان کو ابو اسحٰق نے ابوالاحوص سے اس نے عبداللہ سے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ نے فرمایا جس بندے کو یہ بات خوش لگے کہ وہ یہ جان سکے کہ وہ اللہ اور اس کے رسول سے محبت کرتا ہے اسے چاہئے کہ وہ مصحف (قرآن مجید) میں دیکھ کر پڑھا کرے۔

اسی اسناد کے ساتھ اسی طرح مرفوع روایت کیا گیا ہے مگر وہ منکر ہے، اس روایت کے ساتھ ابو سہل حر بن مالک شعبہ سے منفرد ہے

۲۲۲۰:......ہمیں خبر دی ہے ابوالحسین بن بشران نے ان کو ابو جعفر رزاز نے ان کو محمد بن عبیداللہ بن یزید نے ان کو اسحٰق ازرق نے ان کو سفیان نے ان کو عاصم بن ابی النجود نے ان کو ذر بن حبیش نے ان کو ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے انہوں نے فرمایا:

ادیموا النظر فی المصحف.

---

(۱)......فی ھامش الأصل : آخر الجزء السادس عشر.

(۲۲۱۷)......أخرجه ابن عدی (۲۷۵۴/۷) بنفس الاسناد.

(۲۲۱۸)......أخرجه ابن عدی (۲۷۵۴/۷) بنفس الاسناد.

(۲۲۱۹)......فی الأصل (الحسن بن الک) بدلاً من (الحر بن مالک) وھو خطأ أخرجه أبونعیم (۲۰۹/۷) من طریق ابراھیم بن جابر عن الحر بن مالک. به وقال غریب تفرد به الحر بن مالک.

دائمی طور پر قرآن میں نظر رکھو۔

۲۲۲۱:......ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوالحسین علی بن عبدالرحمٰن سبیعی نے ان کو حسین بن حکم حیری نے ان کو حسن بن حسین عرنی نے ان کو ابوحماد مفضل بن یحییٰ نے ان کو عاصم نے پھر مذکور کو ذکر کیا ہے اور اس نے اس میں یہ اضافہ کیا ہے کہ وہ تمہارے دین میں سے ہے۔

۲۲۲۲:......ہمیں خبر دی ابوالحسین بن بشران نے ان کو حسین بن صفوان نے ان کو ابوبکر بن ابوالدنیا نے ان کو عبدالاعلیٰ بن واصل اسدی نے ان کو احمد بن عاصم عبادانی نے ان کو حفص بن عمر بن میمون نے ان کو عنبسہ بن عبدالرحمٰن کوفی نے ان کو ابن اسلم نے ان کو عطا بن یسار نے ان کو ابو سعید خدری نے انہوں نے کہا کہ رسول اللہ نے فرمایا۔ اپنی آنکھوں عبادت کا ان کا حصہ دیا کرو کہا گیا رسول اللہ ان کا حصہ عبادت کیا ہے؟ آپ نے فرمایا کہ مصحف (قرآن) میں نظر کرنا اور اس میں غور وفکر کرنا اور اس کے عجائب اور خوبیوں میں قیاس کر اور یقین کرنا۔

اس کی اسناد ضعیف ہے واللہ اعلم۔

قرآن اور شہادت عثمان رضی اللہ عنہ

۲۲۲۳:......ہمیں خبر دی ابوبکر بن حارث اصفہانی نے ان کو ابومحمد بن حیان نے ان کو محمد بن عباس بن ایوب نے ان کو عمر بن ایوب صریفینی نے ان کو سفیان بن عیینہ نے انکو اسرائیل بن موسیٰ نے انہوں نے کہا کہ میں نے حسن سے سنا کہتے تھے کہ امیر المومنین عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ نے فرمایا۔

اگر ہمارے دل پاک ہو جائیں تو ہم اپنے رب کے کلام سے کبھی سیر نہ ہوسکیں۔ میں پسند نہیں کرتا کہ مجھ پر کوئی ایسا دن بھی آئے کہ میں اس دن قرآن مجید میں نظر نہ ڈالوں۔ حضرت عثمان اس وقت تک فوت نہ ہوئے جب تک کہ ان کی کثرتِ تلاوت اور قرآن میں کثرت نظر سے ان کا قرآن مجید پھٹ نہ گیا۔

۲۲۲۴:......ہمیں خبر دی ابونصر بن قتادہ نے ان کو ابومنصور نضروی نے ان کو احمد بن نجدہ نے ان کو سعید بن منصور نے ان کو سفیان نے ان کو ابو معاویہ نے ان کو اعمش نے ان کو شقیق نے انہوں نے کہا کہ حضرت عبداللہ مسعود کے پاس ایک مصحف لایا گیا جو مزین کیا گیا تھا انہوں نے اسے دیکھ کر فرمایا:

بے شک خوب صورت چیز جس کے ساتھ قرآن کو مزین اور آراستہ کیا جائے وہ اس کی تلاوت کا حق ہے۔

(یعنی الذین اتینهم هم الكتاب يتلونه حق تلاوته)

کے مصداق تلاوت حق وہ ہے کہ صحیح تلفظ کے ساتھ تلاوت کر کے اس پر عمل کیا جائے۔ (مترجم)

۲۲۲۵:......ہمیں خبر دی ابوالحسن فارسی نے ان کو ابوعبداللہ بن یزید نے ان کو ابویحییٰ بزار نے ان کو علی بن سلمہ نے ان کو عبدالمجید نے ان کو ان کے والد نے وہ کہتے ہیں کہ حضرت عثمان نے کہا کہ مجھے میرے رب سے حیا آتی ہے کہ مجھ پر کوئی ایسا دن بھی گزرے جس دن میں اپنے رب کے عہد میں نہ دیکھوں۔

۲۲۲۶:......ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوالعباس بن یعقوب نے ان کو ابوقلابہ نے ان کو قریش بن انس نے ان کو سلیمان تیمی نے ان کو ابونضرہ نے ان کو ابوسعید خدری نے انہوں نے فرمایا کہ جب مصری حضرت عثمان پر داخل ہو گئے تھے تو اس وقت مصحف عثمانی ان کے سامنے رکھا تھا انہوں نے ان کو سینے پر مارا جس سے ان کا خون جاری ہو کر اس آیت پر گرا **فسيكفيكهم الله و هو السميع العليم** ۔عنقریب اللہ تعالیٰ

(۲۲۲۲)......قال العراقی رواه ابن أبی الدنیا فی كتاب التفكر و من طريق أبی الشيخ فی العظمة بإسناد ضعيف قال الزبيدی ورواه أيضاً الحكيم فی النوادر والبیهقی فی الشعب وضعفه (اتحاف السادة ۱۰/۱۶۴) قلت وأخرجه الاصبهانی فی الترغيب (۲۴۸) من طريق ابن أبی الدنيا.

تجھے (اے پیغمبر) ان کافروں سے کافی ہوکر رہے گا وہی سب کچھ سنتا ہے اور سب کچھ جانتا ہے۔

۲۲۲۷:......ہمیں خبر دی ہے ابوعبداللہ حافظ نے ان کو محمد بن یعقوب اصم نے ان کو حسن بن علی بن عفان نے ان کو ابواسامہ نے ان کو شعبہ بن حجاج نے ان کو ام سلمہ از دیہ نے وہ کہتی ہیں کہ میں نے سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کو دیکھا کہ وہ قرآن مجید میں دیکھ کر پڑھ رہی تھیں جب کسی سجدے سے گزرتیں تو پہلے کھڑی ہوجاتیں پھر سجدہ کرتیں۔

۲۲۲۸:......ہمیں خبر دی محمد بن قاسم فارسی نے ان کو ابوعبداللہ بن یزید نے ان کو ابویحییٰ بزار نے ان کو محمد بن منصور نے ان کو حفص بن عبداللہ نے ابراہیم طہمان سے ان کو حجاج بن فرافصہ نے ان کو ابن مسعود نے کہ شدید (یعنی بڑی بھاری) عبادت قرآن میں قرأت کرنا ہے۔

حضرت عکرمہ رضی اللہ عنہ کا عمل

۲۲۲۹:......ہمیں حدیث بیان کی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوبکر احمد بن اسحٰق نے ان کو اسماعیل بن اسحٰق قاضی نے ان کو سلیمان بن حرب نے ان کو حماد بن زید نے ان کو ایوب نے ان کو ابن ابوملیکہ نے وہ کہتے ہیں کہ حضرت عکرمہ بن ابوجہل قرآن مجید کو ہاتھ میں لے کر اسے اپنے چہرے پر رکھتے اور روتے ہوئے یہ کہتے کتاب ربی۔ کتاب ربی۔ میرے رب کی کتاب تو بس میرے رب ہی کی کتاب ہے۔ (یعنی نرالی اور بے مثال ہے اس کا کوئی مقابلہ نہیں۔ مترجم)

سلف کا قرآن سے لگاؤ

۲۲۳۰:......ہمیں خبر دی ہے ابوالحسین بن فضل نے ان کو عبداللہ بن جعفر نے ان کو یعقوب بن سفیان نے ان کو سعید بن اسد نی ان کو حمزہ نے ان کو ابن شوذب نے وہ کہتے ہیں کہ حضرت عروہ بن زبیر ایسے تھے کہ جب تازہ کھجوروں کے ایام آتے تو اپنے باغ کا دروازہ کھول دیتے لہذا لوگ باغ میں جاتے اور کھاتے اور اٹھا کر بھی لے جاتے اور جب وہ باغ میں جاتے تو بار بار اس آیت کو پڑھتے۔

ولولا اذدخلت جنتک قلت ماشاء اللہ لاقوہ الا باللہ

کیوں نہیں یہ بات کہ جب تم اپنے باغ میں داخل ہوئے تھے یہ کہتے ماشاء اللہ کہ اللہ کی عطا کے بغیر کسی کی کوئی طاقت نہیں ہے۔

اور حضرت عروہ روزانہ قرآن مجید کی ایک چوتھائی دیکھ کر پڑھتے تھے اور پھر اسی ایک چوتھائی کو رات کو تہجد میں پڑھتے تھے یہ معمول انہوں نے صرف اسی ایک رات کو چھوڑا تھا جس رات کو ان کی ایک ٹانگ کٹ گئی تھی پھر انہوں نے آنے والے رات سے پھر اس کو دوبارہ شروع کر لیا تھا۔

۲۲۳۱:......ہمیں خبر دی ہے ابوالحسین بن فضل نے ان کو عبداللہ بن جعفر نے ان کو یعقوب بن سفیان نے ان کو ابوبشر نے ان کو سعید بن عامر نے ان کو جویریہ بن اسماء نے ان کو اسماعیل بن ابی حکیم نے انہوں نے کہا کہ حضرت عمر بن عبدالعزیز بہت کم کوئی ایسا دن چھوڑتے تھے جس صبح کو انہوں نے قرآن مجید میں دیکھ کر تلاوت نہ کی ہو۔

۲۲۳۲:......ہمیں خبر دی ہے ابوالحسین بن فضل نے ان کو عبداللہ بن جعفر نے ان کو یعقوب بن سفیان نے ان کو قبیصہ نے ان کو سفیان نے ان کو سریہ ربیع بن خثیم نے وہ کہتی ہیں کہ ربیع بن خثیم کی یہ حالت تھی کہ جب بھی ان کے پاس کوئی ملنے کے لئے آتا تو ان کی گود میں قرآن مجید موجود ہوتا اس میں سے تلاوت کر رہے ہوتے تھے پھر اسے ڈھک دیتے تھے۔

---

(۱)......ابن شوذب هو عبدالله بن شوذب روی عنه ضمرة بن ربیعة.

(۲۲۳۱)......أخرجه الصنف من طریق یعقوب بن سفیان (۱/۶۱۴)

(۲۲۳۲)......أخرجه المصنف من طریق یعقوب بن سفیان (۲/۵۷۰)

۲۲۳۳:...... ہمیں خبر دی ابوالحسین بن فضل نے ان کو عبداللہ بن جعفر نے ان کو یعقوب بن سفیان نے ان کو ابن نمیر نے ان کو وکیع نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا اعمش سے وہ کہتے تھے ایک آدمی نے ابراہیم کو ملنے کی اجازت چاہی تو وہ قرآن مجید میں دیکھ کر تلاوت کر رہے تھے لہذا اسے انہوں نے ڈھک دیا اور فرمایا کہ آپ دیکھتے نہیں ہیں اس کو کہ میں ہر لحظہ اس میں پڑھتا رہتا ہوں۔

۲۲۳۴:...... ہمیں خبر دی ابوالحسین نے ان کو عبداللہ نے ان کو یعقوب نے ان کو سلیمان بن حرب نے ان کو ابو ہلال نے ان کو ابو صالح عقیلی نے انہوں نے کہا کہ حضرت ابوالعلاء قرآن مجید میں دیکھ کر پڑھتے رہتے یہاں تک کہ ان پر بے ہوشی طاری ہو جاتی۔

۲۲۳۵:...... ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوحامد بن مقری نے انکو ابوعیسیٰ ترمذی نے ان کو سفیان بن وکیع نے ان کو اسماعیل بن محمد بن جحادہ نے اپنے والد سے انہوں نے کہا کہ میں نے کہا اس جگہ حسن بصری پیدا ہوئے۔ میں نے نہیں دیکھا اس سے۔ انہوں نے کہا کہ میں نے ان کو دیکھا تھا کہ انہوں نے قرآن مجید کھولا بس میں نے دیکھا کہ ان کی دونوں آنکھوں سے آنسو جاری ہو گئے ہیں اور ان کے ہونٹ حرکت نہیں کر رہے ہیں۔

قرآن کا معجزہ

۲۲۳۶:...... ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوعمر زاہد نے (صاحب ثعلب نے) ان کو ابوالعباس انصاری نے ان کو مسلم بن عبید صفار نے وہ کہتے ہیں کہ مجھ کو حدیث بیان کی میرے والد نے وہ کہتے ہیں ہم لوگ سمندر سے سفر کر رہے تھے اچانک سمندر میں طغیانی آ گئی اور ہر انسان کو اپنے اپنے نفس کی پڑی ہوئی تھی اور ہمارے ساتھ ایک دیہاتی تھا اس نے وہاں کشتی میں یا جہاز میں قرآن مجید لٹکا ہوا دیکھا چنانچہ اس نے اسے ہاتھ میں لیا اور کھڑا ہو گیا اور دونوں ہاتھ آسمان کی طرف بلند کر لئے اور کہنے لگے۔

الهی و سیدی تغرقنا و کلامک معنا.

اے میرے سچے معبود اے میرے مالک آپ ہمیں تو غرق کر دیں گے حالانکہ تیرا کلام بھی ہمارے ساتھ ہے۔

اتنے میں دریا کی طغیانی تھم گئی (اور اس طرح سب کی جان بچ گئی)۔

۲۲۳۷:...... ہمیں خبر دی ہے ابوعبداللہ حافظ نے ان کو احمد بن لیث کرمانی نے تمارا میں ان کو محمد بن ضو نے ان کو احمد بن ازہر نیساپوری نے ان کو محمد بن یوسف نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا سفیان ثوری سے وہ قرآن مجید میں دیکھ کر تلاوت کرتے تھے پھر کہتے تھے اے قوم حیرانی ہے کتاب اللہ کے بغیر کس سے نجات مانگی جائے؟

قرآن کو دیکھنا بھی عبادت ہے

۲۲۳۸:...... ہمیں خبر دی ہے ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوبکر جراحی نے ان کو یحییٰ بن ساسویہ نے ان کو عبدالکریم سکری نے ان کو وہب بن ربیعہ نے ان کو علی فاشانی نے انہوں نے کہا کہ حضرت عبداللہ بن مبارک بسا اوقات قرآن کو پلٹتے اور دیکھ کر رکھ دیتے اور پڑھتے نہیں تھے۔ اس حدیث کی وجہ سے کہ النظر فی المصحف عبادة۔ قرآن میں نظر ڈالنا عبادت ہے اور جب قرآن مجید کا ختم کرتے تھے تو مومن مردوں اور مومنہ عورتوں کے لئے کثرت سے دعا کرتے تھے۔

۲۲۳۹:...... ہمیں خبر دی ہے ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوالطیب محمد بن عبداللہ شعیری نے ان کو ابوالخطیب عبداللہ بن محمد قاضی نی ان کو محمد بن حمید نے وہ کہتے ہیں کہ میری آنکھوں میں تکلیف ہو گئی تھی میں نے یہ تکلیف حضرت جریر کو بتائی تو انہوں نے فرمایا کہ آدم النظر فی

(۲۲۳۴)...... أخرجه المصنف من طريق يعقوب بن سفيان (۲/۸۳)

المصحف ۔قرآن مجید میں نظر ٹکائیے۔اس لئے کہ میری آنکھیں دکھنے آئی تھیں میں نے اس کی شکایت حضرت مغیرہ سے کی تھی انہوں نے فرمایا تھا کہ آپ قرآن میں نظر جمائیے انہوں نے کہا کہ میری آنکھیں دکھنے آئیں تو میں نے اس کی شکایت ابراہیم سے کی تھی انہوں نے فرمایا کہ قرآن میں نظر جمائیے انہوں نے کہا کہ میری آنکھیں دکھنے آئی تھیں تو میں نے اس کی شکایت حضرت علقمہ سے کی تھی اس نے فرمایا کہ قرآن مجید میں نظر جمائیے انہوں نے کہا کہ میری آنکھیں دکھنے آئی تھیں میں نے اس کی شکایت حضرت عبداللہ بن مسعود سے کی تھی انہوں نے فرمایا کہ قرآن میں نظر جمائیے اس لئے کہ میری آنکھیں دکھنے آئی تھیں تو میں نے اس کی شکایت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کی تھی آپ نے یہ جملہ ارشاد فرمایا تھا کہ قرآن مجید میں نظر جمائیے۔

۲۲۴۰:......اور اس کو ابوعمر اور محمد بن احمد بن حمدان نے بھی روایت کیا ہے محمد بن داؤد مخضوب ابوبکر سے اس نے محمد بن حمید رازی سے اسی طرح ہے جیسے اس کی ہمیں خبر دی ہے ہمارے شیخ نے تاریخ میں۔

۲۲۴۱:......اور اس کو روایت کیا ہے ابوبشر مصعبی نے محمد بن حمل ابوالحسین قصیر سے ان کو محمد بن حمید نے تسلسل کے ساتھ اور اسنے اس میں اضافہ کیا ہے، جبریل کی شکایت کو رب کی طرف۔انہوں نے کہا کہ اس کی اسناد میں ہے جریر سے منصور سے، مغیرہ کی بدل میں اور ابوبشر مصعبی متروک ہے اور یہ حدیث منکر ہے۔شاید کہ اس میں مصیبت محمد بن حمید رازی سے ہے۔

فصل:......نماز میں قرأت کرنا پسندیدہ عمل ہے

۲۲۴۲:......ہمیں خبر دی ہے ابوالحسین محمد بن علی بن حشیش مقری نے کوفہ میں ان کو ابوجعفر محمد بن علی بن دحیم نے......ح......اور ہمیں خبر دی ہے ابومحمد عبداللہ بن یوسف اصفہانی نے ان کو ابوالحسن علی بن محمد بن عقبہ شیبانی نے کوفے میں دونوں کو ابراہیم بن عبداللہ بن عبسی نے ان کو وکیع بن جراح نے ان کو اعمش نے ان کو ابوصالح نے ان کو ابوہریرہ نے فرماتے ہیں کہ رسول اللہ نے فرمایا۔

کیا تم میں سے کوئی ایک آدمی یہ پسند کرے گا کہ وہ جب اپنے گھر کی طرف لوٹ کر آئے تو گھر میں تین بڑی موٹی تازی اونٹنیاں بندھی ہوئی پائے۔ لوگوں نے کہا یا رسول اللہ کیوں نہیں۔فرمایا بس صرف تین آیات اپنی نماز میں پڑھا لے تو وہ تین بڑی بڑی موٹی تازی اونٹنیوں سے بہتر ہیں۔

اس کو مسلم نے روایت کیا ہے ابوبکر سے اور ابوسعید سے اس نے وکیع سے۔

۲۲۴۳:......ہمیں خبر دی ہے علی بن احمد بن عبدان سے اس نے احمد بن عبید صفار سے اس نے ابن ابوالدنیا سے اس نے محمد بن سلام جمحی سے وہ کہتے ہیں کہ ہمیں حدیث بیان کی ہے فضل بن سلیمان نمیری سے اور ذکر کیا بنی مخزوم کے ایک آدمی کا عبداللہ بن ربیعہ کی اولاد میں سے اور اس کی اچھی طرح تعریف کی اس نے اپنے والد سے اس نے دادا سے اس نے سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

قرآن مجید کی نماز میں قرأت کرنا بغیر نماز کی قرأت سے زیادہ افضل ہے اور بغیر نماز کے تلاوت کرنا تکبیر اور تسبیح یعنی سبحان اللہ اور اللہ اکبر کے ذکر سے افضل ہے اور تسبیح کرنا افضل ہے صدقہ کرنے سے اور صدقہ کرنا افضل ہے روزہ رکھنے سے اور روزہ رکھنا ڈھال ہے آگ سے۔

۲۲۴۴:......اور محمد بن حجارہ سے ذکر ہے کہ اس نے کہا کہ صحابہ کرام اور تابعین پسند کرتے تھے اور مستحب سمجھتے تھے کہ جب وہ قرآن مجید کا ختم

(۲۲۳۹)......تنزیہ الشریعۃ (۱/۳۰۸) وقال ابن عراق : محمد بن حید مختلف فیہ لکن لوائح الوضع ظاهرة علی الحدیث فأین کان فی العهد النبوی صحف حتی یؤمر ویأمر بادامة النظر فیه واللہ أعلم

(۲۲۴۲)......أخرجه مسلم (۱/۵۵۲) عن أبی بکر بن أبی شیبة وأبی سعید الأشج عن وکیع بن الجراح.

(۲۲۴۳)......عزاه السیوطی فی الدر (۱/۳۵۴) إلی ابن أبی الدنیا والصنف.

(۱)......سقط من الأصل.

کریں تو رات کو مغرب کے بعد دو رکعت میں کریں اور جب دن میں ختم کریں تو اس کو فجر کی دو رکعت میں کریں۔

۲۲۴۵:......اور ہمیں خبر دی ہے ابونصر بن قتادہ نے ان کو ابوبکر بن محمد بن عبداللہ بن جمیل نے ان کو ابوالقاسم بغوی نے ان کو ابوالربیع زعفرانی نے ان کو سالم بن قتیبہ نے ان کو سہیل بن ابو حازم نے انکو ثابت بنانی نے ان کو انس بن مالک نے وہ کہتے ہیں کہ اصحاب رسول اللہ قرآن مجید اول سے آخر تک فرض نماز میں پڑھتے تھے۔

فصل:......ہم لوگ قاری کیلئے مستحب قرار دیتے ہیں کہ وہ ہر سال قرآن مجید اس استاذ کو سنائے جو اس سے زیادہ علم رکھتا ہو

۲۲۴۶:......ہمیں خبر دی ہے ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوالعباس قاسم بن قاسم بن عبداللہ بن معاویہ سیاری نے ان کو ابوالموجہ نے ان کو عبدان نے ان کو عبداللہ نے ان کو یونس نے ان کو زہری نے ان کو عبیداللہ بن عبداللہ نے ان کو ابن عباس نے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اجود الناس تھے تمام لوگوں سے زیادہ سخی تھے اور آپ سب سے زیادہ سخی اس وقت ہوتے تھے جب جبرائیل ان سے ملاقات کرتے اور جبرئیل ان کو رمضان کی ہر رات کو ملتے تھے اور حضور کے ساتھ قرآن مجید کا دور کرتے تھے۔ ابن عباس نے فرمایا کہ البتہ رسول اللہ خیر کے ساتھ چلتی ہوئی ہوا سے زیادہ سخی تھے۔ اس کو بخاری نے صحیح میں روایت کیا ہے عبدان سے اور اس کو مسلم نے روایت کیا ہے ابوکریب نے اس نے ابن مبارک سے۔

۲۲۴۷:......ہمیں خبر دی ہے ابوالحسین بن فضل قطان نے ان کو ابوسہل بن زیاد قطان نے ان کو ابوعبداللہ محمد بن جہم سمری نے ان کو یعلیٰ بن عبید نے ان کو محمد بن اسحق نے ان کو ابن شہاب نے انکو عبیداللہ بن عبداللہ بن عتبہ نے ان کو ابن عباس نے انہوں نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رمضان میں قرآن مجید کو جبریل پر پیش کرتے تھے (یعنی جبریل کو سناتے تھے) جب حضور صبح کرتے اس رات سے جس رات کو جبریل کو قران سنایا ہوتا تھا تو صبح کو آپ چلتی ہوئی ہوا سے زیادہ سخاوت کرنے والے ہوتے تھے جو بھی چیز حضور سے مانگی جاتی آپ وہ دے دیا کرتے۔ جب وہ مہینہ آیا جس کے بعد آپ انتقال کر گئے اس رمضان میں آپ نے دو بار قرآن کا دور کیا تھا۔

فصل:......ماہ رمضان میں قرأت قرآن کثرت کے ساتھ کرنا، اس لئے کہ وہ قرآن کا مہینہ ہے

ارشادِ باری تعالیٰ ہے۔:

(۱)...... شهر رمضان الذی انزل فیه القرآن.

ماہِ رمضان وہ مہینہ ہے جس میں قرآن مجید نازل کیا گیا۔

(۲)...... انا انزلناه فی لیلة القدر.

بے شک ہم نے قرآن مجید کو عزت والی رات میں نازل کیا ہے۔

۲۲۴۸:......ہمیں خبر دی ہے ابوالحسن علی بن احمد بن عبدان نے ان کو احمد بن عبید نے ان کو ابوسالم ابراہیم بن عبداللہ نے ان کو عبداللہ بن رجاء نے ان کو عمران نے ان کو قتادہ نے ان کو ابوالملیح نے ان کو واثلہ بن اسقع نے ان کو نبی کریم نے انہوں نے فرمایا ابراہیم علیہ السلام پر صحیفے رمضان کی پہلی رات کو نازل ہوئے تھے اور توراۃ موسیٰ علیہ السلام پر چھ راتیں گزرنے پر بھی ساتویں رات کو اتری تھی اور انجیل عیسیٰ علیہ السلام پر تیرہ راتیں گزرنے پر اور قرآن مجید اترا چودہ راتیں گزرنے کے بعد۔

(۲۲۴۶)......أخرجه البخاری (۱/۳۰. فتح) ومسلم (۱۸۰۴/) كما قال المصنف.

(۲۲۴۸)......أخرجه أحمد (۱۰۷/۴) عن أبی سعید مولی بنی هاشم عن عمران أبو العوام. به.

شیخ حلیمی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ اس سے مراد آپ کی پندرہویں شب ہے۔

۲۲۴۹:......ہم نے حضرت عکرمہ سے روایت کی ہے اس نے ابن عباس سے انہوں نے فرمایا قرآن مجید پورے کا پورا یکبارگی آسمان دنیا کی طرف لیلۃ القدر میں نازل ہوا تھا پھر اس کے بعد بیس سال میں نازل ہوا۔

وقرانا فرقناه لتقرأه على الناس على مكث ونزلناه تنزيلا

اور قرآن مجید کو جدا جدا اتارا ہے ہم نے تا کہ آپ اس کو لوگوں پر پڑھیں رک رک کر اور ہم نے اس کو اتارا ہے۔

۲۲۵۰:......ہمیں خبر دی ہے ابوعبداللہ حافظ نے ان کو خبر دی ابوبکر محمد بن مومل نے انکوفضل بن محمد شعرانی نے ان کو عمرو بن عون واسطی نے ان کو ھیثم نے ان کو حصین نے ان کو سعید بن جیر نے ان کو ابن عباس نے انہوں نے فرمایا۔ قرآن مجید لیلۃ القدر میں اوپر والے آسمان سے آسمان دنیا میں یکبارگی اتارا گیا تھا پھر کئی برسوں میں تقسیم ہوگیا۔ سعید بن جبیر نے کہا کہ انہوں نے یہ آیت تلاوت کی:

فلا اقسم بمواقع النجوم۔ فرمایا کہ متفرق نازل ہوا۔

۲۲۵۱:......ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوالعباس محمد بن احمد محبوبی نے ان کو سعید بن مسعود نے ان کو نضر بن شمیل ان کو شعبہ نے ان کو محمد بن ذکوان نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا عبدالرحمٰن بن عبداللہ بن مسعود سے انہوں نے حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے کہ وہ جمعہ سے جمعہ تک قرآن مجید ختم کرتے تھے اور رمضان میں ہر تیسرے دن ختم کرتے تھے۔

۲۲۵۲:......ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوجعفر محمد بن صالح بن ہانی نے ان کو ابوسعید محمد بن شاذان نے ان کو حسین بن منصور نے ان کو علی بن عثام نے بے شک ذکر کیا منصور بن زاذان نے۔ انہوں نے کہا کہ مجھے ان کے پوتے نے کہا کہ میرے دادا منصور بن زاذان ماہ رمضان میں بیس ختم قرآن کرتے تھے اور جوان کو اچھا لگتا فرمایا کہ جب بھی ان کے بارے میں پوچھا جاتا تو وہ نماز ہی پڑھ رہے ہوتے تھے۔

۲۲۵۳:......ہمیں خبر دی ہے ابوعبداللہ حافظ نے ان کو عبیداللہ بن عبدالرحمٰن زہری نے کہتے ہیں کہ میں نے سنا اپنے والد سے وہ کہتے تھے یہ کتاب میرے دادا عبیداللہ بن سعد کی اور میں نے اس میں پڑھا ہے ان کو بیان کیا میرے چچا نے اپنے والد سے انہوں نے کہا تھا کہ ابوسعد بن ابراہیم جب ہوتی رات اکیسویں، تیسویں، پچیسویں، ستائیسویں، انتیسویں تو آپ افطار سے پہلے پہلے ختم قرآن کرتے تھے علاوہ اس کے مغرب اور عشا کے درمیان ختم کرتے تھے۔

رمضان میں عشاء کی نماز کو شدید تاخیر کے ساتھ ادا کرتے تھے۔

امام بخاری اور ان کے رفقاء کا عمل

۲۲۵۴:......ہمیں خبر دی ہے ابوعبداللہ حافظ نے ان کو محمد بن خالد صوفی نے ان کو مسبح بن سعید نے انہوں نے کہا کہ محمد بن اسماعیل بخاری نے کہا تھا جب رمضان کی پہلی شب ہوتی تو ان کے تمام احباب ان کے پاس جمع ہوتے اور وہ ان کو نماز پڑھاتے اور ہر رکعت میں بیس بیس آیات تلاوت کرتے ختم قرآن تک اسی طرح کرتے تھے اور سحری میں اسی طرح تلاوت کرتے نصف سے تہائی قرآن تک ہر تیسری رات کو سحری کے وقت ختم کرتے تھے اور دن میں ہر روز ایک ختم کرتے تھے اور ہر رات افطار کے وقت ختم ہوتا تھا اور فرماتے تھے کہ ہر ختم کے وقت ایک دعا قبول ہوتی ہے۔

(۲۲۵۰)......أخرجه الحاكم (۲/ ۵۳۰) من طريق عمرو بن عون. به.

(۱)......غير واضح بالأصل

فصل:......قرآن مجید میں جنگ وجدال کو چھوڑ دینا

۲۲۵۵:......ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوالعباس محمد بن یعقوب نے ان کو حسن بن علی بن عفان نے ان کو ابواسامہ نے ان کو محمد بن عمرو نے ان کو ابوسلمہ نے ان کو ابوہریرہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ نے فرمایا:

مراء فی القرآن کفر

قرآن میں جھگڑا کرنا کفر ہے۔

۲۲۵۶:......ہمیں خبر دی ابوطاہر فقیہ نے ان کو ابوبکر قطان نے ان کو احمد بن یوسف نے ان کو محمد بن یوسف نے کہتے ہیں کہ ذکر کیا سفیان نے......ح......اور ہمیں خبر دی ابوالحسین بن بشران نے ان کو ابوجعفر رزاز نے ان کو احمد بن ولید فحام نے ان کو ابواحمد زبیری نے انکو سفیان نے ان کو سعد بن ابراہیم نے ان کو عمر بن ابوسلمہ نے ان کو ابوہریرہ نے کہتے ہیں کہ رسول اللہ نے فرمایا:

الجدال فی القرآن کفر

قرآن میں جھگڑا اور جدال کرنا کفر ہے۔

۲۲۵۷:......ہمیں خبر دی ابوبکر بن فورک نے ان کو عبداللہ بن جعفر نے ان کو یونس بن حبیب نے ان کو ابوداؤد نے ان کو فلیح بن سلیمان نے ان کو سالم ابوالنصر نے ان کو سلیمان بن یسار نے ان کو عبداللہ بن عمرو نے یہ کہ رسول اللہ نے فرمایا:

لاتجادلوا فی القرآن فان جدالاً فیہ کفر

قرآن میں جھگڑا نہ کر اس لئے کہ اس میں جدال کرنا کفر ہے۔

شیخ حلیمی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا

یہ جدال بایں صورت ممنوع ہے کہ کوئی آدمی دوسرے آدمی سے کہ قرأت سے یا کوئی آیت یا کوئی کلمہ سنے جو اس شخص کے پاس نہ ہو پھر وہ دوسرے پر جلدی کرتے ہوئے اس کو غلط قرار دے دے اور پڑھنے والے نے جو پڑھا اس کو غیر قرآن کی نسبت لگا دے اور اس میں وہ اس سے جھگڑا کرنے لگے یا دوسرے سے کسی تاویل میں جو دوسرے نے اختیار کر رکھی ہو اس میں جدال کرے جبکہ وہ تاویل اس کے پاس نہ ہو لہذا تاویل کرنے والے کو خطا کار کہہ دے اور اس کو گمراہ کہے۔ کسی کو یہ امر مناسب نہیں ہے اس لئے کہ بسا اوقات ضد بحث اس کو حق سے بہکا دے گا لہذا وہ حق کو قبول نہیں کرے گا اور اگر اس کی وجہ ظاہر ہو تو وہ کافر ہو جائے گا لہذا اسی لئے صاحب شریعت نے قرآن میں بحث اور جھگڑے کو حرام قرار دیا ہے اور اس کو کفر کا نام دیا ہے اس لئے کہ وہ جھگڑنے والے کو کفر تک پہنچا دیتا ہے اور اگر کسی حرف کی نفی کرنے یا کسی حرف کو قرآن ثابت کرنے یا کسی کلمے کی نفی کرنے کسی کلمے کو قرآن ثابت کرنے کے بارے میں ہو تو بھٹکنے والا اور گمراہ ہوگا اور حق کے خلاف جھگڑنے والا ہوگا اس کے بعد کہ وہ اس کے لئے حق واضح ہو چکا ہو وہ کافر ہوگا اس لئے کہ یا تو قرآن کے کسی حصے کا منکر ہوگا یا غیر قرآن کو قرآن کہنے کی زیادتی کا مدعی ہوگا۔ شیخ نے فرمایا کہ مراء کا مطلب ہے تغلیط اور تضلیل پر اصرار کرنا اور عدم یقین اس چیز کے

(۲۲۵۵)......أخرجه أحمد (۴۲۴/۲) عن أبی معاویة عن محمد بن عمرو. به.

(۲۲۵۶)......أخرجه الحاكم (۲۲۳/۲) من طريق سعد بن إبراهيم. به.

(۲)......فی الأصل عمرو.

(۲۲۵۷)...... عزه السيوطی فی الدر المنثور (۸/۲) إلی نصر المقدسی فی الحجة.

ساتھ جس پر حجت قائم ہو چکی ہو۔ بہر حال رہا مباحثہ وہ جو شک کرنے والے کی نصیحت کے لئے ضروری ہو وہ حرام نہیں ہے۔

۲۲۵۸:...... ہمیں خبر دی ہے ابو محمد بن یوسف نے ان کو ابو بکر محمد بن حسین قطان نے ان کو احمد بن یوسف سلمی نے...... ح...... اور ہمیں خبر دی ہے ابوالحسین بن بشران نے ان کو اسماعیل بن محمد بن صفار نے ان کو احمد بن منصور رمادی نے دونوں کو عبدالرزاق بن معمر نے ان کو زہری نے ان کو عمرو بن شعیب نے ان کے والد سے اس نے اپنے دادا سے انہوں نے کہا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے کچھ لوگوں کو قرآن مجید کے بارے میں جھگڑتے سنا تو فرمایا یقیناً تم سے پہلے لوگ اسی وجہ سے ہلاک ہوئے تھے کہ کتاب اللہ کے بعض کو بعض پر مارا تھا یقینی بات ہے کہ کتاب اللہ ایسی ہے بعض بعض کی تصدیق کرتی ہے اور بعض بعض کی تکذیب نہیں کرتی۔ اس میں سے تم جو جانتے ہو وہ کہو اور جس بات سے تم بے علم ہو وہ اس کے جاننے والے کے سپرد کر دو یہ الفاظ حدیث سلمی کے ہیں۔

پہلے لوگ کتاب اللہ میں اختلاف کی وجہ سے ہلاک ہوئے

۲۲۵۹:...... ہمیں خبر دی ہے ابوعبداللہ نے ان کو محمد بن یعقوب نے ان کو عمران بن موسیٰ نے ان کو ابو کامل جحدری نے ان کو حماد بن زید نے ان کو ابو عمران جونی نے انہوں نے کہا کہ عبداللہ بن رباح انصاری کی طرف لکھا گیا کہ عبداللہ بن عمرو نے فرمایا کہ ایک دن میں گرمی کے وقت رسول اللہ کی خدمت میں آیا۔ فرمایا حضور نے دو آدمیوں کی آوازیں سنیں جو ایک آیت میں اختلاف کر رہے تھے اتنے میں رسول اللہ ہمارے پاس تشریف لے آئے غصہ کرنا چہرے پر نمایاں تھا آپ نے فرمایا۔

یقینی بات ہے تم سے پہلے لوگ اللہ کی کتاب میں اختلاف کرنے کی وجہ سے ہلاک ہوئے تھے۔

اس کو مسلم نے ابو کامل سے روایت کیا ہے۔

۲۲۶۰:...... ہمیں خبر دی ہے ابو محمد عبداللہ بن یوسف اصفہانی نے ان کو ابوسعید بن اعرابی نے ان کو حسن بن محمد زعفرانی نے ان کو سعید بن منصور نے ان کو حارث بن عبید نے ان کو ابو عمران جونی نے ان کو جندب نے ان کو عبداللہ نے انہوں نے کہا کہ رسول اللہ نے فرمایا قرآن مجید کو اس وقت تک پڑھو جب تک اس پر تمہارے دل محبت کرتے رہیں جس وقت تم اس میں اختلاف کرنے لگو تو بس پھر اٹھ جاؤ۔

۲۲۶۱:...... ہمیں خبر دی ہے ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابو بکر بن اسحٰق نے ان کو اسماعیل بن قتیبہ نے انکو یحییٰ بن یحییٰ نے ان کو حارث بن عبید ابوقدامہ نے پھر اس کو اس نے ذکر کیا ہے اپنی اسناد کے ساتھ مذکور کی مثل۔

اور اس کو مسلم نے رویات کیا ہے یحییٰ بن یحییٰ سے اور بخاری نے اسی کے ساتھ اور اس کے بغیر کے ساتھ شاہد پیش کیا ہے اور اس کو نقل کیا ہے حماد بن زید کی حدیث سے اور سلام بن مطیع کی ابن عمران سے بطور مرفوع روایت کے اور بعض نے اس کو موقوف کیا ہے جندب پر بعض ان میں سے شعبہ اور حماد بن سلمہ اور ہمام بن یحییٰ بن بخاری نے کیا ہے اور ابن عون نے کہا ہے ابن عمران سے عبداللہ بن صامت سے اس نے عمر سے ان کا قول۔

۲۲۶۲:...... ہمیں خبر دی ہے ابو محمد ہمیں خبر دی ہے ابو محمد بن یوسف نے ان کو ابوسعید بن اعرابی نے ان کو حسن بن محمد زعفرانی نے ان کو اسحٰق بن یوسف ازرق نے ان کو ابن عون نے ان کو ابو عمران نے ان کو عبداللہ بن صامت نے وہ کہتے ہیں عمر نے کہا کہ قرآن کو پڑھو اس وقت تک جب تک تم متفق ہو اور جب تم اختلاف کرنے لگو تو اس سے اٹھ جاؤ۔ اس کو معاذ بن معاذ نے ابن عون سے اس نے ابن عمران سے اس نے عبداللہ بن صامت سے روایت کیا ہے۔

(۲۲۵۸)......أخرجه أحمد (۲/۱۸۵) عن عبدالرزاق. به.

(۲۲۵۹)......أخرجه مسلم (۲۰۵۳/۴) عن أبی کال فضیل بن حسین الجحدری عن حماد بن زید.

(۲۲۶۱)......أخرجه سلم (۲۰۵۳/۴) عن یحیی بن یحیی. به.

۲۲۶۳:......ہمیں خبر دی ہے ابو عمرو ادیب نے ان کو ابو بکر اسماعیلی نے ان کو ابن عبدالکریم نے ان کو بندار نے ان کو معاذ نے ان کو ابن عون نے پھر اس کو ذکر کیا ہے دو وجوہ پر۔

۲۲۶۴:......ہمیں خبر دی ہے ابو محمد بن یوسف نے ان کو ابن اعرابی نے ان کو زعفرانی نے ان کو محمد بن عبید طنافسی نے اس کو اسماعیل بن ابو خالد نے زبید یامی سے اس نے عبداللہ سے۔

کہ بے شک قرآن مجید ایک مینار ہے جیسے راستے پر مینار ہوتا ہے جو کچھ تم پہچانو سمجھو اس کو لے لو اور جو چیز تم پر خلط ملط ہو جائے اس کو رہنے دو۔(اپنے حال پر)۔

قرأت سبعہ کی تحقیق

۲۲۶۵:......ہمیں خبر دی ہے ابوالحسن علی بن محمد بن علی مقری نے ان کو حسن بن محمد بن اسحق نے ان کو یوسف بن یعقوب نے ان کو ابوالربیع نے ان کو اسماعیل بن جعفر نے ان کو یزید بن خصیفہ نے ان کو مسلم بن سعید مولیٰ بن حضرمی نے ان کو ابو جہم انصاری نے کہ اصحاب رسول میں سے دو آدمیوں نے ایک آیت میں باہم جھگڑا کیا دونوں کا دعویٰ تھا کہ اس نے اس کو رسول اللہ سے پایا ہے لہذا دونوں اکٹھے حضور کی خدمت میں گئے اور دونوں نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے آگے یہی ذکر کیا کہ اس نے آپ سے ایسے ایسے سنا ہے ابو جہم نے ذکر کیا کہ رسول اللہ نے فرمایا:

ان هذالقران انزل على سبعة احرف فلا تما روافيه فان المراء فيه كفر.

بے شک یہ قرآن مجید سات حروف پر (یا سات لغتوں پر) نازل کیا گیا ہے لہذا اس میں تم لوگ جھگڑا نہ کرو

بے شک قرآن میں جھگڑا کرنا کفر ہے۔

۲۲۶۶:......ہمیں خبر دی ہے ابوالحسن قصری نے ان کو حسن بن محمد بن اسحٰق نے ان کو یوسف بن یعقوب نے ان کو محمد بن ابوبکر نے ان کو ابوالوزیر نے ان کو عبداللہ بن جعفر مخزمی نے ان کو یزید بن ھاد نے ان کو بشر بن سعید نے ان کو ابوقیس مولی عمرو بن العاص نے ان کو عمرو بن العاص نے انہوں نے نبی کریم سے کہ آپ نے فرمایا۔

اقرء والقرآن على سبعة احرف فايما قرء تم اصبتم ولا تماروا فيه فان المراء فيه كفر.

قرآن مجید کو سات حروف پر (یا سات لغات پر) پڑھو جو بھی ان میں سے پڑھو گے تم درست کرو گے

اس میں جھگڑا نہ کر یوں کہ اس میں جھگڑا کرنا کفر ہے۔

۲۲۶۷:......ہمیں خبر دی ہے ابوعبداللہ حافظ نے وہ کہتے ہیں کہ مجھے خبر دی ہے ابوالحسن علی بن احمد بن قرقوب نے ہمدان میں ان کو ابراہیم بن حسین نے ان کو ابوالیمان حکم بن نافع نے ان کو شعیب بن ابوحمزہ نے ان کو زہری نے ان کو خبر دی ہے عروہ بن زبیر نے مسور بن مخرمہ اور عبدالرحمن بن عبدالقاری کی حدیث سے دونوں نے سنا عمر بن خطاب سے کہتے تھے کہ میں نے سنا ہشام بن حکیم بن حزام سے حضور کی زندگی میں سورۃ فرقان کو پڑھتے تھے میں نے ان کی قرأت توجہ کے ساتھ سنی تھی وہ اس کو پڑھتے تھے حروف کثیرہ کے ساتھ جو کہ ہمیں رسول اللہ نے نہیں پڑھائے تھے (لہذا مجھے غصہ آیا اور میں) قریب تھا کہ نماز میں اس پر حملہ کر دوں مگر میں نے انتظار کیا کہ وہ سلام پھیر لے جب اس نے سلام پھیر لیا تو میں اس کے پاس آیا اور آخر کہا کہ یہ سورۃ آپ کو کس نے اس طرح پڑھائی ہے جو میں نے تم سے پڑھتے ہوئے سنی ہے۔اس نے کہا کہ مجھے رسول اللہ نے پڑھائی ہے۔

(۲۲۶۵)......أخرجه البغوى والمصنف عن أبى جهيم الأنصارى (كنز العمال ۳۱۰۴)

(۲۲۶۷)......أخرجه البخارى (۹/۸۷.۸۹ فتح) عن أبى اليمان. به.

میں نے اس سے کہا کہ تم جھوٹ بولتے ہو پس اللہ کی قسم بے شک نبی کریم نے مجھے یہی سورہ پڑھائی تھی جو میں نے تجھے پڑھتے ہوئے سنی ہے چنانچہ میں اس کو حضور کے پاس لے گیا میں اسے کھینچ کرلے جارہا تھا میں نے کہا یا رسول اللہ میں نے سنا یہ سورۃ الفرقان کو اس طرح پڑھ رہے تھے ان حروف پر جو آپ نے مجھے نہیں پڑھائے حالانکہ آپ نے سورۃ الفرقان مجھے بھی پڑھائی ہے۔ حضور نے فرمایا ایسے ہی نازل ہوئی ہے پھر حضور نے فرمایا عمر آپ اس سورۃ کو پڑھیے میں نے اسی طرح پڑھی جس طرح حضور نے مجھے پڑھائی تھی تو حضور نے فرمایا ایسے ہی اتری ہے پھر حضور نے فرمایا بے شک یہ قرآن سات حروف پر یا سات طریقوں پر اترا ہے لہذا جو اس میں سے آسان لگے اس کو پڑھو۔

۲۲۶۸:...... ہمیں خبر دی ہے ابونصر بن قتادہ نے ان کو ابومنصور نضروی نے ان کو احمد بن نجدہ نے ان کو سعد بن ابن منصور نے ان کو سفیان نے ان کو عمس نے ان کو شقیق نے ان کو عبداللہ نے اس نے کہا کہ:

بے شک میں نے قرأت کو توجہ سے سنا ہے میں نے نہیں سنی مگر ایک دوسرے سے قریب قریب میں تم ان کو پڑھو اس انداز پر جو تم جانتے ہو تم اپنے آپ کو اختلاف میں پڑنے سے بچاؤ یقینی بات ہے وہ قرأت ایسی ہے جیسے کوئی تم میں سے یہ کہے اقبل، ہلم، تعال، تینوں کا یعنی ایک جیسا معنی ہے کہ وہ یہ ہے کہ آجا۔

۲۲۶۹:...... ہمیں خبر دی ہے ابوزکریا بن ابواسحٰق نے ان کو ابوبکر بن ابی نے کوفے میں ان کو احمد بن موسیٰ بن اسحٰق نے ان کو عبید بن یعیش نے ان کو ابوبکر بن عیاش نے ان کو ہشام نے ان کو ابن سیرین نے ان کو عبیدہ نے ان کو عبداللہ نے انہوں نے کہا کہ:

نزل القرآن علی سبعة احرف فهو كقول اعجل اسرع. لوح.

قرآن مجید سات طریقوں پر نازل کیا ہے۔ وہ ایسے ہیں جیسے آپ کہتے ہیں اعجل اسرع لوح تو تینوں کا معنی ہے جلدی کر۔

حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ کا بیان کوفیوں سے

۲۲۷۰:...... ہمیں خبر دی ہے علی بن احمد بن عدان نے ان کو احمد بن عبید نے ان کو ہشام بن علی نے ان کو ابن رجاء نے ان کو محمد بن طلحہ نے ان کو زبید بن عبدالرحمٰن بن عابس نے ایک آدمی سے اس نے عبداللہ بن مسعود سے کہ ان کے پاس اہل کوفہ کے کچھ لوگ آئے تھے حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے ان کے ساتھ سلام دعا کی اور انہیں اللہ سے ڈرنے کا حکم فرمایا اور یہ کہ قرآن میں اختلاف نہ کریں اور نہ ہی اس میں جھگڑا کریں، بے شک وہ نہ تو مختلف ہوتا ہے اور نہ ہی بھولتا ہے اور نہ پرانا ہوگا بار بار دہرانے سے کیا تم دیکھتے نہیں ہو کہ بے شک اسلامی شریعت اور طریقہ اس میں ایک ہی ہے اس کے حدود اور فرائض اور اللہ تعالیٰ کا اس میں حکم (سب ایک ہے ان میں کوئی اختلاف نہیں ہے) اگر دو مختلف قرأتوں میں کوئی شے ایسی ہوتی کہ اس سے ایک حرف روکتا دوسرا حکم کرتا تو یہ اختلاف ہوتا لیکن وہ اس سبب کا جامع ہے اور میں امید کرتا ہوں کہ آج تمہارے اندر فقہ اور علم ایسا ہوگا جو بہترین لوگوں میں ہوتا ہے۔ اگر میں یہ جان لوں کہ کوئی آدمی ایسا بھی ہے جس کے پاس اونٹ پہنچ سکتا ہے اور اس کے پاس اللہ کی محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر اترنے والی کتاب کا علم ہے تو میں اپنے علم میں اضافہ کرنے کے لئے اس کے پاس جانے کے لئے بھی تیار ہوں۔ مگر میں جانتا ہوں کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم پر ہر سال قرآن (نئے سرے سے) پیش کیا جاتا تھا اور جس سال وفات پائی آپ نے اس سے دو مرتبہ پیش کیا گیا (اور دو مرتبہ ان کے ساتھ دور کیا گیا یا دو دفعہ دہرایا گیا) (گویا یہ تو بات طے ہے کہ حضور کے پس قرآن پورا اور تصدیق شدہ تھا) اور میں جب حضور کے آگے قرأت کرتا تھا تو آپ مجھے خبر دیتے تھے کہ میں درست اور صحیح پڑھتا ہوں لہذا جو شخص میری قرأت کے مطابق پڑھے لہذا اس سے اعراض کرتے ہوئے اس کو کوئی نہ چھوڑے اور جو شخص قرأت کرے ان حروف میں سے کسی شے پر وہ اس

(۱)......غير واضح في الأصل.

سے اعراض کرتے ہوئے اسے نہ چھوڑے۔ بے شک جو شخص کوئی ایک حرف قرآن میں سے چھوڑ دے اس نے پورا قرآن چھوڑ دیا۔

۲۲۷۱:...... ہمیں خبر دی ہے علی بن احمد بن عبدان نے ان کو احمد بن عبید نے ان کو اسماعیل بن اسحٰق قاضی نے ان کو اسماعیل بن ابو اویس نے ان کو سلیمان بن بلال نے ان کو یونس نے ان کو ابن شہاب نے ان کو عبداللہ بن عبداللہ نے ان کو ابن عباس نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔

مجھے جبرائیل علیہ السلام نے ایک حرف پر پڑھایا تو میں ہمیشہ اس سے زیادہ (حروف) کی طلب کرتا رہا پھر اس نے مجھے زیادہ کر دیا یہاں تک کہ وہ سات تک پہنچ گیا۔ ابن شہاب نے کہا کہ مجھے یہ خبر پہنچی ہے کہ یہ سات حروف یقینی بات ہے کہ ایسے معاملے میں ہے جب وہ ایک ہی ہو اس میں حلال اور حرام میں اختلاف نہ ہو اور اس کو نجار نے روایت کیا ہے اسماعیل بن ابی اویس سے۔

''سات حروف پر قرآن اترنے سے مراد سات لغات ہیں۔''

امام بیہقی رحمتہ اللہ علیہ نے فرمایا

صحیح یہ ہے کہ سبعہ حروف سے مراد سات لغات ہوں جو کہ قرآن مجید میں عام ہیں پھیلی ہوئی ہیں اور اسی طرف گئے ہیں ابو عبیدہ۔

اور ہم نے حضرت ابن مسعود سے جو روایت کی ہے وہ بھی اسی پر دلالت کرتی ہیں۔ وہ یہ ہے کہ وہ مختلف لغات یا قرأت ایسی ہیں جیسے کوئی یہ کہتا ہے۔ **اقبل، هلم، وتعال** سب کا معنی ایک ہے۔

''مصحف امام میں جو قرأت ثابت ہیں۔ ان کے ساتھ قرآن پڑھنا جائز ہے امام بیہقی کا موقف''

بے شک قرآن مجید کی قرأت کرنا ان حروف پر جو (اصل) مصحف (عثمانی) میں ثابت ہیں جائز ہے وہی مصحف اجتماع صحابہ کے مطابق امام ہے اور قراء نے وہ حروف صحابہ سے لئے ہیں غیر صحابہ سے نہیں اگر چہ لغت میں جائز ہیں اسی کی مثل جب تک نہ ختم کریں آیت آیت عذاب کو آیت رحمت کے ساتھ یا آیت رحمت کو آیت عذاب کے ساتھ (اگر ایسا ہو تو ناجائز اور حرام ہوگا) مذکورہ حدیث اس کی اسناد ایسی ہے کہ جس کا کوئی حرج نہیں ہے سوائے اس کے کہ شیخین نے اپنی صحیح میں اس کو نقل نہیں کیا۔

دوسرا احتمال

دوسرا احتمال یہ ہے کہ یہ حروف وقرأت تفسیر وتشریح ہوں یا بن وجہ کہ وہ حدیث عثمان اور حدیث ابن عباس میں اور ان دونوں کے ماسوا روایات میں ہے تو جس نے اس حدیث کو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کیا ہے اگر یہ صحیح ہو تو یہ احتمال ہے کہ اس سے مراد یہ ہو۔

یہ کہ اس کو محمول کرنے پر کہ جو کچھ قرآن میں سے اترا نہ یہ کہ پڑھا ہے اس کو اس جگہ کے علاوہ دوسرے مقام پر جو اس سے مختلف ہے جس میں اتارا گیا تو اس کے ساتھ گناہ گار نہیں ہوگا جب تک آیت رحمت کو آیت عذاب کے ساتھ عذاب کو رحمت کے ساتھ ختم نہ کرے اور اس سب کچھ کے بارے میں کچھ نہ کچھ وارد ہوا ہے۔

۲۲۷۲:...... ہمیں خبر دی ہے ابو نصر بن قتادہ نے ان کو ابو منصور نضر وی نے ان کو احمد بن نجدہ نے ان کو سعید بن منصور نے ان کو سفیان نے ان کو اعمش نے ان کو ابراہیم بن ہمام نے وہ کہتے ہیں کہ عبداللہ نے کہا۔

خطاء (فی القرأة) یہ نہیں ہے کہ عزیز حکیم کی جگہ غفور رحیم پڑھ دے لیکن خطائی القرأت یہ ہے کہ وہ لفظ پڑھے جو قرآن میں سے نہ ہو۔ یا آیت رحمت کو عذاب کے لفظ کے ساتھ ختم کرے یا عذاب کے الفاظ کو رحمت کے الفاظ سے ختم کرے۔

(۲۲۷۱)......اخرجه البخاری (۴/۱۳۷) عن إسماعيل بن أبی أويس. به.

(۱)......غير واضح بالأصل.

امام بیہقی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں۔
یعنی خطا سے مراد وہ خطا جس پر گناہ لاگو ہو اور مذکورہ صورت میں گناہ لاگو نہیں ہوگا اس لئے کہ مذکورہ صورت میں اس نے منجملہ ان الفاظ میں سے پڑھا جو قرآن میں اترے ہیں اور اسماء اللہ ہیں لہذا ان کی بے موقع قرأت کرنے سے بھی گناہ گار نہیں ہوگا۔

۲۲۷۳:......ہمیں خبر دی ہے ابو محمد بن یوسف نے ان کو ابو سعید اعرابی نے ان کو حسن بن محمد زعفرانی نے ان کو اسماعیل بن علیہ نے ان کو سعید بن حجاب نے وہ کہتے ہیں کہ ابوالعالیہ کی حالت یہ تھی کہ جب کوئی آدمی ان کے پاس قرأت کرے وہ یوں نہیں کہتے تھے کہ ایسے نہیں ہے جیسے یہ شخص پڑھتا ہے بلکہ وہ یوں کہتے تھے کہ میں تو ایسے ایسے پڑھتا ہوں۔ میں نے یہ بات ابراہیم سے ذکر کی تو انہوں نے فرمایا آپ اپنے ساتھی کو دیکھئے اگر اس نے ایسے آدمی سے سنا تھا جو کسی حرف کے ساتھ قرأت کر کے کافر ہو گیا تھا تو ایسا کرنے سے سارے کافر ہو جائیں گے۔

۲۲۷۴:......ہمیں خبر دی ابو عبد اللہ حافظ نے ان کو ابوالعباس محمد بن یعقوب نے ان کو محمد بن اسحٰق نے ان کو خلف بن ولید نے ان کو ابو جعفر لازی نے ان کو ربیع بن انس نے ان کو ابوالعالیہ نے وہ کہتے ہیں کہ:
دو آیات ایسی ہیں جو کتنی سخت ہیں ان لوگوں پر جو قرآن میں جدال کرتے ہیں۔

(۱)...... مایجادل فی ایات اللّٰہ الذین کفروا.
نہیں جھگڑا کرتے اللہ کی آیات میں مگر وہ لوگ جو کافر ہیں۔

(۲)...... وان الذین اختلفوا فی الکتاب لفی شقاق بعید.
بے شک جو لوگ کتاب اللہ میں اختلاف کرتے ہیں البتہ وہ دور دراز کی مخالفت میں ہیں۔

فصل:......گمان کے ساتھ تفسیر کرنا چھوڑ دینا چاہئے

تفسیر بالذی کرنا منع ہے۔
اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے۔

قل انما حرم ربی الفواحش ماظھر منھا ومابطن والاثم والبغی بغیر الحق.
فرما دیجئے یقینی بات ہے کہ میرے رب نے بے حیائی کو حرام کر دیے جو ان میں سے ظاہر ہو اور جو باطن ہو اور گناہ کے کاموں کو اور ناحق ظلم کو۔
یہ آیت پڑھے:

وان تقولوا علی اللّٰہ مالا تعلمون. تک

اور ارشاد ہے:

ولاتقف مالیس لک بہ علم
جس چیز کا تجھے علم نہیں اس کے درپے نہ ہوئیے۔

۲۲۷۵:......ہمیں خبر دی ہے ابوزکریا بن ابواسحٰق نے ان کو ابو عبد اللہ محمد بن یعقوب نے ان کو ابو احمد محمد بن عبد الوہاب نے ان کو قبیصہ بن عقبہ نے ان کو سفیان نے ان کو عبد الاعلیٰ نے ان کو سعید بن جبیر نے ان کو ابن عباس سے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ نے فرمایا

من قال فی القرآن بغیر علم فلیتبوا مقعدہ من النار.

(۲۲۷۵ و ۲۲۷۶)...... أخرجہ الترمذی (۲۹۵۰) من طریق سفیان. بہ.
وقال الترمذی حسن صحیح.

جو شخص علم کے بغیر قرآن کی تشریح کرے اسے اپنا ٹھکانہ جہنم میں بنالینا چاہئے۔

۲۲۷۶:...... ہمیں ابوالحسن علی بن محمد مقری نے ان کو ابوالحسن بن محمد بن اسحٰق نے ان کو یوسف بن یعقوب نے ان کو محمد بن ابوبکر نے ان کو یحییٰ بن سعید نے ان کو سفیان نے اس کو عبدالاعلیٰ نے ان کو سعید بن جبیر نے ان کو حضرت ابن عباس نے ان کو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص قرآن میں کوئی بات بغیر علم کے کہہ دے اسے اپنا ٹھکانہ جہنم میں بنالینا چاہئے۔

۲۲۷۷:...... ہمیں خبر دی ہے ابوالحسن محمد بن یعقوب فقیہ نے طابران میں ان کو ابوالحسن محمد بن علی بن حبیش نے ان کو ابوالعباس محمد بن سہل اشنانی نے ان کو بشر بن ولید کندی نے ان کو سہیل اخوحزم نے ان کو ابوعمران جونی نے ان کو جندب نے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ نے فرمایا۔

جس نے قرآن مجید (کی تفسیر میں) کوئی بات اپنی رائے سے کہی اور درست رائے ہوگئی (اتفاق سے) پس اس نے غلطی کی۔

امام بیہقی رحمتہ اللہ علیہ نے فرمایا

''امام بیہقی اور تفسیر بالرائے کی تحقیق''۔ یہ بات سب سے زیادہ صحیح ہے۔ آپ نے یقیناً ارادہ کیا ہے اس رائے کا جو دل پر غالب آجائے بغیر کسی ایسی دلیل کے جو اس پر قائم ہو پس اس رائے جیسی رائے کے ساتھ حکم لگانا حوادث میں بھی جائز نہیں ہے تو اسی طرح تفسیر قرآن بھی اس کے ساتھ جائز نہیں ہے۔ بہرحال رہی وہ رائے جس کی پشت پر سند ہو دلیل و حجت ہو ایسی رائے کے ساتھ حکم لگانا تو نوازل حوادث میں بھی جائز ہے اسی طرح اس کے ساتھ تفسیر قرآن بھی جائز ہے اور حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے قول کا بھی یہی مطلب ہے اس سے بھی رائے محض مراد ہے جو کہ بلادلیل ہو جو ان سے اس بارے میں مروی ہے جس کا ذکر ابھی آرہا ہے۔

حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کا قول

۲۲۷۸:...... ہمیں خبر دی ہے حسن بن محمد مفسر نے ان کو اسحٰق بن مسعد بن حسن نے ان کو ان کے دادا حسن بن سفیان نے جو بے شک ہدبہ بن خالد نے ان کو حدیث بیان کی ہے ان کو حماد بن سلمہ نے ان کو علی بن زید بن جدعان نے ان کو قاسم بن محمد نے کہ سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے فرمایا۔

مجھ پر کون سا آسمان سایہ کرے گا اور مجھے کون سی زمین اٹھائے گی جب میں کتاب اللہ میں اپنی رائے کے ساتھ قول کروں۔

۲۲۷۹:...... اور اس کو روایت کیا ہے ابن ابی ملیکہ نے ان کو ابوبکر نے اسی طرح مرسلاً اور اس کے متن میں کہا ہے کہ جس وقت میں کتاب اللہ کی کسی آیت کے بارے میں قول کروں اس بات کا جس کا اللہ تعالیٰ نے ارادہ نہ کیا ہو (تو پھر مجھے کون سا آسمان پناہ دے گا اور کون سی زمین مجھے پناہ دے گی)۔

حضرت ابن مسعودؓ کا قول

۲۲۸۰:...... ہمیں خبر دی ابوالقاسم بن حبیب مفسر نے ان کو ابوالحسن احمد بن محمد بن عبدوس نے ان کو عثمان بن سعید دارمی نے ان کو یحییٰ بن سلیمان جعفی نے ان کو ابوسعید نے انکو احمد بن بشیر نے ان کو مجالد نے شعبی سے ان کو مسروق نے حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے انہوں نے فرمایا:

القران کلام اللّٰہ فمن قال فلیعلم مایقول فانما یقول علی اللّٰہ۔

(۲۲۷۷)...... أخرجه الترمذی (۲۹۵۲) من طریق سهیل. به.

وقال الترمذی: قد تکلم بعض أهل الحدیث فی سهیل بن أبی حزم.

قرآن اللہ کا کلام ہے جو شخص کچھ کہے وہ یہ جان لے کہ کیا کہہ رہا ہے کیونکہ جو کچھ کہہ رہا ہے وہ اللہ تعالیٰ پر کہہ رہا ہے (سچ یا جھوٹ صحیح یا غلط)۔

۲۲۸۱:......ہمیں خبر دی ہے ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوعبداللہ محمد بن یعقوب نے ان کو ابراہیم بن عبداللہ تمیمی نے ان کو یزید بن ہارون نے ان کو حمید نے ان کو انس نے......ح......انہوں نے کہا کہ ہمیں حدیث بیان کی ہے ابوعبداللہ بن یعقوب نے ان کو ان کے والد نے ان کو اسحٰق نے ان کو یعقوب بن ابراہیم بن سعد نے ان کو ان کے والد نے ان کو صالح نے ان کو ابن شہاب نے ان کو انس بن مالک نے اس نے خبر دی کہ انہوں نے سنا حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ وہ پڑھ رہے تھے۔

فانبتنا فیها حبا و عنبا و قضبا و زیتونا و نخلا و حدائق غلباً و فاکهة و ابا.

میں یہ تمام چیزیں ہم جانتے ہیں یہ اب کیا ہے؟ پھر ہاتھ میں جو کچھ تھا اس کو جھاڑ دیا۔

پھر فرمایا یہ اللہ کی قسم تکلف ہے۔اس کی اتباع کرو جو کچھ تمہارے لئے اس کتاب میں سے واضح ہے۔

حضرت عمر رضی اللہ عنہ اور ابن عباس رضی اللہ عنہ کا تفسیر بالا پر مکالمہ

۲۲۸۲:......ہمیں خبر دی ہے ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوالعباس بن یعقوب نے ان کو حسن بن علی بن عفان نے ان کو ابواسامہ نے ابن عون سے اس نے محمد سے وہ کہتے ہیں کہ میں نے عبیدہ سے کتاب اللہ کی ایک آیت کے بارے میں پوچھا تو انہوں نے فرمایا آپ اپنے آپ کو بچایئے تحقیق وہ لوگ گزر گئے ہیں جو یہ جانتے تھے کہ کس چیز کے بارے میں قرآن اترا ہے۔

۲۲۸۳:......ہمیں خبر دی ہے ابونصر بن قتادہ نے ان کو ابومنصور نضروی نے ان کو احمد بن نجدہ نے ان کو سعید بن منصور نے ان کو ھشیم نے ان کو عوام بن حوشب نے ان کو ابراہیم تمیمی نے انہوں نے کہا کہ ایک دن حضرت عمر رضی اللہ عنہ خلوت میں بیٹھے اپنے آپ سے باتیں کرنے لگے لہٰذا انہوں نے حضرت ابن عباس کو اپنے پاس بلا کر سوال کیا کہ یہ امت کیسے اختلاف میں پڑ سکتی ہے؟ حالانکہ اس کی کتاب ایک ہے اس کا نبی ایک ہے اور اس کا قبیلہ ایک ہے۔حضرت ابن عباس نے جواب دیا۔اے امیر المومنین ہم لوگوں پر قرآن نازل ہوا ہے ہم نے اسے پڑھا ہے اور ہم یہ بھی جانتے ہیں کہ وہ کس چیز کے بارے میں نازل ہوا ہے اور حالت یہ ہے کہ ہمارے بعد جو قومیں ہوں گی وہ قرآن کو تو پڑھیں گے مگر وہ یہ نہیں سمجھیں گے کہ کس چیز کے بارے میں یہ اترا ہے لہٰذا روزانہ اس کے بارے میں ایک نئی رائے سامنے آئے گی جب قرآن کے بارے میں ایک قوم کی ایک رائے ہوگی تو ظاہر ہے اس سے کوئی اختلاف بھی کرے گا جب اختلاف ہوگا تو وہ باہم لڑ پڑیں گے قتال کریں گے چنانچہ حضرت عمر ان پر غالب آئے اور ان کو جھڑک دیا۔حضرت ابن عباس چلے گئے پھر بعد میں حضرت عمر نے ان کو بلایا اب حضرت عمر کی سمجھ میں وہ بات آ گئی تھی جو ابن عباس رضی اللہ عنہ نے کہی تھی پھر فرمانے لگے وہ بات دوبارہ کہو۔

۲۲۸۴:......ہمیں خبر دی ہے محمد بن موسیٰ بن فضل نے ان کو ابوالعباس اصم نے ان کو یحییٰ بن ابوطالب نے ان کو محمد بن عبید طنافسی نے ان کو اعمش نے ان کو مسلم نے انہوں نے کہا کہ میں نے سنا تھا مسروق سے وہ کہتے تھے ہم لوگ جو بھی سوال اصحاب رسول سے کرتے تھے تو اس کا جواب ان کے پاس ہم کتاب اللہ پاتے تھے مگر ہم لوگوں کی رائے اس علم سے قاصر ہے۔

حضرت سعید بن جبیرؒ کی معذرت

۲۲۸۵:......ہمیں خبر دی ہے ابونصر بن قتادہ نے ان کو ابومنصور نضروی نے ان کو احمد بن نجدہ نے ان کو سعید بن منصور نے ان کو حماد بن یحییٰ نے

(۲۲۸۱)......أخرجه الحاكم (۲/۵۱۴) بنفس الإسناد وصححه ووافقه الذهبي.

(۱)......في الأصل فرد.

ان کومروان اصغر نے انہوں نے کہا کہ میں سعید بن جبیر کے پاس بیٹھا ہوا تھا ان سے ایک آدمی نے کتاب اللہ کی کسی آیت کے بارے میں سوال کیا تو حضرت سعید بن جبیر نے واللہ اعلم کہہ کر جواب دینے سے معذرت کرلی اس آدمی نے اصرار کرتے ہوئے کہا اللہ تعالیٰ آپ کی اصلاح فرمائے آپ اس بارے میں کچھ تو کہیے اور اپنی رائے تو دیجئے۔ سعید بن جبیر رضی اللہ عنہ بولے میں اللہ کی کتاب میں اپنی رائے سے کچھ کہوں تین بار یہی جملہ دہریا اور اس کو کوئی جواب نہ دیا۔

۲۲۸۶:...... ہمیں خبر دی ہے ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوالعباس نے ان کو محمد بن اسحٰق صغانی نے ان کو عبیداللہ بن عمر نے انکو عبدالرحمٰن بن مہدی نے ان کو سفیان نے ان کو مغیرہ نے ابراہیم سے انہوں نے کہا صحابہ ناپسند کرتے تھے کہ قرآن کے بارے میں (اپنی رائے سے) کوئی کلام کریں۔

۲۲۸۷:...... میں نے ابوالقاسم سے سنا جیسے وہ کہتے تھے کہ میں نے سنا ابوعبداللہ میدانی خطیب سے وہ کہتے تھے میں نے سنا ابوقریش حافظ سے وہ کہتے تھے میں نے سنا یحیٰی بن سلیمان بن فضلۃ سے وہ کہتے تھے کہ میں نے سنا حضرت مالک بن انس سے وہ کہتے تھے میرے پاس اگر ایسا آدمی لایا جائے جو لغات عرب کا عالم نہ ہو مگر اس کے باوجود وہ کتاب اللہ کی تفسیر کرے تو میں اس کو عبرت ناک سزا دوں گا۔

فصل:...... ”دشمن کی سرزمین پر مسافر قرآن کے نسخے لے جانے سے احتیاط کرے“

۲۲۸۸:...... ہمیں خبر دی ہے ابوعبداللہ بن یوسف نے انکو ابن اعرابی نے ان کو حسن بن صباح زعفرانی نے ان کو اسماعیل بن علیہ نے ان کو ایوب سختیانی نے ان کو نافع نے ان کو ابن عمر نے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس بات سے منع کیا تھا کہ دشمن کی سرزمین کی طرف کوئی مسافر قرآن مجید کو لے جائے اس خوف کی وجہ سے کہ کہیں کفار اس کی بے حرمتی نہ کریں۔

۲۲۸۹:...... ہمیں خبر دی عبدالخالق بن علی موذن نے ان کو ابن حسب نے ان کو موسیٰ بن سہل بن کثیر الوشاء نے ان کو اسماعیل نے پھر اسی حدیث کو اس نے اپنی اسناد کے ساتھ ذکر کیا مزکورہ کی مثل اور مسلم نے اس کو روایت کیا ہے زہیر بن حرب سے اس نے اسماعیل سے اور دنوں نے اس کو نقل کیا ہے حدیث مالک سے اور دیگر سے نافع سے۔

فصل:...... قرآن مجید کی تلاوت کرنا تفخیم واعراب کے ساتھ یعنی تعظیم ووقار اور اظہار کے ساتھ

۲۲۹۰:...... ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوعلی حسین بن علی حافظ نے ان کو محمد بن حسین بن مکرم نے ان کو نصر بن علی جہضمی نے ان کو بکار بن عبداللہ نے ان کو محمد بن عبدالعزیز بن عمر بن عبدالرحمٰن نے ان کو ابوالزناد نے خارجہ بن زید ابن ثابت سے اس نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ نے فرمایا کہ قرآن مجید تفخیم العظم پروقار آواز کے ساتھ نازل کیا گیا ہے پرندے کی صورت پر دفع کرنے عذر و بہانہ کے لئے اور ڈرانے کے لئے دو گھاٹیاں اور خبردار اکہ کی ہی تخلیق ہے اور اسی کا ہی حکم چلے گا اور اس کے مشابہات قرآن میں ہیں۔

شیخ حلیمی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا۔ اس کا معنی ومطلب یہ ہے کہ قرآن مردوں کی قراءت پر پڑھا جائے اور اس کے ساتھ آواز پست نہ کی جائے کہ عورتوں کے کلام جیسا کلام بن جائے۔

اور اسی میں امالہ کی کراہیت داخل نہیں ہے جسے بعض قراء نے پسند کرلیا ہے اور تحقیق جائز ہے کہ قرآن تفخیم اور موٹی آواز کے ساتھ اترا ہو مگر اس کے باوجود امالے کی رخصت دی گئی ہو کسی نہ کسی امالے کی جہاں لسان جبریل پر اس کا امالہ کرنا خوب صورت ہو۔

---

(۱)......في الاتقان للسيوطي (۲۲۹/۲) يفسر كتاب الله إلا جعلته نكالاً

(۲۲۸۹)......أخرجه مسلم (۱۴۹۱/۳) عن زهير بن حرب عن إسماعيل بن عليه. به.

وأخرجه البخاري (۱۳۳/۶) ومسلم (۱۴۹۰/۳) من طريق مالك. به.

امام بیہقی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا۔

مذکورہ روایت کی بنا پر اگر یہ اسناد صحیح ہوتو یہ جائز ہے کہ ان الفاظ کا نزول ہو جیسے اس خبر میں مروی ہے اور رخصت وارد ہوئی ہولسان جبریل پر بعض قرأت میں اس بنا پر کہ بعض قراء اس طرف گئے ہیں۔

اور عبداللہ بن سعید بن ابوسعید مقبری کی حدیث میں ہے اس نے اپنے والد سے اس نے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے اس نے نبی کریم سے روایت کی ہے کہ حضور نے فرمایا:

اعربو القرآن والتمسوا غرائبه.

قرآن مجید کو واضح اور ظاہر کر کے پڑھو اور اس کے عجائبات تلاش کرو (یعنی حدود اور فرائض کو اپناؤ)۔

۲۲۹۱:......ہمیں خبر دی ہے علی بن احمد بن عبدان نے ان کو احمد بن عبید نے ان کو ابومساور جوھری نے ان کو ابومعمر نے انکو ابن ابی زائدہ نے عبداللہ بن سعید سے، پھر انہوں نے اس حدیث کو ذکر فرمایا۔

۲۲۹۲:......ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو اسحاق بن سعد بن حسن بن صوفیان الشیبانی نے ان کو ان کے دادا نے ان کو ابوبکر بن ابی شیبہ نے ان کو ابومعاویہ نے انہوں نے کہا ہمیں حدیث بیان کی ہے عبداللہ بن سعید مقبری نے اپنے والد سے انہوں نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے، انہوں نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

اعربوا القرآن والتمسوا (غرائبه)

قرآن مجید کو واضح اور ظاہر کر کے پڑھو اور اس کے عجائبات کو تلاش کرو۔

قرآن مجید میں پانچ اقسام کے مضامین

۲۲۹۳:......ہمیں خبر دی ہے ابوعبداللہ حافظ نے اور ابوبکر قاضی نے دونوں کو کہا ہمیں حدیث بیان کی ابوالعباس محمد بن یعقوب نے ان کو محمد بن جہم بن ہارون سمری نے ان کو ہیثم بن خالد نے ان کو عبید بن عقیل نے ان کو خبر دی معارک بن عباد نے ان کو عبداللہ بن سعید بن ابوسعید مقبری نے ان کو ان کے والد نے ان کو ابوہریرہ نے انہوں نے کہا کہ رسول اللہ نے فرمایا قرآن مجید کو عربی لہجہ میں پڑھو (یعنی واضح اور ظاہر کر کے پڑھو) اور اس کے غرائب کی پیروی کرو اور اس کے غرائب اس کے فرائض ہیں اور حدود ہیں۔ بے شک قرآن مجید پانچ اقسام (کے مضامین کا جامع) اترا ہے۔

❶ حلال ❷ حرام ❸ محکم ❹ متشابہ ❺ امثال۔

پانچویں اقسام کے حکم کے بارے میں یہ تفصیل ہے کہ:

حلال پر عمل کرو۔ حرام سے اجتناب کرو۔ محکم کی اتباع کرو۔ متشابہ پر صرف ایمان رکھو اور امثال کے ساتھ عبرت پکڑو یعنی اس پر دوسری چیز کو قیاس کر کے اسی جیسا حکم سمجھو۔

۲۲۹۴:......ہمیں خبر دی ابوسہل محمد بن نصرویہ مروزی نے ان کو ابوبکر بن خب نے ان کو ابواسماعیل محمد بن اسماعیل نے ان کو محمد بن وہب نے

(۲۲۹۰)......أخرجه الحاكم (۲/۲۳۱) بنفس الإسناد وصححه الحاكم وتعقبه الذهبي بقوله : محمد بن عبدالعزيز العوفي مجمع على ضعفه وبكار ليس بعمدة والحديث واه منكر.

(۲۲۹۲)......أخرجه الحاكم (۲/۴۳۹) وصححه الحاكم وضعفه الذهبي وقال الهيثمي في مجمع الزوائد (۷/۱۶۳) فيه عبدالله بن سعيد وهو متروك.

(۲۲۹۳)......عزاه السيوطي في الدر (۲/۶) إلى المصنف.

ان کو بقیہ نے ان کو عبدالعزیز بن ابورواد نے نافع سے ان کو ابن عمر نے انہوں نے کہا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص قرآن مجید پڑھے اور اپنی قرأت کو خوب واضح اور ظاہر کرے اس کے لئے ہر حرف کے بدلے میں بیس نیکیاں ہوں گی اور جو شخص بغیر اعراب واظہار کے پڑھے اس کے لئے اس کے ہر حرف کے بدلے دس نیکیاں ہوں گی۔

۲۲۹۵:.....ہمیں خبر دی ہے ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوعبداللہ محمد بن عبداللہ صفار نے ان کو ابواسماعیل ترمذی نے ان کو محمد بن وہب بن عطیہ نے ان کو بقیہ بن ولید نے پھر اسی مذکورہ حدیث کو ذکر کیا ہے۔

حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا

۲۲۹۶:.....ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوجعفر محمد بن عبداللہ تاجر نے ان کو یحییٰ بن عثمان بن صالح نے ان کو نعیم نے ان کو ابوعصمہ نے زید العمی سے اس نے سعید بن مسیّب سے اس نے عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے انہوں نے کہا کہ رسول اللہ نے فرمایا۔

جو شخص قرآن مجید پڑھے اور پورے قرآن کو زور سے ظاہر کر کے پڑھے اس کے لئے ہر حرف کے بدلے میں چالیس نیکیاں ہوں گی اور اگر بعض کو اعراب سے اور بعض کو لحن کے ساتھ پڑھے اس کے لئے ہر حرف کے بدلے میں بیس نیکیاں ہیں اگر کچھ بھی ظاہر نہ کرے بلکہ آہستہ پڑھے اس کے لئے ہر حرف کے بدلے میں دس نیکیاں ہوں گی۔

۲۲۹۷:.....ہمیں خبر دی ہے ابونصر بن قتادہ نے ان کو ابومنصور نضروی نے ان کو احمد بن نجدہ نے ان کو سعید بن منصور نے ان کو اسماعیل بن عیاش نے ان کو عبیداللہ بن عبید کلاعی نے انہوں نے کہا کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ فرماتے تھے۔ قرآن کو عربی لہجے میں پڑھو بے شک وہ عربی ہے اور سنت میں تفقہ حاصل کرو یعنی سمجھ بوجھ حاصل کرو اور خواب کی تعبیر اچھی دو۔ جب ایک تمہارا اپنے بھائی پر بیان کرے تو اسے چاہئے کہ یوں دعا کرے۔ اے اللہ اگر خیر ہو تو ہمارے لئے کر دے اور اگر یہ برا ہو تو ہمارے دشمن پر کر دے۔

۲۲۹۸:.....اور اسی اسناد کے ساتھ ذکر کیا سعید بن منصور نے ان کو حماد بن زید نے ان کو یزید بن حازم نے ان کو سلیمان بن یسار نے انہوں نے کہا کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کچھ لوگوں کے پاس آئے جو قرآن پڑھ رہے تھے اور سر لگا رہے تھے (یعنی گلے کی آواز کو دہرا خوبصورت بنا رہے تھے) حضرت عمر نے فرمایا یہ کیا کر رہے ہو ان لوگوں نے کہا کہ ہم قرآن پڑھ رہے ہیں اور سر لگا رہے ہیں۔ آپ نے فرمایا سر بناؤ مگر بے تکی سر نہ لگاؤ۔

۲۲۹۹:.....اسی اسناد کے ساتھ ہمیں حدیث بیان کی ہے سعید بن ھشیم نے ان کو اسماعیل بن ابوخالد نے ان کو شیخ انہوں نے کہا کہ حضرت عبداللہ نے فرمایا۔

قرآن کو عربی لہجے میں پڑھو اس لئے کہ وہ عربی ہے عنقریب تمہارے بعد اقوام ہوں گی جو اسے جلدی جلدی پڑھیں گے وہ تم میں سے بہتر لوگ نہیں ہوں گے۔

(۲۲۹۴).....وقال السيوطى فى الحاوى (۱/۵۶۵): هذا الاسناد لايصح فإن بقية مدلس وقد عنعنه

(۲۲۹۶).....عزاه السيوطى فى الحاوى (۱/۵۶۴) إلى المصنف وقال السيوطى:

هذا إسناد ضعيف من وجوه.

أحدها: أن سعيد بن المسيب لم يدرك عمر فهو منقطع.

الثانى: أن زيداً العمى ليس بالقوى.

الثالث: أن أبا عصيمة هو نوح بن أبى مريم الجامع الكذاب المعروف بالوضع والظاهر أن هذا الحديث مما صنعت يداه وقد ذكره الذهبى فى ترجمته وعده من مناكيره.

۲۳۰۰:......ہمیں خبر دی ہے ابوالحسین بن فضل نے ان کو عبداللہ بن جعفر ان کو یعقوب بن سفیان نے ان کو قبیصہ نے ان کو سفیان نے ان کو اسماعیل نے سیار ابوحمزہ انہوں نے ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے انہوں نے کہا قرآن مجید کو اعراب وحرکات کے ساتھ واضح کرو کیونکہ وہ عربی ہے کچھ لوگ عنقریب آئیں گے جو اسے تیر کی مانند سیدھا کریں گے وہ لوگ تمہارے پسندیدہ لوگ نہیں ہوں گے۔

اعراب القرآن سے مراد

شیخ حلیمی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ اعراب القرآن کا مطلب دو چیزیں ہیں۔

اول:......یہ کہ حرکات کی حفاظت کرے جن کے ساتھ عربی زبان عجمی زبان سے ممتاز ہوتی ہے۔اس لئے کہ عجمی زبان وصل ہو یا وقف کی کیفیت، ہر حالت میں مبنی بر سکون ہوتی ہے اور فاعل مفعول سے واضح نہیں ہوتا اور ماضی، مستقبل سے نمایاں نہیں ہوتا اواخر کے مختلف ہونے کی وجہ سے۔

دوم:......یہ کہ حرکات کی ذات کی یعنی خود حرکتوں کی حفاظت کرے یعنی ان میں سے کسی حرکت کو دوسری کی جگہ تبدیل نہ کرے اس لئے کہ ایسا کرنے سے بسا اوقات لحن اور غلطی واقع ہوجاتی ہے یا لفظ کا معنی ہی بدل جاتا ہے۔

امام بیہقی کی وضاحت

امام بیہقی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ ہم نے حضرت عمر بن خطاب سے روایت کی ہے باب علم کے اندر کہ انہوں نے فرمایا کہ سنت کو سیکھو، فرائض کو سیکھو اور سر اور لہجہ سیکھو جیسے تم قرآن کو سیکھتے ہو۔

۲۳۰۱:......ہمیں خبر دی ہے ابوسعد مالینی نے ان کو ابواحمد بن عدی حافظ نے ان کو خالد بن نضر نے ان کو عمرو بن علی نے ان کو عبدالرحمن نے ان کو یزید بن ابراہیم نے ان کو ابراہیم بن علاء بن ہارون غنوی نے ان کو مسلم بن شداد نے اور وہ عبید بن عمیر کے مکہ مکرمہ آیا کرتے تھے انہوں نے عبید بن عمیر سے اس نے ابی بن کعب سے انہوں نے فرمایا کہ قرآن میں اچھی آواز سیکھو جیسے تم قرآن سیکھتے ہو۔(یعنی ترنم سیکھو)

۲۳۰۲:......ہمیں خبر دی ہے ابوالقاسم بن حبیب نے ان کو ابوبکر محمد بن عبداللہ بن محمد حفید نے ان کو حسین بن فضل بجلی ان کو عبداللہ بن بکر سہمی نے ان کو ان کے والد نے ان کو سالم بن قتیبہ نے انہوں نے کہا کہ میں ہشام بن ہبیرہ کے پاس بیٹھا تھا کہ وہاں جنگ کا ذکر چل نکلا تو ہشام نے کہا کہ اللہ کی قسم نہیں چلتے دو آدمی ہرگز کہ دونوں کا دین ایک ہو شریعت نسبی ایک جیسی ہو اخلاق ومروت دونوں کے ایک جیسے ہوں مگر دونوں میں سے ایک اعراب یا لہجہ میں غلطی کرتا ہے اور دوسرا نہیں کرتا ان دونوں میں سے دنیا اور آخرت میں افضل وہ ہے جو غلطی نہیں کرتا۔ابن قتیبہ کہتے ہیں کہ میں نے کہا اللہ تعالیٰ آپ کو خوش رکھے اے امیر المومنین یہ تو دنیا میں ہے اس کی فضیلت، اس کی فصاحت، اس کی عربیت وغیرہ کی وجہ سے اس کی آخرت میں فضیلت کیونکر ہوگی؟ انہوں نے کہا وہ اس لئے ہے کہ وہ شخص کتاب اللہ اس کیفیت پر قائم کرتا ہے جس پر اللہ نے اس کو نازل کیا ہے اور یہی بات کتاب اللہ میں داخل کردیتی ہے اس چیز کو جو اس میں سے نہیں تھی اور نکالتا ہے اس میں سے اس چیز کو جو اس میں سے تھی۔

۲۳۰۳:......ہمیں خبر دی ابونصر بن قتادہ نے ان کو ابومنصور نضروی نے ان کو احمد بن نجدہ نے ان کو سعید بن منصور نے ان کو جریر نے ان کو ادریس نے اور وہ بہترین لوگوں میں سے تھے انہوں نے کہا کہ حسن سے کہا گیا کہ اگر ہمارے لئے کوئی امام ہو جو اعراب یا لہجے میں غلطی کرے تو ہم کیا کریں؟ انہوں نے کہا۔اس کو موخر کرو۔

فصل:......ایک سورت کو دوسری سورۂ میں خلط کرنے اور ملانے کی روش ترک کردینی چاہئے۔

شیخ حلیمی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا۔

۲۳۰۴:..... (یہ اوپر والی بات) اس لئے کہ روایت کی گئی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ابوبکر کے پاس سے گزرے تو وہ آہستہ آہستہ پڑھ رہے تھے اور حضرت عمر کے پاس سے گزرے تو وہ زور زور سے پڑھ رہے تھے اور حضرت بلال کے پاس سے گزرے تو وہ کچھ اس سورت سے اور کچھ اس سورت پڑھ رہے تھے۔ حضور نے بعد میں ابوبکر صدیق سے پوچھا کہ میں تیرے پاس سے گزرا تم آہستہ آہستہ پڑھ رہے تھے انہوں نے جواب دیا کہ میں اس ذات کو سنوار رہا تھا جس کے ساتھ میں مناجات اور سرگوشی کر رہا تھا۔ آپ نے ان کو ہدایات دی کہ تھوڑا سا اونچا پڑھیں پھر حضرت عمر سے کہا کہ میں تیرے پاس سے گزرا تم زور زور سے پڑھ رہے تھے تو انہوں نے جواب دیا کہ میں شیطان کو بھگا رہا تھا غافل سونے والوں کو جگا رہا تھا حضور نے ان سے فرمایا آپ تھوڑا سا آواز کو پست کیجئے اور حضرت بلال سے پوچھا کہ میں تیرے پاس سے گزرا تو تم کچھ اس سورت سے اور کچھ اس سورۃ سے پڑھ رہے تھے انہوں نے جواب دیا کہ میں پاکیزہ چیز کو پاکیزہ سے ملا رہا تھا۔ (دوسری تعبیر یہ ہے کہ میں خوشبو کو خوشبو سے ملا رہا تھا۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کو ہدایت دی کہ آپ سورت کو اس کے طریقے پر پڑھیے یعنی ایک سورت بالترتیب پوری پڑھیے اس کے بعد دوسری پڑھیے۔ مترجم)

امام بیہقی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا۔

۲۳۰۵:..... اسی طرح روایت کیا ہے شیخ حلیمی نے اس حدیث کو اور ہمارے نزدیک یہ حدیث سیدنا ابوبکر صدیق کے قصے میں مذکور ہے عبداللہ بن رباح کی روایت سے ابوقتادہ سے۔

اس کے قصے میں اور بلال کے قصے میں محمد بن عمرو کی روایت سے ابوسلمہ سے انہوں نے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے ہے علاوہ ازیں اس نے کہا کہ محمد بن عمرو کی حدیث میں ہے۔ تحقیق میں نے تجھے سنا تھا اے بلال اور تم پڑھ رہے تھے کچھ اس سورت سے اور کچھ اس سورت سے۔ بلال نے عرض کیا کہ پاکیزہ کلام ہے اللہ اس کے بعض کو بعض کے ساتھ جمع کرتا ہے لہٰذا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم میں سے ہر ایک نے اس طرح درست کیا ہے۔

اور ہمیں اس بارے میں خبر دی ہے ابوعلی روذباری نے کتاب السنن میں ان کو ابوبکر بن داسہ نے انکو ابوداؤد نے ان کو ابوحصین رازی نے ان کو اسباط بن محمد نے محمد بن عمرو سے پھر اس کو ذکر کیا ہے ہم نے اس کو کتاب الصلوٰۃ میں نقل کیا ہے کتاب السنن سے۔

۲۳۰۶:..... اور اس کو مشمعل بن ملحان بن محمد بن عمرو سے روایت کیا ہے اور اس بارے میں روایت کی گئی ہے حضرت علی، ابوبکر، عمر، عمار بن یاسر رضی اللہ عنہم سے۔

حضرت ابوبکر وعمر رضی اللہ عنہما کا قرآن پڑھنے کا انداز

۲۳۰۷:..... ہمیں خبر دی علی بن احمد بن عبدان نے ان کو احمد بن عبید صفار نے ان کو عباس بن فضل نے ان کو منجاب نے ان کو ابن ابی زائدہ نے اپنے والد سے اس نے ابواسحق سے اس نے ہانی بن ہانی سے اس نے علی سے انہوں نے کہا کہ حضرت ابوبکر صدیق جب پڑھتے تھے تو آہستہ پڑھتے اور حضرت عمر زور سے پڑھتے اور حضرت عمار کچھ ادھر سے کچھ ادھر سے لیتے تھے۔ یہ بات حضور سے ذکر کی گئی آپ نے ابوبکر سے پوچھا تم آہستہ کیوں پڑھتے ہو انہوں نے کہا کہ میں اس ذات کو سناتا ہوں جس کے ساتھ میں مناجات کر رہا ہوتا ہوں آپ نے عمر سے پوچھا زور سے کیوں پڑھتے ہو انہوں نے جواب دیا کہ میں شیطان کو بھگاتا ہوں اور سونے والوں کو جگاتا ہوں عمار سے کہا گیا کہ کچھ اس سورت سے اور کچھ اس

(۲۳۰۵)..... أخرجه المصنف من طريق أبي داود في السنن (۱۳۳۰) وانظر السنن الكبرى للمصنف (۱۱/۳)

(۲۳۰۷)..... أخرجه أحمد (۱۰۹/۱) عن علي بن بحر عن عيسى بن يونس عن زكريا عن أبي إسحاق. به.

سورت سے کیوں پڑھتے ہواس نے کہا کہ کیا آپ نے سنا کہ میں قرآن کے علاوہ کوئی شے اس میں ملا رہا تھا آپ نے فرمایا کہ نہیں تو اس نے جواب دیا کہ پھر سارا ہی پاکیزہ ہے۔

۲۳۰۸:......ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کوابوبکر محمد بن احمد بن بالویہ نے ان کو محمد بن بشر بن مطر نے انکونصر بن حریش صامت نے بطور املاء کے اپنی کتاب میں سے ان کو مشمعل نے یعنی ابن ملحان نے محمد بن عمر سے ان کوابوسلمہ نے انکوابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ حضور نے ابوبکر صدیق سے کہا اے ابوبکر میں نے گزشتہ رات تجھے سنا تم نماز پڑھ رہے تھے اور آپ اپنی بات آہستہ کہہ رہے تھے انہوں نے جواب دیا رسول اللہ میں اس کو سنا رہا تھا جس سے میں مناجات کر رہا تھا پھر آپ نے عمر سے کہا کہ عمر میں نے تجھے سنا آپ قرأت میں جہر کر رہے تھے اس نے کہا یا رسول اللہ میں شیطان کو بھگا رہا تھا اور سونے والے کو جگا رہا تھا پھر پوچھا اے بلال میں نے گزشتہ رات تمہیں سنا آپ نماز پڑھ رہے تھے اور کچھ اس سورت سے اور کچھ اس سے پڑھ رہے تھے اس نے کہا جی ہاں یا رسول اللہ اللہ کا کلام ہے بعض کو بعض سے ملا رہا تھا حضور نے فرمایا ہر ایک نے تم میں سے صحیح کہا۔

۲۳۰۹:......ہمیں خبر دی ابونصر بن قتادہ نے ان کو ابوالحسن محمد بن حسن سراج نے ان کو مطین نے ان کو عبید اللہ بن محمد بن سالم نے ان کو ابراہیم بن یوسف نے واپنے والد سے اس نے ابواسحٰق سے اس نے ابوالاحوص عبداللہ سے انہوں نے کہا۔ کوئی حرج نہیں ہے کہ کچھ اس سورت سے لیا اور کچھ اس سورت سے لیا۔

۲۳۱۰:......ہمیں خبر دی ہے ابوعبداللہ حافظ نے ان کو خبر دی ہے ابراہیم بن زیاد نے ان کو محمد بن اسحٰق نے ان کو عبدالرحمٰن بشر نے ان کو عبدالرزاق نے ان کو اہل نجیح نے ان کو عطاء نے وہ کہتے ہیں کہ مجھے خبر دی ہے کہ یوسف بن ماھک نے اس نے کہا کہ میں ام المومنین سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کے پاس بیٹھا کہ اچانک ایک دیہاتی آیا ان کے پاس اور کہنے لگا کہ اے ام المومنین مجھے اپنا مصحف (قرآن مجید) دکھا دیجئے۔ ام المومنین نے پوچھا کہ کس لئے؟ تا کہ میں اس کے مطابق قرآن مجید تالیف وترتیب دوں اور ہم اسے غیر مرتب طریقہ پر پڑھتے رہیں۔ ام المومنین ؓ نے جواب دیا تجھے کوئی نقصان نہیں دے گی کوئی آیت جس کو آپ نے پہلے پڑھا ہے۔ بے شک قرآن اتارا گیا پہلے پہلے جو اس میں سے اترا وہ ایک سورۃ تھی مفصل میں سے اس میں جنت وجہنم کا ذکر ہے یہاں تک کہ جس وقت لوگ اسلام کی طرف مائل ہو گئے تو حلال وحرام بتلایا گیا۔ اگر پہلی چیز یہ اترتی کہ شراب نہ پیو تو البتہ لوگ کہتے ہم اسے کبھی بھی نہیں چھوڑیں گے اور اگر یہ اتارا جاتا کہ زنا نہ کرو تو لوگ یہ کہتے کہ ہم تو اسے نہیں چھوڑیں گے قرآن البتہ اترنا شروع ہوا تھا محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر مکہ میں جبکہ میں لڑکی تھی کھیلتی تھی (والساعۃ ادھی وامر) قیامت سب سے زیادہ وحشت ناک ہے اور سخت کڑوی ہے اور پھر سورۃ بقرہ اور نساء اس وقت اتریں جب میں (شادی ہو کر) حضور کے پاس تھی۔ ابن ماہک نے کہا کہ پھر سیدہ عائشہ نے اپنا قرآن ان کو دیا اور اس کے مطابق سورتوں کی آیات املا کروائیں۔ بخاری نے اس کو نقل کیا ابن جریج کی حدیث سے۔

امام بیہقی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا

سب سے زیادہ بہترین چیز جس کے ساتھ اس فصل میں حجت پکڑی جاتی ہے یہ ہے کہ کہا جائے یہ تالیف ہے کتاب اللہ کے لئے یہ ماخوذ ہے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے قرآن کو جمع کرنے کے عمل سے شاید کہ اس عمل کو بھی حضور نے لیا ہو جبریل علیہ السلام سے لہذا قاری کے لئے سب سے بہتر یہی ہے کہ قرآن کو پڑھے اسی ترتیب وتالیف کے مطابق جو منقول ہے اور جس پر اجماع ہے اور اتفاق ہے۔

۲۳۱۱:......ہمیں خبر دی ہے ابوعبداللہ حافظ نے انکو ابوعبداللہ محمد بن یعقوب نے ان کو ابراہیم بن عبداللہ سعدی نے ان کو وہب بن جریر نے

(۲۳۱۰)......أخرجه البخاری (۹/ ۲۸ و ۳۹. فتح) عن إبراهيم بن موسى عن هشام بن يوسف عن ابی جريج عن يوسف بن ماهک. به.

انکوان کے والد نے انہوں نے سنا یحییٰ بن ایوب نے وہ حدیث بیان کرتے ہیں یزید بن ابوحبیب سے انہوں نے عبدالرحمٰن بن شماسہ نے زید بن ثابت سے کہتے کہ ہم لوگ رسول اللہ کے پاس قرآن مجید کو ترتیب دے رہے تھے کاغذ کے ٹکڑوں وغیرہ سے بس رسول اللہ نے فرمایا مبارک باد ہے شام والوں کے لئے ہم نے کہا کس چیز کے لئے؟ آپ نے فرمایا اس لئے کہ رحمٰن کے فرشتے ان کو اپنے پروں کو پھیلائے ہوئے ہیں۔

تحقیق گزر چکی ہے اس کتاب میں حضرت عثمان بن عفان کی حدیث ان لوگوں کے آیات کو اور سورتوں کو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے حکم کے تحت اپنے اپنے مقام پر وضع کرنے اور رکھنے کے بارے میں۔

(ان دونوں روایتوں سے حضرت سیدنا معاویہ بن ابوسفیان رضی اللہ عنہ کی فضیلت و منقبت ثابت ہوتی ہے کیونکہ حضرت معاویہ کاتب وحی تھے۔ حضرت عثمان والی مذکورہ روایت سے یہ بھی اشارہ ملتا ہے کہ کتاب وحی کے ساتھ ساتھ آیات اور سورتوں کی ترتیب بھی ان کے ذمے تھی (مترجم)۔

۲۳۱۲:......اور ہم نے روایت کیا ہے حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے کہ ان سے کہا گیا کہ فلاں آدمی قرآن کو منکوس اور الٹا پڑھتا ہے، آپ نے فرمایا کہ یہ منکوس القلب ہے (یعنی اس کا دل اوندھا ہے)۔

ہمیں خبر دی ہے ابوعبدالرحمٰن سلمی نے انکو ابوالحسن کارزی نے انکو علی بن عبدالعزیز نے انکو ابوعبید نے ان کو معاویہ نے ان کو اعمش نے ان کو ابووائل نے عبداللہ سے پھر اس کو ذکر کیا ہے۔

قرآن کو آخر سے پڑھنے کی تحقیق

۲۳۱۳:......اور ہمیں خبر دی ہے ابونصر بن قتادہ نے ان کو ابوعمرو بن مطر نے انکو ابوخلیفہ نے ان کو محمد بن کثیر نے ان کو سفیان نے اعمش سے ان کو ابووائل نے عبداللہ سے کہ ان سے اس آدمی کی بابت پوچھا گیا تھا جو کہ قرآن مجید کو الٹا یعنی آخر سے اول کی طرف پڑھتا ہے فرمایا کہ وہ الٹے اور اوندھے دل والا ہے۔

۲۳۱۴:......ہمیں خبر دی ابوعبدالرحمٰن سلمی نے ان کو ابوالحسن کازری نے ان کو علی بن عبدالعزیز نے کہ ابوعبید نے کہا کہ کوئی شخص اگر آخر قرآن سے معوذتین سورتوں سے شروع کر کے واپس سورۃ بقرہ کی طرف چڑھتا ہے جیسے لڑکے کتاب میں تعلیم حاصل کرتے ہیں کیونکہ سنت ان کے خلاف ہے۔ باقی رخصت آئی ہے بچوں کی تعلیم کے لئے اور عجمی کی تعلیم کے لئے مفصل میں یہ رخصت اس لئے ہے کہ بڑی سورتیں ان پر مشکل ہوں گی۔

ابوعبید نے کہا تحقیق روایت کیا گیا ہے حسن سے اور ابن سیرین سے کراہت اس کے ماسوا کے لئے (یعنی رخصت الٰہی کی طرف پڑھنے کی مذکورہ وجوہ سے ہے ورنہ خلاف سنت ہونے کی وجہ سے مکروہ ہے یہ صرف سورتوں کی ترتیب الٹنے کی بات واضح ہے کہ اس دور میں جو عامل اور جادوگر الفاظ قرانی کو خصوصاً بسم اللہ کو اور سورۃ فاتحہ کو جادو اور عمل کے طور پر اس طرح پڑھتے ہیں کہ سب سے آخری حرف پہلے اس کے بعد دوسرا تیسرا یعنی بسم کی میم سے شروع کر کے با تک ختم کرتے ہیں اور ولا الضالین کے نون سے شروع کر کے الحمد کے الف پر ختم کرتے ہیں جس سے عربی الفاظ بگڑ کر کوئی جادوئی الفاظ بن جاتے ہیں اور یہ بہت تیز اثر کرنے والا جادو مانا جاتا ہے جادوگروں کے ہاں۔ واضح رہے کہ ایسا کرنا قرآن مجید کے ساتھ ظلم ہے اور بدترین استہزاء اور کلام اللہ کی توہین و تحقیر ہے اور ایسا کرنا بدترین کفر ہے ایسا کرنے والا اگر اس سے توبہ نہ کرے مرتد ہو جاتا ہے۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کی حفاظت فرمائے آمین۔ (مترجم)

۲۳۱۵:......ابوعبید نے کہا مجھے حدیث بیان کی ہے ابن ابوعدی ان کو اشعث نے ان کو حسن اور ابن سیرین نے کہ وہ دونوں قرآن مجید کو اول

(۲۳۱۱)......أخرجه المصنف من طريق الحاكم (۲۲۹/۲) وصححه على شرط الشيخين و وافقه الذهبي.

سے آخر تک پڑھتے تھے اور الٹے پڑھنے کو مکروہ سمجھتے تھے۔ (یا ورد وظیفوں کو مکروہ سمجھتے تھے)

۲۳۱۶:......انہوں نے کہا کہ ابن سیرین نے کہا تھا تالیف اللہ خیر من تالیفکم ۔اللہ تعالیٰ کی ترتیب تمہاری ترتیب سے بدرجہا بہتر ہے۔ابوعبید نے کہا کہ اورؔاس کی تاویل ہے کہ بے شک تھے وہ لوگ انہوں نے یہ بات نئی نکالی تھی کہ قرآن مجید کو کئی کئی اجزاء (پارے) کی بنیادیں ان میں سے ہر جز میں قرآن کی مختلف سورتیں ہیں غیر ترتیب پر لیکن انہوں نے طویل سورۃ کو دوسری کے ساتھ کر دیا جو اس سے کم لمبی تھی پھر [1] اسی طرح حتیٰ کہ ختم کرتے ہیں جز کو اور وہ چیز جس کو حسن نے اور ابن سیرین نے مکروہ سمجھا ہے اور منکس اور الٹا کرنا اس سے زیادہ ہے اور زیادہ شدید ہے۔

فصل:...... مصحف میں امام وقاری نے جس حرف کو قرآن میں ثابت کیا ہے اس کے ہر ہر حرف کو پورا پورا لے لینا اور پڑھ لینا

شیخ حلیمی رحمتہ اللہ نے فرمایا:

یہ اس لئے ہے تا کہ قاری قرآن مجید کے صحیح الفاظ وحروف کو پڑھنے والا بن جائے اس سے کوئی چیز رہنے نہ پائے لہذا اس کا ختم قرآن زیادہ صحیح ہے اس شخص کے ختم کے مقابلے میں جس نے ترک کر دیا کوئی حرف یا کوئی کلمہ جو کہ وہ قاری ترک نہیں کرتا تھا اس کی مثال ایسی ہے جیسے کہ اس شخص کی نماز جس نے نماز کا ہر ہر فعل پورا پورا انجام دیا ہے تو اس کی نماز زیادہ جامع ہوگی زیادہ مکمل ہوگی اس شخص کی نماز سے جو اس میں تخفیف کرتا اور کچھ چھوڑ دیتا ہے جس کا چھوڑنا کوئی نقصان نہیں دیتا تو یہی مثال قرآن مجید کی بھی ہے۔

فصل:...... ہر سورت کی ابتدا بسم اللہ کے ساتھ کرنا سورۃ برأۃ کے علاوہ

اور اس بات کی دلیل کہ بسم اللہ مستقل آیت ہے فاتحہ کی۔

۲۳۱۷:......ہمیں خبر دی ہے ابوعلی حسن بن محمد روذباری نے ان کو ابوبکر بن داسہ نے ان کو ابوداؤد نے ان کو ہناد بن سرین نے ان کو ابن فضیل نے مختار بن فلفل سے انہوں نے سنا انس بن مالک سے وہ کہتے تھے کہ انہوں نے سنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ نے فرمایا ابھی ابھی مجھ پر ایک سورۃ اتری ہے آپ نے پڑھا بسم اللّٰہ الرحمٰن الرحیم انا اعطینک الکوثر ۔آخر تک ۔پھر آپ نے پوچھا کہ کیا تم جانتے ہو کوثر کیا ہے لوگوں نے کہا کہ اللہ اور اس کا رسول بہتر جانتا ہے۔

فرمایا بے شک وہ ایک بہت بڑی نہر ہے میرے رب نے جس کا مجھے وعدہ دیا ہے جنت کے اندر۔

اور اس کو مسلم نے روایت کیا ہے صحیح میں ابوکریب سے اس نے محمد بن فضیل سے اور بسا اوقات یوں نہیں کہا بعض راویوں نے اس میں (ایضاً) ابھی ابھی اور وہ زیادہ صحیح ہے۔

بسم اللہ سورہ فاتحہ کی جزو ہے یا نہیں

۲۳۱۸:......ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوالعباس محمد بن یعقوب نے ان کو محمد بن اسحٰق صغانی نے انکو خالد بن خداش نے ان کو عمرو بن ہارون نے ان کو ابن جریج نے ان کو ابن ابی ملیکہ نے ان کو ام سلمہ نے یہ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز میں بسم اللہ الرحمٰن الرحیم کو پڑھا

(۱)......غير والضح بالأصل

(۲۳۱۷)......أخرجه مسلم (۱/ ۳۰۰) عن أبي كريب محمد بن العلاء عن ابن فضيل.

اوراس کوالحمد للہ رب العالمین کے ساتھ ملا کر دو آیات شمار کیں۔ الرحمٰن الرحیم سمیت تین آیات مالک یوم الدین تک چار آیات اور فرمایا اسی طرح ہے ایاک نعبد وایاک نستعین۔ اور اپنی پانچ انگلیوں کو جمع کیا۔

۲۳۱۹:......ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو حسین بن حسن بن ایوب نے ان کو علی بن عبدالعزیز نے ان کو ابوعبید قاسم بن سلام نے اس نے کہا مجھے حدیث بیان کی یحییٰ بن سعید اموی نے ان کو عبدالملک بن جریج نے ان کو عبداللہ بن ابوملیکہ نے ان کو ام سلمہ زوجۃ الرسول نے فرماتی ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اپنی قرأت کو کاٹتے تھے اور وقف کرتے تھے:

بسم اللہ الرحیم، الحمد اللہ رب العالمین. الرحمن الرحیم، مالک یوم الدین.

۲۳۲۰:......ہمیں خبر دی ہے ابومحمد بن یوسف نے ان کو ابورجاء محمد بن حامد تمیمی نے مکہ مکرمہ میں انکو ابوعبداللہ محمد بن جہم سمری نے ان کو ہیثم بن خالد مقری ان کو عمر بن ہارون بلخی نے ان کو ابن جریج نے ان کو ابن ابی ملیکہ نے ان کو ام المومنین ام سلمہ نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم بسم اللہ الرحمٰن الرحیم کو ایک آیت شمار کرتے تھے گزری ہوئی یا پوری الحمد للہ رب العالمین، الرحمٰن الرحیم، مالک یوم الدین۔ اسی لئے اس کو ہمیشہ ساتھ پڑھتے تھے۔

۲۳۲۱:......ہمیں خبر دی ہے ابوعبداللہ حافظ نے آخرین میں انہوں نے کہا ہمیں حدیث بیان کی ہے ابوالعباس محمد بن یعقوب نے ان کو محمد بن اسحٰق صغانی نے ان کو حجاج بن محمد نے وہ کہتے ہیں کہ ابن جریج نے کہا مجھے خبر دی میرے والد نے ان کو حضرت سعید بن جبیر نے اور ان کو انہوں نے کہا:

ولقد اتیناک سبعا من المثانی والقرآن العظیم.

فرمایا کہ اس سے مراد ام القرآن یعنی سورۃ فاتحہ ہے میرے والد نے کہا کہ حضرت سعید بن جبیر نے میرے اوپر پڑھا بسم اللہ الرحمٰن الرحیم یہاں تک کہ سورۃ فاتحہ پوری کرلی اس کے بعد فرمایا کہ بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ساتویں آیت ہے۔

حضرت سعید بن جبیر نے فرمایا ابی سے کہ اس نے حضرت عبداللہ بن عباس پر اس کو اسی طرح پڑھا جیسے میں نے اس کو پڑھا ہے آپ کے اوپر اس کے بعد ابن عباس نے فرمایا کہ بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ساتویں آیت ہے۔

ابن عباس نے فرمایا اس سورۃ کو اللہ تعالیٰ نے تم لوگوں کے لئے ذخیرہ کررکھا تھا تم سے پہلے اس کو کسی کے لئے نہیں نکالا تھا۔

اور ہم نے اس معنی میں روایت کی ہے علی بن ابی طالب سے اور ہم نے روایت کی ہے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے بطور موقوف اور مرفوع روایت کے عبداللہ کی حدیث کے الفاظ مستدرک میں ہیں۔

۲۳۲۲:......ہمیں خبر دی ابوعبدالرحمٰن سلمی نے انکو خبر دی میرے دادا نے ان کو ابوعمرو بن نجید نے ان کو علی بن حسین بن جنید نے ان کو عقبہ بن مکرم نے ان کو یونس بن بکیر نے ان کو عمرو بن شمر نے ان کو جابر بن ابوالطفیل نے ان کو علی اور عمار نے دونوں کہتے ہیں کہ انہوں نے سنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ مکتوبات میں بسم اللہ الرحمٰن الرحیم، فاتحۃ الکتاب میں ہے اور تحقیق ہم نے اس کے شواہد کتاب السنن وغیرہ میں روایت کئے ہیں۔

۲۳۲۳:......ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوعلی حافظ نے ان کو سہل بن احمد بن عثمان واسطی نے......ح......اور ہمیں خبر دی ہے

(۲۳۱۸)......أخرجه المصنف من طريق الحاكم (۱/ ۲۳۳)

وقال الذهبي: اجمعوا على ضعف عمر بن هارون وقال النسائي متروك.

(۲۳۱۹)......أخرجه المصنف من طريق الحاكم (۲/ ۲۳۱ و ۲۳۲)

(۲۳۲۱)......أخرجه المصنف في السنن الكبرى (۲/ ۴۴) من طريق حجاج بن محمد الأعور. به.

ابوعبدالرحمٰن سلمی نے بطور املاء کے ان کو خبر دی مخلد بن جعفر باقرجی نے انکو احمد بن عبدالرحمٰن بن مرزوق بن عوف دونوں نے کہا ان کو بیان کی اسماعیل بن عیسیٰ واسطی نے ان کو عبداللہ بن نافع مدینی نے ان کو جہم بن عثمان نے ان کو جعفر بن محمد نے ان کو ان کے والد نے ان کو جابر نے وہ کہتے ہیں کہ مجھے رسول اللہ نے فرمایا آپ جب نماز شروع کرتے ہیں قرأت کی ابتدا کیسے کرتے ہیں؟ وہ کہتے ہیں میں نے کہا میں کہتا ہوں الحمد للہ رب العالمین حضور نے فرمایا یوں پڑھیے۔ بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔

۲۳۲۴:......ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوبکر احمد بن سلیمان بن علی موصلی نے ان کو علی بن حرب موصلی نے ان کو اسحٰق بن عبدالواحد قرشی نے ان کو معافی بن عمران نے ان کو نوح بن ابو بلال نے ان کو ابوسعید مقبری نے ان کو ابو ہریرہ وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ نے فرمایا۔ الحمد للہ رب العلمین۔ سات آیات ہیں ان میں سے پہلی آیت بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ہے اور یہ سات دہرائی ہوئی آیات ہیں (جو کثرت کے ساتھ بار بار دہرائی جاتی ہیں) یہی فاتحہ الکتاب ہے۔ یہی ام القرآن ہے۔ اس کی اسناد سے عبدالحمید بن جعفر ساقط ہو چکا ہے اور ابن ابی سعید نے کہا یقینی بات ہے کہ وہ ابن معبد ہے۔

۲۳۲۵:......ہمیں خبر دی ہے علی بن احمد بن عبدان نے انکو احمد بن عبید صفار نے ان کو تمتام نے ان کو اسحٰق بن عبدالواحد موصلی نے ان کو معافی بن عمران نے ان کو عبدالحمید بن جعفر نے ان کو نوح بن ابو بلال نے ان کو سعید مقبری نے ان کو ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا پھر اسی حدیث کو ذکر کیا راوی نے۔

۲۳۲۶:......ہمیں خبر دی ابوالحسین محمد بن ابوالمعروف فقیہ مہرجانی نے ان کو ابومحمد عبداللہ بن ابراہیم بن ایوب بن ماسی نے بغداد میں۔ ان کو ابو برزہ فضل بن محمد حاسب نے ان کو محمد بن صباح نے ان کو علی بن ثابت نے ان کو ابن ابی ذئب نے ان کو مقبری نے ان کو ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہ رسول اللہ نے فرمایا۔ بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ یہ ام القرآن ہے یہی ام الکتاب ہے اور یہی سبع مثانی ہے (سات بار پڑھی جانے والی آیات) اسی طرح کہا تھا اس کو علی بن ثابت نے اور جماعت کی روایت ابن ابی ذئب سے ہے جیسے ہم اسے ذکر کریں گے آنے والے باب میں۔

۲۳۲۷:......ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے انکو جعفر بن محمد بن حارث نے ان کو علی بن محمد بن سلیمان مصری نے ان کو جعفر بن مسافر تنیس......ح......اور ہمیں خبر دی ہے ابوسعد احمد بن محمد مالینی نے ان کو ابوالحسین حسن بن محمد بن داؤد صوفی نے ان کو ولید بن ابان نے ان کو علی بن حسین بن حمید نے ان کو جعفر بن مسافر نے ان کو زید بن مبارک نے ان کو سلام بن وہب جندی نے ان کو ان کے والد نے ان کو طاؤس نے ان کو حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ نے یہ کہ حضرت عثمان بن عفان نے رسول اللہ سے پوچھا کہ بسم اللہ الرحمٰن الرحیم کے بارے میں حضور نے فرمایا وہ ایک اسم ہے اسماء اللہ میں سے اس کے درمیان اور اللہ کے اسم اعظم کے درمیان کوئی فاصلہ نہیں ہے مگر جیسے آنکھ سفیدی اور سیاہی کے درمیان قرب ہے۔

۲۳۲۸:......ہمیں خبر دی ہے ہمارے بعض اصحاب نے جو کہ ابوالحسن علی بن محمد بن حمدون خسروجردی کے نام سے معروف ہے اور اس نے مجھ سے پہلے حج کیا تھا۔

(۲۳۲۴، ۲۳۲۵)......أخرجه المصنف فی السنن الکبری (۲/۴۵) من طریق عبدالحمید بن جعفر عن نوح بن أبی بلال. به.

(۲۳۲۶)......أخرجه أحمد (۲/۴۴۸) عن یزید بن هارون وهاشم بن القاسم کلاهما عن ابن أبی ذئب. به بلفظ.

أنه قال فی أم القرآن هی أم القرآن والسبع المثانی وهی القرآن العظیم.

(۲۳۲۷)......الحدیث فی میزان الاعتدال (۲/۱۸۲) فی ترجمة سلام بن وهب الجندی وقال الذهبی: خبر نکر بل کذب والحدیث أخرجه الحاکم (۱/۵۵۲) بنفس الإسناد وصححه الحاکم ووافقه الذهبی (!!!)

کہ ہمیں خبر دی ہے ابوالحسن محسن احمد بن محمد بن موسیٰ بن قاسم بن صلت نے قرشی نے بغداد میں ان کو ابراہیم بن عبدالصمد ہاشمی نے ان کو خلاد بن اسلم نے ان کو معتمر بن سلیمان نے لیث سے ان کو مجاہد نے ابن عباس سے انہوں نے کہا کہ لوگ کتاب اللہ کی ایک آیت سے غافل ہیں جو کہ رسول اللہ کے سوا کسی ایک پر نہیں اتری ہاں سلیمان علیہ السلام کے۔ وہ ہے۔ بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔

امام بیہقی رحمتہ اللہ علیہ نے فرمایا

کہ جو شخص ہمارے اصحاب میں سے۔ بسم اللہ کے فاتحہ کی آیت ہونے کے اثبات میں کہتا ہے۔

ہم نقل عام پر ہیں بے شک مسلمان خلفاً عن سلف اسی طرح ایک دوسرے سے لیتے آئے ہیں قرآنی مصاحف کو اور ان سب میں بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ثبت ہے ہر سورۃ کے سوائے سورہ براۃ کے پھر اس کے بعد تمام سورتوں پر ایک ہی صفت کے ساتھ اور ایک ہیئت کے ساتھ جو واجب کرتی ہے یہ بات اس امر کو کہ بسم اللہ قرآن ہے کیونکہ سورہ براۃ کے علاوہ تمام سورتوں کے ساتھ ثابت ہے اور تحقیق ہم نے روایت کی ہے۔ ابن عباس سے اور ابن مسعود سے اور ابن عمر رضی اللہ عنہم سے جو اس بات پر دلالت کرتی ہیں۔

بسم اللہ فاصلہ بین السطور کے لئے ہے

۲۳۲۹:......ہمیں خبر دی ہے ابوعلی رود باری نے ان کو ابوبکر بن درسہ نے ان کو ابوداؤد نے ان کو قتیبہ بن سعید نے اور احمد بن محمد مرمرزی نے اور ابن سراج نے انہوں نے کہا کہ ہمیں حدیث بیان کی ہے سفیان نے ان کو عمرو نے ان کو سعید نے ان کو قتیبہ نے ان کو ابن عباس رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سورتوں کا فاصلہ نہیں جانتے تھے حتیٰ کہ ان پر نازل ہو بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ یہ الفاظ ابن سرح کے ہیں۔

۲۳۳۰:......ہمیں خبر دی ابوالقاسم بن حبیب مفسر نے ان کو ابوزکریا یحییٰ بن محمد بن عبداللہ عنبری نے، اس نے ان کو پڑھ کر سنایا ان کو ابراہیم بن اسحٰق انماطی نے ان کو یعقوب بن ابراہیم دورقی نے ان کو ابوسفیان معمری نے ان کو ابراہیم بن یزید نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے کہا عمرو بن دینار سے کہ فضل رقاشی گمان کرتا ہے کہ بسم اللہ الرحمٰن الرحیم قرآن میں سے نہیں ہے۔ انہوں نے کہا سبحان اللہ کس چیز نے اس آدمی کو تاجری کردیا ہے۔ میں نے حضرت سعید بن جبیر سے سنا تھا وہ کہتے تھے کہ میں نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے سنا ہے کہ جب حضور پر بسم اللہ نازل ہوئی تو حضور نے جان لیا کہ وہ سورۃ ختم ہوگئی ہے اس کے علاوہ دوسری سورۃ اب شروع ہوگئی ہے۔

۲۳۳۱:......ہمیں خبر دی ابوالحسین بن فضل قطان نے بغداد میں ان کو محمد بن احمد بن عیسیٰ بن عبدک رازی نے ان کو حسن بن اسحاق دقیقی نے انکو محمد بن سہم نے ان کو معتمر بن سلیمان نے ان کو ابراہیم بن زید ابواسماعیل نے ان کو عمرو بن دینا نے ان کو سعید بن جبیر نے ان کو عبداللہ ابن عباس نے کہ جبریل جب رسول اللہ کے پاس بسم اللہ الرحمٰن الرحیم لے کر آتے تھے تو حضور جان لیتے کہ وہ سورۃ ختم ہوگئی ہے اور نئی سورۃ شروع ہوگئی ہے۔

۲۳۳۲:......ہمیں حدیث بیان کی ہے ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوجعفر محمد بن علی شیبانی نے ان کو احمد بن حازم غفاری نے ان کو علی بن حکیم نے ان کو معتمر بن سلیمان نے ان کو مثنی بن صباح نے ان کو عمرو بن دینار نے ان کو سعید بن جبیر نے ان کو ابن عباس رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم پر

(۲۳۲۹)......أخرجه المصنف من طريق أبي داؤد (۷۸۸)

(۲۳۳۰)......أخرجه ابن عدى (۶/۲۰۳۹) من طريق يعقوب الدورقى. به.

وقال ابن عدى عن الفضل بن عيسى الرقاشي: أن الضعف بين على مايرويه.

(۱)......فى الأصل أبوسفيان العمرى وفى الكامل لابن عدى: محمد بن حميد أبوسفيان المعمرى.

(۲۳۳۱)......أخرجه الطبرانى فى الكبير (۱۲/۸۲ رقم ۱۲۵۴۲) من طريق عمرو بن دينار. به.

(۲۳۳۲)......أخرجه الحاكم (۱/۲۳۱) من طريق أحمد بن حازم. به. وصححه الحاكم وقال الذهبى: مثنى قال النسائى

جب جبرائیل آتے تھے تو وہ کہتے بسم اللہ الرحیم تو حضور جان لیتے کہ یہ نئی سورۃ ہے۔

۲۳۳۳:......ہمیں خبر دی ابونصر بن قتادہ نے ان کو ابوعمرو بن مطر نے ان کو ابراہیم بن علی نے ان کو یحییٰ بن یحییٰ نے ان کو عثمان بن حجاج صفری نے ان کو عبداللہ بن ابی حسین نے ان کو ابن مسعود نے انہوں نے فرمایا کہ ہم لوگ سورتوں کے مابین کا فاصلہ نہیں جانتے تھے حتیٰ کہ بسم اللہ الرحمٰن الرحیم نازل ہوئی۔

۲۳۳۴:......ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوالعباس بن یعقوب۔ نے ان کو محمد بن اسحٰق نے ان کو ابوالنضر نے ان کو شعبہ نے ان کو ازرق بن قیس نے انہوں نے کہا کہ میں نے حضرت عبداللہ بن زبیر کے پیچھے نماز پڑھی وہ پڑھتے تھے بسم اللہ الرحمٰن الرحیم جب وہ کہتے ولا الضالین۔ تو کہتے بسم اللہ الرحمٰن الرحیم (یعنی اگلی سورت ملانے کے لئے)۔

۲۳۳۵:......ہمیں خبر دی ابوزکریا بن ابواسحٰق نے ان کو ابوالعباس اصم نے ان کو ربیع نے وہ کہتے ہیں ہمیں خبر دی شافعی نے ان کو خبر دی مسلم نے اور عبدالمجید نے ان کو ابن جریج نے ان کو نافع نے ان کو ابن عمر نے کہ وہ ام القرآن کے ساتھ بسم اللہ الرحمٰن الرحیم نہیں چھوڑتے تھے اور سورۃ جو اس کے بعد ہے۔

۲۳۳۶:......ہمیں خبر دی ابوالقاسم بن حبیب مفسر نے ان کو ان کے والد نے ان کو محمد بن اسحٰق بن خریمہ نے ان کو محمد بن یحییٰ نے ان کو ابوعاصم نے ان کو عبدالعزیز بن ابورواد نے ان کو نافع نے ان کو ابن عمر نے کہ وہ نمازیں پڑھا کرتے تھے بسم اللہ الرحمٰن الرحیم اور جب وہ سورۃ کو ختم کرتے تو اس کو پڑھتے اور کہتے تھے قرآن میں اسی لئے لکھی گئی ہے تاکہ پڑھی جائے یعنی ایک آیت ہے جسے فاتحہ کے لئے پڑھا جاتا ہے اور جب اس سورۃ کو ختم کرتے تو اس کو بعد والی سورۃ کے لئے پڑھتے تھے۔

۲۳۳۷:......ہمیں خبر دی ابوالقاسم بن حبیب مفسر نے ان کو ابوزکریا عنبری نے ان کو ابراہیم بن اسحٰق انماطی نے ان کو یوسف بن موسیٰ نے ان کو علی بن حسین بن شقیق نے ان کو ابن مبارک نے ان کو سفیان ثوری نے فرمایا بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ سورتوں کے شروع میں سورتوں میں سے ہے۔

امام احمد بن حنبلؒ فرماتے ہیں

۲۳۳۸:......ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے اور محمد بن موسیٰ نے دونوں نے کہا کہ ہمیں حدیث بیان کی ہے ابوالعباس نے انہوں نے کہا کہ میں نے سنا ابوجعفر محمد بن عبداللہ بن ابوداؤد منادی سے وہ کہتے تھے کہ میں نے سنا احمد بن حنبل سے وہ کہتے تھے جو شخص ہر سورۃ کے ساتھ بسم اللہ الرحمٰن الرحیم نہ پڑھے اس نے قرآن مجید کی ایک سو تیرہ آیت چھوڑ دیں۔

۲۳۳۹:......اور ہمیں خبر دی ہے ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوبکر جراحی نے ان کو یحییٰ بن ساسویہ نے ان کو عبدالکریم سکری نے ان کو وہب بن ربیعہ نے ان کو انہوں نے کہ عبداللہ بن مبارک نے کہا تھا جس نے بسم الرحمٰن الرحیم چھوڑ دی سورتوں کے آغاز میں اس نے قرآن کی ایک سو تیرہ آیات چھوڑ دیں۔

۲۳۴۰:......عبداللہ نے کہا سفیان نے کہا تھا بسم اللہ الرحمٰن الرحیم سورتوں کے شروع میں ابتدا کے لئے ہے۔

۲۳۴۱:......عبداللہ نے کہا کہ ہمیں خبر دی ہے حنظلہ بن عبداللہ نے شہر بن حوشب سے اس نے ابن عباس رضی اللہ عنہ سے کہ جس نے بسم اللہ الرحمٰن الرحیم چھوڑ دی تو اس نے کتاب اللہ کی آیت چھوڑ دی۔

---

(۱)......غیر واضح بالأصل واحتمال أن تکون الضوی.

(۱)......غیر واضح.

(۱)......کلمة غیر واضحة فی الأصل.

۲۳۴۲:......ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے ابوعمرو سلمی کی تحریر میں پڑھا تھا کہ میں نے ابواحمد محمد بن عبدالوہاب سے سنا ہے وہ کہتے ہیں کہ میں نے اسحٰق بن ابراہیم سے سنا ہے وہ کہتے ہیں کہ ان سے ایک آدمی کے بارے میں پوچھا گیا جس نے بسم اللہ الرحمٰن الرحیم چھوڑ دیا تھا انہوں نے کہا کہ جو شخص عبادت کرتے ہوئے بسم اللہ الرحمٰن الرحیم چھوڑ دے اس کی نماز فاسد ہے اس لئے کہ الحمد سات آیات ہیں۔

۲۳۴۳:......اور حضرت عبداللہ بن مبارک نے فرمایا جس نے بسم اللہ الرحمٰن الرحیم چھوڑ دی اس نے ایک سو تیرہ آیات چھوڑ دیں۔

فصل:......سورتوں کے اور آیات کے فضائل

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

ولقد آتیناک سبعا من المثانی والقرآن العظیم

البتہ تحقیق ہم نے آپ کو (اے پیغمبر) سات مکرر پڑھی جانے والی آیات اور قرآن عظیم عطا کیا ہے۔

اللہ تعالیٰ نے اس آیت میں رسول اللہ پر احسان رکھا ہے کہ اس نے آپ کو سبع مثانی دی ہے اور قرآن عظیم دیا ہے۔

سورۃ فاتحہ کا ذکر

۲۳۴۴:......ہمیں خبر دی ابوالحسین بن بشران نے ان کو ابوالحسن علی بن محمد مصری نے ان کو مالک بن یحییٰ نے ان کو یزید بن ہارون نے ان کو ابن ابی ذئب نے ان کو المقری نے......ح......اور ہمیں خبر دی ہے ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوجعفر احمد بن عبید حافظ نے ان کو ابراہیم بن حسین نے ان کو ادم بن ابوایاس نے انکو ابن ابی ذئب نے ان کو مقبری نے ان کو ابوہریرہ نے ان کو نبی کریم نے آپ نے فرمایا۔ الحمد للہ ام القرآن ہے اور سبع مثانی ہے۔ یہ آدم کی حدیث کے الفاظ ہیں اور روایت یزید میں ہے کہ فاتحۃ الکتاب کے باب میں کہا کہ یہ فاتحۃ الکتاب ہے۔ یہی سبع مثانی ہے اور قرآن عظیم ہے۔

۲۳۴۵:......ہمیں خبر دی ہے علی بن محمد مقری نے ان کو حسن بن محمد بن اسحٰق نے ان کو یوسف بن یعقوب نے ان کو عمرو بن مرزوق نے ان کو شعبہ نے ان کو خبیب بن عبدالرحمٰن نے ان کو حفص بن عاصم نے ان کو ابوسعید بن معلیٰ انصاری نے یہ کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے بلایا اور وہ نماز پڑھ رہے تھے چنانچہ اس نے نماز پوری کر لی پھر آئے حضور نے پوچھا آپ کو میرے پاس آنے سے کیا چیز مانع ہوئی جبکہ میں نے تمہیں بلایا تھا۔ اس نے جواب دیا کہ میں نماز پڑھ رہا تھا حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کیا اللہ تعالیٰ نے یہ نہیں فرمایا:

یاایھاالذین امنوا استجیبو اللہ وللرسول اذادعاکم لما یحییکم

اے اہل ایمان اللہ کی اور اس کے رسول کی اجابت کرو جس وقت وہ تمہیں بلائے۔

پھر حضور نے فرمایا کیا تمہیں وہ سورۃ سکھاؤں جو قرآن میں بڑے عظیم مرتبے والی ہے (یہ کہنے کے بعد کوئی اور بات شروع ہوگئی) آپ یا تو بھول گئے یا بھلوا دیے گئے اس بات کو لہٰذا میں نے عرض کی یارسول اللہ وہ بات تو رہ گئی جو آپ نے مجھ سے فرمائی تھی۔ آپ نے فرمایا وہ الحمد للہ رب العلمین ہے یہی سبع مثانی ہے اور قرآن عظیم ہے جو مجھے دی گئی ہے یہ الفاظ وہب بن جریر کی حدیث کے ہیں۔

۲۳۴۶:......ہمیں خبر دی ہے ابوعبداللہ حافظ نے اور محمد بن موسیٰ نے دونوں نے کہا ان کو خبر دی ابوالعباس اصم نے ان کو ابراہیم بن مرزوق نے ان کو وہب بن جریر نے ان کو شعبہ نے پھر مذکورہ حدیث کو ذکر کیا ہے۔

(۲۳۴۵)......أخرجه البخاری (۶/۲۰، ۲۱) عن یحیی عن شعبة. به.

۲۳۴۷:......اور عمرو بن مرزوق کی ایک روایت میں ہے کہ وہ کہتے ہیں کہ میں نماز پڑھ رہا تھا پس مجھے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے بلایا میں نے حضور کو جواب نہ دیا میں نے جب نماز پوری کر لی تو گیا حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے پوچھا میں نے جب بلایا تھا تو آپ کو میری بات کا جواب دینے سے کیا بات مانع تھی اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

یاایھاالذین امنوا استجیبو اللہ وللرسول اذا دعاکم لما یحییکم

پھر تم مسجد سے نہ نکلنا میں تمہیں قرآن میں عظیم مرتبے والی سورت کی تعلیم دوں گا۔

کہتے ہیں کہ پھر میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ چلا۔ یہاں تک کہ قریب تھا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم مسجد سے نکلتے تو میں نے ان کو یاد دلایا تو آپ نے فرمایا وہ فاتحۃ الکتاب ہے۔ سبع مثانی ہے اور قرآن عظیم ہے جو میں عطا کیا گیا ہوں۔ روایت ابی بن کعب کی حدیث کی ہے۔

فاتحۃ الکتاب جیسی سورۃ نہ توراۃ میں نہ انجیل میں اور نہ زبور میں ہے

۲۳۴۸:......ہمیں خبر دی ہے محمد بن عبداللہ حافظ نے ان کو ابوالعباس محمد بن یعقوب نے ان کو حسن بن علی بن عفان عامری نے ان کو ابواسامہ نے ان کو عبدالحمید بن جعفر نے علاء بن عبدالرحمٰن سے اس نے اپنے والد سے اس نے ابوہریرہ سے اس نے ابی بن کعب سے انہوں نے کہا کہ رسول اللہ نے فرمایا کیا میں تجھے ایسی سورۃ سکھلاؤں کہ اس جیسی سورۃ نہ توراۃ میں اتری ہے نہ انجیل میں نہ زبور میں نہ ہی اس سے پہلے یا بعد قرآن میں۔ میں نے عرض کی جی ہاں ضرور سکھلائیے۔ میں امید کرتا ہوں کہ تم دروازے سے باہر اس کو سیکھے بغیر نہیں جاؤ گے۔ حضور کھڑے ہوئے تو میں بھی ساتھ کھڑا ہو گیا۔ آپ مجھ سے باتیں کر رہے تھے اور میرا ہاتھ ان کے ہاتھ میں تھا۔ میں جان بوجھ کر پیچھے ہو رہا تھا کہ کہیں آپ مجھے وہ سورت بتلائے بغیر باہر نہ چلے جائیں جب میں دروازے کے قریب پہنچا تو میں نے کہا یا رسول اللہ وہ سورۃ تو رہ گئی جس کا آپ نے مجھ سے وعدہ کیا تھا۔ آپ نے پوچھا تم نماز کے لئے جب کھڑے ہوتے ہو تو قرأت کیسے کرتے ہو؟ میں نے فاتحۃ الکتاب پڑھ دی آپ نے فرمایا کہ وہ یہی ہے سبع مثانی جس کے بارے میں اللہ تعالیٰ ارشاد فرمایا:

ولقد اتیناک سبعا من المثانی و القرآن العظیم.

البتہ تحقیق ہم نے آپ کو سات بار دہرائی ہوئی آیات دی ہیں۔ یہی ہے جو عطا کی گئی ہے۔

امام بیہقی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا اسی طرح اس کو روایت کیا ہے عبدالحمید بن جعفر نے علاء سے اور روایت کیا ہے اس کو جھضم بن عبداللہ بن علاء نے ان کو ان کے والد نے ان کو حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے اور انہوں نے کہا کہ میرے والد نے ان سے اس بارے میں پوچھا تھا۔

اور اس کو روایت کیا ہے محمد بن جعفر بن ابوکثیر نے علاء سے اس نے اپنے والد سے اس نے ابوہریرہ سے انہوں نے کہا کہ حضور ابی بن کعب کے پاس سے گزرے تھے پھر راوی نے اس حدیث کو اور اس میں اجابت کو ذکر کیا اور اس کو روح بن قاسم نے اس کو علاء بن عبدالرحمٰن سے روایت کیا ہے۔

۲۳۴۹:......اور اس کو روایت کیا ہے شعبہ نے علاء سے اس نے اپنے والد سے اس نے ابی بن کعب سے مختصراً۔

۲۳۵۰:......اور اس کو روایت کیا ہے مالک بن انس علاء بن عبدالرحمٰن سے یہ کہ ابوسعید مولی عامر بن کریز نے اس کو خبر دی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ابی بن کعب سے کہا پھر اس حدیث کو مرسلاً ذکر کیا۔

(۲۳۴۸)......أخرجه الحاكم (۱/۵۵۷) بنفس الإسناد وصححه الحاكم ووافقه الذهبي.

(۲۳۵۰)......أخرجه الحاكم (۱/۵۵۷)

سورۃ فاتحہ کو قرآن عظیم کا درجہ دیا گیا ہے

۲۳۵۱:......اور تحقیق ہم نے روایت کی ہے تعظیم نبی کے باب میں ایک دوسری وجہ سے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے حضرت ابی کے قصے میں مناسب ہے کہ وہ قول مروی ہو صاحب شریعت کی طرف سے ابی کے لئے اور ابوسعد بن معلیٰ دونوں کے لئے اور حدیث بن معلیٰ کے رجال زیادہ احفظ ہیں۔

۲۳۵۲:......ہمیں خبر دی ہے ابوعبداللہ حافظ نے اور محمد بن موسیٰ نے دونوں نے کہا کہ ہمیں حدیث بیان کی ہے ابوالعباس محمد بن یعقوب نے ان کو عبدالرحمٰن بن عبداللہ بن فضل بن صالح بن عبداللہ بن عباس ہاشمی نے حلب میں ان کو آدم بن ابوایاس نے ان کو ابن ابی ذئب نے ان کو سعید مقبری نے ان کو ابوہریرہ نے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ نے فرمایا۔ ام القرآن یہی سبع مثانی ہے اور قرآن عظیم ہے اس کو بخاری نے روایت کیا ہے صحیح بن آدم سے۔

۲۳۵۳:......ہمیں خبر دی ہے محمد بن عبداللہ حافظ نے اور محمد بن موسیٰ نے دونوں نے کہا کہ ان کو حدیث بیان کی ہے ابوالعباس ابراہیم میں مرزوق نے ان کو ابوعامر عقدی نے ان کو سفیان ثوری نے ان کو سدی نے ان کو عبدخیر نے ان کو علی نے انہوں نے فرمایا کہ سبع مثانی فاتحۃ الکتاب ہے۔

۲۳۵۴:......اور ہم نے روایت کی ہے اس بارے میں عمر اور عبداللہ ابن مسعود، ابوہریرہ اور تابعین کی ایک جماعت سے۔

۲۳۵۵:......اور حضرت قتادہ سے مروی ہے انہوں نے فرمایا کہ یہی فاتحۃ الکتاب ہے فرضی ہو یا نفلی نماز کی ہر رکعت میں بار بار پڑھی جاتی ہے۔

۲۳۵۶:......ہمیں خبر دی ہے ابوعبداللہ حافظ نے اور احمد بن حسن قاضی نے دونوں نے کہا کہ ابوالعباس محمد بن یعقوب نے انکو احمد بن عبدالجبار نے انکو محمد بن فضیل نے کلبی سے ان کو ابوصالح نے ابن عباس رضی اللہ عنہ سے اس قول کے بارے میں:

ولقد آتیناک سبعاً من المثانی و القرآن العظیم.

بہر حال سبع مثانی یہ تو ام القرآن ہے یہ ہر نماز کی ہر دو رکعتوں میں دہرائی جاتی ہے اور کہا جاتا ہے کہ یہ طویل ہے۔

۲۳۵۷:......ہمیں خبر دی ہے علی بن احمد بن عبدان نے ان کو احمد بن عبید نے ان کو تمتام نے ان کو عمرو بن عون نے ان کو ھیثم نے ان کو حجاج نے ولید بن میزاب نے سعید بن جبیر سے اس نے ابن عباس سے انہوں نے کہا کہ یہ سبع طول ہیں۔ اس جیسی کوئی نبی نہیں دیا گیا سوائے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے اور موسیٰ علیہ السلام ان میں سے صرف دو آیات دیئے گئے تھے۔ اللہ تعالیٰ کا قول سبعاً من المثانی۔ ایسے ہی فرمایا اور تفسیر اول اولیٰ ہے اس لئے کہ وہ حدیث مرفوع کے مطابق ہے۔

۲۳۵۸:......ہمیں خبر دی ہے ابوالحسین علی بن محمد بن عبداللہ بن بشران نے ان کو ابوعلی صفار نے وہ اسماعیل بن محمد سے ہے ان کو موسیٰ بن حسن شبلی نے ان کو علی بن عبدالحمید معنی نے ان کو سلیمان بن مغیرہ نے ان کو ثابت نے ان کو انس بن مالک نے انہوں نے کہا کہ نبی کریم سفر میں تھے آپ اترے ایک آدمی آپ کے اصحاب میں سے ایک کی جانب چلا حضور نے اس کی طرف توجہ دی اور فرمایا کیا میں تجھے خبر دوں افضل قرآن کے بارے میں کہتے ہیں کہ حضور نے اس پر الحمد للہ رب العالمین تلاوت فرمائی۔

۲۳۵۹:......ہمیں خبر دی ہے ابوعبداللہ حافظ نے اور محمد بن موسیٰ نے دونوں کو ابوالعباس اصم نے ان کو عباس بن محمد دوری نے ان کو علی بن

(۲۳۵۲)......أخرجه البخاری (۳۸۱/۸ فتح الباری) عن آدم عن ابن أبی ذئب. به.

(۱)......غیر واضح بالأصل.

(۱)......غیر واضح فی الأصل و احتمال أن تکون (السنلی)

(۲۳۵۹)......أخرجه الحاکم (۵۶۰/۱) من طریق علی بن عبدالحمید. به وصححه الحاکم وسکت علیه الذهبی.

عبدالحمید معنی نے پھر اس کوانہوں نے ذکر کیا اس کی اسناد کے ساتھ سوائے اس کے کہ انہوں نے فرمایا آپ کے اصحاب میں سے ایک آدمی اترا اور آپ کی جانب چلا۔

سورۃ فاتحہ اور بقرہ پہلے کسی نبی کو نہیں ملی

۲۳۶۰:......ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوبکر بن اسحق فقیہ نے ان کو محمد بن احمد بن نضر نے ان کو حسن بن ربیع نے ان کو ابوالاحوص نے......ح......اور ہمیں خبر دی ہے ابوعبداللہ حافظ نے ان کو محمد بن یعقوب نے ان کو حسن بن سفیان نے ان کو ابوعاصم احمد بن حواش حنفی نے ان کو ابوالاحوص نے انکو عمار بن رزیق نے ان کو عبداللہ بن عیسیٰ نے ان کو سعید بن جبیر نے ان کو ابن عباس رضی اللہ عنہ نے ایک مرتبہ جبرائیل علیہ السلام نبی کریم کے پاس بیٹھے تھے اچانک اوپر سے ایک آواز سنائی دی اس نے سر آسمان کی طرف اٹھایا اور فرمایا کہ یہ دروازہ ہے آسمان کا جو ابھی کھلا ہے اس سے پہلے کبھی نہیں کھلا اس سے ایک فرشتہ اترا ہے فرمایا کہ یہ فرشتہ اترا ہے زمین پر پہلے نہیں اترا اتنے میں وہ فرشتہ رسول اللہ کے پاس آیا اور کہنے لگا۔اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم آپ خوش ہو جایئے دونور اور روشنیوں کے ساتھ جو صرف آپ کو عطا ہوئی ہیں آپ سے پہلے کسی نبی کو وہ نہیں دی گئیں ایک تو سورۃ فاتحہ اور دوسری سورۃ بقرہ کی آخری آیات آپ جو بھی اس کا حرف پڑھیں گے آپ کو آپ کا اجر فوراً ملے گا۔

من لم یقرا بام الکتاب کی تشریح حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کی زبانی

۲۳۶۱:......ہمیں خبر دی ہے ابوزکریا یحیٰی بن ابراہیم نے ان کو ابوالحسن احمد بن محمد بن عبدوس نے ان کو عثمان بن سعید نے ان کو یحیٰی بن بکیر نے......ح......وہ کہتے ہیں کہ ہمیں حدیث بیان کی قعنبی نے اس میں جو اس نے پڑھا مالک پر علاء بن عبدالرحمٰن سے انہوں نے سنا ابوالسائب مولیٰ ہشام بن زہرہ سے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا ابوہریرہ سے وہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ نے فرمایا جو شخص نماز پڑھے جس میں فاتحہ نہ پڑھے وہ ناقص ہے ادھورا ہے نامکمل ہے۔حذاج کا مطلب ہے ادھوری نامکمل۔

میں نے کہا اے ابوہریرہ میں کبھی امام کے پیچھے ہوتا ہوں۔ کہتے ہیں کہ انہوں نے میرا بازو ہلایا اور کہا اے فارس اسے پڑھیے اور قعنبی نے کہا آپ اسے اپنے دل میں پڑھیے میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا تھا فرما رہے تھے کہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ نماز تقسیم کی گئی ہے۔ میرے اور میرے بندے کے درمیان آدھی آدھی۔ آدھی میرے لئے ہے اور آدھی میرے بندے کے لئے ہے۔ رسول اللہ نے فرمایا پڑھو بندہ کہتا ہے الحمد للہ رب العلمین تو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے میرے بندے نے میری حمد کی ہے۔ بندہ کہتا ہے الرحمٰن الرحیم اللہ تعالیٰ کہتا ہے میرے بندے نے میری ثناء بیان کی ہے۔ بندہ کہتا ہے مالک یوم الدین۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ میرے بندے نے میری تمجید اور بزرگی بیان کی ہے۔ بندہ کہتا ہے ایاک نعبد وایاک نستعین۔ یہ آیت میرے اور میرے بندے کے درمیان ہے اور میرے بندے کے لئے سب کچھ ہے جو اس نے مانگا ہے۔ بندہ کہتا ہے **اهدنا الصراط المستقيم صراط الذين انعمت عليهم غير المغضوب عليهم ولا الضالين** ۔ یہ سب میرے بندے کے لئے ہے اور میرے بندے کے لئے وہ سب کچھ ہے جو اس نے مانگا ہے۔ اس کو مسلم نے صحیح میں حدیث مالک سے نقل کیا ہے۔

شیخ حلیمی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں۔

ایک ممکنہ اشکال کا جواب دیتے ہوئے شیخ حلیمی فرماتے کہ مذکورہ حدیث میں تقسیم کی ابتدا الحمد للہ رب العالمین سے شروع کی گئی ہے اس تقسیم میں کوئی دلیل اس بات کی نہیں ہے کہ بسم اللہ الرحمٰن الرحیم فاتحہ کی آیت نہیں ہے۔ یہ جائز نہیں ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ ارادہ کیا ہو کہ جب بند الحمد سے پڑھ کر رب العالمین تک پہنچے گا تو اللہ تعالیٰ فرمائے میرے بندے نے میری حمد کی ہے بلکہ یہ مجموعہ جز اول کا اس سورت سے

(۲۳۶۰)......أخرجه مسلم (۱/۵۵۴) عن حسن بن الربيع وأحمد بن جواس. به.

مراد ہے۔ جیسے یہ فرمان کہ **و اذا قال الامام و الضالین فقولو آمین** جب امام والضالین کہے تو تم آمین کہو...... سے یہ مراد صرف یہی جملہ مراد نہیں ہے بلکہ یہاں پوری سورۃ پڑھ کر آخر میں یہ جملہ پڑھنا مراد ہے کیونکہ یہ جمیع اجزاء سورۃ کی قرأت مراد ہے۔ بہر حال تفسیر تو حدیث میں یہ نہیں ہے کہ یہ آدھا کرنا آیات کے اعتبار سے کہ جب بسم اللہ کے ساتھ ابتدا کر کے نصف کیا جائے اور کلام اور حروف نصف برابر رکھے جائیں جب حدیث مذکور کی تقسیم کا تقاضا پورا ہو یا یہ بات بھی نہیں ہے (بلکہ مراد صرف یہ ہے کہ کچھ امور اس میں محض اللہ تعالیٰ کی ذات سے متعلق ہیں اور کچھ بندے سے متعلق ہیں) مترجم۔

علاوہ ازیں آیات ہے کہ اگر ثابت ہو جائے کہ اس تقسیم میں نصف سورۃ سے مراد آیات کے اعتبار سے نصف مراد ہے تو پھر بھی یہ بھی جائز ہوگا کہ اس کی نصف اول بڑی ہو اور نصف ثانی چھوٹی ہو جیسے مہینہ انتیس دن، سے آگے نہ پڑھے تو وہ آدھا کرنے سے مانع نہیں ہوگا اور اس کی نصف اول پندرہ دن ہوگی اور نصف ثانی چودہ دن ہوگی۔

حتیٰ کہ اگر کسی نے اپنی بیوی کو شروع ماہ میں یہ کہا کہ جب یہ مہینہ آدھا ہو جائے تو تجھے طلاق ہے لہذا جب اس کے آدھے ایام پندرہ ہو جائیں گے تو اس کو طلاق واقع ہو جائے گی۔ اب اگر مہینہ کا ایک دن کم ہو کر انتیس کا ہو گیا تو یہ کہیں گے کہ اس کی طلاق ہمارے مذکور وقت سے پہلے واقع ہو گئی تھی۔

فاتحۃ الکتاب کی ہر آیت کا جواب اللہ تعالیٰ خود دیتے ہیں

۲۳۶۲:...... ہمیں خبر دی ہے ابو عبداللہ حافظ نے ان کو خبر دی ہے ابو العباس عبید اللہ بن محمد بن نافع زاہد نے بطور قرأۃ علیہ کے اس کی اصل کتاب میں سے ان کو خبر دی ابو زکریا یحییٰ بن محمد (......) آبادی نے ان کو عیسیٰ بن محمد بن موسیٰ طریشیشی نے ان کو ابو نصر نے ان کو مقاتل بن سلیمان نے ان کو ضحاک بن مزاحم نے ان کو ابن عباس نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے مجھ پر ایک سورۃ نازل کی ہے جو کہ مجھ سے پہلے انبیاء پر اور رسولوں پر نازل نہیں کی گئی رسول اللہ نے فرمایا اللہ تعالیٰ فرماتا ہے نماز تقسیم کر دی گئی ہے اور میرے اور میرے بندے کے درمیان فاتحۃ الکتاب نصف میرے لئے کر دی گئی ہے اور نصف ان کے لئے ہے اور ایک آیت میرے اور ان کے مابین ہے جب بندہ کہتا ہے بسم اللہ الرحمٰن الرحیم اللہ عز وجل فرماتا ہے۔ میرے بندے نے مجھے دو ناموں سے پکارا ہے دونوں رقیق اور نرم ہیں ایک دوسرے سے زیادہ نرم ہے تو رحیم زیادہ نرم ہے رحمٰن سے اور وہ دونوں ہی رقیق ہیں۔ جب بندہ کہتا ہے الحمد للہ تو اللہ فرماتا ہے میرے بندے نے میرا شکر کیا ہے اور میری حمد کی ہے۔ جب بندہ کہتا ہے رب العلمین تو اللہ تعالیٰ کہتا ہے میرے بندے نے شہادت دے دی ہے کہ میں رب العلمین ہوں (سارے جہانوں کو میں پالتا ہوں) یعنی جنوں کا بھی رب ہوں انسانوں کا بھی رب ہوں فرشتوں کا بھی رب ہوں شیاطین کا بھی اور ساری مخلوق کا اور ہر شے کا اور ہر چیز کا خالق ہوں۔

اور جب بندہ کہتا ہے الرحمٰن الرحیم اللہ فرماتا ہے میرے بندے نے میری تمجید بیان کی ہے جب بندہ کہتا ہے مالک یوم الدین۔ یوم الدین سے مراد لیتا ہے یوم الحساب اللہ تعالیٰ فرماتا ہے میرے بندے نے شہادت دے دی ہے کہ میں ہی یوم حساب کا مالک ہوں میرے سوا کوئی ایک بھی مالک نہیں ہے اور جب کہتا ہے مالک یوم الدین تو میرا بندہ میری ثنا کرتا ہے۔ ایاک نعبد یعنی اللہ ہی کی عبادت کرتا ہوں اور اس کو ایک قرار دیتا ہوں وایاک نستعین۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے یہ میرے اور میرے بندے کے درمیان ہے ایاک نعبد یہ میرے لئے ہے اور ایاک نستعین یہ میرے لئے اور میرے بندے کے لئے ہے اور میرے بندے کے لئے ہے وہ جو کچھ اس نے مانگا ہے۔

اس سورۃ کا بقیہ یہ ہے ''اھد نا'' کا مطلب ہے کہ ہمیں صراطِ مستقیم کی رہنمائی فرمایا یعنی دین اسلام کی اس لئے کہ ہر دین جو اسلام کے علاوہ ہے وہ مستقیم نہیں ہے سیدھا اور درست نہیں ہے جس میں توحید نہیں ہے۔ ''**صراط الذین انعمت علیهم**''۔

اس سے انبیاء اور مومنین مراد ہیں جن پر اللہ تعالیٰ نے اسلام اور نبوت کا انعام فرمایا ہے۔ ''غیر المغضوب علیہم'' فرماتے ہیں کہ ہمیں رہنمائی فرما اس دین کی جو ایسے لوگوں کا نہ ہو جن پر غضب ہوا ہے وہ یہودی ہیں (یعنی یہودیوں کا دین نہ دے)۔

ولا الضالین وہ انصار اور عیسائی ہیں جن کو اللہ نے ان کے گناہوں کے سبب ہدایت کے بعد گمراہ کردیا ہے۔ اللہ تعالیٰ ان سے ناراض ہے بعض کو ان میں سے اس نے بندر بنایا بعض کو سور بنایا بعض طاغوت کے پجاری بنے یعنی شیطان نے وہ لوگ دنیا اور آخرت میں بدترین لوگ ہیں یعنی منزل اور ٹھکانے کے اعتبار سے کیونکہ ان کا ٹھکانہ جہنم ہے اور سیدھی راہ سے سب سے زیادہ بھٹکے ہوئے ہیں مومنوں میں سے یعنی مسلمانوں کے ہدایت والے راستے کے قصد اور ارادے سے بھی بدتر گمراہ ہیں۔

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ **اذا قال الامام و لاالضالین فقولو امین. یحببکم اللّٰہ** کہ جب امام **و الاضالین** کہے تو تم آمین کہو اللہ تعالیٰ تمہاری دعا قبول کرے گا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا اے محمد یہی تیری نجات ہے اور تیری امت کی نجات ہے اور یہی تیری امت کے ہر اس فرد کی نجات ہے جہنم سے جو تیرے دین پر تیری اتباع کرے گا۔

اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم یہ قول رقیقان کہ وہ نرم میں غالباً غلطی ہے جو کہ اصل کتاب واصل مسودے میں واقع ہوئی ہے۔ وہ اصل میں رفیقان اور ''رفیق'' اللہ تعالیٰ کے ناموں میں سے ایک نام ہے۔

سورۃ الفاتحہ ایک خزانہ ہے

۲۳۶۳:......ہمیں خبر دی ہے ابوالعباس احمد بن ابراہیم بن احمد حاغان العدام نے ہمدان میں ان کو ابوالقاسم عبدالرحمٰن بن حسن السری نے ان کو محمد بن ایوب نے ان کو مسلم بن ابراہیم نے ان کو صالح مری نے ان کو ثابت نے ان کو انس نے ان کو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بے شک اللہ تعالیٰ نے مجھے عطا فرمائی ہے ان چیزوں میں سے جن کا اس نے مجھ پر انعام فرمایا ہے (اس نے فرمایا کہ) بے شک میں نے تجھے فاتحہ الکتاب دی ہے وہ ایک خزانہ میرے عرش کے خزانوں میں سے پھر میں نے اس کو تقسیم کردیا ہے میرے اور تیرے درمیان آدھی آدھی۔

۲۳۶۴:......ہمیں خبر دی ہے ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوبکر احمد بن محمد صیرف نے مقام مرو میں ان کو عبدالصمد بن فضل بلخی نے ان کو مکی بن ابراہیم نے انکو عبیداللہ بن ابی حمید نے ان کو ابوالملیح نے ان کو معقل بن یسار نے انہوں نے فرمایا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مجھے فاتحہ الکتاب دی گئی ہے عرش کے نیچے سے اور مفصل سورتیں مزید اضافہ ہیں۔

فاتحہ الکتاب پڑھ کر دم کرنا

۲۳۶۵:......ہمیں خبر دی ہے ابوعبداللہ حافظ نے ان کو محمد بن عبداللہ صفار نے ان کو ابوالمثنی نے ان کو ان کے والد نے ان کو شعبہ نے

(۲۳۶۲)......عزاه السيوطى إلى المصنف وقال : فى سنده ضعف وانقطاع ويظهر لى أن فيه ألفاظاً مدرجة من قول ابن عباس (كنزالعمال ۴۰۵۵)

(۱)......غير واضح بالأصل.

(۲۳۶۳)......أخرجه ابن الضريس والمصنف عن أنس (كنز ۲۵۲۰)

(۱)......هكذا بالأصل.

(۲۳۶۴)......أخرجه المصنف من طريق الحاكم (۱/۵۵۹) وصححه الحاكم وتعقبه الذهبى بقوله : عبيدالله بن أبى حميد قال أحمد ت...

((ح))انہوں نے فرمایا ہمیں حدیث بیان کی ہے عمرو بن مرزوق نے ان کو شعبہ نے ان کو عبداللہ بن ابوالسفر نے ان کو شعبی ان کو خارجہ بن صلت نے اپنے چچا سے کہ وہ کچھ لوگوں کے پاس سے گزرے تھے انہوں نے کہا بے شک تم خبر لائے ہو اس آدمی کی جانب سے (یعنی محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی نبوۃ کی)۔

لہذا تم (ہمارے اس بیمار) آدمی پر دم کرو اور اس کے پاس ایک پاگل آدمی کو لائے جو بیڑیوں میں جکڑا ہوا تھا۔ اس نے اس لئے ام الکتاب کے ساتھ کیا کہ تین دن تک صبح بھی اور شام بھی جب بھی سورۃ ختم کرتے تھے اپنا لعاب دہن جمع کرتے، پھر اس پر تھوک دیتے۔ بس گویا کہ وہ چھوٹ گیا پیر میں بندھی رسی۔ ان لوگوں نے اس کو کوئی چیز (بطور عطیہ دی) وہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں آیا اور آپ کے سامنے اس بات کا ذکر کیا۔ پس حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم اس چیز کو کھاؤ میری جان کی قسم البتہ وہ شخص بھی ہے جو باطل منتر یا جھوٹے دم سے کھاتے ہیں۔ البتہ تحقیق تم نے تو کھایا ہے سچے دم کے ساتھ یا سچے منتر کے ذریعے۔

۲۳۶۵:......مکرر ہے۔ ہمیں خبر دی ہے ابوعبداللہ حافظ نے۔ ان کو ابوعمرو بن سماک نے۔ ان کو علی بن ابرہیم نے۔ ان کو وھب بن جریر نے، ان کو شعبہ نے مذکور کی مثل۔

۲۳۶۶:......ہمیں خبر دی ہے ابوعبداللہ بن حافظ نے، ان کو ابوبکر بن اسحٰق نے، ان کو اسماعیل بن قتیبہ نے، ان کو یحیٰ بن یحیٰ نے، ان کو ھشیم نے، ان کو ابوبشر نے، ان کو ابوالمتوکل نے، ان کو ابوسعید خدری نے یہ کہ کچھ لوگ اصحاب رسول میں سے سفر میں تھے۔ چنانچہ وہ عرب کی بستیوں میں سے کسی بستی پر گذرے اور اہل بستی سے ضیافت اور مہمانی کا کھانا طلب کیا۔ تو ان لوگوں نے ان کو کھانا نہ دیا۔ پھر انہوں نے پوچھا کہ کیا تم لوگوں میں سے کوئی منتر پڑھتا ہے، دم کرتا ہے۔ اس لئے کہ بستی کا سردار بیمار ہے یا کہا کہ اس کو کسی زہریلے جانور نے کاٹ لیا۔ ایک آدمی نے صحابہ سے کہا جی ہاں میں کرتا ہوں۔ چنانچہ اس نے اس بیمار پر سورہ فاتحہ کے ساتھ دم کیا تو وہ آدمی ٹھیک ہوگیا۔ لہذا اس سردار نے ان کو بکریوں کا ایک گروہ دیا تو اس صحابی نے انکار کر دیا قبول کرنے سے اور کہا کہ میں پہلے اس بات کا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ذکر کروں گا۔ لہذا وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں آیا اور کہنے لگا کہ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایسا واقعہ ہوا ہے۔ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اللہ کی قسم میں نے اس پر صرف فاتحہ الکتاب کے ساتھ دم پڑھا ہے۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم مسکرائے اور فرمانے لگے۔ تجھے کیسے معلوم ہوا کہ یہ دم کرنے کی چیز ہے۔ پھر فرمایا لے لو تم لوگ ان میں سے اور میرے لئے بھی اپنے ساتھ حصہ نکالنا۔

اس کو مسلم نے روایت کیا ہے یحیٰ بن یحیٰ سے اور بخاری و مسلم دونوں نے اس کو نقل کیا ہے۔ حدیث شعبہ سے ابوبشر سے اور اس میں یہ اضافہ ہے کہ اس شخص نے سورہ فاتحہ پڑھنا شروع کی۔ وہ اپنی تھوک جمع کرتا اور تھوکتا تھا۔

فاتحہ میں ہر بیماری کی شفاء ہے

۲۳۶۷:......ہمیں خبر دی ہے ابوالحسین بن فضل قطان نے بغداد میں اس کو اسماعیل بن محمد صفار نے ان کو موسیٰ بن حسن مستملی نے ان کو محمد بن جنید ضبی نے ان کو علی بن ہاشم نے ان کو ان کے والد نے ان کو عبداللہ بن محمد بن عقیل نے ان کو جابر بن عبداللہ نے کہ انہوں نے فرمایا کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا۔ وہ پیشاب کر رہے تھے میں رک گیا اور کہا کہ السلام علیک حضور نے مجھے سلام کا جواب نہ دیا پھر میں نے کہا

(۲۳۶۵)......أخرجه الحاكم (۱/ ۵۵۹. ۵۶۰) من طريق الشعبي. به.

(۲۳۶۶)......أخرجه مسلم (۴/ ۱۷۲۷) عن يحيى بن يحيى التميمي.

(۲۳۶۷)......تفرد به المصنف (الكنز ۲۵۱۶)

(۱)...... غير واضح في الأصل.

السلام علیک یارسول اللہ آپ نے پھر بھی جواب نہ دیا۔ پھر میں نے کہا السلام علیکم یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے پھر ہمیں جواب نہ دیا۔ کہتے ہیں کہ آپ اٹھے اور اپنے بعض کمروں میں چلے گئے میں مسجد کے ستونوں میں سے ایک ستون کی طرف مڑا اور اس کی طرف ٹیک لگا کر بیٹھ گیا اور میں دکھیارہ سا اور غمگین سا ہو گیا۔ میں اسی حالت میں بیٹھا ہوا تھا کہ اچانک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم باہر نکلے آپ نے وضو کیا کہتے ہیں اس کے بعد آپ سیدھے میری طرف آئے اور مجھ پر آ کر رک گئے پھر فرمایا وعلیک السلام ورحمۃ اللہ وعلیک السلام ورحمۃ اللہ وعلیک السلام ورحمۃ اللہ پھر فرمایا اے جابر کیا میں تجھے ایک بہترین سورۃ کی خبر دوں جو قرآن مجید میں اتری ہے میں نے کہا جی ہاں یارسول اللہ۔ فرمایا کہ فاتحۃ الکتاب مجھ پر یہ بات کہی اور میرا خیال ہے کہ یہ بھی فرمایا کہ اس میں ہر بیماری کی شفا ہے۔

۲۳۶۸:......ہمیں خبر دی ابونصر بن قتادہ نے ان کو ابو منصور نضروی نے ان کو احمد بن نجدہ نے ان کو سعید بن منصور نے ان کو سلام نے ان کو زید عمی نے ان کو ابن سیرین نے ان کو ابوسعید خدری نے یہ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ فاتحۃ الکتاب میں ہر زہر سے شفا ہے۔

امام ابوبکر بیہقی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا۔

۲۳۶۹:......میرے پاس ثبوت ہے کہ یہ اختصار ہے اس حدیث سے جس کو محمد بن سرین نے اپنے بھائی سے روایت کیا ہے اس نے معبد بن سیرین سے اس نے ابوسعید سے کہ زہریلے جانور کے ڈسے ہوئے کے منتر اور دم میں فاتحۃ الکتاب کے ذریعے اور تحقیق ہم نے اس کو ذکر کیا ہے کتاب المعرفت میں اور وہ مثل ہے حدیث خارجہ بن صلت نے پاگل آدمی کے بارے میں قریب قریب اسی کا مفہوم ہے۔

۲۳۷۰:......ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حسین بن محمد بن فنجویہ دینوری نے ان کو احمد بن حسن بن ماجہ قزوینی نے ان کو محمد بن مندہ نے ان کو حسین بن حفص نے ان کو سفیان نے ان کو عبدالملک بن عمیر نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے آپ نے فرمایا کہ فاتحۃ الکتاب ہر مرض کی شفا ہے۔ یہ روایت منقطع ہے مگر یہ حدیث مذکور احادیث کے لئے شاہد ہے۔

۲۳۷۱:......ہمیں خبر دی ہے ابوالقاسم بن حبیب نے ان کو محمد بن صالح بن ہانی نے ان کو حسین بن فضل نے ان کو عفان بن مسلم نے ان کو ربیع بن صبیح نے ان کو حسن نے انہوں نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے ایک سو چار کتابیں آسمان سے نازل فرمائی ہیں پھر اللہ نے ان سب کا علم چار کتب میں ودیعت رکھا تھا تورات انجیل زبور اور قرآن مجید پھر تورات انجیل زبور کا علم ودیعت کیا فرقان میں۔ پھر علوم قرآن کو ودیعت رکھا مفصل سورتوں میں پھر مفصل سورتوں کے علوم کو ودیعت رکھا فاتحۃ الکتاب میں جو شخص اس کی تفسیر جان لے وہ ایسے ہے جیسے کہ اللہ کی نازل کردہ تمام کتابوں کا علم جان لے۔

سورۃ بقرہ اور سورۃ آل عمران کا ذکر

۲۳۷۲:......ہمیں خبر دی ہے ابوعبداللہ حافظ نے ان کو حسین بن حسن بن ایوب طوسی نے ان کو ابوحاتم محمد بن ادریس رازی نے ان کو ابوتوبہ نے ان کو معاویہ بن سلام بن ابوسلام حبشی نے ان کو ان کے بھائی زید بن سلام نے انہوں نے سنا ابوسلام سے انہوں نے سنا ابوامامہ باہلی سے وہ کہتے تھے کہ رسول اللہ نے فرمایا۔

قرآن کو پڑھو اس لئے کہ یہ قیامت کے دن اپنے اصحاب کے لئے سفارش بن کر آئے گا۔ سورۃ بقرہ اور سورۃ آل عمران کو پڑھو یہ دونوں تروتازہ چمکدار اور روشن ہیں۔ قیامت کے دن بادلوں کی مانند آئیں گی جیسے کوئی سایہ دار چیز جیسے کہ وہ پروں کو پھیلا کر صف باندھنے والے پرندوں کے غول ہیں وہ دونوں اپنے پڑھنے والوں کی طرف سے ان کی نجات کے لئے بحث کریں گی سورۃ بقرہ کو پڑھو اس کو اخذ کرنا برکت ہے اور اس کو

(۲۳۷۰)......عزاه السيوطي في الدر المنثور (۱/۵) إلى الدارمي والبيهقي في الشعب وقال السيوطي : سند رجاله ثقات.

أخرجه الدارمي (۲/۴۴۵) عن قبيصة عن سفيان. به.

(۲۳۷۲)......أخرجه مسلم (۱/۵۵۲) عن الحسن بن علي الحلواني عن أبي توبة به والحديث سبق برقم (۱۹۸۰)

چھوڑنا حسرت وافسوس ہے اہل باطل یا جادوگر اس کی تاب نہیں رکھتے۔

معاویہ بن سلام کہتے ہیں کہ البطلۃ سے مراد السحرۃ ہیں (یعنی جادوگر) اس کو مسلم نے روایت کیا ہے حسن بن علی حلوانی سے اس نے ابوتوبہ ربیع بن نافع سے۔

۲۳۷۳:.....ہمیں خبر دی ابوعلی حسین بن محمد روذباری نے ان کو اسماعیل بن محمد صفار نے ان کو احمد بن منصور رمادی نے ان کو عبدالرحمٰن بن ابراہیم دحیم دمشقی نے ان کو ولید بن مسلم نے ان کو محمد بن مہاجر نے ان کو ولید بن عبدالرحمٰن جرشی نے ان کو جبیر بن نفیر نے ان کو نواس بن سمعان نے انہوں نے کہا میں نے سنا رسول اللہ فرماتے تھے قیامت کے دن قرآن مجید آئے گا اور اہل قرآن جو اس پر عمل کرتے تھے وہ بھی آئیں گے سورۃ بقرہ اور سورۃ آل عمران ان کے آگے آگے ہوں گے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دونوں سورتوں کے لئے تین مثالیں بیان فرمائی تھیں جن کو میں ابھی تک بھولا نہیں ہوں۔ فرمایا جیسے کہ وہ بادل ہیں یا جیسے کہ وہ سیاہ سائبان ہیں ان میں دیواریں ہیں یا جیسے کہ وہ پروں کو پھیلا کر صف باندھنے والے پرندوں کے غول ہیں وہ اپنے پڑھنے والوں کی طرف سے حجت کریں گی اور جھگڑا کریں گی۔

۲۳۷۴:.....ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوعمرو بن ابوجعفر نے ان کو عبداللہ بن محمد نے ان کو اسحٰق بن منصور نے ان کو یزید بن عبدابہ نے ان کو ابوالولید بن مسلم نے پھر اس نے اس کو اسناد کے ساتھ مذکور کی مثل ذکر کیا۔ سوائے اس کے کہ انہوں نے کہا کہ میں نے نواس بن سمعان کلابی سے سنا وہ کہہ رہے تھے کہ انہوں نے فرمایا کہ ان دونوں کے درمیان چمک ہوگی گویا کہ وہ دو روشن بتیاں ہیں اس کو مسلم نے روایت کیا ہے اسحٰق بن منصور سے۔

قرآن کی بلندی سورۃ بقرہ ہے

۲۳۷۵:.....ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوبکر بن اسحٰق فقیہ اور ابوبکر محمد بن احمد بن بالویہ نے دونوں نے کہا کہ ان کو خبر دی ہے محمد بن احمد بن نضر نے ان کو معاویہ بن عمرو نے ان کو زائدہ نے ان کو حکیم بن جبیر نے ان کو ابوصالح نے ان کو ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ نے فرمایا۔ ہر شے کی کوہان یعنی اونچائی بلندی ورفعت ہوتی ہے اور قرآن کی رفعت وبلندی اور اونچائی سورۃ بقرہ ہے۔

جس گھر میں بقرہ پڑھی جائے شیطان وہاں سے بھاگ جاتا ہے

۲۳۷۶:.....ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوعبداللہ محمد بن یعقوب نے ان کو حامد بن ابوحامد مقری نے ان کو عبدالرحمٰن بن عبداللہ دشتکی نے ان کو عمرو بن ابی قیس نے ان کو عاصم بن ابونجود نے ان کو ابوالاحوص نے ان کو عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے وہ کہتے ہیں بے شک ہر چیز کی چوٹی ہوتی ہے اور قرآن مجید کی چوٹی سورہ بقرہ ہے اور شیطان جب سنتا ہے کہ سورۃ بقرہ پڑھی جارہی ہے تو اس گھر سے نکل جاتا ہے جس میں سورۃ بقرہ پڑھی جارہی ہے۔

۲۳۷۷:.....ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوسعید احمد بن یعقوب ثقفی نے ان کو عبداللہ بن احمد بن عبدالرحمٰن دشتکی نے ان کو حدیث

(۲۳۷۳).....أخرجه الترمذي (۲۸۸۳) من طريق الوليد بن عبدالرحمن. به.

(۲۳۷۴).....أخرجه مسلم (۱/۵۵۴) كما قال المصنف.

(۲۳۷۵).....أخرجه المصنف من طريق الحاكم (۲۵۹۲) وصححاه.

(۲۳۷۶).....أخرجه المصنف من طريق الحاكم (۱/۵۶۱) وقال الحاكم: هذا حديث صحيح الإسناد وقد روى مرفوعاً بمثل هذا الإسناد.

(۲۳۷۷).....المستدرك (۱/۵۶۱)

بیان کی ان کے والد نے ان کو عمرو بن ابی قیس نے ان کو عاصم نے ان کو الاحوص نے ان کو عبداللہ نے ان کو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے۔

۲۳۷۸:......ہمیں خبر دی علی بن احمد بن عبدان نے ان کو احمد بن عبید نے ان کو محمد بن احمد عودی نے ان کو ابو جھم نے ان کو حسان نے ان کو ابراہیم نے ان کو خالد بن سعید مرنی نے ان کو ابو حازم نے ان کو سہل بن سعد ساعدی نے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ نے فرمایا ہر شے کی ایک چوٹی ہوتی ہے اور قرآن مجید کی چوٹی سورۃ بقرہ ہے جو شخص اس کو اپنے گھر میں پڑھے گا دن کے وقت۔ تین دن تک شیطان اس کے گھر کے پاس نہیں آئے گا اور جو شخص اس کو رات کے وقت پڑھے گا اپنے گھر میں تین رات تک شیطان اس کے گھر میں داخل نہیں ہوگا۔

۲۳۷۹:......ہمیں خبر دی ابو عبداللہ حافظ نے ان کو ابو بکر مکرم بن احمد بن مکرم قاضی نے ان کو محمد بن اسماعیل سلمی نے......ح......اور ہمیں خبر دی ابو القاسم عبدالخالق بن علی بن عبدالخالق موذن نے ان کو ابو بکر محمد بن احمد بن حسب بغدادی نے ان کو ابو اسماعیل محمد بن اسماعیل سلمی نے ان کو سلیمان بن سلیمان نے۔

مجھے حدیث بیان کی ہے ابو بکر بن ابی اویس نے ان کو سلیمان بن بلال نے ان کو محمد بن عجلان نے ان کو ابو اسحق نے ان کو ابو الاحوص نے ابن مسعود سے انہوں نے فرمایا کہ رسول اللہ نے فرمایا۔

البتہ ضرور پایا جائے گا ایک تمہارا (ایسا بد قسمت بھی) کہ ایک ٹانگ دوسری پر چڑھائے ہوئے گانا گائے گا مگر سورۃ بقرہ کو چھوڑ دے گا کہ اس کو بھی پڑھ لے۔ بے شک شیطان بھاگتا ہے اس گھر سے بھی جس کے اندر سورۃ بقرہ زور زور کے ساتھ پڑھی جائے بے شک خالی ترین گھر وہ دل ہے یا وہ سینہ ہے جو کتاب اللہ سے خالی ہو۔

۲۳۸۰:......روایت کیا ہے اس کو عاصم نے بن ابو بخود نے ان کو ابو الاحوص نے ان کو عبداللہ نے فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سورۃ بقرہ کو اپنے گھروں میں پڑھا کرو بے شک شیطان اس گھر میں داخل نہیں ہوتا جس میں سورہ بقرہ کی تلاوت ہو۔

ہمیں خبر دی ابو عبداللہ حافظ نے ان کو ابو عبداللہ محمد بن احمد بن موسیٰ قاضی نے ان کو ابراہیم بن یوسف بن خالد نے ان کو یوسف بن موسیٰ نے ان کو حسین بن علی جعفی نے ان کو زائدہ عاصم سے پھر مذکور کو ذکر کیا ہے۔

۲۳۸۰:......مکرر ہے اس کو روایت کیا ہے سلمہ بن کھیل نے ان کو ابو الاحوص نے بطور موقوف روایت کے۔

۲۳۸۱:......ہمیں خبر دی ہے ابو عبداللہ حافظ نے ان کو ابو الفضل بن ابراہیم نے ان کو احمد بن سلمہ نے ان کو قتیبہ بن سعید نے ان کو یعقوب بن عبدالرحمن نے سہیل سے اس نے اپنے والد سے اس نے ابو ہریرہ سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اپنے گھروں کو قبرستان نہ بناؤ (یعنی تلاوت قرآن سے ویران اور خالی نہ رکھو) بے شک شیطان اس گھر سے بھاگتا ہے جس کے اندر سورۃ بقرہ پڑھی جائے۔ اس کو مسلم نے روایت کیا ہے صحیح میں قتیبہ بن سعید سے۔

۲۳۸۲:......ہمیں خبر دی ہے ابو عبداللہ بکر بن محمد صیرفی نے ان کو عبدالصمد بن فضل بلخی نے ان کو مکی بن ابراہیم نے انکو عبیداللہ بن ابو حمید نے ان کو ابو الملیح نے ان کو معقل بن یسار نے انہوں نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں ذکر اول میں سے سورۃ بقرہ

(۲۳۶۸)......عزاه الهيثمي في المجمع (۶/۱۱۱ و ۳۱۲) إلى الطبراني وقال: فيه سعيد بن خالد الخزاعي المدني وهو ضعيف.

(۲۳۷۸)......أخرجه النسائي في عمل اليوم والليلة من طريق أبي بكر بن أبي أويس. به (تحفة الأشراف ۷/۱۳۰ رقم ۹۵۲۳)

(۲۳۸۰)......أخرجه المصنف من طريق الحاكم (۱/۵۶۱)

(۲۳۸۰)......مكرر. أخرجه الحاكم (۱/۵۶۱) وصححاه

(۲۳۸۱)......أخرجه مسلم (۱/۵۳۹) عن قتيبة بن سعيد. به.

عطا کیا گیا ہوں۔

اور فرشتوں کے نازل ہونے والی حدیث حضرت اسید بن حضیر کی قرأت کے وقت جب وہ سورۃ بقرہ پڑھ رہے تھے ہم اسی کتاب میں پہلے ذکر کر چکے ہیں۔

اسم اعظم والی آیات

۲۳۸۳:......ہمیں خبر دی ہے ابونصر بن قتادہ نے وہ کہتے ہیں کہ ہمیں خبر دی عبداللہ بن محمد بن عبداللہ رازی نے ان کو ابراہیم بن زہیر نے ان کو مکی بن ابراہیم نے......ح......اور ہمیں حدیث بیان کی ہے ابوالحسین عبداللہ طاہر بن بوشجی نے بطور املا کے انکو خبر دی ابومحمد عبدالرحمٰن بن محمد بن ادریس نے ان کو ابومسلم بصری نے ان کو ابوعاصم نبیل نے دونوں نے کہا ہمیں حدیث بیان کی ہے عبیداللہ بن ابوزیاد نے انکو شہر بن حوشب نے ان کو اسماء بنت یزید نے کہتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ کا اسم اعظم ان دو آیات میں ہے:

(۱)......**الم اللّٰه لااله الا هو الحی القیوم**

(۲)......و الهكم اله واحد.

یہ الفاظ ابوعاصم کی روایت کے ہیں اور مکی بن ابراہیم کی روایت میں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا فرمار ہے تھے ان دو آیات میں اللہ کا اسم اعظم ہے اور وہ دو آیات یہ ہیں

(۱) **والهكم اله واحد لااله الاهو الرحمن الرحيم اور الم اللّٰه لااله الا هوالحی القيوم.**

۲۳۸۴:......ہمیں خبر دی ہے علی نے احمد بن عبید سے ان کو ابوعمارہ مستملی نے ان کو محمد بن الضویلعنی بن صلصال بن دکھمس نے ان کو ان کے والد نے ان کو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص سورۃ بقرہ پڑھے گا اس کو جنت کا تاج پہنایا جائے گا۔

۲۳۸۵:......اور اسی کے اسناد کے ساتھ ہے کہ رسول اللہ نے فرمایا اپنے گھروں میں سورۃ بقرہ پڑھا کرو ان کو قبریں نہ بناؤ۔

۲۳۸۵:......مکرر ہے اور اسی کی اسناد کے ساتھ ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص آیت الکرسی پڑھے ہر نماز کے بعد اس کے درمیان اور جنت کے داخلے کے درمیان کوئی مانع نہیں رہتا کہ وہ جنت میں داخل ہو جائے۔ مگر صرف موت جس وقت مر جائے گا جنت میں داخل ہو جائے گا۔

ابوعمارہ مستملی میرا خیال ہے کہ وہ احمد بن زید مہری ہے۔

''آیت الکرسی کا خصوصی ذکر''

۲۳۸۶:......ہمیں حدیث بیان کی ہے محمد بن حسین بن داؤد علوی نے بطور املاء کے ان کو ابوحامد بن شرفی نے ان کو عبدالرحمٰن بن بشر بن

(۲۳۸۲)......أخرجه المصنف من طريق الحاكم (۱/۵۶۱) وصححه الحاكم وقال الذهبی : عبيدالله بن أبی حميد قال أحمد تركوا حديثه.

(۲۳۸۳)......أخرجه أبوداود فی الصلاة والترمذی فی الدعوات وابن ماجة فی الدعاء من طريق عيسى بن يونس عن عبيدالله بن أبی زياد. به.

وقال الترمذی حسن صحيح (تحفة الأشراف ۱۱/۲۶۴)

(۲۳۸۴)......عزاه السيوطی فی الدر المنثور (۱/۲۱) إلى المصنف بسند ضعيف.

وقال ابن حجر فی الاصابة (۳/۲۵۳) قال ابن حبان لايجوز الاحتجاج بمحمد بن الضو وكذبه الجوزقانی والخطيب

(۲۳۸۵)......مكرر. فی تاريخ بغداد للخطيب (۵/۳۷۴) فی ترجمة محمد بن الضو قال : حديث عنه أبوعمارة محمد بن أحمد المهدی.

(۲۳۸۶)......أخرجه أبوداؤد (۱۴۶۰) من طريق سعيد الجريری. به.

حکم نے اور احمد بن از ہر بن منیع نے اور احمد بن یوسف نے انہوں نے کہا ہمیں حدیث بیان کی ہے عبدالرزاق نے ان کو سفیان نے انکو سعید جریری نے ان کو ابوالسلیل نے ان کو عبداللہ بن رباح نے ان کو ابی بن کعب نے یہ کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ کتاب اللہ میں سب سے بڑی عظمت والی آیت کون سی ہے؟ حضرت ابی نے عرض کیا اللہ اور اس کا رسول بہتر جانتے ہیں۔ ابی بن کعب کہتے ہیں کہ حضور یہ بات بار بار دہراتے رہے اس کے بعد ابی نے کہا کہ وہ آیت الکرسی ہے۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے ابوالمنذ ر تجھے علم مبارک ہو بے شک اس آیت کرسی کی زبان ہے اور دو ہونٹ ہیں بادشاہ (حقیقی) کی پاکیزگی کرتی ہے عرش کے پائے کے پاس۔ (یا قیامت میں کریں گے)۔

۲۳۸۷:......اور ہمیں خبر دی ہے ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوعبداللہ محمد بن یعقوب نے ان کو ابراہیم بن عبداللہ نے ان کو یزید بن ہارون نے ان کو جریری نے (ح)) انہوں نے کہا کہ مجھے خبر دی ہے ابوعمرو بن عبدوس نے ان کو حسن بن سفیان نے انکو ابوبکر بن ابوشیبہ نے ان کو عبدالاعلیٰ نے ان کو سعید نے ان کو ابوالسلیل نے ان کو عبداللہ بن رباح انصاری نے ان کو ابی بن کعب نے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ نے فرمایا اے ابوالمنذ ر تیرے پاس کتاب اللہ کی کون سی سب سے عظیم آیت ہے؟ کہتے میں نے کہا۔ **اللّٰہ لاالٰہ الاھو الحی القیوم**۔ وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ نے میرے سینے پر ہاتھ پھیرا اور فرمایا تیرے لئے علم مبارک ہو اے ابوالمنذ ر پس قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضے میں میری جان ہے بے شک اس آیت کی زبان ہے اور دو ہونٹ ہیں عرش کے پائے کے پاس وہ اللہ کی تقدیس بیان کرتی ہے۔ یا قیامت میں زبان ہوگی اور وہ تقدیس کرے گی۔

یہ الفاظ عبدالاعلیٰ کی حدیث کے ہیں اور یزید کی روایت میں ہے۔ کون سی آیت ہے تیرے پاس کتاب اللہ میں جو سب سے زیادہ عظیم ہے۔ فرماتے ہیں میں نے عرض کی **اللّٰہ لاالٰہ الاھو الحی القیوم**۔ کہتے ہیں کہ حضور نے میرے سینے پر ہاتھ پھیرا اور فرمایا تجھے علم مبارک ہو اے ابوالمنذ ر۔ اس کو مسلم نے روایت کیا ہے صحیح میں ابوبکر بن ابوشیبہ سے۔''

وہ خود جھوٹا ہے مگر بات اس کی سچی ہے

۲۳۸۸:......ہمیں خبر دی ہے ابوعبداللہ حافظ نے انکو ابوجعفر محمد بن صالح بن ہانی نے ان کو سری بن خزیمہ نے ان کو عثمان بن ہیثم نے ان کو عوف نے ان کو محمد بن سیرین نے ان کو ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے وہ کہتے ہیں کہ مجھے رسول اللہ نے رمضان کی زکوۃ یعنی فطرے کے سامان کی حفاظت کی ذمہ داری سپرد کر دی تھی میں اس کی حفاظت کیا کرتا تھا۔ رات کو کوئی آنے والا آیا اور اس کھانے کے سامان میں سے چلو بھرنے لگا میں نے اس کو پکڑ لیا پھر حدیث ذکر کی۔ اس کو چھوڑ دینے اور اس کے تین رات واپس آنے کے بارے میں یہاں تک کہ کہتے ہیں میں نے اس سے کہا کہ میں تجھے رسول اللہ کے پاس لے جاؤں گا اس نے کہا مجھے چھوڑ دیجیے میں واپس نہیں آؤں گا اور میں تجھے کچھ کلمات سکھاتا ہوں اللہ تعالیٰ تجھے ان کے ساتھ فائدہ دے گا کہتے میں نے پوچھا کہ وہ کیا ہیں اس شخص نے کہا جب تم اپنے بستر پر آؤ تو یہ آیت پڑھ لیا کرو۔ **اللّٰہ لاالٰہ الاھو الحی القیوم** یہاں تک کہ تم اسے ختم کر لو بے شک تیرے اوپر اللہ کی طرف سے ہمیشہ ایک حفاظت کرنے والا مقرر ہوگا اور تیرے پاس شیطان قریب نہیں آسکے گا یہاں تک کہ تم صبح کر دو گے۔ ابو ہریرہ نے حدیث ذکر کی یہاں تک کہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ نے فرمایا۔ بے شک اس نے تجھ سے سچ کہا حالانکہ وہ بہت بڑا جھوٹا تھا کیا تم جانتے ہو کہ مسلسل تین راتوں سے تم

(۲۳۸۶)......أخرجه مسلم (۱/۵۵۶) عن ابن أبي شيبة. به.

(۲۳۸۸)......أخرجه البخاري (۶/۲۳۲) قال: وقال عثمان بن الهيثم حدثنا عوف. به.

کس سے مخاطب تھے اے ابو ہریرہ انہوں نے کہا کہ نہیں۔فرمایا کہ یہ شیطان تھا۔ (یعنی جن تھا)

اس کو بخاری نے صحیح میں روایت کیا ہے اور کہا ہے کہ عثمان بن ہیثم نے کہا کہ ہم نے اس کو نقل کیا ہے کتاب الدعوات میں اور کتاب دلائل النبوۃ میں مکمل نقل کیا ہے۔

جن بھوت کے بھگانے کا نسخہ

۲۳۸۹:.....ہمیں خبر دی ہے ابوعبداللہ حافظ نے ان کو علی بن حمشاد نے انکو بشر بن موسیٰ نے ان کو حمیدی نے ان کو سفیان نے ان کو حکیم بن جبیر اسدی نے ان کو ابوصالح نے ان کو ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہ رسول اللہ نے فرمایا کہ سورۃ البقرہ میں ایک آیت ہے جو کہ قرآن مجید کی آیات کی سردار ہے جس گھر میں شیطان (جن) ہو اور اس آیت کو پڑھا جائے پس وہ اس گھر سے نکل جاتا ہے وہ آیت آیت الکرسی ہے۔

عظمت والی آیت

۲۳۹۰:.....ہمیں خبر دی ہے ابوعبداللہ حافظ نے اور ابوسعید محمد بن موسیٰ نے دونوں نے کہا ہمیں حدیث بیان کی ہے ابوالعباس محمد بن یعقوب نے انکو احمد بن عبدالجبار نے ان کو وکیع نے مسعود سے وہ کہتے ہیں مجھے خبر دی ہے ابوعمرو دمشقی نے (ح))اور ہمیں خبر دی ہے محمد بن عبداللہ حافظ نے اور ان کو خبر دی ہے علی بن عبدالرحمٰن سبیعی نے کوفے میں ان کو احمد بن حازم غفاری نے ان کو یعلی بن عبید نے ان کو مسعودی نے ان کو ابوعمر نے ان کو عبید بن خشخاش نے ان کو ابوذر نے وہ کہتے ہیں کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس پہنچا آپ مسجد نبوی میں تشریف فرما تھے میں جا کر آپ کے پاس بیٹھ گیا۔آپ نے نماز کی فضیلت روزے کی اور صدقہ کرنے کی فضیلت ذکر فرمائی کہتے ہیں کہ میں نے عرض کی یارسول اللہ آپ کے اوپر سب سے زیادہ عظمت والی کون سی آیت اتری ہے۔فرمایا کہ اللہ لا اللہ الاھوالحی القیوم۔آپ نے پوری آیت کرسی پڑھ کر سنائی اور وکیع کی ایک روایت میں ہے کہ فرمایا میں نے عرض کی یارسول اللہ کون سا قرآن سب سے زیادہ عظمت والا اترا آپ کے اوپر آپ نے فرمایا کہ آیت کرسی۔ **اللہ لاالہ الاھو الحی القیوم۔**

۲۳۹۱:.....ہمیں خبر دی محمد بن عبداللہ حافظ نے ان کو احمد بن کوفی نے اصفہانی نے ان کو محمد بن عبداللہ بن حسن اصفہانی نے ان کو سہل بن عثمان عسکری نے ان کو ابوالاحوص نے ان کو سعید بن مسروق نے ان کو شعبی نے وہ کہتے ہیں کہ مسروق اور شیتر ین بن شکل مسجد اعظم میں بیٹھے ہوئے تھے۔جب لوگوں نے ان کو دیکھا تو ان دونوں کی طرف لپکے لہذا شیتر نے مسروق سے کہا۔یہ لوگ ہماری طرف لپک رہے ہیں تا کہ ہم ان کو حدیث بیان کریں اب یا تو آپ ان کو حدیث بیان کریں اور میں آپ کی تصدیق کروں گا یا میں حدیث بیان کروں اور آپ میری تصدیق کیجئے گا۔چنانچہ مسروق نے کہا کہ آپ بیان کیجئے اور میں تصدیق کرتا ہوں چنانچہ شیتر نے کہا ہمیں حدیث بیان کی حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے کہ قرآن میں عظیم ترین آیت اللہ لا الہ الاھوالحی القیوم ہے یعنی پوری آیت مسروق نے کہا کہ اس نے یعنی شیتر نے سچ فرمایا۔

۲۳۹۲:.....(اور انہوں نے)ہمیں حدیث بیان کی کہ کتاب اللہ میں سب سے بڑی خوشی یا زیادہ خوشی والی آیت **قل یاعبادی الذین اسرفوا علی انفسھم لاتقنطو امن رحمۃ اللہ** ۔الخ ہے مسروق نے کہا اس نے سچ فرمایا ہے۔ترجمہ فرمادیجئے اے پیغمبر اے میرے بندو

(۲۳۸۹).....اخرجه المصنف من طریق الحاکم (۲/۲۵۹)

(۱).....فی هامش الأصل : اخر الجزء الثامن عشر.

(۲۳۹۰).....اخرجه أحمد (۱۷۸/۵ و ۱۸۹) عن وکیع. به.

جنہوں نے اپنے اوپر زیادتی کی ہے اللہ کی رحمت سے مایوس نہ ہوں۔

۲۳۹۳:......اور ہمیں حدیث بیان کہ کتاب اللہ میں تفویض کے اعتبار سے زیادہ شدید (یہ آیت) **ومن یتق اللّٰہ یجعل لہ مخرجاً ویرزقہ من حیث لایحتسب** مسروق نے کہا کہ آپ نے سچ کہا جو شخص اللہ سے ڈرتا ہے وہ اس کے لئے راستہ بناتا اور اس کو ایسی جگہ سے رزق دیتا ہے جہاں سے اس کو گمان نہیں ہوتا۔''

۲۳۹۴:......اور اس نے ہمیں حدیث بیان کی کہ قرآن میں سب سے زیادہ جامع آیت یہ ہے ان اللہ یامر بالعدل والاحسان وایتاء ذی القربیٰ الخ مسروق نے کہا کہ آپ نے سچ فرمایا:

ترجمہ:......بے شک اللہ تعالیٰ تمہیں حکم دیتا ہے عدل کا اور احسان کرنے کا اور قرابت داروں کو دینے کا اور روکتا ہے تمہیں بے حیائی سے اور بری باتوں سے اور زیادتی سے تمہیں نصیحت کرتا ہے تا کہ تم نصیحت پکڑو۔

۲۳۹۵:......ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو قاسم بن غانم بن حمویہ بن حسین بن معاذ نے ان کو ابوالعباس محمد بن اسحاق بن صباح نے ان کو حدیث بیان کی ہے ان کے والد نے ان کو محمد بن عمرو قرشی ان کو ہشل بن سعید ضبی ان کو ابواسحاق ھمدانی نے انکو حبہ عرفی نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا علی بن ابی طالب سے کہتے ہیں کہ میں نے سنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم منبر کے لکڑیوں پر بیٹھے فرمار ہے تھے جو شخص ہر نماز کے بعد آیت کرسی پڑھے اس کو جنت میں داخلے سے کوئی مانع نہ ہوگا سوائے موت کے اور جو اس کو سوتے وقت پڑھے گا تو پناہ دے گا اس کے گھر کو اور اس کے پڑوسی کے گھر کو اور اردگرد کے گھروں کو اس کی اسناد ضعیف ہے۔

۲۳۹۶:......ہمیں خبر دی ہے ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوبکر بن عتاب نے ان کو ابن ابوالعوام نے ان کو عبداللہ بن عبدالرحمٰن نے یمامی ان کو سالم خیاط نے ان کو حسن نے اور مختار نے ان کو حضرت انس رضی اللہ عنہ نے وہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا۔ جو شخص یہ فرض نماز کے بعد آیت کرسی پڑھے دوسری نماز تک اس کی حفاظت کی جاتی ہے اور نہیں حفاظت کرتا اس کی مگر نبی یا صدیق یا شہید۔ اس کی بھی اسناد ضعیف ہے۔ (روایت کیا مطلب ہے واللہ اعلم مترجم)

۲۳۹۷:......ہمیں خبر دی ابوالحسین بن فضل قطان نے ان کو ابوالحسین بن ماتی نے ان کو احمد بن حازم بن ابی غرزہ نے ان کو عبیداللہ بن موسیٰ نے اسرائیل ان کو ثویر عن ابیہ نے ان کو علی بن ابی طالب نے انہوں نے فرمایا۔ قرآن کی آیات کی سردار آیت اللہ لا الہ الا ھو الحی القیوم ہے۔

سورۃ بقرہ کی آخری آیات کا خصوصی ذکر

۲۳۹۸:......ہمیں حدیث بیان کی ہے ابومحمد عبداللہ بن یوسف اصبہانی نے ان کو ابوالعباس محمد بن یعقوب نے ان کو حسن بن مکرم نے انکو عثمان بن عمر نے ان کو مالک بن مغول نے (ح) اور ہمیں خبر دی محمد بن موسیٰ بن فضل غطان نے، ان کو حدیث بیان کی ابوالعباس محمد بن یعقوب نے ان کو یحییٰ بن ابی طالب نے اور ہمیں خبر دی ہے ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوبکر احمد بن سلمان فقیہ نے ان کو یحییٰ بن جعفر نے ان کو ابوالمنذ را سماعیل بن عمر نے ان کو مالک بن مغول وہ کہتے ہیں میں نے سنا زبیر بن عدی سے ان کو وہ ذکر کرتا ہے طلحہ بن مصرف یامی سے۔ وہ مرہ سے وہ ابن مسعود سے وہ کہتے ہیں کہ جب رسول اللہ کو معراج کرائی گئی اور ان کو سدرۃ المنتہیٰ تک پہنچایا گیا وہ ساتویں آسمان پر ہے یا چھٹے آسمان پر ہے جو امور اس کے نیچے سے اوپر کی طرف چڑھتے ہیں وہ وہاں جا کر رک جاتے ہیں پھر وہاں سے وہ امور قبض کر لیے جاتے ہیں اسی طرح جو امور اس کے اوپر

(۲۳۹۶)......عزاه السيوطي في الدر (۱/۳۲۳) إلى المصنف فقط

(۲۳۹۷) ثوير هو ابن أبي فاختة روى عن إسرائيل بن يونس.

(۲۳۹۸)......أخرجه مسلم (۱/۱۵۷) من طريق مالك بن مغول. به.

سے نیچے کی طرف اترتے ہیں وہاں آ کر رک جاتے ہیں پھر وہیں سے وہ قبض کر لیے جاتے ہیں۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے۔ (اذ یغشی السدرۃ ما یغشی) جب چھپا لیتی ہے سدرہ کو جو چھپا لیتی ہے فرمایا وہ سونے کے پتنگے ہیں یا پروانے ہیں۔ کہتے ہیں کہ وہیں سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو پانچ نمازیں دی گئی تھیں اور سورۃ بقرہ کی آخری آیات عطا کی گئی تھیں اور یہ بات بھی کہ اللہ تعالیٰ ہر اس بندے کو بخش دے گا جو شرک نہیں کرتا ہوگا ہلاکت میں ڈالنے والی چیزوں کو آپ کی امت میں۔

یہ الفاظ ابوالمنذر کی حدیث کے پاس ہیں اس کو مسلم نے نقل کیا ہے مالک بن مغول کی حدیث سے۔

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے تین خصوصی فضائل

۲۳۹۹:......ہمیں خبر دی ہے ابوعبداللہ حافظ نے انکو ابوبکر بن اسحاق نے ان کو ابوالمثنیٰ نے ان کو مسدد نے ان کو ابوعوانہ نے ان کو ابو مالک نے ان کو ربعی بن حراش نے ان کو حذیفہ نے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ میں تمام لوگوں پر تین چیزوں کے ساتھ فضیلت دیا گیا ہوں پوری زمین ہم مسلمانوں کے لئے مسجد بنا دی گئی ہے (کہ پاک زمین پر کہیں بھی نماز جائز ہے صرف مسجد میں نہیں) اور اس کی مٹی ہمارے لئے پاک کرنے والی بنا دی گئی ہے اور ہماری صفیں فرشتوں کی صفوں جیسی کر دی گئی ہیں اور میں یہ آیات عطا کیا گیا ہوں سورۃ بقرہ کی آخری آیات عرش کے نیچے خزانے سے۔ مجھ سے پہلے یہ انعام کسی کو نہیں دیے گئے اور نہ ہی میرے بعد کسی کو ملیں گے۔

گھر کو شیطان سے محفوظ رکھنے کا نسخہ

۲۴۰۰:......ہمیں خبر دی ہے ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوالعباس محمد بن یعقوب نے ان کو محمد بن اسحٰق نے ان کو یونس بن محمد نے ان کو حماد بن سلمہ نے انکو اشعث بن عبدالرحمٰن نے ان کو ابوقلابہ نے ان کو ابوالاشعث صنعانی نے ان کو نعمان بن بشیر نے یہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ نے آسمان اور زمین کی تخلیق سے دو ہزار سال قبل ایک تحریر لکھی تھی پھر اس کتاب میں سے دو آیات اللہ نے نازل فرمائیں جن کے ساتھ سورۃ بقرہ کو ختم فرمایا جس گھر میں وہ تین دن تک پڑھی جائیں اس کے گھر میں شیطان نہیں ٹھہر سکتا۔

۲۴۰۱:......ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوالفضل محمد بن ابراہیم حنظلی نے ان کو ان کے دادا محمد بن اسحٰق بن ابراہیم نے انکو ابوعبداللہ صیدلانی نے ان کو اسحٰق بن ابراہیم حنظلی نے ان کو ریحان بن سعید نے ان کو عباد نے ان کو ایوب نے ان کو ابوقلابہ نے ان کو ابوصالح نے ان کو نعمان بن بشیر نے انہوں نے کہا کہ اللہ کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ نے آسمان و زمین کی تخلیق سے دو ہزار سال پہلے ایک کتاب لکھی تھی وہ اللہ تعالیٰ کے پاس عرش پر ہے اور بے شک اس نے اس کتاب میں سے دو آیتیں اتاری ہیں جن کے ساتھ سورۃ بقرہ کو ختم فرمایا ہے جس گھر میں وہ تین دن تک پڑھی جائیں اس گھر میں شیطان داخل نہیں ہو سکتا۔

۲۴۰۲:......ہمیں خبر دی ہے ابوعبداللہ اور ابوبکر قاضی اور ابوسعید بن ابوعمرو نے وہ سب کہتے ہیں کہ ہمیں خبر دی ہے ابوالعباس اصم نے انکو حسن بن علی بن عفان نے ان کو ابواسامہ نے ان کو عباد بن منصور نے ان کو ایوب نے ان کو ابوقلابہ نے ان کو ابوصالح خازن نے یہ کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بے شک اللہ تعالیٰ نے ایک کتاب لکھی تھی پھر راوی نے یہی حدیث ذکر کی مگر اس کی اسناد میں اس نے نعمان بن بشیر کا ذکر نہیں کیا۔

۲۴۰۳:......ہمیں خبر دی ہے محمد بن عبداللہ بن محمد بن حمدویہ نے ان کو خبر دی ہے اسماعیل بن محمد بن فضل شعرانی نے ان کو ان کے دادا نے ان کو

(۲۳۹۹)......أخرجه المصنف فی الدلائل (۴۷۴/۵ و ۴۷۵) بنفس الإسناد.

(۲۴۰۰)......أخرجه الحاكم (۲۶۰/۲) من طريق حماد بن سلمة. به وصححاه على شرط مسلم.

(۲۴۰۱)......عباد هو ابن منصور.

(۲۴۰۲)......أخرجه الحاكم (۵۶۲/۱) بنفس الاسناد وصححه الحاكم على شرط البخاری وتعقبه الذهبی بأن معاوية بن صالح لم يحتج به البخاری.

عبداللہ بن صالح مصری نے۔ ان کو خبر دی ہے معاویہ بن صالح نے ان کو ابوالزاہریہ نے ان کو جبیر بن نفیر نے ان کو ابوذر نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بے شک اللہ تعالیٰ نے سورہ بقرہ کو دو آیات کے ساتھ ختم فرمایا ہے اللہ نے وہ دونوں مجھے اپنے اس خزانے سے دی تھیں جو عرش کے نیچے ہے۔ انہیں سیکھو اور اپنی عورتوں اور بچوں کو سکھاؤ بے شک وہ دونوں نماز ہیں اور قرآن ہے اور دعا ہیں۔ یہ روایت موصول ہے۔
اور اس کو روایت کیا ہے ابن وہب نے معاویہ بن صالح سے انہوں نے اس روایت کو مرسل ذکر کیا ہے انہوں نے اس میں ابوذر کا ذکر نہیں کیا اس میں جو ہمیں پہنچی ہے۔

۲۴۰۴:...... ہمیں خبر دی ہے ابوالحسین بن بشران نے انکو ابوجعفر رزاز نے ان کو موسیٰ بن حسن نے ان کو ابراہیم بن ابواللیث نے ان کو اشجعی نے ان کو سفیان نے انکو منصور نے ان کو ربعی بن حراش نے ان کو زید بن ظبیان نے ان کو ابوذر نے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ نے فرمایا۔ مجھے سورۃ بقرہ کی آخری آیات عطا کی گئی ہیں اور وہ اسی گھر کے خزانوں میں سے ہیں جو عرش کے نیچے ہے جو کہ مجھ سے پہلے کسی کو عطا نہیں ہوئیں۔

۲۴۰۵:...... ہمیں خبر دی ابوالحسین بن بشران نے انکو اسماعیل بن محمد صفار نے ان کو احمد بن ملاعب نے ان کو ثابت بن محمد نے ان کو سفیان نے (ح) اور ہمیں خبر دی ہے ابوالقاسم طلحہ بن علی بن صقر نے بغداد میں ان کو ابوالحسین احمد بن عثمان بن یحییٰ آدمی نے ان کو عباس دوری نے ان کو قبیصہ نے انکو سفیان نے (ح) اور ہمیں خبر دی ہے محمد بن عبداللہ حافظ نے ان کو ابوعبداللہ محمد بن یعقوب نے ان کو محمد بن عبدالوہاب نے فرا.. نے ان کو ابونعیم نے اور قبیصہ نے دونوں کو سفیان نے ان کو منصور نے ان کو ابراہیم نے ان کو عبدالرحمٰن بن یزید نے ان کو ابومسعود نے ان کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔
جو شخص رات کو سورۃ بقرہ کی آخری آیات پڑھے اس کو کافی ہوں گی یا کفایت کریں گی۔ یہ الفاظ حدیث بخاری کے ہیں اور ابن بشران کے ہیں۔
اور طلحہ کی روایت میں جو کہ عبدالرحمٰن بن یزید سے فرمایا کہ مجھے حدیث بیان کی ہے علقمہ نے ابومسعود سے اور میں نے ابومسعود کو پالیا جبکہ وہ بیت اللہ کا طواف کر رہے تھے پھر انہوں نے مجھے حدیث بیان کی پھر مذکورہ روایت کو ذکر کیا۔

۲۴۰۶:...... اور ہمیں خبر دی ہے ابوعبدالرحمٰن سلمی نے ان کو احمد بن جعفر قطیعی نے انکو بشر بن موسیٰ نے ان کو فضل بن دکین نے ان کو سفیان ثوری نے پھر اسی کو ذکر کیا اپنی اسناد کے ساتھ مثل حدیث حافظ کے اور اس کو بخاری نے صحیح میں روایت کیا ابونعیم سے اور بخاری مسلم نے اس کو کئی وجوہ سے نقل کیا منصور سے اور اعمش سے۔

ابن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں

۲۴۰۷:...... ہمیں خبر دی ہے ابوطاہر فقیہ نے ان کو حاجب بن احمد طوسی نے ان کو محمد بن حماد ابیوردی نے ان کو وکیع نے ان کو سفیان نے آدم بن سلیمان مولیٰ خالد بن خالد سے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا سعید بن جبیر سے وہ حدیث بیان کرتے تھے ابن عباس سے جب یہ آیت نازل ہوئی۔

و ان تبدوا مافی انفسکم او تخفوه یحاسبکم به اللّٰه.

اور اگر تم ظاہر کرو جو کچھ تمہارے دلوں میں ہے یا اس کو چھپاؤ اللہ تعالیٰ اس کا تم سے حساب لے گا۔
تو صحابہ کرام کے دلوں میں کوئی ایسی بات داخل ہوگئی جو کسی شے سے داخل نہیں ہوئی تھی نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یوں کہو ہم نے سنا اور

(۲۴۰۴)......أخرجه ابن مردويه (كما في تفسير ابن كثير ۱ / ۵۰۲) من طريق الأشجعي

(۲۴۰۵)......أخرجه البخاری (۶ / ۲۳۱ . ۲۳۲) عن أبي نعيم عن سفيان. به.

أخرجه أحمد (۱ / ۲۳۳) عن وكيع. به.

(۲۴۰۶)......أخرجه مسلم (۱ / ۱۱۶) عن أبي بكر بن أبي شيبة وأبي كريب وإسحاق بن إبراهيم عن وكيع. به.

ہم نے اطاعت کی اور ہم نے تسلیم کرلیا ابن عباس فرماتے ہیں اللہ تعالیٰ نے ان کے دلوں میں ایمان ڈال دیا پھر اللہ تعالیٰ نے یہ آیات نازل فرمائی۔

امن الرسول بما انزل الیه من ربه و المومنون الخ

لایکلف الله نفسا الا وسعهالها ماکسبت وعلیها مااکتسبت ربنا لاتواخذنا ان نسینا او اخطأنا ربنا و لاتحمل علینا اصرا کما حملته علی الذین من قبلنا.

اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ میں نے کردیا۔

واعف عنا و غفرلنا و ارحمنا انت مولانا فانصرنا علی القوم الکافرین.

اللہ نے فرمایا کہ میں نے کردیا۔

(۱)۔۔۔۔۔رسول ایمان لے آیا ہے اس کتاب کے ساتھ جو اس کی طرف اس کے رب کی طرف سے نازل ہوئی ہے اور مومن بھی۔تا آخر۔

(۲)۔۔۔۔۔اللہ تعالیٰ کسی نفس کو تکلیف نہیں دیتے مگر اس کی طاقت کے مطابق انسان کے فائدے کے لئے جو کچھ اس نے کسب کیا اور اسی کی جان و مال ہے جو کچھ اس نے غلط عمل کیا اے ہمارے رب ہم سے مواخذہ اور پکڑ نہ کرنا اگر ہم بھول جائیں یا ہم غلطی کر بیٹھیں اے ہمارے رب ہمارے اوپر بوجھ نہ رکھنا جیسے آپ نے ہم سے پہلے لوگوں پر بوجھ رکھ دیا تھا۔(بندہ جب یہ دعا کرتا ہے تو) اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ میں نے قبول کرلی ہے۔ہم سے تو درگزر فرما ہماری بخشش فرما ہمارے اوپر رحم فرما تو ہی ہمارا کارساز ہے قوم کافر کے خلاف ہماری مدد فرما۔(بندہ جب یہ دعا مانگتا ہے تو اللہ تعالیٰ فرماتا کہ) میں نے دعا قبول کرلی۔

۲۴۰۸:۔۔۔۔ہمیں خبر دی ہے ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوعبداللہ محمد بن احمد رازی نے بخارا میں ان کو محمد بن ایوب نے انکو ابوبکر بن ابوشیبہ نے ان کو وکیع نے اپنی اسناد کے ساتھ یہ حدیث اور اسی کا مفہوم امام مسلم نے صحیح میں روایت کیا ابوبکر ابن ابوشیبہ سے اور وغیرہ سے۔

۲۴۰۹:۔۔۔۔ہمیں خبر دی ہے ابوعبداللہ حافظ نے اور محمد بن موسیٰ نے دونوں نے کہا کہ ہمیں حدیث بیان کی ہے ابوالعباس اصم نے انکو احمد بن فضل صائغ نے ان کو آدم نے ان کو ورقاء نے ان کو عطاء بن سائب نے ان کو سعید بن جبیر نے ان کو حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ نے انہوں نے فرمایا۔یہ آیت نازل ہوئی تھی (امن الرسول بما انزل الیه من ربه) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے پڑھا جب آپ نے یہ الفاظ کہے:

غفرانک ربنا والیک المصیر.

تو اللہ تعالیٰ نے فرمایا یقیناً میں نے تم لوگوں کو معاف کردیا ہے۔جب حضور نے یہ الفاظ کہے (ربنا لاتؤاخذنا ان نسینا أو اخطأنا تو اللہ تعالیٰ نے فرمایا میں تم سے مواخذہ نہ کروں گا۔ **ربنا و لاتحمل علینا** تو اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ میں تمہارے اوپر بوجھ نہیں رکھوں گا۔(وا جب پڑھا **ربنا و لاتحملنا مالا طاقة لنابه**) تو اللہ تعالیٰ نے فرمایا میں نہیں اٹھواؤں گا۔جب حضور نے دعا کی (واعف عنا) تو اللہ نے فرمایا یقیناً میں نے تم سے درگزر کرلیا ہے۔جب حضور نے دعا کی (واغفرلنا) تو اللہ نے فرمایا یقیناً میں نے تمہیں بخش دیا ہے۔جب حضور نے دعا کی (وارحمنا) تو اللہ تعالیٰ نے فرمایا یقیناً میں نے تم پر رحم کردیا ہے جب حضور نے دعا کی (**فانصرنا علی القوم الکافرین**) تو اللہ نے فرمایا یقیناً میں نے تمہاری نصرت کردی ہے قوم کافروں پر۔

دعا قبول ہوگئی

۲۴۱۰:۔۔۔۔ہمیں خبر دی ہے ابونصر بن قتادہ نے ان کو ابومنصور نضروی نے ان کو احمد بن نجدہ نے ان کو سلمۃ بن نبیط نے انہوں نے کہا میں نے سنا ضحاک ابن مزاحم سے انہوں نے کہا جبریل علیہ السلام اس آیت کو لائے تھے اور ان کے ساتھ فرشتے تھے جس قدر اللہ نے چاہا۔(امن

(۲۴۰۹)۔۔۔۔۔أخرجه ابن أبي حاتم (کما في ابن کثیر ۱/۵۰۸) من طریق عطاء. به مختصراً.

الرسول بما انزل الیه من ربه) یہاں تک (ربنا لاتواخذنا ان نسینا او اخطأنا) تو اللہ نے فرمایا یہ دعا تیری قبول ہوگئی ہے (ربنا ولاتحمل علینا اصرا کما حملته علی الذین من قبلنا ربنا ولاتحملنا مالا طاقة لنابه) تو اللہ نے فرمایا یہ تیرے لئے قبول ہے۔ واعف عنا اللہ تعالیٰ نے فرمایا یہ قبول ہوگی۔ واغفرلنا کہی یہ تیرے لئے قبول ہوگی۔ وارحمنا کہی یہ بھی قبول ہوگی۔ انت مولٰنا فانصر علی القوم الکافرین۔ فرمایا اللہ نے یہ تیرے لئے قبول ہوگئی۔

۲۴۱۱:...... ہمیں خبر دی ہے ابوعبداللہ حافظ نے انکو ابوالنصر محمد بن محمد بن یوسف نے ان کو معاذ بن نجدہ قرشی نے ان کو خلاد بن یحییٰ نے ان کو ابو عقیل نے ان کو یحییٰ بن ابوکثیر نے ان کو انس رضی اللہ عنہ نے کہتے ہیں جب یہ آیت نازل ہوئی نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر امن الرسول بما انزل الیه من ربه تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اس کا حق بنتا ہے اس پر ایمان لایا جائے۔

۲۴۱۲:...... ہمیں خبر دی ہے ابوالحسین بن بشران ابنائے ابوجعفر رزاز نے ان کو سعدان بن نصر نے انکو یحییٰ بن سکن نے ان کو ابوعوانہ نصر بن طریف نے عاصم سے اس نے شعبی سے اس نے ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے انہوں نے فرمایا کہ جو شخص سورۃ بقرہ کی دس آیات دن کے شروع میں پڑھ لے تو شیطان اس کے قریب نہیں آئے گا حتیٰ کہ شام کرے گا اور اگر اسے شام کے وقت پڑھ لے تو صبح تک قریب نہیں آئے گا اور کوئی ناخوشگوار بات نہیں دیکھے گا نہ اپنے اہل میں اور نہ ہی اپنے مال میں اور اگر دیوانے پڑھ دے تو وہ ہوش میں آ جائے گا چار آیات شروع کی اور آیت کرسی اور دو آیات اس کے بعد کی اور تین آیات آخر سورۃ کی (یہ دس ہوئیں)

قرآن نہ بھولنے کا نسخہ

۲۴۱۳:...... ہمیں خبر دی ہے ابونصر بن قتادہ نے ان کو ابومنصور نضروی نے ان کو احمد بن نجدہ نے ان کو سعید بن منصور نے ان کو ابوالاحوص نے ان کو ابوسنان نے ان کو مغیرہ بن سبیع نے انہوں نے کہا کہ جو شخص سوتے وقت سورۃ بقرہ کی یہ آیات پڑھ لیا کرے وہ قرآن کو نہیں بھولے گا چار آیات والھکم اله واحد لااله الا هو الرحمٰن الرحیم اور آیت کرسی اور سورۃ کی آخری تین آیات (یہ آٹھ آیات ہیں اگر آیت کرسی کے ساتھ والے دو شامل ہوں تو دس ہیں)۔

۲۴۱۴:...... ہمیں خبر دی ابونصر بن قتادہ نے انکو ابوعمرو بن مطر نے ان کو ابوالعباس حسن بن سفیان نسوی نے اور ابوبکر احمد بن داؤد سمنانی نے اور یہ الفاظ حدیث احمد کے ہیں۔ ہمیں حدیث بیان کی عمار بن عمر مختار نے ان کو ان کے والد نے ان کو غالب قطان نے اور وہ بہترین لوگوں میں سے تھے۔ کہتے ہیں کہ میں کسی تجارت کے سلسلے میں کوفے میں آیا۔ میں حضرت اعمش کی رہائش کے قریب اترا تو میں ان کے پاس آنے جانے لگ گیا رات کو وہ علیحدہ ہو جاتے اور تہجد پڑھتے ایک دفعہ جب وہ اس آیت سے گزرے شھد اللّٰه انه لااله الاهو والملائكة واولو العلم قائما بالقسط لااله الا هو العزيز الحكيم ان الدين عندالله الاسلام۔ اللہ تعالیٰ گواہی دیتا ہے کہ اس کے سوا کوئی معبود نہیں اور فرشتے بھی اور اصحاب علم بھی گواہی دیتے ہیں اس حال میں کہ وہ انصاف پر قائم ہیں اس کے سوا کوئی معبود نہیں ہے وہی غالب ہے حکمت والا ہے بے شک دین اللہ کے نزدیک اسلام ہی ہے۔ تو حضرت اعمش کہنے لگے۔ میں بھی اسی چیز کی گواہی دیتا ہوں جس کی اللہ تعالیٰ شہادت دیتے ہیں اور میں اس شہادت کو امانت رکھواتا ہوں یہ اللہ کے ہاں امانت ہے اور دین اللہ کے نزدیک اسلام ہے بار بار اس کو کہتے رہے۔ میں نے کہا کہ میں نے یہ جو کچھ سنا ہے میں پوچھوں گا لہٰذا میں صبح ان کے پاس گیا میں نے نماز صبح ان کے ساتھ پڑھی پھر میں نے ان سے عرض کی اے ابومحمد میں نے آپ سے سنا آپ کچھ دہراتے رہے۔ آپ کو کیسے پتہ ہے کہ میں نے کہا کیا میں نے کہا کہ میں سال بھر سے آپ کے پاس رہتا ہوں اور

(۲۴۱۱)......أخرجه الحاكم (۱/۲۸۷) بنفس الاسناد.

آپ نے مجھے اس کے بارے میں کوئی حدیث نہیں بتائی۔فرمانے لگے میں اللہ کی قسم مزید ایک سال تک تمہیں اس بارے میں حدیث بیان نہیں کروں گا اور یہی بات انہوں نے اپنے دروازے پر لکھ دی چنانچہ میں بھی سال بھر رک گیا جب سال پورا ہو گیا تو میں نے حاضر ہو کر کہا اے ابو محمد سال پورا ہو گیا ہے پھر انہوں نے کہا کہ مجھے حدیث بتائی تھی ابو وائل نے عبداللہ سے وہ کہتے تھے کہ رسول اللہ نے فرمایا تھا کہ قیامت کے دن ایسا عہد کرنے والے بندہ کے اللہ کی بارگاہ میں لایا جائے گا اللہ تعالیٰ فرمائے گا میرے بندے نے میرے ساتھ عہد کیا تھا اور میں ان میں سے جو عہد پورا کرے زیادہ حقدار ہوں۔میرے بندے کو جنت میں داخل کر دو۔

عمار بن مختار اپنے والد سے روایت کرتے ہیں۔یہ دونوں ضعیف ہیں اور اس روایت کو ان دونوں کے سوا کوئی بھی نہیں لایا۔

سبع طوال کا یعنی سات بڑی سورتوں کا ذکر

۲۴۱۵:...... ہمیں خبر دی ابوالحسن علی بن محمد بن علی مقری نے انکو حسن بن محمد بن اسحٰق نے انکو یوسف بن یعقوب نے ان کو ابوالربیع نے ان کو اسماعیل بن جعفر نے ان کو عمرو بن ابی عمرو نے ان کو حبیب بن ابوھند نے ان کو عروۃ نے ان کو عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے سات بڑی سورتوں کا علم حاصل کیا وہ حبر ہے یعنی عالم ہے۔

۲۴۱۵:...... مکرر ہے ہمیں خبر دی ہے ابوبکر بن فورک نے ان کو عبداللہ بن جعفر نے ان کو یونس بن حبیب نے ان کو ابوداؤد نے ان کو عمران نے ان کو قتادہ نے ان کو ابوالملیح نے ان کو واثلہ بن اسقع نے وہ کہتے ہیں کہ نبی کریم نے فرمایا۔میں تورات کی جگہ سات بڑی سورتیں دیا گیا ہوں اور زبور کی جگہ۔مئین یعنی ایک سو آیات والی سورتیں دیا گیا ہوں اور انجیل کی جگہ۔المثانی دیا گیا ہوں اور مفصل زیادہ عطا کیا گیا ہوں۔

امام بیہقی رحمتہ اللہ علیہ نے فرمایا

زیادہ مناسب یہ ہے کہ اس حدیث میں سبع سے مراد سبع طوال اور بڑی سورتیں ہیں اور مئین سے مراد ہر وہ سورۃ ہے جو ایک سو آیت تک پہنچے یا سو سے کچھ اوپر ہو اور مثانی وہ سورۃ ہے جو مائین سے کم ہو اور مفصل سے اوپر ہو اور اس وضاحت پر ابن عباس کی حدیث دلالت کرتی ہے جب انہوں نے حضرت عثمان سے کہا کہ کس چیز نے تمہیں اکسایا ہے اس پر کہ تم نے سورۃ براءۃ کا قصد کیا ہے حالانکہ یہ مائین میں سے ہے اور انفال کی طرف حالانکہ وہ مثانی میں سے ہے۔تم نے دونوں میں تفریق کی ہے اور پھر حدیث ذکر فرمائی ہے اور مناسب ہے کہ مثانی سے مراد فاتحۃ الکتاب ہے اور تحقیق ہم نے اس سے قبل بھی نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی ہے ابن عباس سے جو اسی پہ دلالت کرتی ہے۔

۲۴۱۶:...... ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوزکریا عنبری نے ان کو محمد بن عبدالسلام نے ان کو اسحاق بن ابراہیم نے ان کو جریر نے ان کو اعمش نے ان کو مسلم بطین نے سعید بن جبیر نے انہوں نے ابن عباس رضی اللہ عنہ سے انہوں نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سبع مثانی عطا

(۲۴۱۴)......أخرجه ابن الجوزی فی العلل المتناهية (۱/۱۱۰) من طریق عمار. به.

وقال ابن الجوزی: هذا حدیث لایصح عن رسول الله صلی الله علیه وسلم تفرد به عمر بن المختار وعمر یحدث بالأباطیل.

وقال العقیلی: لایتابع عمار علی حدیثه ولایعرف إلا به.

وانظر تاریخ بغداد (۷/۱۹۳) ومجمع الزوائد (۶/۳۲۶)

وعزاه العراقی فی المغنی (کما فی هامش الأحیاء ۱/۳۴۵) إلی الشیخ.

(۲۴۱۵)......أخرجه أحمد (۶/۸۲) والحاکم (۱/۵۶۴) من طریق عمرو بن أبی عمرو. به. وصححه الحاکم ووافقه الذهبی.

(۲۴۱۵)......مکرر. أخرجه المصنف من طریق الطیالسی (۱۰۱۲)

(۲۴۱۶)......أخرجه المصنف من طریق الحاکم (۲/۳۵۴ و ۳۵۵) وصححاه.

کیے گئے اور سبع طوال بھی اور موسیٰ علیہ السلام سبع دیئے گئے تھے۔

۲۴۱۷:...... ہمیں خبر دی ہے ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوعبداللہ صفار نے ان کو احمد بن محمد بن مہران نے ان کو عبیداللہ بن موسیٰ نے ان کو اسرائیل نے ان کو ابواسحاق نے ان کو مسلم بطین نے ان کو سعید بن جبیر نے ان کو ابن عباس نے اللہ تعالیٰ کے اس قول کے بارے میں۔ **ولقد اتیناک سبعاً من المثانی والقرآن العظیم** کہ ہم نے آپ کو سبع مثانی دی ہیں اور قرآن عظیم۔ فرمایا کہ اس سے مراد (۱) بقرہ (۲) آل عمران (۳) نساء (۴) مائدہ (۵) انعام (۶) اعراف مراد ہیں اور اس کو روایت کیا ہے یحییٰ بن آدم نے اسرائیل سے اور اس نے زیادہ کیا ہے کہ اسرائیل نے کہا کہ ساتویں سورۃ میں بھول گیا۔

سبع مثانی کی تحقیق

۲۴۱۸:...... ہمیں خبر دی ہے ابونصر بن قتادہ نے ان کو ابومنصور نضروی نے ان کو احمد بن نجدہ نے ان کو سعید بن منصور نے ان کو ھشیم نے انکو ابو بشر نے سعید بن جبیر سے اللہ تعالیٰ کے اس قول کے بارے میں ''سبعا من المثانی'' فرمایا سبع طوال (سات بڑی سورتیں) مراد ہیں (۱) بقرہ (۲) آل عمران (۳) نساء (۴) مائدہ (۵) انعام (۶) اعراف (۷) یونس۔ کہتے ہیں کہ میں نے کہا کہ اس کے قول مثانی سے کیا مراد ہے؟ انہوں نے کہا کہ وہ شے جس میں فیصلہ ہے اور قصص

۲۴۱۹:...... ہمیں خبر دی ہے ابوعبداللہ حافظ نے ان کو عبدالرحمٰن بن حسن قاضی نے ان کو ابراہیم بن حسین نے ان کو ادم نے ان کو ورقاء نے ان کو ابن ابونجیح نے ان کو مجاہد نے اللہ تعالیٰ کے اس قول کے بارے میں ''سبعا من المثانی۔ فرمایا کہ یہ سات لمبی لمبی سورتیں ہیں شروع کی اور القرآن العظیم سے مراد پورا قرآن مراد ہے ایسے ہی انہوں نے کہا اور جو شخص اس قول کی طرف گیا ہے کہ مذکورہ آیت میں مراد فاتحۃ الکتاب ہے اس نے دلیل پکڑی ہے اس حدیث سے جو ہم نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی ہے فاتحہ کے باب میں اور اس کی تفسیر دوسرے کی تفسیر سے اولیٰ ہے اور دوسری وجہ اولیٰ ہونے کی یہ بھی ہے کہ یہ سورۃ مکیہ ہے اور سبع طوال اس کے بعد نازل ہوئی ہیں۔

۲۴۲۰:...... مجھے خبر دی ہے ابوعبدالرحمٰن سلمی نے بطور اجازۃ دینے کے کہ ابوعمرو بن مطر نے اس کو حدیث بیان کی ہے ابراہیم بن اسحٰق انماطی نے ان کو یوسف نے ''ہمیں خبر دی ہے عبیداللہ بن موسیٰ نے ان کو ابوجعفر رازی نے ان کو ربیع بن انس رضی اللہ عنہ نے ان کو ابوالعالیہ نے'' **ولقد اتیناک سبعاً من المثانی** ''انہوں نے فرمایا فاتحہ الکتاب سات آیات ہیں میں نے ربیع سے کہا وہ کہتے ہیں کہ مراد سبع طوال ہیں انہوں نے فرمایا تحقیق یہ آیت نازل ہو چکی تھی مگر اس وقت تک طوال میں سے کوئی شے نازل نہیں ہوئی تھی۔

۲۴۲۱:...... ہمیں خبر دی ابونصر بن قتادہ نے ان کو ابومنصور نضروی نے ان کو احمد بن نجدہ نے ان کو سعید بن منصور نے ان کو عتاب بن بشیر نے ان کو خصیف نے ان کو زیاد ابن ابی مریم نے کہ اللہ تعالیٰ کا قول۔ ''سبعا من المثانی'' میں اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ میں نے آپ کو سات اجزا عطا کیئے ہیں۔ میں حکم کرتا ہوں۔ میں منع کرتا ہوں۔ میں بشارت دیتا ہوں میں ڈراتا ہوں میں مثالیں بیان کرتا ہوں اور نعمتیں گنواتا ہوں اور تمہیں زمانوں کی خبریں دیتا ہوں۔

یہ حسن ہے مگر یہ کہ نبی کریم کی تفسیر دوسروں سے اولیٰ ہے اور اس بات کا احتمال بھی ہے کہ اس سے جمیع مراد ہوں اور یہ بھی کہا گیا ہے مثانی یہ جمیع قرآن ہے اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے۔

اللہ نزل احسن الحدیث کتابا متشابھا مثانی ۔ اللہ تعالیٰ نے سب سے خوب صورت بات نازل کی ہے ایک جیسے مضامین والی

(۲۴۱۷)...... أخرجه المصنف من طريق الحاكم (۲/۳۵۵) و صححاه.

کتاب ہے دہرائے جانے والی ہے کیونکہ قصص اور اخبار بار بار آئے ہیں مکرر آئے ہیں یا مثانی بایں معنی ہے کہ پورا قرآن فکر رسا کرو بلکہ بار بار بے حدوحساب بار مکرر پڑھا جاتا ہے۔

۲۴۲۲:......ہمیں خبر دی ہے ابونصر بن قتادہ نے ان کو ابوالحسن محمد بن حسن بن اسماعیل سراج نے ان کو مطین نے ان کو محمد بن علاء نے ان کو یحییٰ بن یمان نے ان کو سفیان نے ان کو عبداللہ بن عثمان نے ان کو سعید بن جبیر نے ان کو ابن عباس نے انہوں نے کہا کہ المثانی کیا ہے فرمایا کہ امثال اخبار اور عبرتیں اور مکرر ہیں ابن عباس نے بھی ایسے ہی فرمایا ہے۔اور ہم نے اس کا مفہوم روایت کیا ہے سعید بن جبیر نے غیر مرفوع سے ابن عباس تک۔

۲۴۲۳:......ہمیں خبر دی ہے علی بن احمد بن عبدان نے ان کو احمد بن عبید نے ان کو اسماعیل قاضی نے ان کو یحییٰ بن عبدالحمید نے ان کو ھشیم نے ان کو حجاج نے ان کو ولید بن عیزار نے ان کو سعید بن جبیر نے ان کو ابن عباس نے انہوں نے کہا کہ سبع طوال یعنی سات لمبی سورتیں ایسی ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ہی وہ عطا کیے گئے ہیں اور کسی کو عطا نہیں کی گئیں موسیٰ علیہ السلام ان میں سے دو آیات دیے گئے تھے۔

۲۴۲۴:......ہمیں خبر دی ابونصر بن قتادہ نے ان کو منصور نے ان کو احمد بن نجدہ نے ان کو سعید بن منصور نے ان کو مروان بن معاویہ نے ان کو ورقاء بن ایاس اسدی نے ان کو سعید بن جبیر نے وہ کہتے ہیں کہ عمر بن خطاب نے فرمایا جو شخص سورۃ بقرہ' آل عمران' نساء کو پڑھ لے اللہ تعالیٰ کے نزدیک وہ حکما میں لکھ دیا جاتا ہے۔ (اس ارشاد سے معلوم ہوتا ہے کہ پڑھنا صرف الفاظ کو رٹنے کا نام نہیں بلکہ معنی مفہوم مطلب سمجھ کر پڑھنے کا نام ہے ورنہ خالی الفاظ پڑھنے سے کیسے حکیم ودانا کہلانے کا حقدار ہوسکتا ہے جو سرے سے مطلب ہی نہ جانتا ہو۔ فاعتبروا یا اولی الابصار۔ مترجم)

اس کو روایت کیا ہے یزید بن ہارون نے وقاء سے اور کہا ہے کہ وہ شخص قانتین اور فرمانبردار میں سے لکھ دیا جاتا ہے۔

عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں

۲۴۲۵:......ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوالعباس محمد بن یعقوب نے ان کو ابوالبختری عبداللہ بن محمد بن شاکر نے ان کو ابوعبداللہ محمد بن بشر عبدی نے ان کو مسعر بن کدام نے ان کو معن بن عبدالرحمٰن بن عبداللہ بن مسعود نے اپنے والد سے عبداللہ بن مسعود نے فرمایا بے شک سورۃ نساء میں پانچ آیات ہیں مجھے یہ اچھا نہیں لگتا کہ ان کے بدلے میں میرے لیے پوری دنیا مل جائے اور جو کچھ دنیا میں ہے سارا مل جائے۔ وہ آیات یہ ہیں۔

(۱)...... ان اللہ لایظلم مثقال ذرۃ و إن تک حسنۃ یضاعفھا ویؤت من لدنہ اجرا عظیما.

(۲)......ان تجتنبوا کبائر ماتنھون عنہ.

(۳)......ان اللہ لایغفران یشرک بہ ویغفر مادون ذلک لمن یشاء.

(۴)......ولو انھم اذظلموا انفسھم جاء وک فاستغفروا اللہ واستغفر لھم الرسول لوجدوا اللہ توابا رحیما.

حضرت عبداللہ بن مسعود نے فرمایا۔ مجھے پسند نہیں ہے کہ میرے لیے ان آیات کے بدلے میں دنیا و مافیہا ہو میرا گمان یہ ہے کہ پانچویں آیت یہ تھیں۔

(۵)......ومن یعمل سوء اویظلم نفسہ ثم یستغفر اللہ یجد اللہ غفوراً رحیماً.

۲۴۲۶:......ہمیں خبر دی ہے ابونصر بن قتادہ نے ان کو ابومنصور نے ان کو احمد بن نجدہ نے ان کو سعید بن منصور نے ان کو سفیان نے ان کو مسعر نے پھر مذکور کو ذکر کیا اس کی اسناد کے ساتھ اس نے کہا کہ عبداللہ بن مسعود نے فرمایا بے شک سورۃ نساء میں پانچ آیات ہیں مجھے یہ پسند نہیں ہے کہ مجھے انکے بدلے میں دنیا و مافیہا مل جائے۔ میں جانتا ہوں کہ علماء جب ان آیات پر گزریں گے تو ان کو پہچان لیں گے اس کے بعد انہوں

(۲۴۲۲)......سفیان ھو: ابن وکیع بن الجراح.

(۲۴۲۵)......أخرجہ المصنف من طریق الحاکم (۲/۳۰۵) وقال الحاکم: ھذا إسناد صحیح ان کان عبدالرحمن سمع من أبیہ فقد اختلف فیہ.

نے ان آیات کو ذکر کر دیا اور ان کے آخر میں یہ کہا کہ :

و من یعمل سوء او یظلم نفسه الخ

۲۴۲۷:......ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو خبر دی ہے ابوتراب احمد بن محمد واعظ نے نوقان میں ان کو تمیم بن محمد بن اسلم زاہد نے انکو مومل بن اسماعیل نے انکو سلیمان بن مغیرہ نے ان کو ثابت نے انس رضی اللہ عنہ سے وہ فرماتے ہیں۔

ایک رات کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بیمار ہو گئے تھے جب صبح ہوئی تو آپ سے کسی نے کہا یا رسول اللہ تکالیف کا اثر آپ کے اوپر واضح ہے۔ آپ نے فرمایا خبردار میں اس حالت پر ہوں جو تم دیکھ رہے ہو اللہ کا شکر ہے کہ میں نے اس حال میں بھی سبع طوال پڑھی ہیں۔

حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مردوں کو مائدہ اور عورتوں کو سورہ نور کی تعلیم دو

۲۴۲۸:......ہمیں خبر دی ابونصر بن قتادہ نے ان کو ابومنصور نضروی نے ان کو احمد بن نجدہ نے ان کو سعید بن منصور نے ان کو عتاب بن بشیر نے ان کو خصیف نے ان کو مجاہد نے انہوں نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اپنے مردوں کو سورۃ مائدہ کی تعلیم دو اور اپنی عورتوں کو سورۃ نور کی۔

علموا رجالکم سورة المائده و علموا نساء کم سورة النور .

۲۴۲۹:......ہمیں خبر دی ہے ابوعبدالرحمٰن سلمی نے اور ابونصر بن قتادہ نے دونوں نے کہا کہ ہمیں حدیث بیان کی ہے یحییٰ بن منصور نے ان کو ابوالمثنی نے ان کو محمد بن ابوبکر نے ان کو صالح بن سہیل نے ان کو عاصم احول نے ان کو ام عمرو نے انہوں نے اپنے چچا سے وہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے کسی سفر میں لہٰذا ان پر سورۃ مائدہ نازل ہوئی تو اس کے بوجھ سے سواری کی گردن ٹوٹ گئی (مراد ہے ٹوٹی جارہی تھی یعنی سواری بمشکل برداشت کر رہی تھی)۔ (مترجم)

۲۴۳۰:......ہمیں خبر دی ہے ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوالقاسم علی بن مومل بن حسن بن عیسیٰ نے ان کو ابوالعباس محمد بن اسحاق بیہقی نے ان کو احمد بن منیع نے ان کو اسحاق بن یوسف نے ان کو سفیان نے ان کو لیث نے ان کو شہر بن حوشب نے ان کو اسماء بنت یزید نے فرماتی ہیں سورۃ مائدہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر نازل ہوئی تھی حتیٰ کہ قریب تھی کہ اس کے بوجھ سے البتہ ٹوٹ جاتیں ہڈیاں اونٹنی کی۔

ذکر سورۃ انعام

۲۴۳۱:......ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوعبداللہ محمد بن یعقوب نے اور ابوالفضل حسن بن یعقوب عدل نے دونوں نے کہا کہ ہمیں

(۲۴۲۷)......عزاه السيوطى فى الدر (۱۱٦/۲) إلى أبى يعلى و ابن خزيمة و ابن حبان و الحاكم و صححه و المصنف.

أخرجه الحاكم (۳۰۸/۱) بنفس الاسناد و صححه على شرط مسلم و وافقه الذهبى. و انظر ابن خزيمة (۱۱۳٦)

(۲۴۲۸)......عزاه الشوكانى فى الفوائد المجموعة (ص ۱۲٦ . ۱۲۷) إلى سعيد بن منصور وقال المحقق : عتاب بن بشير و خصيف فيهما كلام.

(۲۴۲۹)......عزاه السيوطى فى الدر (۲۵۲/۲) إلى ابن أبى شيبة فى مسنده و البغوى فى معجمعه و ابن مردويه و البيهقى فى الدلائل عن أم عمرو بنت عبس عن عمها.

أخرجه ابن مردويه (كما فى ابن كثير ۳/۳) من طريق صالح بن سهيل. به.

(۱)...... فى الأصل سهل.

(۲۴۳۰)......عزاه السيوطى فى الدر (۲۵۲/۲) إلى أحمد و عبد بن حميد و ابن جرير و محمد بن نصر فى الصلاة و الطبرانى و ابو نعيم فى الدلائل و المصنف عن أسماء بنت يزيد أخرجه أحمد (۴۵۸/٦) عن إسحاق بن يوسف عن سفيان. به.

(۲۴۳۱)......أخرجه الحاكم (۳۱۴/۲ و ۳۱۵) بنفس الاسناد.

حدیث بیان کی ہے محمد بن عبدالوہاب عبدی نے ان کو جعفر بن عون نے ان کو اسماعیل بن عبدالرحمٰن نے ان کو محمد بن منکدر نے ان کو جابر رضی اللہ عنہ نے کہ جب سورۃ انعام نازل ہوئی رسول اللہ نے سبحان اللہ کہا اس کے بعد فرمایا اس سورۃ نے اس قدر کثیر تعداد میں فرشتوں کو ساتھ لیا ہے جنہوں نے آسمان کا بالائی کنارا اور افق بھر دیا ہے۔ (یعنی اس کلام مقدس کی عظمت وتقدس کے پیش نظر اللہ تعالیٰ نے فرشتوں کی اتنی کثیر تعداد کے جھرمٹ میں اسے نازل کیا ہے جو اس کو ذات رسالت تک پہنچانے کے لئے خصوصی طور پر بطور استقبال بھیجے گئے تھے۔ سبحان اللہ۔ (مترجم)

۲۴۳۲:..... ہمیں خبر دی ہے ابو محمد بن مومل نے ان کو ابو عثمان بصری نے ان کو ابو احمد محمد بن عبدالوہاب نے ان کو جعفر بن عون نے ان کو موسیٰ بن عبیدہ نے ان کو محمد بن منکدر نے فرمایا جب سورۃ انعام نازل ہوئی حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے زور سے اللہ کی تسبیح بیان کی اور فرمایا یہ سورۃ فرشتوں کی اتنی بڑی تعداد ساتھ لائی ہے جس سے آسمان کا افق بھر گیا ہے۔

۲۴۳۳:..... ہمیں خبر دی ہے عبداللہ بن یوسف اصفہانی نے اور ابوبکر احمد بن حسن قاضی نے دونوں کو ابوالعباس محمد بن یعقوب نے انکو محمد بن اسحاق صغانی نے ان کو ابوبکر سالمی نے ان کو ابن ابی فدیک نے ان کو عمرو بن طلحہ نے ان کو نافع بن مالک ابی سہیل نے ان کو انس بن مالک نے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ نے فرمایا کہ سورۃ انعام نازل ہوئی تو اسکے ساتھ فرشتوں کی اتنی بڑی جماعت تھی جس نے مشرق سے مغرب تک کے خلا کے کنارے کو بھر دیا تھا۔ ان کی تسبیح کا شور اٹھا ہوا تھا اور زمین ان کے ساتھ ہل رہی تھی اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرما رہے تھے۔ سبحان اللہ العظیم سبحان اللہ العظیم۔ سبحان اللہ العظیم۔

۲۴۳۴:..... اور ہمیں خبر دی ہے ابومنصور احمد بن علی دامغانی نے انکو ابوبکر اسماعیلی نے ان کو ابراہیم بن درستویہ فارسی نے انکو ابوبکر احمد بن محمد بن سالم نے پھر اسی کو ذکر کیا اپنی اسناد کے ساتھ اس کی مثل۔

سلیمان بن موسیٰ کی وضاحت

۲۴۳۵:..... ہمیں خبر دی ابوحامد احمد بن علی بن احمد مقری نے خسروگردی نے ان کو ابوبکر محمد بن اسماعیل وراق نے بغداد میں بطور املاء کے ان کو ابوعلی حسن بن احمد بن حسن صیدلانی نے ان کو حدیث بیان کی ابوالفضل بزیغ بن عبید بن بزیغ بزار مقری نے انہوں نے کہا کہ میں نے پڑھا سلیمان بن موسیٰ سے جس نے مجھ سے پانچ لیے (غیر واضح ہے) پھر کہا کہ تجھے کافی ہے (ممکن ہے پانچ وعدے لیے ہوں) میں نے کہا اور زیادہ کیجئے انہوں نے کہا کہ میں نے پڑھا تھا مسلیمہ بن عیسیٰ سے اس نے بھی مجھ سے پانچ پانچ لیے پھر مجھ سے کہا کہ کافی ہے تجھ کو میں نے کہا کہ اور اضافہ کیجئے۔ انہوں نے کہا کہ میں نے پڑھا حمزہ بن حبیب زیات سے اس نے لیے مجھ سے پانچ پھر مجھ سے کہا کافی مجھ کو میں نے کہا اور زیادہ کیجئے۔ انہوں نے کہا کہ میں نے پڑھا سلیمان اعمش پر اس نے مجھ سے پانچ لیے پھر کہا کافی ہے تجھ کو میں نے کہا کہ اور فرما دیجئے۔ انہوں نے کہا میں نے پھر یحییٰ بن وثاب پر اس نے مجھ پر پانچ لیے پھر مجھ سے کہا کافی ہے تیرے لیے میں نے کہا اور زیادہ کیجئے انہوں نے کہا کہ میں نے پڑھا ابوعبدالرحمٰن سلمی پر اس نے مجھ پر پانچ لیے پھر مجھ سے کہا کافی ہے تیرے لیے میں نے کہا اور زیادہ کیجئے انہوں نے پھر مجھ سے کہا کہ میں نے پڑھا علی بن ابوطالب پر یعنی امیر المومنین پر اس نے مجھ پر پانچ لئے پھر مجھ سے کہا کافی ہے تیرے لئے میں نے کہا اے امیر المومنین اور زیادہ کیجئے۔ انہوں نے فرمایا کافی ہے تجھے اسی طرح نازل کیا گیا تھا پانچ پانچ اور جو شخص یاد کرے گا پانچ پانچ نہیں بھولے گا۔ مگر سورۃ انعام پانچ پانچ

(۲۴۳۳)..... قال الهيثمي في المجمع (۷/ ۲۰) رواه الطبراني في الكبير عن شيخه محمد بن عبدالله بن عرس عن أحمد بن محمد بن أبي بكر السالمي ولم أعرفهما وبقية رجاله ثقات.

(۱)..... غير واضح في الأصل وتقرأ (القارى)

(۲)..... غير واضح بالأصل.

(آیات نہیں نازل ہوئی) وہ نازل ہوئی تھی یکبارگی۔ایک ہزار فرشتوں میں پھر ہر آسمان سے ستر ستر فرشتے ساتھ لئے گئے تھے یہاں تک کہ اس کو انہوں نے رسول اللہ کے سپرد کیا تھا نہیں پڑھی جائے گی کسی علیل پر مگر اللہ تعالیٰ اس کو شفاعطا کرے گا۔

امام بیہقی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا۔

یہ حدیث اگر اس کی اسناد صحیح ہو تو گویا کہ ہر آسمان سے ستر ستر فرشتے نکلے اور باقی فرشتے وہ تھے جو ساتوں آسمانوں کے اوپر سے تھے اور اس کی اسناد میں وہ راوی ہیں جو پہچانے نہیں جاتے۔

سورۃ اعراف' سورۃ توبہ سورۃ نور کا ذکر

۲۴۳۶:......ہمیں خبر دی ابوسعد مالینی نے ان کو ابواحمد بن عدی حافظ نے ان کو حسن بن فرج نے ان کو عمرو بن خالد حرانی نے ان کو ابن لھیعہ نے ان کو ابوصخر نے نافع سے اس نے ابن عمر رضی اللہ عنہ سے انہوں نے رسول اللہ کو منبر پر یہ فرماتے ہوئے دیکھا۔

لمن الملک الیوم؟ آج کس کی بادشاہی ہے؟ فرمائے گا۔ **للّٰہ الواحد القھار** ۔اللہ واحد زبردست کی ہے پھر آسمان وزمین پھینک دیے جائیں گے پھر لوٹائے جائیں گے البتہ تحقیق میں نے دیکھا تو منبر ہل رہا تھا۔فرمایا **فاین الجبارون واین المتکبرون**۔

اعلان ہوگا کہاں ہیں ظالم و جابر لوگ؟ کہاں ہیں مغرور و متکبر لوگ؟ پکار اس کو ایک کونے سے (**آذناک مامنا من شھید** ۔ہم نے آپ سے عرض کر دیا کہ نہیں تھا ہم میں سے کوئی گواہ) حضور ہر جمعہ سورۃ اعراف کی آخری آیت کی قراءت ترک نہیں کرتے تھے۔

۲۴۳۷:......ہمیں خبر دی ہے ابونصر بن قتادہ نے ان کو ابومنصور نضروی نے ان کو احمد بن نجدہ نے ان کو سعید بن منصور نے ان کو فضیل بن عیاض نے اور ھشیم اور خالد بن عبداللہ نے ان کو حصین بن عبدالرحمٰن نے ان کو ابوعطیہ ہمدانی نے انہوں نے کہا کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے لکھا۔تم لوگ سورۃ براءۃ خود سیکھو اور اپنی عورتوں کو سورۃ نور سکھلاؤ اور ان کو چاندی کے زیور استعمال کراؤ۔

ایمان داری سے سوچنے کی بات ہے کیا یہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا حکم مردوں عورتوں کو صرف توبہ اور نور کے الفاظ رٹوانے کے لئے تھا؟ یہ باعث عبرت ہے ان تمام مسلمانوں کے لئے جو جمود کا شکار ہیں اور اپنے آپ کو اور اپنی نسلوں کو صرف الفاظ پڑھا کر عہدہ براہونا چاہتے ہیں۔(مترجم)

سورۃ ھود کا ذکر

۲۴۳۸:......ہمیں خبر دی ہے ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوعمرو بن سماک نے ان کو محمد فرح ارزق نے ان کو مسلم بن ابراہیم نے ان کو ہمام بن یحییٰ نے ان کو ابوعمران جونی نے ان کو عبداللہ بن رباح نے ان کو کعب نے انہوں نے کہا کہ رسول اللہ نے فرمایا۔

جمعہ کے دن سورۃ ھود پڑھا کرو۔

۲۴۳۹:......ہمیں خبر دی ابوعبدالرحمٰن سلمی نے کہ میں نے سنا تھا ابوعلی سری سے وہ کہتے تھے کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا تھا میں

(۲۴۳۶)......أخرجه المصنف من طريق ابن عدى (۶۸۵/۲) وقال ابن عدى : أبوصخر هو : حميد بن زياد له أحاديث صالحة روى عنه ابن لهيعة نسخة ا ھ۔ وقال ابن عدى إنما نكرت عليه. يعنى أبوصخر. هذين الحديثين (المؤمن مؤالف) وفى القدريه وسائر حديثه أرجو أن يكون مستقيماً

(۲۴۳۸)......عزاه السيوطى فى الدر المنثور (۳۱۹/۳) إلى الدارمى وأبى داود فى المراسيل وأبو الشيخ وابن مردويه والمصنف

أخرجه الدارمى (۴۵۴/۲) عن مسلم بن إبراهيم. به.

(۱)......فى (أ) عالمفرح.

(۲)......فى (أ) : أو.

نے عرض کی یارسول اللہ آپ سے بھی یہ بات نقل ہوئی ہے کہ آپ نے فرمایا تھا شیبتنی ھود کہ مجھے سورۃ ہود نے بوڑھا کر دیا ہے آپ نے فرمایا جی ہاں میں نے کہا کیا چیز ہے جس نے آپ کو بوڑھا کر دیا ہے۔ انبیاء کے واقعات نے اور امتوں کی ہلاکت کے تذکروں نے؟ فرمایا کہ نہیں بلکہ اللہ کے اس فرمان نے۔ فاستقم کما امرت۔ آپ سیدھے رہیے جیسے آپ کو حکم ہوا ہے یا ثابت رہیں اور استقامت اختیار کیے رہیے جیسے آپ کو حکم ہو رہا ہے۔

سورہ نحل میں واقع خیر و شر کی جامع آیت کا ذکر

۲۴۴۰:......ہمیں خبر دی ہے ابو عبداللہ حافظ نے ان کو ابوزکریا عنبری نے ان کو محمد بن عبدالسلام نے ان کو اسحاق بن ابراہیم نے ان کو معتمر بن سلیمان نے وہ کہتے ہیں انہوں نے سنا منصور بن معتمر سے وحدیث بیان کرتے ہیں عامر سے انہوں نے کہا۔ شیتر بن شکل اور مسروق بن اجدع ایک ساتھ بیٹھے دوزانو میں ایک نے دوسرے سے کہا کہ آپ نے عبداللہ سے جو کچھ حدیث سنی ہے آپ بیان کریں اور میں تیری تصدیق کروں گا یا میں حدیث بیان کروں اور تم تصدیق کرنا۔ شیتر نے کہا کہ میں نے حضرت عبداللہ بن مسعود سے سنا وہ فرماتے تھے۔ بے شک قرآن مجید میں خیر و شر کی جامع آیت سورۃ نحل میں ہے وہ یہ ہے۔

ان اللّٰہ یامر بالعدل و الاحسان و ایتاء ذی القربٰی وینھٰی عن الفحشاء و المنکر و البغی یعظکم لعلکم تذکرون

بے شک اللہ تعالیٰ تم لوگوں کو حکم دیتا ہے انصاف کرنے کا اور نیکی کرنے اور قرابت داروں کو دینے کا اور منع کرتا ہے بے حیائیوں سے اور برائی سے اور ظلم سے تمہیں نصیحت کرتا ہے تاکہ تم نصیحت قبول کرو۔ مسروق نے کہا کہ آپ نے سچ کہا۔

سورۃ کہف کا ذکر

۲۴۴۱:......ہمیں خبر دی ہے ابو عبداللہ حافظ نے ان کو ابو عبداللہ محمد بن یعقوب نے ان کو یحییٰ بن محمد بن یحییٰ نے اور محمد بن عبدالوہاب فراء نے اور محمد بن حجاج ابو جعفر اور جعفر بن محمد نے انہوں نے کہا ہمیں حدیث بیان کی ہے یحییٰ بن یحییٰ نے ان کو ابوخیثمہ نے ان کو ابواسحٰق نے براء سے انہوں نے کہا۔

ایک آدمی سورہ کہف پڑھ رہا تھا اور اس کے پاس ایک گھوڑا بندھا ہوا تھا دو رسیوں دو باگوں کے ساتھ۔ اس آدمی کو ایک بادل نے ڈھانپ لیا۔ چنانچہ بادل گھومنے لگا اور قریب آ گیا اور گھوڑا اس سے ڈرنے لگا جب صبح ہوئی تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اور ان سے اس بات کا ذکر کیا۔ حضور نے فرمایا کہ یہ سکینہ تھی جو قرآن کی وجہ سے نازل ہوا تھا۔

اس کو مسلم نے صحیح میں یحییٰ بن یحییٰ سے روایت کیا ہے اور بخاری نے اس کو عمرو بن خالد سے اس نے ابوخیثمہ زہیر بن معاویہ سے۔

۲۴۴۲:......اور ہمیں خبر دی ہے فقیہ ابوالقاسم عبیداللہ بن محمد بن علی الفامی نے بغداد میں ان کو احمد بن سلیمان نجاد نے ان کو جعفر صائغ نے اور حسن بن سلام نے دونوں نے کہا ہمیں حدیث بیان کی عفان نے ان کو شعبہ نے ان کو ابواسحٰق نے انہوں نے کہا کہ میں نے سنا براء سے انہوں

(۲۴۴۰)......أخرجه المصنف من طريق الحاكم (۲/۳۵۶) وصححاه.

(۲)......فی (ب) وأحدثك

(۲۴۴۱)......أخرجه مسلم (۱/۵۴۷، ۵۴۸) عن يحيى بن يحيى عن أبي خيثمة. به.

وأخرجه البخاری (۶/۲۳۲) عن عمرو بن خالد عن أبیٔ خيثمة زهير. به.

(۳)......فی (ب): تستطين

(۴)......فی (ب) تدنوا.

نے کہا کہ ایک آدمی نے سورۃ کہف پڑھی اور اس کا جانور بندھا ہوا تھا۔ جانور بدکنے لگا آدمی نے ایک بادل کی طرف دیکھا جس نے اس کو چھپالیا تھا یا کہر اور دھند نے۔ پس گھبرا گیا لہذا گھبرا کر حضور کی خدمت میں گیا اور ماجرا بتایا کہ میں پڑھ رہا تھا اور ایسے ایسے ہوا۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا پڑھتے رہنا چاہیے تھا اے فلانے بے شک سکینہ نازل ہوئی تھی قرآن کے لئے یا قرآن کے پاس۔ بخاری مسلم نے اس کو نقل کیا ہے حدیث شعبہ سے۔

۲۴۴۳:...... ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے اور ابواحمد عبداللہ بن محمد بن حسن مہر جانی نے اور ابوالقاسم حسن بن محمد بن حبیب نے اپنی اصل کتاب سے انہوں نے کہا کہ ہمیں حدیث بیان کی ابوالعباس محمد بن یعقوب نے انکو محمد بن اسحاق صغانی نے ان کو یزید بن ہارون نے ان کو ہمام بن یحییٰ نے ان کو قتادہ نے ان کو سالم بن ابوالجعد نے ان کو معدان بن ابوطلحہ نے ان کو ابوالدرداء نے ان کو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم فرمایا کہ جو شخص سورۃ کہف کی ابتدائی دس آیات حفظ کرلے وہ دجال کے فتنے سے محفوظ رہے گا۔ اس کو مسلم نے نقل کیا ہے ہمام اور ہشام اور شعبہ کی روایت سے۔

۲۴۴۴:...... ہمیں خبر دی ہے ابونصر بن قتادہ نے ان کو ابومنصور نضروی نے ان کو احمد بن نجدہ نے ان کو سعید بن منصور نے ان کو ھشیم نے ان کو ابوہاشم نے ان کو ابومجلز نے ان کو قیس بن عباد نے ان کو ابوسعید خدری نے فرماتے ہیں کہ جو شخص سورۃ کہف جمعہ کے دن پڑھے گا اس کے لیے ایک نور روشنی کرے گا اس کے اور بیت اللہ کے درمیان یہی محفوظ ہے موقوف ہے اور اس کو روایت کیا ہے نعیم بن حماد نے ھشیم سے اس نے اسے مرفوع کیا ہے۔

۲۴۴۵:...... ہمیں خبر دی ہے ابوعبدالرحمٰن سلمی نے اور ابونصر بن قتادہ نے دونوں نے کہا کہ ان کو خبر دی ہے ابوعلی حامد بن محمد رفاء نے ان کو ابو منصور سلیمان بن محمد بن فضل بن جبریل بجلی نے نہروان میں ان کو یزید بن مخلد بن یزید نے ان کو ہیثم نے پھر اس کو ذکر کیا اپنی اسناد کے ساتھ اس کی مثل بطور مرفوع روایت کے۔

۲۴۴۶:...... ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے تاریخ میں ان کو عبداللہ بن سعد نے ان کو احمد بن نضر بن عبدالوہاب نے ان کو ابوقدامۃ نے ان کو یحییٰ بن کثیر نے ان کو شعبہ نے ان کو ابوہاشم نے ان کو ابومجلز نے ان کو قیس بن عبادنی ان کو ابوسعید خدری نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔

جو شخص سورہ کہف ایسے پڑھے جیسے نازل ہوئی ہے اس کے لئے قیامت کے دن روشنی ہوگی۔

۲۴۴۷:...... ہمیں خبر دی ابونصر بن قتادہ نے ان کو ابوالحسن علی بن فضل بن محمد بن عقیل نے ان کو ابوشعیب حرانی نے ان کو علی بن مدینی نے ان کو جریر بن عبدالحمید نے ان کو مغیرہ نے ام موسیٰ سے وہ کہتی ہے کہ حسن بن علی جب بستر پر آتے رات کے وقت تو ایک تختی لائی جاتی جس میں سورۃ کہف تھی۔ وہ اسے پڑھ لیتے تھے فرماتی ہیں کہ یہ لوح ان کے ساتھ گھمائی جاتی تھی وہ جہاں جہاں اپنی عورتوں کے پاس جاتے تھے۔

(۲۴۴۲)......أخرجه البخاری فی علامات النبوة (فتح ۶/۶۲۲) (ومسلم فی الصلاة) عن طریق شعبة به (تحفة الأشراف ۲/۵۳)

(۲۴۴۳)......أخرجه مسلم (۱/۵۵۵ و ۵۵۶) من طریق همام و هشام و شعبه جمیعاً عن قتادة. به.

(۲۴۴۴)......أخرجه الحاکم (۲/۳۶۸) من طریق نعیم بن حماد عن هشیم. به مرفوعاً وصححه الحاکم وقال الذهبی : نعیم ذومنا کیر.

(۱)......فی (أ) سعید.

(۲۴۴۷)المغیرة هو : ابن مقسم الضبی.

(۲)......فی (أ) : الأشعث.

(۳)......فی (أ) : فقلت وکان.

۲۴۴۸:......ہمیں خبر دی ابوعبدالرحمٰن سلمی نے ان کو ابوبکر احمد بن اسحٰق فقیہ نے ان کو حسن بن علی بن زیاد نے ((ح)) اور ہمیں خبر دی ابونصر بن قتادہ نے انکو ابوالعباس محمد بن اسحٰق صبغی نے ان کو حسن بن علی بن زیاد نے ان کو ابن ابی اویس نے ان کو حدیث بیان کی محمد بن عبدالرحمٰن جدعانی نے ان کو سلیمان بن مرقاع نے ان کو عمر بن شعیب نے انکو ان کے والد نے ان کو ابن عباس نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ سورۃ کہف کا پڑھنا جس کو توراۃ میں الحائلہ کے نام کے ساتھ پکاری جاتی ہے۔ وہ حائل ہو جاتی ہے اس کو پڑھنے والے اور جہنم کے درمیان۔ محمد بن عبدالرحمٰن اس کے ساتھ منفرد ہے اور وہ منکر ہے۔

سورۃ بنی اسرائیل، سورۃ کہف، سورہ مریم، سورۃ طٰہٰ سورۃ انبیاء کا ذکر

۲۴۴۹:......ہمیں خبر دی ابوعلی روذباری نے ان کو ابوبکر محمد بن احمد بن محمد یہ عسکری نے ان کو جعفر بن محمد قلانس نے ان کو آدم بن ابوایاس نے ان کو شعبہ نے ان کو ابواسحٰق نے انہوں نے کہا کہ میں نے سنا عبدالرحمٰن بن یزید سے وہ کہتے تھے میں نے سنا ابن مسعود سے وہ فرماتے تھے کہ سورۃ بنی اسرائیل، سورۃ کہف، سورۃ مریم، سورۃ طٰہٰ، سورۃ انبیاء یہ ساری سورتیں عتاق اول ہیں جو اپنی جودۃ میں اعلیٰ درجے پر ہیں اور قرآن کی پہلی پہلی سورتوں میں سے ہیں۔ اس کو بخاری نے صحیح میں روایت کیا ہے آدم بن ابوایاس نے۔

عتاق عتیق کی جمع ہے۔ عربوں کی عادت تھی کہ وہ ہر اس چیز کو جو جودۃ میں اچھی ہونے میں اپنی انتہا کو پہنچ جاتی اس کو عتیق کہتے تھے گویا کہ بقول ابن مسعود رضی اللہ عنہ ان سورتوں میں لفظی اور معنوی اعلیٰ درجے کی جودۃ ہے فصاحت ہے بلاغت ہے۔ امام بیہقی فرماتے ہیں کہ مذکورہ الفاظ سے حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے ان سورتوں کی فضیلت مراد لی ہے جو بوجہ اس کے کہ یہ سورتیں مشتمل ہیں ذکر قصص پر اور اخبار انبیاء علیہم السلام پر اور اجتہاد والم پر اور تلاد کہتے ہیں اس مال کو جو قدیم اور پرانا ہو ابن مسعود رضی اللہ عنہ کی اس سے مراد ہے کہ یہ پانچوں سورتیں ان پہلی پہلی سورتوں میں سے ہیں جو ابتدا اسلام میں نازل ہوئی تھیں کیونکہ یہ پانچوں سورتیں مکی ہیں اور ان سورتوں میں سے ہیں جن کو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے پہلے پہلے پڑھا تھا اور حفظ کیا تھا۔

۲۴۵۰:......ہمیں خبر دی ابوسعد مالینی نے ان کو ابواحمد بن عدی نے ان کو یحییٰ بن محمد بن عمران بالسی نے اور عبداللہ بن موسیٰ بن صقر نے اور احمد بن موسیٰ بن الحویہ اور عمران بن موسیٰ سجستانی نے (ح)) اور ہمیں خبر دی ابونصر بن قتادہ نے ان کو ابوعمرو بن مطر نے ان کو عبداللہ بن صقر بن موسیٰ بن حلال نے اور خشام بن بشر بن عنبر نے انہوں نے کہا کہ ہمیں حدیث بیان کی ابراہیم بن منذر حزامی نے مکہ مکرمہ میں ان کو ابراہیم بن مہاجر بن مسمار نے انکو عمر بن حفص بن ذکوان نے ان کو مولی الحرقہ نے ان کو ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ بے شک اللہ تعالیٰ نے پڑھا تھا طٰہٰ کو یٰسین کو آدم کی پیدائش سے ایک ہزار سال قبل جب فرشتوں نے قرآن مجید سنا تو بولے مبارک باد ہو اس امت

(۲۴۴۹)......أخرجه البخاري (۹/ ۳۹. فتح) عن آدم بن أبي اياس. به.

(۱)......مابين المعكوفين من (ب)

(۲)......مابين المعكوفين من (ب)

(۳)......مابين المعكوفين من (ب)

(۲۴۵۰)......أخرجه ابن عدى (۱/ ۲۱۸) عن يحيى بن محمد. به.

وقال ابن عدى : ابراهيم بن مهاجر لم أجد له منكر من حديث "قراطه ويس" لأنه لم يروه إلا ابراهيم بن مهاجر ولا يروى بهذا الاسناد ولابغير هذا لاسناد هذا المتن إلا ابراهيم بن مهاجر هذا وباقي أحاديثه صالحة

وأخرجه الدارمي (۲/ ۴۵٦) عن إبراهيم بن المنذر. به.

تنبيه: في الكامل لابن عدى : (السختياني) بدلاً من (السجستاني) و (ابراهيم الحربي) بدلاً من (مولى الحرقة)

کے لئے جس پر ایسا قرآن اترے گا اور مبارک ہوں گے وہ سینے جو اس کو اٹھائیں گے اور مبارک ہوں گی وہ زبانیں جو اس کو تکلم کریں گی۔

حضور کا یہ قول۔قراء۔اس کا مطلب ہے ان دونوں کے ساتھ کلام فرمایا اور ان دونوں سورتوں کو فرشتوں کو سمجھایا تھا۔

سورۃ الحج اور سورۃ نور اور دیگر سورتوں کا ذکر

۲۴۵۱:......ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوجعفر محمد بن محمد بن عبداللہ بغدادی نے ان کو یحییٰ بن عثمان بن صالح سہمی نے ان کو ان کے والد نے ان کو ابن وہب نے ان کو یونس بن یزید نے ان کو ابن شہاب نے ان کو حمید بن عبدالرحمٰن بن عوف نے مسور بن مخرمہ سے انہوں نے سنا عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے فرماتے تھے کہ سورۃ بقرۃ، سورۃ نساء اور سورۃ مائدہ، سورۃ حج اور سورۃ نور کو سیکھو بے شک ان میں فرائض یعنی احکامات ہیں۔

۲۴۵۲:......ہمیں نے روایت کی ہے حصین سے اس نے ابوعطیہ سے وہ کہتے ہیں کہ حضرت عمر نے لکھایا فرمایا کہ سورۃ براۃ۔تم لوگ خود سیکھو اور اپنی عورتوں کو سورۃ نور سکھاؤ۔

۲۴۵۳:......ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوعلی حافظ نے ان کو محمد بن محمد بن سلیمان نے ان کو عبدالوہاب بن ضحاک نے ان کو شعیب بن اسحاق نے ان کو ہشام بن عروہ نے ان کو ان کے والد نے ان کو سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرماتی ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا۔ انہیں بالا خانوں میں نہ بٹھاؤ اور نہ ہی ان کو تحریر سکھاؤ یعنی عورتوں کو بلکہ انہیں سوت کاتنا اور سورۃ نور کی تعلیم دو۔

۲۴۵۴:......ہمیں خبر دی ابونصر بن قتادہ نے ان کو ابوالحسن محمد بن حسن سراج نے ان کو مطین نے انکو محمد بن ابراہیم شامی نے انکو شعیب بن اسحٰق نے پھر اس کو ذکر کیا اس کی اسناد کے ساتھ اسی کی مثل اور وہ حدیث اس اسناد کے ساتھ منکر ہے۔

۲۴۵۴:......مکرر ہے۔ہم نے روایت کی ہے سورۃ نور کی ان کو بھی عورتوں کو تعلیم دینے کے بارے میں تو یہ مجاہد سے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے مرسلاً ہے۔

سورۃ الم تنزیل السجدۃ اور تبارک الذی بیدہ الملک کا ذکر

۲۴۵۵:......ہمیں خبر دی ابوالحسن علی بن محمد بن علی مقری نے انکو حسن بن محمد بن اسحاق نے ان کو یوسف بن یعقوب نے ان کو محمد بن ابوبکر نے ان کو معتمر نے ان کو ابولیث نے ان کو ابوزبیر نے ان کو جابر نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اس وقت تک سوتے نہیں تھے جب تک کہ سورۃ الم تنزیل السجدہ نہ پڑھ لیتے اور تبارک الذی بیدہ الملک۔

۲۴۵۶:......طاؤس نے کہا کہ فضیلت رکھتی ہیں یہ دونوں سورتیں پورے قرآن مجید پر ساٹھ نیکیاں۔

۲۴۵۶:......مکرر ہے ہمیں خبر دی ہے ابوعبداللہ حافظ نے ان کو جعفر بن محمد بن نصیر خواص نے ان کو حارث بن ابواسامہ نے ان کو ابوالنضر ہاشم بن قاسم نے ان کو ابوخیثمہ نے زہیر بن معاویہ نے وہ کہتے ہیں میں نے ابوالزبیر سے کہا کہ آپ نے حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے سنا تھا کہ نبی

(۲۴۵۱)......أخرجه الحاكم في المستدرك (۲/۳۹۵) بنفس الاسناد وصححاه

(۲۴۵۳)......أخرجه الحاكم (۲/۳۹۶) بنفس الاسناد وصححه الحاكم وقال الذهبي : بل موضوع وآفته عبدالوهاب قال أبوحاتم : كذاب.

(۲۴۵۶)......مكرر. أخرجه الحاكم (۲/۴۱۲) بنفس الاسناد وقال الحاكم صحيح على شرط مسلم ولم يخرجاه لأن مداره على حديث ليث بن أبي سليم عن أبي الزبير.

وانظر الترمذي (۲۸۹۲) ومسند أحمد (۳/۳۴۰)

کریم صلی اللہ علیہ وسلم اس وقت تک نہیں سوتے تھے جب تک وہ سورۃ الم سجدہ اور سورۃ ملک نہ پڑھ لیتے تھے ابوالزبیر نے کہا کہ مجھے حدیث بیان کی ہے ابوصفوان اور یا کہا کہ صفوان نے۔

سورۃ یٰسین کا ذکر

۲۴۵۷:......ہمیں خبر دی ہے ابو طاہر فقیہ نے انکو خبر دی ہے ابوالطیب محمد بن مبارک خیاط نے ان کو محمد بن عبدالرحیم نے ان کو عبدان نے۔(ح)

اور ہمیں خبر دی ہے ابوعبداللہ حافظ نے ان کو محمد بن عبداللہ صفار نے ان کو حسن بن علی بن بحر بن بری نے ان کو عارم بن فضل نے ان کو ابوالنعمان نے دونوں نے کہا کہ ان کو حدیث بیان کی عبداللہ بن مبارک نے سلیمان تیمی سے ان کو ابوعثمان نے جو کہ نہدی نہیں ہے ان کو ان کے والد نے ان کو معقل بن یسار نے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ نے فرمایا۔

اپنے مرنے والوں کے قریب سورۃ یٰسین پڑھا کر اور عبدان کی روایت میں ہے اپنے موتٰی پر شیخ حلیمی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا یعنی محتضر۔ بن پر یعنی جن پر موت حاضر ہوگئی ہو یعنی موت کے وقت۔

۲۴۵۸:......ہمیں خبر دی ہے علی بن احمد بن عبدان نے ان کو احمد بن عبید صفار نے ان کو ابومسلم ابراہیم بن عبداللہ نے ان کو ابوعمر ضریر نے ان کو معتمر بن سلیمان نے ان کو ان کے والد نے ایک آدمی سے اس نے معقل بن یسار مزنی سے یہ کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص سورۃ یٰسین پڑھے اللہ کی رضا کے لئے اس کے سابقہ گناہ معاف ہو جاتے ہیں اس کو اپنے موتی کے پاس یعنی انتقال کے وقت ان کے پاس پڑھا کرو۔

۲۴۵۹:......ہمیں خبر دی ابونصر بن قتادہ نے ان کو ابومنصور نضروی نے ان کو احمد بن نجدہ نے ان کو سعید بن منصور نے ان کو اسماعیل بن عیاش نے ان کو اسید بن عبدالرحمٰن خثعمی نے ان کو حسان بن عطیہ نے یہ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جس نے سورۃ یٰسین پڑھی گویا کہ دس مرتبہ قرآن مجید پڑھا۔ یہ حدیث مرسل ہے۔

۲۴۶۰:......اور تحقیق ہمیں خبر دی ہے ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوحامد احمد بن محمد بن حسین خسروگردی نے ان کو داؤد بن حسین نے ان کو قتیبہ بن سعید نے۔(ح)

اور ہمیں خبر دی ہے ابوسعد عبدالملک بن ابوعثمان زاہد نے اور یہ الفاظ اسی کے ہیں ان کو ابوالفضل احمد بن اسماعیل بن یحیٰی بن حازم ازدی نے ان کو ابوعبداللہ محمد بن فضل زاہد نے ان کو قتیبہ بن سعید نے ان کو حمید بن عبدالرحمٰن نے ان کو حسن بن صالح نے ان کو ہارون بن محمد نے ان کو مقاتل بن حیان نے ان کو قتادہ نے ان کو انس بن مالک نے یہ کہ رسول اللہ نے فرمایا کہ ہر شے کا دل ہوتا ہے اور قرآن مجید کا دل یٰسین ہے جو شخص یٰسین پڑھ لے اللہ تعالیٰ اس کی قرأت کے بدلے میں دس مرتبہ قرآن مجید پڑھنا لکھ دیں گے۔

(۲۴۵۷)......أخرجه الحاكم (۱/۵۶۵) بنفس الاسناد وصححه وقال : أوقفه يحيى بن سعيد وغيره عن سليمان التيمي والقول فيه ابن المبارك إذ الزيادة من الثقة مقبولة.

(۱)...... مابين المعكوفين سقط من (أ)

(۲۴۵۸)......ضعفه الالباني (هامش المشكاة ۱/۲۶۸)

(۱)......مابين المعكوفين سقط من (أ)

(۲۴۶۰)......أخرجه الترمذي (۲۸۸۷) عن قتيبة وسفيان بن وكيع قالا حدثنا حميد بن عبدالرحمن. به.

وقال الترمذي : غريب.

۲۴۶۱:......ہمیں خبر دی علی بن احمد بن عبدان نے ان کو احمد بن عبید نے ان کو عباس اسفاطی نے ان کو عثمان بن ابوشیبہ نے ان کو حمید بن عبدالرحمٰن نے پھر اس نے اس کی اسناد کے ساتھ ذکر کیا ہے۔

۲۴۶۲:......ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابومحمد حسن بن محمد بن سختویہ نے ان کو عبداللہ بن احمد بن ابومسرہ مکی نے ان کو خلف بن ولید نے ان کو مبارک بن فضالہ نے ان کو ابوالعوام نے ان کو حسن نے ان کو ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے جو شخص ہر رات سورۃ یٰسین پڑھے گا اسے بخش دیا جائے گا۔

۲۴۶۳:......ہمیں خبر دی ہے ابوزکریا بن اسحٰق نے ان کو ابوالحسین محمد بن احمد بن یوسف نے ان کو یوسف بن سلیمان جمال نے ان کو محمد بن حاتم رتی نے ان کو ابوبدر شجاع بن ولید نے ان کو زیاد بن خیثمہ نے ان کو محمد بن حجادہ نے ان کو حسن نے ان کو ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے انہوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ نے فرمایا جو شخص سورہ یٰسین اللہ کی رضا کے لئے پڑھے اسے بخش دیا جائے گا ابوھمام نے ولید بن شجاع سے انہوں نے اپنے والد سے اس کا متابع بیان کیا ہے۔

۲۴۶۴:......ہمیں خبر دی ابوعبدالرحمٰن سلمی نے ان کو ابوعلی حسین بن علی بن یزید حافظ نے ان کو عمر بن ایوب سقطی نے اور عبداللہ بن صالح بخاری نے اور محمد بن اسحاق ثقفی نے انہوں نے کہا کہ ہمیں حدیث بیان کی ابوہمام نے ان کو ان کے والد نے ان کو زیاد بن خیثمہ نے ان کو محمد بن حجادہ نے ان کو حسن نے ان کو ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے انہوں نے کہا کہ رسول اللہ نے فرمایا جو شخص اللہ کی رضا کے لئے سورۃ یٰسین پڑھے اللہ تعالیٰ اس رات اس کی مغفرت کر دیں گے۔

۲۴۶۵:......ہمیں خبر دی ابونصر بن قتادہ نے ان کو ابوالعباس ضبعی نے ان کو حسن بن علی بن زیاد نے ان کو اسماعیل بن ابواویس نے (ح)) اور ہمیں خبر دی ابوذر عبد بن احمد بن محمد مالکی نے مکہ مکرمہ میں ان کو ابوعبداللہ بشر بن محمد بن عبداللہ مزنی نے ان کو محمد بن عبدالرحمٰن شامی نے ان کو اسماعیل بن ابواویس نے ان کو محمد بن عبدالرحمٰن بن ابی بکر جدعانی نے قریش سے بنوتمیم سے اہل مکہ سے سلمان بن مرقاع جندی سے ہلال سے اس نے صلت سے یہ کہ ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ رسول اللہ نے فرمایا تھا۔ سورۃ یٰسین کو تورات میں معمہ کہا جاتا ہے۔ کہا گیا کہ معمہ کیا ہے؟ انہوں نے فرمایا جی ہاں صاحب یٰسین دنیا اور آخرت کی بھلائی اور خیر کے رہتا ہے اور دنیا آزمائشیں اور مصیبتیں اس سے تھک جاتی ہیں اور آخرت کے ہول اور ڈر اس سے رفع ہوتے ہیں اور یہ دفع کرنے والی اور فیصلہ کرنے کے نام سے پکاری جاتی ہے صاحب یٰسین سے ہر برائی دفع ہوتی ہے اور اس کی ہر حاجت پوری ہوتی ہے جو شخص اسے پڑھ لیتا ہے اس کے لیے بیس حج کے برابر ہو جاتی ہے اور جو شخص اس کو سنتا ہے اس کے لیے ہزار دینار اللہ کی راہ میں خرچ کرنے کے برابر ہوتی ہے جو شخص اس کو لکھ کر پھر اس کو پی جائے اس کے پیٹ میں ہزار دوا داخل ہوتی ہے اور ہزار روشنی اور ہزار یقین اور ہزار برکت اور ہزار رحمت اور کھینچ لیا جاتا ہے اس سے ہر کھوٹ اور ہر بیماری منفرد ہوا اس کے ساتھ محمد بن عبدالرحمٰن اس نے نقل کی سلیمان سے وہ منکر ہے۔

(۲۴۶۲)......أخرجه المصنف فقط (كنز العمال ۲۶۲۵)

(۱)...... مابين المعكوفين سقط من (أ)

(۲۴۶۵)......أخرجه ابن الجوزي في الموضوعات (۱/۲۴۷) من طريق أحمد بن عبدالرحمن الشامي. به وقال ابن الجوزي قال النسائي: محمد بن عبدالرحمن الجدعاني متروك الحديث.

وقال ابن عراق في تنزيه الشريعة (۱/۲۸۹): الجدعاني لم يتهم بكذب بل وثق فقال فيه أحمد وأبوزرعة لابأس به فغاية حديثه أن يكون ضعيفاً.

(۱)...... مابين القوسين من (ب)

ایک دفعہ یاسین پڑھنا دس بار قرآن پڑھنے کے برابر ہے

۲۴۶۶:...... ہمیں خبر دی ہے علی بن احمد بن عبدان نے ان کو احمد بن عبید صفار نے ان کو معتمر نے انکو طالوت بن عباد نے ان کو سوید ابو حاتم نے ابو سلیمان تیمی سے اس نے ابو عثمان سے اس نے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے فرماتے ہیں کہ جو شخص ایک مرتبہ یٰسین پڑھے گویا کہ اس نے دس بار قرآن پڑھ لیا اور کہا ابو سعید نے جس نے یٰسین پڑھی ایک بار پڑھی گویا کہ اس نے دو بار قرآن پڑھ لیا ہو۔ ابو ہریرہ نے فرمایا کہ میں نے وہ حدیث بیان کی ہے جو میں نے سنی ہے اور آپ نے وہ حدیث بیان کی ہے جو آپ نے سنی ہے۔

سورۂ کہف کی دس آیات پڑھنے سے دجال کے فتنے سے حفاظت

۲۴۶۷:...... ہمیں خبر دی ہے ابو الحسین بن بشران نے ان کو اسماعیل بن محمد صفار نے ان کو سعدان بن نصر نے ان کو معمر نے ان کو خلیل بن مرہ نے ان کو ایوب سختیانی نے ان کو ابو قلابہ نے انہوں نے کہا جو شخص سورہ کہف کی دس آیات یاد کر لے وہ دجال کے فتنے سے محفوظ رہے گا اور جو شخص جمعہ کے دن سورۃ کہف پڑھ لے وہ اس جمعہ سے اگلے جمعہ تک حفاظت میں رہے گا اگر اس کو دجال پا لے تو اسے کوئی نقصان نہیں پہنچائے گا اور قیامت کے دن وہ شخص اس طرح آئے گا کہ اس کا چہرہ چودھویں رات کے چاند کی طرح ہوگا۔

اور جو شخص اسے پڑھے اور وہ گمراہ ہو ہدایت پائے گا یا بھٹکا ہوا پڑھے تو راستہ مل جائے گا اور جو شخص پڑھے جب کہ اس کی کوئی چیز گم ہوگئی ہو اسے گم شدہ چیز مل جائے گی اور جو شخص طعام یا غلے کی قلت کا کم پڑنے کا خوف کرے اور اسے پڑھے اس کو پورا ہو جائے گا اور جو شخص اسے میت کے پاس پڑھے اس پر موت آسان ہو جائے جو شخص اس کو عورت کے پاس پڑھے جس کے بچہ ضائع ہونے کا اندیشہ ہو یا عورت کی ہلاکت کا ڈر ہو اس پر ولادت آسان ہو جائے گی جو اسے ایسے پڑھے ایسے ہوگا جیسے اس نے گیارہ مرتبہ قرآن پڑھا ہو۔ ہر شے کا قلب ہوا کرتا ہے اور قرآن کا قلب یٰسین ہے۔ اسی طرح نقل ہوا ہے ہماری طرف اس اسناد کے ساتھ ابو قلابہ کے قول سے جب کہ وہ بڑے تابعین میں سے تھے وہ اس کو نہ کہتے اگر یہ صحیح ہو اس سے مگر پہنچانے کے لئے۔

۲۴۶۸:...... ہمیں خبر دی ابو عبد اللہ حافظ نے ان کو علی بن عبد الرحمٰن سبیعی نے ان کو حسین بن حکم حیری نے ان کو حسن بن حسین عرنی نے ان کو عمرو بن ثابت بن ابو المقدام نے ان کو محمد بن مروان نے ان کو ابو جعفر محمد بن علی نے انہوں نے کہا کہ جو شخص اپنے دل میں قسوت اور سختی پائے اسے چاہئے کہ وہ لکھے یٰسین والقرآن الحکیم ایک پیالے میں پھر اس کو پی جائے۔

امام بیہقی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا۔

ایسے ہی روایت کیا گیا ہے اس حکایت میں اور اس سے قبل والی حدیث میں اور ابراہیم اس کو ناپسند کرتے تھے اگر حدیث صحیح ہو تو پھر کراہت کا اور ناپسند کرنے کا کوئی مطلب نہیں ہے مگر یہ کہ اس کی صحت میں شک ہو۔ واللہ اعلم۔

۲۴۶۹:...... ہمیں خبر دی ہے ابو نصر بن قتادہ ان کو ابو منصور نضروی نے ان کو احمد بن نجدہ نے ان کو سعید بن منصور نے ان کو مصعب بن ماہان نے ان کو سفیان ثوری نے ان کو ابراہیم بن مہاجر نے ان کو ابراہیم نے کہ ایک آدمی تھا جو کہ قرآن مجید لکھا کرتا تھا اور اسے پی جاتا تھا پھر فرمایا کہ میں یہ خیال کرتا تھا عنقریب اس پر کوئی مصیبت آئے گی۔

(۱)...... مابین المعکوفین سقط من (ب)

(۲)...... من (ب) : عسر.

(۳)...... من (ب) : للکراھیة.

سورہ بنی اسرائیل اور سورۃ زمر کا ذکر

۲۴۷۰:......ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو محمد بن صالح ابن ہانی نے ان کو حسین بن فضل بجلی نے ان کو سلیمان بن حرب نے ان کو حماد بن زید نے ان کو ابولبابہ نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے سنا تھا وہ فرماتی تھیں ۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نفلی روزے رکھتے رہتے تھے حتیٰ کہ ہم کہتے کہ روزے شاید آپ چھوڑنا نہیں چاہتے اور کبھی چھوڑ دیتے تو ہم یہ کہتے کہ آپ شاید روزے نہیں رکھیں گے اور آپ ہر رات سورۃ بنی اسرائیل اور سورۃ زمر پڑھ لیا کرتے تھے۔

''حوامیم'' یعنی حم کے لفظ سے شروع ہونے والی سورتوں کا ذکر

ابن ابوحمید کی روایت میں جو داخل ہے، حوامیم کا ذکر ہو یا طواسین وغیرہ کا ذکر۔

۲۴۷۱:......ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوبکر محمد بن احمد بن بالویہ نے ان کو بشر بن موسیٰ نے ان کو حمیدی نے ان کو سفیان نے اور مجھے حدیث بیان کی ہے حبیب نے ابن ابونجیح سے اس نے مجاہد سے انہوں نے کہا کہ حضرت عبداللہ بن مسعود نے فرمایا کہ حوامیم قرآن کا دیباج اور ریشم ہیں (یا جوان خوبصورت اونٹنیاں ہیں یعنی بلاغت اور خوبصورتی میں)۔

۲۴۷۲:......سفیان نے کہا اور مجھے حدیث بیان کی ہے حبیب بن ابوثابت نے ایک آدمی سے کہ وہ حضرت ابوداؤد کے پاس گئے وہ مسجد میں تھے یا یوں کہا کہ وہ مسجد بنا رہے تھے انہوں نے فرمایا مسجد میں یا کہا کہ یہ کیا ہے؟ یعنی کس لیے ابوداؤد نے فرمایا کہ یہ آل حامیم کے لئے ہے۔

۲۴۷۳:......ہمیں خبر دی ہے ابونصر بن قتادہ نے اور ابوبکر احمد بن ابراہیم فارسی نے دونوں نے کہا کہ ان کو حدیث بیان کی ہے ابوعمرو بن مطر نے ان کو ابراہیم بن علی نے ان کو یحییٰ بن یحییٰ نے ان کو معاویہ نے ان کو عبدالرحمٰن بن ابوبکر نے۔ (ح)) اور ہمیں خبر دی ہے ابوزکریا بن ابواسحٰق نے انکو ابوسہل بن زیاد نے ان کو احمد بن محمد بن عیسیٰ نے ان کو ابوحذیفہ نے ان کو عبدالرحمٰن بن ابی بکر ملیکی نے ان کو زرارہ بن مصعب نے ان کو ابو سلمہ نے ان کو ابوہریرہ نے وہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ نے فرمایا جو شخص صبح کے وقت آیت کرسی اور دو آیات شروع کی حم تنزیل الکتاب من اللہ العزیز العلیم پڑھے گا۔ اس دن شام تک اس کی حفاظت ہوگی اور اگر ان کو شام کو پڑھ لے اس رات کو صبح تک حفاظت ہوگی۔

۲۴۷۴:......ہمیں خبر دی ہے ابوعلی روذباری نے ان کو ابواحمد قاسم بن ابوصالح غدانی (ہمدانی) نے ان کو ابراہیم بن حسین بن دیزیل نے ان کو محمد بن ایوب بن جعفر بن ابوسعید مقبری (قرشی) نے ان کو محمد بن اسماعیل بن ابی فدیک نے ان کو اسحاق بن ابراہیم اور عبدالرحمٰن بن ابوملیکہ نے

(۲۴۷۰)......أخرجه الحاكم (۲/۴۳۴) بنفس الاسناد.

(۱)......مابين المعكوفين سقط من (ب)

(۲۴۷۱)......أخرجه الحاكم (۲/۴۳۷) بنفس الاسناد

(۲)......مابين المعكوّفين سقط من (ب)

(۲۴۷۲)......أخرجه الترمذي (۲۸۷۹) من طريق عبدالرحمن بن أبي بكر المليكي. به.

وقال الترمذي غريب. وقد تكلم بعض أهل العلم في عبدالرحمن بن أبي بكر بن أبي مليكة المليكي من قبل حفظة.

(۳)......مابين القوسين من (ب)

(۴)......مابين القوسين من (ب)

(۵)......مابين القوسين من (ب)

(۶)......في الأصل (الأوله)

ان کو زرارہ بن مصعب نے ان کو ابو سلمہ بن عبدالرحمٰن نے ان کو ابو ہریرہ نے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ نے فرمایا کہ جو شخص یہ دو آیات آیت کرسی اورحم (مؤمن) والیہ المصیر تک پڑھے رات کو تو صبح تک صبح پڑھے تو رات تک حفاظت اس کی رہے گی۔

سورۃ دخان کی فضیلت

۲۴۷۵:......ہمیں خبر دی ہے علی بن ابراہیم بن حامد بزاز نے (ہمدان میں) انکو عبدالرحمٰن بن حسن قاضی نے ان کو عبداللہ بن محمد بن سلیمان حضرمی نے ان کو محمد بن یزید نے ان کو زید بن حباب نے ان کو عمرو بن عبداللہ نے ان کو یحییٰ بن ابو کثیر نے ابو سلمہ سے اس نے ابو ہریرہ سے اس نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ نے فرمایا۔ جو شخص رات کو سورۃ دخان کو پڑھ لے صبح تک ستر ہزار فرشتے اس کے لئے بخشش مانگتے ہیں اس کو اسی طرح روایت کیا ہے عمر بن یونس نے عمر بن عبداللہ بن ابو خثعم سے اور عمر بن عبداللہ منکر الحدیث ہے۔

۲۴۷۶:......ہمیں خبر دی ابوالحسین بن بشران نے ان کو ابوالحسن احمد بن اسحٰق طیبی نے ان کو عبداللہ بن احمد دیمی نے انکو ابو یحییٰ بن ایوب نے ان کو مصعب بن سلام نے ہشام بن ابو مقدام سے ان کو حسن نے ان کو ابو ہریرہ نے فرماتے ہیں کہ رسول اللہ نے فرمایا جو شخص شب جمعہ میں سورۃ دخان پڑھ لے صبح کو اس کی مغفرت ہو جاتی ہے۔

۲۴۷۷:......اور ہمیں حدیث بیان کی ہے ابو عبدالرحمٰن سلمی نے انکو احمد بن علی بن حسن نے ان کو احمد بن یوسف سلمی نے ان کو عمار بن ہارون ثقفی نے ان کو ہشام بن زیاد نے ان کو ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرماتے ہیں کہ فرمایا رسول اللہ نے جو شخص شب جمعہ کو حم دخان پڑھ لے اور سورۃ یٰسین صبح کو اس کی مغفرت ہو جاتی ہے۔ اس روایت میں ھشام منفرد ہے اور وہ اسی طرح ضعیف بھی ہے۔

اور اس کے علاوہ دیگر نے اس کو حسن سے روایت کیا ہے جیسے اس کا ذکر یٰسین سورۃ میں گزرا ہے۔

۲۴۷۸:......ہمیں خبر دی ہے ابو عبداللہ حسین بن حسن بن محمد بن قاسم (غضائری) نے بغداد میں ان کو ابو جعفر محمد بن عمرو رزاز نے ان کو ابو عوف عبدالرحمٰن بن مرزوق بزوری نے ان کو مکی بن ابراہیم (ح) اور ہمیں خبر دی ہے ابو عبداللہ حافظ نے ان کو بکر بن محمد نے ان کو عبدالصمد بن فضل نے ان کو مکی بن ابراہیم نے انہوں نے کہا کہ ہمیں حدیث بیان کی ہے عبداللہ بن ابو حمید نے ان کو ابوالملیح نے ان کو معقل بن یسار نے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ نے فرمایا۔ قرآن مجید پر عمل کرو اس کے حلال کو حلال اور اس کے حرام کو حرام مانو اس کے ساتھ اقتداء کرو اس میں سے کسی شے کے ساتھ بھی کفر نہ کرو۔ اس میں سے جو چیز تمہارے اوپر متشابہ ہو (جس کی مراد واضح نہ ہو پائے) اس کو اللہ اور اہل علم کی طرف میرے بعد لوٹانا جیسے وہ تمہیں حکم کریں اور توراۃ انجیل اور زبور پر اور ان سب پر جو دیگر انبیاء کو ان کے رب کی طرف سے عطاء کئے ہیں ایمان لاؤ۔ قرآن اور اس کے اندر کا بیان تمہیں کافی رہے گا، قرآن شفاعت کرنے والا ہے۔ جس کی شفاعت قبول ہے اور وہ ماحل جھگڑنے والا ہے۔ جس کی تصدیق کی گئی ہے خبر دار

(۲۴۷۵)......أخرجه الترمذی (۲۸۸۸) من طريق زيد بن حباب. به.

وقال الترمذی : گريب

(۱)......في (أ) : عمر.

(۲۴۷۶)......عزاه السيوطی فی الدر (۶/ ۲۴) إلی ابن الضريس و المصنف.

(۲۴۷۷)...... أخرجه ابن ضريس و المصنف (كنز العمال ۲۶۹۸)

(۲۴۷۸)......أخرجه الحاكم (۱/ ۵۶۸) عن بكر بن محمد. به و صححه الحاكم وقال الذهبی : عبيدالله بن أبی حميد قال أحمد : تركوا حديثه.

(۲)......من (ب) : العضائدی.

(۲)......من (ب) عبدالرحيم.

(۴)......من الأصل أحمد وعدا من (ب)

(۵)...... مابين المعكوفين سقط من (ب)

(۶)......مابين المعكوفين سقط من (ب)

بے شک ہر آیت کے لیے قیامت کے دن نور اور روشنی ہوگی بے شک میں پہلے لوگوں کے تذکرے سے سورۃ بقرہ عطا کیا گیا ہوں اور موسیٰ علیہ السلام کے الواح میں سے سورۃ طٰہٰ اور طواسین اور حوامیم عطا کیا گیا ہوں اور مجھے فاتحۃ الکتاب عرش کے نیچے سے عطا ہوئی ہے یہ الفاظ عبدالصمد بن فضل کی روایت کے ہیں اور ابوعوف کی روایت میں ہے کہ فاتحۃ الکتاب' بقرہ کی آخری آیات عرش کے نیچے سے عطا ہوئی ہیں اور ق سے والناس تک زیادہ ہیں۔

۲۴۷۹:.....ہمیں خبر دی ہے ابوالحسین بن بشران نے ان کو اسماعیل بن محمد صفار نے ان کو سعدان بن نصر نے۔ان کو معمر نے ان کو خلیل بن مرہ نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سوتے نہیں تھے جب تک تبارک الذی اور حم سجدہ نہ پڑھ لیتے تھے اور فرمایا کہ حم سات ہیں اور جہنم کے دروازے سات ہیں ہر حم ایک ایک دروازے سے آئے گی اس دروازے پر ٹھہرے گی اور کہے گی اے اللہ اس دروازے سے اس کو داخل نہ کر جو میرے ساتھ ایمان رکھتا اور مجھے پڑھتا تھا اسی طرح ہمارے پاس یہ روایت منقطع اسناد کے ساتھ پہنچی ہے۔

۲۴۸۰:.....ہمیں خبر دی ہے ابوعبداللہ حافظ نے ان کو خبر دی ہے حسن بن محمد بن اسحاق نے ان کو ابوعثمان خیاط نے ان کو سلیمان بن جراح نے جو کہ اہل سیر اور اہل علم وفضل تھے کہتے ہیں کہ میں نے نیند میں محمد بن ترمذی کو دیکھا اور ان سے پوچھا اے ابوجعفر تیرے رب نے تیرے ساتھ کیا سلوک کیا ہے؟ فرمایا کہ اس نے مجھے معاف کر دیا ہے میں نے کہا کس چیز کے بدلے میں میرے یہ پڑھنے کے سبب۔ رفیع الدرجات ذوالعرش۔

۲۴۸۱:.....ہمیں خبر دی ابوالحسین بن بشران نے ان کو ابوعلی حسین بن صفوان بردعی نے ان کو عبداللہ بن محمد قرشی نے ان کو یوسف بن موسیٰ نے انہوں نے سنا جریر سے انہوں نے خواب میں ابراہیم صائغ کو دیکھا اور میں اس کو پہچان نہ سکا میں نے پوچھا کس چیز کے بدلے میں آپ نے نجات پائی ہے فرمایا کہ اس دعا کے سبب۔

اللهم عالم الخفيات رفيع الدرجات ذو العرش تلقى الروح على من تشاء من عبادك
غافر الذنب وقابل التوب شديد العقاب ذو الطول لااله إلاانت.

اے اللہ اے مخفی باتوں کو جاننے والے اے بلند درجات کے مالک اے عرش کے مالک تو جس پر چاہے روح ڈال دے اپنے بندوں میں سے گناہوں کو معاف کرنے والا توبہ قبول کرنے والا سخت پکڑنے والا طاقت والا تیرے سوا کوئی معبود نہیں ہے۔

۲۴۸۲:.....ہمیں خبر دی ہے ابوبکر بن ابواسحٰق نے ان کو ابوعبداللہ محمد بن یعقوب نے ان کو محمد بن عبدالوہاب نے ان کو جعفر بن عون نے ان کو مسعر نے ان کو سعد بن ابراہیم نے انہوں نے کہا کن الحوامیم (تسمیں العرش) غیر واضح ہے اصل کے اندر۔

سورۃ الفتح کا ذکر

۲۴۸۳:.....ہمیں خبر دی ہے ابوزکریا بن ابواسحاق مزکی نے ان کو ابوالحسن احمد بن محمد بن عبدوس نے ان کو عثمان بن سعید نے ان کو یحییٰ بن بکیر نے ان کو مالک نے (ح) انہوں نے کہا کہ ہمیں حدیث بیان کی ہے قعنبی نے اس میں سے جو انہیں مالک سے انہوں نے زید بن اسلم سے اس نے اپنے والد سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کسی سفر میں جا رہے تھے اور عمر بن خطاب آپ کے ساتھ جا رہے تھے تو عمر رضی اللہ عنہ نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے سوال کیا آپ نے ان کو جواب نہ دیا پھر انہوں نے سوال کیا پھر بھی جواب نہیں دیا تین مرتبہ ایسا ہوا حضرت عمر کو کہنے لگے گم

(۲۴۷۹).....عزاه السيوطى فى الدر (۵/۳۴۴) إلى المصنف.

(۱).....مابين المعكوفين سقط من (ب)

(۲).....غير واضح بالأصل وفى (ب) العرائس

پائے تجھے تیری ماں اے عمر تین مرتبہ تم نے رسول اللہ سے پوچھا مگر انہوں نے تجھے جواب نہیں دیا۔ حضرت عمر کہتے ہیں کہ اتنے میں میں نے اپنے اونٹ کو حرکت دی یہاں تک کہ میں لوگوں کے آگے آیا اور میں ڈر گیا کہ کہیں میرے خلاف قرآن نہ اتر جائے بس میں ذرا سا ہی ٹھہرا تھا کہ اتنے میں میں نے پکارنے والے کی آواز سنی جو چیخ رہا تھا۔ کہتے ہیں کہ میں ڈر گیا کہ شاید میرے بارے میں قرآن اترا ہے کہتے ہیں میں حضور کی خدمت میں حاضر ہوا میں نے السلام علیکم کہا آپ نے (جواب کے بعد) فرمایا کہ آج رات مجھ پر ایک سورۃ اتری ہے جو کہ میرے نزدیک ان تمام چیزوں سے زیادہ محبوب ہے جن پر سورج طلوع ہوتا ہے اس کے بعد آپ نے پڑھنا شروع کیا:

انا فتحنالک فتحاً مبینا لیغفرلک اللّٰہ ماتقدم من ذنبک و ماتاخر

بے شک آپ کو فتح مبین عطا کی ہے تا کہ اللہ تعالیٰ معاف کر دے آپ کے اگلے پچھلے گناہ۔

اس کو بخاری نے روایت کیا ہے صحیح میں قعنبی وغیرہ سے۔

مفصلات سورتوں کا ذکر

۲۴۸۴:...... ہمیں خبر دی ہے علی بن احمد بن عبدان نے ان کو احمد بن عبید صفار نے ان کو حسن بن سہل نے ان کو عمرو بن مرزوق نے ان کو عمران قطان نے ان کو قتادہ نے ان کو ابو ملیح نے ان کو واثلہ بن اسقع نے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ نے فرمایا۔

میں توراۃ کی جگہ سات قرآن کی بڑی سورتیں دیا گیا ہوں اور زبور کی جگہ سو سو آیات والی سورتیں اور انجیل کی جگہ مثانی۔ مفصلات (یعنی ق سے والناس) زیادہ دیا گیا ہوں۔

۲۴۸۵:...... ہمیں خبر دی ہے ابو عبداللہ حافظ نے ان کو ابو عبداللہ حافظ نے انکو ابو عبداللہ حسین بن حسن بن ایوب نے ان کو ابو حاتم رازی نے ان کو محمد بن عثمان تنوخی نے ان کو سعید بن بشیر نے ان کو قتادہ نے ان کو ابو ملیح نے ان کو واثلہ بن اسقع لیثی نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مجھے سات بڑی سورتیں توراۃ کے قائم مقام ملی ہیں اور مثانی انجیل کی جگہ اور سو سو آیات والی زبور کی جگہ اور فرمایا کہ مفصل زیادہ عطا ہوئی ہیں۔

۲۴۸۶:...... ہمیں خبر دی ہے ابو سعد مالینی نے انکو ابو احمد بن عدی نے ان کو حسن بن سفیان نے انکو ہشام بن عمار نے انکو خلیل بن موسیٰ نے ان کو عبید اللہ بن ابو حمید نے ان کو معقل بن یسار نے ان کو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے آپ نے فرمایا۔ بے شک قرآن مجید ایسا سفارشی ہے جس کی سفارش قبول ہے اور تصدیق کرنے والا ہے بے شک اسی پر آیت کی روشنی ہوگی قیامت کے دن ظاہری بھی اور باطنی بھی، خبردار مجھے فاتحۃ الکتاب اور سورۃ بقرہ کا خاتمہ عرش کے نیچے سے عطا ہوا ہے اور مفصلات مجھے زیادہ عطا ہوئی ہیں۔

۲۴۸۷:...... ہمیں خبر دی ہے ابو نصر بن قتادہ نے ان کو ابو الفضل بن حمیرویہ نے ان کو احمد بن نجدہ نے ان کو احمد بن یونس نے ان کو ابو بکر بن عیاش نے ان کو عاصم نے ان کو ابو الاحوص انہوں نے کہا کہ عبداللہ نے کہا کہ بے شک ہر چیز کی بلندی اور چوٹی ہوتی ہے اور بے شک قرآن مجید کی بلندی سورۃ بقرہ ہے اور بے شک ہر چیز کا اصل اور خلاصہ ہوتا ہے اور قرآن مجید کا خلاصہ مفصل سورتیں ہیں۔

سورہ مفصلات میں سے بعض خاص خاص سورتوں کا ذکر

۲۴۸۸:...... ہمیں خبر دی ابو طاہر فقیہ نے انکو ابو بکر قطان نے ان کو ابو الازہر نے ان کو یونس بن محمد نے ان کو ملیح نے ان کو ضمرہ بن سعید نے ان

---

(۱)...... عمر من أول السطر فی المخطوطة وبعد ثکلتک مسافة بمجمل أن الناسخ لم یکتبها وھی کلمة (أم) کذا فی روایة البخاری.

(۲)...... کذا ولعلھا بعیری وھو الذی یقتضیه السیاق. (۳)......مابین المعکوفین سقط من (ب)

(۲۴۸۶)......( ) مابین المعکوفین سقط من (ب)

کوعبید اللہ بن عبداللہ بن عتبہ مسعود نے ان کوابو واقد لیثی نے ۔انہوں نے عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے سوال کیا ان سورتوں کے بارے میں جو آپ نے عیدین کی نماز میں پڑھی تھیں ۔میں نے کہا کہ آپ نے یہ سورۃ پڑھی تھی ۔
اقترب الساعة و انشق القمر ۔اورق والقرآن المجید ۔اس کو مسلم نے صحیح میں ابو عامر عقدی کی روایت سے فلیح سے روایت کیا ہے ۔

۲۴۸۹:...... ہمیں خبر دی ابو عبداللہ حافظ نے اور محمد بن موسیٰ نے دونوں کو ابو العباس اصم نے ان کو ابراہیم بن مرزوق نے ان کو وہب بن جریر نے اور بشر بن ثابت نے دونوں کو شعبہ نے ان کو ابراہیم بن محمد بن منتشر نے ان کو ان کے والد نے ان کو حبیب بن سالم نے ان کو نعمان بن بشیر نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم عید میں **سبح اسمک ربک الاعلیٰ** پڑھتے تھے اور **هل اتاک حدیث الغاشیه** اور جب جمعہ اور عید کا دن اکٹھا ہوتا تو جمعہ وعید دونوں میں انہیں سورتوں کو سب کو پڑھتے تھے ۔ یہ الفاظ وہب کی حدیث کے تھے اور بشر کی روایت میں ہے کہ آپ جمعے کے دن **سبح اسم ربک الاعلیٰ** اور **هل اتاک** حدیث الغاشیہ پڑھتے تھے اور بسا اوقات جمعہ کا دن عید الضحیٰ یا عید الفطر کا دن بھی ہوتا تھا تو پھر بھی دو سورتیں پڑھتے تھے اس کو مسلم نے نقل کیا ہے ابو عوانہ کی روایت اور جریر کی ابراہیم سے روایت ہے ۔

حضور صلی اللہ علیہ وسلم جمعہ کے صبح سورۃ الم سجدہ، الغاشیہ پڑھتے تھے

۲۴۹۰:...... ہمیں خبر دی ہے محمد بن عبداللہ بن حافظ نے اور محمد بن موسیٰ نے دونوں کو ابو العباس محمد بن یعقوب نے ان کو رسید بن عاصم نے ان کو حسین بن حفص نے ان کو سفیان نے ان کو مخول (مکحول) نے ان کو مسلم بطین نے ان کو سعید بن جبیر نے ان کو ابن عباس سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جمعہ کے صبح کی نماز میں **الم تنزیل السجده** اور **هل اتیٰ علی الانسان** اور جمعہ میں سورۃ جمعہ اور سورۃ منافقون پڑھتے ۔
اس کو مسلم نے نقل کیا صحیح میں کئی طریقوں سے سفیان ثوری سے ۔

۲۴۹۱:...... ہمیں خبر دی ہے ابو عبداللہ حافظ اور ابو سعید بن ابو عمرو نے ان کو ابو العباس بن یعقوب نے ان کو اسید بن عاصم نے ان کو علی بن مدینی نے ان کو جریر بن عبدالحمید نے ان کو محمد بن اسحاق نے ان کو عبداللہ بن ابی بکر بن حزم نے عبداللہ بن زرارہ نے ان کو ام ہشام بنت حارثہ بن نعمان نے وہ کہتی ہیں میں نے سورۃ ق والقرآن المجید رسول اللہ کے منہ سے (یعنی آپ کی زبان سے سن کر سیکھی تھی) آپ اسے ہر جمعہ منبر پر جب لوگوں کو خطبہ دیتے تھے پڑھتے تھے ۔اس کو مسلم نے ابراہیم بن سعد کی روایت سے محمد بن اسحاق سے نقل کیا ہے اور اس کی اسناد میں یحییٰ بن عبداللہ بن سعد بن زرارہ سے اور میری کتاب میں تھا حسین بن عبداللہ سے میرا خیال ہے کہ یہ کاتب کی غلطی ہے ۔

۲۴۹۲:...... ہمیں خبر دی علی بن احمد بن عبدان نے ان کو احمد بن عبید صفار ان کو ابن ابی قماش نے ان کو ابو الولید ہشام نے ان کو شعبہ نے ان کو سعد بن ابراہیم نے ان کو ان کے والد نے انکو جبیر بن مطعم نے کہ وہ مسجد میں داخل ہوئے اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم مغرب کی نماز میں سورۃ طور پڑھ رہے تھے پس گویا کہ ایسے لگا جیسے میرا دل پھٹ گیا ہے جب میں نے قرآن سنا بخاری مسلم نے اس کو نقل کیا ہے محمد بن جبیر بن مطعم کی

(۲۴۸۸)......(۱) فی أ: (بن)
(۲۴۸۹)......(۱) مبین المعکوفین سقط من (أ)
(۲)......مابین المعکوفین سقط من (ب)
(۲۴۹۰)......(۱) مابین القوسین من (ب)
(۲۴۹۱)......(۱) فی ب (الحسن)
(۲)......فی أ: (غلط)
(۲۴۹۲)......(۱) مابین المعکوفین سقط من (أ)

روایت سے انہوں نے اپنے والد سے۔

سورۃ الرحمٰن کی فضیلت

۲۴۹۳:.....ہمیں خبر دی ہے ابونصر بن قتادہ نے، ان کو ابوعمرو بن مطر نے ان کو ابواسحٰق نے ابراہیم بن رحیم بن یتیم دمشقی نے بطور املاء کے مکہ مکرمہ میں، ان کو ھشام بن عمار نے، ان کو ولید بن مسلم نے، ان کو زہیر بن محمد نے محمد بن منکدر سے، انہوں نے جابر بن عبداللہ سے، اس نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمارے سامنے سورۃ الرحمٰن پڑھی تھی، حتیٰ کہ اسے ختم کر دیا، اس کے بعد فرمایا کیا ہوا میں تمہیں دیکھ رہا ہوں خاموش؟ البتہ جن تم سے زیادہ بہتر جواب دے رہے ہیں۔ جب میں نے ان کے آگے ایک مرتبہ یہ آیت پڑھی:

فبای الآء ربکما تکذبان.

اے جنوں انسانوں! تم اپنے رب کی کون کونسی نعمت کو جھٹلاؤ گے۔

تو وہ کہہ رہے تھے کہ ہمارے پروردگار ہم تیری کوئی سی بھی نعمت نہیں جھٹلائیں گے، سب تعریف اور شکر تیرے لئے ہے۔

۲۴۹۴:.....ہمیں خبر دی ہے ابوعبدالرحمٰن سلمی نے، ان کو علی بن حسین بن جعفر حافظ نے بغداد میں، ان کو احمد بن حسن دبیس مقری نے ان کو محمد بن یحییٰ کسائی مقری نے، ان کو ھشام یزیدی نے، ان کو علی بن حمزہ کسائی نے، ان کو موسیٰ بن جعفر نے ان کو ان کے والد، ان کو علی بن حسین نے اپنے والد سے، انہوں نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے، انہوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا، فرما رہے تھے ہر شے کی خوبصورتی اور دلہن ہوتی ہے اور قرآن مجید کا طرہ حسن (یعنی دلہن) سورۃ الرحمٰن ہے۔

۲۴۹۵:.....ہمیں خبر دی ہے ابونصر بن قتادہ نے، ان کو ابوالعباس ضبعی نے، ان کو حسن بن علی بن زیاد نے ان کو اسماعیل بن ابی اویس نے ان کو محمد بن عبدالرحمٰن جدعانی نے ان کو سلیمان بن مرقاع نے ان کو عمرو بن شعیب نے، ان کو ان کے والد نے ان کو ابن عباس رضی اللہ عنہ نے، فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: سورۃ اقتربت کو پڑھنے والے پڑھتا رہ۔ اس کو توراۃ میں المبیضہ پکارا گیا ہے۔ یعنی (سفید کرنے والی یا روشن کرنے والی) قیامت کے دن جب زیادہ چہرے سیاہ ہوں گے سورۃ قمر کو پڑھنے والے کا چہرہ روشن ہوگا۔

۲۴۹۶:.....اور اسی مذکورہ اسناد کے ساتھ مروی ہے سلیمان بن مرقاع سے۔ اس نے محمد بن علی سے اس نے فاطمہ سے وہ کہتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ سورۃ الحدید، سورۃ واقعہ، سورۃ رحمٰن کے قاری کو پڑھنے والے کو آسمان اور زمینوں کی بادشاہت میں ساکن الفردوس کے نام سے پکارا جائے گا۔

اس روایت میں محمد بن عبدالرحمٰن کا سلیمان سے تفرد ہے یہ روایت اور دونوں منکر ہیں۔

رات کو سورۃ واقعہ پڑھنا فقر واحتیاج کو دور کرتا ہے

۲۴۹۷:.....ہمیں خبر دی ہے ابوالحسین بن فضل قطان نے، ان کو عبداللہ بن جعفر نے، ان کو یعقوب بن سفیان نے، ان کو حجاج نے، ان کو

(۲۴۹۳).....(۱) مابین المعوفین سقط من (أ)

(۲)..... مابین المعکوفین سقط من (أ)

(۳).....فی (أ) : نعمک.

☆غیر واضح.

۲۴۹۴:.....(۱) فی (ب) محمد بن جعفر.

(۲).....مابین المعکوفین سقط من (ب)

سری بن یحییٰ شیبانی نے، ان کو ابوالھیثم نے، ان کو شجاع نے اس نے ابو فاطمہ سے، اس نے عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ سے حضرت عبداللہ کی بیماری کے وقت طبع پرسی کی اور پوچھا کہ آپ کو کس چیز کی شکایت ہے، کیا بیماری ہے؟ انہوں نے جواب دیا کہ میری بیماری میرے گناہوں کی ہے۔ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے پوچھا کہ آپ کیا چاہتے ہیں؟ جواب ملا اپنے رب کی رحمت چاہتا ہوں۔ انہوں نے پوچھا کیا ہم آپ کے لئے طبیب تلاش کریں؟ جواب ملا طبیب نے ہی تو مجھے بیمار کر دیا۔ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے پوچھا کہ کیا میں آپ کے لئے عطایا کا حکم کروں؟ جواب ملا آج سے قبل آپ نے مجھے منع کیا تھا اس سے، لہذا مجھے اس کی کوئی ضرورت نہیں۔ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے فرمایا آپ اس کو اپنے اہل وعیال کے لئے چھوڑ دیجئے گا۔ جواب ملا کہ میں نے ان کو ایک چیز سکھلائی ہے۔ جب تک اس کو پڑھتے رہیں گے تو نادار نہیں ہوں گے۔ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا تھا آپ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے جو شخص ہر رات سورۃ واقعہ کو پڑھ لے، فقیر محتاج نہیں ہوگا۔ (یا کبھی نادار نہیں ہوگا)۔

اس روایت کے ساتھ شجاع ابوطیبہ منفرد ہے اور اس کو روایت کیا ہے ابن وھب نے سری بن یحییٰ سے یہ کہ شجاع نے اس کو حدیث بیان کی ہے ابوطیبہ سے۔ اس نے عبداللہ بن مسعود سے، اس نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے۔

۲۴۹۸:......ہمیں خبر دی ہے ابوعبداللہ حافظ نے، ان کو خبر دی ہے ابوبکر احمد بن اسحاق فقیہ نے اپنی اصل کتاب سے، ان کو احمد بن بشر مرثدی نے، ان کو خالد بن خداش نے، ان کو عبداللہ بن وھب نے، ان کو سری بن یحییٰ نے، یہ کہ شجاع نے ان کو حدیث بیان کی ہے ابوطیبہ نے، اس نے ابن مسعود سے، انہوں نے کہا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا فرما رہے تھے جو شخص ہر رات سورۃ الواقعہ کو پڑھے اس کو فاقہ نہیں پہنچے گا۔ ایسے فرمایا تھا ہمارے شیخ نے ابوطیبہ سے (مقبر کے نقطے کے ساتھ ظاء پر) اور بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے ذکر کیا ہے تاریخ میں ''شجاعاً'' اور ذکر کیا ہے اس نے اس کو روایت کیا ہے۔ سری بن یحییٰ سے اور وہ وہی ابن وھب ہے جو سری سے روایت کرتا ہے۔ وہ شجاع سے اور وہ ابوطیبہ سے اور مخالفت کی ہے حجاج بن منھال نے وہ اس طرح کہ اس نے کہا کہ ابو فاطمہ سے اور اسی طرح سے اس کو کہا ہے غیر ابن وھب نے۔

۲۴۹۹:......ہمیں خبر دی ہے ابوطاہر فقیہ نے، ان کو ابوحامد بن بلال نے، ان کو ابوالاحوص اسماعیل بن ابراہیم اسفرائنی نے، ان کو ابوالعباس بن فضل بن بصری نے ان کو سری بن یحییٰ نے، ان کو شجاع نے ابوطبیۃ سے، اس نے ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو شخص سورۃ واقعہ کو ہر رات کو پڑھے اس کو کبھی فاقہ نہیں پہنچے گا اور حضرت ابن مسعود اپنے بیٹوں سے کہتے تھے کہ وہ ہر رات کو پڑھا کریں اور اسی طرح روایت کیا ہے اس کو یونس بن بکیر نے سیری سے۔

۲۵۰۰:......ہمیں خبر دی ہے ابوعبداللہ حافظ نے، ان کو ابوبکر بن اسحاق نے، ان کو حسن بن علی بن زیاد نے ان کو ابوعبہ محمد بن یوسف نے، ان کو یزید بن ابی حکیم نے سری بن یحییٰ سے، اس نے شجاع سے، اس نے ابوطبیہ سے، ایسے ہی کہا تھا ہمارے شیخ نے (یعنی ظاء کے ساتھ) اس نے ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

جو شخص ہر رات اذا وقعت الواقعۃ پڑھے، اس کو کبھی بھی فاقہ نہیں پہنچے گا۔

اور ابن ابی مریم نے روایت کی سری بن یحییٰ سے، اس نے ابوشجاع سے، اس نے ابوظبیہ جرجانی سے، اس نے ابن عمر سے، انہوں نے ہمیں دعا بیان فرمائی۔

(۲۴۹۷)......(۱) فی (أ) : (عن)

(۲۴۹۸)...... (۱) فی (ب) : تصبه

(۲۴۹۹)......(۱) فی (أ) یقرأن بها.

۲۵۰۱:......ہمیں خبر دی ابوسعد مالینی نے، ان کو ابواحمد بن عدی حافظ نے، ان کو کو ابوعبدالرحمٰن نسائی نے، ان کو عبداللہ بن عبدالرحمٰن سمرقندی نے، ان کو سلیم بن عثمان توزی نے، ان کو محمد بن زیاد الھانی نے، ان کو ابوامامہ باھلی نے، وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص رات میں یا دن میں سورہ حشر کی آخری آیات پڑھ لے پھر اس دن یا اس رات کو انتقال کر جائے، تحقیق اس کے لئے جنت واجب ہو جاتی ہے۔ اس روایت میں سلیم بن عثمان متفرد ہے یہ محمد بن زیاد سے۔

سورۃ الحشر کی آخری آیات کی فضیلت

۲۵۰۲:......ہمیں خبر دی ابوالحسین بن بشران نے، ان کو ابوجعفر رزاز نے، ان کو احمد بن ولید فحام ان کو ابواحمد زبیر نے، ان کو خالد بن طھمان ابوالعلاء خفاف نے، ان کو نافع بن ابونافع نے معقل بن یسار سے، اس نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص صبح کے وقت یہ پڑھے: **اعوذ باللہ السمیع العلیم من الشیطن الرجیم** اور سورۃ الحشر کی آخری تین آیات پڑھے۔ اللہ تعالیٰ اس کے لئے ستر ہزار فرشتے مقرر کرتے ہیں جو اس پر رحمت کی دعا کرتے رہتے ہیں شام تک اور جو شخص شام کو پڑھے، اس کے لئے بھی ایسے ہی ہے۔

۲۵۰۳:......ہمیں خبر دی ہے ابوعبداللہ حافظ نے، ان کو ابوالعباس محمد بن یعقوب نے، ان کو عباس بن محمد دوری نے، ان کو علی بن بشر قطان نے، ان کو بقیہ بن ولید نے، ان کو بحیر بن سعد نے، ان کو خالد بن معدان نے، ان کو ابن ابوبلال نے، ان کو عرباض بن ساریہ نے ان کو حدیث بیان کی تھی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مسبحات سورتیں پڑھا کرتے تھے اور فرمایا کہ ان میں ایک آیت ہے جو ایک ہزار آیت سے افضل ہے۔

مسبحات وہ سورتیں ہیں جو سبح للہ سے یا یسبح للہ سے شروع ہوتی ہے۔ (مترجم)

۲۵۰۴:......ہمیں خبر دی ابوالحسین بن فضل نے، ان کو عبداللہ بن جعفر نے، ان کو یعقوب بن سفیان نے، ان کو ولید بن عقبہ نے اور ابراہیم بن علاء نے اور عمرو بن عثمان نے اور ابن مصطفیٰ نے انہوں نے کہا کہ ہمیں حدیث بیان کی ہے عقبہ بن ولید نے پھر اس کو ذکر کیا ہے اس کی اسناد کے ساتھ۔

سوائے اس کے کہ انہوں نے کہا ہے کہ کہا گیا ہے کہ سوجاتے تھے اور کہتے اس میں ایک روایت ہے جو ہزار آیت سے افضل ہے۔

۲۵۰۵:......ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے، ان کو ابوبکر بن ابوالنضر نے بمقام مرو میں، ان کو عبدالعزیز بن حاتم نے، ان کو عبدالرحمٰن بن عبداللہ مقری نے، ان کو عمرو بن ابی قیس نے، ان کو عطاء بن سائب نے، ان کو میسرہ نے کہ یہ آیت توروراۃ میں لکھی ہوئی ہے سات سو آیات کے ساتھ وہ آیت یہ ہے:

یسبح للہ مافی السموات ومافی الارض الملک القدوس العزیز الحکیم

سورۃ جمعہ کی پہلی آیات ہے۔

سورۃ ملک کا خصوصی ذکر

۲۵۰۶:......ہمیں خبر دی ہے ابوعبداللہ حافظ نے، ان کو عبدالرحمٰن بن حسن قاضی نے، ان کو ابراہیم بن حسین نے، ان کو آدم نے، ان کو شعبہ

(۲۵۰۱)...... **فی المخطوطة (سلیمان) والصحیح سلیم وهو من میزان الاعتدال (۲/۲۳۰) لیس بثقة.**

(۲۵۰۲)......(۱) **فی (أ) قرأ.**

(۲۵۰۴)......(۱) **فی (أ) المعلی.**

(۲)...... **فی ب : ولم یقل.**

(۳)...... **مابین المعکوفین سقط من (ب)**

نے (ح) اور ہمیں خبر دی ہے ابوالحسین علوی نے، ان کو محمد بن احمد بن دویہ نے، ان کو احمد بن حفص بن عبداللہ نے، ان کو ان کے والد نے، ان کو ابراہیم بن طھمان نے، ان کو شعبہ نے، ان کو قتادہ نے، ان کو عباس جشمی نے، ان کو ابوھریرۃ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ قرآن میں ایک سورت ہے تیس آیات میں۔ اپنے پڑھنے والی کے لئے سفارش کرتی رہے گی یہاں تک کہ اس کو بخش دیا جائے۔
ابوعبیداللہ نے یہ اضافہ بھی کیا ہے:

تبرک الذی بیدہ الملک

۲۵۰۷:...... ہمیں خبر دی ہے ابومحمد سکری نے بغداد میں ان کو اسماعیل صفار نے ان کو عباس بن عبداللہ ترقفی نے (ح) اور ہمیں خبر دی ہے ابوعبداللہ حافظ نے، ان کو بکر بن محمد بن حمدان نے، ان کو عبدالصمد بن فضل نے، دونوں نے کہا کہ ان کو حدیث بیان کی ہے حفص بن عمر عدنی نے، ان کو حکم بن ابان نے، ان کو عکرمہ بن ابن عباس نے، وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:
میں پسند کرتا ہوں کہ وہ سورۃ ہر مومن کے دل میں ہو۔ یعنی تبارک الذی بیدہ الملک اور ترقفی کی ایک روایت میں ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، البتہ میں پسند کرتا ہوں کہ سورۃ تبارک میری امت کے ہر انسان کے سینے میں ہو۔

۲۵۰۸:...... ہمیں خبر دی ہے ابوالفتح ھلال بن محمد بن جعفر حفار نے، ان کو حسین بن یحییٰ بن عیاش نے، ان کو احمد بن محمد بن یحییٰ قطان نے، ان کو وھب بن جریر نے، ان کو ان کے والد نے، وہ کہتے ہیں میں نے سنا اعمش سے، اس نے عمرو بن فرّہ سے، اس نے مرّہ سے، اس نے مسروق سے، اس نے عبداللہ سے، اس نے کہا کہ سورۃ تبارک الذی اپنے پڑھنے والے کی طرف سے جھگڑے گی، یہاں تک کہ اس کو جنت میں داخل کرادے گی۔

۲۵۰۹:...... ہمیں خبر دی ہے ابوعبداللہ حافظ نے، ان کو حسن بن حلیم مروزی نے، ان کو ابوالموجہ نے، ان کو عبدان نے، ان کو عبداللہ نے، ان کو سفیان نے عاصم سے، اس نے زر سے، اس نے ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے، انہوں کہا کہ قبر میں انسان کے پاس (اس کے سوال کرنے والے) دو آدمی آئیں گے۔ اس کے پیروں کی جانب، مگر سورۃ ملک آگے آئے گی اور کہے گی کہ میرے ہوتے ہوئے تمہارے لئے کوئی سبیل نہیں۔ یہ شخص مجھے سورۃ ملک کو پڑھتا تھا۔ پھر وہ سینے کی طرف آئیں گے یا پیٹ کا لفظ کہا تھا۔ مگر سورہ کہے گی کہ میرے ہوتے ہوئے تمہارے لئے کوئی سبیل نہیں ہے۔ یہ بندہ مجھے سورۃ ملک کو پڑھتا تھا۔ پھر سر کی جانب آئیں گے، پھر وہ آگے آئے گی اور یہی کہے گی کہ یہ شخص مجھے پڑھتا تھا، لہذا میرے ہوتے ہوئے تمہارے لئے کوئی سبیل نہیں ہے۔ فرمایا کہ یہ سورۃ مانعہ ہے۔ عذاب قبر سے روکتی ہے۔ اس کا توراۃ کے اندر نام سورۃ ملک ہے۔ جو شخص اس کو رات میں پڑھ لے اس نے بہت سارا عمل کیا اور زیادہ کیا۔ اس کو شعبہ نے عاصم سے راویت کیا ہے اور اس نے فی البیض کا لفظ استعمال کیا ہے کہ یہ سورہ ملک پیروں کی طرف سے اوپر کی طرف سے روکے گی اور اس کو اللہ کے حکم سے عذاب قبر سے اس بندے کو بچالے گی۔

اس بارے میں جتنی روایات ہیں ہم نے ان کو کتاب عذاب القبر میں ذکر کردی ہیں۔

۲۵۱۰:...... ہمیں خبر دی ہے ابوعبداللہ حافظ نے اور ابوبکر احمد بن حسن قاضی نے، دونوں نے کہا کہ ان کو حدیث بیان کی ابوالعباس محمد بن یعقوب نے، ان کو محمد بن عیسیٰ بن حیان مدائنی نے، ان کو شعیب بن حرب نے، ان کو یحییٰ بن عمرو بن مالک بکری نے، وہ کہتے ہیں کہ میں نے

(۲۵۰۶)......(۱) مابین المعکوفین سقط من (ب)

(۲۵۰۹)......(۱) فی (ب) : بن.

(۲)...... مابین المعکوفین سقط من (ب)

(۳)...... فی ب : فی

صححه الحاکم (۲/۴۹۷) ووافقه الذهبی.

سنا اپنے والد سے، وہ حدیث بیان کرتے تھے ابوالجوزاء سے، اس نے ابن عباس سے کہا کہ ایک آدمی اصحاب رسول صلی اللہ علیہ وسلم میں سے تھے ایک جگہ ایک خیمہ نصب کیا اور ایک قبر پر اس کو نہیں پتہ تھا کہ یہاں پر قبر ہے۔ اچانک اس نے سنا کہ اس میں کوئی انسان ہے جو سورۃ تبارک پڑھ رہا ہے۔ یہاں تک کہ اس نے پوری سورۃ پڑھ دی۔ اتنے میں یہ شخص حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اور عرض کرنے لگا کہ اے اللہ کے نبی، میں نے کسی قبر پر خیمہ گاڑ دیا ہے۔ میں نہیں سمجھتا تھا کہ یہاں پر قبر ہے۔ لیکن میں نے سنا تو اس میں کوئی انسان سورۃ تبارک پڑھ رہا ہے۔ حتیٰ کہ اس نے سورہ پوری ختم کر لی ہے۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اس بندے سے کہا کہ یہ سورۃ مانعہ اور روکنے والی ہے۔ عذاب قبر سے نجات دیتی ہے۔

۲۵۱۱:...... ہمیں خبر دی ہے ابوعبداللہ حافظ نے تاریخ میں، ان کو خبر دی ہے ابواحمد حسین بن علی تمیمی نے، ان کو عبدالرحمان بن حاتم سے، ان کو محمد بن عبداللہ بن یزید مقری نے، ان کو ان کے والد نے، ان کو سعید بن ابوایوب نے، ان کو ابوعقیل زھرہ بن معبد نے، ان کو ابن شھاب نے کہ ابن شہاب صبح کی نماز میں اکثر تبارک الذی بیدہ الملک پڑھتے تھے پہلی رکعت میں اور دوسری رکعت میں قل ھواللہ احد پڑھتے تھے۔ میں نے کہا کہ آپ اتنی بڑی سورۃ کے ساتھ اتنی چھوٹی سورت پڑھتے ہیں۔ ابن شہاب نے کہا کہ بے شک قل ھواللہ احد قرآن کی ایک تہائی ہے اور بے شک سورۃ تبارک اپنے پڑھنے والے کے لئے قیامت کے روز جھگڑے گی۔

سورۃ اذا زلزلت اور الٓر اور حٰم کا اور مسبحات کا خصوصی ذکر

۲۵۱۲:...... ہمیں حدیث بیان کی ہے ابوعبداللہ حافظ نے بطور املاء کے ان کو حدیث بیان کی ہے محمد بن صالح بن ھانی نے، اور حسن بن یعقوب نے، دونوں نے کہا کہ ان کو حدیث بیان کی ہے سری بن خزیمہ نے، ان کو عبداللہ بن یزید مقری نے، ان کو سعید بن ابوایوب نے، ان کو عیاش بن عباس قتبانی نے، ان کو عیسیٰ بن ھلال صدفی نے ان کو عبداللہ بن عمرو نے انہوں نے کہا کہ ایک آدمی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اور عرض کی کہ یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مجھے پڑھائے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں تجھے تین ایسی سورتیں پڑھاتا ہوں جو الٓر کے آغاز والی ہیں۔ اس آدمی نے عرض کیا کہ میری عمر زیادہ ہوگئی ہے اور میرا دل سخت ہوگیا ہے اور زبان میری موٹی ہوگئی ہے۔ (یا غلط ہوگئی ہے) پڑھئے تین سورتیں ذوات حٰم میں سے (جو کہ اسی لفظ سے شروع ہوتی ہے) اس آدمی نے پہلے جیسی بات عرض کی اس کے بعد حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے فرمایا کہ آپ تین مسبحات پڑھئے۔ (جو کہ تسبیح کے لفظ سے شروع ہوتی ہے) اس نے پہلے جیسا عذر کیا۔ پھر اس آدمی نے کہا یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مجھے آپ کسی جامع سورۃ کی رہنمائی فرمائیں۔ لہذا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کو سورۃ اذا زلزلت پڑھائی۔ حتیٰ کہ اس سے فارغ ہوگئے۔ پھر اس آدمی نے کہا قسم ہے اس ذات کی جس نے آپ کو حق کے ساتھ بھیجا ہے۔ میں اس پر ہمیشہ قائم رہوں گا اس پر اور زیادہ نہیں کروں گی پھر وہ آدمی پچھلے پاؤں واپس لوٹ گیا۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا افلح الرجل یہ آدمی کامیاب ہوگیا۔ پھر اس کا مابعد ذکر کیا۔

۲۵۱۳:...... ہمیں خبر دی ہے ابوالقاسم زید بن ابی ھاشم علوی نے کوفہ میں ان کو ابوجعفر بن دحیم نے، ان کو ابراھیم بن عبداللہ نے، ان کو وکیع

(۲۵۱۱)......(۱) مابین المعکوفین سقط من (ب)

(۲) فی (أ) زھیر بن معدان.

(۲۵۱۲)......(۱) فی (ب) عباس بن عیاش وھو خطأ

(۲)......مابین المعکوفین : سقط من (أ)

صححه الحاکم (۲/۵۳۲) ووافقه الذھبی.

(۲۵۱۳)......عزاه السیوطی فی الدرالمنثور (۶/۳۷۹) إلی الترمذی وابن الضریس ومحمد بن نصر والحاکم وصححه والمصنف.

نے، ان کو اعمش نے، ان کو معرور بن سوید نے، اس نے کہا کہ ہم لوگ ساتھ نکلے تھے حج کرنے کے لئے۔ انہوں نے ہمیں فجر کی نماز پڑھائی تھی۔ انہوں نے نماز میں الم ترا اور لا یلاف قریش پڑھائی تھیں۔

۲۵۱۴:.....ہمیں خبر دی محمد بن عبداللہ حافظ نے، ان کو ابو العباس محمد بن احمد محبوبی نے، ان کو سعید بن مسعود نے، ان کو یزید بن ھارون نے، ان کو یمان بن مغیرہ بصری نے، ان کو عطاء بن ابی رباح نے، ان کو ابن عباس نے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

اذا زلزلت نصف قران کے برابر ہے اور قل یا ایھا الکافرون چوتھائی قرآن کے برابر ہے اور قل ھو اللہ احد ایک تہائی قرآن کے برابر ہے۔ اسی طرح روایت کیا ہے اس کو یمان بن مغیرہ نے۔

۲۵۱۵:.....تحقیق ہمیں خبر دی ہے ابو عبداللہ حافظ نے، ان کو ابو حامد احمد بن محمد خسرو گردی نے، ان کو محمد بن ایوب نے، ان کو قعینی نے، ان کو سلمہ بن وردان نے، وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا انس بن مالک سے، وہ کہتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک آدمی سے سوال کیا جو کہ آپ کے اصحاب میں سے تھے۔ اے فلانے، کیا آپ نے شادی کی ہے؟ انہوں نے کہا کہ نہیں کی اور میرے پاس شادی کرنے کے لئے کچھ بھی نہیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے فرمایا کہ کیا تمہارے پاس قل ھو اللہ احد بھی نہیں۔ بولے کہ جی ہاں، ہے۔ فرمایا کہ ایک تہائی قرآن ہے۔ پھر فرمایا کیا تیرے پاس قل یا ایھا الکافرون بھی نہیں ہے؟ بولے، جی ہاں ہے۔ فرمایا کہ ایک چوتھائی قرآن کے برابر ہے۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، کیا آپ ساتھ اذا زلزلت بھی نہیں ہے؟ جواب دیا، جی ہاں ہے۔ فرمایا کہ ایک چوتھائی قرآن ہے۔ پھر فرمایا کہ تیرے ساتھ آیت الکرسی بھی نہیں ہے؟ جواب ملا، جی ہاں ہے۔ فرمایا ایک چوتھائی قرآن ہے۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تم شادی کرلو، تم شادی کرلو، تم شادی کرلو۔

اور اس کو روایت کی ہے اس کے ماسوائے قعنبی سے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قل ھو اللہ احد کے بارے میں فرمایا کہ چوتھائی قرآن ہے۔ لیکن یہ بات ثقہ راویوں کی روایت کے خلاف ہے اور اس کو روایت کیا ہے ابو فدیک نے، ان کو سلمہ بن وردان نے، انہوں نے قل ھو اللہ احد کے بارے میں فرمایا کہ ایک تہائی قرآن ہوا۔ اس روایت میں یمان بن مغیرہ اور سلمہ بن وردان غیر قوی ہیں حدیث میں۔

۲۵۱۶:.....ہمیں خبر دی ہے کہ ابو طاہر فقیہ نے، ان کو خبر دی ہے محمد بن مبارک خیاط نیسا پوری نے، اس میں جو میں نے ان سے پڑھا ۳۰۳ھ میں، ابو اسحاق بن ابراہیم بن اسحٰق نے نیساپور میں، ان کو عبداللہ محمد بن موسیٰ حرشی نے، ان کو حسن بن مسلم بن صالح عجلی نے، ان کو ثابت بنانی نے، ان کو انس بن مالک نے، وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص اذا زلزلت کو پڑھے یہ نصف قرآن کے برابر ہے اور جو شخص قل یا ایھا الکافرون کو پڑھے اس کے چوتھائی قرآن کے برابر ہوگا اور جو شخص قل ھو اللہ احد کو پڑھے یہ ایک تہائی قرآن کے برابر ہوگا۔ یہ رواۃ عجلی مجہول ہے۔

۲۵۱۷:.....اور ہمیں خبر دی ہے علی بن احمد بن عبدان نے، ان کو احمد بن عبید نے، ان کو مخلد بن ابو عاصم نے، ان کو محمد بن موسیٰ نے، ان کو حسن بن مسلم بن صالح عجلی نے، پھر اکو ذکر کیا انہوں نے اس کی اسناد کے ساتھ اور اس کو روایت کیا ہے ابو عیسیٰ نے محمد بن موسیٰ سے اور فرمایا کہ ہم اس

(۲۵۱۵).....(۱) فی (ب) : قردان والصحیح سلمة بن وردان أبویعلی ضعیف.

(۲) .....مابین المعکوفین سقط من (أ)

(۲۵۱۶)..... (۱) مابین المعکوفین سقط من (ب) وإسناد الحدیث فی (ب) هکذا أخبرنا أبو طاهر الفقیه أخبرنی محمد بن محمد بن المبارک الخیاط الیسابوری حدثنا أبو عبدالله محمد بن موسی الحرشی حدثنا الهسن فیما قرأت علیه سنة ثلاث وثلاثین ثلثمائة حدثنا أبو اسحاق إبراهیم بن اسحاق بنیسابور والباقی سواء.

حدیث کو نہیں جانتے مگر اس شیخ حسن بن مسلم سے اور اس کو روایت کیا ہے۔ابن خزیمہ نے محمد بن موسیٰ سے اس نے حسن بن سیار بن صالح سے۔

الھکم التکاثر کا ذکر

۲۵۱۸:......ہمیں خبر دی محمد بن عبداللہ حافظ نے ان کو جعفر محمد بن عبداللہ بغدادی نے،ان کو محمد بن جعفر فارسی نے مصر میں ان کو داؤد بن ربیع نے ان کو حفص بن میسرہ نے ان کو عقبہ بن محمد بن عقبہ نے نافع سے،ان کو ابن عمر نے،انہوں نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کیا تم میں سے ایک آدمی اس بات کی بھی استطاعت نہیں رکھتا کہ روزانہ ایک ہزار آیت پڑھ لیا کرے۔لوگوں نے عرض کی ایک ہزار آیت پڑھنے کی روزانہ کون استطاعت رکھے گا۔فرمایا کہ تم میں سے ایک آدمی اس بات کی بھی استطاعت نہیں رکھتا ہے کہ وہ سورۃ پڑھ لیا کرے **الھکم التکاثر**۔

سورۃ قل یاایھالکافرون کا ذکر

۲۵۱۹:......اور ہمیں خبر دی ابوالحسین بن بشران نے ان کو ابوجعفر محمد بن عمرو رزاز نے ان کو احمد بن ولید فحام نے،ان کو ابواحمد زبیری نے،ان کو سفیان نے،ان کو ابواسحاق نے ابوفروہ اشجعی سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک آدمی سے فرمایا کہ اپنے سونے کے وقت **قل یاایھا الکافرون** پڑھ لیا کرے۔یہ سورۃ شرک سے برأت اور بیزاری ہے۔

۲۵۲۰:......ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے بطور املاء کے ان کو ابومحمد احمد بن عبداللہ مزنی نے،ان کو ابوجعفر حضرمی نے،ان کو احمد بن یونس نے، ان کو زہیر نے،ان کو ابواسحاق نے،ان کو فروہ بن نوفل اشجعی نے،ان کو ان کے والد نے کہ انہوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا کہ آپ مجھے کسی ایسی چیز کا حکم فرمائیے جسے میں پڑھوں۔آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ آپ جب اپنے بستر پر سونے کے لئے آئیں تو **قل یاایھا الکافرون** پوری سورۃ پڑھ لیں۔یہ سورۃ شرک سے بیزاری کا اعلان ہے۔اس روایت کا متابع بیان کیا ہے اسرائیل بن یونس نے ابواسحٰق سے۔

۲۵۲۱:......ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو علی بن عبدالرحمٰن سبیعی نے کوفہ میں،ان کو احمد بن حازم نے ابن ابی عزرہ سے،ان کو ابوغسان مالک بن اسماعیل نے،ان کو اسرائیل نے ابواسحٰق سے،اس نے فروہ بن نوفل سے،اس نے اپنے والد سے اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے سیدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا کی بیٹی اس کے عقد نکاح میں دے رکھی تھی اور آپ نے فرمایا کہ تم میرے داماد ہو۔میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا تو آپ نے فرمایا کہ لڑکی کہاں ہے؟ میں نے عرض کی کہ وہ اپنی ماں کے ہاں ہے۔حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا آنے کی وجہ بتاؤ کیسے آنا ہوا؟ کہتے ہیں کہ میں نے عرض کی کہ میں اس لئے آیا ہوں کہ آپ مجھے ایسی چیز تعلیم فرمائیں جسے میں سوتے وقت پڑھا کروں۔آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم **قل یاایھا الکافرون** پڑھا کرو۔بے شک وہ شرک سے بیزاری ہے۔شرک سے برأۃ ہے۔

۲۵۲۲:......ہمیں خبر دی علی بن احمد بن عبدان نے،ان کو احمد بن عبید نے،ان کو محمد بن دینوری نے،ان کو سلیمان بن داؤد نے،ان کو یزید بن خالد نے،ان کو شیبان نے،ان کو قتادۃ نے،ان کو انس رضی اللہ عنہ نے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت معاذ رضی اللہ عنہ سے

(۲۵۱۸)......(۱) غیر واضح فی (أ)

(۲)......مابین المعکوفین سقط من (أ)

عزاه السیوطی فی الدر (۳۸۶/۶) إلی الحاکم والمصنف

(۲۵۱۸)......(۱) قال ابن حجر فی التقریب صوابه (فروة)

(۱)...... فی (ب) : اقرأها

(۲۵۲۰)......أخرجه الحاکم بنفس الإسناد (۵۳۸/۲) وصححه ووافقه الذهبی.

(۲۵۲۲)......عزاه السیوطی فی الدر (۴۰۵/۶) إلی المصنف.

فرمایا کہ تم سوتے وقت قل یاایھا الکافرون پڑھا کرو۔ یہ شرک سے براۃ ہے اس اسناد کے ساتھ منکر ہے ہاں پہلی اسناد کے ساتھ معروف ہے۔

۲۵۲۲:......ہمیں خبر دی ابوطاہر فقیہ نے، ان کو بوعثمان بصری نے، انہوں نے کہا کہ ابواحمد فرا نے کہا تھا کہ میں نے شبل سے سنا تھا۔ وہ حدیث بیان کرتے تھے اصمعی سے، انہوں نے ابوعمرو بن علاء سے، انہوں نے کہا کہ سورۃ قل یاایھا الکافرون کا نام مقشقشۃ (شرک کے داغ دھونے والی) پکارا جاتا ہے۔ یعنی کہ وہ شرک سے بری کرتا ہے اور کہا جاتا ہے کہ یعنی محاورہ میں۔ قشقش البعیر اذا رمٰی بجرتہ (اونٹ نے جگالی کی ہے جب وہ جگالی نکالے یا مستی سے گھڑا نکالے)۔

۲۵۲۳:......مکرر ہے۔ ہمیں خبر دی ہے علی بن احمد بن عبدان نے، ان کو احمد بن عبید نے، ان کو تمتام اور ابن ابی قماش نے، دونوں نے کہا ان کو خلف بن موسیٰ نے، ان کے باپ سے اس نے قتادہ سے، اس نے انس سے، اس نے بتایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مغرب کے بعد دو رکعت میں اور نماز فجر سے قبل دو رکعت میں قل یاایھا الکافرون اور قل ھواللہ احد پڑھتے تھے۔

۲۵۲۴:......ہمیں خبر دی ابونصر بن قتادہ نے، ان کو محمد بن احمد بن حامد عطار سے (ح) اور ہمیں خبر دی ابوبکر محمد بن احمد بن ابراہیم فارسی نے ان کو ابوعمرو بن مطر نے، دونوں نے کہ ان کو خبر دی ہے احمد بن حسن بن عبدالجبار نے، ان کو یحییٰ بن معین نے، ان کو یحییٰ بن عبداللہ بن یزید بن عبداللہ بن انیس انصاری نے، وہ کہتے ہیں کہ انہوں نے سنا طلحہ بن حراش سے، وہ حدیث بیان کرتے تھے جابر بن عبداللہ سے کہ ایک آدمی کھڑا ہوا، اس نے دو رکعتیں پڑھیں۔ پہلی رکعت میں قل یاایھا الکافرون پڑھی اور سورۃ پوری کرلی۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اس آدمی نے اپنے رب کو پہچان لیا اور دوسری رکعت میں اس نے قل ھواللہ احد پڑھی اور سورۃ پوری کرلی تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یہ بندہ اپنے رب کے ساتھ ایمان لے آیا۔ اس لئے حضرت طلحہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا میں پسند کرتا ہوں کہ یہی دو سورتیں اپنی دو رکعتوں میں پڑھا کروں۔

حضور صلی اللہ علیہ وسلم فجر کی سنتوں میں سورہ اخلاص اور الکافرون پڑھتے تھے

۲۵۲۵:......ہمیں حدیث بیان کی ہے ابومحمد بن یوسف نے ان کو ابوسعید بن اعرابی نے، ان کو سعدان بن نصر نے، ان کو اسحٰق بن یوسف ازرق نے، ان کو ہشام بن حسان نے، ان کو محمد بن سیرین نے، ان کو سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے صبح کی دو سنتوں کے بارے میں فرمایا کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم دو رکعتیں پڑھتے تھے اور ان کو ہلکا پھلکا کرتے آسان کرتے تھے اور ان میں قل یاایھا الکافرون اور قل ھواللہ احد پڑھتے تھے۔

۲۵۲۶:......ہمیں خبر دی احمد بن حسن قاضی نے، ان کو ابوعلی میدانی نے، ان کو محمد بن یحییٰ ذھلی نے، ان کو سعید بن کثیر بن عفیر نے، ان کو یحییٰ بن ایوب نے، ان کو یحییٰ بن سعید نے عمرہ سے، انہوں نے سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے، فرماتی ہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم وتر سے قبل دو رکعت میں سبح اسم ربک الاعلیٰ۔ اور قل یاایھا الکافرون پڑھتے تھے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم وتر کی نماز میں قل ھواللہ احد اور قل اعوذ برب الفلق اور قل اعوذ برب الناس پڑھتے تھے اور یہ روایت گذر چکی ہے جس میں یہ چوتھائی قرآن کے برابر ہے۔

۲۵۲۷:......ہمیں خبر دی ہے علی بن احمد بن عبدان نے، ان کو احمد بن عبید نے، ان کو اسماعیل بن فضل نے، ان کو حسن بن علی حلوانی نے، ان کو زکریا بن عطیہ حنفی نے، ان کو سعد بن محمد مسور بن ابراہیم بن عبدالرحمٰن بن عوف نے، ان کو حدیث بیان کی سیدہ عائشہ بنت سعد نے، ان کو ان کے والد نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے جس نے قل یاایھا الکافرون پڑھی گویا کہ اس نے ایک چوتھائی قرآن

(۲۵۲۲)...... (۱) فی (أ) القشقشة.

(۲۵۲۳)......مکرر (۱) فی ب : أن النبی صلی اللہ علیہ وسلم.

پڑھ لیا اور جس نے قل ھو اللہ احد پڑھی گویا کہ اس نے ایک تہائی قرآن پڑھ لیا۔

حضرت سعد رضی اللہ عنہ نے کہا کہ سعد بن ابراہیم نے مجھے یہ حدیث بتائی تھی ابوسلمہ سے۔اس نے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے اس نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے۔آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے پڑھا قل ھو اللہ احد بارہ مرتبہ گویا کہ اس نے چار مرتبہ قرآن مجید ختم کرلیا اور وہ اہل زمین پر سب سے افضل ہوگا۔

۲۵۲۸:......اور ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوعلی حافظ نے ان کو اسحاق بن ابراہیم بن یونس نے مصر میں، ان کو حسن بن علی حلوانی نے، ان کو زکریا بن عطیہ نے، ان کو سعد بن محمد بن مسور نے، انہوں نے کہا مجھے حدیث بیان کی ہے سعد بن ابراہیم نے ابوسلمہ سے، اس نے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے، انہوں نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جس نے بارہ مرتبہ قل ھو اللہ احد پڑھی نماز فجر کے بعد گویا اس نے چار مرتبہ قرآن مجید ختم کیا اور اس دن وہ اہل زمین پر افضل آدمی ہوگا جب وہ تقویٰ اختیار کرے۔

سورۃ النصر کا خصوصی ذکر

۲۵۲۹:......ہمیں خبر دی ہے ابوعبداللہ حافظ نے، ان کو خبر دی ہے ابوالولید نے، ان کو عبداللہ بن محمد نے، ان کو محمد بن مثنیٰ نے، ان کو عبدالاعلیٰ نے، ان کو داؤد نے عامر سے، اس نے مسروق سے، اس نے عائشہ رضی اللہ عنہا سے، انہوں نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کثرت کے ساتھ یہ پڑھتے تھے:

سبحان اللّٰه وبحمده واستغفره واتوب اليه

اور فرمایا کہ مجھے میرے رب نے خبردار کیا تھا کہ میں عنقریب اپنی امت کے بارے میں ایک علامت دکھایا جاؤں گا۔ جب میں اسے دیکھ لوں تو کثرت کے ساتھ میں یہ ورد کروں:

سبحان اللّٰه وبحمده واستغفر اللّٰه واتوب اليه.

لہٰذا میں نے اسے دیکھ لیا ہے:

اذا جآء نصر اللّٰه و الفتح (فتح مکہ سے) ورأيت الناس يدخلون فى دين اللّٰه افواجاً
فسبح بحمد ربك واستغفره انه كان توابًا

اس کو مسلم نے روایت کیا ہے محمد بن مثنیٰ سے۔

۲۵۳۰:......ہمیں خبر دی ہے علی بن احمد بن عبدان نے، ان کو ابوالقاسم طبرانی نے، ان کو محمد بن حسن بن کیسان نے، ان کو ابوحذیفہ نے، ان کو سفیان نے، ان کو سلمہ بن وردان نے، ان کو انس رضی اللہ عنہ نے، وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: قل یاایھا الکافرون چوتھائی قرآن کے برابر ہے اور اذا زلزلت الارض چوتھائی قرآن کے برابر ہے اور اذا جاء نصر اللہ والفتح چوتھائی قرآن کے برابر ہے۔

(۲۵۲۷)......(۱) مابين المعكوفين سقط من (ب)

(۲)...... فى (ب) : ربع القرآن أربع مرات وهو خطأ.

(۲۵۲۹)......(۱) فى (ب) : فى.

(۲) فى (ب) : وأستغفر اللّٰه.

سورۃ اخلاص کا خصوصی ذکر

۲۵۳۱:......ہمیں خبر دی ہے ابوعبداللہ حافظ اور ابوزکریا بن ابواسحق نے، دونوں کو ابوالحسن بن محمد بن عبدوس نے، ان کو عثمان بن سعید دارمی نے، ان کو یحییٰ بن بکیر نے، ان کو مالک نے، اس نے کہا کہ ہمیں حدیث بیان کی ہے قعنبی نے اس کتاب میں جس کو اس نے پڑھا تھا۔ مالک نے پھر اس کو عبدالرحمٰن بن عبداللہ بن عبدالرحمٰن بن ابوصعصعہ نے، ان کو ان کے والد نے، ان کو ابوسعید خذری رضی اللہ عنہ نے کہ ایک آدمی نے ایک آدمی سے سنا جو قل ھواللہ احد پڑھ رہا تھا اور اسے بار بار پڑھے جا رہا تھا۔ جب صبح ہوئی تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں آ کر اس بات کا ذکر کیا وہ آدمی اس کو قلیل سمجھ رہا ہے اور قعنبی نے کہا کہ وہ آدمی اس کو بہت کم کہہ رہا تھا مگر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضے میں میری جان ہے، بے شک وہ ایک تہائی قرآن کے برابر ہے۔

یہ ابوزکریا کی روایت کے الفاظ ہیں ان کو بخاری نے صحیح میں قعنبی سے اور عبداللہ بن یوسف سے، اس نے مالک سے ان کو روایت کیا ہے اور اس کو روایت کیا ہے اسماعیل بن جعفر نے مالک سے۔ اس نے کہا ابوسعید خدری سے، انہوں نے کہا کہ مجھے خبر دی ہے قتادہ بن نعمان سے۔

۲۵۳۲:......ہمیں خبر دی ہے ابوعمرو محمد بن عبداللہ ادیب نے، ان کو ابوبکر اسماعیلی نے، ان کو خبر دی ہے ابویعلی نے اور حسن بن سفیان اور عمران بن موسیٰ نے ان سب نے کہا کہ ہمیں حدیث بیان کی ہے ابومعمر اسماعیل بن ابراہیم ھلالی نے، ان کو اسماعیل بن جعفر نے مالک بن انس سے، اس نے عبدالرحمٰن بن عبداللہ بن عبدالرحمٰن بن ابی صعصعہ سے، اس نے ان کے والد سے، اس نے ابوسعید سے کہ انہوں نے کہا کہ مجھے خبر دی ہے قتادہ بن نعمان نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں ایک آدمی نے نماز میں قیام کیا اور وہ بار بار سورۃ قل ھواللہ احد کو پڑھتا رہا۔ اس کے علاوہ اس نے کچھ بھی نہیں پڑھا۔ جب صبح ہوئی تو کوئی آدمی حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں آیا اور عرض کیا کہ فلاں آدمی نے آج رات قیام کیا ہے اور رات بھر سحر سے قل هو الله احد الله الصمد لم يلد ولم يولد ولم يكن له كفوا احد پڑھتا رہا ہے۔ مگر اس کے علاوہ اس نے کچھ بھی نہیں پڑھا۔ گویا کہ وہ آدمی اسے بہت کم سمجھ رہا تھا۔ مگر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضے میں میری جان ہے بے شک یہ سورۃ البتہ ایک تہائی قرآن کے برابر ہے۔ بخاری نے کہا ہے کہ ابومعمر نے ثم ساقہ کا اضافہ کیا ہے۔

۲۵۳۳:......ہمیں خبر دی ہے ابوالقاسم عبدالرحمٰن بن عبیداللہ حرفی نے بغداد میں، ان کو ابوبکر محمد بن عبداللہ بن ابراہیم شافعی نے (ح) اور ہمیں خبر دی ہے ابوعبداللہ حافظ نے، ان کو ابوالعباس محمد بن یعقوب نے، ان دونوں کو جعفر بن محمد بن شاکر نے، ان کو عمر بن حفص بن غیاث نے، ان کو ان کے والد نے، ان کو اعمش نے، ان کو ابراہیم نے اور ضحاک مشرقی نے ان کو ابوسعید خدری نے، وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کیا ایک تمہارا اس بات سے عاجز ہے کہ وہ رات ایک تہائی قرآن مجید پڑھ لیا کرے۔ صحابہ رضی اللہ عنہم نے عرض کی یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہم میں سے کون اس کی طاقت رکھے گا (یعنی مشکل ہے) تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قل ھواللہ احد اللہ الصمد ایک تہائی قرآن ہے۔

اور حرفی کی ایک روایت میں ہے الله الواحد الصمد لم يلد ولم يولد ولم يكن له كفواً احد۔ یہ ایک تہائی قرآن ہے۔

(۲۵۳۱)...... الموطأ (ص ۳۰۸)

(۲۵۳۲)......(۱) غير واضح في الأصل وفي (ب) الهذلي.

(۲)...... مابين المعكوفين سقط من (أ)

(۳) في (ب) : رجل.

(۲۵۳۳)......(۱) في ب : اللّٰہ الواحد.

اوراس کو بخاری نے صحیح میں عمر بن حفص سے روایت کیا ہے اور ابراہیم کی روایت ابوسعید سے مرسل ہے اور ضحاک کی روایت اس سے مسند ہے بخاری نے اس کو بیان کیا ہے۔

۲۵۳۴:......ہمیں خبر دی ہے ابوالحسین بن فضل قطان نے، ان کو ابوسھل بن زیاد قطان نے، ان کو یحییٰ بن ابی طالب نے، ان کو عبدالوہاب بن عطاء نے، ان کو سعید نے، ان کو قتادہ نے، ان کو سالم بن ابو جعد نے، ان کو معدان بن ابوطلحہ یعمری سے، ان کو ابوالدرداء نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کیا تم اس بات کی طاقت نہیں رکھتے کہ ہر رات کو ایک تہائی قرآن مجید پڑھ لیا کرو۔ لوگوں نے کہا یا رسول صلی اللہ علیہ وسلم ہم لوگ اس سے عاجز ہیں اور کمزور ہیں۔ دو یا تین بار کہا۔ مگر ہر دفعہ وہی جواب دیتے رہے۔ لہٰذا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید کو تین حصوں میں تقسیم کر دیا ہے پھر اللہ تعالیٰ نے قل ھواللہ احد کو قرآن کا ایک حصہ بنا دیا ہے۔

اس کو مسلم نے نقل کیا ہے سعید بن ابوعروبہ سے اور شعبہ کی روایت سے اور ابان بن یزید نے قتادہ سے روایت کیا ہے۔

۲۵۳۵:......ہمیں خبر دی ہے ابوعلی روذباری نے، ان کو اسماعیل بن محمد صفار نے، ان کو عباس بن محمد دوری نے، ان کو شاذان نے، ان کو بکیر بن ابوسمیط نے، ان کو قتادہ نے، پھر اس کو اس کے اسناد کے ساتھ ذکر کیا ہے اور اس کے مفہوم کو بیان کیا ہے۔

ایک تہائی قرآن

۲۵۳۶:......ہمیں خبر دی ہے ابوعبداللہ حافظ نے اور احمد بن حسن قاضی نے اور ابوسعید بن ابوعمرو نے، انہوں نے کہا کہ ہمیں حدیث بیان کی ہے ابوالعباس محمد بن یعقوب نے، ان کو احمد بن عبدالجبار نے، ان کو ابن فضیل نے، ان کو بشیر ابواسماعیل نے، ان کو ابوحازم نے، ان کو ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے، انہوں نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہماری طرف نکل کر تشریف لائے اکٹھے ہو کر تیار رہو۔ عنقریب میں تمہارے لئے قرآن مجید کی ایک تہائی پڑھوں گا۔ چنانچہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے قل ھواللہ احد اللہ الصمد پوری سورۃ پڑھی۔

امام بیہقی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا

اس طرح ہمیں خبر دی ابوعبداللہ نے ایک دوسری بار قاضی کے ساتھ اور وغیرہ کے ساتھ فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہماری طرف نکل کر آئے اور فرمایا کہ میں تمہارے اوپر ایک تہائی قرآن مجید پڑھوں گا۔ پھر اس کو ذکر کیا۔

اواس کو مسلم نے صحیح میں راویت کیا ہے واصل بن عبدالاعلی سے، اس نے ابن فضیل سے۔

۲۵۳۷:......ہمیں خبر دی ہے ابوعبداللہ حافظ نے، ان کو ابوعمرو بن سماک نے، ان کو عبدالرحمٰن بن محمد بن منصور نے، ان کو یحییٰ بن سعید نے، ان کو یزید بن کیسان نے، اان کو ابوحازم نے، ان کو ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے، انہوں نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اکٹھے ہو جاؤ۔ بے شک میں تمہارے سامنے پڑھوں گا جس نے انتظام کیا۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم باہر تشریف لائے اور لوگوں کے سامنے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے قل ھواللہ احد پڑھی، پھر اندر چلے گئے۔ ہم میں سے بعض نے بعض سے کہا کہ ہم سمجھتے ہیں کہ یہ خبر آسمان سے آئی ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس یہی چیز ہے جس کی وجہ سے آپ صلی اللہ علیہ وسلم اندر چلے گئے ہیں۔ پھر اللہ کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم باہر تشریف لائے اور فرمایا کہ میں

(۲۵۳۴)...... (۱) مابین المعکوفین سقط من (أ)

(۲۵۳۵)...... (۱) فی (ب): اسحق

(۲۵۳۶)...... مسلم (۱/۵۵۷) من طریق ابن فضیل. به.

(۲۵۳۷)...... أخرجه مسلم (۱/۵۵۷) من طریق یحیی. به.

نے تم لوگوں سے کہا تھا کہ میں عنقریب تمہارے سامنے ایک تہائی قرآن پڑھوں گا۔ ہوشیار ہو جاؤ یہی ایک تہائی قرآن کے برابر ہے۔
اس کو مسلم نے نقل کیا ہے یحیٰی بن قطان کی روایت سے۔

۲۵۳۸:...... ہمیں خبر دی ہے ابوزکریا بن ابواسحٰق نے، ان کو ابوالحسن طرائفی نے، ان کو عثمان بن سعید نے، ان کو یحیٰی بن بکیر نے، ان کو مالک نے (ح) اور ہمیں خبر دی ہے ابواحمد مہرجانی نے، ان کو ابوبکر بن جعفر مزکی نے، ان کو محمد بن ابراہیم بوشنجی نے، ان کو ابن بکیر نے، ان کو مالک نے، ان کو عبداللہ بن عبدالرحمٰن نے، ان کو عبید بن حنین مولیٰ آل یزید بن خطاب نے کہ انہوں نے کہا کہ میں نے سنا ہے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے، وہ کہتے ہیں کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ آیا، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک آدمی سے سنا جو کہ یہ پڑھ رہا تھا۔ **قل هو الله احد الله الصمد لم يلد ولم يولد ولم يكن له كفواً احد** ۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، واجب ہوگئی۔ میں نے پوچھا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کیا چیز واجب ہوگئی ہے۔ فرمایا کہ جنت واجب ہوگئی ہے۔ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا میں نے ارادہ کیا کہ میں اس بندے کو خوشخبری دوں۔ مجھے خیال آیا کہ میرا حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ کھانا رہ جائے گا۔ لہذا میں نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ کھانا کھانے کو ترجیح دی۔ پھر میں اس آدمی کی طرف گیا تو وہ جا چکا تھا۔

ایک صحابی رضی اللہ عنہ کا نماز میں صرف سورۃ الاخلاص کا پڑھنا

۲۵۳۹:...... ہمیں خبر دی ہے ابوعبداللہ حافظ نے، ان کو ابوعبداللہ محمد بن یعقوب نے، ان کو حسن بن سفیان نے، ان کو حرملہ نی، ان کو عبداللہ بن وھب نے (ح) انہوں نے کہا ہمیں حدیث بیان کی ہے محمد بن یعقوب نے اور احمد بن سھل بن بحر نے، ان کو احمد بن عبدالرحمٰن بن وھب نے، ان کو ان کے چچا نے، ان کو عمرو بن حارث نے، ان کو سعید بن ابوھلال نے یہ کہ ابوالرجال محمد بن عبدالرحمٰن نے اس کو حدیث بیان کی اپنی ماں عمرہ بنت عبدالرحمٰن سے اور وہ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کی گود میں تھیں، وہ روایت کرتی ہیں کہ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک آدمی کو ایک لشکر جہاد میں بھیجا اور وہ لشکر میں اپنے ساتھیوں کو نماز پڑھاتے تھے۔ قل ھو اللہ احد پر نماز ختم کرتے تھے۔ جب وہ لوگ واپس لوٹے تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے آگے اس بات کو ذکر کیا اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے کہا کہ آپ اس سے پوچھیں کہ وہ ایسا کیوں کرتے ہیں؟ لوگوں نے پوچھا تو اس نے بتایا کہ میں اس لئے کرتا ہوں کہ یہ رحمٰن کی صفت ہے، میں پسند کرتا ہوں کہ میں اس کو پڑھوں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اس شخص کو خبر دے دو کہ اللہ تعالیٰ اس سے محبت کرتا ہے۔
اس کو مسلم نے نقل کیا ہے احمد بن عبدالرحمٰن بن وھب سے اور بخاری نے اس کو نقل کیا ہے احمد بن صالح سے، اس نے ابن وھب سے او[illegible] نسخوں میں ہے محمد سے اور احمد بن صالح سے مصعب سے منسوب نہیں ہے۔

۲۵۴۰:...... ہمیں خبر دی ہے ابوعبداللہ حافظ نے، ان کو ابوالحسن علی محمد بن سختوی عدل نے، ان کو علی بن محمد بن صقر نے، ان کو ابراہیم بن حمزہ [illegible]، ان کو عبدالعزیز بن محمد دراوردی نے، ان کو عبیداللہ بن عمر نے، ان کو ثابت بنانی نے، ان کو انس بن مالک نے کہ ایک آدمی ان کی قباء میں [illegible]ت کرتا تھا۔ جب سورۃ شروع کرتا تو یہی سورۃ پڑھتا قل ھو اللہ احد، اس کے بعد کوئی سورۃ پڑھتا تھا۔ وہ پوری نماز میں ایسے ہی کرتا تھا۔ اس [illegible]باب نے اس سے اس بارے میں پوچھا تو اس نے اس سے کہا کہ میں اس کو نہیں چھوڑ سکتا اگر تم لوگ چاہو کہ میں تمہاری امامت کروں تو

۲[illegible])......(۱) فی (أ) : الطائفی.
[illegible] مالک فی الموطأ (ص ۲۰۸)
۲[illegible])......(۱) فی (ب) : فیختم.

کروں گا ورنہ نہیں اور وہ آدمی ان میں سے افضل بھی تھا۔ لہذا وہ ناپسند کرتے تھے کہ اس کے سوا کوئی اور ان کی امامت کرے۔ لہذا وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے اور انہوں نے یہ بات آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے ذکر کی۔ چنانچہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کو بلایا اور فرمایا اے فلانے، کس چیز نے آپ کو روکا کہ آپ ویسے کریں جیسے آپ کے احباب نے آپ سے کہا ہے۔ آپ کو اس سورۃ کے لازم کرنے پر کس چیز نے ابھارا ہے۔ اس نے جواب دیا کہ اس سورۃ کی محبت نے یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تیری اس سے محبت تجھے جنت میں داخل کرائے گی۔

اور بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے کہا ہے کہ عبداللہ نے کہا ہے روایت ہے ثابت سے، اس نے انس رضی اللہ عنہ سے پھر اس حدیث کو ذکر کیا ہے۔

۲۵۴۱:......ہمیں خبر دی ہے ابوعبداللہ حافظ نے، ان کو ابوبکر احمد بن اسحٰق فقیہ نے، ان کو حسن بن علی بن زیاد نے، ان کو ابن ابواویس نے، ان کو ان کے بھائی نے سلیمان بن بلال سے، اس نے عبداللہ سے، اس نے ثابت سے، اس نے انس رضی اللہ عنہ سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ایک آدمی سے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے پوچھا کہ قل ھو اللہ کو لازم کیوں کرلیا ہے؟ اس آدمی نے کہا یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میں اس سے محبت کرتا ہوں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بے شک تیری اس کے ساتھ محبت تجھے جنت میں داخل کرادے گی۔

دو سو بار سورۃ الاخلاص پڑھنے سے دو سال کے گناہ معاف ہوتے ہیں

۲۵۴۲:......ہمیں خبر دی ہے ابوسعید عبدالرحمٰن بن محمد بن شبابہ نے ھمدان میں ان کو عبدالرحمٰن بن حسین اسدی نے اور ابوالقاسم نے ان کو محمد بن ایوب رازی نے، ان کو عبدالرحمٰن بن مبارک نے، ان کو صالح مرّی نے، ان کو ثابت نے، ان کو انس نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے۔ فرمایا جس نے قل ھو اللہ احد پڑھی دو سو بار، اس کے لئے دو سو سال کے گناہ معاف ہو جائیں گے۔

۲۵۴۳:......ہمیں خبر دی ہے ابوبکر محمد بن ابراہیم فارسی نے، ان کو ابوعمرو بن مطر نے، ان کو ابومحمد بن ایوب نے، ان کو مسلم بن ابراہیم نے، ان کو حسن بن ابوجعفر نے (ح) اور ہمیں خبر دی ہے عبداللہ بن یوسف اصفہانی نے، ان کو ابوسعید بن اعرابی نے مکہ مکرمہ میں، ان کو حسن بن محمد زعفرانی نے، ان کو اسباط بن محمد قرشی نے، ان کو زکریا بن ابوزائدہ نے، ان کو شعبی نے، ان کو عبدالرحمٰن بن ابولیلیٰ نے، ان کو ایوب انصاری نے، وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: قل ھو اللہ تہائی قرآن ہے۔

۲۵۴۴:......ہمیں خبر دی ہے ابوعبداللہ حافظ نے اور محمد بن موسیٰ نے دونوں کو ابوالعباس اصم نے، ان کو احمد بن عبدالحمید حارثی نے، ان کو حسین جعفی نے، ان کو زائدہ نے، ان کو منصور نے ھلال سے، اس نے ربیع بن خثیمہ سے، ان کو عمرو بن میمون نے، ان کو عبدالرحمٰن بن ابولیلیٰ نے، ان کو انصار کی ایک عورت نے، ان کو ابوایوب نے انہوں نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کیا تم میں سے کوئی ایک آدمی اس سے بھی عاجز ہے کہ رات اور دن میں ایک تہائی قرآن مجید پڑھ لے۔ جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے دیکھا کہ لوگوں کو مشکل لگ رہا ہے تو فرمایا کہ یہ پڑھے اللہ الواحد الصمد۔ بے شک وہ تہائی قرآن کے برابر ہے اور جو شخص یہ پڑھے:

لا الٰہ الا اللّٰہ وحدہ لا شریک لہ لہ الملک ولہ الحمد وھو علی کل شیءٍ قدیر

(۲۵۴۱)......(۱) فی (ب) : قال.

(۲۵۴۲)......(۱) فی (ب) : الزاری.

(۲۵۴۳)......(۱) مابین المعکوفین سقط من (أ)

(۲)...... فی (ب) مک بدلاً من زکریا.

(۲۵۴۴)......(۱) فی (ب) أن.

دس بار۔ تو اس کے لئے نسمہ کے (غلام کے) برابر ہوگا اور جو شخص سبحان اللہ پڑھے اور دودھ والا جانور بطور تحفہ انعام دینے کی طرح سخاوت کرے یا راستہ دکھا کر، دف بجانے والے کو ہوگا۔ اس کے لئے بربنا رنسمہ کے (یعنی غلام)۔ زائدہ نے کہا کہ منصور نے کہا ہے ہر ایک بہتر ہے نسمہ سے (یعنی غلام سے)۔

۲۵۴۵:......ہمیں خبر دی ہے ابو محمد بن فراس نے مکہ مکرمہ میں، ان کو ابو حفص جمحی نے، ان کو علی بن عبد العزیز نے، ان کو قعنبی نے، ان کو محمد بن عبد اللہ بن مسلم بن اخی زہری نے، ان کو ان کے چچا ابن شہاب نے، ان کو حمید بن عبد الرحمٰن نے، ان کو ان کی ماں ام کلثوم بنت عقبہ بن ابو معیط نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا گیا تھا قل ھو اللہ احد کے بارے میں، فرمایا کہ یہ قرآن کی ایک تہائی ہے یا اس کے برابر ہے۔

۲۵۴۶:......ہمیں خبر دی ہے ابو عبد الرحمٰن سلمی نے، ان کو احمد بن محمد بن عبدوس طرفی نے، ان کو عثمان بن سعید نے، ان کو مسلم بن ابراہیم نے، ان کو حسن بن ابو جعفر نے، ان کو ثابت نے، ان کو انس نے، وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جس نے پڑھا قل ھو اللہ احد دو سو بار، اسے بخش دیا جائے گا۔ یعنی گناہ دو سال کے۔

۲۵۴۷:......ہمیں خبر دی ہے ابو سعد مالینی نے، ان کو ابو احمد بن علوی نے، ان کو ابو یعلی نے اور یوسف بن عاصم رازی نے دونوں کو ابو الربیع زہرانی نے، ان کو ابن میمون نے، ان کو ثابت نے، ان کو انس نے، انہوں نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے پڑھا دن میں دو سو بار قل ھو اللہ احد اس کے لئے پندرہ سو نیکی لکھی جائے گی۔ مگر یہ کہ اس پر قرض ہو۔ اور روایت کی ہے محمد بن مرزوق نے حاتم سے اور اس نے کہا کہ اس میں مٹا دے گا اس کے گناہ پچاس سال کے مگر یہ کہ اس پر قرض ہو اور اس عدد کا ذکر نہیں کیا جو اس کے لئے لکھا جائے گا۔

۲۵۴۸:......ہمیں خبر دی ہے ابو سعید مالینی نے، ان کو ابو احمد بن عدی نے، ان کو محمد بن محمد نفاخ نے مصر میں ان کو محمد بن مرزوق نے، ان کو حاتم بن میمون نے، ان کو ابو سہل نے پھر اس کو ذکر کیا ہے۔

رات کو سونے سے پہلے سو بار سورۃ الاخلاص پڑھنا

۲۵۴۹:......اور اس آخری اسناد کے ساتھ روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

جو شخص ارادہ کرے کہ رات کو اپنے بستر پر نیند کرے وہ سیدھی کروٹ سو جائے۔ پھر ایک سو بار پڑھے قل ھو اللہ احد ایک سو بار۔ جب قیامت کا دن ہو اللہ تعالیٰ فرمائے گا کہ اے میرے بندے جنت میں داخل ہو جا اپنی دائیں طرف۔

سورۃ فاتحہ اور سورۃ اخلاص

۲۵۵۰:......ہمیں خبر دی ہے ابو سعد مالینی نے، ان کو ابو احمد بن عدی نے ان کو علان نے، ان کو عیسیٰ بن حماد نے، ان کو لیث بن سعد نے، ان کو خلیل بن مرہ نے، ان کو حسن بن ابو الحسن سدوسی نے اہل بصرہ میں سے، ان کو سعید بن عمرو نے، ان کو انس بن مالک نے یہ کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص پڑھے قل ھو اللہ احد باوضو ہو کر ایک سو بار، جب نماز کی وضو کرتا ہے ابتدا کرے سورہ فاتحہ کے ساتھ، اللہ تعالیٰ اس

(۲۵۴۶)......(۱) فی (أ) الطائفی وھو خطأ.

(۲۵۴۷)......أخرجه المصنف من طریق ابن عدی (۲/۸۴۴)

وفی الکامل الربیع الزھرانی بدلاً من أبی الربیع الزھرانی وھو خطأ والصحیح أبو الربیع الزھرانی واسمه سلیمان بن داود.

(۲۵۴۹)......(۱) مابین المعکوفین سقط من (ب)

أخرجه ابن عدی (۲/۸۴۴ و ۸۴۵)

کے لئے ہر حرف کے بدلے میں دس نیکیاں لکھیں گے اور دس غلطیاں مٹا دیں گے اور اس کے لئے دس درجے بلند کر دیں گے اور اس کے لئے جنت میں ایک سو گھر بنائیں گے اور اس کے لئے اس دن بنی آدم کی ساری اولاد کے اعمال کے برابر عمل بلند ہوں گے اور وہ ایسے ہوگا جیسے کہ اس نے تینتیس (۳۳) مرتبہ قرآن مجید ختم کیا ہے اور شرک سے براءۃ اور فرشتوں کی حاضری اور شیطان سے بھاگنا اور اس کے لئے عرش کے ارد گرد بھن بھناہٹ ہوگی۔ اس شخص کا تذکرہ ہوگا۔ یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ اس کی طرف دیکھیں گے جب اس کی طرف دیکھیں گے تو اس کو کبھی بھی عذاب نہیں دیں گے۔

پچاس سال کے گناہ معاف ہو جاتے ہیں

۲۵۵۱:......اور اسی اسناد کے ساتھ حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:
جو شخص دو سو مرتبہ قل ھو اللہ احد پڑھے، اس کے پچاس سال کے گناہ معاف ہو جائیں گے۔ جبکہ وہ چار خصلتوں سے پرہیز کرتا ہو۔ ناحق خون بہانے سے، ناحق مال کھانے سے، بدکاری سے اور شراب سے۔ اس روایت میں خلیل بن مرّہ اکیلا ہے اور ضعفاء میں سے ہے جن کی حدیث لکھی جاتی ہے۔

۲۵۵۲:......ہمیں خبر دی ہے ابوالحسن علی بن عبداللہ بیہقی نے، ان کو ابوبکر احمد بن ابراہیم اسماعیلی نے، ان کو بوجعفر حضرمی نے ان کو شریح بن یونس نے، ان کو اسماعیل بن مجالا نے، ان کو مجالد نے شعبی سے، ان کو جابر رضی اللہ عنہ نے، لوگوں نے کہا کہ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے لئے اپنے رب کا نسب بیان کیجئے۔ لہٰذا یہ سورۃ نازل ہوئی قل ھو اللہ احد اللہ الصمد آخر تک۔

معاویہ بن معاویہ مزنی کے جنازہ میں ستر ہزار

۲۵۵۳:......ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے اور ابوبکر احمد بن حسن نے، دونوں نے کہا کہ ان کو ابوالعباس محمد بن یعقوب نے، ان کو محمد بن عبداللہ بن ابوداؤد منادی نے اور ابوجعفر نے ان کو یونس بن محمد مؤدب نے، ان کو صدقہ بن ابوسھل نے، ان کو یونس نے، ان کو حسن نے، ان کو معاویہ بن معاویہ نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تبوک میں جہاد کر رہے تھے۔ آپ کے پاس جبرئیل علیہ السلام آئے اور کہا اے محمد! کیا آپ کو معاویہ بن معاویہ مزنی کا جنازہ پڑھنے سے دلچسپی ہے۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جی ہاں۔ جبرئیل علیہ السلام نے اپنے ہاتھ سے یوں اشارہ کیا۔ لہٰذا آپ کے لئے تمام پہاڑ اور ٹیلے سامنے سے ہٹ گئے۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کھڑے ہو کر چلے۔ جبرئیل علیہ السلام آپ کے ساتھ تھے۔ اور جبرئیل علیہ السلام کے ساتھ ستر ہزار فرشتے تھے۔ حتیٰ کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے معاویہ بن معاویہ کی نماز جنازہ پڑھائی اب حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے جبرئیل علیہ السلام سے کہا کہ اے جبرئیل! معاویہ بن معاویہ مزنی اس مقام پر کیسے پہنچا؟ اس نے کہا بوجہ کثرت قراءۃ قل ھو اللہ احد کے۔ وہ اسے پڑھتے رہتے تھے۔ کھڑے، بیٹھے، لیٹے، چلتے، سواری پر۔ بس اسی سبب سے وہ پہنچے تھے جہاں تک پہنچے تھے۔

(۲۵۵۰)......(۱) مابین المعکوفین سقط من (ب)

أخرجه ابن عدی (۹۲۸/۳)

(۲۵۵۱)......أخرجه ابن عدی (۹۲۸/۳)

(۲۵۵۳)......(۱) مابین المعکوفین سقط من (أ)

(۲) مابین المعکوفین سقط من (أ)

(۳) فی (ب) : عن

یہ روایت مرسل ہے۔ اور ہم نے کتاب دلائل النبوۃ میں اور کتاب الجنائز میں سنن سے دو طریقوں سے اس کو روایت کیا ہے۔ دونوں طریقے موصول ہیں (یعنی ان میں انقطاع نہیں ہے) اور اس مرسل روایت کے بھی شاہد ہیں۔ اور قولہ عن معاویۃ بن یزید من حدیث معاویۃ بن معاویہ ہے۔

۲۵۵۴:...... ہمیں خبر دی ہے ابوبکر قاضی نے، ان کو حاجب بن احمد طوسی نے، ان کو عبدالرحیم بن منیب نے، ان کو یزید بن ہارون نے، ان کو ابومحمد بن علاء ثقفی نے۔ وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا انس بن مالک سے، وہ کہتے ہیں کہ ہم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تبوک کا جہاد کیا۔ ایک دن سورج طلوع ہوا اور ہم تبوک میں تھے۔ نور اور شعاع اور ضیاء و روشنی ایسی تھی کہ جس کو ہم نے اس سے قبل نہیں دیکھا تھا۔ جو وقت گذرا حضور صلی اللہ علیہ وسلم اس دن کی ضیاء اور نور سے حیران ہونے لگے۔ اچانک آپ کے پاس جبرئیل امین آئے اور وحی لائے تھے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے جبرئیل علیہ السلام سے پوچھا سورج کو کیا ہوا جیسے طلوع ہے۔ آج اس کی ضیاء اور روشنی اور شعاع ایسی ہے جسے میں نے نہیں دیکھا تھا کہ کبھی ایسا سورج طلوع ہوا ہو۔ جبرئیل علیہ السلام نے کہا کہ اے اللہ کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم آج معاویہ بن ابومعاویہ لیثی کا انتقال ہو گیا۔ جس کے لئے اللہ تعالیٰ نے ستر ہزار فرشتے بھیجے ہیں جو اس کا نماز جنازہ پڑھیں گے۔ پھر حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے پوچھا کہ یہ کس وجہ سے ہے اے جبرئیل؟ جبرئیل علیہ السلام نے کہا کہ وہ کثرت کے ساتھ قل ھو اللہ احد کی تلاوت کرتے تھے۔ بحالت قیام ہو یا بحالت قعود ہو یا چلنے کی حالت ہو۔ دن رات ہو۔ اے اللہ کے نبی کیا آپ کو دلچسپی ہے کہ آپ اس کا جنازہ پڑھیں پھر واپس جہاد میں (تبوک میں) لوٹ آئیں تو میں آپ کے لئے زمین کو قبض کرلوں گا۔ جبرئیل علیہ السلام نے ایسا کیا۔ لہذا حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے معاویہ بن ابومعاویہ کا جنازہ پڑھایا۔ پھر واپس تبوک کے غزوے میں لوٹ آئے۔

۲۵۵۵:...... ہمیں خبر دی ہے ابوعبداللہ حافظ نے، ان کو ابوالعباس محمد بن یعقوب نے، ان کو حسن بن علی بن عفان نے، ان کو اسباط نے نافع سے، ان کو ابن عمر نے، انہوں نے کہا کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو بیس یا پچیس راتوں کو دیکھا یا پورے ایک مہینے تک دیکھا۔ میں نے فجر سے قبل دو رکعتوں میں اور مغرب کے بعد دو رکعتوں میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے کوئی سورۃ نہیں سنی تھی جسے آپ پڑھتے سوائے **قل یاایھا الکافرون** اور **قل ھو اللہ احد**۔

۲۵۵۶:...... ہمیں خبر دی ہے ابونصر محمد بن احمد بن اسمٰعیل طابرانی نے، ان کو ابوحاتم محمد بن حبان البستی نے بطور املاء کے، ان کو عمران بن موسیٰ نے، ان کو عثمان بن ابوشیبہ نے، ان کو یزید بن ھارون نے، ان کو سعید بن جریری نے، ان کو عبداللہ بن شقیق نے، ان کو سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے، فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے بہترین بس دو سورتیں ہیں جو فجر سے قبل دو رکعت میں پڑھی جائیں۔ ایک **قل یاایھا الکافرون** اور دوسری **قل ھو اللہ احد**۔

۲۵۵۷:...... ہمیں خبر دی ہے القاسم عبدالواحد بن محمد بن اسحٰق بن نجاد مقری نے کوفہ میں ان کو ابوجعفر محمد بن علی بن دحیم نے، ان کو احمد بن حازم نے، ان کو عمرو بن حماد نے عامر بن یساف سے، اس نے عبدالکریم سے، وہ اس کو مرفوع کرتے ہیں ابن عباس کی طرف، انہوں نے فرمایا جس

(۲۵۵۴)...... (۱) **فی (ب) : یاجبریل.**

(۲)...... **فی (ب) :لھا نور وضیاء.**

(۲۵۵۷)......(۱) **فی (ب) : ذھب.**

(۲)...... **فی (ب) : صلاۃ**

(۳)...... **فی (ب) : إلی**

نے دو رکعت پڑھیں اور دونوں میں قل ھواللہ احد تیس مرتبہ پڑھی، اس کے لئے جنت میں ایک ہزار محل تیار کئے جائیں گے اور جو شخص اسے بغیر نماز کے پڑھے اس کیلئے جنت میں ایک سو محل تیار کئے جائیں گے اور جو شخص اسے اس وقت پڑھے جب اپنے گھر میں آئے اور اس سے اس کے گھر اور پڑوس کو خیر پہنچے گی۔

سورۃ فلق اور سورۃ الناس کا خصوصی ذکر

۲۵۵۸:...... ہمیں خبر دی ہے ابو محمد بن یوسف اصفہانی نے، ان کو ابو سعید بن اعرابی نے، ان کو سعدان بن نصر نے، ان کو سفیان نے عبدۃ بن ابی لبابہ سے، اس کو ذر بن حبیش نے، وہ کہتے ہیں کہ میں نے ابی بن کعب سے پوچھا معوذتین (آخر دو سورتوں) کے بارے میں۔ انہوں نے فرمایا کہ میں نے معوذتین کے بارے میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا تھا۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مجھ سے کہا گیا ہے۔ میں کہتا ہوں (وہ بھی یہی کہتے ہیں) جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، اس کو بخاری نے روایت کیا ہے صحیح میں قتبہ سے اور محمد بن سفیان سے۔

۲۵۵۹:...... ہمیں حدیث بیان کی ہے عبداللہ بن یوسف نے، ان کو ابوبکر محمد بن حسین قطان نے، ان کو علی بن حسن الھلالی نے، ان کو یعلی بن عبید نے، ان کو اسماعیل بن ابو خالد نے، ان کو قیس نے ان کو عقبہ بن عامر جہنی نے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ البتہ تحقیق مجھ پر کچھ آیات نازل ہوئی ہیں کہ ان جیسی میں نے نہیں دیکھی تھی یا یوں فرمایا کہ ان جیسی دیکھی نہیں تھی۔ یعنی معوذتین۔

۲۵۶۰:...... ہمیں خبر دی ابو عبداللہ حافظ نے، ان کو ابو عبداللہ محمد بن یعقوب نے، ان کو محمد بن عبدالوھاب نے، ان کو یعلی بن عبید نے پھر اس کو ذکر کیا ہے اور مسلم نے اس کو کئی طریقوں سے صحیح میں اسماعیل بن ابو خالد سے نقل کیا ہے۔

۲۵۶۱:...... ہم نے روایت کی ہے عقبہ بن عامر سے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ کیا میں آپ کو ایسی دو سورتیں نہ سکھلاؤں جو بہترین ہیں ان سب میں جو پڑھی گئی ہیں۔ پھر اس کو آپ نے قل اعوذ برب الفلق اور قل اعوذ برب الناس سکھلائیں۔

نظر بد کا علاج

۲۵۶۲:...... ہمیں خبر دی ہے ابو عبداللہ حافظ نے، ان کو ابوالعباس محمد بن یعقوب نے، ان کو عباس دوری نے اور محمد بن اسحاق صغانی نے (ح) اور ہمیں خبر دی ہے ابوالحسین بن بشران نے، ان کو احمد بن سلمان نجاد نے بطور املاء کے، ان کو ھندام بن قتیبہ نے، انہوں نے کہا کہ ہمیں حدیث بیان کی ہے سعید بن سلیمان نے، ان کو عباد بن عوام نے، ان کو جریری نے، ان کو ابونضرہ نے، ان کو ابو سعید خدری نے، انہوں نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پناہ مانگتے تھے جنوں کی نظر بد سے اور انسانوں کی نظر بد سے۔ جب سورۃ معوذتین نازل ہوئی تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ان دونوں سورتوں کو لے لیا اور ان کے ماسوا سب شے کو چھوڑ دیا۔ لفظ دونوں کے برابر ہیں۔

۲۵۶۳:...... ہمیں خبر دی ہے ابونصر بن قتادہ نے، ان کو ابو عبداللہ بن احمد بن سعد حافظ نے، ان کو محمد بن ابراہیم بوشنجی نے، ان کو نفیلی نے، ان کو محمد بن سلمہ نے، ان کو محمد بن اسحاق نے سعید بن ابو سعید مقبری سے، اس نے عبداللہ بن عقبہ بن عامر سے، انہوں نے کہا کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ چل رہے تھے۔ مقام صحفہ اور ابواء کے درمیان کہ اچانک ہمیں ہوا نے اور شدید آندھی نے چھپالیا، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم

(۲۵۵۸)...... أخرجه البخاری (۳/۲۲۳)

(۱)...... فی (ب) : کما.

(۲۵۵۹)...... (۱) فی (أ) : الحسن.

(۲۵۶۲)...... (۱) فی (ب) : نضرة.

نے قل اعوذ برب الفلق اورقل اعوذ برب الناس کے ساتھ تعوذ اور پناہ مانگنا شروع کیا اور فرماتے تھے کہ اے عقبہ ان دونوں سورتوں کے ساتھ تو بھی پناہ مانگ لو کہ کسی پناہ مانگنے والے نے دونوں کی مثل پناہ نہیں مانگی ۔ میں نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا تھا آپ صلی اللہ علیہ وسلم ہم لوگوں کی امامت کیا کرتے تھے نماز میں ان دونوں سورتوں کے ساتھ ۔

۲۵۶۴:......ہمیں خبر دی ہے ابونصر بن قتادہ نے ، ان کو ابوالفضل محمد بن عبدالرحمٰن بن خمیرویہ نے ، ان کو احمد بن نجدہ نے ، ان کو احمد بن یونس نے ، ان کو لیث بن سعد مصری نے ، ان کو ابن عجلان نے ، ان کو سعید بن ابوسعید مقبری نے ، ان کو عقبہ بن عامر جہنی نے ، کہتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ چل رہا تھا مجھے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے عقبہ کہو میں نے کہا، کیا کہوں ۔ کہتے ہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم مجھ سے خاموش ہو گئے ۔ میں نے کہا اے اللہ اب حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو مجھ پر لوٹا دیں ۔ (یعنی اب مجھ سے دوبارہ کچھ بات کریں) پھر فرمایا کہ اے عقبہ کچھ کہو ۔ میں نے کہا میں کیا کہوں ۔ کہتے ہیں پھر حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کہو قل اعوذ برب الفلق ۔ میں نے اس کو پڑھا اور پورا کر دیا ۔ پھر فرمایا عقبہ کہو میں نے کہا کہ میں کیا کہوں ۔ فرمایا کہو: قل اعوذ برب الناس ۔ میں نے اسے بھی پورا کر دیا ۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نہ تو ان دونوں کی مثل کسی نے سوال کیا ہے اور نہ ہی ان دونوں کی مثل کسی پناہ مانگنے والے نے پناہ مانگی ہے ۔

۲۵۶۵:......ہمیں خبر دی ہے ابوعبداللہ حافظ نے تاریخ کے آخر میں ۔ ان کو ابوالحسین محمد بن یعقوب بن ناصح اصفہانی ، ادیب نے ، ان کو بشر بن موسیٰ اسدی نے ، ان کو ابوعبدالرحمٰن مقری نے ، ان کو سعید بن ابوایوب نے ، ان کو یزید بن عبدالعزیز عینی سے اور ابو مرحوم عبدالرحیم بن میمون نے یزید بن محمد بن قرشی نے ، ان کو علی بن رباح نے ، ان کو عقبہ بن عامر جہنی نے ، انہوں نے کہا مجھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم فرمایا کہ میں ہر نماز کے بعد معوذات پڑھا کروں ۔

۲۵۶۶:......ہمیں خبر دی ہے ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوالعباس محمد بن یعقوب نے ان کو محمد بن اسحٰق نے ان کو یونس بن محمد مؤدب نے ان کو لیث بن سعد نے ان کو یزید نے ان کو ابوعمران نے ان کو عقبہ بن عامر نے ''ح'' اور ہمیں خبر دی ہے ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوالعباس محمد بن یعقوب نے ان کو عباس بن محمد دوری نے ان کو وھب بن جریر نے ان کو ان کے والد نے انہوں نے سنا یحییٰ بن ایوب سے وہ حدیث بیان کرتے

(۲۶۵۳)......(۱) فی (ب) : أبيه عن.

(۱)...... فی (ب) مانصه : أخبرنا الإمام الشيخ الحافظ الأوحد الثقة بهاء الدين أبو محمد القاسم بن الإمام الحافظ شيخ الإسلام أبو القاسم علی بن الحسن بن هبة الله الشافعی بقراء تی علیه بجامع دمشق فی جمادی الأولی سنة خمس وتسعين وخمسمائة قال ثنا الشيخان الأمام أبوعبدالله محمد بن الفضل بن أحمد الصاعدی و أبوالقاسم زاهر بن طاهر بن محمد الشحامی فی كتابيهما وحدثنا أبی رحمه الله و أخبرنا أبوعلی بن سليمان المراوی الأندلسی الزاهد قالا ثنا زاهر قالا ثنا الحافظ أبوبكر أحمد بن الحسين البيهقی رحمه الله قال.

(۲۵۶۴)......فی (ب) عبدالله بن حمرويه

(۲)...... مابين المعكوفين سقط من (أ)

☆...... بالهامش مانصه : آخر الجزء الثامن عشر.

(۲۵۶۶)...... (۱) فی (أ) أسلم عن.

(۲)...... فی (ب) : فقال.

(۴)...... مابين المكعوفين سقط من (أ)

(۵)...... من (ب) : أتبعت

أخرجه الحاكم (۲/۵۴۰) بنفس الإسناد وصححه ووافقه الذهبی.

ہیں یزید بن ابوحبیب سے اس نے اسلم ابوعمران تجیبی سے اس نے عقبہ بن عامر سے اس نے کہا کہ میں نے عرض کی یارسول اللہ میں سورۃ یوسف اور سورہ ھود پڑھتا ہوں آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے عقبہ آپ قل اعوذ برب الفلق پڑھیں اس لئے کہ آپ ہرگز ایسی سورۃ نہیں پڑھیں گے جو اللہ کو سب سے زیادہ محبوب ہو اور اس کے نزدیک اس سے زیادہ بلیغ ہو اگر آپ اس بات کی استطاعت رکھیں کہ وہ آپ سے کبھی فوت نہ ہونے پائے تو ایسے ہی کیجئے۔

یہ الفاظ یحییٰ کی روایت کے ہیں۔ اور لیث کی روایت میں ہے کہ میں حضور کے پیچھے پیچھے چلا آپ سواری پر تھے میں نے جا کر اپنا ہاتھ ان کے قدم مبارک پر رکھا اور میں نے عرض کی کہ کیا میں سورہ ھود اور سورہ یوسف پڑھوں۔ آپ نے فرمایا آپ ہرگز ایسی کوئی چیز نہیں پڑھیں گے جو اللہ کے ہاں زیادہ بلیغ ہو قل اعوذ برب الفلق سے۔

حضور صلی اللہ علیہ وسلم وتر کی نماز میں کیا پڑھتے تھے؟

۲۵۶۷:......ہمیں خبر دی ہے ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوعبداللہ بن جعفر نے ان کو یعقوب بن سفیان ان کو سعید بن ابومریم نے ان کو یحییٰ بن ایوب نے ان کو یحییٰ بن سعید نے ان کو عمرہ بنت عبدالرحمن نے ان کو سیدہ عائشہ زوجۃ الرسول سے فرماتی ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم وتر کی پہلی رکعت میں سبح اسم ربک الاعلیٰ پڑھتے تھے اور دوسری رکعت میں قل یاایھا الکافرون اور تیسری رکعت میں قل ھواللہ احد اور کبھی قل اعوذ برب الفلق اور قل اعوذ برب الناس پڑھتے تھے۔

حضور صلی اللہ علیہ وسلم علالت میں معوذات پڑھتے تھے

۲۵۶۸:......ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے اور محمد بن موسیٰ نے دونوں کو ابوالعباس محمد بن یعقوب نے ان کو ابوالحسن ھارون بن سلیمان بن داؤد اصفہانی نے ان کو عبدالرحمن بن مہدی نے ان کو مالک نے ان کو زہری نے ان کو عمرۃ نے ان کو سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم جب بیمار ہوتے تھے تو اپنے آپ پر معوذات پڑھتے تھے (اور پھونکتے تھے۔)

۲۵۶۹:......ہمیں خبر دی ہے ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوبکر بن اسحٰق نے ان کو اسماعیل بن قتیبہ نے ان کو یحییٰ بن یحییٰ نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے پڑھا مالک بن انس پر اس نے عروہ سے اس نے سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے کہ نبی کریم جب بیمار ہوتے تھے تو اپنے آپ پر معوذت پڑھتے اور پھونکتے تھے جب درد یا تکلیف زیادہ ہو جاتی تو میں ان پر پڑھ کر دم کرتی اور اپنے ہاتھ کو ان کے جسم پر پھیرتی سورۃ کی برکت کی امید کی وجہ سے۔ ان کو بخاری نے روایت کیا ہے۔

عبداللہ یوسف سے اس نے مالک بن انس سے اس نے عروہ سے اس نے عائشہ۔ اور مسلم نے ان کو روایت کیا ہے یحییٰ بن یحییٰ سے۔

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے سونے کے معمولات

۲۵۷۰:......ہمیں خبر دی ہے ابوعمرو ادیب نے ان کو ابوبکر اسماعیلی نے ان کو عبداللہ بن محمد بن سیار فرھادانی نے۔ ان کو قتیبہ نے ان کو مفضل

(۲۵۶۷)......(۱) مابین المعکوفین سقط من (ب)

أخرجه الحاكم (۲/۵۲۰) من طريق سعيد بن أبي مريم. به.

(۲۵۶۸)......(۱) فی (ب) یقرأ.

(۲)......فی (ب) وینفث

(۲۵۶۹)......(۱) مابین المعکوفین سقط من (ب)

بن فضالہ نے ان کو عقیل نے ان کو ابن شہاب نے ان کو عروہ نے ان کو عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہ نبی کریم جب اپنے بستر پر آتے تھے ہر رات دونوں ہاتھوں کو ملا لیتے پھر ان میں پھونکتے اور ان میں قل ھو اللہ احد اور قل اعوذ برب الفلق اور قل اعوذ برب الناس پڑھتے تھے پھر ان کو اپنے جسم پر جہاں تک پھیر سکتے پھیرتے تھے دونوں ہاتھوں کو پھیرنے کی ابتدا اپنے سر اور اپنے چہرے سے کرتے تھے جو کچھ جسم کا سامنے کا حصہ ہے یہ عمل تین بار کرتے تھے۔اس کو بخاری نے صحیح میں روایت کیا ہے۔

۲۵۷۱:......ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو عبدالرحمٰن بن حسن قاضی نے ہمدان میں ان کو عمیر بن مرداس نے ان کو عبیداللہ بن نافع صائغ نے ان کو یحییٰ بن عمیر نے اپنے والد عمیر سے (یہ مولی تومل بن عدی میں) انہوں نے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم میں سے کوئی آدمی اس وقت تک بالکل نہ سویا کرے یہاں تک کہ وہ قرآن مجید کی ایک تہائی پڑھ لے لوگوں نے عرض کی یا رسول اللہ سونے سے قبل ہم میں سے کوئی آدمی ایک تہائی قرآن پڑھنے کی کیسے استطاعت رکھے گا فرمایا کہ یہ طاقت نہیں رکھے گا کہ قل ھو اللہ احد۔قل اعوذ برب الفلق اور قل اعوذ برب الناس پڑھ لے۔

۲۵۷۱:......مکرر ہے اور ہم نے روایت کی ہے کتاب الدعوات میں معاذ بن عبداللہ بن حبیب سے اس نے اپنے والد سے اس نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ نے فرمایا تم جب صبح کرو اور شام کرو دونوں وقت تین تین مرتبہ قل ھو اللہ احد اور قل اعوذ برب الفلق اور قل اعوذ برب الناس پڑھ لیا کرو یہ پڑھنا آپ کو ہر شئی سے کفایت کرے گا۔

قرآنی آیات کی ایک دوسرے پر فضیلت وفوقیت کی بحث

ہم نے کئی ایسی احادیث ذکر کر دی ہیں جو سورتوں اور آیات کے باہم مفاضلے پر ایک دوسری پر فضیلت وفوقیت پر دلالت کرتی ہیں۔ارشاد باری تعالیٰ ہے۔

مانسخ من اية او ننسها نات بخير منها.

ہم جو بھی آیت منسوخ کرتے ہیں یا بھلواتے ہیں اس سے بہتر اور لے آتے ہیں۔

شیخ حلیمی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا۔اس کا مطلب کئی چیزوں کی طرف راجع ہوتا ہے۔یعنی باہم سورتوں کی فضیلت کئی اعتبار سے ہوسکتی ہے۔

اول:......یا تو یہ باہم فضیلت عمل کرے گی تلاوت میں بایں طور کہ ایک آیت ناسخ ہو دوسری منسوخ ہو لہٰذا ہم کہیں گے کہ ناسخ جو ہے وہ

(۲۵۷۰)......(۱) فی (أ) الوهادانی.

(۲)...... مابین المعكوفين سقط من (أ،ب) و أثبتناه من صحيح البخاری.

(۳)...... فی (ب) : يمسح.

(۲۵۷۱)......(۱) مابین المكعوفين سقط من (أ) أخرجه الحاكم (۱/۵٦٧) بنفس الإسناد وصححه ووافقه الذهبی.

(۲۵۷۱)...... مابین المكعوفين سقط من (أ)

(۴)...... مابین المعكوفين سقط من (ب)

(۵)...... فی (ب) : قرائتها.

(☆) غير واضح فی الأصل.

(٦)...... فی (ب) : فكان.

(۷)...... فی (ب) : فيه.

منسوخ سے بہتر ہے یعنی ناسخ پر عمل کرنا لوگوں کے حق میں منسوخ پر عمل کرنے سے زیادہ بہتر ہے اور ثواب زیادہ اسی بنا پر کہا جاتا ہے کہ۔ امر کی نہی کی وعدے کی اور عذاب کی آیات بہتر ہیں آیات قصص سے۔

اس لئے کہ قصص سے مقصود امر اور نہی کی تاکید ہوتی ہے اور ڈراوے اور خوشخبری کی تاکید ہوتی ہے، اور ان امور سے لوگ مستغنی بھی نہیں ہیں (لوگوں کو ان ضرورت ہے) اور قصص سے مستغنی ہیں۔ اور جو چیز لوگوں کے زیادہ فائدے کی اور ان کے لئے زیادہ نفع والی ہے ان میں سے جو ان کے لئے اصول کے قائم مقام ہو وہ ان کے لئے بہتر ہوتی ہے اس کے مقابلے میں جو ضروری چیز کے تابع ہو۔

دوم:...... یا یہ کہا جائے کہ وہ آیات جو اللہ تعالیٰ کے نام گنوانے اور اس کی صفات کے بیان اور اس کی عظمت اور قدس پر دلالت پر مشتمل ہیں وہ افضل ہیں اور بہتر ہیں بایں معنی کہ ان کے ذریعے جس چیز کی خبر دی گئی ہے وہ اونچی ہے اور جلیل القدر ہے۔

سوم:...... یا اس طرح کہا جائے کہ ایک سورۃ دوسری سورۃ سے بہتر ہے یا ایک آیت دوسری آیت سے بہتر ہے بایں طور پر کہ اس کو پڑھنے سے پڑھنے والے کے لئے فائدہ جلدی ہوتا ہے جو بدیر حاصل ہونے والے ثواب کے سوا ہوتا ہے، اور پڑھنے والے سے اس کی تلاوت کے ذریعے عبادت ادا ہوتی ہے، جیسے آیت کرسی، اور سورۃ اخلاص اور معوذتین کی قرأۃ۔ بے شک ان کو پڑھنے والا ان کو پڑھ کر جن چیزوں سے ڈرتا ہے ان سے احتراز کرنے اور بچنے کی جلدی کرتا ہے اور اللہ تعالیٰ کے ساتھ اعتصام کرتا ہے اور اس کو مضبوطی سے تھام لیتا ہے۔ اور ان کو تلاوت کر کے وہ اللہ تعالیٰ کی عبادت ادا کرتا ہے کیونکہ ان میں اللہ تعالیٰ کا ذکر ہے اس کی اعلیٰ صفات کے ساتھ۔ ان کے ساتھ اعتقاد کے طریقے پر، اور سکون نفس ہے اس ذکر کی فضیلت کی طرف اللہ کے احسان اور اس کی برکت کے سبب بہر حال باقی رہیں آیات حکم تو یہ حقیقت ہے کہ ان آیات کی محض تلاوت سے اقامت حکم واقع نہیں ہو سکتا صرف تلاوت سے تو صرف اس حکم کا علم اور اس کا ذکر اور یاد دہانی ہو سکتی ہے فقط لہذا اس اعتبار سے وہ آیات اور سورتیں جن کا ذکر ہم پہلے کر چکے ہیں وہ اس بات کی زیادہ حق دار ہیں کہ ان پر خیر اور افضل کا نام رکھا جائے پھر اگر یہ کہا جائے کہ مجموعی طور پر قرآن تورات، انجیل، زبور سے افضل اور بہتر ہے۔ بایں طور اس کی تلاوت اور عمل دونوں کے ساتھ عبادت کرنا قرآن کے ساتھ واقع ہوتا ہے۔ اس کے ماسوا کے ساتھ نہیں، اور ثواب واجب ہوتا ہے اسی کی قرأت کے ساتھ ان کی قرأت کے ساتھ نہیں۔

- یا اس اعتبار سے افضل ہے اور بہتر ہے کہ قرآن بحیثیت اعجاز نبی مبعوث کی حجت ہے، اور یہ دوسری کتب نہ ہی معجزہ تھیں اور نہ ہی ان انبیاء کی نبوت حجت تھیں بلکہ وہ ان کی دعوت تھیں، اور حجت الگ تھی ورنہ یہ بھی ان کی مثل ہو جاتی۔

اور کبھی یوں کہا جاتا ہے۔ کہ بعض سورۃ بعض سے افضل ہے، اس لئے کہ اللہ تعالیٰ نے بعض کی قرأت کو بعض دوسری کے کئی اضعاف کے برابر اور کئی گنا کی طرح کیا ہے، اور بعض کے ثواب کو اس قدر ثابت کیا ہے جو اس کی غیر کے لئے ثابت نہیں کیا، اگر چہ وہ حقیقت ہمارے سامنے واضح اور ظاہر نہ ہو جس کی وجہ سے وہ افضل آیت کا ثواب اس خاص مقدار کو پہنچتا ہے۔ مثال کے طور پر جیسے یہ کہا جائے کہ بعض دن بعض سے افضل ہیں اور بعض مہینے بعض سے افضل ہیں اس معنی میں کہ ان میں عبادت کرنا فضیلت رکھتا ہے دوسرے میں عبادت کرنے سے۔ اس میں گناہ کرنا دوسرے دن یا مہینے میں گناہ کرنے سے زیادہ ہے۔

یا جیسے یہ کہا جائے کہ احرام افضل ہے غیر احرام سے اس لئے کہ اس میں وہ مناسک ادا کئے جاتے ہیں جو دوسری جگہ نہیں کئے جاتے۔

فصل:...... قرآن مجید کے ساتھ شفاء حاصل کرنا

۲۵۷:...... ہمیں خبر دی ہے۔ ابو الحسین بن فضل قطان نے ان کو ابو سہل بن زیادہ قطان نے ان کو اسحق بن حسن حربی نے ان کو عفان نے ان کو ابو عوانہ نے ان کو ابو بشر نے ان کو ابو المتوکل نے ان کو ابو سعید نے انہوں نے کہا کہ ہم لوگوں کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک غزوے میں

بھیجا۔ہم لوگ قبیلہ جہینہ کے ایک (سانپ یا کسی زہریلے جانور کے) ڈسے ہوئے آدمی پر پہنچے، (اس کے گھر والوں نے) اس کا علاج کرایا تھا مگر اسے کوئی فائدہ نہیں ہوا تھا۔لہٰذا ان کے کچھ لوگوں نے کہا اگر تم لوگ اس گروہ کے پاس جاؤ جو تمہارے پاس اترے ہوئے ہیں، شاید ان کے پاس ایسی کوئی چیز ہو جو فائدہ دے جائے لہذا وہ لوگ ہمارے پاس آئے اور بولے اے مسافرلوگو ہمارے سردار کو (سانپ وغیرہ نے) ڈس لیا ہے ہم نے اس کا ہر طرح سے علاج کیا ہے مگر اسے کسی چیز نے کوئی فائدہ نہیں دیا۔کیا تمہارے پاس کوئی چیز ہے۔لہذا ہمارے گروہ میں سے ایک نے کہا اللہ کی قسم میں دم کرتا ہوں۔اللہ کی قسم ہم لوگوں نے آپ لوگوں سے ہمیں مہمان بنانے کو کہا تو تم لوگوں نے ہمیں مہمان نہیں رکھا۔ہم ایسے دم بھی نہیں کریں گے یہاں تک کہ تم لوگ ہمارے لئے کوئی معاوضہ طے کرو۔ابوسعید کہتے ہیں کہ ہم نے ان کے ساتھ بکریوں کی ایک مخصوص تعداد طے کرلی لہذا دم کرنے والا گیا اور جا کر (دم کرنا شروع کیا)۔

سورۃ فاتحہ یعنی الحمد للہ رب العلمین پڑھتا تھا اور مریض کے زخم پر تھوکتا جاتا یہاں تک کہ وہ شفایاب ہوگیا، پس گویا کہ وہ چھوٹ گیا ہے رسی کے بندھن سے، ابوسعید کہتے ہیں کہ اب وہ کھڑے ہو کر چلنے لگ گیا اب اس کو کوئی تکلیف نہیں تھی۔اور ان لوگوں نے وہ معاوضہ ان کو پورا پورا دے دیا جس پر ان کے ساتھ معاملہ طے ہوا تھا لہذا ان کو بعض ساتھیوں نے کہا کہ آپس میں ہم یہ بکریاں تقسیم کرلیں، مگر جس نے دم پڑھا تھا اس نے کہا کہ نہیں ابھی ایسا نہ کرو۔پہلے ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس چلتے ہیں اور آپ کے سامنے یہ پورا ماجرا ذکر کرتے ہیں دیکھتے ہیں کہ آپ ہمیں اس بارے میں کیا حکم دیتے ہیں لہذا یہ لوگ صبح صبح رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں آئے اور آ کر واقعہ بیان کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سن کر ہنس پڑے اور فرمانے لگے آپ کو یہ کیسے معلوم ہوا تھا کہ یہ دم پھونک کی چیز بھی ہے اور فرمایا کہ تم لوگوں نے درست کیا یہ مال تقسیم کرلو اور اپنے ساتھ ساتھ میرا بھی حصہ مقرر کرو۔اس کو بخاری نے صحیح میں نقل کیا ہے ابوعوانہ کی حدیث سے اور بخاری و مسلم دونوں نے اس کو نقل کیا ہے شعبہ کی روایت سے ابوبشر سے۔

۲۵۷۳:......ہمیں خبر دی ہے ابونصر بن قتادہ نے اور محمد بن ابراہیم فارسی نے دونوں نے کہا کہ ان کو ابوعمرو بن مطر نے اور ان کو ابراہیم بن علی نے ان کو یحییٰ بن یحییٰ نے ان کو جریر نے ان کو رکین بن ربیع بن عمیلہ نے قاسم بن حسان سے اور ان کے چچا عبدالرحمٰن بن حرملہ سے انہوں نے عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم معوذات کے سوا دم پھونک کو ناپسند کرتے تھے اور تحقیق ہم نے روایت کیا حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان عقبہ بن عامر کے لئے۔اے عقبہ معوذتین کے ساتھ پناہ پکڑ کوئی پناہ لینے والا ان کی مثل کے ساتھ بھی ان جیسی پناہ نہیں لیتا۔اور ہم نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی ہے کہ آپ معوذات سورتوں کے ساتھ پناہ پکڑتے تھے۔اور ہم نے کتاب الدعوات میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا پناہ مانگنا کتاب اللہ کی آیات کے ساتھ روایت ہے۔

۲۵۷۴:......اور ہمیں خبر دی ہے ابوالحسین بن بشران نے ان کو ابوجعفر محمد بن عمر رزاز نے ان کو محمد بن احمد بن ابوالعوام نے ان کو ابوعامر نے ان کو علی بن مبارک نے ان کو یحییٰ بن ابوکثیر نے انہوں نے کہا کہ میرا گمان ہے کہ محمد بن ابراہیم بن حارث سے کہ ابن حابس جہنی نے ان کو خبر دی

(۲۵۷۲)......(۱) مابين المعكوفين سقط من (أ)

(۲)...... من (ب) : لعله يكون.

(۳)......مابين المعكوفين سقط من (أ)

(۴)......مابين المعكوفين سقط من (ب)

(۲۵۷۳)......(۵) مابين المعكوفين سقط من (أ)

(۶) في (ب) : تعوذه.

(۲۵۷۴)......( ) مابين المعكوفين سقط من (أ)

ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے کہا اے ابن حابس کیا میں تجھے اس افضل چیز کی خبر دوں جس کے ساتھ پناہ مانگنے والے پناہ مانگتے ہیں اس نے کہا جی ہاں یا رسول اللہ! آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا (وہ یہ ہے) قل اعوذ برب الفلق ۔ وقل اعوذ برب الناس ہیں اور یہ دونوں معوذتین ہیں ۔

بچھو کے ڈنک مارنے پر معوذتین سے دم کرنا

۲۵۷۵:......ہمیں خبر دی ہے علی بن احمد بن عبدان نے ان کو احمد بن عبید نے ان کو محمد بن عثمان بن ابوشیبہ نے ان کو ان کے چچا ابوبکر نے ان کو عبدالرحیم بن سلیمان نے، ان کو مطرف نے ان کو منھال بن عمرو نے ان کو محمد بن علی نے ان کو علی نے انہوں نے فرمایا کہ ایک زات رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نماز پڑھ رہے تھے آپ نے اپنا ہاتھ زمین پر رکھا تو اچانک آپ کو بچھو نے ڈس لیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جوتے کے ساتھ اس کی خبر لی اور اسے مار دیا جب اسے مار کر ہٹے تو آپ نے فرمایا۔ اللہ تعالیٰ بچھو کو لعنت کرے نہ نماز پڑھنے والے کو چھوڑتا ہے نہ غیر نمازی کو نہ نبی کو چھوڑتا ہے نہ غیر نبی کو پھر آپ نے نمک اور پانی منگوایا۔ اسے ایک برتن میں ڈالا۔ پھر اس کو اس انگلی پر ڈالنا شروع کیا جس جگہ پر آپ کو ڈسا گیا تھا اور اس جگہ کو ملتے جاتے تھے اور معوذتین کے ساتھ پناہ لیتے اور دم کرتے جاتے تھے۔

اسی طرح اس کو روایت کیا ہے ابن فضیل نے مطرف سے ۔ مگر انہوں نے عملاً بچھوں کو پکڑنے اور مارنے کا ذکر نہیں کیا۔ انہوں نے کہا کہ پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے پانی اور نمک منگوایا اور اس زخم پر ملتے جاتے تھے قل ھو اللہ احد۔ قل اعوذ برب فلق ۔ اور قل اعوذ برب الناس پڑھتے جاتے تھے۔

۲۵۷۶:......ہمیں خبر دی علی بن احمد بن عبید نے ان کو عباس بن مفضل نے ان کو اسماعیل ابن بنت سدی نے ان کو ابن فضیل نے پھر اس حدیث کو ذکر کیا ہے اس کی اسناد کے ساتھ حضرت علی سے کہ بچھوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو ڈنس لیا حالانکہ آپ نماز پڑھ رہے تھے۔ جب فارغ ہوئے فرمایا۔

اللہ تعالیٰ بچھوں کو لعنت کرے نہ نبی کو چھوڑتا نہ غیر نبی کو۔ پھر آپ نے نمک اور پانی منگوایا پھر اس حدیث کو ذکر کیا۔

حضرت اسماء بنت ابوبکر فرماتی ہیں

۲۵۷۷:......ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوعبداللہ بن یعقوب نے ان کو محمد بن عبدالوہاب نے ان کو جعفر بن عون نے ان کو ابوعمیس نے ان کو عون بن عبداللہ نے ان کو اسماء بنت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے فرماتی ہیں ۔ جو شخص جمعہ کے دن فاتحۃ الکتاب پڑھے اور قل ھو اللہ احد اور قل اعوذ برب الفلق اور قل اعوذ برب الناس سات بار پڑھے اس جمعہ سے دوسرے جمعہ تک اس کی حفاظت ہو جاتی ہے۔

حمید بن زنجویہ نے کہا جعفر سے روایت میں ہے جمعہ کے بعد پڑھے۔

مریض کے پاس قرآن پڑھنے سے مرض ہلکا ہوتا ہے

۲۵۷۸:......اس بارے میں زھری سے بھی روایت ہے اس میں فاتحہ کا ذکر نہیں ہے۔ اور اس نے کہا ہے جس وقت امام سلام پھیرے بات

(۲۵۷۵)......(۱) فی (ب) : تدع.

(۲۵۷۶)......(۱) فی (أ) : أحمد بن علی.

(۲۵۷۷)...... (۱) فی (ب) : مرار.

کرنے سے پہلے سات سات بار پڑھے۔

۲۵۷۹:......ہمیں خبر دی ابو عبداللہ حافظ نے اور محمد بن موسیٰ نے دونوں کو ابو العباس اصم نے ان کو ہارون بن سلیمان نے ان کو عبدالرحمٰن بن مہدی نے ان کو عبداللہ بن مبارک نے ان کو عیسیٰ بن عمر نے ان کو طلحہ بن مصرف نے وہ کہتے ہیں کہ کہا جاتا تھا کہ مریض کے پاس جب قرآن پڑھا جائے تو وہ تکلیف ہلکی محسوس کرتا ہے۔ چنانچہ میں خیثمہ پر داخل ہوا وہ مریض تھے میں نے کہا کہ میں آج آپ کو تندرست دیکھ رہا ہوں انہوں نے کہا کہ میرے پاس قرآن پڑھا گیا تھا۔

۲۵۸۰:......ہمیں خبر دی ہے علی بن احمد بن عبدان نے ان کو احمد بن عبید نے ان کو عباس بن فضل اسفاطی نے ان کو عقبہ بن مکرم کوفی نے ان کو ابراہیم بن ظبیہ نے ان کو حجاج نے اور محمد بن راشد نے مکحول سے اس نے واثلہ بن اسقع سے کہ ایک آدمی نے رسول اللہ کی خدمت میں۔ حلق میں درد کی شکایت کی تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قرآن کی تلاوت کو لازم پکڑو۔

۲۵۸۱:......ہمیں خبر دی ہے ابو سعید مالینی نے ان کو ابو احمد بن عدی نے ان کو عبدالرحمٰن بن سلیمان بن موسیٰ بن عدی جرجانی نے مکہ مکرمہ میں ان کو علی بن سلمہ نے نیساپوری نے۔ ان کو زید بن حباب نے ان کو سفیان ثوری نے ان کو ابو اسحاق نے ان کو ابوالاحوص نے ان کو عبداللہ نے انہوں نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ دو شفاؤں کو لازم پکڑو قرآن کو اور شہد کو۔

زید بن حباب نے اس کو مرفوع کیا ہے۔ حالانکہ صحیح جو ہے وہ یہ ہے کہ یہ روایت ابن مسعود پر موقوف ہے۔

فصل

۲۵۸۲:......ہمیں خبر دی ابو بکر احمد بن حسن قاضی نے ان کو ابو العباس اصم نے ان کو یحییٰ بن ابو طالب نے ان کو خبر دی ہے ان کے والد نے ان کو ابو عبید عبیس خزاز نے ان کو موسیٰ بن انس نے ان کو ان کے والد نے ان کو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے آپ نے فرمایا کہ یوں نہ کہوں سورۃ بقرہ اور نہ ہی سورۃ آل عمران۔ اور سارا قرآن۔ مگر یوں کہوں وہ سورۃ جس میں بقرہ مذکور ہے وہ سورۃ جس میں آل عمران کا ذکر ہے، اور قرآن بھی اسی صورت پر ہے۔

عبیس بن میمون منکر الحدیث ہے۔ اور یہ صحیح نہیں ہے یقیناً اس بارے میں روایت کی گئی ہے ابن عمر سے۔

۲۵۸۳:......ہمیں خبر دی ابو عبداللہ حافظ نے ان کو محمد بن اسحٰق نے ان کو ابن خزیمہ نے ان کو محمد بن موسیٰ خطاء نے ان کو وھب بن جریر نے ان کو شعبہ نے ان کو خالد حذاء نے ان کو نافع نے انہوں نے ابن عمر رضی اللہ عنہ سے فرماتے ہیں کہ یوں نہ کہوں گائے کی سورۃ بلکہ یوں کہا کرو وہ سورہ جس میں گائے کا ذکر آیا ہے اسی طرح فرمایا تھا ابن عمر رضی اللہ عنہ نے۔

امام بیہقی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا

۲۵۸۴:......تحقیق بخاری نے اپنی کتاب ذکر کیا ہے مسدد سے اس نے عبدالواحد سے اس نے اعمش سے انہوں نے کہا کہ میں حجاج سے سنا

(۲۵۸۲)......عزاه ابن عراق فی تنزیه الشریعة (۱/۲۹۱) إلی ابن قانع من حدیث أنس وفیه عبیس بن میمون قال أحمد بن حنبل منکر الحدیث.
تعقبه ابن حجر فی رمالیه فقال : أفرط ابن الجوزی فی ایراده فی الموضوعات (۱/۲۵۰) ولم یذکر مستنده إلا قول أحمد فی تضعیف عبیس وهذا لایقتضی وضع الحدیث وقد قال فیه الفراس : صدوق یخطئ کثیراً وقال الهیثمی فی المجمع (۷/۱۵۷) رواه الطبرانی فیه الأوسط وفیه عبیس بن میمون متروک.
وأنظر الفردوس (۷۴۶۲) بترقیمی.

منبر پر کہتے تھے وہ سورۃ جس میں عورتوں کا ذکر ہے۔ کہتے ہیں کہ میں نے یہ بات ابراہیم سے ذکر کی تو انہوں نے فرمایا۔ مجھے عبدالرحمٰن بن یزید نے حدیث بیان کی تھی کہ وہ حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ کے ساتھ تھے جب انہوں نے جمرہ عقبہ کی رمی کی تھی پھر وہ وادی میں اتر گئے تھے یہاں تک کہ جب وہ درخت کے برابر آئے اس کو نشانہ بنایا اور سات کنکریاں ماریں ہر کنکری کے ساتھ تکبیر کہتے رہے انہوں نے اسی مقام پر کہا قسم ہے اس ذات کی جس کے سوا کوئی معبود نہیں ہے کھڑے ہوئے تھے وہ جن پر سورۃ بقرہ نازل ہوئی تھی۔

ہمیں اس کی خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوعبداللہ محمد بن یعقوب نے ان کو یحییٰ بن محمد بن یحییٰ نے ان کو مسدد نے ان کو عبدالواحد بن زیاد نے ان کو اعمش نے۔ پھر اسی حدیث کو ذکر کیا اس نے۔ اور اس کو مسلم نے نقل کیا ہے کئی طریقوں سے اعمیش سے۔

۲۵۸۵:......ہم نے ابومسعود انصاری کی حدیث میں روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص رات کو سورۃ بقرہ کے آخر سے دو آیات پڑھے وہ اس کو کفایت کریں گی۔

۲۵۸۶:......اور حدیث عائشہ رضی اللہ عنہا میں ہے کہ نبی کریم نے فرمایا تھا کہ البتہ تحقیق مجھے یاد کرا دیا ہے فلاں فلاں آیت جسے میں فلاں سورۃ سے ساقط کر چکا تھا۔ اور عمر بن خطاب کی روایت میں ہے کہ میں نے سنا ہشام بن حکیم سے وہ پڑھتے تھے سورۃ الفرقان۔

فصل:......قرآن مجید میں آیت آیت کاٹ کر پڑھنا

۲۵۸۷:......ہمیں خبر دی ہے ابوعلی رودباری نے ان کو ابوبکر بن داستہ نے ان کو ابوداؤد نے ان کو سعید بن یحییٰ اموی نے ان کو ان کے والد نے ان کو ابن جریج نے ان کو عبداللہ بن ابی ملیکہ نے ان کو ام سلمہ رضی اللہ عنہا نے کہ انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی قرأت ذکر کی۔ بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ الحمد للہ رب العلمین۔ الرحمٰن الرحیم۔ مالک یوم الدین۔ اپنی قرأت کو آیت آیت کاٹتے اور الگ کرتے تھے۔

سنت کی متابعت زیادہ بہتر ہے۔ اس سے جو بعض اہل علم اس طرف گئے ہیں قرآن کے ساتھ اغراض کی اور مقاصد کی جستجو کرنے اور ان کی انتہاء اور اختتام پر ٹھہرنے اور وقف کرنے کے بارے میں۔

۲۵۸۸:......ہمیں خبر دی ابونصر بن قتادہ نے ان کو منصور نضروی نے ان کو احمد بن نجدہ نے ان کو سعید بن منصور نے ان کو خلف بن خلیفہ نے ان کو ابوسنان نے ان کو ابن ابی ھذیل نے وہ کہتے ہیں جب تم میں سے کوئی آدمی کسی آیت کو پڑھے تو اسے کاٹ کر (ادھورا نہ چھوڑے) بلکہ اس کو پورا کرے۔

فصل: قرآن کے زیادہ حاصل کرنے پر خوش ہونا اور فخر کرنا

ارشاد باری تعالیٰ ہے۔ اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی سے ارشاد فرمایا ہے:

و انزل اللّٰہ علیک الکتاب و الحکمۃ وعلمک مالم تکن تعلم و کان فضل اللّٰہ علیک عظیما.

اور اللہ تعالیٰ نے تیرے اوپر کتاب وحکمت اتاری اور آپ کو وہ علم سکھلایا جو آپ نہیں جانتے تھے اور آپ پر اللہ کا بہت بڑا فضل ہے۔

انعامات خداوندی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم۔ (۱) انزال کتاب (۲) انزال حکمت (۳) جو نہیں جانتے تھے اس کا علم دینا (۴) ان پر فضل

(۲۵۸۴)......(۱) مابین المکعوفین سقط من (أ)

(۲۵۸۶)......(۱) مابین المکعوفین سقط من (ب)

(۲۵۸۷)......(۱) مابین المعکوفین سقط من (أ)

(۲۵۸۸)......(۱) فی (ب) قرأ.

عظیم کرنا۔

رسول اللہ کی ازواج سے فرمایا۔ **واذکرن مایتلی فی بیوتکن من ایات اللہ والحکمۃ۔**

(اے ازواج رسول) اللہ کی آیات اور حکمت جو تمہاری گھروں میں (نازل ہو رہی ہیں) اور پڑھی جارہی ہیں یاد کیجئے۔

اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید کا نام نور رکھا ہے اس کا نام مبارک رکھا ہے، ہدایت رکھا ہے۔ جس (خوش قسمت انسان پر) اللہ تعالیٰ نے قرآن کی نعمت کا انعام فرمایا ہے اور اس کو سیکھنے کا موقع دیا ہے تا کہ اسے سیکھے اور اس کو پڑھے گویا کہ اللہ نے اس شخص کو اپنے نبی کے ساتھ اس کے علم میں شریک کیا ہے اگر چہ اس کو خبر دینے اور جتلانے کی جہت سے نبی کے ساتھ شریک نہیں کیا۔ لہٰذا اگر وہ شخص جس پر اللہ نے یہ انعام کیا ہے اس کی تعظیم نہ کرے اور پھر اس کے نزدیک بڑی اور اہم ترین قدر و منزلت والی چیز مال اور اولاد سے بڑھ کر کوئی چیز نہ ہو تو وہ انسان بہت بڑے جاہلوں میں سے ہے۔

شیخ حلیمی رحمۃ اللہ علیہ نے وہ حدیث ذکر کی ہے۔

۲۵۸۹:......ہمیں خبر دی ہے محمد بن عبداللہ حافظ نے اور محمد بن موسیٰ نے دونوں کو ابو العباس محمد بن یعقوب نے ان کو ربیع بن سلیمان نے ان کو اسد بن موسیٰ نے ان کو مروان بن معاویہ نے ان کو بشر بن غیر نے ان کو قاسم صاحب الوامامہ نے ان کو ابوامامہ نے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔

جو شخص قرآن مجید کی ایک تہائی پڑھ لے (کما حقہ) وہ شخص (علم) نبوت کی ایک تہائی دے دیا گیا۔ اور جس نے نصف قرآن مجید پڑھ لیا (کماحقہ) وہ (علم نبوت کا) نصف دے دیا گیا۔ اور جس نے دو تہائی قرآن مجید پڑھ لیا (کماحقہ) وہ (علم) نبوت کی دو تہائیاں دے دیا گیا۔ اور جس نے پورا قرآن مجید (کماحقہ پڑھ سمجھ لیا) وہ ایسے ہے جسے (پوری نبوت کا علم) دے دیا گیا۔ اور قیامت کے دن اس کو کہا جائے گا کہ قرآن پڑھے اور ہر آیت کے ساتھ ایک درجے پر چڑھئے یہاں تک کہ پورا ہو جائے جو اس کے ساتھ قرآن مجید ہے۔ پھر اسے کہا جائے گا مٹھی بند کر وہ مٹھی بند کرے گا یکا یک اس کے دائیں ہاتھ میں جنت خلد ہوگی اور دوسری میں جنت کی نعمتیں ہوں گی۔

جس نے قرآن پڑھا اس نے پہلو علم نبوت سے بھر لیا

۲۵۹۰:......ہمیں خبر دی ہے ابو عبداللہ حافظ نے ان کو ابو العباس محمد بن یعقوب نے ان کو عباس بن محمد وری نے ان کو محمد بن عبید نے ان کو محرر ابو رجاء شامی نے ان کو اسماعیل بن عبداللہ نے انہوں نے کہا کہ عبداللہ بن عمرو نے کہا جس نے پورا قرآن مجید پڑھ لیا (کماحقہ سمجھ کر) گویا کہ اس (علم) نبوت کو اپنے پہلوؤں میں داخل کر لیا مگر یہ کہ اس کی طرف وحی نہیں کی جاتی اور جس شخص کو قرآن (کا علم) عطا کیا گیا پھر اس نے یہ گمان کیا کہ کوئی دوسرا شخص اس سے بہتر دیا گیا ہے اس سے تو اس نے اس چیز کو حقیر سمجھا جس کو اللہ نے عظیم بنایا ہے اور اسی خیر کو اس نے عظیم سمجھا ہے جس کو اللہ حقیر سمجھا ہے اور حامل قرآن کے لئے یہ شایان شان نہیں ہے کہ وہ تیزی کرے جس چیز میں کوئی تیزی کرے اور نہ یہ مناسب ہے کہ وہ جہالت کرے جس میں کوئی جہالت کرے مگر حامل قرآن کو چاہئے کہ معاف کرے اور درگذر کرے قرآن مجید کے حق کی وجہ سے، اسی طرح یہ روایت موقوف آئی ہے۔

۲۵۹۱:......اور تحقیق ہمیں خبر دی ہے ابو عبداللہ حافظ نے ان کو ابو جعفر بغدادی نے ان کو یحییٰ بن عثمان بن صالح سہمی نے ان کو عمرو بن ربیع بن

(۲۵۸۹)......(۱) فی (أ) القاسم ثنا صاحب ابن مامة خطأ.

(۲۵۹۰)......(۱) فی (أ) عبداللہ بن عمر.

طارق نے ان کو یحییٰ بن ایوب نے ان کو خالد بن ابی یزید نے ان کو ثعلبہ بن یزید نے ان کو عبداللہ بن عمرو بن العاص نے یہ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔

جس نے قرآن مجید پڑھا اس نے اپنے دو پہلوں کے درمیان (علم) نبوت کو بھرلیا مگر (فرق یہ ہے کہ) اس کی طرف وحی نہیں کی جاتی صاحب قرآن کے لئے مناسب نہیں ہے کہ وہ تیزی کرے اس کے ساتھ جو تیزی کرے اور نہ یہ کہ وہ جاہل بنے اس کے ساتھ جو جاہل بنتا ہے حالانکہ اس کے سینے میں کلام اللہ ہو۔

٢٥٩٢:......ہمیں خبر دی ہے ابونصر بن قتادہ نے ان کو ابومنصور نضروی نے ان کو احمد بن نجدہ نے ان کو سعید بن منصور نے ان کو اسماعیل بن عیاش نے ان کو تمتام بن نجیح نے ان کو حسن نے کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے ایک تہائی قرآن حاصل کرلیا اور اس کے ساتھ عمل بھی کرلیا اس نے امر نبوت کی ایک تہائی حاصل کرلی۔ اور جس نے نصف قرآن حاصل کرلیا اس نے امر نبوت کا نصف حاصل کرلیا جس نے پورا قرآن حاصل کرلیا اور اس کے ساتھ عمل بھی کرلیا اس نے گویا پوری نبوت (کا علم یا اس کی ذمہ داری) لے لی۔

امام ابوبکر بیہقی رحمۃ اللہ علیہ نے کہا احتمال ہے کہ یہ معنی ہو نبوت دے دیا گیا یعنی اس نے اپنے سینے میں ساری کتاب جمع کرلی جو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر نازل کی گئی سوائے اس کے کہ اس کی طرف وحی نہیں کی گئی اس بارے میں۔

٢٥٩٣:......ہمیں خبر دی ہے ابوبکر محمد بن ابراہیم فارسی نے ان کو ابواسحاق اصفہانی نے ان کو ابواحمد بن فارسی ان کو محمد بن اسماعیل بخاری نے ان کو احمد بن حارث نے ان کو حدیث بیان کی ساکنہ بنت جعد غنزیہ نے وہ کہتی ہے کہ میں نے سنا رجاء غنویٰ سے وہ کہتے ہیں (حالانکہ یوم جمل میں ساکت ہاتھ کٹ گیا تھا)۔

نبی کریم نے فرمایا۔ جس کو اللہ نے اپنی کتاب کا یاد کرنا نصیب کیا ہے اگر وہ یہ گمان کرے کہ کوئی ایک بھی اس سے بہتر اور افضل عطا کیا گیا۔ تو اس نے اللہ کی عظیم ترین نعمت کی ناشکری کی ہے۔

٢٥٩٤:......ہمیں خبر دی ہے ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوالعباس محمد بن یعقوب نے ان کو سری بن یحییٰ نے ان کو قبیصہ نے ان کو سفیان نے ان کو اسلم منقری نے ان کو عبداللہ بن عبدالرحمٰن بن ابزی نے ان کو ان کے والد نے ان کو ابی بن کعب نے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مجھ پر ایک سورۃ اتری ہے اور مجھے اس کے پڑھنے کا حکم ملا ہے ابن کعب کہتے ہیں کہ میں نے کہا کیا آپ کے لئے میرا نام لیا گیا ہے۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جی ہاں۔ عبدالرحمٰن بن ابزی کہتے ہیں کہ میں نے حضرت ابی بن کعب سے کہا کہ کیا آپ اس کے ساتھ خوش ہوئے اے ابوالمنذر انہوں نے کہا کس چیز نے مجھے منع کیا ہے حالانکہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

قل بفضل اللّٰہ و برحمتہ فبذلک فلیفرحوا

(٢٥٩١)...... (١) فی (ب) : غیر.

(٢)...... فی (ب) : جهل.

صححه الحاكم (١/٥٥٢) ووافقه الذهبي.

(٢٥٩٢)...... (١) مابين المعكوفين سقط من (أ)

(٢٥٩٣)...... (١) فی (ب) : القاسم وهو خطأ.

(٢٥٩٤)...... (١) فی (ب) : النبی

صححه الحاكم (٣/٣٠٤) ووافقه الذهبي.

فرمادیجئے کہ فضل الٰہی اوراس کی رحمت اوراس (قرآن) سے ان کوخوش ہونا چاہئے۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا

۲۵۹۵:......ہمیں خبر دی ہے ابونصر بن قتادہ نے ان کو ابومنصور نضروی نے ان کو احمد بن نجدہ نے ان کو سعید بن منصور نے ان کو مجاہد نے ان کو ابن عباس نے اللہ کے اس قول کے بارے میں۔

قل بفضل اللّٰہ وبرحمته فبذالک فليفرحوا هو خير مما يجمعون.

فرمادیجئے اللہ کے فضل اوراس کی رحمت کے ساتھ اوراس (قرآن کے ساتھ) ان کوخوش ہونا چاہئے

وہ ان چیزوں سے بہتر ہے جو وہ جمع کرتے ہیں۔

ابن عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ کتاب اللہ کے ساتھ۔اوراسلام کے ساتھ یہ بہتر ہے ان میں سے جو وہ جمع کرتے ہیں۔

۲۵۹۶:......ہمیں خبر دی ہے ابوزکریا بن ابواسحٰق نے ان کو ابوالحسن طرائفی نے ان کو عثمان بن سعید نے ان کو عبداللہ بن صالح نے ان کو معاویہ بن صالح نے ان کو علی بن ابی طلحہ نے ان کو حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ نے اللہ کے اس قول کے بارے میں۔قل بفضل اللہ وبرحمتہ فرماتے ہیں حضرت ابن عباس بفضل اللہ وبرحمتہ فضل سے مراد اسلام ہے ورحمتہ اوراللہ کی رحمت قرآن ہے۔

۲۵۹۷:......ہمیں خبر دی ابوالحسن محمد بن قاسم فارسی نے ان کو ابوعبداللہ محمد بن یزید نے ان کو حسن بن سفیان نے ان کو ابوبکر بن ابی شیبہ نے ان کو ابوخالد نے ان کو حجاج نے ان کو عطیہ نے ان کو ابن عباس نے اللہ کے اس قول کے بارے میں۔ قل بفضل اللّٰه وبرحمته فبذالک فليفرحوا هو خير مما يجمعون. ابن عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ اللہ کا فضل اسلام ہے اوراس کی رحمت یہ ہے کہ اس نے ہمیں اہل قرآن میں سے بنایا ہے۔

۲۵۹۸:......ہمیں خبر دی ابوالحسن فارسی نے ان کو محمد بن یزید نے انکوحسن نے ان کو ابوبکر نے ان کو ابومعاویہ نے ان کو حجاج نے ان کو عطیہ نے ان کو ابوسعید نے اللہ اس قول کے بارے میں۔

قل بفضل اللّٰه وبرحمة۔ابوسعید نے فرمایا کہ اللہ فضل قرآن ہے اوراس کی رحمت یہ ہے کہ اس نے ہمیں اہل قرآن بنایا ہے۔

۲۵۹۹:......ہمیں خبر دی ہے ابوعبداللہ حافظ نے اور ابومحمد عبداللہ بن یوسف نے اور ابوبکر احمد بن حسن قاضی نے انہوں نے کہا کہ ہمیں حدیث بیان کی ہے ابوالعباس محمد بن یعقوب نے ان کو محمد بن جہم نے ان کو جعفر بن عون نے ان کو ہشام بن سعد نے ان کو زید بن اسلم نے اللہ کے اس قول کے بارے میں۔ قل بفضل اللّٰه وبرحتمه فبذالک فليفرحوا زید بن اسلمؒ نے فرمایا کہ اللہ کا فضل قرآن ہے اوراس کی رحمت اسلام ہے۔

۲۶۰۰:......ہمیں خبر دی ابونصر بن قتادہ نے ان کو ابومنصور نضروی نے ان کو احمد بن نجدہ نے ان کو سعید بن منصور نے ان کو ہشیم نے ان کو جویبر نے ان کو ضحاک نے۔کہ قل بفضل اللہ قرآن وبرحمتہ اسلام ہے۔

۲۶۰۱:......ہمیں خبر دی ابوالقاسم عبدالخالق بن علی مؤذن نے ان کو محمد بن احمد بن حب بغدادی نے ان کو یحیٰی بن ابوطالب نے ان کو عمار بن کثیر واسطی نے ان کو فضیل بن عیاض نے ان کو منصور بن معتمر نے ان کو ہلال بن یساف نے اللہ تعالیٰ کے اس قول کے بارے میں۔

(۲۵۹۶)...... (۱) مابین المكعوفين سقط من (أ)

(۲۵۹۷)...... (۱) من (ب) : وبرحمته.

قل بفضل اللہ و برحمتہ ہلال نے کہا کہ اس کتاب کے ساتھ جس کی اس نے تمہیں تعلیم دی ہے اور اسلام کے ساتھ جس کی اس نے تمہیں ہدایت دی ہے۔

۲۶۰۲:...... ہمیں خبر دی ہے ابوعبداللہ حافظ نے اور محمد بن موسیٰ نے ان کو ابوالعباس اصم نے ان کو ہارون بن سلیمان نے ان کو عبدالرحمٰن بن مہدی نے ان کو سفیان نے ان کو منصور نے ان کو ہلال بن یساف نے کہ قل بفضل اللہ و برحمتہ۔ ہلال نے کہا کہ اللہ کا فضل اسلام اور ان کی رحمت قرآن ہے۔

فصل: قرآن مجید کی تلاوت کرتے ہوئے اونچی آواز کرنا جب کہ اس کے ساتھیوں کو تکلیف نہ ہو یا تلاوت کرنے والا اکیلا، ہو یا لوگ توجہ سے اس کی تلاوت سن رہے ہوں

۲۶۰۳:...... ہمیں خبر دی ہے ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوالعباس محمد بن یعقوب نے ان کو احمد بن عبدالجبار رحمۃ اللہ علیہ حارثی نے ان کو ابو اسامہ نے ان کو یزید بن ابو بردہ نے ان کو ابوموسیٰ نے اس نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔

بے شک میں البتہ جانتا ہوں پہچانتا ہوں آوازیں قرآن مجید کو زور سے، پڑھنے والے احباب کی جب وہ رات میں داخل ہوتے ہیں اور بے شک میں البتہ جانتا ہوں ان کی قرآن میں منزلوں کو رات میں اگرچہ میں نے ان کی منزل اور ٹھکانے نہیں دیکھے ہیں جب وہ دن میں اترتے ہیں ان میں ایک حکیم ہے کہ جب وہ گھوڑسواریوں سے ملے یا کہا کہ دشمنوں سے ملے۔ اس نے ان سے کہا کہ میرے ساتھی تمہیں حکم دیتے ہیں کہ تم لوگ ان کا انتظار کرو۔ بخاری و مسلم نے صحیح میں ابوکریب سے اسنے ابو امامہ سے نقل کیا ہے۔

۲۶۰۴:...... ہمیں خبر دی ہے ابوالقاسم عبدالخالق بن علی مؤذن نے ان کو ابوبکر بن حب بغدادی نے بخارا میں ''ح'' اور ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوالعباس محمد بن یعقوب نے دونوں کو یحییٰ بن ابوطالب نے ان کو زید بن حباب نے ان کو مالک بن مغول نے ان کو عبیداللہ بن یزید نے ان کو ان کے والد نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مسجد کی طرف آئے تو مجھے مسجد کے دروازے پر پایا لہذا آپ نے میرا ہاتھ پکڑا اور مجھے مسجد میں لے گئے اچانک دیکھا تو ایک آدمی نماز پڑھ رہا تھا اور دعا بھی کر رہا تھا اور کہہ رہا تھا۔

اللھم انی اسئلک بانی اشھدان لا الہ الا انت الا حد الصمد الذی لم یلد و لم یولد و لم یکن لہ کفواً احد.

کہتے ہیں کہ رسول اللہ کھڑے ہو گئے اور فرمانے لگے قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضے میں میری جان ہے اس بندے نے اللہ سے مانگا ہے اس کے اسم اعظم کے ساتھ وہ ایسا اسم ہے کہ جب اس کے ساتھ سوال کیا جائے تو وہ ضرور عطا کرتا ہے اور جب اس کے ساتھ مانگا جائے دعا کی جائے تو قبول ہوتی ہے۔ اور فرمایا کہ دیکھا تو ایک آدمی میں مسجد کے کونے میں قرأت کر رہا ہے حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اس شخص کو خوبصورت سر عطا کیا گیا ہے آل داؤد کی سروں میں سے۔ میں نے کہا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میں اس کو خبر دوں حضور نے اس کو ہاں میں جواب دیا چنانچہ میں نے جا کر اس کو خبر دے دی اس شخص نے کہا کہ حضور ہمیشہ میرے دوست رہے ہیں۔ وہ شخص ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ تھے۔ زید بن حباب کہتے ہیں کہ زہیر بن معاویہ نے میری دعا بیان کی۔ اور وہ کہتے ہیں کہ ہمیں حدیث بیان کی ہے ابواسحٰق نے مالک بن مغول سے اسی حدیث کے ساتھ بعینہ اور اسی حدیث کی مجھے خبر دی سفیان ثوری نے مالک بن مغول سے اور ہم نے اس کو نقل کیا ہے ابو بردہ کی حدیث سے ان کو ابوموسیٰ نے انہوں نے کہا کہ رسول اللہ نے فرمایا کہ کاش اگر آپ مجھے دیکھتے کہ میں گذشتہ شب تیری قرأت سن رہا تھا البتہ تحقیق تم خوبصورت سر دے گئے ہو آل داؤد کی خوبصورت سروں میں سے ابوموسیٰ نے کہا اگر میں جان لیتا تو میں اور خوبصورت آواز کر کے پڑھتا۔

بخاری مسلم نے اس کو نقل کیا ہے۔مگر اس میں ابوموسیٰ کا قول نہیں ہے اور مسلم نے اس کو نقل کیا ہے۔مختصراً بریدہ کی حدیث سے ابوموسیٰ کی شان میں۔

۲۶۰۵:......ہمیں خبر دی ہے ابوالحسن علی بن محمد مقری نے ان کو حسن بن محمد بن اسحاق نے ان کو یوسف بن یعقوب نے ان کو سلیمان بن حرب نے ان کو حماد بن سلمہ نے ان کو ہشام بن عروہ نے ان کو ان کے والد نے ان کو سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے ایک آدمی رات کو اٹھا روہ اونچی آواز کے ساتھ قرآن مجید پڑھ رہا تھا حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ فلاں پر رحم کرے کتنی آیات اس نے مجھے یاد دلائی جنہیں میں ساقط کر چکا تھا۔

اور اس کو روایت کیا ابواسامہ نے ہشام بن عروہ اسی طریق سے بخاری مسلم نے اس کو صحیح میں روایت کیا ہے۔

۲۶۰۶:......ہمیں خبر دی ہے ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوالعباس محمد بن یعقوب نے ان کو محمد بن عبدالجبار نے ان کو یونس بن بکیر نے ان کو ابن ابواسحٰق نے ان کو محمد بن ابراہیم تیمی نے وہ کہتے ہیں عبداللہ بن مزینہ ذوالنجادین تھا۔

یتیم تھا چچا کی گود میں پلا تھا چچا اس کو دیا کرتے تھے اور اس کے محسن تھے، عبداللہ جب مسلمان ہو گیا تو خبر اس کے چچا کو پہنچی کہ عبداللہ دین محمد کا پیرو ہو گیا ہے، چچا نے کہا کہ اگر تم نے ایسا کیا اور دین محمد کی اتباع کی تو میں تجھ سے وہ سب کچھ چھین لوں گا جو کچھ میں نے تجھے دے رکھا ہے۔اس نے کہا کہ میں مسلمان ہو گیا ہوں لہذا اس نے اس سے ہر وہ چیز چھین لی جو اسے دے رکھی تھی یہاں تک کہ اس کے جسم کے کپڑے تک اتار لئے وہ اسی حالت میں اپنی والدہ کے پاس آئے تو اس کی والدہ نے اپنی اوڑھنی پھاڑ دی اور ایک حصے کو اس نے بطورِ تہ بند کے باندھ لیا اور دوسرے کو بطور اوڑھ لیا تو بااللہ یہ دو چیتھڑے جسم سے لپیٹ کر جب صبح کی نماز پڑھنے مسجد نبوی میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے گیا تو جب نماز پڑھ چکے تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم لوگوں سے مصافحہ کرنے لگے کہ دیکھیں کون ان کے پاس آیا ہے۔اور حضور ایسے ہی کیا کرتے تھے حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے عبداللہ کو بھی اس حال میں دیکھا تو پوچھا کہ تم کون ہو اس نے کہا کہ میرا نام عبدالعزیٰ ہے رحمت عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بلکہ تم عبداللہ ہو ذوالنجادین (اس نے اپنی پریشانی سنائی تو) حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم میرے دروازے پر بیٹھے رہا کرو لہذا (کل کا عبدالعزیٰ آج کا یہ ذوالنجادین کے لقب کا حامل دربان رسول کی سعادت پا کر) حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے دروازے پر بیٹھا رہتا تھا، اور زور زور کے ساتھ اونچی آواز کے ساتھ قرآن پڑھتا اور اونچی آواز سے تسبیح اور تکبیر کہتا رہتا تھا۔

ایک دن حضرت عمر نے کہا یا رسول اللہ یہ ریا کر رہا ہے۔حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا چھوڑ تو اس کو یہ درد دل رکھنے اور اللہ کے آگے رونے والوں میں سے ایک ہے۔

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو خوش الحانی کی خصوصی اجازت دی گئی

۲۶۰۷:......ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے اور محمد بن موسیٰ نے دونوں نے کہا ان کو حدیث بیان کی ہے ابوالعباس محمد بن یعقوب نے ان کو ابو اسحاق ابراہیم بن سلیمان برلسی نے مصر میں ان کو سعید بن منصور نے ان کو ابن ابوالزناد نے ان کو عمرو بن ابوعمرو رضی اللہ عنہ نے ان کو عکرمہ نے ان کو ابن عباس نے فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم رات میں نماز پڑھتے (تو تہجد کی قرأت) آپ کے حجروں کے باہر سنائی دیتی تھی جب کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم گھر کے اندر ہوتے تھے۔

(۲۶۰۴)......(۱) فی (ب) : سالت.

(۲۶۰۶)...... (۱) مابین المعکوفین سقط من (ب)

(۲)...... فی (ب) فصفح.

(۲۶۰۷)......(۱) فی (ب) : الأندلسی وهو خطأ.

۲۶۰۸:......ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوبکر محمد بن عبدالوہاب بن عتاب عبدی نے ان کو ابوبکر بن ابوالعوام ریاحی نے ان کو یزید بن ہارون نے ان کو محمد بن عمرو نے ان کو ابوسلمہ نے ان کو ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے وہ کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی کو کسی شئی کے لئے اس قدر اجازت نہیں دی جس قدر آپ کو قرآن مجید زور زور سے پڑھنے اور سر کے ساتھ پڑھنے کی اجازت دی ہے۔

۲۶۰۹:......ہمیں خبر دی ہے ابوعبداللہ حافظ نے ان کو خلف بن محمد بخاری نے ان کو حامد بن سہل نے ان کو احمد بن منیع نے ان کو ابو یوسف قاضی نے ان کو ابوحنیفہ نے ان کو ابراہیم بن محمد بن منتشر نے ان کو ان کے والد نے ان کو عمر نے کہ انہوں نے ایک آدمی سے کہا کہ آپ سورۃ الحجر پڑھئے اس نے کہا امیر المؤمنین کیا آپ کے ساتھ نہیں ہے حضرت عمر نے فرمایا مجھے یاد تو ہے مگر تیری جیسی آواز کے ساتھ نہیں ہے، (یعنی تیری خوبصورت آواز کے ساتھ سننا چاہتا ہوں۔)

۲۶۱۰:......ہمیں خبر دی ہے ابوالحسین بن بشران اور ابومحمد عبداللہ بن یحیٰ بن عبدالجبار سکری نے بغداد میں انہوں نے کہا کہ ہمیں حدیث بیان کی ہے اسماعیل بن محمد صفار نے ان کو حسن بن عرفہ نے ان کو اسماعیل بن عیاش حمصی نے ان کو بحیر بن سعد کلاع نے ان کو خالد بن معدان نے ان کو بشر بن مروہ حضرمی نے ان کو عقبہ بن عامر جہنی نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرماتے تھے۔ زور زور سے تلاوت کرنے والا ظاہر اور سب کے سامنے صدقہ کرنے والے کی مثل ہے (جو ایسے عمل سے دوسروں کی ترغیب کا ذریعہ بنتا ہے) اور آہستہ آہستہ تلاوت کرنے والا چھپ کر صدقہ کرنے والے کی مثل ہے (جو صرف اپنے رب کے سامنے کرتا ہے۔)

حضرت شیخین کا معمول

۲۶۱۱:......ہمیں خبر دی ہے ابوعبدالرحمٰن سلمی نے ان کو احمد بن عبدوس طرائفی نے ان کو عثمان بن سعید نے ان کو عبداللہ بن صالح نے ان کو معاویہ بن صالح نے ان کو بحیر بن سعد نے پھر اس کو اس نے اس کی اسناد کے ساتھ ذکر کیا ہے مذکور کی مثل امام بیہقی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا۔ کہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں۔

ان تبدوا الصدقات فنعما ھی و ان تخفوھا و تؤتو ھا الفقراء فھو خیر لکم.

اگر تم لوگ صدقات کو ظاہر کر دو تو یہ بہت ہی اچھی بات ہے (دوسروں کو بھی ترغیب ہوگی) اور اگر تم اسے چھپاؤ اور اسے فقراء کو دو تو یہ تمہارے لئے بہتر ہے۔

یہ اس لئے ہے کہ اس کا اخفا ریاء سے بعید ہے، چنانچہ قرأت قرآن بھی اسی طرح ہے۔

۲۶۱۲:......ہمیں خبر دی ہے ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوالعباس اصم نے ان کو احمد بن عبدالجبار نے ان کو ابن فضیل نے ان کو شعث نے ان کو محمد بن سرین نے اللہ تعالیٰ کے اس قول کے بارے میں۔ **و لا تجھر بصلاتک و لا تخافت بھا. الخ**

(اے پیغمبر) اپنی نماز (کی تلاوت کے ساتھ) نہ تو جہر کر اور نہ اس کو زیادہ آہستہ کر بلکہ (جہراً اور مخفی) کے درمیان راستہ تلاش کر ابن سیرین نے کہا کہ ابوبکر صدیق اپنی آواز کو مخفی کرتے تھے اور کہتے تھے کہ میں اپنے رب کے ساتھ سرگوشی کرتا ہوں۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ اپنی آواز اونچی کرتے تھے اور کہتے تھے کہ میں شیطان کو بھگاتا ہوں اور سوتے کو جگاتا ہوں۔ یہاں تک کہ یہ مذکورہ آیت نازل ہوئی تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ابوبکر صدیق کو حکم دیا کہ وہ اپنی آواز کو کچھ اونچا کر لے اور عمر رضی اللہ عنہ کو حکم دیا کہ وہ اپنی آواز کو ہلکا کر لے۔ یہ حدیث مرسل ہے اور تحقیق ہم نے اس کو روایت کیا ہے موصول ابوقتادہ کی حدیث سے۔

۲۶۱۳:......ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو علی بن حمشاد نے ان کو بشر بن موسیٰ نے ان کو حمیدی نے ان کو سفیان نے ان کو عمرو بن دینار

نے ان کو ابن ابی ملیکہ نے ان کو عبداللہ بن ابی نھیک نے ان کو سعد نے وہ کہتے ہیں کہ میں سعد کے پاس گیا انہوں نے مجھ سے پوچھا کہ تم کون ہو میں نے ان کو اپنے نسب کے بارے میں بتایا تو حضرت سعد نے فرمایا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا تھا آپ نے فرمایا تھا۔ وہ شخص ہم میں سے نہیں ہے جو شخص قرآن مجید کو سر اور خوبصورت آواز کے ساتھ نہ پڑھے۔

اور حضرت سفیان نے یتغنی کا معنی یستغنی بہ کا کیا ہے۔ یعنی قرآن کے ساتھ جو مستغنی نہ ہو وہ ہم میں سے نہیں یعنی حامل قرآن کو مخلوق سے مستغنی ہو جانا چاہئے۔

قرآن کی تلاوت کرتے ہوئے آواز کو خوبصورت بنانا

امام بیہقی فرماتے ہیں کہ بعض اہل علم نے کہا ہے کہ اس مذکورہ روایت سے مراد تحسین الصوت بالقرآن ہے (یعنی تلاوت کرتے ہوئے آواز کو خوبصورت بنانا) اور یہ بایں صورت ہوگا کہ قرآن مجید کو روانی کے ساتھ غمگین کرتی ہوئی آواز کے ساتھ پڑھے اور اہل علم نے اس بات پر استدلال کیا ہے عبدالجبار بن ورد کی ابن ابی ملیکہ کی روایت کے ساتھ یہ حدیث دوسری اسناد کے ساتھ ہے۔ پھر انہوں نے کہا کہ میں نے ابن ابی ملیکہ سے کہا اے ابو محمد آپ یہ بتائیے کہ جب آواز خوبصورت نہ ہو ابن ابی ملیکہ نے کہا یحسنہ ما استطاع۔ بقدر استطاعت اس کو خوبصورت بنائے۔ اہل علم نے کہا ہے کہ (لیس منا کہ وہ ہم میں سے نہیں ہے کا مطلب) یہ ہے کہ لیس علی سنتنا کہ وہ ہماری سنت پر نہیں ہے۔ ان السنۃ فی قرأۃ القران الحدر والتحزین۔ بے شک سنت قرآن کی قرأت کے بارے میں حدر اور تحزین ہے روانی کے ساتھ جلدی پڑھنا اور غمگین کرتی ہوئی آواز کے ساتھ پڑھنا۔ جب اس چیز کو چھوڑے تو کان تارکا للسنۃ تو وہ سنت کا تارک ہوگا۔

آئمہ کی ایک جماعت کے نزدیک تغنی سے مراد استغناء ہے

امام بیہقی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں۔ کہ ایک جماعت نے آئمہ میں ذکر کیا ہے کہ مذکورہ خبر کے ساتھ استغناء بالقران سے مراد ہے۔ اور تکثر اور اس کے ساتھ اکتفاء مراد ہے، (اس کی تائید اس آیت سے ہوتی ہے)

اولم یکفھم انا انزلنا علیک الکتاب یتلیٰ علیھم.

کیا لوگوں کے لئے اتنی کافی نہیں ہے کہ ہم نے آپ کے اوپر کتاب اتاری ہے جو ان پر پڑھی جاتی ہے۔

فائدہ:......تو اہل علم کی اس توجیہ کے مطابق لیس منا من لم یتغن بالقران۔ کا معنی یوں ہوگا۔ وہ شخص ہم میں سے نہیں ہے جو قرآن مجید کے ساتھ اپنے آپ کو دنیا سے اور دنیا والوں سے مستغنی نہیں کرتا قرآن سیکھنے سکھانے کا عمل کرنے کرانے کی کثرت میں اور دھن میں لگ کر قرآن پر اکتفاء نہیں کرتا بلکہ قرآن جیسی عظیم نعمت کو مل جانے کے باوجود وہ دنیا کا خواستگار و طلب گار رہتا ہے قرآن سے جس کا دل نہیں بھرتا اور دنیا سے مستغنی نہیں ہوتا وہ ہم میں سے نہیں ہے۔ (مترجم)

۲۶۱۴:......اور ہمیں خبر دی ہے ابو عبداللہ حافظ نے ان کو ابوالحسین ہبۃ اللہ بن محمد مقری نے بغداد میں بطور املاء کے ان کو حسن بن علی بن شبیب معمری نے ان کو محمد بن عباد نے ان کو حاتم بن اسماعیل نے شریک سے اس نے اعمش سے اس نے یزید بن ابان سے اس نے حسن سے اس نے انس بن مالک سے یہ کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ قرآن غناء ہے قران کے بعد کوئی فقیر فقر نہیں اور نہ ہی اس کے سوا کوئی غنا ہے۔

اس کے الفاظ برابر ہیں۔ یہ حدیث ایک دوسرے طریق ضعیف ہے حسن سے اس نے ابو ہریرہ سے مروی ہے اور یہ زیادہ مناسب ہے اور درست ہے۔

(۲۶۱۳)......أخرجه الحاکم (۱/۵۶۹) بنفس الإسناد.

۲۶۱۵:...... ہمیں خبر دی ابوعبدالرحمٰن سلمی نے ان کو ابوالحسن کارزی نے ان کو علی بن عبدالعزیز نے ان کو ابوعبید نے ان کو ابن مہدی نے ان کو ابواسحٰق نے ان کو سلیم بن حنظلہ نے ان کو عبداللہ نے وہ فرماتے ہیں جس نے سورۃ آل عمران پڑھی ہے وہ غنی ہے۔

۲۶۱۶:...... ابوعبید نے کہا ہمیں حدیث بیان کی ہے اشجعی نے ان کو مسعر نے ان کو جابر نے اس سے قبل کہ وہ واقع ہوگئے تھے جس چیز میں واقع ہوئے تھے۔ انہوں نے شعبی سے اس نے عبداللہ سے انہوں نے کہا۔

درویش لوگوں کا بہترین خزانہ سورۃ آل عمران ہے جس کے ساتھ رات کے پچھلے حصے میں قیام کرتے ہیں۔

۲۶۱۷:...... ابوعبید نے کہا کہ انہیں سے دوسری حدیث بھی ہے جو شخص قرآن بھی پڑھتا ہے اور وہ یہ خیال کرتا ہے کہ کوئی دوسرا اس سے بہتر لے چکا ہے اس نے گھٹیا چیز کو عظیم اور عظیم چیز کو حقیر اور چھوٹا سمجھا ہے۔

فصل: قرأت قرآن کے ساتھ ایک دوسرے پر فخر کرنا اور ایک دوسرے کے ساتھ مقابلہ کرنا ترک کردینا چاہئے

۲۶۱۸:...... ہمیں خبر دی ہے ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوالفضل حسن بن یعقوب بن یوسف عدل نے ان کو یحییٰ بن ابوطالب نے ان کو عبدالوہاب بن عطا نے ان کو خبر دی ابن جریج نے ان کو خبر دی یونس بن یوسف رحمۃ اللہ علیہ نے ان کو سلیمان بن یسار نے وہ کہتے ہیں لوگ حضرت ابوہریرہ سے علیحدہ ہوگئے تھے۔ سلیمان بن یسار نے ان سے کہا آپ اہل شام سے آگے بڑھئے ان کو چھوڑیئے اے ابوہریرہ ہمیں حدیث بیان کیجئے وہ حدیث جو آپ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنی ہو۔ انہوں نے فرمایا میں نے سنا تھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ فرمارہے تھے۔

قیامت کے دن سب سے پہلے جن لوگوں کا فیصلہ ہوگا وہ تین قسم کے لوگ ہوں گے ایک تو وہ آدمی جو شہید ہوگیا تھا اسے پیش کیا جائے گا کہ میں نے تیری راہ میں قتال کیا تھا یہاں تک کہ میں خود شہید ہوگیا تھا۔

اللہ تعالیٰ فرمائیں گے کہ تم نے جھوٹ بولا ہے تیرا ارادہ یہ تھا کہ لوگ یہ کہیں کہ تو بہادر ہے اور وہ لوگوں نے تیرے بارے میں وہاں کہہ دیا تھا۔ چنانچہ حکم ہوگا اس کو گھسیٹ کر جہنم میں ڈال دیا جائے گا۔

اور دوسرا وہ آدمی جس نے علم سیکھا تھا اور قرآن مجید پڑھا تھا اللہ اس کو اپنی نعمتیں یاد دلائیں گے وہ ان کا اعتراف کرے گا۔ اس سے اللہ تعالیٰ پوچھیں گے کہ دنیا میں کیا عمل کیا تھا وہ کہے گا کہ میں نے علم پڑھا تھا اور قرآن پڑھا تھا اور تیری رضا کے لئے اسے پڑھایا تھا اللہ تعالیٰ فرمائیں گے تم نے جھوٹ بولا ہے تیرا ارادہ تو یہ تھا کہ یہ کہا جائے کہ تو عالم ہے اور تو قاری ہے۔ اور وہ کہہ دیا گیا تھا۔ پھر اس کے بارے میں حکم ہوگا اسے گھسیٹ کر جہنم میں ڈال دیا جائے گا۔ تیسرا وہ بندہ جسے اللہ تعالیٰ نے قسم قسم کا مال دیا تھا اسے لایا جائے گا۔

وہ بھی اللہ کی ساری نعمتیں پہچانے گا اس سے سوال ہوگا کہ دنیا میں کیا عمل کیا تھا؟ وہ کہے گا کہ میں نے کوئی ایسا موقع ہاتھ سے نہیں جانے دیا تھا جہاں پر تو چاہے کہ میں خرچ کروں مگر میں نے ہر اس جگہ پر تیرے لئے خرچ کیا تھا۔ اللہ تعالیٰ فرمائیں گے تم نے جھوٹ بولا۔ تیرا ارادہ یہ تھا کہ لوگ یہ کہیں کہ فلاں بڑا سخی ہے اور وہ کہہ دیا گیا تھا۔ پھر اس کے بارے میں حکم ہوگا وہ اپنے منہ کے بل گھسیٹ کر جہنم میں ڈال دیا جائے گا۔

اس کو مسلم نے صحیح میں خالد بن حارث اور حجاج بن محمد سے ابن جریج سے نقل کیا ہے۔

شیخ حلیمی رحمۃ اللہ کا تبصرہ

شیخ حلمی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ بے شک قرآن کی قرأت عبادت ہے، اور اس کے ساتھ باہم مقابلہ اور فخر کرنا ایک دوسرے کو دکھانا اور اس میں ریاءکاری کرنا دیگر عبادات میں ریاکاری کرنے کی طرح ہے، (اور عبادات میں ریاکاری کرنا ناجائز اور حرام ہے) (مترجم)

۲۶۱۹:......ہمیں خبر دی ہے علی بن احمد بن عبدان نے ان کو احمد بن عبید صفار نے ان کو عبید بن شریک نے ان کو ابوصالح محبوب بن موسیٰ ان کو فزاری نے یعنی ابواسحٰق نے ان کو سعید جریری نے ان کو ابن نصرہ نے ان کو ابوفراس نے انہوں نے کہا ہمیں حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے خطبہ دیا اور انہوں نے اپنے خطبے میں فرمایا مجھ پر ایسا وقت بھی آیا ہے۔ میں نہیں جانتا کسی ایک کو بھی جس کو میں گمان کروں کہ کوئی یہ کہے کہ (قرآن صرف اللہ کے لئے پڑھا جائے) بلکہ ان کا مقصود غیر اللہ ہوتا ہے، اور جو ان کے پاس ہے۔ البتہ تحقیق مجھے تو خیال آتا ہے کہ بے شک لوگ قرآن پڑھتے ہیں اور ارادہ کرتے؟ ہیں اس مال کا جو لوگوں کے پاس ہے۔ اللہ کی قسم میں ارادہ کرتا ہوں تمہاری قرأت کے ساتھ اور تمہارے اعمال کے ساتھ (اللہ کی رضا کا)۔

۲۶۲۰:......ہمیں خبر دی ہے ابوالقاسم عبدالعزیز بن محمد بن شیبان عطار نے بغداد میں۔ ان کو احمد بن سلمان نے ان کو محمد بن یونس قرشی نے ان کو یحییٰ بن کثیر عنبری نے ان کو ابن عبیدی نے ان کو حسن نے کہ اس قرآن مجید کو تین طرح کے لوگوں نے پڑھا ہے۔ ایک تو وہ لوگ ہیں جنہوں نے اس کو سامان تجارت کے طور پر حاصل کیا ہے وہ اس کو ایک شہر سے دوسرے شہر منتقل کرتے رہتے ہیں۔ اللہ ان کی تعداد میں اضافہ نہ کرے ایسے لوگ (بہت ہیں)۔

اور دوسرے لوگ وہ ہیں جو بادشاہوں کے قریب ہوگئے ہیں اور انہوں نے ریاکاری کی قرآن کے ذریعے اپنے اعمال میں اور تیسرے وہ لوگ ہیں جنہوں نے قرآن میں اپنے دلوں کی دواء پالی ہے انہوں نے اس کو استعمال کیا اپنے دلوں کی بیماری پر پس وہ لوگ اس کو لے کر کھڑے ہوگئے ہیں اپنے حجروں میں (یا مساجد کے محرابوں میں) اور وہ لوگ اپنی ٹوپیوں میں چھپ گئے ہیں پس ایسے لوگ اعداء کی اور خطرات کی نشاندہی کرتے ہیں اور بارش برسوائے ہیں (یعنی اس کا سبب بنتے ہیں)۔

۲۶۲۱:......اور تحقیق مجھے خبر دی ہے محمد بن موسیٰ بن فضل نے بطور اجازت کے ان کو خبر دی ہے ابوعبداللہ صفار نے ان کو احمد بن محمد بن مہران اصفہانی نے ان کو ابوالولید خلف بن ولید نے ان کو محاربی نے ان کو بکر بن خنیس نے ان کو ضرار بن عمرو نے ان کو حسن نے فرماتے ہیں کہ تین طرح کے لوگوں نے قرآن کو پڑھا ہے ایک تو وہ آدمی جس نے اس کو سامان تجارت کی طرح لیا ہے وہ اسے ایک شہر سے دوسرے شہر منتقل کرتا رہتا ہے اس کے ذریعے وہ مال طلب کرتا ہے جو لوگوں کے پاس ہے دوسرے وہ لوگ ہیں جنہوں نے قرآن پڑھا ہے اور اس کے الفاظ کی حفاظت کی ہے اور اس کی حدود کو ضائع کر دیا ہے اور اس کے ذریعے انہوں نے حکمرانوں کو بہکایا ہے اور اس کے ذریعے اپنے اہل شہر پر اپنی برتری دکھائی ہے یہ قسم

(۲۶۱۸)......(۱) فی (أ) ثنا.
(۲)...... فی (أ) ثنا.
(۳)...... فی (ب) : نعمه.
(۴)...... فی (ب) : نعمه
(۵)......فی (ب) : إنما.
(۶)......مابین المعکوفین سقط من (ب)
☆ : فی صحیح مسلم (أصناف)
(۷)...... مابین المعکوفین سقط من (أ)
(۸)...... فی (ب) : فإن قراءة.
(۲۶۱۹)......(۱) فی (ب) وقد.
(۲۶۲۰)......(۱) فی (ب) : کثیر.

حاملین قرآن میں بہت ہے اللہ ان کی تعداد کو زیادہ نہ کرے۔ اور ایک وہ آدمی بھی ہے۔ جس نے قرآن پڑھا ہے اور اس نے قرآن کی دواء کے ساتھ علاج کیا ہے یعنی اس کو اپنے دل کی بیماری پر استعمال کیا ہے اور اپنی راتوں کو جاگا ہے اور اس کی آنکھیں کام میں لگ گئی ہیں کہ انہوں نے حزن وغم کا لباس پہن لیا ہے اور خشوع کا چادر اوڑھ رکھا ہے اپنے حجروں محرابوں میں اس کو یاد کرتے ہیں اور اپنی ٹوپیوں کے نیچے (عاجزی کرتے ہوئے) چھپ گئے ہیں انہیں (نیک لوگوں کی) بدولت اللہ تعالیٰ بارش برساتا ہے انہیں کے بسبب مدد خداوندی اترتی ہے اور مصیبت دور ہوتی ہے۔ اللہ کی قسم لوگوں کی یہ قسم حاملین قرآن میں یاقوت احمر سے بھی کم ہے۔

۲۶۲۲:......ہمیں خبر دی ہے ابوعبداللہ حافظ نے ان کو حسن بن محمد بن اسحٰق نے ان کو ابوعثمان خیاط نے ان کو احمد بن ابوالحواری نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا ابوزکریا یحییٰ بن علاء سے وہ خوف خدا سے مشہور رونے والوں میں تھے۔ انہوں نے کہا کہ جب ابن آدم قرآن پڑھتا ہے اس کے بعد نیک وبد اعمال میں خلط کرتا ہے پھر وہ لوٹ کر آتا ہے اور تلاوت کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس سے فرماتے ہیں تجھے میرے کلام سے کیا نسبت ہے۔

۲۶۲۳:......انہوں نے کہا کہ ہمیں حدیث بیان کی ہے احمد نے انہوں نے کہا میں نے سنا ابوسلیمان سے وہ کہتے ہیں کہ خیر کا دربان زبانیہ فرشتہ قیامت کے دن ان حاملین قرآن کی گرفتار کرنے کے لئے جنہوں نے اللہ کی نافرمانی کی تھی قرأت قرآن کے باوجود زیادہ تیز ہیں اس سے بھی جتنی کہ وہ بت پرستوں پر غضبناک ہو جبکہ وہ اللہ کی نافرمانی کریں پڑھنے کے بعد۔

(۲۶۲۳)......(۱) فی (ب) : یعصون.

فصل: مساجد میں اور بازاروں میں اس لئے قرآن کی قرأت کرنا تاکہ پڑھنے والے کو عطیہ ملے اجرت ملے اور اس کے ذریعے کھانے کا اسباب حاصل ہو یہ روش ترک کردینا چاہئے

۲۶۲۴:......ہمیں خبر دی امام ابوالطیب سہل بن محمد بن سلیمان نے ان کو ابوعمرو اسماعیل بن نجید نے ان کو محمد بن ابوبجلی نے ان کو سہل بن بکار نے ان کو ابان بن یزید نے ان کو یحییٰ بن ابوکثیر نے ان کو زید بن سلام نے ان کو ابوسلام نے ان کو ابوراشد حبرانی نے ان کو عبدالرحمٰن بن شبل انصاری نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔

قرآن مجید کو پڑھو اور اس میں غلو اور زیادتی نہ کرو (یا اس میں خیانت نہ کرو) اور اس سے دور نہ ہو وہ۔ یا بوجھل نہ ہو، نہ ہی اسے کھانے کا ذریعہ بناؤ اور نہ ہی اس کے ذریعے مال جمع کرو۔

اس کو روایت کیا ہے علی بن مبارک نے ان کو یحییٰ بن ابوکثیر نے اور اس نے اس میں یہ اضافہ کیا ہے کہ۔ قرآن کو پڑھو اور اس میں جو کچھ ہے اس پر عمل کرو۔

۲۶۲۵:......ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ اور ابوالقاسم بن حبیب مفسر نے اپنی اصل کتاب سے اور محمد بن موسیٰ بن فضل نے انہوں نے کہا کہ ہمیں خبر دی ہے ابوعبداللہ محمد بن عبداللہ صفار اصفہانی نے ان کو احمد بن ہثیم ابن ابونعیم نے فضل بن اکین نے ان کو علی بن قادم خزاعی نے ان کو سفیان ثوری نے ان کو علقمہ بن مرثد نے ان کو سلیمان بن بریدہ نے ان کو ان کے والد نے انہوں نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔

جو شخص قرآن مجید پڑھے اور اس کے ذریعے لوگوں کا مال کھائے قیامت کے دن اس حال میں آئے گا کہ اس کا چہرہ ہڈی ہوگا اس پر گوشت

(۲۶۲۱)......(۱) فی (ب) : هملت.

(۲۶۲۴)......أخرجه أحمد (۳/۴۴۴) عن عفان عن أبان . به وقال الهيثمی فی المجمع (۷/۱۶۸) رجال أحمد ثقات.

(۲۶۲۵)......ضعفه ابن الجوزی فی العلل المتناهية (۱/۱۱۷ و ۱۱۸)

نہیں ہوگا۔

۲۶۲۶:......ہمیں خبر دی ہے ابوعبداللہ حافظ نے ان کو خبر دی عبداللہ بن اسحٰق خزاعی نے مکہ مکرمہ میں ان کو ابن ابومیسرہ نے ان کو مقری نے ان کو حیاۃ نے ان کو بشیر بن ابی عمرو خولانی نے کہ ولید بن قیس تجیبی نے ان کو حدیث بیان کی ہے کہ انہوں نے ابوسعید خذری رضی اللہ عنہ سے سنا وہ کہتے تھے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرماتے تھے اور آپ نے یہ آیت تلاوت کی تھی۔ فختلف من بعدھم خلف ۔کہ ان کے بعد ناخلف پیدا ہوگئے۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ناخلف ہوں گے ساٹھ سال کے بعد وہ نمازوں کو ضائع کردیں گے، اور شھوات ولذات کے پیچھے چلیں گے پس بہت جلدی پالیں گے وادی غیبی (جہنم کی وادی) کو پھر اس کے بعد دوسرے ناخلف یعنی نالائق پیدا ہوں گے جو قرآن کو تو پڑھیں گے۔

لیکن قرآن ان کے ہنسلیوں سے نیچے نہیں اترے گا، اور قرآن کو پڑھتے ہیں تین طرح کے لوگ پہلے نمبر پر صحیح مؤمن دوسرے نمبر پر منافق تیسرے نمبر پر بدکردار، بشیر بن عمرو خولانی کہتے ہیں میں نے ولید بن قیس سے پوچھا کہ ان تینوں کی ماہیت وحقیقت کیا ہے انہوں نے فرمایا کہ منافق تو سرے سے قرآن (کو پڑھنے کے باوجود) منکر اور کافر ہوتا ہے اور فاجر یعنی گنہگار و بدکردار اس کے ذریعے سے کھاتا ہے (یعنی پیٹ پالتا ہے) اور مؤمن حقیقت میں اس کے ساتھ ایمان رکھتا ہے۔

۲۶۲۷:......ہمیں خبر دی ابوالحسن محمد بن حسن علوی نے ان کو احمد بن محمد بن دلویۃ نے ان کو احمد بن حفص نے ان کو عبداللہ نے ان کو ان کے والد نے ان کو ابراہیم بن طھمان نے ان کو حسن بن عمارہ نے ان کو اعمش نے ان کو خیثمہ نے ان کو حسن بصری نے انہوں نے کہا کہ میں عمران بن حصین کے ساتھ تھا اچانک ایک آدمی گذرا جو کہ سورۃ یوسف پڑھ رہا تھا عمران نے اس کی طرف کان لگالیا جب وہ فارغ ہوئے تو مانگنا شروع کردیا پس عمران بن حصین نے کہا انا لـلّٰـه وانا الیه راجعون ۔میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا فرماتے تھے قرآن مجید پڑھو (مگر سوال) اس کے ذریعے اللہ سے کرو بے شک عنقریب کچھ لوگ آئیں گے جو قرآن پڑھیں گے مگر اس کے ذریعے لوگوں سے سوال کریں گے۔

۲۶۲۸:......ہمیں خبر دی ابومحمد بن یوسف نے بطور املاء کے، ان کو ابواسحاق ابراہیم بن احمد بن فراس نے مکہ میں، ان کو محمد بن صالح نے، ان کو نصر بن علی نے انکو ابواحمد نے، ان کو سفیان نے، ان کو اعمش نے، ان کو خیثمہ نے، ان کو حسن نے، ان کو عمران بن حصین نے کہ وہ ایک وعظ کرنے والے کے پاس سے گذرے، جس نے تلاوت کے بعد مانگنا شروع کردیا تھا۔ انہوں نے اناللہ پڑھا اس بات پر اور بولے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا تھا، آپ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے جو شخص قرآن مجید کی تلاوت کرے اسے چاہئے کہ وہ اللہ سے مانگے اس کے ذریعے سے۔ بے شک عنقریب کچھ لوگ آئیں گے جو قرآن کی تلاوت کریں گے اور اس کے ذریعے لوگوں سے مانگیں گے۔

۲۶۲۹:......ہمیں خبر دی ابونصر بن قتادہ نے، ان کو ابومنصور تصروی نے، ان کو احمد بن نجدہ نے، ان کو سعید بن منصور نے، ان کو جریر بن عبدالحمید نے، ان کو منصور نے، ان کو خیثمہ نے، ان کو ابوخیثمہ بصری نے، انہوں نے کہا کہ ایک آدمی طواف کر رہا تھا اور سورہ یوسف بھی پڑھ رہا تھا۔ لوگ اس کے پاس جمع ہوگئے۔ جب وہ پڑھ کر فارغ ہوا تو سوال کرنا اور مانگنا شروع کردیا۔ حضرت حسن نے فرمایا کہ میں عمران بن حسین

(۲۶۲۷)......(۱) مابین المعکوفین سقط من (ب)

(۲)...... فی (ب): فسلوا.

(۲۶۲۸)......(۱) مابین المکعوفین سقط من (أ)

(۲۶۲۹)......(۱) فی (ب): یسألون.

کے پاس بیٹھا تھا۔ چنانچہ ان کے پاس سے کوئی سائل گذرا، وہ کھڑے ہو کر توجہ کے ساتھ اس کی تلاوت سننے لگے۔ جب وہ پڑھ کر فارغ ہوا تو اس نے مانگنا شروع کیا۔ عمران بن حصین نے انا للہ پڑھا۔ لے چلئے ہمیں۔ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا تھا، آپ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے جس نے قرآن پڑھا اسے چاہئے کہ وہ اللہ سے مانگے، عنقریب کچھ لوگ ایسے آئیں گے جو قرآن کو پڑھیں گے اور اس کے بعد لوگوں سے مانگیں گے۔

قرآن کو تین طرح کے لوگ سیکھیں گے

۲۶۳۰:...... ہمیں خبر دی ابوعبدالرحمٰن سلمی نے، ان کو احمد بن محمد بن حمدان نے، ان کو حسن بن سفیان نے، ان کو ھشام بن خالد ازرق نے، ان کو ولید نے، ان کو ابن لھیعہ نے، ان کو موسیٰ بن وردان نے، ان کو ابوالھیثم نے، ان کو ابوسعید خدری نے کہ انہوں نے سنا تھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے قرآن سیکھو اور اس کے ذریعے جنت مانگو۔ اس سے قبل کہ کچھ لوگ اس کو ایسے سیکھیں جو اس کے ذریعے دنیا میں مانگیں گے۔ بے شک قرآن کو تین طرح کے لوگ سیکھیں گے۔ ایک تو وہ آدمی جو اس کے ذریعے دوسروں پر فخر کریں گے اور دوسرے وہ جو اس کے بعد کھانا طلب کریں گے اور تیسرے وہ آدمی جو اللہ کی رضا کے لئے پڑھے گا۔

۲۶۳۱:...... ہمیں خبر دی ہے ابوالحسن بن عبدان نے، ان کو احمد بن عبید نے، ان کو جعفر بن احمد بن عاصم نے، ان کو ھشام بن عمار نے، ان کو مروان بن معاویہ نے، ان کو ابویعقوب نے، ان کو ابوثابت نے، ان کو ام رجاء اشجعیہ نے، وہ کہتی ہیں کہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا: عنقریب ایسا زمانہ آئے گا کہ اس زمانے میں قرآن کے ذریعے مانگا جائے گا اور سوال کیا جائے گا جب تم سے (ایسے لوگ) مانگیں گے تو بالکل نہ دینا۔

۲۶۳۲:...... ہمیں خبر دی ہے ابونصر بن قتادہ نے، ان کو ابوالفضل بن حمیرویہ نے، ان کو احمد بن نجدہ نے، ان کو احمد بن یونس نے، ان کو ابومعشر نے، ان کو سعید نے، ان کو ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے، انہوں نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا:
بے شک اس قرآن کے لئے اس کی رغبت اور خوشی ہوگی۔ پھر لوگوں کے لئے اس سے رک جانا ہوگا جس کا رک جانا عدل کے لئے اور سنت کے لئے ہو یہ بات بہت اچھی ہے۔ اور جس کی فترۃ دولت کے لئے ہوگی وہ لوگ۔ ہلاکت والے ہیں۔

امام بیہقی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا

آپ کا یہ قول شرۃ سے مراد رغبت ہے اور نشاط و خوشی ہے۔

دو ہزار ریال کو واپس کر دیا

۲۶۳۳:...... ہمیں خبر دی ابوالحسن علی بن احمد بن محمد بن سلیمان زاہد بخاری نے جو کہ حج کرنے کے لئے آئے تو ہمارے پاس بھی آئے تھے۔ ان کو حدیث بیان کی ابونصر نے، ان کو احمد بن نصر بن حمدویہ فقیہ نے بطور املا کے، ان کو محمد بن ایوب نے، ان کو ابوبکر بن ابوشیبہ نے،

(۲۶۳۰)...... (۱) مابین المعکوفین سقط من (ب)

(۲۶۳۱)...... (۱) مابین المعکوفین سقط من (أ)

(۲۶۳۲)...... (۱) فی (ب): إلی القسط.

(۲۶۳۳)...... (۱) مابین المکعوفین سقط من (ب)

(۲)...... فی (ب) : قرة.

ان کو محمد بن بشر نے، ان کو عبداللہ بن ولید نے، ان کو عمرو بن ایوب نے، ان کو ابوایاس معاویہ بن مرّہ نے، وہ کہتے ہیں کہ میں عمرو بن نعمان کے پاس مہمان بن کر ٹھہرا ہوا تھا۔ جب رمضان شریف آ گیا تو ایک آدمی ان کے پاس دو ہزار درہم لے کر آیا حضرت مصعب بن زبیر کی طرف سے اور کہنے لگا کہ امیر آپ کو سلام کہتا ہے اور وہ پیغام دیتا ہے کہ بے شک ہم کسی محترم قاری کو نہیں چھوڑتے۔ سب کے پاس ہمارا تعاون پہنچتا ہے۔ آپ ان ہزار درہم کے ساتھ اس مہینہ میں مدد لیجئے۔ چنانچہ عمر نے جواب دیا کہ امیر کو وعلیکم السلام کہئے اور ان سے کہئے کہ بے شک ہم نے قرآن اس لئے نہیں پڑھا کہ ہم اس کے ذریعے دنیا کو چاہیں اور حاصل کریں۔ چنانچہ انہوں نے وہ عطیہ دو ہزار ریال کا واپس کر دیا۔

حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ نے پانی واپس کر دیا

۲۶۳۴:......ہمیں خبر دی ہے ابوعبداللہ محمد بن نظیف فرّاء نے مکہ مکرمہ میں، ان کو ابوحفص عمر بن علی بن حسن عتکی نے، ان کو محمد بن جعفر ازاز نے مقام منبج میں ان کو صالح بن زیاد نے ابوشعیب سے، انہوں نے فرمایا کہ میں نے یزیدی سے سنا، کہتے تھے کہ حضرت حمزہ زیات بصرے میں ایک دروازے سے گذر رہے تھے (پیاس لگی ہوئی تھی) لہذا ان کو لوگوں سے انہوں نے پینے کے لئے پانی مانگ لیا۔ جب پانی کا گلاس ان کے لئے باہر آیا تو لے کر انہوں نے پھر واپس کر دیا۔ جب ان سے پوچھا گیا کہ ایسا کیوں کیا ہے (تو بتایا کہ مجھے ایک خیال آیا جس کی وجہ سے میں نے پانی واپس کر دیا ہے) کہ میں ڈر گیا کہ کہیں ایسا نہ ہو کہ اس گھر کا کوئی بچہ مجھ سے قرآن پڑھا ہوا ہو۔ لہذا میری اس محنت کا ثواب اس پانی کے بدلے میں چلا جائے۔

امام بیہقی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا

بہرحال باقی رہا مصاحف کو بیچنا اور ان کو خریدنا تو ہم نے اس کو ذکر کر دیا ہے کتاب السنن کے کتاب البیوع کے آخر میں کہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے اور ان کے بعد کے لوگوں نے اس کے بارے میں کلام کیا ہے۔ ان میں سے بعض وہ ہیں جنہوں نے اس کو مکروہ قرار دیا ہے اور بعض نے اس کے بیچنے کو مکروہ کہا ہے مگر خریدنے کو مکروہ نہیں کہا۔ بہرحال جس نے مکروہ کہا ہے اس کا مقصد محض مصاحف کی تعظیم ہے کہ کہیں یہ چیز مال تجارت نہ بن جائے۔ حالانکہ تحقیق اس کی بیع کے بارے میں تابعین کی ایک جماعت نے اجازت دی ہے۔ ان میں سے حضرت جابر بن زید ہیں اور حضرت حسن بصری اور حضرت شعبی اور عکرمہ ہیں۔

بہرحال تعلیم قرآن بالاجرۃ کو ایک جماعت نے مکروہ قرار دیا ہے اور اس بارے میں کئی احادیث بھی وارد ہوئی ہیں اور کچھ دوسروں نے اس میں رخصت بھی دی ہے۔ (اس رخصت کے بارے میں) حضرت ابوسعید والی حدیث بھی ہے جس میں فاتحہ الکتاب کے ساتھ دم کرنا اور جھاڑنا۔ پھر اس پر معاوضہ لینا مذکور ہے اور جائز ہے اور وہ حدیث جو حضرت ابن عباس سے مروی ہے اس قصے کے بارے میں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: بے شک جس چیز پر تم اجرت لیا کرو اس میں زیادہ حقدار اور زیادہ مستحق کتاب اللہ ہے۔ یہ اس امر کے جواز پر دلالت کرتی ہے۔

اور ہم نے حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ آپ معلمین کو یعنی اساتذہ کو وظیفہ دیا کرتے تھے۔

اور حضرت عطاء، حضرت حسن بصری، حضرت ابن سیرین اور ابوقلابہ اور حکم سے اس بارے میں رخصت کو ہم نے روایت کیا ہے۔

فصل:......حمام میں یعنی غسل خانے میں اور پاخانے کی جگہ میں اور دیگر نجاست کے مقامات پر قرآن مجید کی تعظیم کے لئے تلاوت نہیں کرنا چاہیے

تحقیق ہم نے کتاب السنن میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے راویت کی ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم بحالت پیشاب سلام کرنے والے کا جواب نہیں دیتے تھے۔(اگر کوئی مسئلہ معلوم نہ ہونے کی وجہ سے سلام کرلیتا) اور پیشاب کرنے کے بعد اس سے فرماتے تھے کہ اگر تم مجھے اس حال میں دیکھ لو تو مجھ پر سلام نہ کیا کرو۔اگر آپ سلام کریں گے بھی تو میں تجھے سلام کا جواب نہیں دوں گا۔

جس وقت پیشاب کی حالت میں سلام کا جواب ممنوع ہے تو قرآن کی تلاوت تو اولیٰ ہے کہ اس کی تعظیم وتکریم کی جائی اور وہ ایسی جگہ اور اس حالت میں ممنوع ہو۔

۲۶۳۵:......ہمیں خبر دی ہے ابونصر بن قتادہ نے،ان کو ابوالفضل بن حمیرویہ نے،ان کو احمد بن نجدہ نے،ان کو احمد بن یونس نے،ان کو ابوبکر بن عیاش نے،ان کو اُیان نے،ان کو مورق عجلی نے،انہوں نے کہا کہ میں نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا خط دیکھا تھا جو انہوں نے حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ کو لکھا تھا کہ مجھے اطلاع ملی ہے کہ شہروں میں رہنے والوں نے غسل خانے بنا لئے ہیں تو (سنو)۔کہ کوئی ایک آدمی یا یوں کہا تھا کوئی مسلمان غسل خانے میں غسل کرنے کے لئے تہہ بند کے بغیر غسل کرنے کے لئے داخل نہ ہوا کرے۔(یعنی شرم وحیا کا تقاضا پورا کیا جائے) اور ان جگہوں میں اللہ کا نام ذکر نہ کیا جائے بلکہ باہر نکل کرلیا جائے۔یا یوں فرمایا تھا اس میں اللہ کا نام ذکر نہ کیا کریں۔یہاں تک کہ باہر آجائیں۔(یعنی اسماءالٰہیہ کی تعظیم کا تقاضا پورا کیا جائے)۔اور کسی حوض میں دو آدمی ننگے ہو کر نہ نہائیں (بلکہ شرم وحیا کا تقاضا پورا کریں۔)

سبحان اللہ جو امیر اور حکمران رعایا پر اتنی کڑی نظر رکھے اور ان پر اتنا شفیق اور فکر مند ہو کہ ان کی اخلاقی قدروں کی بھی حفاظت کرتا ہو اس کی حکومت مثالی کیوں نہ کہلائے اور قوم مثالی قوم بن کر دنیا کے افق پر کیوں نہ ابھرے۔(جاروی مترجم)

۲۶۳۶:......ہمیں خبر دی ہے ابومحمد عبداللہ بن یحییٰ بن عبدالجبار سکری نے،ان کو اسماعیل بن محمد صفار نے،ان کو سعدان بن نصر نے،ان کو ابومعاویہ نے حماد سے،اس نے ابراہیم سے کہ ان سے حمام میں قرأت کرنے کے بارے میں پوچھا گیا تھا۔انہوں نے فرمایا کہ وہ اس لئے نہیں بنائے گئے۔

۲۶۳۷:......اور ہمیں حدیث بیان کی ہے ابومعاویہ نے حجاج سے،اس نے حماد سے،اس نے سلیمان بن بشیر سے،اس نے ابراہیم سے،اس نے عبداللہ سے مذکورہ کی مثل انہوں نے کہا۔

۲۶۳۸:......اور ہمیں حدیث بیان کی ہے ابومعاویہ نے حجاج سے،انہون نے عطاء سے کہ وہ حمام میں قرأت کو غیر درست کہتے تھے۔یہ بات اس کے جواز پر اور اس سے پہلی والی اس کی کراہت پر دلالت کرتی ہے۔

(۲۶۳۶)......(۱) فی (ب) سیکون.
(۲)...... مابین المعکوفین سقط من (أ)
(۳)...... فی (ب) : منهم.
(۴)...... فی (ب) : وقد
(۵)......مابین المعکوفین سقط من (ب)
(٦)...... فی (ب) : إذا
(۷)...... مابین المعکوفین سقط من (ب)
(۲۶۳۵)......(۱) فی (أ) : موروق.
(۲)...... فی (ب) شهدت.
(۳)...... مابین المعکوفین سقط من (ب)
(۴)...... فی (ب) :تذکرا.
(۲۶۳۸)...... فی (ب) : تذکروا.

۲۶۳۹:.....ہمیں خبر دی ابو محمد بن یوسف نے، ان کو ابو سعید بن اعرابی نے، ان کو سعدان بن نصر نے، ان کو معاذ بن معاذ نے، ان کو ابوعون نے، انہوں نے کہا کہ ہم لوگ ابوالسوار کے ساتھ حمام میں تھے، اس نے ایک آدمی کو سنا جو وہاں تلاوت کر رہا تھا۔ لہذا انہوں نے سننے کے بعد فوراً کہا یہاں پر مت پڑھو، یہاں پر مت پڑھو۔ یا یوں تعبیر ہے یہاں پر کیوں پڑھ رہے ہو۔ یہاں پر کیوں پڑھ رہے ہو؟

فصل:.....قرآن مجید میں کلام الٰہی کی گہرائی اور تہہ تک پہنچنے کی کوشش ترک کرنا چاہیے

۲۶۴۰:.....ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے اور ابوزکریا بن ابواسحاق نے، دونوں نے کہا ہمیں حدیث بیان کی ہے ابوالحسن ظرائفی نے، ان کو عثمان بن سعید دارمی نے، ان کو یحییٰ بن بکیر نے، ان کو مالک نے (ح) وہ کہتے ہیں کہ ہمیں حدیث بیان کی ہے قعنبی نے، اس میں جو انہوں نے مالک کے آگے پڑھا اس نے یحییٰ بن سعید سے، اس نے محمد بن ابراہیم سے، اس نے سلمہ بن عبدالرحمٰن سے، اس نے ابوسعید خدری سے یہ کہ انہوں نے کہا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا، وہ فرمارہے تھے۔ تم لوگوں میں ایک قوم یا جماعت نکلے گی جو اپنی نمازوں کے ساتھ تمہاری نمازوں کو حقیر سمجھیں گے اور اپنے روزوں کے آگے تمہارے روزوں کو حقیر جانیں گے اور اپنے عمل کے مقابلے میں تمہارے عمل کو حقیر جانیں گے۔ وہ قرآن مجید کو تو پڑھیں گے مگر وہ ان کے گلے سے نیچے نہیں گذرے گا۔ وہ لوگ دین میں سے ایسے نکل جائیں گے جیسے تیر اپنے نشانے سے نکل جاتا ہے۔ آپ اس کے پھالے پر نظر ڈالیں تو آپ کو کچھ لگا ہوا اس پر نظر نہیں آتا۔ آپ اس کے تیر کو دیکھیں تو آپ کو کچھ نظر نہیں آئے گا اس کے پر میں دیکھیں تو کچھ نظر نہیں آئے گا۔ (یعنی دین کا تو ان پر کوئی نشان نظر نہیں آئے گا مگر وہ تقویٰ اور برتری کا دعویٰ اور مقابلہ کریں گے)۔

قرآن کی اجرت لینے میں جلدی کرنا

۲۶۴۱:.....ہمیں خبر دی ہے ابوطاہر فقیہ نے، ان کو ابوبکر محمد بن حسین قطان نے، ان کو احمد بن یوسف سلمی نے، ان کو محمد بن یوسف فریابی نے، انہوں نے کہا کہ سفیان نے ذکر کیا ہے محمد بن منکدر سے، اس نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا: عنقریب کچھ لوگ آئیں گے وہ قرآن مجید کی قرأت کریں گے اور اس کو تیر کی طرح سیدھا کریں گے اور اس کا اجر اور معاوضہ حاصل کرنے کی جلدی کریں گے (یعنی اس کا معاوضہ دنیا میں دنیوی مال و متاع کے طور پر لے لیں گے) اور اس کو آخرت کے لئے نہیں چھوڑیں گے۔ ثوری نے اس کو اسی طرح مرسل روایت کیا ہے اور اس کو ابن عیینہ نے ابن منکدر سے مرسلاً روایت کیا ہے۔

۲۶۴۲:.....ہمیں خبر دی ہے ابوعبداللہ حافظ اور ابوبکر قاضی اور ابوصادق عطاء نے، انہوں نے کہا کہ ان کو ابوالعباس محمد بن یعقوب نے، ان کو محمد بن اسحاق نے، ان کو ابوسعید حداد نے، ان کو خالد نے، ان کو عبداللہ نے، ان کو حمید اعرج نے، ان کو محمد بن منکدر نے، ان کو جابر بن عبداللہ نے، انہوں نے کہا کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے پاس نکل کر تشریف لائے، جبکہ ہم لوگ قرآن مجید پڑھ رہے تھے۔ ہم میں عربی بھی تھے اور عجمی بھی تھے۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ہم سے فرمایا کہ ہر ایک صحیح ہے درست ہے اور عنقریب کچھ قومیں اور جماعتیں آئیں گی جو اس کی اجرت

(۲۶۳۹).....(۱) مابین المعکوفین سقط من (ب)

(۲۶۴۱).....(۱) مابین المعکوفین سقط من (أ)

(۲۶۴۲).....(۱) مابین المعکوفین سقط من (أ)

(۲).....مابین المعکوفین سقط من (ب)

(۳).....فی (ب): فیتعجلونه.

میں جلدی کریں گے۔یعنی دنیوی معاوضہ لیں گے اور تاخیر نہیں کریں گے۔یعنی آخرت کے لئے نہیں چھوڑیں گے۔

۲۶۴۳:......ہمیں خبر دی ہے علی بن احمد بن عبدان نے، ان کو احمد بن عبید صفار نے، ان کو اسماعیل قاضی نے، ان کو اسماعیل بن ابواویس نے، ان کو سلیمان بن بلال نے، ان کو اسامہ بن زید نے ان کو محمد بن منکدر نے اس کو خبر دی ہے کہ جابر بن عبداللہ نے ان کو خبر دی ہے کہ ہم لوگ بیٹھے قرآن مجید پڑھ رہے تھے کہ اتنے میں ہمارے اوپر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے جو کہ خوش خوش تھے اور فرمانے لگے پڑھ لو تم لوگ قرآن مجید قریب ہے کہ کچھ لوگ آپ کے جو اس کو پڑھیں گے اور اس کو تیر کی مانند سیدھا کریں گے اور اس کا معاوضہ لینے میں جلدی کریں گے۔ اس میں تاخیر نہیں کریں گے۔(مطلب یہ ہے کہ اس کا معاوضہ دنیوی مال و متاع کی صورت میں دنیا میں لے لیں گے۔آخرت میں لینے کے لئے تاخیر نہیں کریں گے۔اس کو روایت کیا ہے کہ عبدالعزیز بن محمد دراوردی نے اسامہ بن زید سے، اس نے محمد بن منکدر سے، اس نے جابر سے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک قوم کو دیکھا جو مسجد میں بیٹھے قرآن مجید پڑھ رہے تھے۔آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تم لوگ قرآن مجید پڑھو اس سے قبل کہ وہ لوگ آجائیں جو اس کو تیر کی مانند سیدھا کریں گے دنیا میں اس کا معاوضہ لینے کی جلدی کریں گے۔اسے آخرت کے لئے نہیں چھوڑیں گے۔

۲۶۴۴:......ہمیں اس کی خبر دی ہے علی بن احمد بن عبدان نے، ان کو احمد بن عبید نے، ان کو ابوجعفر دینوری نے، ان کو ابومروان عثمانی نے، ان کو عبدالعزیز نے اس کو ذکر کیا اور اس کو روایت کیا ہے موسیٰ بن عبیدہ نے اپنے بھائی سے، اس نے سھل بن سعد سے، اس نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے اور اس نے کہا کہ حدیث میں ہے کہ وہ اس کے معاوضہ کی جلدی کریں گے، دیر نہیں کریں گے۔(یعنی دنیا میں دنیوی معاوضہ اور اجرت کے حاصل کرنے کی جلدی کریں گے آخرت کی اجرت و معاوضہ پر صبر نہیں کریں گے)۔

حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا عنقریب لوگ قرآن کو تیر کی طرح سیدھا کریں گے

۲۶۴۵:......ہمیں خبر دی ہے ابوعبداللہ حافظ نے، ان کو ابوالعباس محمد بن یعقوب نے، ان کو محمد بن سحاق صغانی نے، ان کو روح بن عبادہ نے، ان کو موسیٰ بن عبیدہ نے وہ کہتے ہیں کہ مجھے حدیث بیان کی ہے عبداللہ بن عبیدہ نے، ان کو حدیث بیان کی ہے سہل بن سعد سعدی نے، انہوں نے کہا کہ ہمارے پاس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے جبکہ ہم ایک دوسرے کو پڑھا رہے تھے۔یعنی بعض ہمارا بعض کو پڑھا رہا تھا۔حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ کا شکر ہے کہ اللہ کی کتاب تمہارے اندر موجود ہے اور پاتا ہوں اخیار اور بہترین لوگوں کو۔تم لوگوں میں گورے بھی ہیں اور کالے بھی ہیں۔قرآن مجید کو پڑھو اور ایک دوسرے کو پڑھاؤ۔اس وقت سے پہلے کہ وہ لوگ آجائیں جو اس کو پڑھیں گے، اس کو کھڑا کریں گے اور اس کے حروف کو سیدھا کریں گے۔جیسے تیر کو سیدھا کیا جاتا ہے۔قرآن مجید ان کی ہنسلیوں سے تجاوز نہیں کرے گا (یعنی نیچے اتر کر دل میں جگہ نہیں پکڑے گا) ان کی اجرت دنیا میں لے لیں، اسے آخرت کے لئے نہیں چھوڑیں گے۔

۲۶۴۶:......ہمیں خبر دی ہے ابوسعد مالینی نے، ان کو ابواحمد بن عدی نے ان کو فریابی نے، ان کو ابوقدامہ نے، ان کو اسحاق بن سلیمان رازی نے، وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا تھا موسیٰ بن عبیدہ سے، وہ اپنے بھائی عبداللہ بن عبیدہ سے ذکر کرتا تھا اور وہ سھل بن سعد سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے پاس تشریف لائے اور ہم لوگ، یا ہم قرآن پڑھ رہے تھے۔یعنی بعض ہمارا بعض کو پڑھ کر سنا رہا تھا (یعنی ہم لوگ قرآن مجید کا دور کر رہے تھے) آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ کا شکر ہے کتاب اللہ ایک ہے۔تم لوگوں میں اچھے لوگ بھی ہیں تم میں

(۲۶۴۳)......(۱) غیر واضح فی (أ)

(۲۶۴۵)......(۱) فی (أ) عبید.

سرخ بھی ہیں سیاہ بھی اس وقت سے پہلے قرآن مجید کو پڑھو کہ کچھ قومیں آئیں گی جو اس کو ایسے سیدھا کریں گی جیسے تیر کو سیدھا کیا جاتا ہے۔ قرآن ان کی ہنسلیوں سے آگے نہیں بڑھے گا۔ اس کا معاوضہ جلدی لیں گے۔ (یعنی دنیاوی اسباب کی صورت میں) اور آخرت میں لینے کی تاخیر وانتظار نہیں کریں گے۔

۲۶۴۶:......بکررہے۔ اور اس کے لئے شاہد ابن وھب کی روایت ہے اس نے عمرو بن حارث سے، اس نے بکر بن سوادہ سے اس نے وفاء بن شرتح سے، اس نے سھل بن سعد سے اور بخاری نے التاریخ میں اس کی طرف اشارہ کیا ہے۔

۲۶۴۷:......ہمیں اس کی خبر دی ہے ابوعلی رود باری نے، ان کو ابوبکر بن داسہ نے، ان کو ابوداؤد نے، ان کو احمد بن صالح نے، ان کو عبداللہ بن وھب نے، ان کو خبر دی عمرو بن لھیعہ نے، ان کو بکر بن سوادہ نے، ان کو وفاء بن شرتح صدفی نے سھل بن سعد نے، انہوں نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک دن ہم لوگوں پر تشریف لائے اور ہم لوگ قرآن مجید کا دور کر رہے تھے۔ فرمانے لگے اللہ کا شکر ہے کہ کتاب اللہ ایک ہے۔ تم لوگوں میں سرخ بھی ہیں اور سفید بھی، تم میں کالے بھی ہیں۔ تم لوگ اس کو پڑھو اس وقت سے قبل کہ وہ لوگ اس کو پڑھیں جو اس کو سیدھا کھڑا کریں گے جیسے تیر سیدھا اور درست کیا جاتا ہے۔ اس کا معاوضہ لینے کی جلدی کریں گے دیر نہیں کریں گے۔

۲۶۴۸:......ہمیں خبر دی ہے ابونصر بن قتادہ نے، ان کو ابومنصور نضروی نے، ان کو احمد بن نجدہ نے، ان کو سعید بن منصور نے، ان کو ابومعاویہ نے اعمش سے، اس نے ابوعمارہ سے، اس نے حذیفہ سے، اس نے کہا قرآن کو کچھ لوگ پڑھیں گے، اس کو ایسے سیدھا کریں گے اور درست کریں گے جیسے تیر سیدھا کیا جاتا ہے وہ نہ اس میں الف چھوڑیں گے نہ واؤ چھوڑیں گے۔ (یعنی سب کا تقاضا پورا کریں گے) ان کا ایمان ان کی ہنسلیوں سے تجاوز نہیں کرے گا۔

قرآن کو عرب کے لہجے میں پڑھنا

۲۶۴۹:......ہمیں خبر دی ہے ابوالحسین بن فضل قطان نے، ان کو عبداللہ بن جعفر نے، ان کو یعقوب بن سفیان نے، ان کو ولید بن عتبہ دمشقی نے اور اسحق بن ابراہیم نے، انہوں نے ہمیں حدیث بیان کی ہے بقیہ بن ولید نے، ان کو حصین بن مالک خزار نے، انہوں نے کہا کہ میں نے سنا اس شیخ سے جس کی کنیت ابومحمد ہے۔ وہ بزرگ تھے حضرت حذیفہ بن یمان سے حدیث بیان کرتے تھے۔ وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ قرآن مجید کو عرب لہجوں کے ساتھ پڑھا کرو اور عربوں کی آوازوں کے ساتھ اور اہل فسق کے لہجوں سے اپنے آپ کو بچاؤ (یعنی گانے بجانے والے بدکرداروں کے لہجوں اور سُروں سے) اور اہل کتابین (یہود ونصاریٰ کے) لہجوں سے بچاؤ۔ بے شک بات یہ ہے کہ میرے بعد کچھ لوگ آئیں گے کہ وہ قرآن کی آواز کو گانے کی آواز کی طرح حلق میں دھرائیں گے اور راھبوں اور نوحہ وبین کرنے والوں

(۲۶۴۶)......(۱) فی (أ): أخیه عن.

والحدیث أخرجه المصنف من طریق ابن عدی (۱۴۵۱/۴)

(۲۶۴۶)......أخرجه البخاری فی التاریخ (۱۹۱/۸)

(۲۶۴۷)......(۱) مابین المعکوفین سقط من (ب)

(۲)......مابین المعکوفین سقط من (أ)

والحدیث أخرجه المصنف من طریق أبی داود (۸۳۱)

(۲۶۴۸)......(۱) فی (ب) لیقرأ.

(۲۶۴۹)......(۱) فی (ب): الذین.

کی طرح۔ حالانکہ قرآن ان کے حلق سے نیچے (دل کی جانب) نہیں اترے گا۔ اس کے دل فتنے میں پڑے ہوئے ہوں گے اور ان کے دل بھی جن کو ان کی حالت پسند آئے گی اور اچھی لگے گی۔

بقیہ نے کہا کہ حصین فزاری کی صرف یہی ایک مروی حدیث ہے اور وہ اہل افریقہ سے تھے۔

۲۶۵۰:......ہمیں خبر دی ہے ابوعبداللہ حافظ نے اور ابوبکر بن حسن نے، دونوں کو ابوالعباس محمد بن یعقوب نے، ان کو ابوعتبہ نے، ان کو بقیہ پھر اس کو اس نے ذکر کیا ہے۔ اسی کی اسناد کے تھا اس کی مثل۔ سوائے اس کے یہ اسناد ہے کہ انہوں نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مگر آخر حدیث میں بقیہ کا قول ذکر نہیں کیا۔

۲۶۵۱:......ہمیں خبر دی ہے ابوعبداللہ اور ابوبکر دونوں نے ابوالعباس سے، ان کو ابوعتبہ نے ان کو بقیہ نے، ان کو نصر بن علقمہ حضرمی نے، اس نے اس سے جس نے اس کو حدیث بیان کی تھی۔ اس نے کہا کہ حضرت ابودرداء نے کہا تھا بچاؤ تم اپنے آپ کو ان لوگوں سے جو قرآن کی تحریف کریں گے (بدلیں گے) اور بچانا اپنے آپ کو قرآن مجید کے جلدی جلدی پڑھنے والوں سے جو قرآن بڑبڑائیں گے اور اس کی قرأت میں سرعت اور جلدی کریں گے۔ اس کی مثال اس ٹیلے جیسی ہے جو نہ تو اپنے اوپر پانی کو روک سکے اور نہ ہی سبزہ اگا سکے (بلکہ پانی اوپر سے پھسل جائے)۔

حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا

۲۶۵۲:......اور ہم نے روایت کی حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے، انہوں نے فرمایا: قرآن مجید کو اچھی طرح ظاہر اور واضح کر کے پڑھو۔ بے شک وہ عربی ہے۔ عنقریب تمہارے بعد کچھ اقوام آئیں گی وہ اس کو نیزوں کی طرح سیدھا کریں گی۔ وہ تمہارے اچھے لوگ نہیں ہوں گے۔ یعنی مسلسل (ٹھہرے اور رکے بغیر) تیزی کے ساتھ پڑھیں گے۔ (یعنی قرأت میں تو موتی پروئیں گے مگر عمل میں اچھے نہیں ہوں گے۔ مترجم)

(ترجمہ کی دوسری تعبیر یہ ہوسکتی ہے) کہ قرآن مجید کے معانی و مطلب کو واضح بیان کرو۔ کیونکہ وہ افصح عربی ہے۔ عنقریب تمہارے بعد بعض لوگ ہوں گے جو تسلسل کے ساتھ پڑھیں گے، نیزوں کی طرح سیدھا کریں گے۔ یعنی موتی پروتے ہیں (لیکن وہ فقط الفاظ کی بناوٹ و سجاوٹ پر سارا زور لگائیں گے معنی و مطلب سے کوئی سروکار نہیں رکھیں گے۔) وہ تم میں سے بہتر لوگ نہیں ہوں گے۔

فائدہ:......حدیث کے الفاظ لغت کے اعتبار سے دونوں طرح کی معنوی تعبیر کے متحمل ہیں۔ اس لئے فقیر نے دونوں تعبیریں لکھ دی ہیں۔ (مترجم جاروی)

۲۶۵۳:......ہمیں خبر دی ہے ابونصر بن قتادہ نے، ان کو ابومنصور نضروی ھروی نے، ان کو احمد بن نجدہ نے، ان کو سعید بن منصور نے، ان کو ابوشہاب نے ان کو بن صلت بن بہرام نے، ان کو حسن نے، انہوں نے کہا کہ بے شک یہ قرآن اس کو پڑھا ہے غلام نے اور بچوں نے، نہ اس کو اس کے اول سے حاصل کیا ہے اور نہ ہی اس کی تاویل تشریح کو سیکھا ہے۔ (انہوں نے درحقیقت اس کو پڑھنے کا حق ادا نہیں کیا ہے) بے شک اس قرآن مجید کو پڑھنے، سمجھنے کی نسبت جتلانے اور ظاہر کرنے کا سب سے زیادہ حقدار وہ شخص ہے جس کے عمل میں دیکھا جائے اور قرآن اس کے عمل میں نظر آئے۔ چنانچہ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

كتاب انزلناه اليك مبارك ليدبروا اياته وليتذكر اولوا الالباب.

یہ کتاب ہے اس کو ہم نے نازل کیا ہے۔ برکت والی ہے۔ (اس لئے ہم نے اتاری ہے) تا کہ لوگ اس کی آیات میں غور و فکر کریں

(۲۶۵۱)......(۱) فی (ب): القرآن.

اور صاحب عقل اس سے عبرت ونصیحت حاصل کریں گے۔

آیت اور حدیث پر امام بیہقی کا تبصرہ

امام بیہقی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

قرآنی آیات میں تدبر کرنا درحقیقت ان کی عملی اتباع کا نام ہے۔ (صرف الفاظ رٹوانا اس میں مقابلے کرنا، اپنے آپ کو الفاظ تک بند رکھنا تاکہ قرآن صرف زبان پر رہے، حلق سے نیچے نہ اترے، الفاظ تک محدود رہنا اتباع قرآن اور تدبر قرآن کے منافی اور مختلف چیز ہے۔ (مترجم)۔

قاریوں میں سے ایک دوسرے سے کہتا ہے آؤ میں تیرے ساتھ قرأت کا اور پڑھنے کا مقابلہ کروں گا۔ اللہ کی قسم (قراء صحابہ وتابعین) ایسا نہیں کرتے تھے (اور موجودہ دور کے لوگ جو قرآن کے ساتھ ظلم کر رہے ہیں مقابلے کرتے ہیں اور رقم بٹورتے ہیں) یہ تو حقیقی قراء ہیں اور نہ ہی متقی و پرہیزگار ہیں؟ اللہ ان جیسے قاریوں کی مثال زیادہ نہ کرے۔ اللہ تعالیٰ ان جیسے لوگوں کو زیادہ نہ کرے۔

۲۶۵۴:...... ہمیں خبر دی ہے ابوبکر محمد بن ابراہیم فارسی نے، ان کو ابواسحاق اصفہانی نے، ان کو ابومحمد بن فارس نے ان کو محمد بن اسماعیل بخاری نے، وہ کہتے ہیں کہ مجھ سے کہا تھا عثمان بن سعید نے، ان کو زہیر نے، ان کو لیث نے، ان کو عثمان نے، ان کو زاذان نے، اس نے سنا عابس غفاری سے، انہوں نے کہا کہ میں نے سنا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے۔ یعنی بعض ان خصلتوں کے بارے میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم اپنی امت پر جن کے بارے میں ڈرتے رہتے تھے اپنے بعد۔ کم عقلوں کے امیر اور حکمران بن جانے، خون کو حقیر سمجھنا، بے قدر کر دینا۔ قطع رحمی کرنا۔ کثرت سے شرط لگانا۔

اور ایسے لوگوں کا پیدا ہو جانا جو قرآن مجید کو راگ گانے بنالیں گے۔ گانے کی طرح اس کو گائیں گے۔ ایسے آدمی کو اپنا پیشوا بنا کر آگے کریں گے جو نہ تو ان میں سے فضل والا ہوگا نہ ہی ان میں سے زیادہ علم والا۔ وہ ایسے آدمی کو اس لئے آگے کریں گے تاکہ وہ ان کے لئے گائے اور سُر لگائے۔

۲۶۵۵:...... کہتے ہیں کہ ہمیں حدیث بیان کی ہے محمد نے، ان کو حمدان نے، ان کو شریک نے، ان کو ابوالیقظان نے، ان کو زاذان نے، ان کو علیم نے، اس نے سنا عباس غفاری سے اور اس کو روایت کیا ہے موسیٰ جھنی نے زاذان سے، عابس سے یا ابن عباس سے۔

امام بیہقی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ:

جب ایسے لوگ جماعت اور گروہ کی صورت میں ہوتے ہیں اور قرآن پڑھتے ہیں تو پھر بعض دوسرے بعض پر قرأت میں برتری اور تعلی نہیں کرتا۔ اس لئے اس میں اس کے اپنے احباب اور ساتھیوں کے لئے ایذا اور تکلیف دینا ہے۔

۲۶۵۶:...... ہمیں خبر دی ہے ابوزکریا بن ابواسحاق نے، ان کو ابوالحسن طرائفی نے، ان کو عثمان بن سعید نے، ان کو یحییٰ بن بکیر نے، ان کو مالک نے، ان کو یحییٰ بن سعید نے، ان کو محمد بن ابراہیم بن حارث تیمی نے، ان کو ابوحازم تمار نے البیاضی سے یہ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لوگوں کے سامنے تشریف لائے، وہ نماز پڑھ رہے تھے اور قرآن کی تلاوت کرنے کے ان کی آوازیں اونچی ہو رہی تھیں۔ پس فرمایا کہ بے شک نماز پڑھنے

(۲۶۵۴)......(۱) مابین المعكوفين سقط من (أ)

(۲)...... في (ب) ليتعنى.

والا اپنے رب کے ساتھ سرگوشی کر رہا ہوتا ہے۔ اسے دیکھنا چاہیئے کہ کس قدر اور کیسی اس کے ساتھ سرگوشی کر رہا ہے۔ بعض تمہارا بعض پر قرأت کرنے میں جہر نہ کرے۔

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا ایک بلیغ وعظ

۲۶۵۷:...... ہمیں خبر دی محمد بن موسیٰ بن فضل نے، ان کو ابو العباس اصم نے، ان کو احمد بن عبد الحمید حارثی نے، ان کو ابو اسامہ نے ولید سے، یعنی ابن کثیر سے ان کو محمد بن ابراہیم تیمی نے یہ کہ ابو حازم مولیٰ ھذیل نے اس کو حدیث بیان کی ہے کہ بنی بیاضہ کا ایک آدمی اصحاب رسول صلی اللہ علیہ وسلم میں سے اس نے اس کو حدیث بیان کی کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم مسجد میں ایک خیمے میں معتکف ہو کر بیٹھ گئے۔ خیمے کے دروازے پر چٹائی کا ایک ٹکڑا لٹکا ہوا تھا۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے چٹائی ہٹائی، پھر فرمایا لوگو چپ ہو جاؤ، لوگو خاموش ہو جاؤ۔ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے وعظ فرمایا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے کچھ چیزوں کی ترغیب دلائی اور کچھ چیزوں سے تنبیہ فرمائی۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے انتہائی بلیغ وعظ فرمائی۔ اس کے بعد فرمایا کہ نمازی جب نماز پڑھ رہا ہوتا ہے تو اس وقت وہ اپنے رب کے ساتھ مناجات اور راز و نیاز کر رہا ہوتا ہے۔ بندے کو دیکھنا چاہئے کہ وہ اپنے رب کے ساتھ کس طرح سرگوشی کر رہا ہے اور بعض تمہارا بعض پر قرأت کرنے میں جہر نہ کرے۔ پھر حضور صلی اللہ علیہ وسلم دوبارہ خیمے میں چلے گئے اور چٹائی دوبارہ ڈال دی۔ پس لوگوں نے کہا کہ یہ رات برکت والی ہے۔ اس میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے لوگوں کو وعظ فرمایا ہے اور انہیں نیکیوں پر ابھارا ہے۔ وہ آدمی کہتا ہے کہ ہم لوگوں نے سوچا تو وہ تیئیسویں شب تھی۔

اور تحقیق حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا قول روایت کیا ہے نمازی کے بارے میں کہ وہ اپنے رب سے سرگوشی کرتا ہے۔ روایت حضرت ابو سعید خدری سے، اس نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے۔

۲۲۵۸:...... ہمیں خبر دی ہے ابوعلی رودباری نے، ان کو ابوبکر محمد بن بکر نے، ان کو ابوداؤد نے، ان کو حسن بن علی نے، ان کو عبدالرزاق نے، ان کو معمر نے، ان کو اسماعیل بن امیہ نے، ان کو ابو سلمہ نے، ان کو ابو سعید خدری نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مسجد میں اعتکاف کیا اور لوگوں کو سنا تو وہ قرآن پڑھنے میں جہر کر رہے تھے۔ لہذا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے پردہ ہٹایا اور فرمایا کہ بے شک تم میں سے ہر بندہ اپنے رب کے ساتھ مناجات اور راز و نیاز کرتا ہے۔ یا یہ کہا کہ اپنے رب کے ساتھ مناجات کرنے والا۔ لہذا بعض تمہارا بعض کو ایذا نہ پہنچائے۔ بعض تمہارا بعض پر قرأت کرنے میں اونچی آواز نہ کرے۔ قرأت میں یا نماز میں فرمایا تھا۔

۲۶۵۹:...... ہمیں خبر دی ابوعلی رودباری نے، ان کو ابو محمد بن شوذب مقری نے، ان کو شعیب بن ایوب نے، ان کو عمرو بن عون نے، ان کو خالد نے، ان کو مصرف نے، ان کو ابو اسحاق نے، ان کو حارث نے، ان کو علی نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے منع فرمایا اس بات سے کہ کوئی آدمی قرآن پڑھنے میں اپنی آواز زیادہ اونچی نہ کرے۔ عشاء سے پہلے اور عشاء کے بعد کہ وہ اپنے ساتھیوں کی نماز غلط کرائے گا۔

امام بیہقی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا:

بہر حال امام کی قرأت کے بارے میں اور مقتدی کے اس کی قرأت کو توجہ سے سننے کے بارے میں اور مقتدی کا فاتحہ خلف الامام کی قرأت پر اکتفا کرنا سکنات کے اندر تحقیق ہم نے اس کی دلیل کتاب السنن میں ذکر کی ہے۔ جہر نہ پڑھنے والے کا پڑھنے والے کی قرأت توجہ کے ساتھ سننا جبکہ

(۲۶۵۷)......(۱) مابین المعكوفين سقط من (أ)

(۲) ......في (ب) : وأبلغ.

(۲۶۵۸)......(۱) في (ب) بالقراءة

نماز سے باہر ہو (وہ ضروری ہے) تو وہ اللہ کے اس قول کے عموم میں داخل ہے:

واذا قرئ القران فاستمعوا له وانصتوا لعلكم ترحمون

جب قرآن پڑھا جائے تم لوگ سب اس کو توجہ کے ساتھ سنو اور چپ رہو تا کہ تم پر رحم کیا جائے۔

فائدہ:......واضح ہو کہ امام کے پیچھے فاتحہ پڑھنا یہ امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ کا مسلک ہے۔ امام اعظم ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کا مسلک یہ ہے کہ امام کی قرأت مقتدی کی قرأت ہوتی ہے۔ اس کو علیحدہ سے سورہ پڑھنے کی ضرورت نہیں ہوتی۔ ایسے فاتحہ بھی امام کی مقتدی کی طرف سے ہو جاتی ہے۔ علیحدہ سے اس کو فاتحہ پڑھنے کی ضرورت نہیں ہوتی۔ امام اعظم کے مسلک کی دلیل مذکور آیت ہے جو اپنے عموم کے اعتبار سے مقتدی یا منفرد سب کو شامل ہے۔

دیکھئے اعلاء السنن مصنف علامہ ظفر احمد عثمانی۔ (از مترجم)

فصل:......اس اعتبار سے قرآن مجید کی تعظیم کرنا کہ اس کے اوپر کوئی سامان نہ رکھا جائے اور نہ ہی اسے ایسے بے موقع ومحل پھینک دیا جائے

۲۶۶۰:......ہمیں خبر دی ہے ابو عبداللہ حافظ نے، ان کو ابو العباس اصم نے، ان کو احمد بن شیبان نے، ان کو سفیان بن عیینہ نے، ان کو ایوب نے نافع سے، اس نے ابن عمر سے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ قرآن مجید ساتھ لے جا کر اہل کفر کی طرف سفر نہ کرو۔ مجھے اندیشہ ہے کہ کہیں دشمن اس کی بے حرمتی نہ کرے۔ اس کو روایت کیا ہے مسلم نے ابن ابو عمر سے، اس نے ابن عیینہ سے۔

امام بیہقی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا:

(مذکورہ حدیث سے) جب یہ ممنوع ہو گیا کہ بنفسہ قرآن مجید کو ایسے انسان پر یا لوگوں پر پیش کرے جو اس کی توہین کریں اور اس کی عزت و حرمت کی ہتک کریں تو یہ امر بطریق اولیٰ ممنوع ہوا کہ بذات خود اس کی توہین یا اہانت یا بے حرمتی کرے۔

اور اس کی ایک عقلی وجہ یہ بھی ہے کہ اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید کی صفت بیان کی ہے کہ **وفی کتاب مکنون لایمسه الا المطهرون** کہ وہ اللہ تعالیٰ کے ہاں ایسی محفوظ کتاب ہے جس کو پاک اور مطہر لوگوں کے سوا کوئی چھو بھی نہیں سکتا۔ جس وقت قرآن مجید آسمان سے اوپر مکتوب ہے اور محفوظ ہے۔ جبکہ وہاں پر ملائکہ مقدس کے سوا کوئی نہیں ہے۔

تو البتہ ضروری ہے کہ ہمارے درمیان بھی مکتوب ومحفوظ ہونا چاہئے۔ جبکہ لوگ مختلف ہیں۔ مقامات مختلف ہیں۔ احوال مختلف ہیں تو زیادہ مناسب ہے (کہ اس کا تحفظ اور احترام ملحوظ رکھا جائے)۔

(فائدہ)......لہذا ہر ایسا امر ممنوع ہوگا جس میں توہین یا اہانت یا عزت کم ہونے یا کم کرنے کا احتمال ہو۔ مثلاً قرآن مجید کو عام کتاب کی طرح یا لٹکا کر نہیں اٹھانا چاہئے۔ کیونکہ اس طرح عزت کم ہوتی ہے۔ بلکہ سینے سے لگا کر اٹھانا چاہئے۔ قرآن مجید کو حتی الوسع پیٹھ کے پیچھے نہیں رکھنا چاہئے۔ اس کی طرف پیٹھ نہیں کرنی چاہئے۔ خود اوپر ہوں تو اس کو نیچے نہیں رکھنا چاہئے۔ قرآن نیچے ہو تو خود اوپر نہیں بیٹھنا چاہئے۔ اس کو بغیر غلاف اور کپڑے کے نہیں رکھنا چاہئے۔ پیروں کے قریب، ناپاک یا کمتر جگہ پر نہیں رکھنا چاہئے۔ اس کے اوپر عام کتابیں یا سامان وغیرہ نہیں رکھنا چاہئے۔ اس کو گرانے سے احتیاط کرنی چاہئے۔ یہ تمام اور ایسی دیگر احتیاطیں قرآن مجید کی تعظیم کو اور احترام کو یقینی بنانے کے لئے ہیں۔ یہ تمام

(۲۶۵۹)......(۱) مابین المعکوفین سقط من (أ)　　(۲)......مابین المعکوفین سقط من (أ)

(۳)...... مابین المعکوفین سقط من (أ)　　(۴)......فی (ب) وأما

ظاہراحترام اور تعظیم ہے۔باطنی ورحقیقی تعظیم اس سے زیادہ ضروری ہے۔دل وجان سے اس کو چاہنا،اس کی تعظیم کرنا،خواہ مخواہ اس کی قسمیں نہ کھانا اس پرایمان ویقین رکھنا،پڑھنا،سمجھنا،عمل کرنا،اس کو پڑھ کر جنت کا طلب گار ہونا۔رقم نہ بٹورنا،پیٹ پالنے کا ذریعہ نہ بنانا وغیرہ وغیرہ۔اللہ تعالیٰ ہمیں یہ تمام احترام قرآن بجالانے کی توفیق عطافرمائے۔آمین (مترجم)

مذکورہ امور میں سے کوئی غلط ہوجائے تو اس کا کفارہ اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں توبہ واستغفار کرنا ہے۔

حضرت عمر بن عبدالعزیز رحمۃ اللہ علیہ سے مذکور ہے کہ انہوں نے فرمایا تھا کہ قران مجید کو ایسی جگہ پر نہ لکھا جائے جہاں پر اس کے اوپر پیر آئیں۔

بشر بن الحارف کے توبہ کا سبب

۲۶۶۱:......ہمیں خبر دی ابوعبدالرحمٰن سلمی نے،ان کو حسن بن رشیق مصری نے بطور اجازت کے ان کو ابوحفص عمر بن عبداللہ واعظ نے،وہ کہتے ہیں کہ بشر بن الحارث چالاک آدمی تھا۔اسلحہ کے ساتھ نکلتا تھا۔اس کی توبہ قبول ہونے کا سبب یہ بنا تھا کہ اس کو غسل خانے کے کچرے پر کاغذ کا ایک ٹکڑا ملا تھا۔جس میں بسم اللہ الرحمٰن الرحیم لکھا ہوا تھا۔اس پر اس کا گہرا اثر ہوا۔لہٰذا اس نے وہ ٹکڑا اٹھا کر آسمان کی طرف دیکھا اور بولا اے میرے مالک،تیرا نام اور اس گندی جگہ پڑا ہے۔اس نے اسے زمین سے اٹھایا اور اس کے اوپر سے میل اور مٹی صاف کی جو اس پر لگی ہوئی تھی اور عطر فروش کے پاس آیا اور اس سے مہنگا والا عطر خریدا جو اس کے پاس سب سے زیادہ قیمتی عطر تھا اور وہ اس کو لگا کر بسم اللہ کو عطر میں بسایا۔پھر اس کو کسی دیوار کی دراز یا سوراخ میں رکھ دیا۔اس کے بعد وہ زجاج کے پاس گیا کیونکہ اس کے پاس اس کا اٹھنا بیٹھنا تھا۔زجاج نے اس سے پوچھا کہ بھائی میں نے آج رات تیرے بارے میں ایک بہت اچھا خواب دیکھا ہے۔میں نے اس سے زیادہ اچھا خواب آج تک نہیں دیکھا۔مگر میں تمہیں بتاؤں گا نہیں جب تک آپ یہ نہ بتائیں گے کہ آپ نے ان دنوں میں کونسی نیکی کی ہے جو تیرے اور رب کے درمیان ہے۔اس نے بتایا کہ میں نے تو کچھ نہیں کیا جو مجھے یاد ہو صرف یہ ہے کہ مجھے حمام کے پاس نیند آگئی تھی پھر آگے کاغذ کے ٹکڑے کا ذکر کیا۔زجاج نے کہا کہ میں نے خواب میں دیکھا ہے کہ کوئی کہنے والا کہہ رہا ہے مجھ سے نیند میں کہ بشر سے کہو کہ ہمارے نام کو زمین سے اٹھا لے تعظیم کے لئے کہ وہ پیروں کے نیچے نہ روندا جائے۔البتہ ہم تیرے نام کو دنیا اور آخرت میں عزت دیں گے۔بلند کردیں گے۔

۲۶۶۲:......ہمیں خبر دی ہے ابوعبدالرحمٰن سلمی نے منصور بن عمار کے تذکرے میں اور وہ حکمت عطا کئے گئے تھے۔کہا گیا ہے کہ اس کا سبب یہ تھا کہ اس نے راستے میں کاغذ کا ایک ٹکڑا پایا تھا جس پر لکھا ہوا تھا بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔اس نے اسے اٹھالیا تھا،مگر اس کو کہاں رکھے،اس کے لئے اس کو کوئی جگہ نہیں مل رہی تھی۔لہٰذا اس نے اس پرچے کو کھالیا۔چنانچہ اس نے خواب میں دیکھا کہ کوئی کہنے والا کہہ رہا ہے تحقیق تیرے لئے اس پرچے کا احترام کرنے کی وجہ سے حکمت ودانائی کا دروازہ کھول دیا گیا ہے۔اس کے بعد وہ حکمت وعقلمندی کی باتیں کیا کرتا تھا۔

(۲۶۶۰)......(۱) فی (أ) لاتسافر — (۲)...... مابین المعکوفین سقط من (ب)

(۳)...... کذا فی (ب) — (۴)......مابین المعکوفین سقط من (ب)

(۵)...... مابین المعکوفین سقط من (أ)

(۲۶۶۱)......(۱) فی (ب) : هو فيها. — (۲)...... فی (ب) : تلك

(۳)......مابین المعکوفین سقط من (أ)

(۲۶۶۲)......(۱) مابین المعکوفین سقط من (أ) — (۲)...... فی (ب) : قال.

(۳)......فی (ب) : فكان.

فصل:......قرآن مجید کی تعظیم وقدر کرنا۔اس کے خط اور لکھائی کو واضح رکھنا

۲۶۶۳:......ہمیں خبر دی ہے ابونصر بن قتادہ نے،ان کو ابومنصور نضروی نے،ان کو احمد بن نجدہ نے،ان کو سعید بن منصور نے،ان کو ھشیم نے، ان کو خبر دی عبدالملک بن شداد نے،ان کو عبدالعزیز بن سلیمان نے،ان کو خبر دی ہے ابوحکیم عبدی نے،وہ کہتے ہیں کہ مجھ پر حضرت علی رضی اللہ عنہ آئے اور میں قرآن مجید لکھتا تھا۔وہ میری لکھائی کو دیکھنے لگے اور فرمایا کہ قلم کو موٹا کیجئے۔چنانچہ میں نے قلم کو تراش کر موٹا کرلیا۔پھر میں نے لکھنا شروع کیا۔اب انہوں نے فرمایا ہاں صحیح ہے۔اس کو واضح اور روشن کرو جیسے اللہ نے اس کو روشن کیا ہے۔

۲۶۶۴:......کہتے ہیں کہ ہمیں حدیث بیان کی ہے سعید بن منصور نے،ان کو اسماعیل بن زکریا نے،ان کو اعمش نے،ان کو ابراہیم نے علی سے کہ وہ اس بات کو ناپسند کرتے تھے کہ قرآن مجید کو چھوٹی چیز پر لکھا جائے۔(کہیں ایسا نہ ہو کہ جگہ چھوٹی ہونے کی وجہ سے قرآن مجید کھلا کھلا نہ لکھا جائے)۔

۲۶۶۵:......کہتے ہیں کہ ہمیں حدیث بیان کی ہے سعید نے اور ان کو فضیل بن عیاض نے لیث سے،اس نے مجاہد سے کہ وہ اس بات کو ناپسند کرتے تھے کہ قرآن مجید چھوٹا بنایا جائے اور مسجد چھوٹی بنائی جائے۔چنانچہ پھر یوں کہا جانے لگے کہ چھوٹا سا قرآن ہے یا چھوٹی سی مسجد ہے۔(حضرت مجاہد کے نزدیک مسجد اور قرآن کے بارے میں یہ الفاظ استعمال کرنا بھی ان کی عظمت وشان کے خلاف ہے۔اسی لئے وہ کہتے تھے کہ قرآن مجید بھی بڑا اتیار کیا جائے اور مسجد بھی بڑی بنائی جائے۔(مترجم)

امام بیہقی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ:

یہ بحث لفظ میں ہے(ورنہ قرآن تو قرآن ہے چھوٹا ہو یا بڑا ہو یہی حال مسجد کا ہے)۔(مترجم)

۲۶۶۶:......ہمیں خبر دی ہے عمر بن عبدالعزیز بن قتادہ نے،ان کو ابوالحسین محمد بن عبداللہ قھستانی نے،ان کو محمد بن ایوب نے،ان کو حفص بن عمر نے،ان کو شعبہ نے،ان کو مغیرہ نے،ان کو ابراہیم نے کہ وہ مصاحف کو چھوٹا بنانے یا چھوٹا پکارنے کو ناپسند کرتے تھے اور قرآن میں دس دس آیات یا سورۃ کی علامت رکھنے کو اور سورتوں کے شروع میں کچھ بطور آغاز عبارت درج کرنے کو ناپسند کرتے تھے۔

۲۶۶۷:......ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے،ان کو ابوزکریا عنبری نے،ان کو حسن بن علی بن مخلد نے،ان کو احمد بن سعید رباطی نے،ان کو حفص بن نے عمر عدنی نے،ان کو عیسیٰ بن ضحاک نے،ان کو اسماعیل بن ابوخالد نے،ان کو قیس بن ابوحازم نے،ان کو علی بن ابوطالب نے،وہ کہتے ہیں کہ ایک آدمی نے بسم اللہ الرحمٰن الرحیم کو خوبصورت صاف لکھا تھا۔پس اس کو بخش دیا گیا۔یہ حدیث موقوف ہے۔

۲۶۶۸:......ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوالعباس اصم نے،ان کو سعد بن محمد قاضی بیروت نے،ان کو موسیٰ بن ایوب نے،ان کو ابواسحٰق فزاری نے،ان کو جویبر نے،ان کو ضحاک بن مزاحم نے کہ انہوں نے کہا: کاش کہ میں دیکھوں کہ لوگوں کے ہاتھ کاٹے جارہے ہیں۔اس میں جو لکھتا ہے بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔یعنی اس کے لئے وہ سین کے شوشے نہیں بناتا۔(مطلب ہے کاش کہ اتنی سخت احتیاط ہونے لگے)۔

۲۶۶۹:......وہ کہتے ہیں کہ ہمیں حدیث بیان کی ہے ابواسحاق نے،ان کو ھشام نے،انہوں نے کہا کہ حضرت ابن سیرین اس بات کو شدید ناپسند کرتے تھے۔

(۲۶۶۳)......(۱) فی (ب) : حکیمه. (۲)......فی (ب) : ثنا علی.

(۳)...... مابین المعکوفین سقط من (أ)

(۲۶۶۷)......(۱) غیر واضح فی (أ)

(۲۶۶۸)......(۱) فی (ب) له.

۲۶۷۰:......ہمیں خبر دی ہے ابوالحسن علاء بن محمد بن ابوسعید اسفرائنی نے ا، ان کو ابو سھل اسفرائنی نے، ان کو ابراہیم بن علی ذھلی نے، ان کو یحییٰ بن یحییٰ نے، ان کو اسماعیل بن عیاش نے، ان کو عمرو بن مہاجر نے، ان کو عمر بن عبدالعزیز نے کہ وہ منع کرتے تھے کہ کوئی شخص لکھے بسم اللہ الرحمٰن الرحیم اور اس کے لئے سین کے شوشے نہ بنائے (تاکہ کسی اشتباہ کا شبہ نہ رہے)۔

فصل:......قرآن مجید کو ماسوا چیزوں سے خالی کرنا اور اکیلا رکھنا

یعنی قرآن مجید میں کوئی دوسری عبارت درج نہ کرنا تاکہ قرآن خالص رہے

کسی دوسری شے کے ملنے کا اندیشہ ہی نہ رہے

یہ اس لئے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم صرف اسی چیز کے ثبت کرنے کا حکم دیتے تھے جو کہ قرآن کی صورت میں اترا ہے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ کہیں محفوظ نہیں ہے کہ انہوں نے آیات کی تعداد یا سورتوں کی یا عشروں کی یا پاروں کی یا وقفوں کی یا اس قسم کی دیگر چیزوں کے ثبت کرنے کا حکم فرمایا ہے۔

اور حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے حکم دیا تھا قرآن مجید کو جمع کرنے کا اور اس کو مصحف کی طرف نقل کرنے کا۔ اس کے بعد حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے اس مصحف صدیقی سے کئی مصاحف تیار کئے تھے اور ان کو شہر در شہر روانہ کیا تھا اور یہ بھی معروف نہیں ہے کہ انہوں نے اس سے پہلے قرآن میں ایسی چیزوں کو ثبت کروایا ہو اور نہ ہی ان میں جو اس مصحف اول سے نقل کئے گئے تھے ان میں کوئی چیز درج ہوئی تھی۔ سوائے قرآن کے اسی لئے مناسب یہی ہے کہ ہر مصحف کی کتاب میں اس پر عمل کیا جائے۔

۲۶۷۱:......ہمیں خبر دی ہے ابونصر بن قتادہ نے ان کو ابوالفضل بن حمیرویہ نے ان کو احمد بن نجدہ ان کو احمد بن یونس نے ان کو ابوبکر بن عیاش نے ان کو ابو حصین نے ان کو یحییٰ بن وثاب نے ان کو مسروق نے انہوں نے کہا کہ حضرت عبداللہ قرآن میں دس دس کی علامات لگانے کو ناپسند کرتے تھے۔

۲۶۷۳:......خبر دی ابونصر بن قتادہ نے ان کو ابو منصور نضروی نے ان کو احمد بن نجدہ نے ان کو سعید بن منصور نے ان کو ہشیم نے ان کو مغیرہ نے ابراہیم سے انہوں نے کہا کہ یہ کہا جاتا تھا کہ قرآن کو خالی کر اور جو چیز قرآن نہیں اس کو اس میں خلط نہ کر یعنی نہ ملاؤ۔ (آگے چل کر نقطوں سے گریز کرنے میں بھی یہی راز تھا)

۲۶۷۴:......اور اس کی اسناد کے سا۔ ۔ میں حدیث بیان کی ے۔ ابوعوانہ نے مغیرہ سے ان کو ابراہیم نے انہوں نے کہا کہ ناپسند کیا جاتا تھا کہ قرآن میں دس دس کی علامات لگائی جائیں، یا دس دس لکھا جائے۔ یا قرآن کو چھوٹا کیا جائے اور ابراہیم فرماتے تھے کہ قرآن مجید کو بڑا بناؤ، اس کی تعظیم کرو۔ جو چیز قرآن نہیں ہے اس کو اس میں نہ ملاؤ اور وہ اس بات کو ناپسند کرتے تھے کہ سونے کے ساتھ لکھا جائے۔ یا آیات کے سرے پر علامت لکھی جائے اور وہ کہتے تھے کہ قرآن کو اضافی چیز سے خالی رکھو۔

اہل عرب نقطوں کے محتاج نہ تھے

۲۶۷۵:......اور اپنی اسناد کے ساتھ ہمیں بیان کیا سعید نے ان کو ہشیم نے مغیرہ سے اس نے ابراہیم سے کہ انہوں نے تو نقطوں کو بھی ناپسند

(۲۶۷۴)......(۱) مابین المعکوفین سقط من (أ)

کیا تھا۔(اس لئے کہ اس دور میں اہل عرب اپنی زبان کو لکھنے پڑھنے کے لئے نقطوں کے محتاج نہیں تھے وہ بغیر نقطوں کے اپنی زبان کے حروف پہچانتے تھے)(مترجم)

۲۶۷۶:......فرماتے ہیں کہ ہمیں بیان کیا۔ ہشیم نے ان کو منصور نے انہوں نے کہا میں نے حضرت حسن بصری سے قرآن کے نقطوں کے بارے میں پوچھا تو انہوں نے فرمایا اس سے کوئی حرج نہیں ہے جب تک تم حد سے نہ بڑھو حق سے نہ ہٹو (اس لئے کہ غیر عربوں اور عجمیوں کو حروف کی شناخت میں مدد ملے گی۔)

۲۶۷۷:......اپنی اسناد کے ساتھ ہم سے بیان کیا عبدالرحمٰن بن زیاد نے اس نے شعبہ سے اس نے منصور بن زاذان سے اس نے کہا کہ میں نے حسن سے پوچھا اور ابن سیرین سے اس بارے میں انہوں نے فرمایا کہ اس میں کوئی حرج نہیں ہے۔(تاکہ غیر عرب بھی آسانی سے سمجھ سکیں)۔

۲۶۷۸:......حضرت شعبہ سے مروی ہے اس نے ابورجاء محمد بن سیف سے انہوں نے کہا کہ میں نے حضرت حسن سے پوچھا مصحف کے بارے میں جو عربی میں نقطے لگایا گیا ہو انہوں نے فرمایا کہ اس کے ساتھ کوئی حرج نہیں ہے۔ کیا آپ کو حضرت عمر کی کتاب کے بارے میں اطلاع نہیں پہنچی وہ لوگوں کو لکھ کر یہ حکم دیتے تھے کہ عربی سیکھو اور دین میں سمجھ حاصل کرو اور خواب کی تعبیر اچھی دو۔

شیخ حلیمی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں۔

یہ بات اس لئے تھی کہ نقطہ پڑھا نہیں جاتا لہٰذا یہاں سے وہم جاتا تھا اس چیز کی طرف کہ جو چیز قرآن نہیں وہ قرآن سمجھ جائے یقیناً یہ نقطے پڑھنے کی صورت پر رہنمائی کرتے ہیں۔ لہٰذا ان کا باقی رکھنا اس انسان کے لئے بھی کوئی مضر نہیں ہے اس انسان کے لئے جس کو ان کی ضرورت ہے جو ان کا محتاج ہے۔ بلکہ اس کے لئے تو ضروری ہیں۔

امام بیہقی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں

جو شخص مصحف کو لکھے اسے چاہئے کہ وہ ان کی ہجاء کی حفاظت کرے جن کے ساتھ ان مصاحف کو (قرآن کے کاتبوں نے لکھا تھا) اس میں ان کی خلاف ورزی نہ کرے اور جو کچھ انہوں نے لکھا تھا اس میں سے کسی شئی کو تبدیل بھی نہ کرے کیونکہ ان کا علم زیادہ تھا دل زیادہ سچا تھا زبان زیادہ سچی تھی اور ہم سے بڑے امین تھے۔ ہمارے لئے مناسب نہیں ہے کہ ہم اپنی طرف سے یہ گمان کرلیں کہ ان سے کوئی کمی رہ گئی تھی جسے ہم پورا کر رہے ہیں نہ یہ کہ ان سے فلاں چوک ہوگئی تھی کوئی پارہ رہ گئی تھی۔

۲۶۷۹:......ہمیں خبر دی ہے ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوحفص عمر بن محمد بن صفوان جمحی نے مکہ مکرمہ میں ان کو علی بن عبدالعزیز نے ان کو یحییٰ نے ان کو سلیمان بن داؤد ہاشمی نے ان کو عبدالرحمٰن بن ابوالزناد نے ان کو ان کے والد نے ان کو خارجہ بن زید نے ان کو ان کے والد نے زید بن ثابت سے انہوں نے فرمایا کہ قراءت سنت ہے۔

سلیمان نے کہا کہ مطلب یہ ہے کہ آپ لوگوں کی مخالفت کرنے میں محض اپنی رائے کے ساتھ نہ کریں۔ اور اسی مفہوم اور اسی معنی میں مجھے بات پہنچی ہے ابوعبید سے اس کی تشریح کے بارے میں کہ انہوں نے کہا اور ہم نے قراء کو دیکھا کہ وہ قراءۃ میں مذاہب عربیہ کی طرف التفات نہیں کرتے تھے۔(یا التفات نہیں کیا) جب یہ مذاہب مصحف کے خط کے مخالف ہوئے۔(بلکہ انہوں نے) اپنے نزدیک مصاحف کے حروف کا تتبع کیا اسی کی جستجو کی، سنن قائمہ کی مانند اور شاہراہ مستقیم کی طرح کہ جس سے انحراف اور آگے بڑھنا کسی کے لئے جائز نہیں ہے۔(اور سلیمان نے)

(۲۶۷۹)......(۱) غیر واضح فی (أ)

اس کلام میں بسط و تفصیل سے کام لیا ہے۔

فصل: ...... قرآن مجید رکھنے کی جگہ کو روشن رکھنا

یہ اس لئے ہے کہ یہ ایسی مقامات میں جہاں فرشتے آتے جاتے رہتے ہیں لہذا یہ حق ہے کہ وہ مقام روشن اور معطر رکھے جائیں۔

۲۶۸۰: ...... ہمیں خبر دی ہے ابو عبداللہ حافظ نے ان کو ابوبکر بن اسحاق نے ان کو احمد بن ابراہیم نے ان کو بیان کیا ہے ابن بکیر نے ان کو لیث نے ان کو یزید بن ہاد نے ان کو محمد بن ابراہیم بن حارث نے انہوں نے روایت کیا حضرت اسید بن حضیر رضی اللہ عنہ سے کہ انہوں نے فرمایا۔ کہ وہ رات کے وقت سورۃ بقرہ پڑھ رہے تھے اور ان کا گھوڑا قریب میں بندھا ہوا تھا اچانک گھوڑا بدکنے اور گھومنے لگا فرماتے ہیں کہ میں تلاوت کرنے سے خاموش ہو گیا تو گھوڑا ابھی آرام کرنے لگا دوبارہ پڑھنا شروع کیا تو گھوڑا پھر بدکنے لگا پھر میں خاموش ہو گیا تو گھوڑا ابھی رک گیا۔ تھوڑی دیر کے بعد پھر پڑھنا شروع کیا تو پھر وہ پریشان ہونے لگا میں پھر خاموش ہوا تو وہ بھی بدکنے لگا وہ نماز چھوڑ کر ہٹ گئے۔ برابر میں ان کا بیٹا سویا ہوا تھا انہیں خوف آیا کہ گھوڑا کہیں بچے تک نہ پہنچ جائے جب اسے پیچھے ہٹا دیا تو آسمان کی طرف نظر اٹھا کر دیکھا تو اچانک سائبان کی مثل کوئی چیز تھی اس میں جیسے قندیلیں روشن تھیں وہ چیز آسمان کی طرف بلند ہوگئی یہاں تک ساکن ہوا وہ نظروں سے اوجھل ہوگئی جب صبح ہوئی تو انہوں نے یہ بات حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو بتائی کہ میں گذشتہ رات پڑھ رہا تھا اور گھوڑا ابھی بندھا ہوا تھا اچانک وہ گھومنے لگا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا پڑھتے رہنا چاہئے تھا اے ابن حضیر بولے یا رسول اللہ میں ڈر گیا کہ یحییٰ سو رہا تھا کہ گھوڑا اس کو روند نہ ڈالے اور تھا بھی قریب میں بچے کی طرف پلٹ گیا میں نے آسمان کی طرف سر اٹھایا تو دیکھا کہ سائبان کی مانند کوئی چیز ہے جس میں چراغ روشن ہیں وہ چیز باہر چلی گئی یہاں تک کہ میں اسے نہ دیکھ سکا حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ کیا جانتے ہو یہ کیا تھا کہا نہیں یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ یہ فرشتے تھے جو کہ تیری قرأت کی آواز پر آئے تھے اگر تم پڑھتے رہتے تو صبح کو اسے لوگ بھی دیکھتے وہ ان سے اوجھل نہ ہوتے۔

اور کہتے ہیں کہ مجھے یہ حدیث بیان کی ہے عبداللہ بن حباب نے ابو سعید خدری سے کہ اس نے اسید بن حضیر سے اور اس کو بخاری نے نقل کیا ہے صحیح میں اور کہا ہے کہ یہاں تک لیث نے کہا تھا۔

ابن جریج کی آواز

۲۶۸۱: ...... ہمیں خبر دی ہے ابو عبداللہ حافظ نے انہوں نے سنا ابو الفضل محمد بن ابراہیم سے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا ہے جعفر بن احمد شامانی سے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا ہے محسن بن یحییٰ سے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا عبدالرزاق سے وہ کہتے ہیں میں نے ابن جریج سے زیادہ خوبصورت رات کی نماز پڑھنے والا آدمی کوئی نہیں دیکھا (کہ وہ تہجد بہت محبت کے ساتھ پڑھتے تھے) دائیں طرف سے ان کی سواری کے جانور ہوتے اور بائیں طرف سے بھی جانور ہوتے تھے۔ اور لونڈی ان کے پاس بار بار خوشبو لاتی رہتی تھی۔

حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا نافع کو گورنر بنانا

۲۶۸۲: ...... ہمیں خبر دی ابوبکر احمد بن حسن قاضی نے ان کو ابو سہل بن زیاد قطان نے ان کو ابو یحییٰ عبدالکریم بن ہیثم نے ان کو ابو الیمان نے

(۲۶۸۰) ...... (۱) غیر اضح فی (أ) ابن بکیر هو یحیی بن عبداللّٰه بن بکیر.

(۲) ...... مابین المعکوفین سقط من (ب)

(۳) فی (ب): قال

☆ ...... بیاض بالأصل.

ان کو شعیب نے ان کو زہری نے ان کو عامر بن واثلہ لیثی نے یہ کہ نافع بن حارث خزاعی ملے تھے حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے مقام عسفان میں اور حضرت عمر نے ان کو اہل مکہ پر گورنر مقرر کیا تھا انہوں نے حضرت پر سلام کیا تو حضرت عمر نے فوراً پوچھا کہ وادی مکہ میں کس کو اپنا نائب بنا کر آئے ہو انہوں نے جواب دیا کہ میں ابن ازیٰ کو ان پر اپنا نائب بنا کر آیا ہوں تو حضرت نافع نے کہا کہ وہ تو غلام ہے، ہمارے غلاموں میں سے حضرت عمر نے فرمایا کہ آپ نے ان پر ایک غلام کو اپنا نائب بنا دیا ہے اس نے کہا کہ اے امیر المومنین کہ وہ کتاب اللہ کا قاری ہے اور فرائض واحکامات کا عالم ہے۔ حضرت عمر نے فرمایا۔ واقعی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ اللہ تعالیٰ اس کتاب کے ذریعے کئی لوگوں کو بلند کریں گے اور اس کے ذریعے بعض کو نیچے کر دیں گے۔

اس کو مسلم نے روایت کیا ہے ابو بکر بن اسحٰق وغیرہ سے اس نے ابوالیمان سے۔

۲۶۸۳:......ہمیں خبر دی ہے ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابو بکر احمد بن سلمان فقیہ سے اس نے اسماعیل بن اسحٰق قاضی سے ان کو ابراہیم بن حمزہ نے ان کو ابراہیم بن سعد نے ان کو ابن شہاب نے ان کو ابوالطفیل نے ان کو نافع بن عبدالحارث نے جو حضرت عمر بن خطاب سے ملے تھے پھر انہوں نے ذکر کیا مذکورہ کی طرح۔ سوائے اس کے کہ انہوں نے کہا کون ہے؟ نافع نے کہا کہ ابن ایزیٰ وہ ہمارے غلاموں میں سے ایک آدمی ہے۔ تو حضرت عمر نے فرمایا۔ خبردار بے شک تمہارے نبی نے ایسے ایسے فرمایا تھا پھر حدیث ذکر کی۔ اس کو مسلم نے نقل کیا ہے یعقوب بن ابراہیم بن سعد کی روایت سے ابراہیم بن سعد اپنے والد سے۔

۲۶۸۴:......ہمیں خبر دی ہے ابوطاہر فقیہ علی بن حمشاذ نے ان کو حارث بن ابواسامہ نے ان کو ابونضر نے ان کو سلیمان بن مغیرہ نے ان کو حمید نے ان کو ہشام بن عامر نے وہ کہتے ہیں کہ جنگ احد والے دن انصار حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے اور بولے یارسول اللہ ہمیں شدید زخم اور شدید مشقت پہنچی ہے آپ کیا حکم فرماتے ہیں، آپ نے فرمایا کہ قبر کھودو اور خوب چوڑی کرو لہٰذا دو دو اور تین تین آدمی اس میں دفن کرو۔ پھر انہوں نے پوچھا کہ پہلے ہم قبر میں کس کو اتاریں آپ نے فرمایا جو ان میں قرآن زیادہ پڑھا ہوا ہو یا زیادہ جانتا ہو۔ وہ کہتے ہیں دو کے بیچ میں اکیلے ان کے والد پہلے رکھے گئے۔ (یا ابی پہلے رکھے گئے)

اللہ تعالیٰ کی طرف سے اعزاز واکرام

۲۶۸۵:......ہمیں خبر دی ہے ابومحمد عبداللہ بن یوسف اصفہانی نے ان کو ابوسعید بن اعرابی نے ان کو ابوداؤد نے ان کو اسحٰق بن ابراہیم صواف نے ان کو عبداللہ بن حمران نے ان کو عوف بن ابوجمیلہ نے ان کو زیاد بن مخراق نے ان کو ابوکنانہ نے ان کو حضرت ابوموسیٰ اشعری نے وہ کہتے ہیں

(۲۶۸۲)......(۱) فی (ب) : قال.

(۲)......فی الأصل مااستخلف والتصحیح من شرح السنة للبغوی (۴۴۲/۴)

(۲۶۸۳)......(۱) مابین المعکوفین سقط من (أ)

(۲)......مابین المعکوفین سقط من (أ)

(۲۶۸۴)......(۱) مابین المعکوفین سقط من (ب).

(ب)...... فی (ب) : واجعلوا.

(۳)...... فی (ب): قالو.

(۴)......فی (ب): فقدم أبی.

(۲۶۸۵)......مابین المعکوفین سقط من (أ)

کہ رسول اللہ نے فرمایا۔ بے شک یہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے عظمت ہے اور اکرام ہے سفید بالوں والے مسلمان کا اور حامل قرآن کا جو اس میں نہ غلو کرے اور نہ ہی اس میں خیانت نہ ہی اس سے اعراض کرے۔ اور عادل بادشاہ کا بھی اکرام ہے۔

۲۶۸۶:......ہمیں خبر دی ہے ابومحمد بن یوسف نے ان کو ابوسعید بن اعرابی نے ان کو ابراہیم بن ابوعنبس قاضی نے ان کو حسین بن حماد دباغ طائی نے ان کو حجاج بن ارطاۃ نے ان کو نافع نے ان کو حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ نے انہوں نے فرمایا۔ کہ اللہ کی طرف سے بہت بڑی عزت افزائی ہے عادل بادشاہ کا اکرام اور اسلام میں سفید بالوں والے کا اور حامل قرآن کا جو اس میں غلو نہ کرے اور نہ ہی اس کی نافرمانی اور گناہ کرے۔ یہ روایت حضرت ابن عمر پر موقوف ہے۔

۲۶۸۷:......ہمیں خبر دی ہے ابوسعد مالینی نے ان کو ابواحمد بن عدی نے ان کو محمد بن حسن بن قتیبہ نے ان کو ہشام بن عمار نے ان کو عبدالرحمٰن بن سلیمان بن ابوالجون نے ان کو محمد بن صالح مری نے ان کو محمد بن منکدر نے ان کو جابر نے کہ رسول اللہ نے فرمایا کہ یہ اللہ تعالیٰ کے جلال کی طرف سے اکرام ہے۔ سفید بالوں والے مسلمان کا اور عادل بادشاہ اور حامل قرآن کا جو اس میں غلو نہ کرے اور اس سے اعراض نہ کرے۔

۲۶۸۸:......ہمیں خبر دی ہے شیخ ابوبکر بن فورک نے ان کو عبداللہ بن جعفر نے ان کو یونس بن حبیب نے ان کو ابوداؤد طیالسی نے ان کو عبدالرحمٰن بن بدیل عقیلی نے اپنے والد سے اس نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے اس نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ بے شک اللہ تعالیٰ کے کچھ خاص لوگ ہیں لوگوں میں سے کہا گیا کہ یا رسول اللہ وہ کون ہیں۔ فرمایا کہ وہ اہل قرآن ہیں وہی اہل اللہ ہیں اور اس کے خاص لوگ ہیں۔

اسی طرح اس کو روایت کیا ہے عبدالرحمٰن بن مہدی نے عبدالرحمٰن بن بدیل سے۔

۲۶۸۹:......ہمیں خبر دی ہے ابوالحسن علی بن احمد بن عبدان نے ان کو ابوبکر محمد بن محمویہ عسکری نے ان کو عثمان بن حرزاد انطا کی نے ان کو عبدالرحمٰن بن مبارک نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا اپنے والد سے کہتے تھے کہ ہمیں بیان کیا عبدالرحمٰن بن بدیل بن میسرہ نے ابوبکر کہتے ہیں کہ ہمیں حدیث بیان کی ہے محمد بن صباح نے ان کو ابوعبیدہ حداد نے عبدالواحد بن واصلہ سے ان کو عبدالرحمٰن بن بدیل بن میسرہ سے عقیلی نے سب نے ان کے والد سے اس نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے پھر انہوں نے حدیث ذکر کی مذکورہ حدیث کی مثل۔

قیامت، قرآن اور حامل قرآن

۲۶۹۰:......ہمیں حدیث بیان کی ہے ابومحمد حافظ عبداللہ بن یوسف اصفہانی نے ان کو ابواسحٰق ابراہیم بن محمد دیبلی نے مکہ میں ان کو محمد بن علی بن زید صائغ نے ان کو محمد بن محرز نے بن سلمہ نے ان کو عبدالعزیز بن ابوحازم نے ان کو سہیل بن ابوصالح نے ان کو عرفجہ بن عبدالواحد نے ان کو ذر بن جبیش نے ان کو عبداللہ نے وہ فرماتے ہیں قیامت کے دن قرآن مجید حامل قرآن کے لئے سفارشی بن کر آئے گا اور کہے گا یارب بے شک ہر عمل کرنے والے کا اجر آپ نے دنیا میں اس کو دے دیا تھا مگر میرے عامل کو اس کے عمل کا اجر آج تو عطا کر۔ پھر کہا جائے گا اپنے سیدھا

(۲۶۸۷)......أخرجه المصنف من طريق ابن عيد (۱۵۹۶/۴)

(۲۶۸۸)......أخرجه المصنف فی طريق الطيالسی (۲۶۸۸)

(۲۶۸۹)......(۱) غير واضح فی (أ)

(۲)......فی (ب) : واصل والصحيح واصلة

(۲۶۹۰) ۲فی (أ) أبو عبدالله الحافظ بن يوسف.

(۲)......فی (ب) : كل.

ہاتھ کھول وہ کھولے گا لہذا اس میں اللہ کی رضامندی بھر دے گا پھر اس سے کہا جائے گا کہ بایاں ہاتھ کھول دے لہذا اس میں اللہ کی رضامندی بھر دے گا اس کے بعد عزت کی پوشاک پہنا دیا جائے گا۔

۲۶۹۱:......ہمیں خبر دی ہے محمد عبداللہ بن یوسف نے ان کو ابوالحسین علی بن حسن رصافی نے بغداد میں ان کو حامد بن محمد بن شعیب بلخی نے ان کو محمد بن بکار بن ریان نے ان کو حفص بن سلیمان نے ان کو کثیر بن زاذان نے ان کو عاصم بن ضمرہ نے ان کو علی بن ابی طالب نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔

جس نے قرآن مجید کو پڑھا اور اچھی طرح سے اس کو یاد کیا (محفوظ کیا سینے میں) اللہ تعالیٰ اس کو جنت میں داخل کر دیں گے اور اس کے خاندان کے دس ایسے لوگوں کے لئے اس کی شفاعت قبول کریں گے جن میں سے ہر ایک کے لئے جہنم واجب ہو چکی ہو گی۔

۲۶۹۲:......ہمیں خبر دی ابو اسحٰق سہل بن ابو سہل مہرانی نے ان کو ابو محمد حسن بن محمد بن سختویہ نے ان کو حسن بن طیب نے بن حمزہ شجاعی نے کوفے میں ان کو علی بن حجر نے ان کو حفص بن سلیمان نے پھر اسی حدیث کو انہوں نے ذکر کیا ہے اس کی اسناد کے ساتھ اور یہ الفاظ زیادہ کئے ہیں۔ اور قرآن کے حلال کو حلال جانا اور حرام کو حرام جانا۔ امام بیہقی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ حفص بن سلیمان کے ماسوا اس سے زیادہ وثوق والا اور یقینی ہے اور اسی کا مفہوم دوسری ضعیف اسناد کے ساتھ مروی ہے۔

۲۶۹۳:......ہمیں خبر دی ابوسعید عثمان بن عبدوس بن محفوظ فقیہ نے جنزوروذی نے ان کو حاکم ابو محمد یحییٰ بن منصور نے ان کو ابو عمران موسیٰ بن ہارون نے ان کو عیسیٰ بن سالم نے ان کو سلم بن سالم نے ان کو جعفر نے ان کو حارث نے ان کو عثمان بن سلیمان نے ان کو ابو الزبیر نے ان کو جابر نے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا حامل قرآن کے بارے میں کہ جب وہ قرآن مجید پر عمل کرتا ہے اور اس کے حلال کردہ امور کو حلال مانتا ہے اور حرام کو حرام مانتا ہے قیامت کے دن اس کے خاندان کے دس ایسے افراد کے بارے میں سفارش قبول کی جائے گی جن پر جہنم واجب ہو چکی ہو گی۔

۲۶۹۴:......ہمیں خبر دی ہے ابونصر بن قتادہ نے ان کو ابو منصور نضروی عباس بن فضل نے ان کو احمد بن نجدہ نے ان کو سعید بن منصور نے ان کو سفیان نے ان کو ابن ابولبید نے ان کو محمد بن کعب نے یا اس کے غیر نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک جوان آدمی کو عامل بنایا گویا کہ لوگوں نے اس کے بارے میں اعتراض کیا۔ حالانکہ اس نے قرآن مجید پڑھا تھا آپ نے فرمایا کہ یقینی بات ہے کہ قرآن کی مثال اس تھیلی جیسی ہے جو کستوری سے بھری ہوئی ہو اگر کوئی اس کو کھولے گا تو وہ خوشبو ہی پھیلائے گا اور کوئی اس کو بند اور محفوظ رکھے گا تو خوشبو ہی کو اندر محفوظ رکھے گا۔
یہ حدیث مرسل ہے اور یہ موصول بھی مروی ہے جیسے آنے والی روایت ہے۔

(۲۶۹۱)......(۱) مابین المعکوفین سقط من (أ)

(۲)...... فی (ب) : ب یعنی ببغداد.

(۲۶۹۲)......(۱) فی (أ) : أبومحمد بن الحسین بن محمدبن سختویه.

(۲۶۹۳)......(۱) مابین المعکوفین سقط من (ب)

(۲۶۹۴)......(۱) مابین المعکوفین سقط من (ب)

(۲)...... فی (ب) فکأنهم.

(۳)......فی (ب) : أوعیّته أوعیته.

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں

۲۶۹۵:۔۔۔۔۔ہمیں خبر دی ہے ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوجعفر احمد بن عبید حافظ نے ہمدان میں ان کو خبر دی ابراہیم بن حسین نے ان کو ابو مصعب ان کو عمرو بن طلحہ لیثی نے ان کو سعید بن ابوسعید مقبری نے ان کو ان کے والد نے ان کو حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے وہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک لشکر بھیجا وہ چل ہی رہا تھا کہ آپ ان کے سامنے آئے ان میں سے ہر انسان سے پوچھا آپ کے ساتھ کتنا قرآن ہے۔(یعنی آپ کو کتنا یاد ہے) یہاں تک کہ ان میں سے کم عمر نوجوان کے پاس بھی آئے اس سے بھی پوچھا کہ تمہیں کتنا یاد ہے اس نے کہا کہ اتنی اتنی یاد ہے۔اور سورۃ بقرۃ بھی آپ نے فرمایا کہ روانہ ہو جاؤ یہ نوجوان تمہارے اوپر امیر ہے لوگوں نے کہا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یہ ہم میں عمر کے اعتبار سے سب سے چھوٹا ہے آپ نے فرمایا کہ اس کے ساتھ سورۃ بقرہ ہے لوگوں نے کہا اللہ کی قسم ہم قرآن مجید حاصل کرنے سے صرف اس لئے رکے تھے کہ ہم ڈر رہے تھے کہ ہم اس کو قائم نہیں کر سکیں گے (یا اس پر عمل نہیں کر سکیں گے) حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ کہ اس علم یا قرآن کی مثال جس کو کوئی جوان جانتا ہے مگر اس پر عمل نہیں کرتا مثل کستوری سے بھری ہوئی تھیلی کے ہے جس کا منہ کھلا ہوا ہے اور وہ وادی کو معطر کر رہا ہو۔

۲۶۹۶:۔۔۔۔۔اور اسی اسناد کے ساتھ حضرت ابوہریرہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص اپنی جوانی میں قرآن یاد کرتا ہے قرآن اس کے گوشت اور خون میں گھل مل جاتا ہے اور جو شخص اس کو بڑی عمر میں سیکھتا ہے اور وہ اس سے اوکھا ہوتا ہے یا بار بھولتا ہے مگر اس کو چھوڑتا نہیں ہے اس کے لئے دو مرتبہ اجر ہے۔

۲۶۹۷:۔۔۔۔۔ہمیں خبر دی ہے ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوجعفر محمد بن سلیمان واعظ نے ان کو عباس بن حمزہ نے ان کو عبداللہ بن جراح قھستانی نے ان کو عبدالخالق بن ابراہیم طہمان نے اپنے باپ سے ان کو سعید بن ابوسعید مقبری نے ان کو ان کے والد نے ان کو حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہ حضور نے ایک چھوٹا لشکر روانہ کیا حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے ان کی عمروں کے مطابق قرآن کی تعلیم پوچھی پھر ان میں سے ایک نوجوان کو سورۃ بقرہ کی وجہ سے فضیلت وفوقیت دی اور فرمایا کہ تو قوم کا امیر ہے چنانچہ ایک بزرگ ان میں سے ناراض ہونے لگے اور بولے یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قسم ہے اس ذات کی جس نے آپ کو حق کے ساتھ بھیجا ہے مجھے اس کی تعلیم سے کسی چیز نے نہیں روکا تھا مگر صرف اس بات نے کہ میں ڈر گیا تھا کہ میں اس کو قائم نہیں کر سکوں گا پس حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ کہ قرآن مجید سیکھو۔ اس لئے کہ حامل قرآن کی مثال کستوری کی تھیلی اٹھانے والے کی سی ہے اگر اسے کھولے گا تو خوشبو ہی پھیلائے گا اور اگر اس کو منہ بند کر کے رکھے گا تو خوشبو کو ہی محفوظ کرے گا اسی طرح کہا ہے اور روایت کیا ہے اس کو عبدالحمید بن جعفر نے سعید مقبری سے اس نے عطا مولیٰ ابی احمد سے اس نے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے اس کو لیث بن سعد نے سعید مقبری سے اس نے عطاء مولیٰ ابواحمد سے اس نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے بطور مرسل روایت کیا۔

۲۶۹۸:۔۔۔۔۔ہمیں خبر دی ہے ابوبکر فارسی نے ان کو ابواسحٰق اصفہانی نے اس نے ابواحمد بن فارس سے ان کو بخاری نے اور عطاء مولیٰ ابن ابو احمد سے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ قرآن کی مثال کستوری سے بھری تھیلی جیسی ہے جس کی خوشبو نہیں مہکتی بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا ہمیں یہ کہا تھا عبداللہ بن یوسف نے لیث سے اس نے سعید مقبری سے اس نے عطاء سے اور عمیر بن طلحہ نے کہا کہ مقبری سے مروی ہے اس نے ابوہریرہ سے انہی نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے۔

(۲۶۹۷)۔۔۔۔(۱) فی (ب) : أتعمله.

(۲)۔۔۔۔ مابین المعکوفین سقط من (أ)

(۳)۔۔۔۔ مابین المعکوفین سقط من (أ) صححه الحاکم (۱/۴۴۳) ووافقه الذهبی.

۲۶۹۹:......ہمیں خبر دی ہے ابونصر بن قتادہ نے ان کو ابوالحسن بن عبدہ نے یعنی سلیطی نے ان کو ابوعبداللہ محمد بن ابراہیم بوشنجی نے ان کو ابن بکیر نے ان کو عبداللہ بن لھیعہ نے ان کو مشروح بن عاھان نے ان کو عقبہ بن عامر نے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر قرآن مجید کچے چمڑے میں ہوتو اس کو آگ نہیں چھوئے گی۔

ابوعبداللہ نے کہا۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ جو شخص قرآن مجید اٹھائے اور اس کو پڑھے اس کو آگ نہیں چھوئے گی۔

قرآن کو چمڑے میں جمع کیا جائے تو آگ نہیں جلاتی ہے

۲۷۰۰:......ہمیں خبر دی ہے ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوالعباس محمد بن یعقوب نے ان کو ابراہیم بن منقذ خولانی نے ان کو حدیث بیان کی ہے ادریس بن یحییٰ نے ان کو فضل بن مختار نے عبیداللہ بن موھب سے اس نے عصمہ بن مالک خطمی سے پھر کئی احادیث انہوں نے ذکر کی ہیں۔ اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اگر قرآن مجید کچے چمڑے میں جمع کر دیا جائے تو اللہ تعالیٰ اس کو نہیں جلائے گا آگ میں۔

۲۷۰۱:......ہمیں خبر دی ابواحمد بن حسن قاضی نے ان کو ابوالعباس اُصم نے ان کو بحر بن نصر نے اس نے کہا کہ ابن وہب پر پڑھا گیا تھا اس کو خبر دی عبداللہ قتبانی نے یزید بن قوذر سے اس نے کعب الاحبار سے انہوں نے فرمایا۔ کہ قیامت کے دن اعلان ہوگا کہ ہر کھیتی کرنے والے کو اسکی کھیتی کا بدلہ ملتا ہے اور زیادہ بھی دیا جاتا ہے۔ سوائے اہل قرآن کے اور اہل صیام کے کہ وہ لوگ اپنے اجر بغیر حساب کے عطا کئے جائیں گے۔

۲۷۰۲:......ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوعبداللہ محمد بن عبداللہ صفار نے ان کو ابواسماعیل محمد بن اسماعیل نے ان کو اسماعیل بن ابراہیم بن بسام ابوابراہیم نے ان کو سعید بن سعید جرجانی نے اور وہ ثقہ تھے صاحب جہاد و رباط تھے قزوین میں وہ روایت کرتے ہیں نہشل بن سعید قرشی سے اس نے ضحاک بن مزاحم سے اس نے ابن عباس سے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تین شخص ہوں گے جن کو نہ حساب و کتاب کی فکر ہوگی اور نہ ہی قیامت کی چیخ ان کو خوف زدہ کرے گی اور نہ ہی بڑی گھبراہٹ ان کو غمگین کرے گی۔ ایک حامل قرآن جو اسے اللہ کے سپرد کرے اس میں جو کچھ ہے۔ اپنے رب کے سامنے آئے گا بطور سردار اور عزت دار کے یہاں تک کہ رسولوں کے ساتھ اقامت کرے گا۔ اور دوسرا وہ شخص جو سات سال تک اذان دیتا رہا اور اپنی اذان پر اس نے کوئی اجرت اور کھانا نہ لیا ہو۔ تیسرا شخص وہ مملوک غلام جو اپنے نفس سے اللہ کا حق ادا کرتا رہا اور اپنے آقاؤں کی حق بھی۔

۲۷۰۳:......اور ہمیں خبر دی ہے ابوعبدالرحمٰن بن سلمی نے۔ اور ابوالحسن محمد بن قاسم فارس نے دونوں کو ابوبکر محمد بن عبداللہ بن قریش نے ان کو حسن بن سفیان نے ان کو ابراہیم ترجمانی نے ان کو سعد بن سعید جرجانی۔ نے ان کو نہشل بن عبداللہ نے ان کو ضحاک نے ان کو ابن عباس نے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ میری امت کے اشراف اور باعزت لوگ قرآن کے حامل لوگ ہیں اور اصحاب اللیل ہے (یعنی جو لوگ رات کو تہجد میں قرآن پڑھتے ہیں۔)

قراء کے لئے خصوصی وظیفہ مقرر کرنا

۲۷۰۴:......ہمیں خبر دی ہے ابوعبداللہ حافظ نے ان کو استاد ابوالولید نے ان کو حسن بن سفیان نے ان کو علی بن سلمہ لبقی نے ان کو عبدالملک بن

(۲۶۹۹)......أخرجه أحمد (۱۵۵/۴) والدرمی (۴۳۰/۲) من طریق ابن لهیعة وأنظر شرح السنة (۴۳۶/۴) والهامش.

(۱)...... مابین المعکوفین سقط من (أ)

(۲۷۰۲)...... (۱) مابین المعکوفین سقط من (أ) (۲)...... غیر واضح فی (أ)

(۳)......فی (ب) : مؤذبه. (۴)...... فی (ب) : یرافق

ہارون بن عنترہ نے ان کو ان کے والد نے ان کو ان کے دادا نے ان کو حضرت علی نے انہوں نے کہا جو شخص اسلام میں پیدا ہوا اور اس نے قرآن بھی پڑھا اس کے لئے بیت مال میں سے ہر سال دو سو دینار (وظیفہ ہوگا) اگر اسے دنیا میں لے لے تو بہتر ورنہ وہ اسے آخرت میں لے گا۔

ضعیف وجہ سے حضرت علی اور ابن عباس سے بھی روایت ہے اسی طرح۔اور صحیح حضرت علی سے ہے۔

۲۷۰۵:...... ہمیں خبر دی ہے ابو محمد عبداللہ حافظ بن یوسف اصفہانی نے ان کو ابوسعید بن اعرابی نے ان کو سعید بن اعرابی نے ان کو سعدان بن نصر نے ان کو سفیان بن عیینہ نے ان کو عمار دہنی نے ان کو سالم بن ابوالجعد نے ان کو حضرت علی رضی اللہ عنہ نے۔فرض ہے اس شخص کے لئے جس نے قرآن پڑھا ہے دو دو ہزار سالہ ہے کہا۔کہ میرے والدان لوگوں میں سے تھے جس نے قرآن پڑھا اور اس کو کسی نے کچھ دیا تو اس نے نہیں لیا۔

۲۷۰۶:...... ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو علی بن عیسیٰ نے ان کو ابراہیم بن ابوطالب نے ان کو ابن ابوعمر نے ان کو سفیان نے ان کو عاصم احول نے ان کو عکرمہ نے ان کو ابن عباس رضی اللہ عنہ سے انہوں نے کہا کہ جس نے قرآن پڑھا تو وہ رذیل ترین عمر کی طرف نہیں لوٹایا جائے گا تا کہ کچھ جاننے کے بعد کچھ بھی نہ جانے اور اللہ تعالیٰ کا قول ہے

ثم رددناه أسفل سافلين الاالذين آمنوا قال: الا الذين قرء والقرآن

پھر ہم اس کو لوٹا دیں گے جہنم کے نچلے طبقے میں مگر جو لوگ ایمان لائے ابن عباس ﷺ نے فرمایا کہ اس سے مراد ہے کہ انہوں نے قرآن پڑھا۔اور اس کو ابوالاحوص نے روایت کیا ہے عاصم سے اس نے عکرمہ سے اپنے قول سے جس کو انہوں نے ابن عباس کی طرف مرفوع نہیں کیا۔

۲۷۰۷:...... ہمیں خبر دی ہے محمد بن موسیٰ نے ان کو ابوعبداللہ صفار نے ان کو احمد بن محمد بن عیسیٰ برتی نے ان کو مسلم بن ابراہیم نے ان کو شعبہ نے ان کو ابوبشر نے ان کو سعید بن جبیر نے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ایک آدمی سے سنا کہ وہ دن میں قرأت کر رہے تھے اور قرأت میں جہر کر رہے تھے حالانکہ وہ نماز پڑھ رہے تھے حضرت ابن عمر نے فرمایا کہ وہ کون ہے؟ اس آدمی نے کہا اے ابوعبدالرحمٰن وہ ایسا آدمی ہے جو عقل نہیں رکھتا۔ چنانچہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ نے زید ﷺ سے فرمایا کہ وہ اس آدمی کے بارے میں جو کہتا ہے کتاب اللہ کو پڑھتا ہے کہ وہ سمجھتا نہیں ہے پر اس آدمی سے کہا کہ دن کی نماز میں جہر نہیں کیا جاتا۔

۲۷۰۸:...... ہمیں خبر دی ہے ابوعبداللہ حافظ نے ان کو محمد بن صالح بن ہانی نے ان کو ابوسہل قاسم بن خالد بن قطن مروزی نے نیساپور میں ان کو یحییٰ بن معین نے ان کو ابومسہر نے ان کو حکم بن ہشام ثقفی نے ان کو عبدالملک بن عمیر نے انہوں نے کہا کہ کہا جاتا تھا کہ سب زیادہ جن کا عقل قائم رہتا ہے وہ قرآن مجید کے قاری ہیں (جو قرآن کو کثرت کے ساتھ پڑھتے رہتے ہیں۔)

اللہ تعالیٰ کے محض فضل و کرم سے شعب الایمان کی جلد ثانی کا ترجمہ اس فقیر بندہ حقیر پر تقصیر کے ہاتھوں بروز منگل ۹ رجب ۲۴ اگست ۲۰۰۴ء ساڑھے دس بجے مکمل ہو گیا ہے اور انشاء اللہ جلد ثالث کا ترجمہ اس کے پیچھے پیچھے آ رہا ہے اور اس کا پہلا باب شعب الایمان کا بیسواں باب ہے اور وہ باب طہارات کے بارے میں ہے اللہ تعالیٰ تکمیل کتاب کی توفیق عطا فرمائے اور میری نجات کا ذریعہ بنائے اور اس کے پڑھنے والوں کو ہدایت اور تقویٰ کا ذریعہ بنائے آمین ثم آمین۔

المترجم قاضی ابوالاسود محمد اسمٰعیل الجاروی عفی عنہ

(۲۷۰۵)......(۱) مابين المعكوفين سقط من (ب) (۲)...... مابين المعكوفين سقط من (أ)

(۲۷۰۶)......(۱) مابين المعكوفين سقط من (أ)